القرآن الحکیم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

یہ جھٹلانے کے قابل نہیں بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے۔ جو لوح محفوظ میں لکھا ہے

القرآن الحکیم

مترجم

مترجمہ

عالم اجل و اکمل عالی جناب مولانا حافظ حکیم فرمان علی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۲ لاہور نمبر ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اسلام ہائے اسلام! تیری رام کہانی، نہ تو اب کہی جا سکتی ہے نہ سُنی۔ تیری اگلی سطوت و شوکت کے تصوّر اور اس وقت کی موجودہ حالت دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور فقط دل ہی نہیں، تن بدن کانپ اٹھتا ہے۔

اللہ اللہ ایک دن تیری وُہ شان تھی کہ کرّوبیین اور ملاء اعلےٰ میں تیرا نقشہ اور رنگ جما اور وُہ سکہ بیٹھا کہ تیری بدولت ایک خاک کے پُتلے کے سامنے فرشتوں کی جبینِ نیاز جھکوا دی۔ پھر تجھ کو خود جہان آفرین نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کرکے اپنے خاص نائب حضرت آدمؑ کی گود میں سونپ کر فردوس بریں سے دنیا میں پھلنے پھولنے اور پھیلنے کو بھیجا۔ تیرا وُہ بول بالا تھا، کہ تیرے سامنے اکڑ ذرا سی اکڑ میں ابلیس ابدالآباد کے لیئے راندۂ درگاہ ہوا۔ تیری عداوت نے قیامت تک کے لیئے قابیل کو رسوائی اور ذلّت کا کنواں جھکایا تیری ذرا سی چشم نمائی نے ایک دُنیا کو طوفان کا مزہ چکھا دیا، پہاڑ بھی تاب مقادمت نہ لا سکا۔ نوحؑ سا نوحہ کن آدمِ ثانی کہلایا۔ تیرے رشک میں شدّادؔ سا جبّار ہفت اقلیم بہشت بنا کر بھی خائب و خاسر گیا۔ تیری ادنےٰ سی مخالفت نے عاد و ثمود سی دُنیا کی قوی ترین قوموں کی پہاڑوں سے باتیں کرنے والی سر بفلک عمارتوں کو تودۂ خاک بنا کر چھوڑا۔ تیری چمک دمک کی آگ میں نمرودؔ ہمیشہ جلتا رہا، اور تیرا بال بیکانہ ہوا بلکہ تجھ پر پھول برستے رہے، اور وُہ خود فی النار ہوا۔ تیرے صدقے میں فقط انسان ہی نہیں، وحوش و طیور اور جنّات تک پر سلیمانؑ نے حکومت کی اور کوس لمن الملک بجایا۔ تیرے جاہ و جلال اور علوِّ مرتبت نے فرعونؔ و ہامانؔ سے بے غیرتوں کو غرقِ دریائے خجالت کیا، اور قارونؔ سے بے حمیّت کو زمین میں دھنسا دیا۔

یہ تو تیرے اگلے کارنامے ہیں جن کو اس زمانے کے بعض نادیدہ اور پست خیال شائد افسانہ اور پارینہ سمجھیں۔ ابھی ابھی بارہ تیرہ سو برس قبل تیرا وُہ دَور دَورا اور شان و شوکت تھی کہ شرق سے غرب اور جنوب سے شمال تک تیرا ہی جلوہ تھا۔ اگرچہ تُو نے ایک دہشت خیز جہالت ناک، غیر آباد، سنگلاخ مقام جزیرہ نمائے عرب میں نشو و نما پائی تھی مگر ایک نادار سیّد قرشی ہاشمی و مطلبی اور اس کے اہلِ بیت و انصار خاص نے تیری کچھ اس طرح پرورش اور تربیت کی تھی کہ چند ہی روز میں فقط روم ایران ہی کو تیرے گھوڑوں کی ٹاپوں نے نہیں روندا بلکہ اسپین (ہسپانیہ) اور جبرالٹر (جبل الطارق) کی اونچی اونچی چوٹیوں پر بھی تیرا پھریرا لہرانے لگا۔ غرض چار دانگ عالم میں تیری ہی دھوم تھی، اور عزّت و عروج اور ترقّی وغیرہ کا تیرے ہی سر سہرا تھا۔ تُو نے لیظھرہ علے الدّین کلّہ (تاکہ اس کو تمام دینوں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پر غالب کردے) کی تصویر کے دینی و دنیوی دونوں رُخ بہت اچھی طرح دکھا دیئے تھے۔ ہائے پھر تجھے آج کیا ہو گیا ہے۔ تُو تو اکملت لکم دینکم (تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا) کا خلعتِ فاخرہ زیب تن کر چکا تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی نقص آ گیا۔ تُو تو رضیت لکم الاسلام دینا (تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا) کے تاج سے سرفراز اور ہر عیب سے پاک تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی جدید عیب پیدا ہو گیا۔ تُو تو من شر النفّٰثٰت فی العقد (گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ) کا کلمہ ہر وقت وردِ زبان رکھتا تھا، پھر کیا تجھے کسی کی نظر لگ گئی؟ آخر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا قعرِ مذلت میں گرتے جاتے ہیں! اور اگر یہی حال رہا اور سامان تو کچھ ایسے ہی نظر آتے ہیں، تو خدا نخواستہ وہ دن بھی کچھ دُور نہیں کہ ان کی حالت یہودیوں کی سی بلکہ ان سے بدتر ہو جائے گی ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ (ان پر رسوائی اور محتاجی کی مار پڑی)، کیا یہ اسی طرح چند دنوں کے اندر صفحۂ روزگار سے مٹ جائیں گے۔ اے تجھ کو جو جامع، ہادی، دستور العمل اور تا بہ قیام قیامت باقی رہنے والا قانون ملا تھا، وہ تو انسان کا ہر حال میں ہادی اور صراطِ مستقیم پر چلانے والا تھا۔ طفلی، جوانی، پیری، تجرد، تاہل، تونگری، فقیری، سفر، حضر، غرض ہر صورت شریکِ حال و غمخوار تھا۔ اس نے تو تہذیبِ اخلاق، تمدن، تدبیرِ منزل، کھانے پینے چلنے پھرنے، جاگنے سونے، اُٹھنے بیٹھنے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات، سکنات، غرض کل معاملات کے قاعدے بتا دیئے تھے! اور پھر یہ بھی نہیں کہ دُنیا کو چھوڑ کر فقط دین ہی کا ہو رہا ہو۔ تُو نے تو من ترک الدنیا للاٰخرۃ والاٰخرۃ للدنیا فلیس منی (جو شخص دنیا کو آخرت کے واسطے اور آخرت کو دنیا کے واسطے چھوڑ دے وہ مجھ سے نہیں) کی منادی کرا دی تھی۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں) کا اعلانِ عام دے دیا تھا۔ دین و دُنیا تیرے ساتھ ساتھ اس طرح وابستہ تھے جیسے ملزوم کے ساتھ لازم، جاندار کے ساتھ روح، پھول کے ساتھ بُو، آفتاب کے ساتھ نور، ناخن کے ساتھ گوشت! اسی بنا پر تجھ سے یہ محکم وعدہ کیا گیا تھا کہ لنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینہم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (ہم دنیا میں بھی ان کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور پھر قیامت میں) ان لوگوں کی کارگزاریوں کا اچھے سے اچھا بدلہ عطا کریں گے) پھر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا مسلمانوں کو یہ روزِ بد دیکھنا پڑا۔ کیا ایک ہی سبب سے دو متضاد نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں کہ ایک وقت تو تو ہی انکی قوت توانائی، شوکت اور عزت کا باعث ہو اور دوسرے وقت تو ہی انکی کمزوری، ناتوانی، فقر اور ذلت کا سبب ہو؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ اے اسلام تیرا کچھ قصور نہیں۔ تجھ میں کوئی عیب نہیں پیدا ہوا۔ تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ ذٰلک بان اللّٰہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علٰی قوم حتّی یغیروا ما بانفسہم (خدا ہرگز کسی قوم کو کوئی نعمت دے کر نہیں چھینا کرتا تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنے نفس کی حالت نہ بدلیں) خود مسلمانوں نے تیرا کہنا نہ مانا۔ تو ذلیل ہوئے۔ تیرے احکام کی پابندی نہ کی، رسوا ہوئے۔ تیرا اعلان عام تھا کہ دین و دنیا دونوں کو ساتھ لئے رہیں، مگر مسلمان اوندھے سیدھے صرف دنیا کی طرف جھک پڑے، دین و مذہب کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا، اسی سے انکی یہ گت بنی۔ اس کے سوا کوئی سبب نہیں کہ ان لوگوں نے تیری پابندی چھوڑ دی۔ اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ تیرے حکم پر نہ چلے۔ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے دین کو کمزور بنایا۔ دنیا بھی کمزور ہوئی دین میں خلل آتے دیکھتے رہے اور چوں نہ کی۔ آخر خدا نے بھی ان سے مُنہ پھیر لیا۔ کما تدین تدان جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔ "مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب" کے کہنے کا یہی وقت ہے۔

ہائے! جس اسلام نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ میں تکمیل کے بعد سلطنت کی باگ دی تھی۔ اب وہی اسلام ہے کہ شترِ بے مہار کی طرح آوارہ دشت غربت ہے۔ آہ! جس نے اہلِ عرب جیسی وحشی قوم کو تہذیب و شائستگی کا استاد بنا دیا تھا اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں بر سر عروج ہیں اس کو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں۔ وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بنکر دنیا میں صلح کاری، سازگاری، الفت و اتحاد قائم کرنیکے لئے رواج پایا تھا۔ آج وہی اسلام ہے کہ اس کے پیرو خود آپس میں لڑتے مرتے ہیں۔ پھر آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ وہی دین سے علیحدگی، وہی مذہب سے لاپرواہی۔ دیکھو اب تو یہ مسلمانوں کے تنزل کا ایسا مستقل سبب قرار پا گیا ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی بالقابہ بھی لندن میں بیٹھ کر یہی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں:

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا اب بھی کچھ شک و شبہ باقی ہے ع "ہرگزم باور نمے آید ز روئے اعتقاد"

مسلمانو! ہم مذہب سے تمہاری بے پروائی کی ایک بہت واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ سُنو اور غور سے سُنو: وُہ جامع و مانع قانون جو امورِ دین و دنیا پر حاوی ہے تم جانتے ہو کہ عربی زبان میں ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ تم جب تک قانون کی زبان پر اچھی طرح عبور حاصل نہ کر وگے اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ پھر یہ بتاؤ کہ تم نے اپنوں میں سے کتنے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اس قانون کی تعلیم حاصل کریں۔ تم کیا آمادہ کروگے اب تو تمہاری حالت ذرا اس درجہ پر پہنچی ہے کہ اگر سیکڑوں ہزاروں میں سے ایک آدھ ہر طرف سے مجبور ہو کر اُدھر کا رُخ بھی کرتا ہے تو تم ہو کہ ترغیب کے عوض سوکھتے ہو۔ ان کے قدم آگے بڑھانے کے بدلے سدِّ راہ ہو جاتے ہیں۔ تقریر سے اگر ان نہیں پڑتا تو اخبارات کے صفحے اپنی جیب کو خالی پاکر تمہارے مضامین کے انتظار میں مُنہ کھولے بیٹھے رہتے ہیں۔ تجویز بازی کرتے ہو جو بیچارے طلباء اس طرف متوجہ ہیں ان کا بھی جی چھوٹا تے ہو، کیا یہ ہی انصاف ہے ۔

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا تم ہی منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا

پھر بھلا بتلاؤ تو کہ جب تمہارا برتاؤ اس کے ساتھ یہ ہے تو اس کے جاننے والے کیونکر پیدا ہوں گے اور جب جاننے والے نہ رہیں گے تو تم اس کو سمجھو گے کیسے "اور اس پر عمل کیونکر کروگے" تم جو یہ چاہتے ہو کہ سب کتابوں کا ترجمہ ہو جائے اسی سے کام چل جائے گا؛ پہلے یہ تو سوچو کہ ہر چیز کا ترجمہ جیسا ہونا چاہیئے ہو بھی سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اس پر تم کو یقین تو نہ آئے گا۔ میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں، اسی قرآن کی پہلی آیت: "الحمد للہ رب العالمین" جو ہر شخص کی زبان زد بھی ہے اور قریب قریب ہر شخص اپنے اپنے خیال کے موافق اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے" اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بشرطیکہ بامحاورہ بھی ہو اور پھر ترجمہ کی حد سے خارج بھی ہونے نہ پائے "تفسیر و شرح نہ ہو جائے ہو سکتا ہے" لا واللہ ہرگز نہیں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ سُنو! 'ال' کا ترجمہ کیا کروگے؛ بہت بلند پروازی کروگے تو کہو گے "کل"۔ اب بتاؤ کیا فقط لفظ کُل سے ال کا پورا مطلب ادا ہو گیا؟ لا حول و لا قوۃ۔ اب آگے چلو۔ حمد کا ترجمہ کیا کروگے؟ بہت سوچ ساچ کے بعد کہو گے تعریف۔ اس کے سوا تمہاری زبان میں اس سے اچھا کوئی لفظ بھی نہیں ہے۔ اور پھر لُطف یہ ہے کہ تعریف بھی عربی ہی لفظ ہے جس کے معنی عربی زبان میں کچھ اور ہیں؛ حمد و تعریف میں کوئی سروکار نہیں ہے۔ خیر اُردو زبان میں آپنے ترجمہ کیا "بہتر" صحیح ہوا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ آپکی اردو زبان میں مدح کے کیا معنی ہیں؛ پھر آپ بہت غور و خوض کے بعد فرمائیے گا وہی تعریف۔ کیونکہ آپ کی زبان میں کوئی اس سے اچھا لفظ ہی نہیں ہے؛ آپ کیجیئے گا کیا۔ خیر جناب! اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپکے خیال میں اور محض اردو دانوں کے لحاظ میں تو حمد و مدح میں کوئی فرق نہ رہا۔ جو معنی حمد کے ہوئے وہی مدح کے، حالانکہ عربی زبان میں حمد و مدح میں آسمان و زمین کا فرق ہے؛ اسی طرح لام لفظ اللہ رب اور عالمین کی حالت ہے۔ اب فرمائیے ایک آیت کے ترجمے کا تو یہ حال ہے ع قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا۔ سیکڑوں ہزاروں کتابوں کا ترجمہ جیسے ترجمہ کہیے کبھی ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ سابق کے علماء ترجمہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ لگاتے تھے۔ اب آپکی سمجھ میں آیا بندہ پرور؟ بلکہ سچ یوں ہے کہ ترجمہ کسی زبان کا ہو دوسری زبان میں بہت دشوار ہے؛ پھر عربی زبان کا ترجمہ جس کے دامن الفاظ و معنی کی وسعت کی کوئی حد ہی نہیں۔ اور پھر قرآن کا ترجمہ جس کے ہر ہر جملہ کے خدا جانے کتنے معنی ہو سکتے ہیں۔ اور وُہ بھی اُردو زبان میں، جس کے پاس گویا الفاظ ہی نہیں ہیں؛ ہیں بھی تو مانگے کے۔ اور وُہ بھی اسقدر کم کہ توبہ بھلی۔ اب آپ فرمائیے گا کہ تم نے کیوں ترجمہ کیا؛ میں عرض کروں گا محض آپ حضرات کے اصرار اور خیال سے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ اصل قرآن سے تو آپ لوگوں کی دلچسپی ظاہر ہے شائد ترجمہ کی وجہ سے کچھ توجہ ہو جائے۔ اور کل نہیں تو کچھ احکام خدا سمجھیئے؛ اس کے علاوہ دوسروں کے غلط ترجموں کو دیکھ کر آپکے خیالات خراب نہ ہوں؛ کیونکہ آپکی دنیا ترجمہ ہی کی چاردیواری کے اندر ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ ہزاروں میں ایک آدھ طالب علم جو بیچارہ کسی طرح عربی پڑھتا ہے اس سے عربی چھڑا کر عربی کتابوں کے ترجمہ پڑھوائیے گا؛ اس سے آپ اپنے مذہبی قانون کو پورا پورا سمجھ جائیے گا۔ استغفر اللہ۔ اس کے علاوہ تمہاری رائے کے موافق تو بعد چندے ترجمہ کرنے والا بھی نہ رہے گا، پھر تم کو آخر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سمجھائے گا کون۔ اور اس پر عمل کروگے کیونکر۔ اس پر بھی تم کو شرم نہیں آتی۔ ترقی ترقی کا آوازہ بلند کرتے ہو، عروج عروج کا نعرہ مارتے ہو۔ اگر اس کے خواہاں ہو تو سچے دل سے پھر دین کو داہنے ہاتھ سے لو، اس پر پابند ہو جاؤ۔ دیکھو تو دنیا تمہارے بائیں ہاتھ میں کیونکر نہیں آتی۔ تم دنیا کو اچھی طرح حاصل کر سکتے ہو مگر جبھی کہ اسلام کا درد بھی پہلو میں لیئے رہو۔ تم دنیا کی گھوڑدوڑ میں سب سے آگے بڑھ سکتے ہو، مگر جبھی کہ فقط اس کی وردی پہنے نہ رہو بلکہ ایمان کی قوت سے نفس کے گھوڑے کی باگ مضبوط تھامے رہو۔ ورنہ یہ یاد رہے کہ راہ میں بہت سی دیواریں ہیں، بہت سے گڑھے ہیں۔ گر پڑوگے، اور پھر کہیں کے نہ رہوگے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب کے سب اس دھڑے پر چلیں۔ مگر لولا نفر من کل فرقة منہم طائفة لیتفقھوا فی الدین (ہر گروہ میں سے کچھ لوگ علم دین کی تحصیل کے لیئے کیوں نہیں نکلتے) کو مد نظر رکھو۔ سیکڑے میں پانچ کو تو راستہ پر چلنے دو، انکی ہمدردی کرو، انکی تحصیل کے اسباب مہیا کرو۔ غضب خدا کا اس کے برعکس تم نے مولوی (عربی دان) کے معنی اپنی اصطلاح میں بیوقوف کے مقرر کیئے ہوئے ہیں، معاذ اللہ! اللہ والوں کو تم ذلیل سمجھتے ہو، پھر خدا تمہیں عزت دار بنائے؟ کیونکر ہو سکتا ہے؟ ھو سمّٰکم المسلمین اسی نے تمہارا نام مسلم رکھا تھا۔ جس کے معنی ہیں ماننے والا، سر جھکانے والا، سر تسلیم خم کرنے والا وغیرہ۔ مگر تم ہو کہ مسلم کہلا کر ادھر اُدھر کی سُنی سُنائی باتوں پر بھروسہ کر کے اس کے مسائل میں چہ میگوئیاں کرتے ہو۔ شیطانی وساوس اور فلسفی اوہام پر تکیہ کر کے اس کی باتوں کو ماننا کیسا۔ اُلٹے اعتراض کرتے ہو۔ ایک طرف تو تمہارا یہ رنگ ہے دوسری طرف تمہاری متلون المزاج طبیعت کا یہ انداز ہے کہ بات بات میں خواہ مخواہ کی رشق نکالتے ہو، ہر حکم کی علت پوچھتے ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی بات میں کچھ بولو نہیں۔ نہیں نہیں۔ تمہارا اصول مذہب یہ ہے: ما حکم بہ العقل حکم بہ الشرع وما حکم بہ الشرع حکم بہ العقل جس کا عقل حکم کرتی ہے اسی کا شرع حکم کرتی ہے اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل حکم کرتی ہے۔ اصول و اعتقادات میں خوب عقلی گھوڑے دوڑاؤ۔ بال کی کھال نکالو۔ اس میں تو تقلید کی خود خدا نے مذمت کی ہے۔ مگر فروع خصوصاً عبادات میں تو اپنی زبان بند رکھو حالانکہ ان میں بھی عقل سے خارج کوئی بات نہیں ہے، مگر تم اپنی عقل کو بھی تو دیکھو کہ کتنی ہے بقول شخصے: "کیا پدی کیا پدی کا شوربا" تم کیا اور تمہاری عقل کیا۔ تم اپنے اعضا و جوارح اور نفس کی ماہیت اور حقیقت کو تو آج تک سمجھے نہیں تم ان اصولوں کو جو حکیم علی الاطلاق نے خود وضع کیئے ہیں انکی کنہ کیا سمجھ سکتے ہو۔

تو کار زمیں را نکو ساختی　　　　کہ با آسماں نیز پرداختی

تم ذرا اپنی بساط کو تو دیکھو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (تم کو تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) پر تو غور کرو، پہلے تم علم سیکھو۔ اس کے مدارج کو طے کرو۔ پھر دیکھو تمہیں ہر بات کی کنہ معلوم ہوتی ہے یا نہیں۔ تمہاری تو حالت یہ ہے کہ رہو جہالت کی جھونپڑی میں اور خواب دیکھو علم کے اونچے اونچے محل کا۔ تم نے ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ کے اقوال کو جو بعینہ خدا کے اقوال ہیں پس پشت ڈال دیا ہے۔ انی تارک فیکم الثقلین کو مد نظر نہیں رکھتے اور ہر چیز کا چاہتے ہو کہ قرآن ہی سے صاف اور صریح حکم نکلے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کیوں جناب بھلا گانے بجانے کی حرمت بھی کسی آیت سے نکلتی ہے؟ میں نے کہا ہاں: "واجتنبوا قول الزور وغیرہ سے"۔ کہنے لگے واہ وا! یہ بھی کوئی تک ہے۔ کجا زور کجا گانا بجانا۔ میں نے کہا بندہ پرور آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان میں جس لفظ کو جس معنی میں جس طرح بولتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں بولا جائے۔ ذرا عربی لغت کو دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ قول الزور کے معنی گانے بجانے کے ہیں یا نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن میں کوئی سا بھی حکم نہیں ہے۔ ہے، اور ضرور ہے۔ اس میں دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو بیان نہ کی گئی ہو۔ مگر تم اتنی سمجھ بھی تو پیدا کرو، اتنا علم بھی تو حاصل کرو۔ تم کو یقین کرنا چاہیئے کہ وہی باتیں جو قرآن مجید میں اشارةً یا اصولاً یا باطناً بیان کی گئی ہیں وہی مطالب چونکہ تمہاری سمجھ سے باہر تھے اس وجہ سے تم پر مہربانی کر کے تمہارے حال زار پر رحم کھا کے احادیث میں تصریحی طور پر صاف صاف تعلیم کر دیئے۔ انہی باتوں کی توضیح رسول اللہ اور آپ کے سچے قائم مقاموں نے اپنی زبان میں کر دی۔ پس احادیث کو اسی کی تفسیر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سمجھو اسی کی تشریح کہو۔ قرآن مجید کوئی معمولی کتاب تو ہے نہیں۔ یہ علوم حقہ کا سچا مخزن ہے، اور معارف یقینیہ کا از سر تا پا معدن۔ یہ تہذیب، شائستگی، تمدن اور ریاست کا رہنما ہے تو فقیری، نفس کشی، اخلاق اور خدا پرستی کا پیشوا۔ یہ جس طرح ایک عزلت گزین فقیر کے طرق و آداب فقر کا معلم ہے اسی طرح ایک بادشاہ کی جہانگیری، رعیت پروری، داد گستری اور نکونامی کا اتالیق ہے۔ یہ وہ نایاب گوہر ہے جسے خدا جانے کس زمانہ سے ایمانی بازار کے جوہریوں کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں۔ اور وہ انمول موتی ہے جو غیب کے خزانہ میں مکنون تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مالک عرش و کرسی کی کتاب ہے۔ خداوند لوح و قلم کا کلام ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت سے بھی قطع نظر کرو، اس کی ترتیب اور متانت کو بھی چھوڑو، اس کے نظم و نسق کا بھی لحاظ نہ کرو، فقط اس کے مطالب و معانی پر غور کرو۔ اس میں جو علوم و فنون ہیں اس پر نظر ڈالو۔ اس میں خدا کی ذات و صفات، اس کی عبادت کے طریقے، معاملات، احکام، تمدن، اخلاق، اصلاح، سازگاری، پیشین گوئیاں، اصول مسلمہ، تاریخ، حقائق اشیاء، عبرت، نصیحت، دنیا اور آخرت کی تعلیموں کو دیکھو۔ اسی کے بارے میں ہے مافرطنا فی الکتاب من شی (ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی)، اسی کی شان میں ہے: ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ (ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا بیان ہے)، اسی کی مدح و ثنا میں ہے: ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شئ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون۔ (یہ کوئی بنی ہوئی بات نہیں بلکہ قرآن ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق ہر چیز کو تفصیل وار بیان کرنے والا اور مومنوں کے لیئے ہدایت و رحمت ہے) اس کو ناپیدا کنار دریا کہنا بے جا، اس کو ذخار سمندر کہنا نازیبا، اس کا مرتبہ تو ان چیزوں سے کہیں بالاتر ہے۔ ذرا سرسری نظر سے اس کی علو شان کو دیکھو: لئن اجتمعت الانس والجن علےٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر اکٹھے ہوں کہ (اجتماعی قوت سے) اس قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لا سکتے، اگرچہ ان میں سے ایک دوسرے کا مددگار بھی ہو) اسی کے بارے میں جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں، اور ان سب کے تمام علوم تورات، زبور، انجیل اور قرآن میں ودیعت رکھے۔ پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کیئے"۔ اسی کے بارے میں حضرت ابن عباس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔ لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ (اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے، تو مجھے وہ بھی قرآن میں مل جائے گی) اس کے معانی پر غور کیئے بغیر صرف اسی کے لغات کے ضبط، کلمات کی تحریر، حروف کے مخارج کی معرفت اور اس کی آیات سورتوں اس کے ٹکڑوں، ربع، نصف، ثلث کے شمار، منازل، سجدات، وقف، وصل، مد، ادغام وغیرہ کا لحاظ کر کے کچھ لوگ علم قرات و تجوید کے ملک میں سکہ زن بنے۔ اسی کے کلمات، اسماء، افعال، مشتقات وغیرہ کا خیال کر کے کچھ لوگ علم صرف کا پھریرا لہرانے لگے۔ اسی کے معرب، مبنی، اسماء، افعال، حروف عاملہ غیر عاملہ، لازم، متعدی، فاعل، مفعول وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بہتیرے علم نحو کی سلطنت کے حکمران ہوئے۔ اسی کے معانی، خطاب، عموم، خصوص، اشتراک، ترادف، حقیقۃ، مجاز وغیرہ پر غور کر کے بہتیرے علم لغت کے اقلیم کے بادشاہ ٹھہرے۔ اسی کے ادلۂ عقلیہ، شواہد اصلیہ اور نظریہ لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا وغیرہ میں تامل کر کے علم اصول دین (علم کلام) مستنبط ہوا۔ اسی کی تخصیص، تعمیم اخبار، نص ظاہر، مجمل، محکم، متشابہ، امر، نہی اور نسخ وغیرہ سے علم اصول فقہ ماخوذ ہوا۔ اسی کے حلال، حرام، احکام، اصول، فروع وغیرہ سے علم فقہ نکلا۔ اسی کے اگلوں کے عبرت آمیز حالات و قصص، آثار اور وقائع سے عرب و عجم وغیرہ میں علم تاریخ کی بنا ہوئی۔ اسی کی حکمتوں، مثالوں، مواعظ، وعد، وعید، تحذیر، تبشیر، ذکر موت، معاد، نشر، حشر، حساب، عقاب، جنت اور نار کی بدولت خطیب واعظ اور اسپیکر کے معزز خطاب کی بنیاد پڑی۔ اسی کے اصول تعبیر خواب حکم اور امثال وغیرہ علم تعبیر رؤیا کی جڑ مستحکم ہوئی۔ اسی کے ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سہام، فروض، نصف، ثلث، ربع، سدس اور ثمن وغیرہ سے علمِ فرائض اور حساب کا انضباط ہوا۔ اسی کے احکام وصیت وغیرہ سے وصیت کا استحکام ہوا۔ اسی کے ذکرِ لیل و نہار، شمس و قمر، نجوم و منازل اور بروج وغیرہ سے علم الاوقات کا انعقاد ہوا۔ اسی کی جزالت لفظ بداعت نظم، حسنِ سیاق، مبادی مقاطع، مخالص، اطناب اور ایجاز وغیرہ سے علم معانی بیان اور بدیع کا استخراج ہوا۔ اسی کے الفاظ میں غور کرنے سے اربابِ اشارات اور اصحابِ حقیقت کو ایسے مطالب اور ان باریکیوں پر اطلاع ہوئی کہ ان لوگوں کو فنا، بقا، حضور، خوف، ہیبت، انس، وحشت، قبض اور بسط وغیرہ کا استنباط ہوا۔ اسی کی آیت: وکان بین ذٰلک قواماً وغیرہ سے متضاد کیفیتوں کے تفاعل سے مزاج کے اعتدال۔ نظام حفظِ صحت اور استحکام قوت سے علم طب کے اصل اصول کی طرف لطیف اشارہ اور پھر اسی کی آیۃ: فیہ شراب مختلف الوانہ وفیہ شفاء للناس وغیرہ سے خرابی کے بعد صحت کی درستی، اور بیماری کے بعد بدن کی شفا اور علم الادویہ کی طرف پاکیزہ کنایہ اسی کے ادعاءات و یقینیات اور تسکین دہ و تشفی بخش کلمات فیہ شفاء لما فی الصدور وغیرہ سے طبِ اجسام کے علاوہ طبِ قلوب کی طرف عمدہ تلمیح۔ اسی کی سورۃ و آیات سے جن میں ملکوت ارض و سماوات اور علم علوی و سفلی کے معلومات کا تذکرہ ہے۔ علم ہیئت و ریاضی کی طرف صریحی توشیح۔ اسی کی آیۃ: انطلقوا الیٰ ظل ذی ثلٰث شعب وغیرہ سے علم ہندسہ کا تذکرہ، اسی کے براہین مقدمات، نتائج موجب معارضہ اور مناظرہ ابراہیم وغیرہ سے علم مناظرہ و جدل کا بیان اسی کے اوائل سور میں امم سابقہ کی مدت۔ سال اور ایام اور اس امت اور دنیا کے گذشتہ اور آیندہ زمانہ کے تواریخ کا ذکر اور پھر ان میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ضرب دینے سے علم جبر مقابلہ کا اظہار اسی کے او اثارۃ من علم سے علم نجامۃ اسی طرح طفقا یخصفان سے خیاطت، اور اٰتونی زبر الحدید اور الناله الحدید سے حدادت، اور واصنع الفلک سے تجارت، اور نقضت غزلها سے غزل، اور کمثل العنکبوت اتخذت بیتا سے نسج، اور افرأیتم ما تحرثون سے فلاحت، اور وابنو الله بنیانا وغیرہ سے عمارت، اور احل لکم صید البر والبحر سے صید، اور کل بناء و غواص لیخرج منه حلیة سے غوص، اور اتخذ قوم موسیٰ من بعدہ من حلیهم عجلا جسدا سے صیاغت، اور صرح ممرد من قواریر و المصباح فی زجاجة سے زجاجت، اور فاوقد لی یا هامان علی الطین سے فخارت، اور واما السفینة فکانت لمساکین سے ملاحت، اور علم بالقلم سے کتابت، اور احمل فوق راسی سے خبازی، اور ان جاء بعجل حنیذ سے طباخی، اور ثیابک فطهر سے غسل، اور قال الحواریون سے قصارت، اور الا ما ذکیتم سے جزارت، اور صبغة الله وجدد بیض سے صباغت، اور تنحتون من الجبال بیوتا سے حجارۃ، اور: اوفوا الکیل والمیزان سے وزن و کیل اور ما رمیت اذ رمیت واعدوا لهم ما استطعتم من قوۃ سے سبق و رمایہ۔

یہ یکے از ہزار اور مشتے نمونہ از خروار ہے۔ از ایں قبیل کوئی فن ایسا نہیں جو کسی طرح اس میں مذکور نہ ہو۔ کوئی علم ایسا نہیں، جس کا اس میں بیان نہ ہو۔ غرض نہ صرف اللہ نہ صرف عالم بلکہ اللہ و ماسوائے اللہ کی ذات صفات اور کل متعلقات کا اس میں تذکرہ ہے۔ پھر ایسی کتاب کے مطالب پر حاوی ہونا بشری قوت سے باہر ہی نہیں، منزلوں دور۔ اس کے مسائل کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے دشوار ہی نہیں ناممکن اور قطعی محال، مگر بمفاد ما لا یدرک کله لا یترک کله (جو چیز پوری نہ ملے اسے بالکل نہ چھوڑ دینا چاہیے) جب میں نے دیکھا کہ اس زمانہ میں یہی ہوا چلی ہے کہ فکر معاش انگریزی دانی میں منحصر سمجھنے، اور یہ خیال رگ و پے میں سرایت کر جانے کی وجہ سے کہ عربی بیچاری کے پاس اس کے سوا کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے۔ اور بل بوتا ہی کیا ہے، اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ ہر شخص ہمہ تن انگریزی ہی کی طرف متوجہ ہے۔ تحصیل علم کا زمانہ اسی کی فکر و تکمیل میں گذر جاتا ہے۔ پھر اب مذہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمارے ہموطنوں کی مادری زبان ٹھہری اردو جو نہ دین کی نہ دنیا کی، پھر اب کریں تو کیا کریں۔ انہی وجوہ سے اس کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضرورت ہوئی کہ ہر قسم کی کتابیں اُردو میں ترجمہ کی جائیں جیسا بھی ہو سکے، کی جائیں خصوصاً قرآن مجید کے ترجمہ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اگرچہ اس کے ترجمے ایک دو نہیں سینکڑوں ہوئے۔ مگر ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں کہ ان کا سمجھنا عربی سے زیادہ دشوار اور ہمارے روزمرہ سے بالکل علیحدہ اور باوجود اُردو ہونے کے اُردو داں حضرات کی سمجھ سے بالکل باہر۔ اور ایک آدھ ترجمہ بامحاورہ اُردو کا ہوا بھی تو حکیم علے الاطلاق کے اصلی مفہوم سے منزلوں دُور، مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مرکز۔ اسی وجہ سے عام اہل اسلام خصوصاً شیعی دنیا میں اس کی ایک شدید چیخ دپکار تھی۔ اخبارات الگ غل مچا رہے تھے۔ مختلف سوسائیٹیوں میں ایک طرف اس کی مانگ تھی۔ آخر خدا کی توفیق شامل حال ہوئی، کچھ احباب کا اصرار ہوا، اور مَیں نے اس کو لکھنا شروع کر دیا۔ مَیں نے اس کی ابتداء ۱۳۲۶؁ہجری میں کی تھی۔ اور اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام ہمارے کرم فرما فخر حفاظ جناب مولوی سیّد عبدالجلیل صاحب مارہروی نے "کلام اللہ مترجمہ فرمان علی" رکھا۔ اس کو شروع کئے چند روز ہی گزرے تھے کہ یہ معلوم کر کے کہ صدر المتکلمین فخر الحکماء جناب مولانا حکیم سیّد علی اظہر صاحب دامت افادانہ نے ترجمہ مع تفسیر لکھنا شروع کیا ہے۔ بلکہ بعض اجزاء اس کے شائع بھی ہو گئے تھے۔ میرا جی چھوٹا جاتا تھا۔ اور اپنی محنت کو بے کار سمجھنے لگا تھا، کہ اتفاقاً اسی زمانہ میں لکھنؤ جانا ہوا۔ اور جناب ممدوح سے ایک نُورانی مجلس میں ملاقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت جتنا ترجمہ کر چکا تھا میرے ساتھ تھا۔ بہت اشتیاق سے کچھ تھوڑا سُنا اور سُن کر بزرگانہ شفقت اور کمال قدر دانی کی راہ سے فرمایا کہ "واقعی ترجمہ کرنا تمہارا ہی حق ہے"۔ "مَیں ترجمہ نہ کروں گا تم ہی اس کو پورا کرو"۔ یہ ترجمہ کے لئے پہلا شگون نیک تھا۔ اس کے بعد میں نے تمام حضرات علماء و مجتہدین کو مختلف مقامات سے تھوڑا تھوڑا سُنایا۔ الحمد للہ کہ سب نے سُن کر فقط زبان سے ہی نہیں بلکہ لکھ دیا کہ ایسا عمدہ اور صحیح ترجمہ نظر سے نہیں گزرا۔ "الٰہی تیرا شکر"۔ اس کے بعد مَیں نے خاص طور پر لکھنؤ کے بڑے بڑے بافہم اہل زبان کو سُنایا، اور سب نے بیحد پسند کیا۔ غرض کچھ کم و بیش دو برس میں ختم ہوا۔ پھر اس کے چھپنے میں مَیں نے وہ وہ زحمتیں اٹھائیں کہ "دل من داند و من دانم و داند دلِ من"۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ بیان کر سکوں۔ مَیں اس کا مقر ہوں کہ یہ جیسا میرا جی چاہتا تھا، نہیں چھپا۔ مگر خدا جانتا ہے کہ مَیں نے اس کی سعی میں وقت، محنت، جان اور مال غرض کسی طرح کوتاہی نہیں کی ہے، اور کوئی ممکن دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے۔ ایک معمولی بات یہی ہے کہ بیسیوں فرموں کی چار چار پانچ پانچ بار کاپیاں لکھوانی پڑی ہیں۔ ہزاروں اوراق چھپے ہوئے دریا میں ٹھنڈے کر دیئے۔ انہی وجوہ اور مجبوریوں سے اس کا ہدیہ بھی معمولاً زیادہ اور گراں معلوم ہوتا ہے جو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں باقی نہ رہے گا۔ ابھی پورا چھپنے بھی نہ پایا تھا کہ اشتیاق اور تقاضا کے خطوط نے پریشان کر دیا۔ ابھی شائع بھی نہ ہوا تھا کہ ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھ کر لکھنؤ کے نامی شاعر جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیز نے مجھے ایک خط لکھا جس کے بعض کلمات یہ تھے:۔

"مَیں اس ترجمہ کا بیحد مشتاق تھا۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ اردو میں نازل ہوتی تو آپ کے ترجمہ میں اور اُس میں ایک نقطہ کا فرق نہ ہوتا۔ یہ تو خود مسلسل ایک کتاب معلوم ہوتی ہے۔ ترجمہ اور ترجمہ میں یہ سہولت و فصاحت ہم نے نہ سُنا نہ دیکھا، خداوندِ عالم آپ کو ہمیشہ زندہ رکھے، اور ایسے ہی معجزات آپ سے ظہور میں آتے رہیں"۔

غرض خدا خدا کر کے چھپنا بھی ختم ہوا، اور یہ ہدیۂ مختصر آپ کے سامنے حاضر ہے۔ میں کیا اور میرا ترجمہ کیا، مگر اتنا ضرور عرض کروں گا کہ آپ کو

ؔ یہ خیال مترجم کے پہلے ایڈیشن کی بابت ہے۔ اگر مرحوم اس وقت ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔ حضرات مومنین ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس کی قدر اس وقت ہوگی جب آپ اس کو دوسرے ترجموں سے جن کی آج کل بہت شہرت ہے مقابلہ کرکے دیکھیں گے تعرف الاشیأ باضدادھا میں اس سے زیادہ نہ عرض کروں گا۔

ترجمہ کی تمام خوبیوں کے لحاظ کے علاوہ میں نے چند امور کا اور اضافہ کیا ہے۔ جو غالباً ناظرین کی پسندیدگی اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

(۱) ابتدا میں قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست ہے جس میں جداگانہ ابواب قرار دیئے۔ مثلاً باب الاحکام، باب الفضائل وغیرہ، اور پھر ہر مطالب کے آیات کو مع تعداد آیات و پارہ و سورۃ و صفحہ لکھدیا ہے کہ جس مطلب کو جس وقت چاہیں فوراً نکل آئے۔

(۲) ہر سورۃ کے آیات کے شمار و اعداد بھی لکھے ہوئے ہیں۔

(۳) قریب قریب ہر مضمون کی سُرخی صفحات کے کنارے جلی قلم سے لکھی ہوئی ہے۔

(۴) ہر سُورت کے ابتدا میں حاشیہ پر یہ بیان کردیا ہے کہ اس سُورۃ میں خدا نے اخلاق، احکام وغیرہ کی کس کس بات کی تعلیم فرمائی۔

(۵) قصص، واقعات اور شان نزول وغیرہ مستند تفاسیر سے اور فضائل و مناقب خاص علمائے اہل سنت کی معتبر کتابوں سے بحوالہ صفحہ و سطر و مطبع حاشیہ پر مندرج ہیں۔ باوجود ان تمام امور کے اسلام کے ہر فرقہ کے لوگ بے وقت و بشوق ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ نہ کہیں کسی پر طعن ہے اور نہ کسی پر حملہ"

آپ حضرات سے ملتمس ہوں کہ دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں، اور خدا کی بارگاہ میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اس کو میری مغفرت کا ذریعہ قرار دے، اور جس وقت اور جس روز ہر شخص کے ہاتھ میں اس کا نامۂ عمل ہو، میرے داہنے ہاتھ میں قرآن ہو۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

وانا الراقم الآثم

ابو الثنا علی بن محمد المدعو بالسید فرمان علی

غفر لہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی

متوطن چندن پٹی ضلع دربھنگہ، صوبہ بہار

ف۱ مطبوعہ سابقہ میں حوالہ جات اکثر جگہ غلط ہو گئے تھے جن کی تصحیح اس مرتبہ ہر آیت و سورت و صفحہ کا حوالہ دیکھ کر کی گئی ہے۔ ۱۲۔ جعفر علی زیدی مصحح۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست

بَابُ التّوحید

خدا کا وجود

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۸ و ۲۹	۸
۲	بقرہ	۱۶۴ و ۱۶۵	۳۸
۳	بقرہ	۲۵۸	۶۵
۷	انعام	۱ تا ۳	۲۰۳
۷	انعام	۷۲	۲۱۶
۷	انعام	۹۷ تا ۹۹	۲۲۲
۸	انعام	۱۴۱ تا ۱۴۴	۲۳۲ و ۲۳۳
۸	انعام	۱۶۵	۲۳۸
۸	اعراف	۵۷	۲۵۰
۹	اعراف	۱۸۵	۲۷۷
۹	اعراف	۱۸۹	۲۷۸
۱۱	یونس	۵ تا ۷	۳۳۲
۱۱	یونس	۲۲ و ۲۳	۳۳۵
۱۱	یونس	۳۱ تا ۳۳	۳۳۷ و ۳۳۸
۱۱	یونس	۶۷	۳۴۳
۱۱	یونس	۱۰۱	۳۵۰
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۳	یوسف	۱۰۵	۳۹۴
۱۳	رعد	۲ تا ۴	۳۹۶
۱۳	رعد	۱۲ و ۱۳	۳۹۸
۱۳	ابراہیم	۱۰	۴۰۸
۱۴	نحل	۱۰ تا ۱۶	۴۲۵ و ۴۲۶
۱۴	نحل	۵۱	۴۳۴

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۶۶	۴۶۰
۱۶	طٰہٰ	۵۵ و ۵۶	۵۰۲
۱۷	انبیا	۳۳	۵۱۷
۱۷	حج	۶۵ و ۶۶	۵۴۲
۱۸	مومنون	۷۸ تا ۸۰	۵۵۳ و ۵۵۴
۱۸	نور	۴۱ تا ۴۵	۵۶۷ و ۵۶۸
۱۹	فرقان	۴۵ تا ۴۹	۵۸۰
۱۹	فرقان	۵۳ و ۵۴	۵۸۱
۱۹	فرقان	۶۱ و ۶۲	۵۸۲
۱۹	شعرا	۷ و ۸	۵۸۵
۱۹	شعرا	۲۳ تا ۲۸	۵۸۶
۲۰	نمل	۸۶	۶۱۲
۲۰	عنکبوت	۴۴	۶۴۰
۲۱	عنکبوت	۶۳	۶۴۴
۲۱	روم	۱۸ تا ۲۷	۶۴۷ و ۶۴۹
۲۱	روم	۳۳	۶۵۰
۲۱	روم	۳۷	۶۵۱
۲۱	روم	۴۶	۶۵۲
۲۱	روم	۴۸	۶۵۳
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۱	لقمان	۲۰	۶۵۸
۲۱	لقمان	۳۱	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۲۶ و ۲۷	۶۶۵ و ۶۶۶
۲۲	احزاب	۴۳	۶۷۶
۲۲	فاطر	۲۸ و ۲۹	۶۹۸ و ۶۹۹
۲۲	فاطر	۴۰	۷۰۱
۲۳	یٰس	۳۲ تا ۴۰	۷۰۶

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۳	زمر	۲۱	۷۳۵
۲۴	زمر	۴۲	۷۳۸
۲۴	مومن	۱۳	۷۴۷
۲۴	مومن	۶۱ تا ۶۴	۷۵۶
۲۴	مومن	۶۷ و ۶۸	۷۵۷
۲۴	مومن	۷۹ تا ۸۱	۷۵۹
۲۴	حٰم سجدہ	۹ تا ۱۲	۷۶۱ و ۷۶۲
۲۴	حٰم سجدہ	۳۹	۷۶۷
۲۵	شوریٰ	۲۵ تا ۲۹	۷۷۵ و ۷۷۶
۲۵	شوریٰ	۳۱ تا ۳۳	۷۷۶
۲۵	زخرف	۹ تا ۱۳	۷۸۱
۲۵	زخرف	۸۴	۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۷	۷۹۰
۲۵	جاثیہ	۱ تا ۶	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۱۲ و ۱۳	۷۹۶
۲۶	فتح	۴	۸۱۵
۲۶	فتح	۲۴	۸۱۹
۲۶	فتح	۲۸	۸۲۱
۲۶	ق	۶ تا ۱۱	۸۲۶ و ۸۲۷
۲۶	ذاریات	۱۵ و ۱۶	۸۳۱
۲۷	طور	۳۵	۸۳۷
۲۷	واقعہ	۵۷ تا ۵۹	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۶۳ تا ۷۳	۸۵۵ و ۸۵۶
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۷	حدید	۹	۸۵۹
۲۸	حشر	۲	۸۷۰ و ۸۷۱
۲۸	صف	۹	۸۸۱

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	جمعہ	۲ تا ۴	۸۸۳
۲۸	تغابن	۲ تا ۴	۸۸۷ و ۸۸۸
۲۹	ملک	۱ تا ۳	۸۹۷
۲۹	ملک	۱۵	۸۹۸
۲۹	ملک	۲۳	۸۹۹
۲۹	مرسلات	۲۰ تا ۲۷	۹۲۷
۳۰	غاشیہ	۱۷ تا ۲۰	۹۴۴

توحید

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۹	۳۲
۲	بقرہ	۱۶۲	۳۷
۲	بقرہ	۲۵۵	۶۵ و ۶۶
۳	آلِ عمران	۲	۷۸
۳	آلِ عمران	۶	۷۹
۳	آلِ عمران	۱۸	۸۱، ۸۲
۳	آلِ عمران	۶۲	۹۰
۵	نساء	۸۷	۱۴۴
۶	نساء	۱۷۱	۱۶۶
۶	مائدہ	۷۳	۱۹۱
۷	انعام	۴	۲۰۳
۷	انعام	۲۰	۲۰۶
۸	انعام	۱۰۲	۲۲۳
۸	اعراف	۱۵۸	۲۷۱
۱۱	توبہ	۱۲۹	۳۲۹
۱۳	رعد	۱۵	۳۹۹
۱۳	رعد	۱۶	۳۹۹
۱۴	نحل	۲۲	۴۲۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۴	نحل	۵۱	۴۳۴
۱۵	بنی اسرائیل	۴۳	۴۵۵
۱۶	کهف	۱۱۰	۴۸۵و۴۸۶
۱۶	طٰه	۸	۴۹۸
۱۶	طٰه	۱۰۳	۵۰۸
۱۷	انبیاء	۲۲	۵۱۵
۱۷	انبیاء	۲۵	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۱۰۸	۵۲۸
۱۷	حج	۳۴	۵۳۵
۱۸	مؤمنون	۱۱۶	۵۵۷
۲۰	قصص	۷۰	۶۲۸
۲۱	عنکبوت	۴۶	۶۴۱
۲۲	فاطر	۳	۶۹۴
۲۳	صافات	۴	۷۱۲
۲۳	ص	۵	۷۲۴
۲۳	ص	۶۵	۷۲۹
۲۳	زمر	۴	۷۳۲
۲۳	زمر	۶	۷۳۲
۲۴	مومن	۳	۷۴۵
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶
۲۵	زخرف	۸۴	۷۸۹
۲۵	دخان	۸	۷۹۱
۲۸	حشر	۲۳	۸۷۵
۲۸	تغابن	۱۳	۸۸۹
۲۹	مزمّل	۹	۹۱۶
۳۰	اخلاص	۱	۹۵۹

صفات ثبوتیہ (کمالیہ)

حیات

پاره	سورة	آیة	صفحه
۳	بقره	۲۵۵	۶۵و۶۶
۳	آلِ عمران	۳	۶۸
۱۹	فرقان	۵۸	۵۸۱
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶

ازلیّت و ابدیّت

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲۷	نجم	۱۵	۸۲۰
۲۷	نجم	۴۲	۸۴۲
۲۷	رحمٰن	۲۷	۸۴۹
۲۷	حدید	۳	۸۵۸

قدرت

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱	بقره	۲۰	۶
۱	بقره	۱۰۶	۲۵
۱	بقره	۱۰۹	۲۵
۲	بقره	۱۴۸	۳۵
۳	بقره	۲۵۹	۶۷
۳	بقره	۲۸۴	۷۵
۳	آلِ عمران	۲۹	۸۴
۴	آلِ عمران	۱۸۹	۱۱۸
۵	نساء	۱۳۳و۱۳۴	۱۵۷
۶	نساء	۱۴۹	۱۶۱
۶	مائده	۱۸	۱۷۵
۶	مائده	۴۱	۱۸۱و۱۸۲
۷	مائده	۱۲۰	۲۰۲
۷	انعام	۱۸	۲۰۵
۷	انعام	۶۶	۲۱۵
۱۴	نحل	۴۰	۴۳۲
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۶۵
۱۷	حج	۶	۵۳۰
۱۸	مؤمنون	۹۵	۵۵۵
۱۹	فرقان	۵۴	۵۸۱
۲۰	عنکبوت	۲۰	۶۳۵
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۲	فاطر	۴۲	۷۰۱
۲۲	یٰس	۱۲	۷۰۳
۲۵	شوریٰ	۵۰	۷۷۹
۲۵	زخرف	۴۲	۷۸۵
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۷
۲۷	حدید	۲	۸۵۸
۲۹	معارج	۴۰	۹۰۹

علم

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱	بقره	۲۹	۸
۱	بقره	۳۰ تا ۳۳	۹،۱۰
۱	بقره	۷۷	۱۸
۱	بقره	۱۱۵	۲۷
۲	بقره	۲۱۶	۵۲
۲	بقره	۲۳۱	۵۷
۲	بقره	۲۳۲	۵۷و۵۸
۲	بقره	۲۳۵	۵۹
۳	بقره	۲۵۵و۲۵۶	۶۶
۳	بقره	۲۸۲و۲۸۳	۷۵و۷۶
۳	آلِ عمران	۲۹	۸۴
۵	نساء	۱۲۷	۱۵۵
۷	مائده	۹۷	۱۹۶
۷	انعام	۴	۲۰۳
۷	انعام	۶۰و۶۱	۲۱۴
۷	انعام	۸۱	۲۱۸
۸	انعام	۱۱۷	۲۲۹
۱۰	توبه	۷۸	۳۱۷
۱۱	توبه	۱۱۵	۳۲۶
۱۱و۱۲	هود	۵و۶	۳۵۲و۳۵۳
۱۳	رعد	۸ تا ۱۰	۳۹۶
۱۳	رعد	۴۲	۴۰۵
۱۳	ابراهیم	۳۸	۴۱۴
۱۴	حجر	۲۴و۲۵	۴۱۹
۱۴	نحل	۱۹	۴۲۸
۱۴	نحل	۲۳	۴۲۹
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۷	۴۵۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴و۵۵	۴۵۷و۴۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۸۴	۴۶۲
۱۶	کهف	۲۶	۴۷۲
۱۶	مریم	۹۵	۴۹۵
۱۶	طٰه	۷	۴۹۸
۱۶	طٰه	۱۱۵	۵۱۰
۱۷	حج	۶۸	۵۴۲
۱۷	حج	۷۰	۵۴۲
۱۷	حج	۷۶	۵۴۴
۱۸	نور	۴۱	۵۶۷
۱۸	نور	۶۴	۵۷۳
۲۰	نمل	۷۴و۷۵	۶۱۱
۲۰	قصص	۶۹	۶۲۷
۲۰	عنکبوت	۴۲	۶۴۰
۲۱	عنکبوت	۵۱	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۲	۶۴۴
۲۱	لقمان	۱۶	۶۵۷
۲۱	لقمان	۲۳	۶۵۹
۲۱	لقمان	۳۴	۶۶۱
۲۲	احزاب	۵۴	۶۷۹
۲۲	سبأ	۲	۶۸۳
۲۲	فاطر	۱۲	۶۹۶
۲۳	یٰس	۷۶	۷۱۰
۲۴	مومن	۷	۷۴۶
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۱۹	۷۴۸
۲۵	حٰم سجده	۴۷	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۱۲	۷۷۲
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۶	حجرات	۱۶	۸۲۵
۲۶	ق	۴	۸۲۶
۲۶	ق	۱۶	۸۲۷
۲۶	ق	۴۵	۸۳۰
۲۷	نجم	۳۰	۸۴۱
۲۷	حدید	۳و۴	۸۵۸
۲۷	حدید	۶	۸۵۸
۲۸	مجادله	۷	۸۶۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۱	۸۷۶
۲۸	تغابن	۴	۸۸۸
۲۸	طلاق	۱۲	۸۹۳
۲۹	ملک	۱۳ و ۱۴	۸۹۸
۲۹	قلم	۷	۹۰۱
۲۹	جنّ	۲۸	۹۱۵
۳۰	اعلیٰ	۷	۹۴۳

علمِ غیب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۶۰	۲۱۳
۷	انعام	۷۴	۲۱۷
۱۰	توبہ	۷۸	۳۱۷
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۷۴
۱۳	رعد	۹ تا ۱۱	۳۹۷ و ۳۹۸
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۹
۱۵	کہف	۲۶	۴۷۲
۱۸	مومنون	۹۲	۵۵۵
۲۰	نمل	۶۵	۶۱۰
۲۱	سجدہ	۶	۶۶۲
۲۲	سبا	۳	۶۸۳
۲۲	سبا	۴۸	۶۹۲
۲۲	فاطر	۳۹	۷۰۰
۲۶	حجرات	۱۸	۸۲۵
۲۸	تغابن	۱۸	۸۹۰
۲۹	جنّ	۲۶ تا ۲۸	۹۱۵

ادراک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۴	۱۷
۱	بقرہ	۸۵	۲۰
۱	بقرہ	۹۶	۲۲
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۴
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۲	بقرہ	۲۳۴	۵۹
۳	آل عمران	۴	۶۸
۵	نساء	۱۲۶	۱۵۵
۵	نساء	۱۳۴	۱۵۷
۷	انعام	۱۴	۲۰۵
۷	انعام	۱۹	۲۰۵ و ۲۰۶
۷	انعام	۷۴	۲۱۷
۷	انعام	۱۰۲ و ۱۰۳	۲۲۳
۷	انعام	۱۱۵	۲۲۶
۸	انعام	۱۳۲	۲۲۹ و ۲۳۰
۱۱	یونس	۶۱	۳۴۲ و ۳۴۳
۱۳	ابراہیم	۴۲	۴۱۴ و ۴۱۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۴۵۲
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۴۵۴
۱۵	بنی اسرائیل	۶۰	۴۵۹
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹
۲۱	لقمان	۲۹	۶۶۰
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷
۲۴	مومن	۲۰	۷۴۸
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۸	مجادلہ	۱	۸۶۵

ارادہ واختیار

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۴	۷۷
۳	آل عمران	۶	۷۹
۴	آل عمران	۱۲۹	۱۰۴
۶	مائدہ	۶۵	۱۸۸
۷	انعام	۱۹	۲۰۵ و ۲۰۶
۷	انعام	۴۰	۲۱۰
۸	انعام	۱۲۵	۲۲۸
۸	انعام	۱۴۹	۲۳۴
۱۱	یونس	۹۹	۳۴۹ و ۳۵۰
۱۳	رعد	۲۷	۴۰۲
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳
۱۳	رعد	۳۹	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۲۷	۴۱۲
۱۴	نحل	۹	۴۲۶
۱۴	نحل	۹۳	۴۴۲
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴	۴۵۷
۱۷	حج	۱۴	۵۲۱
۱۷	حج	۱۸	۵۲۲
۲۰	عنکبوت	۲۱	۶۳۵ و ۶۳۶
۲۱	سجدہ	۱۳	۶۶۳
۲۲	فاطر	۱۷	۶۹۴
۲۲	فاطر	۲۳	۶۹۷
۲۳	زمر	۲۳	۷۳۶
۲۴	مومن	۱۵	۷۴۷
۲۵	شوریٰ	۸	۷۷۱
۲۸	جمعہ	۴	۸۸۳
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۲۹	مدثر	۵۶	۹۲۱
۲۹	دہر	۳۱	۹۲۶
۳۰	بروج	۱۶	۹۴۱

تکلم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۶	نساء	۱۶۴	۱۶۴ و ۱۶۵
۹	اعراف	۱۴۴	۲۶۶
۱۰	توبہ	۶	۲۹۹
۲۵	شوریٰ	۵۱	۷۷۹

صدق

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۹۵	۹۷
۵	نساء	۸۷	۱۴۴
۵	نساء	۱۲۲	۱۵۴
۸	انعام	۱۱۶	۲۳۶
۱۱	یونس	۵۵	۳۴۱
۱۳	ابراہیم	۴۷	۴۱۵ و ۴۱۶
۲۱	روم	۶	۶۴۵
۲۳	زمر	۲۰	۷۳۵

دیگر صفات

ایجادِ خلق

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۸
۱	بقرہ	۱۱۷	۲۷
۳	آل عمران	۶	۷۹
۳	آل عمران	۴۷	۸۷ و ۸۸
۴	نساء	۲	۱۲۳
۷	انعام	۲ و ۳	۲۰۳
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۷	انعام	۷۳	۲۱۶ و ۲۱۷
۷	انعام	۹۶ و ۹۷	۲۲۲
۷	انعام	۱۰۲ و ۱۰۳	۲۲۳
۸	اعراف	۵۴	۲۴۹ و ۲۵۰
۱۱	یونس	۴ و ۵	۳۳۱
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۳	ابراہیم	۱۰	۴۰۸
۱۳	ابراہیم	۱۹	۴۱۰
۱۳	ابراہیم	۳۲	۴۱۳
۱۴	حجر	۱۶ تا ۲۳	۴۱۸ و ۴۱۹
۱۴	حجر	۲۶ تا ۲۷	۴۱۹
۱۴	حجر	۸۵ تا ۸۶	۴۲۴
۱۴	نحل	۳ تا ۵	۴۲۶
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۶۳
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۶۵
۱۷	انبیاء	۳۰ تا ۳۳	۵۱۷
۱۷	حج	۶۱	۵۴۱
۱۸	مومنون	۱۷	۵۴۶
۱۸	نور	۴۵	۵۶۸
۱۸	فرقان	۱ و ۲	۵۷۳ و ۵۷۴
۱۹	فرقان	۴۵ تا ۴۹	۵۸۰
۱۹	فرقان	۵۳ و ۵۴	۵۸۱
۱۹	فرقان	۵۹	۵۸۱
۲۰	قصص	۶۸	۶۲۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	عنکبوت	۴۴	۶۴۰
۲۱	روم	۱۱	۶۴۶
۲۱	روم	۱۹ تا ۲۲	۶۴۷ و ۶۴۸
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۱	لقمان	۱۰ و ۱۱	۶۵۶
۲۱	سجدہ	۴	۶۶۲
۲۱	سجدہ	۷	۶۶۲
۲۲	فاطر	۱۲ تا ۱۴	۶۹۹
۲۳	یٰسٓ	۷۷ تا ۸۲	۷۱۰
۲۳	صافات	۶	۷۱۱
۲۳	صافات	۹۶	۷۱۷
۲۳	ص	۲۷	۷۲۵
۲۳	زمر	۴ تا ۶	۷۳۱ و ۷۳۲
۲۴	زمر	۶۲	۷۴۲
۲۴	مومن	۶۱ تا ۶۴	۷۵۵ و ۷۵۶
۲۴	مومن	۶۷	۷۵۷
۲۴	مومن	۷۹	۷۵۹
۲۵	شوریٰ	۱۱	۷۷۲
۲۵	شوریٰ	۴۹ و ۵۰	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۰ تا ۱۲	۷۸۱
۲۵	دخان	۷ و ۸	۷۹۱
۲۵	جاثیہ	۲۲	۷۹۸
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۷	ذاریات	۴۷ تا ۴۹	۸۳۴
۲۷	نجم	۴۵	۸۴۲
۲۷	رحمٰن	۳	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۱۰ تا ۱۷	۸۴۸
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۷	حدید	۶	۸۵۸
۲۸	حشر	۲۴	۸۷۵
۲۸	تغابن	۳	۸۸۵
۲۸	طلاق	۱۲	۸۹۳
۲۹	ملک	۲ تا ۴	۸۹۷
۲۹	معارج	۳۹	۹۰۹
۲۹	دہر	۲۸	۹۲۶
۳۰	بروج	۱۶	۹۴۲
۳۰	اعلیٰ	۲ تا ۵	۹۴۳
۳۰	علق	۱ و ۲	۹۵۱

مِلک و مُلک

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۴	۲
۱	بقرہ	۱۰۷	۲۵
۱	بقرہ	۱۱۵ و ۱۱۶	۲۷
۲	بقرہ	۲۴۷	۶۳
۳	بقرہ	۲۸۴	۷۷
۳	آلِ عمران	۲۶	۸۳
۴	آلِ عمران	۱۰۹	۱۰۰
۴	آلِ عمران	۱۲۹	۱۰۴
۴	آلِ عمران	۱۵۰	۱۰۸
۴	آلِ عمران	۱۸۹	۱۱۸
۵	نساء	۱۲۶	۱۵۵
۵	نساء	۱۳۱ و ۱۳۲	۱۵۶، ۱۵۷
۶	مائدہ	۱۸ و ۱۹	۱۶۵ و ۱۶۶
۶	مائدہ	۴۱	۱۸۱، ۱۸۲
۷	مائدہ	۱۲۰	۲۰۲
۷	انعام	۴	۲۰۳
۷	انعام	۱۳ و ۱۴	۲۰۵
۷	انعام	۷۳	۲۱۶، ۲۱۷
۱۱	توبہ	۱۱۶	۳۲۶
۱۱	یونس	۵۵	۳۴۱
۱۱	یونس	۶۶	۳۴۳
۱۲	ہود	۵۶	۳۶۲
۱۳	ابراہیم	۲	۴۰۶
۱۴	نحل	۵۲	۴۳۴
۱۶	مریم	۶۵	۴۹۳
۱۶	طٰہٰ	۶	۴۹۸
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۱۰
۱۷	انبیاء	۱۹	۵۱۵
۱۷	حج	۴۱	۵۴۱
۱۷	حج	۶۴	۵۴۱
۱۸	نور	۴۲	۵۶۷
۱۸	نور	۶۴	۵۷۳
۱۸	فرقان	۲	۵۷۳، ۵۷۴
۲۱	روم	۲۶ و ۲۷	۶۴۹
۲۱	لقمان	۲۶	۶۵۹
۲۱	سجدہ	۲۷	۶۶۶
۲۲	سبا	۱	۶۸۳
۲۲	فاطر	۴۲	۷۰۱
۲۳	یٰسٓ	۸۳	۷۱۱
۲۳	صافات	۵	۷۱۱
۲۳	ص	۶۶	۷۲۹
۲۴	زمر	۴۴	۷۳۹
۲۵	شوریٰ	۴	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۴۹	۷۷۹
۲۵	زخرف	۸۵	۷۹۰
۲۵	جاثیہ	۲۷	۷۹۹
۲۶	فتح	۴	۸۱۵
۲۶	فتح	۱۴	۸۱۷
۲۷	نجم	۲۵	۸۴۰
۲۷	نجم	۳۱	۸۴۱
۲۷	حدید	۲	۸۵۸
۲۷	حدید	۵	۸۵۸
۲۹	ملک	۱	۸۹۷
۲۹	مزمل	۹	۹۱۶
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۳۰	نبا	۳۷	۹۳۰
۳۰	ناس	۲	۹۵۹

حِلم

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۳	بقرہ	۲۶۳	۶۹
۴	آلِ عمران	۱۵۵	۱۱۰
۷	مائدہ	۱۰۱	۱۹۷
۱۱	یونس	۱۱	۳۳۲
۱۴	نحل	۶۱	۴۳۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۶
۱۵	کہف	۵۸	۴۷۸
۱۷	حج	۵۹	۵۴۰
۲۲	احزاب	۵۱	۶۷۸
۲۲	فاطر	۴۵	۷۰۲
۲۸	تغابن	۱۷	۸۹۰

عفو و مغفرت

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۷
۲	بقرہ	۱۷۴	۴۰
۲	بقرہ	۱۷۸	۴۱، ۴۲
۳	آلِ عمران	۳۱	۸۴
۵	نساء	۴۸	۱۳۵
۵	نساء	۱۱۰	۱۵۱
۶	نساء	۱۴۹	۱۶۱
۶	مائدہ	۱۴ و ۱۴۰	۱۸۱، ۱۸۲
۷	مائدہ	۹۸	۱۹۶
۷	انعام	۵۵	۲۱۳
۱۳	رعد	۶	۳۹۷
۱۴	حجر	۴۹	۴۲۱
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۶
۱۵	کہف	۵۸	۴۷۸
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۵۰۶
۱۷	حج	۶۰	۵۴۱، ۵۴۵
۲۲	احزاب	۷۳	۶۸۲
۲۴	زمر	۳۵	۷۳۷
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۰ و ۷۴۱
۲۴	مومن	۳	۷۴۵
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۵	شوریٰ	۳۰	۷۷۴
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۰
۲۹	مدثر	۵۶	۹۲۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رافت ورحمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۳	۲
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۵
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۳و۳۴
۲	بقرہ	۱۸۷و۱۸۸	۴۳و۴۴
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۲	بقرہ	۲۵۲	۶۴
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۴و۷۵
۵	نساء	۲۹	۱۳۰
۵	نساء	۱۴۷	۱۶۰
۶	مائدہ	۴۰	۱۸۱
۷	مائدہ	۹۸	۱۹۶
۷	انعام	۱۳	۲۰۵
۸	انعام	۱۳۳	۲۳۰
۹	اعراف	۱۵۶	۲۶۹و۲۷۰
۱۲	ہود	۶۱	۳۶۳
۱۲	ہود	۹۰	۳۶۹
۱۳	یوسف	۵۶	۳۸۵
۱۳	یوسف	۸۷	۳۹۱
۱۳	یوسف	۹۲	~~۳۹۲~~ ۳۹۱
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۴	حجر	۴۹	۴۲۱
۱۴	حجر	۵۶	۴۲۲
۱۴	نحل	۱۸	۴۲۸
۱۵	کہف	۵۸	۴۷۸
۱۶	کہف	۸۲	۴۸۲
۱۶	طہ	۵	۴۹۸
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۵۲۸
۱۸	مومنون	۱۰۹	۵۵۶
۱۹	فرقان	۶۰	۵۸۱
۱۹	شعراء	۹	۵۸۵
۲۲	احزاب	۴۳	۶۶۷
۲۳	صافات	۷۶	۷۱۴
۲۳	ص	۴۳	۷۲۵
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۰و۷۴۱
۲۴	مومن	۷	۷۴۶
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۵	زخرف	۳۲تا۳۴	۷۸۳و۷۸۴
۲۷	حدید	۹	۸۵۵
۳۰	نبا	۳۷	۹۳۰

رزاقیت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۱۲	ہود	۶	۳۵۳
۱۳	رعد	۲۶	۴۰۱و۴۰۲
۱۴	حجر	۱۹تا۲۲	۴۱۸و۴۱۹
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۴۵۴
۱۷	حج	۵۸	۵۴۰
۱۸	نور	۳۸	۵۶۶
۲۱	عنکبوت	۶۰	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۲	۶۴۴
۲۱	روم	۳۷	۶۵۱
۲۱	روم	۴۰	۶۵۱
۲۲	سبا	۳۶	۶۹۰
۲۴	زمر	۵۲	۷۴۰
۲۴	مومن	۱۳	۷۴۷
۲۵	شوریٰ	۱۲	۷۷۲
۲۵	شوریٰ	۱۹	۷۷۴
۲۷	ذاریات	۲۲	۸۳۲
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵
۲۸	جمعہ	۱۱	۸۸۴
۳۰	قریش	۴	۹۵۷

قوّت وغلبہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۴	۳۸
۱۰	انفال	۴۹	۲۹۱
۱۰	انفال	۵۱	۲۹۱
۱۰	انفال	۶۳	۲۹۴
۱۲	ہود	۶۶	۳۶۴
۱۵	کہف	۳۹	۴۷۵
۱۷	حج	۴۰	۵۳۷
۱۷	حج	۷۴	۵۴۳
۱۹	شعراء	۹	۵۸۵
۲۱	روم	۲۷	۶۴۹
۲۱	احزاب	۲۵	۶۷۱
۲۴	مومن	۲۲	۷۴۸
۲۴	حٰم سجدہ	۱۶	۷۶۲
۲۵	شوریٰ	۱۹	۷۷۴
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۲۸	مجادلہ	۲۱	۸۷۰
۳۰	الطارق	۱۲	۹۴۲

قہر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۱۹	۲۰۵و۲۰۶
۷	انعام	۶۱	۲۱۴
۱۲	یوسف	۳۹	۳۸۲
۱۳	رعد	۱۶	۳۹۹
۱۳	ابراہیم	۴۸	۴۱۶
۲۳	ص	۶۵	۷۲۹
۲۴	مومن	۱۶	۷۴۷

صفاتِ سلبیہ (جلالیہ)
ردِّ شرک (اسکا شریک نہیں)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۵	۲
۱	بقرہ	۱۱۶	۲۷
۲	بقرہ	۱۶۶	۳۸
۳	آل عمران	۶۴	۹۱
۵	نساء	۳۶	۱۳۲
۵	نساء	۴۸	۱۳۵
۵	نساء	۱۱۶تا۱۱۹	۱۵۳
۶	نساء	۱۷۱	۱۶۶
۶	مائدہ	۷۲و۷۳	۱۹۰و۱۹۱
۶	مائدہ	۷۶	۱۹۱
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۷	انعام	۱۸	۲۰۵
۷	انعام	۴۰تا۴۲	۲۱۰
۷	انعام	۴۷	۲۱۱
۷	انعام	۵۷	۲۱۳
۷	انعام	۶۴و۶۵	۲۱۴و۲۱۵
۷	انعام	۷۱	۲۱۶
۷	انعام	۸۹	۲۱۹و۲۲۰
۷	انعام	۹۱	۲۲۰
۷	انعام	۱۰۰تا۱۰۲	۲۲۳
۸	انعام	۱۱۴	۲۲۵و۲۲۶
۸	انعام	۱۳۶	۲۳۰
۸	انعام	۱۵۱	۲۳۵
۸	انعام	۱۶۲تا۱۶۴	۲۳۸
۸	اعراف	۳۳	۲۴۴
۸	اعراف	۳۷	۲۴۵
۹	اعراف	۱۸۸	۲۷۸
۹	اعراف	۱۹۰تا۱۹۵	۲۷۸و۲۷۹
۹	اعراف	۱۹۷	۲۷۹
۱۰	توبہ	۳۰تا۳۲	۳۰۵
۱۱	یونس	۱۸	۳۳۴
۱۱	یونس	۳۴و۳۵	۳۳۸
۱۱	یونس	۴۹	۳۴۰
۱۱	یونس	۶۸	~~۳۴۳~~ ۳۴۴
۱۱	یونس	۱۰۴تا۱۰۷	۳۵۰و۳۵۱
۱۱	ہود	۲	۳۵۲
۱۲	یوسف	۳۸	۳۸۱
۱۲	یوسف	۴۰	۳۸۲
۱۳	یوسف	۱۰۶	۳۹۴
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۹۴
۱۳	رعد	۱۴	۳۹۸
۱۳	رعد	۱۶	۳۹۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۳	رعد	۳۳	۴۰۳ و ۴۰۴
۱۳	رعد	۳۷	۴۰۴
۱۳	ابراہیم	۳۰	۴۱۲
۱۴	نحل	۲۰ و ۲۱	۴۲۸
۱۴	نحل	۴۹ و ۵۰	۴۳۳ ۴۳۴
۱۴	نحل	۵۲ تا ۶۰	۴۳۴ و ۴۳۵
۱۴	نحل	۷۳	۴۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲۲ و ۲۳	۴۵۲ و ۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۰	۴۵۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶ و ۵۷	۴۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۶۷	۴۶۰
۱۶	کہف	۱۱۰	۴۸۶
۱۶	مریم	۳۵ و ۳۶	۴۹۰
۱۶	مریم	۸۲ و ۸۳	۴۹۶
۱۶	مریم	۸۹ تا ۹۴	۴۹۹ و ۵۰۰
۱۷	انبیاء	۲۱ تا ۲۶	۵۱۵ و ۵۱۶
۱۷	انبیاء	۲۹	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۴۳	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۹۸ تا ۱۰۰	۵۲۶ ۵۲۷
۱۷	حج	۱۲ و ۱۳	۵۳۱
۱۷	حج	۶۲	۵۴۰ و ۵۴۱
۱۷	حج	۷۱	۵۴۲
۱۸	مؤمنون	۸۳ تا ۹۲	۵۵۴ و ۵۵۵
۱۸	مؤمنون	۱۱۷	۵۵۷
۱۸	فرقان	۲ و ۳	۵۷۳ و ۵۷۴
۱۹	فرقان	۵۵	۵۸۱
۱۹	شعراء	۲۱۳	۵۹۹
۱۹ و ۲۰	نمل	۵۹ تا ۶۴	۶۰۹ تا ۶۱۰
۲۰	نمل	۹۱	۶۱۳
۲۰	قصص	۸۷ و ۸۸	۶۳۱ و ۶۳۲
۲۰	عنکبوت	۱۷	۶۳۵
۲۱	عنکبوت	۵۶	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۵ و ۶۶	۶۴۴
۲۱	روم	۳۳ تا ۳۵	۶۵۰
۲۱	روم	۴۰	۶۵۱
۲۱	لقمان	۱۳	۶۵۷
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰
۲۱	احزاب	۱۷	۶۶۹
۲۲	سبا	۲۳	۶۸۷ و ۶۸۸
۲۲	سبا	۲۴	۶۸۸
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۸
۲۲	فاطر	۳	۶۹۴
۲۲	فاطر	۱۴ و ۱۵	۶۹۶ و ۶۹۷
۲۲	فاطر	۴۱	۷۰۱
۲۲	یٰس	۷۴ و ۷۵	۷۰۹
۲۳	زمر	۲ تا ۴	۷۳۱
۲۳	زمر	۱۲ تا ۱۴	۷۳۴
۲۴	زمر	۳۸	۷۳۷ و ۷۳۸
۲۴	زمر	۴۳	۷۳۹
۲۴	زمر	۶۴ تا ۶۶	۷۴۲
۲۴	مومن	۱۴	۷۴۷
۲۴	مومن	۲۰	۷۴۸
۲۴	مومن	۶۵ و ۶۶	۷۵۶
۲۴	مومن	۷۳ تا ۷۶	۷۵۸
۲۴	حم سجدہ	۳۷ و ۳۸	۷۶۶ و ۷۶۷
۲۵	حم سجدہ	۴۸	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۹	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۲۱	۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۴۶	۷۷۸
۲۵	زخرف	۱۶ تا ۱۸	۷۸۱ ۷۸۲
۲۵	زخرف	۴۵	۷۸۵
۲۵	زخرف	۶۴	۷۸۷
۲۵	زخرف	۸۱	۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۶	۷۹۰
۲۶	احقاف	۴ تا ۶	۸۰۱ و ۸۰۲
۲۶	احقاف	۲۸	۸۰۶
۲۶	فتح	۱۱	۸۱۷
۲۷	ذاریات	۵۱	۸۳۴
۲۷	طور	۳۹	۸۳۸
۲۷	طور	۴۳	۸۳۸
۲۷	نجم	۲۰ تا ۲۲	۸۴۰
۲۹	ملک	۲۰ تا ۲۱	۸۹۹
۲۹	ملک	۲۸ تا ۳۰	۹۰۰
۲۹	قلم	۴۱	۹۰۳
۲۹	جن	۱۸	۹۱۴
۲۹	جن	۲۰ تا ۲۳	۹۱۴ و ۹۱۵
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳
۳۰	کافرون	۱ تا ۶	۹۵۸
۳۰	اخلاص	۱ تا ۴	۹۵۹

عدم رؤیت
(خدا کو دیکھ نہیں سکتے)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۵۵	۱۳
۶	نساء	۱۵۳	۱۶۲
۷	انعام	۱۰۴	۲۲۳
۹	اعراف	۱۴۳	۲۶۶
۱۹	فرقان	۲۱	۵۷۷

عدم مکان و جسم
(اسکی کوئی خاص جگہ نہیں)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۳
۲۶	ق	۱۶	۸۲۷
۲۷	واقعہ	۸۴	۸۵۷
۲۷	حدید	۴	۸۵۸
۲۸	مجادلہ	۷	۸۶۶

عدم تغیر
(اس کی حالت بدلتی نہیں)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۶۵
۷	انعام	۱۵	۲۰۵
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۷
۲۶	ق	۳۸	۸۳۹

عدم احتیاج
(وہ کسی کا محتاج نہیں)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۳	۶۹
۳	بقرہ	۲۶۷	۷۱
۴	آل عمران	۹۷	۹۸
۸	انعام	۱۳۲	۲۲۹
۱۱	یونس	۶۸	۳۴۴
۱۳	ابراہیم	۸	۴۰۸
۱۷	حج	۶۴	۵۴۱
۱۹	نمل	۴۰	۶۰۶
۲۰	عنکبوت	۶	۶۳۳
۲۱	لقمان	۲۶	۶۵۹
۲۲	فاطر	۱۶	۶۹۷
۲۳	زمر	۷	۷۳۲
۲۶	محمدؐ	۳۸	۸۱۴
۲۷	ذاریات	۵۸	۸۳۵

حسن و قبح کا عقلی ہونا
(نہ شرعی)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۶ و ۷	۲
۱	بقرہ	۱۳۰	۳۰
۲۳	زمر	۸	۷۳۳
۲۳	زمر	۱۷ و ۱۸	۷۳۴

بابُ العدل
بندے اپنے کاموں میں مختار ہیں۔
(خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۸
۱	بقرہ	۱۴۱	۳۲
۴	آل عمران	۹۲	۹۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱۰	انفال	۵۱	۲۹۱
۱۰	انفال	۵۳	۲۹۲
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۶	مریم	۳۷	۴۹۰
۱۷	انبیاء	۱۴	۵۱۵
۲۳	ص	۲۷	۷۲۵
۲۴	حٰم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۵	جاثیہ	۱۵	۷۹۷
۲۷	طور	۲۱	۸۳۶
۲۷	نجم	۳۹ تا ۴۲	۸۴۲
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۴
۲۹	مدثر	۳۱	۹۱۹
۳۰	نازعات	۳۴ تا ۳۸	۹۳۲

خدا کا کام بے فائدہ نہیں ہوتا

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۶ و ۱۷	۵۱۵
۱۸	مومنون	۱۱۵	۵۵۷
۲۳	ص	۲۷	۷۲۵
۲۷	ذاریات	۵۶	۸۳۴
۲۹	قیامۃ	۳۶	۹۲۳

عدل

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۳	آل عمران	۱۸	۸۱
۴	آل عمران	۱۸۲	۱۱۶
۵	نساء	۴۰	۱۳۳
۸	انعام	۱۱۵	۲۲۶
۸	انعام	۱۳۱	۲۲۹
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۱	یونس	۴۴	۳۴۰
۱۲	ہود	۱۰۱	۳۷۰
۱۲	ہود	۱۱۷	۳۷۳
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹
۱۷	حج	۱۰	۵۳۱
۲۴	مومن	۳۱	۷۵۰
۲۴	حٰم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۶	ق	۲۹	۸۲۹

خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۸
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۵
۸	اعراف	۴۲	۲۴۶
۱۸	مومنون	۶۲	۵۵۲
۲۸	طلاق	۷	۸۹۲

تقدیر

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۵	نساء	۷۸ و ۷۹	۱۴۱ و ۱۴۲
۲۷	قمر	۴۹	۸۴۷

لوح محفوظ

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۷	انعام	۶۰	۲۱۴
۲۷	قمر	۵۲ و ۵۳	۸۴۷
۲۷	حدید	۲۲ و ۲۳	۸۶۳
۳۰	نبا	۲۹	۹۳۰
۳۰	بروج	۲۲	۹۴۲

خدائی نعمتوں کی یاد دہی

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۲۲	۶
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۱	بقرہ	۴۷ و ۴۸	۱۱
۱	بقرہ	۱۲۲	۲۸
۶	مائدہ	۴	۱۷۰
۶	مائدہ	۸	۱۷۲
۶	مائدہ	۱۲	۱۷۳
۶	مائدہ	۲۱	۱۷۴
۸	اعراف	۱۰	۲۴۰
۸	اعراف	۲۶	۲۴۲
۹	انفال	۲۶	۲۸۶
۱۳	ابراہیم	۳۴	۴۱۳
۱۴	نحل	۵ تا ۸	۴۲۶
۱۴	نحل	۱۸	۴۲۸
۱۴	نحل	۶۵ تا ۷۲	۴۳۴ ۴۳۸
۱۴	نحل	۷۸ تا ۸۳	۴۳۹ ۴۴۰
۱۷	حج	۶۱	۵۴۱
۱۷	حج	۶۳	۵۴۱
۱۷	حج	۶۵	۵۴۱
۱۸	مومنون	۱۷ تا ۲۲	۵۴۶ و ۵۴۷
۲۰	نمل	۸۶	۶۱۲
۲۱	عنکبوت	۶۷	۶۴۴
۲۱	لقمان	۳۱	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۲۷	۶۶۶
۲۱	احزاب	۹	۶۶۸
۲۲	فاطر	۳	۶۹۴
۲۲	فاطر	۲۸ و ۲۹	۶۹۸
۲۳	یٰسین	۳۳ تا ۳۵	۷۰۶
۲۳	یٰسین	۴۱ تا ۴۴	۷۰۶ / ۷۰۷
۲۳	زمر	۲۱	۷۳۵
۲۵	شوریٰ	۳۲ تا ۳۵	۷۷۹
۲۷	نجم	۵۵	۸۴۳
۲۷	رحمٰن	۳۱ وغیرہ	۸۴۹ تا ۸۵۲
۲۷	واقعہ	۵۹	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۶۳ تا ۷۳	۸۵۵ و ۸۵۶
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۳۰	عبس	۲۴ تا ۳۲	۹۳۴

خدا کی نشانیاں اگلوں کا انجام اور اُن سے عبرت

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۴	۳۷ و ۳۸
۳	آل عمران	۱۳	۸۰
۴	آل عمران	۱۳۷	۱۰۶
۴	آل عمران	۱۹۰ و ۱۹۱	۱۱۸ و ۱۱۹
۷	انعام	۷	۲۰۴
۷	انعام	۱۲	۲۰۴
۸	اعراف	۴ و ۵	۲۳۹
۹	اعراف	۱۸۵	۲۷۷
۱۰	توبہ	۷۰	۳۱۴
۱۱	یونس	۱۳ و ۱۴	۳۳۳
۱۱	یونس	۱۰۱	۳۵۰
۱۲	ہود	۱۱۶	۳۷۳
۱۳	یوسف	۱۰۵	۳۹۴
۱۳	یوسف	۱۰۹	۳۹۴
۱۳	رعد	۴۱	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۴	حجر	۷	۴۱۷
۱۴	نحل	۲۶	۴۲۹
۱۴	نحل	۴۸	۴۳۳
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۴۵۲
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	۴۵۸
۱۵	کہف	۵۹	۴۷۸
۱۶	مریم	۷۴	۴۹۵
۱۶	مریم	۹۸	۴۹۶
۱۶	طٰہٰ	۱ تا ۴	۴۹۷
۱۶	طٰہٰ	۱۰۴	۵۰۹
۱۶	طٰہٰ	۱۳۳	۵۱۲
۱۷	انبیاء	۶	۵۱۴
۱۷	انبیاء	۱۰ تا ۱۵	۵۱۵
۱۷	حج	۴۵	۵۳۸
۱۷	حج	۴۸	۵۳۸
۱۸	نور	۴۳ تا ۴۵	۵۶۷ و ۵۶۸
۱۹	فرقان	۴۵ تا ۴۶	۵۸۰
۱۹	شعراء	۸ و ۷	۵۸۵
۱۹	شعراء	۲۰۹	۵۹۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	نمل	۴۹	۶۱۰
۲۰	قصص	۵۷ تا ۵۹	۶۲۵ و ۶۲۶
۲۰	قصص	۷۲ و ۷۳	۶۲۸
۲۰	عنکبوت	۱۹ و ۲۰	۶۳۵
۲۰	عنکبوت	۴۴	۶۴۰
۲۱	عنکبوت	۶۱	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۳	۶۴۴
۲۱	روم	۸ و ۹	۶۴۶
۲۱	روم	۱۹ تا ۲۵	۶۴۷ تا ۶۴۹
۲۱	روم	۳۷	۶۵۱
۲۱	روم	۴۲	۶۵۲
۲۱	روم	۴۶	۶۵۴
۲۱	لقمان	۲۰	۶۵۸
۲۱	لقمان	۲۵	۶۵۹
۲۱	لقمان	۲۹	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۲۶	۶۶۵
۲۲	سبا	۹	۶۸۴
۲۲	فاطر	۴۵	۷۰۲
۲۳	یٰسٓ	۳۱ و ۳۲	۷۰۵ و ۷۰۶
۲۳	یٰسٓ	۳۳ و ۳۴	۷۰۶
۲۳	یٰسٓ	۳۷ تا ۴۱	۷۰۶
۲۳	یٰسٓ	۴۶	۷۰۷
۲۳	یٰسٓ	۷۰ تا ۷۳	۷۰۹
۲۳	یٰسٓ	۷۶ تا ۸۱	۷۱۰، ۷۱۱
۲۳	ص	۱۳	۷۲۳
۲۴	مومن	۲۱ تا ۲۲	۷۴۸
۲۴	مومن	۵۷	۷۵۵
۲۴	مومن	۸۲ تا ۸۵	۷۵۹ و ۷۶۰
۲۴	حٰم سجدہ	۳۷	۷۶۶
۲۴	حٰم سجدہ	۳۹	۷۶۷
۲۵	حٰم سجدہ	۵۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۲۹	۷۷۶
۲۵	زخرف	۷ و ۸	۷۸۰
۲۵	دخان	۳۷	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۳ تا ۵	۷۹۵

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۷	۸۰۶
۲۶	محمدؐ	۱۰	۸۱۰
۲۶	محمدؐ	۱۳	۸۱۰
۲۶	ق	۶ تا ۱۱	۸۲۶ و ۸۲۷
۲۶	ق	۳۶ و ۳۷	۸۲۹ و ۸۳۰
۲۶	ذاریات	۲۰ تا ۲۲	۸۳۲
۲۷	قمر	۵۱	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۵ تا ۱۲	۸۴۸
۲۷	رحمٰن	۱۹ تا ۲۴	۸۴۸، ۸۴۹
۲۸	تغابن	۵ و ۶	۸۸۸
۲۸	طلاق	۸ و ۹	۸۹۲
۲۹	ملک	۵	۸۹۴
۲۹	ملک	۱۸ و ۱۹	۸۹۹
۲۹	نوح	۱۵	۹۱۱
۲۹	قیامہ	۳۷ تا ۴۰	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۱۶ تا ۲۸	۹۲۷
۳۰	نبا	۶ تا ۱۶	۹۲۹
۳۰	نازعٰت	۲۷ تا ۳۲	۹۳۲
۳۰	انشقاق	۱۹	۹۴۰
۳۰	غاشیہ	۱۷ تا ۲۰	۹۴۵، ۹۴۶
۳۰	بلد	۸ تا ۱۰	۹۴۷

خدا کی حمد و ثناء

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۲	۲
۷	انعام	۲	۲۰۳
۷	انعام	۴۶	۲۱۱
۸	اعراف	۴۳	۲۴۸
۱۱	یونس	۱۰	۳۳۲
۱۳	رعد	۱۳	۳۹۸
۱۳	ابراہیم	۳۹	۴۱۴
۱۴	حجر	۹۸	۴۲۵
۱۴	نحل	۷۵	۴۳۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۹
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۴۵۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۵۷

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱	۴۶۷
۱۵	کہف	۱ تا ۵	۴۶۷ و ۴۶۸
۱۸	مؤمنون	۲۸	۵۴۸
۱۸	فرقان	۱	۵۷۳
۱۸	فرقان	۱۰	۵۷۵
۱۹	فرقان	۵۸	۵۸۱
۱۹	فرقان	۶۱	۵۸۲
۱۹	نمل	۵۹	۶۰۸
۲۰	نمل	۹۳	۶۱۴
۲۰	قصص	۷۰	۶۲۸
۲۱	عنکبوت	۶۳	۶۴۴
۲۱	روم	۱۸	۶۴۷
۲۱	لقمان	۲۵	۶۵۹
۲۱	سجدہ	۱۵	۶۶۴
۲۲	سبا	۱	۶۸۳
۲۲	فاطر	۱	۶۹۳
۲۲	فاطر	۳۵	۶۹۹
۲۳	یٰسٓ	۳۶	۷۰۶
۲۳	یٰسٓ	۸۳	۷۱۱
۲۳	صٰفّٰت	۱۵۹	۷۲۰
۲۳	صٰفّٰت	۱۸۰ تا ۱۸۲	۷۲۲
۲۳	زمر	۲۹	۷۳۶
۲۴	زمر	۷۴ و ۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۵۵	۷۵۴
۲۴	مومن	۶۴ و ۶۵	۷۵۶
۲۵	زخرف	۱۳	۷۷۲
۲۵	زخرف	۸۲	۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۵	۷۹۰
۲۵	جاثیہ	۳۶ و ۳۷	۸۰۰
۲۷	رحمٰن	۷۸	۸۵۲
۲۷	حدید	۱۱	۸۶۰
۲۸	حشر	۱	۸۷۰
۲۸	حشر	۲۴	۸۷۵
۲۸	صف	۱	۸۸۰
۲۸	جمعہ	۱	۸۸۳

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تغابن	۱	[illegible]
۲۹	ملک	۱	۸۹۷
۲۹	حاقہ	۵۲	۹۰۷
۳۰	اعلیٰ	۱	۹۴۳

فرشتوں کے حالات اور صفات

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰ تا ۳۴	۸ و ۹
۱	بقرہ	۹۷ تا ۹۸	۲۳
۷	انعام	۶۲	۲۱۴
۷	انعام	۹۳	۲۲۱
۹	اعراف	۱۹۴	۲۷۹
۱۱	یونس	۲۱	۳۳۵
۱۳	رعد	۱۱	۳۹۸
۱۳	رعد	۲۳	۴۰۱
۱۴	حجر	۸	۴۱۷
۱۴	نحل	۴۹ و ۵۰	۴۳۴
۱۶	مریم	۶۴	۴۹۴
۱۷	انبیاء	۱۹ و ۲۰	۵۱۵
۱۷	انبیاء	۲۶ تا ۲۹	۵۱۶
۱۹	فرقان	۲۵	۵۷۷
۱۹	شعراء	۱۹۳	۵۹۸
۲۲	سبا	۲۳	۶۸۷
۲۲	فاطر	۱	۶۹۳
۲۳	صٰفّٰت	۱۵۰	۷۲۰
۲۳	صافات	۱۶۴ تا ۱۶۶	۷۲۱
۲۳	ص	۷۱ تا ۷۴	۷۲۹
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۷	۷۴۶
۲۵	حٰم سجدہ	۳۸	۷۶۷
۲۵	شوریٰ	۵	۷۷۱
۲۵	زخرف	۱۹	۷۸۲
۲۶	ق	۱۷ و ۱۸	۸۲۸
۲۷	نجم	۵ تا ۷	۸۳۹
۲۷	نجم	۲۶	۸۴۰
۲۸	تحریم	۴	۸۹۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تحریم	۶	۸۹۵
۳۰	تکویر	۱۹ تا ۲۱	۹۳۵
۳۰	انفطار	۱۰ تا ۱۱	۹۳۶
۳۰	طارق	۴	۹۴۲
۳۰	علق	۱۸	۹۵۲
۳۰	قدر	۴ و ۵	۹۵۲

بَابُ النُّبُوَّۃ

انبیاء ماسلف کی نبوت اور اُن کے خدمات

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۳	۵۰ و ۵۱
۲	بقرہ	۲۵۱	۶۴
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۳	آل عمران	۷۹ تا ۸۱	۹۴ و ۹۵
۵	نساء	۴۱	۱۳۳
۶	نساء	۶۳ تا ۶۵	۱۶۴ و ۱۶۵
۷	انعام	۳۵	۲۰۹
۷	انعام	۴۳ تا ۵۰	۲۱۰ و ۲۱۱
۸	اعراف	۳۵	۲۴۵
۹	اعراف	۹۴ و ۱۰۲	۲۵۸، ۲۵۹
۱۱	یونس	۴۷	۳۴۰
۱۲	ہود	۸۸	۳۶۸
۱۳	یوسف	۱۰۹ و ۱۱۰	۳۹۴
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۱۳	ابراہیم	۵	۴۰۷
۱۳	ابراہیم	۸ تا ۱۴	۴۰۸ و ۴۰۹
۱۴	حجر	۱۰ و ۱۱	۴۱۷
۱۴	نحل	۲	۴۲۵
۱۴	نحل	۳۵ و ۳۶	۴۳۱
۱۴	نحل	۴۳ و ۴۴	۴۳۳
۱۴	نحل	۶۳	۴۳۶
۱۴	نحل	۸۴	۴۴۰
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۵	۴۵۷ و ۴۵۸
۱۵	کہف	۶۰	۴۷۹
۱۷	انبیاء	۷ تا ۹	۵۱۴
۱۷	انبیاء	۲۵	۵۱۶
۱۷	حج	۵۲	۵۳۹
۱۸	مومنون	۳۱ تا ۴۵	۵۴۸ تا ۵۵۰
۱۸	فرقان	۲۰	۵۷۶
۱۹	فرقان	۵۱	۵۸۰
۲۲	سباء	۲۴	۶۸۸
۲۳	صافات	۷۱ تا ۷۵	۷۱۵، ۷۱۶
۲۴	مومن	۷۸	۷۵۸
۲۵	شوریٰ	۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۵۱	۷۷۹
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۲۷	حدید	۲۵	۸۶۳
۲۹	نوح	۱	۹۱۰
۲۹	نوح	۲۱	۹۱۱
۲۹	نوح	۲۷	۹۱۲

نبوت کا خدا کی طرف سے ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰	۸
۱	بقرہ	۵۳	۱۲
۱	بقرہ	۱۳۰	۳۰
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۳	آلعمران	۳۳	۸۵
۳	آلعمران	۸۱	۹۵
۵	نساء	۵۴	۱۳۶
۶	نساء	۱۵۳	۱۶۲
۶	نساء	۶۲ و ۶۳	۱۶۴
۶	مائدہ	۴۷	۱۸۳
۷	انعام	۸۴ تا ۹۱	۲۱۹ و ۲۲۰
۱۲	یوسف	۲۲	۳۷۸
۱۴	نحل	۱۲۱	۴۴۷
۱۵	بنی اسرائیل	۷۷	۴۶۱
۱۶	مریم	۱۲	۴۸۷
۱۶	مریم	۳۰ تا ۳۳	۴۸۹
۱۶	مریم	۴۹ و ۵۰	۴۹۲
۱۶	مریم	۵۸	۴۹۳
۱۷	انبیاء	۴۸	۵۱۹ و ۵۲۰
۱۷	انبیاء	۷۳ و ۷۴	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۹	۵۲۳
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴
۱۷	حج	۷۵	۵۴۳
۲۰	قصص	۱۴	۶۱۶
۲۰	عنکبوت	۲۷	۶۳۷
۲۱	روم	۴۷	۶۵۲
۲۱	احزاب	۷	۶۶۸
۲۲	سبا	۱۰	۶۸۵
۲۳	صافات	۱۷۱ تا ۱۷۳	۷۲۱
۲۳	ص	۲۶	۷۲۵
۲۴	مومن	۱۵	۷۴۷
۲۵	زخرف	۶	۷۸۰
۲۵	جاثیہ	۱۶	۷۹۷
۲۷	حدید	۲۶ و ۲۷	۸۶۳، ۸۶۴

انبیاء کی عصمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹
۱۴	حجر	۴۰ تا ۴۲	۴۲۰
۱۵	بنی اسرائیل	۶۲	۴۵۹
۱۵	بنی اسرائیل	۶۵	۴۶۰
۱۷	انبیاء	۷۲ و ۷۳	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۵	۵۲۳
۱۷	انبیاء	۸۶	۵۲۴
۲۲	سباء	۲۱ و ۲۲	۶۸۷
۲۳	ص	۴۸	۷۲۸
۲۹	جن	۲۳	۹۱۵

محمد مصطفیٰ کی نبوت و رسالت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۹	۲۸
۲	بقرہ	۱۴۶	۳۴
۲	بقرہ	۱۵۱	۳۵
۲	بقرہ	۲۵۲	۶۴
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۴	آل عمران	۱۶۴	۱۱۲
۵	نساء	۴۰	۱۳۳
۵	نساء	۷۹	۱۴۲
۵	نساء	۱۱۳	۱۵۲
۶	نساء	۱۶۲ و ۱۶۳	۱۶۴
۶	نساء	۱۶۵	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۰	۱۶۵
۶	مائدہ	۶۸	۱۸۹
۷	مائدہ	۹۹	۱۹۶
۷	انعام	۲۰	۲۰۶
۹	اعراف	۱۵۸	۲۷۱
۱۰	توبہ	۳۳	۳۰۵
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۲
۱۱	توبہ	۱۲۸	۳۲۹
۱۱	یونس	۳	۳۳۰
۱۳	یوسف	۱۰۳ و ۱۰۴	۳۹۳، ۳۹۴
۱۳	یوسف	۱۰۹	۳۹۴
۱۳	رعد	۷	۳۹۷
۱۳	رعد	۳۰	۴۰۲
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۱۳	رعد	۴۰	۴۰۵
۱۴	نحل	۴۳ و ۴۴	۴۳۳
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۳ تا ۹۷	۴۶۴، ۴۶۵
۱۷	انبیاء	۴۵	۵۱۹
۱۷	انبیاء	۱۰۷ و ۱۰۸	۵۲۸
۱۷	حج	۴۹	۵۳۸
۱۷	حج	۵۲ و ۵۳	۵۳۸ و ۵۳۹
۱۸	فرقان	۱	۵۷۳
۱۹	فرقان	۳۰	۵۷۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	فرقان	۵۶	۵۸۱
۲۱	احزاب	۷	۶۶۸
۲۲	احزاب	۴۰	۶۷۶
۲۲	احزاب	۴۵ و ۴۶	۶۷۶
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷
۲۲	سبا	۲۹	۶۸۸
۲۲	فاطر	۲۴ تا ۲۶	۶۹۸
۲۲	یٰس	۳	۷۰۳
۲۶	فتح	۸	۸۱۶
۲۶	فتح	۲۸ و ۲۹	۸۲۱
۲۷	نجم	۲ تا ۱۸	۸۳۹ و ۸۴۰
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۲۷	حدید	۹	۸۵۹
۲۸	صف	۶	۸۸۱
۲۸	صف	۹	۸۸۱
۲۸	جمعہ	۲	۸۸۳
۲۸	طلاق	۱۰ و ۱۱	۸۹۳
۲۹	مزمل	۱۵	۹۱۶
۳۰	علق	۱	۹۵۱

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۶۱	۱۱۲
۹	اعراف	۱۸۴	۲۷۷
۱۳	رعد	۳۸	۴۰۵
۲۲	احزاب	۳۸ و ۳۹	۶۷۵
۲۴	حم سجدہ	۶	۷۶۱
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۷	نجم	۳ و ۴	۸۳۹
۲۹	حاقہ	۴۰ تا ۴۷	۹۰۶ تا ۹۰۷
۳۰	تکویر	۱۹ تا ۲۲	۹۳۵
۳۰	بروج	۲۱ و ۲۲	۹۴۲
۳۰	ضحیٰ	۳	۹۴۹
۳۰	بینہ	۲	۹۵۲

آپ ص سارے جہان کے نبی ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۸	۲۷۱

آپ ص جن وانس کے رسول ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۹	۸۰۷
۲۹	جن	۲۲	۹۱۵

آپ ص نبی اُمّی ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۷	۲۷۰
۲۱	عنکبوت	۴۸	۶۴۱
۲۵	شوریٰ	۵۲	۷۸۰
۲۸	جمعہ	۲	۸۸۳

آپ ص کا خلق عظیم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	قلم	۴	۹۰۱

آپ ص کا خاتم النبیین ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۴۰	۶۷۶

آپ ص کا رحمۃ للعالمین ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۰۷	۵۲۸

آپ ص کا بشیر و نذیر ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۰	۱۷۴
۱۱	ہود	۲	۳۵۲
۱۱	ہود	۱۲	۳۵۴
۱۳	رعد	۷	۳۹۷
۱۴	حجر	۸۹	۴۲۴
۱۷	حج	۴۹	۵۳۸
۱۹	فرقان	۵۶	۵۸۱

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	یٰس	۶	۷۰۳
۲۲	یٰس	۱۱	۷۰۳
۲۳	ص	۶۵	۷۲۹
۲۳	ص	۷۰	۷۲۹
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۶	فتح	۸	۸۱۶
۲۷	ذاریات	۵۰ و ۵۱	۸۳۴
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۲۹	ملک	۲۶	۹۰۰
۳۰	نازعات	۴۵	۹۳۳

آپ ص کا شرح صدر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	الم نشرح	۱	۹۵۰

آپ ص نے قرآن خود نہیں بنایا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۳	۷۹۶
۱۲	ہود	۳۵	۳۵۸
۲۶	احقاف	۸	۸۰۲

آپ ص کا توکل و حیا اور نرم دلی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
۶	مائدہ	۱۶	۱۷۵
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۸
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۲
۱۰	توبہ	۷۳	۳۱۵ ۳۱۶
۱۱	توبہ	۱۲۸	۳۲۹
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۹
۲۲	فاطر	۸	۶۹۵

آپ ص کا انکسار و تواضع

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۷	انعام	۵۱	۲۱۲
۷	انعام	۵۸ و ۵۹	۲۱۳

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۸۷ و ۱۸۸	۲۷۸
۱۱	یونس	۴۹	۳۴۰ و ۳۴۱
۱۴	حجر	۸۸	۴۲۴
۱۷	انبیاء	۱۰۹	۵۲۸
۲۲	احزاب	۶۳	۶۸۱
۲۶	احقاف	۹	۸۰۲
۲۹	جن	۲۱ و ۲۲	۹۱۴ و ۹۱۵
۲۹	جن	۲۵	۹۱۵

آپ ص کا لوگوں سے بے غرض اور مستغنی رہنا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۹۱	۲۲۰
۱۳	یوسف	۱۰۴	۳۹۴
۱۸	مومنون	۷۲	۵۵۳
۱۹	فرقان	۵۷	۵۸۱
۲۲	سبا	۴۷	۶۹۲
۲۳	ص	۸۶	۷۳۰
۲۷	طور	۴۰	۸۳۸

آپ ص کا اور اہلبیت ع کا تکلیفِ شرعی سے آزاد نہ ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۵	۳۴
۵	نساء	۸۴	۱۴۳
۷	انعام	۱۶	۲۰۵
۹	اعراف	۲۰۵	۲۸۱
۱۱	توبہ	۱۱۳	۳۲۶
۱۱	یونس	۹۵	۳۴۹
۱۱	یونس	۱۰۴ تا ۱۰۶	۳۵۰ ۳۵۱
۱۲	ہود	۱۱۲	۳۷۴
۱۲	ہود	۱۱۳	۳۷۴
۱۴	حجر	۹۸ و ۹۹	۴۲۵
۱۶	مریم	۶۵	۴۹۴
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۵۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	شعرا	۲۱۳ تا ۲۱۵	۵۹۹
۲۰	نمل	۹۱و۹۲	۶۱۳ و ۶۱۴
۲۱	روم	۴۳	۶۵۲
۲۱	احزاب	۱ تا ۳	۶۶۶، ۶۶۷
۲۲	احزاب	۵۲	۶۷۸
۲۳	زمر	۲	۷۳۱
۲۴	زمر	۶۵و۶۶	۷۴۲
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۷	طور	۴۸و۴۹	۸۳۹
۲۹	دھر	۲۳ تا ۲۶	۹۲۵
۳۰	الم نشرح	۷و۸	۹۵۰

آپکی تبلیغ جبری نہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۶	۶۶
۳	آل عمران	۲۰	۸۲
۵	نساء	۸۰	۱۴۲
۷	مائدہ	۹۲	۱۹۵ و ۱۹۶
۷	مائدہ	۹۹	۱۹۶
۱۴	نحل	۸۲	۴۴۰
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۶	ق	۴۵	۸۳۰
۲۸	تغابن	۱۲	۸۸۹
۳۰	غاشیہ	۲۳	۹۴۶
۳۰	لیل	۱۲	۹۴۹

خدا اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۱و۳۲	۸۴، ۸۵
۴	آل عمران	۱۳۲	۱۰۴، ۱۰۵
۴	نساء	۱۳	۱۲۵، ۱۲۶
۵	نساء	۵۹	۱۳۷، ۱۳۸
۵	نساء	۶۴	۱۳۸
۵	نساء	۶۶ تا ۶۹	۱۳۹
۵	نساء	۸۰	۱۴۲

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۲	۱۹۵، ۱۹۶
۹	اعراف	۱۵۷و۱۵۸	۲۷۰، ۲۷۱
۹	انفال	۱	۲۸۱
۹	انفال	۲۰و۲۱	۲۸۵
۱۰	انفال	۲۴	۲۸۵
۱۰	انفال	۴۵	۲۹۰
۱۸	نور	۵۲	۵۶۹
۱۸	نور	۵۴	۵۶۹
۱۸	نور	۵۶	۵۷۰
۲۱	احزاب	۲۱	۶۷۱
۲۱	احزاب	۷۱	۶۸۳
۲۶	محمدؐ	۳۳	۸۱۳
۲۶	فتح	۱۷	۸۱۸
۲۶	حجرات	۱۴	۸۲۴، ۸۲۵
۲۸	مجادلہ	۱۳	۸۶۸
۲۸	حشر	۷	۸۷۲
۲۸	تغابن	۱۲	۸۸۹

مخالفت کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱۴	۱۲۶
۵	نساء	۱۱۵	۱۵۲
۹	انفال	۱۳	۲۸۳، ۲۸۴
۱۰	توبہ	۶۳	۳۱۲، ۳۱۳
۱۸	نور	۶۳	۵۷۳
۲۲	احزاب	۳۶	۶۷۴
۲۹	جن	۲۴	۹۱۵

دین کی آسانی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۳	۴۰
۲	بقرہ	۱۸۴	۴۳
۲	بقرہ	۱۸۵	۴۳
۲	بقرہ	۱۸۷	۴۴
۲	بقرہ	۱۹۶	۴۶و۴۷
۲	بقرہ	۲۱۹ و ۲۲۰	۵۳
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۶	۷۷، ۷۸
۳	آل عمران	۲۸	۸۴
۵	نساء	۲۸	۱۳۰
۵	نساء	۹۸و۹۹	۱۴۸
۶	مائدہ	۷	۱۷۲
۸	انعام	۱۱۹	۲۲۶
۸	اعراف	۳۱و۳۲	۲۴۴
۱۰	توبہ	۹۱	۳۲۰
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۴، ۴۴۵
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۱۸	مومنون	۶۲	۵۵۲
۲۱	احزاب	۵	۶۶۷
۲۳	ص	۴۴	۷۲۷
۲۶	فتح	۱۷	۸۱۸
۲۸	طلاق	۷	۸۹۲
۲۹	مزمل	۱۹	۹۱۷

اصولِ دین میں کُل انبیاء کا متفق ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۲	۳۰
۳	آلِ عمران	۶۴	۹۱
۳	آلِ عمران	۸۱	۹۴ و ۹۵
۶	مائدہ	۴۷	۱۸۳
۶	مائدہ	۴۹	۱۸۴
۱۲	یوسف	۳۸	۳۸۱
۱۴	نحل	۳۶	۴۳۱، ۴۳۲
۱۷	انبیاء	۲۴	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۹۲	۵۲۶
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۱۸	مؤمنون	۵۱و۵۲	۵۵۱
۲۳	صافات	۳۷	۷۱۳
۲۳	صٰفت	۸۳	۷۱۶
۲۵	شوریٰ	۱۳	۷۷۲
۲۵	زخرف	۴۵	۷۸۵

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۷	نجم	۵۶	۸۴۳
۳۰	اعلےٰ	۱۸و۱۹	۹۴۳

بَابُ الامَامَۃ

امامت خدا کی طرف سے ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹
۲	بقرہ	۲۴۷	۶۲، ۶۳
۱۵	کہف	۶۵	۴۷۹
۱۷	انبیاء	۷۳	۵۲۲
۱۹	فرقان	۳۵	۵۷۸
۲۰	قصص	۶۷	۶۲۷
۲۲	شوریٰ	۱۳	۷۷۲

آئمہ کی عصمت!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۹

آیاتِ مذکورہ عصمتِ انبیا وحضرت علیؑ کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۴
۲	بقرہ	۱۵۵ تا ۱۵۸	۳۶
۲	بقرہ	۱۹۰	۴۵
۲	بقرہ	۲۱۰	۵۰
۳	بقرہ	۲۷۴	۷۳
۳	آل عمران	۳۴	۸۵
۴	آل عمران	۱۷۳	۱۱۴
۸	اعراف	۴۴	۲۴۷
۸	اعراف	۴۶	۲۴۷، ۲۴۸
۹	انفال	۲۴و۲۵	۲۸۵، ۲۸۶
۱۰	انفال	۶۴	۲۹۴
۱۰	توبہ	۳	۲۹۷، ۲۹۸
۱۰	توبہ	۱۹	۳۰۱، ۳۰۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۴	۳۰۹
۱۰	توبہ	۱۰۰	۳۲۲
۱۱	یونس	۲	۳۳۰
۱۱	ہود	۳	۳۵۲
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۹۴
۱۳	رعد	۴	۳۹۶
۱۳	رعد	۱۹	۴۰۰
۱۴	نحل	۷۶	۴۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۲
۱۶	مریم	۹۷	۴۹۴
۱۷	انبیاء	۱۰۱	۵۲۷
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵، ۵۳۶
۱۷	حج	۳۹	۵۳۵
۱۸	مومنون	۱ تا ۱۱	۵۴۵
۱۸	نور	۵۱ و ۵۲	۵۶۹
۱۹	فرقان	۵۴	۵۸۱
۱۹	شعراء	۸۴	۵۹۰
۲۰	عنکبوت	۱ تا ۳	۶۳۲
۲۱	الم سجدہ	۱۹	۶۶۴
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷، ۶۶۸
۲۱	احزاب	۲۳	۶۷۱
۲۱	احزاب	۲۵	۶۷۱
۲۲	احزاب	۵۶	۶۸۰
۲۳	یٰس	۱۲	۷۰۳
۲۴	زمر	۳۲ و ۳۳	۷۳۷
۲۴	زمر	۵۶	۷۴۱
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۵	شوریٰ	۱	۷۷۰
۲۵	زخرف	۴۱	۷۸۵
۲۵	زخرف	۵۷	۷۸۶
۲۵	زخرف	۶۱	۷۸۷
۲۶	محمد	۳۰	۸۱۳
۲۶	محمد	۳۲	۸۱۴
۲۶	فتح	۲۹	۸۲۱
۲۶	حجرات	۶	۸۲۲ و ۸۲۳
۲۶	ق	۲۴	۸۲۸
۲۷	قمر	۵۵	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۸۴۸
۲۷	واقعہ	۱۰ تا ۱۲	۸۵۳
۲۷	حدید	۱۹	۸۶۲
۲۸	مجادلہ	۱۲	۸۶۸
۲۸	صف	۴	۸۸۰
۲۸	تحریم	۴	۸۹۴
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۹	حاقہ	۱۲	۹۰۵
۲۹	حاقہ	۱۹ تا ۲۴	۹۰۵، ۹۰۶
۲۹	معارج	۲۲ تا ۳۰	۹۰۸
۲۹	دہر	۵ تا ۲۲	۹۲۳ تا ۹۲۵
۳۰	نبا	۱ تا ۵	۹۲۹
۳۰	تطفیف	۲۹ تا ۳۶	۹۳۸، ۹۳۹
۳۰	بیّنہ	۷ و ۸	۹۵۳
۳۰	عادیات	۱ تا ۵	۹۵۴
۳۰	عصر	۳	۹۵۵، ۹۵۶
۳۰	کوثر	۱	۹۵۷

حضرت علیؑ کی امامت و خلافت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۴	۱۷۰، ۱۷۱
۶	مائدہ	۵۵ و ۵۶	۱۸۶
۶	مائدہ	۶۸	۱۸۹
۹	اعراف	۱۷۲	۲۴۴، ۲۴۵
۱۱	توبہ	۱۱۹	۳۲۷
۱۲	ہود	۱۷	۳۵۵
۱۳	رعد	۷	۳۹۷
۱۳	رعد	۴۳	۴۰۶
۱۴	حجر	۴۱	۴۲۰
۱۶	طٰہٰ	۲۵ تا ۳۵	۴۹۹، ۵۰۰
۱۹	شعراء	۲۱۴	۵۹۹
۲۳	صافات	۲۴	۷۱۳

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	زخرف	۴۳ تا ۴۵	۷۸۵
۲۹	معارج	۱ تا ۳	۹۰۷
۳۰	الم نشرح	۷ و ۸	۹۵۱

جناب سیدہؑ کی فضیلت و عصمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۶	۸۵
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۸۴۸
۲۹	دہر	۵ تا ۲۲	۹۲۳ تا ۹۲۵
۳۰	ضحٰے	۵	۹۴۹

حضرات حسنینؑ کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۸۴۸
۲۹	دہر	۵ تا ۲۴	۹۲۳ تا ۹۲۵
۳۰	کوثر	۱	۹۵۷

امام حسنؑ کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۳۴	۱۰۵

امام حسینؑ کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۷۷ و ۷۸	۵۴۴
۲۵	دخان	۲۹	۷۹۲
۲۶	احقاف	۱۵	۸۰۳ و ۸۰۴

اہل بیت کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۵۸	۱۳
۳	آل عمران	۳۳	۸۵
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۸	انعام	۱۶۰	۲۳۷
۹	انفال	۳۳	۲۸۷
۱۳	رعد	۲۹	۴۰۲
۱۴	حجر	۴۷	۴۲۱

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳۵	۵۶۵، ۵۶۶
۲۲	احزاب	۳۳	۶۷۳
۲۲	احزاب	۵۶	۶۸۰
۲۳	صافات	۱۳۰	۷۱۹
۲۵	شوریٰ	۲۳ تا ۲۵	۷۷۵
۳۰	قدر	۳	۹۵۲

دوازدہ امامؑ کی فضیلت و امامت اور اُن کی اقتداء کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۳	۱۱
۲	بقرہ	۱۴۳	۳۳، ۳۴
۳	آل عمران	۱۰۳	۹۹
۴	آل عمران	۱۰۷	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۱۰	۱۰۰
۵	نساء	۲۹	۱۲۰
۵	نساء	۵۴	۱۳۶
۵	نساء	۵۹	۱۳۷
۵	نساء	۶۹	۱۳۹
۸	انعام	۱۵۳	۲۳۵، ۲۳۶
۹	اعراف	۱۸۱	۲۷۶
۱۱	یونس	۶۱ تا ۶۴	۳۴۳
۱۳	ابراہیم	۲۴ و ۲۵	۴۱۱ تا ۴۱۲
۱۴	نحل	۴۳	۴۳۳
۱۴	نحل	۸۳	۴۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱	۴۶۱
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۵۰۶
۱۷	انبیاء	۷	۵۱۴
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵، ۵۳۶
۲۱	سجدہ	۲۴	۶۶۵
۲۲	فاطر	۲۹	۶۹۸
۲۲	فاطر	۳۳	۶۹۹

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امام آخرالزمانؑ کی فضیلت و امامت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۳	۳۰۵
۱۲	ہود	۸۶	۳۶۸
۱۸	نور	۵۵	۵۹۹ و ۶۰۰
۲۵	زخرف	۶۱	۷۸۷

بابُ القیامۃ!

دنیا کی مذمت اور آخرت کی مدح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱۲	۵۰
۳	آل عمران	۱۴و۱۵	۸۱
۴	آل عمران	۱۱۷	۱۰۲
۴	آل عمران	۱۹۶ تا ۱۹۸	۱۲۰
۵	نساء	۱۳۴	۱۵۷
۷	انعام	۳۰و۳۱	۲۰۷ و ۲۰۸
۷	انعام	۳۳	۲۰۸
۹	اعراف	۱۶۹	۲۷۴
۹	انفال	۲۸	۲۸۶
۱۰	توبہ	۳۸	۳۰۷
۱۱	یونس	۲۴	۳۳۵ و ۳۳۶
۱۲	ہود	۱۵و۱۶	۳۵۵
۱۳	یوسف	۱۰۹	۳۹۴
۱۳	رعد	۲۶	۴۰۱، ۴۰۲
۱۳	ابراہیم	۳	۴۰۶
۱۴	نحل	۱۰۷	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۸ تا ۲۱	۴۵۲
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲ و ۴۷۳
۱۵	کہف	۴۵و۴۶	۴۷۵ و ۴۷۶
۱۶	طٰہٰ	۱۲۶	۵۱۱
۲۰	قصص	۶۰	۶۲۶
۲۱	عنکبوت	۶۴	۶۴۴
۲۱	روم	۷	۶۴۵، ۶۴۶
۲۱	لقمان	۳۳	۶۶۱
۲۱	احزاب	۲۸	۶۷۲
۲۲	فاطر	۵و۶	۶۹۴
۲۴	مؤمن	۳۹	۷۵۲
۲۵	شوریٰ	۲۰	۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۳۶	۷۷۷
۲۵	زخرف	۳۵	۷۸۴
۲۶	محمدؐ	۳۶	۸۱۴
۲۷	حدید	۲۰	۸۶۲
۲۸	منافقون	۹	۸۸۶
۲۸	تغابن	۱۵	۸۸۹
۲۹	قیامۃ	۲۰و۲۱	۹۲۲
۲۹	دھر	۲۷	۹۲۵، ۹۲۶
۳۰	نازعات	۳۷ تا ۳۹	۹۳۲
۳۰	اعلیٰ	۱۶	۹۴۳
۳۰	ضحیٰ	۴	۹۴۹

بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۸۱	۱۱۶
۱۶	مریم	۸۰	۴۹۶
۱۷	انبیاء	۹۴	۵۲۶
۲۳	یٰس	۱۲	۷۰۳
۲۵	زخرف	۸۰	۷۸۹
۲۶	ق	۱۷	۸۲۸
۲۷	قمر	۵۲	۸۴۷
۳۰	انفطار	۱۰ تا ۱۲	۹۳۶
۳۰	تطفیف	۷ تا ۹	۹۳۸
۳۰	تطفیف	۱۸ تا ۲۱	۹۳۸
۳۰	طارق	۴	۹۴۲

استغفار، توبہ، مغفرت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۷	۱۰
۱	بقرہ	۵۴	۱۲
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴
۳	آل عمران	۸	۷۹
۳	آل عمران	۱۶و۱۷	۸۱
۳	آل عمران	۸۹	۹۶
۴	آل عمران	۱۳۵	۱۰۵
۴	نساء	۱۸	۱۲۷
۵	نساء	۲۶ تا ۲۸	۱۳۰
۵	نساء	۶۴	۱۳۸، ۱۳۹
۵	نساء	۱۰۶	۱۵۰
۵	نساء	۱۱۰	۱۵۱
۵	نساء	۱۴۶	۱۶۰
۵	مائدہ	۴۰	۱۸۱
۷	انعام	۵۵	۲۱۳
۹	اعراف	۱۵۳	۲۶۸، ۲۶۹
۹	انفال	۳۳	۲۸۷
۱۱	توبہ	۱۰۲	۳۲۳
۱۱	توبہ	۱۰۴	۳۲۳
۱۱	توبہ	۱۱۷	۳۲۶
۱۱	ہود	۳	۳۵۲
۱۲	ہود	۵۱	۳۶۱
۱۴	نحل	۱۱۹	۴۴۷
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۵۰۶
۱۸	نور	۳۱	۵۶۴
۱۸	نور	۶۲	۵۷۲
۱۹	فرقان	۷۰و۷۱	۵۸۳
۲۰	قصص	۶۷	۶۲۷
۲۴	مؤمن	۷	۷۴۶
۲۴	مؤمن	۵۵	۷۵۴
۲۴	حٰم سجدہ	۶	۷۶۱
۲۵	شوریٰ	۲۵	۷۷۵
۲۶	محمدؐ	۱۹	۸۱۱
۲۶	ذاریات	۱۸	۸۳۱
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۹	نوح	۴	۹۱۰
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷، ۹۱۸
۳۰	نصر	۳	۹۵۸

مشرکوں کے استغفار کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۰	۳۱۷
۱۱	توبہ	۱۱۲	۳۲۵
۲۸	منافقون	۶	۸۸۶

کبائر سے بچنا صغائر کی معافی کا باعث ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۳۱	۱۳۱
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۱ و ۸۴۲

موت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۵	۱۰۷
۴	آل عمران	۱۸۵	۱۱۷
۵	نساء	۷۸	۱۴۱، ۱۴۲
۵	نساء	۹۷	۱۴۷ و ۱۴۸
۷	انعام	۶۲	۲۱۴
۷	انعام	۹۳	۲۲۱
۸	اعراف	۳۴	۲۴۴
۸	اعراف	۳۷	۲۴۵
۱۰	انفال	۵۰	۲۹۱
۱۱	یونس	۴۹	۳۴۰
۱۴	نحل	۲۸	۴۳۰
۱۸	مؤمنون	۱۵	۵۴۶
۱۸	مؤمنون	۹۹	۵۵۵
۲۱	عنکبوت	۵۷	۶۴۳
۲۱	احزاب	۱۶	۶۶۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۱۹	۶۷۰
۲۳	زمر	۳۰	۷۳۶
۲۴	زمر	۴۲	۷۳۸
۲۶	محمدؐ	۲۷	۸۱۳
۲۶	ق	۱۹	۸۲۸
۲۷	رحمٰن	۲۶	۸۴۹
۲۷	واقعہ	۶۰	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۸۲ و ۸۳	۸۵۶، ۸۵۷
۲۸	جمعہ	۸	۸۸۴
۲۸	منافقون	۱۱	۸۸۷
۲۹	نوح	۴	۹۱۰
۲۹	قیامۃ	۲۶ تا ۳۰	۹۲۲
۳۰	عبس	۲۱	۹۳۴
۳۰	فجر	۲۷ تا ۳۰	۹۴۶
۳۰	تکاثر	۲	۹۵۵

ایمان یاس مقبول نہیں!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۴	مومن	۸۴ و ۸۵	۷۵۹ و ۷۶۰

منکر نکیر، عذاب قبر، عالم برزخ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۶۹ تا ۱۷۱	۱۱۳ و ۱۱۴
۷	انعام	۹۳	۲۱۴
۱۴	نحل	۲۸	۴۳۰
۱۸	مؤمنون	۱۰۰	۵۵۵
۲۴	مؤمن	۴۶	۷۵۳
۲۶	ق	۴	۸۲۶
۳۰	فجر	۲۷ تا ۳۰	۹۴۶

مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قیامت کی ضرورت اور ثبوت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۸	۸
۱	بقرہ	۷۳	۱۷
۳	بقرہ	۲۵۹	۶۷، ۶۸
۸	اعراف	۵۷	۲۵۰
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۳	رعد	۵	۳۹۷
۱۴	نحل	۳۸	۴۳۴
۱۴	نحل	۸۴	۴۴۰
۱۵	بنی اسرائیل	۴۹ تا ۵۲	۴۵۷ و ۴۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷ تا ۹۹	۴۶۵
۱۶	مریم	۶۵	۴۹۴
۱۶	طٰہٰ	۱۵	۴۹۸
۱۷	انبیا	۱۰۴	۵۲۷
۱۷	حج	۵ تا ۷	۵۲۹ و ۵۳۰
۲۰	عنکبوت	۱۹	۶۳۵
۲۱	روم	۱۱	۶۴۶
۲۱	روم	۱۹	۶۴۷
۲۱	روم	۲۷	۶۴۹
۲۱	روم	۵۰	۶۵۳
۲۱	لقمان	۲۸	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۱۱	۶۶۳
۲۲	سبا	۳	۶۸۳
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۸
۲۲	فاطر	۹	۶۹۵
۲۳	یٰس	۳۳	۷۰۶
۲۳	یٰس	۷۹ تا ۸۳	۷۱۱، ۷۱۲
۲۳	صافات	۱۱	۷۱۲
۲۳	ص	۲۷ و ۲۸	۷۲۵ / ۷۲۶
۲۴	مؤمن	۵۷	۷۵۵
۲۴	مؤمن	۳۹	۷۶۶
۲۵	دخان	۳۹ و ۴۰	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۲۰ تا ۲۲	۷۹۸
۲۵	جاثیہ	۲۶	۷۹۹
۲۶	احقاف	۳۳	۸۰۸
۲۶	ق	۵ تا ۱۱	۸۲۶ و ۸۲۷
۲۶	ق	۱۵	۸۲۷
۲۷	واقعہ	۶۲	۸۵۵
۲۹	نوح	۱۸	۹۱۱
۲۹	قیامۃ	۳۶ تا ۴۰	۹۲۳
۳۰	نازعات	۲۷	۹۳۲
۳۰	طارق	۸	۹۴۲
۳۰	تین	۷	۹۵۱

قیامت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۸۷	۲۷۷
۲۱	لقمان	۳۴	۶۶۱
۳۰	نازعات	۴۲ تا ۴۴	۹۳۳

خروج یاجوج ماجوج

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۶	کہف	۹۷	۴۸۴
۱۷	انبیاء	۹۶ و ۹۷	۵۲۶

رجعت کا ثبوت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۹	۳۵
۲۴	مؤمن	۱۱	۷۴۴

خروج دابۃ الارض و نزول حضرت عیسٰیؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	نمل	۸۲	۶۱۲
۲۵	زخرف	۶۱	۷۸۷

آثارِ محشر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۸	۲۳۷
۲۵	دخان	۱۰-۱۲	۷۹۱
۲۶	محمدؐ	۱۸	۸۱۱
۲۷	نجم	۵۷، ۵۸	۸۴۳

صور پھونکنے کا ذکر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۷۴	۲۱۷
۱۶	کہف	۱۰۰	۴۸۴
۱۶	طٰہٰ	۱۰۲ تا ۱۱۴	۵۰۹، ۵۱۰
۱۸	مومنون	۱۰۱	۵۵۶
۲۰	نمل	۸۷ و ۸۸	۶۱۳
۲۳	یٰس	۵۱ تا ۵۳	۷۰۷، ۷۰۸
۲۳	ص	۱۵	۷۲۳
۲۴	زمر	۶۸	۷۴۳
۲۶	ق	۲۰	۸۲۸
۲۹	الحاقہ	۱۳	۹۰۵

قیامت کا منظر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۸	۱۱
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۶
۱	بقرہ	۱۲۳	۲۸
۲	بقرہ	۱۷۴	۴۰
۳	آل عمران	۲۵	۸۳
۳	آل عمران	۳۰	۸۴
۴	آل عمران	۱۰۶ و ۱۰۷	۹۹ و ۱۰۰
۷	مائدہ	۱۰۹	۱۹۹
۷	مائدہ	۱۱۶ تا ۱۱۹	۲۰۱ تا ۲۰۲
۷	انعام	۱۳	۲۰۵
۷	انعام	۱۶	۲۰۵
۷	انعام	۲۳ و ۲۴	۲۰۶
۷	انعام	۳۱ و ۳۲	۲۰۸
۷	انعام	۳۷	۲۰۹
۷	انعام	۳۹	۲۰۹، ۲۱۰
۷	انعام	۵۲	۲۱۲
۷	انعام	۶۱	۲۱۴
۷	انعام	۹۴	۲۲۱
۸	انعام	۱۲۸ و ۱۳۰	۲۲۸ و ۲۲۹
۸	اعراف	۶ و ۷	۲۳۹
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۸	اعراف	۵۳	۲۴۹
۱۰	توبہ	۳۵	۳۰۶
۱۱	یونس	۵	۳۳۱
۱۱	یونس	۲۶ تا ۳۰	۳۳۶ و ۳۳۷
۱۱	یونس	۴۵ و ۴۶	۳۴۰
۱۱	ہود	۴	۳۵۲
۱۱	ہود	۹۸ و ۹۹	۳۷۰
۱۲	ہود	۱۰۳ تا ۱۰۵	۳۷۱
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۷۲
۱۳	ابراہیم	۲۱	۴۱۰
۱۳	ابراہیم	۴۹ تا ۵۱	۴۱۶
۱۴	حجر	۲۴ و ۲۵	۴۱۹
۱۴	حجر	۸۵	۴۲۴
۱۴	نحل	۱	۴۲۵
۱۴	نحل	۳۸ و ۳۹	۴۳۲
۱۴	نحل	۷۷	۴۳۹
۱۴	نحل	۸۳	۴۴۰
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۱
۱۴	نحل	۱۱۱	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱	۴۶۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷ تا ۹۹	۴۶۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۴	۴۶۶
۱۵	کہف	۴۷ تا ۴۹	۴۷۶
۱۵	کہف	۵۲ و ۵۳	۴۷۷
۱۶	مریم	۳۷ تا ۳۹	۴۹۰
۱۶	مریم	۶۷ تا ۷۰	۴۹۴
۱۶	مریم	۸۶ و ۸۷	۴۹۶
۱۶	مریم	۹۴	۴۹۷
۱۶	طٰہٰ	۱۵	۴۹۸
۱۶	طٰہٰ	۵۷	۵۰۲
۱۶	طٰہٰ	۱۰۷ تا ۱۱۴	۵۰۹، ۵۱۰
۱۶	طٰہٰ	۱۲۹ تا ۱۳۱	۵۱۱ تا ۵۱۲
۱۷	انبیاء	۱	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۴۰	۵۱۸

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱۷	انبیاء	۹۷	۵۲۶
۱۷	انبیاء	۱۰۳ و ۱۰۴	۵۲۷
۱۷	حج	۲	۵۲۹
۱۷	حج	۷	۵۳۰
۱۷	حج	۱۷	۵۳۲
۱۷	حج	۵۵ و ۵۶	۵۴۰
۱۷	حج	۶۹	۵۴۲
۱۸	مؤمنون	۱۶	۵۴۶
۱۸	نور	۲۵	۵۶۲
۱۸	فرقان	۱۷ تا ۱۹	۵۷۶
۱۹	فرقان	۲۲ تا ۳۰	۵۷۷ و ۵۷۸
۱۹	فرقان	۳۴	۵۷۸
۱۹	شعراء	۸۸ تا ۹۳	۵۹۰، ۵۹۱
۲۰	نمل	۸۲ تا ۸۵	۶۱۲
۲۰	قصص	۶۲ تا ۶۶	۶۲۶ و ۶۲۷
۲۰	قصص	۷۴ و ۷۵	۶۲۸ ۶۲۹
۲۱	روم	۱۲ و ۱۴	۶۴۷
۲۱	روم	۲۵	۶۴۹
۲۱	روم	۵۵ تا ۵۷	۶۵۴
۲۱	سجدہ	۱۴	۶۶۳
۲۱	سجدہ	۲۵	۶۶۵
۲۱	سجدہ	۲۸ و ۲۹	۶۶۶
۲۲	احزاب	۶۳	۶۸۱
۲۲	احزاب	۶۶ تا ۶۸	۶۸۱، ۶۸۲
۲۲	سبا	۲۷	۶۸۸
۲۲	سبا	۳۱	۶۸۹
۲۲	سبا	۴۰ تا ۴۲	۶۹۱
۲۳	یٰس	۲۹ تا ۳۲	۷۰۵ و ۷۰۶
۲۳	یٰس	۴۹ و ۵۰	۷۰۷
۲۳	یٰس	۵۴	۷۰۸
۲۳	یٰس	۵۹ تا ۶۲	۷۰۸
۲۳	یٰس	۶۵ تا ۶۷	۷۰۹
۲۳	صافات	۱۹ تا ۳۹	۷۱۲ و ۷۱۴
۲۴	زمر	۶۰	۷۴۲
۲۴	زمر	۶۹ تا ۷۰	۷۴۳

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۱۰ تا ۱۲	۷۴۶ و ۷۴۷
۲۴	مومن	۱۵ تا ۱۸	۷۴۷ و ۷۴۸
۲۴	مومن	۵۲	۷۵۴
۲۴	مومن	۵۹	۷۵۵
۲۵	شوریٰ	۱۷ و ۱۸	۷۷۳ و ۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۴۷	۷۷۸
۲۵	زخرف	۳۹	۷۸۴
۲۵	زخرف	۶۶ و ۶۷	۷۸۸
۲۵	دخان	۴۱ و ۴۲	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۲۷ تا ۲۹	۷۹۹
۲۶	احقاف	۲۰	۸۰۵
۲۶	احقاف	۳۴	۸۰۸
۲۶	ق	۲۱ تا ۲۳	۸۲۸
۲۶	ق	۴۲ تا ۴۴	۸۳۰
۲۶	ذاریات	۵ و ۶	۸۳۱
۲۷	طور	۷ تا ۱۰	۸۳۵
۲۷	طور	۴۰ تا ۴۶	۸۳۸
۲۷	نجم	۴۷	۸۴۲
۲۷	نجم	۵۷ و ۵۸	۸۴۳
۲۷	قمر	۶ تا ۸	۸۴۴
۲۷	قمر	۴۶	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۳۷ تا ۴۱	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۱ تا ۹	۸۵۲ و ۸۵۳
۲۷	واقعہ	۴۹ و ۵۰	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۶۲	۸۵۵
۲۸	مجادلہ	۶	۸۶۶
۲۸	مجادلہ	۱۸	۸۶۹
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۸	تغابن	۷	۸۸۸
۲۸	تغابن	۹	۸۸۸
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۹	ملک	۲۷	۹۰۰
۲۹	قلم	۴۲ تا ۴۴	۹۰۳
۲۹	الحاقہ	۱ تا ۴	۹۰۴

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۲۹	الحاقہ	۱۴ تا ۳۰	۹۰۵
۲۹	معارج	۶ تا ۱۴	۹۰۷ و ۹۰۸
۲۹	معارج	۴۳ و ۴۴	۹۰۹ و ۹۱۰
۲۹	مزمل	۱۴	۹۱۶
۲۹	مزمل	۱۷ و ۱۸	۹۱۷
۲۹	مدثر	۸ تا ۱۰	۹۱۸
۲۹	قیامۃ	۷ تا ۱۵	۹۲۱، ۹۲۲
۲۹	قیامۃ	۲۲ تا ۳۰	۹۲۲
۲۹	مرسلت	۷ تا ۱۵	۹۲۶، ۹۲۷
۲۹	مرسلت	۳۵ تا ۴۰	۹۲۸
۳۰	نبا	۱۷ تا ۲۰	۹۲۹
۳۰	نبا	۳۸ تا ۴۰	۹۳۰
۳۰	نازعات	۶ تا ۹	۹۳۱
۳۰	نازعات	۱۳ و ۱۴	۹۳۱
۳۰	نازعات	۳۴ و ۳۵	۹۳۲
۳۰	نازعات	۴۶	۹۳۳
۳۰	عبس	۳۳ تا ۴۲	۹۳۴
۳۰	تکویر	۱ تا ۱۴	۹۳۵ و ۹۳۶
۳۰	انفطار	۱ تا ۵	۹۳۶
۳۰	انفطار	۱۷ تا ۱۹	۹۳۷
۳۰	تطفیف	۱۵ تا ۱۷	۹۳۸
۳۰	انشقاق	۱ تا ۵	۹۳۹
۳۰	طارق	۹ و ۱۰	۹۴۲
۳۰	غاشیہ	۱ تا ۱۶	۹۴۳ و ۹۴۴
۳۰	غاشیہ	۲۵	۹۴۴
۳۰	فجر	۲۱ تا ۲۶	۹۴۶
۳۰	تین	۷	۹۵۱
۳۰	علق	۸	۹۵۱
۳۰	زلزال	۱ تا ۸	۹۵۳ ۹۵۴
۳۰	عادیات	۱ تا ۱۱	۹۵۴
۳۰	قارعہ	۱ تا ۵	۹۵۴

روزِ قیامت کی مقدار

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۲۱	سجدہ	۵	۶۶۲
۲۹	معارج	۴	۹۰۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قیامت میں اعضاء کا گواہی دینا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۴	۵۶۲
۲۴	حٰم سجدہ	۱۹ تا ۲۴	۷۶۳ و ۷۶۴

قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا، جھوٹے معبودوں کی اپنے چیلوں سے علیحدگی اور گفتگو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۸	۱۱
۲	بقرہ	۱۶۵ تا ۱۶۷	۳۸
۷	انعام	۷۰	۲۱۵ و ۲۱۶
۷	انعام	۹۳	۲۲۱
۸	انعام	۱۶۴ و ۱۶۵	۲۳۸
۱۱	یونس	۴	۳۳۱
۱۱	یونس	۲۷ و ۲۸	۳۳۷
۱۳	ابراہیم	۲۱ و ۲۲	۴۱۰، ۴۱۱
۱۴	نحل	۸۵ تا ۸۷	۴۴۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۵۷
۱۶	مریم	۸۳	۴۹۴
۱۶	مریم	۸۶	۴۹۶
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۱۰
۱۸	مومنون	۱۰۱	۵۵۶
۱۹	شعراء	۸۸	۵۹۰
۲۰	قصص	۶۲ تا ۶۴	۶۲۶ و ۶۲۷
۲۰	عنکبوت	۲۵	۶۳۶
۲۱	روم	۱۲ تا ۱۴	۶۴۷
۲۱	لقمان	۳۳	۶۶۱
۲۲	سبا	۳۲ و ۳۳	۶۸۹ و ۶۹۰
۲۲	سبا	۴۲	۶۹۱
۲۲	فاطر	۱۵	۶۹۷
۲۲	فاطر	۱۹	۶۹۷
۲۳	صافات	۲۵ تا ۳۳	۷۱۳
۲۴	مومن	۱۸	۷۴۸
۲۵	حٰم سجدہ	۴۷ و ۴۸	۷۶۹
۲۵	شوریٰ	۴۶	۷۷۸ و ۷۷۹
۲۵	زخرف	۶۷	۷۸۸
۲۵	زخرف	۸۶	۷۹۰
۲۵	دخان	۴۱	۷۹۳
۲۶	احقاف	۶	۸۰۲
۲۶	ق	۲۷ تا ۲۹	۸۲۹
۲۷	نجم	۲۶	۸۴۰
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۹	حاقہ	۳۵	۹۰۶
۲۹	معارج	۱۰ تا ۱۴	۹۰۸
۳۰	عبس	۳۴ تا ۳۷	۹۳۴
۳۰	انفطار	۱۹	۹۳۷

اہل محشر کے ساتھ خدا کی گفتگو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۱۰۸ تا ۱۱۹	۱۹۹ تا ۲۰۲
۷	انعام	۲۳ تا ۲۵	۲۰۶ و ۲۰۷
۸	انعام	۱۲۸ تا ۱۳۰	۲۲۸ و ۲۲۹
۸	اعراف	۵ تا ۷	۲۳۹
۱۳	ابراہیم	۴۴ و ۴۵	۴۱۵
۱۴	نحل	۲۷ تا ۳۰	۴۲۹ و ۴۳۰
۱۵	کہف	۴۸	۴۷۶
۱۶	طٰہٰ	۱۳۰ و ۱۳۱	۵۱۲، ۵۱۱
۱۸	مؤمنون	۱۰۵ تا ۱۱۵	۵۵۶ و ۵۵۷
۱۸	فرقان	۱۷ تا ۱۹	۵۷۶
۲۰	قصص	۶۲ تا ۶۵	۶۲۶ و ۶۲۷
۲۱	سجدہ	۱۲ تا ۱۴	۶۶۳ و ۶۶۴
۲۲	سبا	۴۰ تا ۴۲	۶۹۱
۲۳	یٰس	۵۹ تا ۶۴	۷۰۸
۲۵	جاثیہ	۳۱ تا ۳۵	۸۰۰
۲۶	ق	۲۲	۸۲۸
۲۶	ق	۲۸ و ۲۹	۸۲۹
۲۹	مرسلات	۳۸ و ۳۹	۹۲۸
۳۰	نبا	۳۷ و ۳۸	۹۳۰

حساب کتاب اور اعمالنامہ کا وزن اور جزاء

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۰	۸۴
۸	اعراف	۶ تا ۹	۲۳۹، ۲۴۰
۱۱	یونس	۵	۳۳۱
۱۲	ہود	۱۰۵ تا ۱۰۸	۳۷۱
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۷۲
۱۳	ابراہیم	۵۱	۴۱۶
۱۴	نحل	۹۳	۴۴۲
۱۴	نحل	۱۱۱	۴۴۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۳ و ۱۴	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱ و ۷۲	۴۶۱
۱۵	کہف	۴۹	۴۷۶
۱۶	کہف	۱۰۵	۴۸۵
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹
۱۷	حج	۱۷	۵۳۲
۱۷	حج	۵۶ و ۵۷	۵۴۰
۱۸	مومنون	۱۰۲ و ۱۰۳	۵۵۶
۱۸	نور	۲۴ و ۲۵	۵۶۲
۲۰	عنکبوت	۸	۶۳۳
۲۰	عنکبوت	۱۳	۶۳۴
۲۱	روم	۴۳ تا ۴۵	۶۵۲
۲۱	لقمان	۱۶	۶۵۷
۲۲	سباء	۲۶ و ۲۷	۶۸۸
۲۳	یٰس	۵۱ تا ۵۴	۷۰۷ و ۷۰۸
۲۳	یٰس	۶۵	۷۰۹
۲۳	صافات	۲۳ و ۲۴	۷۱۳
۲۳	صافات	۵۸ تا ۶۰	۷۲۰، ۷۲۱
۲۳	زمر	۷	۷۳۲
۲۳	زمر	۱۰	۷۳۳
۲۳	زمر	۳۱	۷۳۶
۲۴	زمر	۶۹ تا ۷۱	۷۴۳، ۷۴۴
۲۴	زمر	۷۵	۷۴۴
۲۴	مومن	۱۶ و ۱۷	۷۴۷، ۷۴۸
۲۴	مومن	۵۱ و ۵۲	۷۵۴
۲۴	مومن	۷۸	۷۵۸ تا ۷۵۹
۲۴	حٰم سجدہ	۱۹ تا ۲۴	۷۶۳ تا ۷۶۴
۲۵	شوریٰ	۴۷	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۹	۷۸۲
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۵	جاثیہ	۲۹	۷۹۹
۲۶	ق	۲۷ تا ۳۱	۸۲۹
۲۷	طور	۱۱ تا ۱۶	۸۳۵ و ۸۳۶
۲۷	طور	۲۱	۸۳۶
۲۷	واقعہ	۷ تا ۱۱	۸۵۳
۲۷	واقعہ	۸۷ تا ۹۳	۸۵۷
۲۸	مجادلہ	۶	۸۶۶
۲۸	مجادلہ	۱۸	۸۶۹
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۷۶
۲۸	تغابن	۹ و ۱۰	۸۸۸
۲۸	تحریم	۶ و ۷	۸۹۵
۲۹	حاقہ	۱۸ تا ۳۰	۹۰۵ و ۹۰۶
۲۹	مدثر	۳۸	۹۲۰
۲۹	قیامۃ	۱۲ و ۱۳	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۲۳ تا ۲۵	۹۲۲
۲۹	مرسلات	۱۱	۹۲۶
۲۹	مرسلات	۳۵ تا ۳۹	۹۲۸
۳۰	نبا	۳۷ و ۳۸	۹۳۰
۳۰	نازعات	۳۵ تا ۳۹	۹۳۲
۳۰	تکویر	۸ تا ۱۰	۹۳۵
۳۰	تطفیف	۶	۹۳۷
۳۰	انشقاق	۶ تا ۱۲	۹۳۹، ۹۴۰
۳۰	طارق	۹ و ۱۰	۹۴۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	غاشیہ	۲۵ و ۲۶	۹۴۴
۳۰	زلزال	۶ تا ۸	۹۵۴
۳۰	عادیات	۱۰ و ۱۱	۹۵۴
۳۰	قارعہ	۶ تا ۹	۹۵۵
۳۰	تکاثر	۷	۹۵۵

دوزخ کا منظر

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۴	۷
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۷
۵	نساء	۵۶	۱۳۴
۵	نساء	۱۴۵	۱۶۰
۶	نساء	۱۵۱	۱۶۱
۶	نساء	۱۶۸ و ۱۶۹	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۳	۱۶۷
۸	اعراف	۳۸ و ۳۹	۲۴۶
۸	اعراف	۴۰ و ۴۱	۲۴۶
۸	اعراف	۵۰ و ۵۱	۲۴۹
۱۱	یونس	۵	۳۳۱، ۳۳۲
۱۲	ہود	۱۰۶ و ۱۰۷	۳۷۱
۱۳	رعد	۵	۳۹۶، ۳۹۷
۱۳	ابراہیم	۱۶ و ۱۷	۴۰۹، ۴۱۰
۱۴	حجر	۴۴	۴۲۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷	۴۶۵
۱۵	کہف	۲۹	۴۷۳
۱۶	مریم	۶۸ تا ۷۱	۴۹۴
۱۶	طٰہٰ	۷۶	۵۰۵
۱۷	انبیاء	۳۹ و ۴۰	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۹۸ تا ۱۰۰	۵۲۶، ۵۲۷
۱۷	حج	۱۹ تا ۲۲	۵۳۳
۱۸	مومنون	۱۰۴	۵۵۶
۱۸	فرقان	۱۲ تا ۱۴	۵۷۵
۱۹	فرقان	۶۵ و ۶۶	۵۸۲
۲۰	عنکبوت	۵۴ و ۵۵	۶۴۲ و ۶۴۳
۲۱	سجدہ	۲۰ و ۲۱	۶۶۴ و ۶۶۵
۲۲	احزاب	۶۴ تا ۶۶	۶۸۱
۲۲	سبا	۳۳	۶۸۹، ۶۹۰
۲۲	فاطر	۳۷ و ۳۸	۷۰۰
۲۳	صافات	۶۲ تا ۶۸	۷۱۵
۲۳	ص	۵۵ تا ۶۴	۷۲۹ و ۷۳۰
۲۴	زمر	۱۶	۷۳۴
۲۴	زمر	۲۴	۷۳۶
۲۴	زمر	۷۱ و ۷۲	۷۴۳ و ۷۴۴
۲۴	مومن	۷۱ و ۷۲	۷۵۷
۲۴	حٰم سجدہ	۲۷ و ۲۸	۷۶۵
۲۵	زخرف	۷۴ و ۷۵	۷۸۸، ۷۸۹
۲۵	دخان	۴۳ تا ۵۰	۷۹۳
۲۵	جاثیہ	۹ و ۱۰	۷۹۶
۲۶	محمدؐ	۱۲	۸۱۰
۲۶	ق	۳۰	۸۲۹
۲۶	قمر	۴۷ و ۴۸	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۴۱ تا ۴۴	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۴۲ تا ۴۴	۸۵۴
۲۷	واقعہ	۵۱ تا ۵۶	۸۵۵
۲۸	تحریم	۶	۸۹۵
۲۹	ملک	۵ تا ۱۱	۸۹۷ و ۸۹۸
۲۹	حاقہ	۳۰ تا ۳۲	۹۰۶
۲۹	حاقہ	۳۶ و ۳۷	۹۰۶
۲۹	معارج	۱۵ و ۱۶	۹۰۸
۲۹	مزمل	۱۲ و ۱۳	۹۱۶
۲۹	مدثر	۲۶ تا ۳۰	۹۱۹
۲۹	دھر	۴	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۲۹ و ۳۵	۹۲۷، ۹۲۸
۳۰	نبا	۲۱ تا ۳۰	۹۲۹، ۹۳۰
۳۰	غاشیہ	۴ تا ۷	۹۴۴
۳۰	بلد	۲۰	۹۴۷
۳۰	لیل	۱۴	۹۴۹
۳۰	قارعہ	۹ تا ۱۱	۹۵۵
۳۰	ہمزہ	۶ تا ۹	۹۵۶

اہلِ دوزخ کے ساتھ گفتگو؛ اُن کے جھگڑے؛ اور رَدّوکد

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۳۸ و ۳۹	۲۴۵، ۲۴۶
۲۳	ص	۵۹ تا ۶۴	۷۲۸ و ۷۲۹
۲۴	زمر	۷۱	۷۴۳ و ۷۴۴
۲۴	مومن	۴۷ تا ۵۰	۷۵۳ و ۷۵۴
۲۴	مومن	۷۳ و ۷۴	۷۵۷ و ۷۵۸
۲۶	احقاف	۲۰	۷۸۵، ۷۸۶
۲۶	احقاف	۳۴	۷۸۷، ۷۸۸
۲۹	ملک	۸ تا ۱۱	۸۹۸
۲۹	مدثر	۴۳ تا ۴۸	۹۲۰

اہلِ دوزخ کی فریاد اور اُن کا جواب

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۲۸ تا ۳۰	۲۰۷، ۲۰۸
۱۸	مومنون	۱۰۵ تا ۱۱۵	۵۵۶ و ۵۵۷
۱۸	مومنون	۱۲ تا ۱۵	۵۷۵
۱۹	شعراء	۹۶ تا ۱۰۲	۵۹۱
۲۱	سجدہ	۱۲ تا ۱۴	۶۶۳
۲۲	احزاب	۶۶ تا ۶۸	۶۸۱
۲۲	فاطر	۳۸	
۲۴	مومن	۱۰ تا ۱۲	۷۴۶ و ۷۴۷
۲۴	مومن	۴۷ تا ۵۰	۷۵۳ و ۷۵۴
۲۵	زخرف	۷۷ و ۷۸	۷۸۹
۲۹	ملک	۹ تا ۱۱	۸۹۸

آخرت میں اس آسمان و زمین کا بدل جانا

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۴۸	۴۱۶

مشرکین کافرین کے صفات اور اُن کا جہنمی ہونا۔

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۶ و ۷	۴
۱	بقرہ	۸۱	۱۹، ۲۰
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۵
۱	بقرہ	۱۱۸	۲۷، ۲۸
۲	بقرہ	۱۶۰ و ۱۶۱	۳۷
۲	بقرہ	۲۱۰	۵۰
۲	بقرہ	۲۱۲	۵۰
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲
۲	بقرہ	۲۵۷	۶۶
۳	آل عمران	۱۰	۸۰
۳	آل عمران	۸۶ تا ۹۱	۹۵، ۹۶
۴	آل عمران	۱۱۶	۱۰۱، ۱۰۲
۴	آل عمران	۱۴۹	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۷۶ تا ۱۷۸	۱۱۵
۴	آل عمران	۱۹۶ و ۱۹۷	۱۲۰
۵	نساء	۵۶	۱۳۶
۵	نساء	۱۳۷	۱۵۸
۶	نساء	۱۵۰ و ۱۵۱	۱۶۱
۶	نساء	۱۶۸ و ۱۶۹	۱۶۵
۶	نساء	۱۷۳ و ۱۷۴	۱۶۶، ۱۶۷
۶	مائدہ	۱۱	۱۷۳
۶	مائدہ	۳۷ و ۳۸	۱۸۷
۶	مائدہ	۴۲	۱۸۲
۷	مائدہ	۸۶	۱۹۳
۷	انعام	۵ و ۶	۲۰۰، ۲۰۱
۷	انعام	۸ تا ۱۰	۲۰۲
۷	انعام	۲۶ و ۲۷	۲۰۷
۷	انعام	۳۰	۲۰۷، ۲۰۸
۷	انعام	۳۸	۲۰۹
۷	انعام	۴۰	۲۱۰
۷	انعام	۵۰	۲۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ	پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷ و ۸	انعام	۱۱۰ و ۱۱۱	۲۲۴ و ۲۲۵	۱۳	ابراہیم	۲ و ۳	۴۰۶	۱۷	انبیاء	۳۸ و ۳۹	۵۱۸	۲۰	نمل	۸۱ و ۷۲	۶۱۱
۸	انعام	۱۴۸	۲۳۴	۱۳	ابراہیم	۱۳ تا ۱۸	۴۰۹ و ۴۱۰	۱۷	انبیاء	۴۲	۵۱۸	۲۰	قصص	۴۷ تا ۵۱	۶۲۳ و ۶۲۴
۸	انعام	۱۵۰	۲۳۵	۱۳	ابراہیم	۲۷ تا ۳۰	۴۱۲	۱۷	انبیاء	۴۴	۵۱۹	۲۰	قصص	۵۷	۶۲۵
۸	انعام	۱۵۹	۲۳۷	۱۳	ابراہیم	۴۲ تا ۴۴	۴۱۵	۱۷	انبیاء	۴۶	۵۱۹	۲۰	عنکبوت	۱۲ و ۱۳	۶۳۴
۸	اعراف	۳۶	۲۴۵	۱۳	ابراہیم	۴۶	۴۱۵	۱۷	انبیاء	۹۳	۵۲۶	۲۰	عنکبوت	۲۳	۶۳۶
۸	اعراف	۴۰	۲۴۶	۱۳	ابراہیم	۴۹ و ۵۰	۴۱۶	۱۷	انبیاء	۱۰۹	۵۲۸	۲۱	عنکبوت	۵۰	۶۴۲
۹	اعراف	۱۴۷	۲۶۷	۱۴	حجر	۲ و ۳	۴۱۷	۱۷	انبیاء	۱۱۱	۵۲۸	۲۱	روم	۷	۶۴۵ و ۶۴۶
۹	اعراف	۱۸۲ و ۱۸۳	۲۷۷	۱۴	حجر	۶ و ۷	۴۱۷	۱۷	حج	۳ و ۴	۵۲۹	۲۱	روم	۱۰	۶۴۶
۹	اعراف	۲۰۳	۲۸۰	۱۴	حجر	۱۱ تا ۱۵	۴۱۷ و ۴۱۸	۱۷	حج	۸ تا ۱۱	۵۳۰ و ۵۳۱	۲۱	روم	۱۶	۶۴۷
۹	انفال	۱۴	۲۸۴	۱۴	نحل	۲۲	۴۲۸	۱۷	حج	۱۵	۵۳۲	۲۱	روم	۲۹	۶۴۹
۹	انفال	۳۲ و ۳۳	۲۸۵	۱۴	نحل	۲۴ و ۲۵	۴۲۹	۱۷	حج	۱۹ تا ۲۲	۵۳۳	۲۱	روم	۵۱	۶۵۳
۹	انفال	۲۹ تا ۳۸	۲۸۶ تا ۲۸۸	۱۴	نحل	۲۷ تا ۲۹	۴۲۹ ۴۳۰	۱۷	حج	۲۵	۵۳۴	۲۱	لقمان	۶ و ۷	۶۵۵ و ۶۵۶
۱۰	انفال	۵۵ و ۵۶	۲۹۲	۱۴	نحل	۳۵	۴۳۱	۱۷	حج	۴۶	۵۳۸	۲۱	لقمان	۲۰ و ۲۱	۶۵۸
۱۰	انفال	۵۹	۲۹۳	۱۴	نحل	۶۲	۴۳۵	۱۷	حج	۵۱	۵۳۹	۲۱	سجدہ	۱۰	۶۶۳
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۴	۱۴	نحل	۸۲ تا ۸۸	۴۴۰ و ۴۴۱	۱۷	حج	۵۵	۵۴۰	۲۱	سجدہ	۱۲	۶۶۳
۱۰	توبہ	۵۵	۳۱۰	۱۴	نحل	۱۰۴	۴۴۴	۱۷	حج	۵۷	۵۴۰	۲۱	سجدہ	۲۲	۶۶۵
۱۱	توبہ	۹۷ و ۹۸	۳۲۱ و ۳۲۲	۱۴	نحل	۱۰۶ تا ۱۰۹	۴۴۵	۱۷	حج	۷۲	۵۴۳	۲۲	احزاب	۶۴ و ۶۵	۶۸۱
۱۱	یونس	۵	۳۳۱	۱۴	نحل	۱۱۳	۴۴۶	۱۸	مؤمنون	۵۳ و ۵۴	۵۵۱	۲۲	سبا	۳	۶۸۳
۱۱	یونس	۸ و ۹	۳۳۲	۱۵	بنی اسرائیل	۴۹ تا ۵۱	۴۵۶ ۴۵۷	۱۸	مؤمنون	۶۳ تا ۷۵	۵۵۲ و ۵۵۳	۲۲	سبا	۵ تا ۷	۶۸۴
۱۱	یونس	۱۴ تا ۱۶	۳۳۳ و ۳۳۴	۱۵	بنی اسرائیل	۷۲ تا ۷۴	۴۶۱	۱۸	مؤمنون	۸۱ تا ۸۳	۵۵۴	۲۲	سبا	۳۰	۶۸۸
۱۱	یونس	۲۰	۳۳۴	۱۵	بنی اسرائیل	۹۰ تا ۹۳	۴۶۳ و ۴۶۴	۱۸	نور	۳۹	۵۶۶	۲۲	سبا	۳۲ و ۳۳	۶۸۹ و ۶۹۰
۱۱	یونس	۲۷	۳۳۶ و ۳۳۷	۱۵	کہف	۲۹	۴۷۳	۱۸	نور	۴۷ و ۴۸	۵۶۸	۲۲	سبا	۳۵	۶۹۰
۱۱	یونس	۳۸ تا ۴۰	۳۳۹	۱۵	کہف	۵۷	۴۷۸	۱۸	نور	۵۳	۵۶۹	۲۲	سبا	۳۸	۶۹۰
۱۱	یونس	۴۸	۳۴۰	۱۶	کہف	۱۰۲ تا ۱۰۶	۴۸۴ تا ۴۸۵	۱۸	نور	۵۷	۵۷۰	۲۲	سبا	۴۳ تا ۴۷	۶۹۱ و ۶۹۲
۱۱	یونس	۵۳	۳۴۱	۱۶	مریم	۳۷ و ۳۸	۴۹۰	۱۸	فرقان	۴ تا ۹	۵۷۴ و ۵۷۵	۲۲	سبا	۵۰ تا ۵۴	۶۹۲ و ۶۹۳
۱۱	یونس	۹۶ و ۹۷	۳۴۹	۱۶	مریم	۵۹	۴۹۳	۱۸	فرقان	۱۱	۵۷۵	۲۲	فاطر	۷	۶۹۴
۱۲	ہود	۷	۳۵۳	۱۶	مریم	۷۳	۴۹۵	۱۹	فرقان	۲۱	۵۷۷	۲۲	فاطر	۲۷	۶۹۸
۱۲	ہود	۱۰۶ و ۱۰۷	۳۷۱	۱۶	مریم	۷۸ تا ۸۱	۴۹۵ و ۴۹۶	۱۹	فرقان	۳۲	۵۷۸	۲۲	فاطر	۳۴ و ۳۸	۷۰۰
۱۳	رعد	۴ تا ۷	۳۹۷	۱۶	مریم	۸۴ تا ۸۵	۴۹۶	۱۹	فرقان	۳۴	۵۷۸	۲۲	فاطر	۴۰	۷۰۱
۱۳	رعد	۱۸	۴۰۰	۱۶	طٰہٰ	۱۱۶	۵۱۰	۱۹	فرقان	۴۱ و ۴۲	۵۷۹	۲۲	فاطر	۴۳ تا ۴۴	۷۰۲
۱۳	رعد	۲۵	۴۰۱	۱۶	طٰہٰ	۱۲۹ تا ۱۳۲	۵۱۱ و ۵۱۲	۱۹	فرقان	۶۰	۵۸۱	۲۲	یٰس	۷ تا ۱۰	۷۰۳
۱۳	رعد	۴۷	۴۰۲	۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۵۱۲	۱۹	فرقان	۷۷	۵۸۳	۲۳	یٰس	۴۵	۷۰۷
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳	۱۷	انبیاء	۳	۵۱۳	۱۹	شعراء	۴ تا ۶	۵۸۴	۲۳	یٰس	۴۷ و ۴۸	۷۰۷
۱۳	رعد	۳۳ و ۳۴	۴۰۳ و ۴۰۴	۱۷	انبیاء	۵	۵۱۳	۱۹	نمل	۴ و ۵	۶۰۰	۲۳	صافات	۱۳ تا ۱۸	۷۱۲
۱۳	رعد	۴۲ و ۴۳	۴۰۵ و ۴۰۶	۱۷	انبیاء	۳۶	۵۱۷ و ۵۱۸	۲۰	نمل	۶۶ تا ۶۸	۶۱۰	۲۳	صافات	۲۰ و ۲۱	۷۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۳	صافات	۳۵ تا ۳۸	۷۱۳
۲۳	صافات	۴۹ تا ۷۴	۷۱۵
۲۳	صافات	۱۵۱ تا ۱۵۸	۷۲۰
۲۳	صافات	۱۶۱ و ۱۶۲	۷۲۱
۲۳	صافات	۱۶۷ و ۱۷۰	۷۲۱
۲۳	ص	۲ تا ۴	۷۲۲
۲۳	ص	۹ تا ۱۰	۷۲۳
۲۳	ص	۱۶	۷۲۳ / ۷۲۴
۲۳	ص	۵۵ تا ۶۴	۷۲۸ و ۷۲۹
۲۳	زمر	۱۶	۷۳۴
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵
۲۳	زمر	۲۴ تا ۲۶	۷۳۶
۲۴	زمر	۴۵	۷۳۹
۲۴	زمر	۴۷ و ۴۸	۷۳۹ / ۷۴۰
۲۴	زمر	۵۰ و ۵۱	۷۴۰
۲۴	زمر	۵۹	۷۴۲
۲۴	زمر	۶۳	۷۴۲
۲۴	زمر	۷۱ و ۷۲	۷۴۴
۲۴	مومن	۴	۷۴۵
۲۴	مومن	۶	۷۴۵
۲۴	مومن	۱۰ تا ۱۲	۷۴۶ و ۷۴۷
۲۴	مومن	۱۸	۷۴۸
۲۴	مومن	۴۰ تا ۵۰	۷۵۲ تا ۷۵۴
۲۴	مومن	۵۶	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۳	۷۵۶
۲۴	مومن	۶۹ تا ۷۲	۷۵۷
۲۴	حٰم سجدہ	۵ تا ۷	۷۶۰ و ۷۶۱
۲۴	حٰم سجدہ	۲۵ تا ۲۹	۷۶۴ و ۷۶۵
۲۴	حٰم سجدہ	۴۰ تا ۴۱	۷۶۷
۲۵	حٰم سجدہ	۵۴	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۶	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۱۳ و ۱۴	۷۷۲ و ۷۷۳
۲۵	شوریٰ	۱۶	۷۷۳
۲۵	شوریٰ	۲۲	۷۷۴

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	شوریٰ	۲۶	۷۷۵
۲۵	شوریٰ	۳۱	۷۷۶
۲۵	شوریٰ	۴۴ تا ۴۶	۷۷۸
۲۵	شوریٰ	۴۸	۷۷۹
۲۵	زخرف	۵	۷۸۰
۲۵	زخرف	۹	۷۸۱
۲۵	زخرف	۱۵	۷۸۱
۲۵	زخرف	۲۰ تا ۲۲	۷۸۲
۲۵	زخرف	۳۶ تا ۳۹	۷۸۴
۲۵	زخرف	۶۵	۷۸۸
۲۵	زخرف	۷۴ تا ۸۰	۷۸۸ / ۷۸۹
۲۵	زخرف	۸۷	۷۹۰
۲۵	دخان	۹	۷۹۱
۲۵	دخان	۳۵ و ۳۶	۷۹۲
۲۵	جاثیہ	۷ تا ۱۰	۷۹۵ و ۷۹۶
۲۵	جاثیہ	۲۳ تا ۲۵	۷۹۸ و ۷۹۹
۲۵	جاثیہ	۳۱ تا ۳۵	۸۰۰
۲۶	احقاف	۷ و ۸	۸۰۲
۲۶	احقاف	۱۱	۸۰۳
۲۶	احقاف	۱۷ تا ۱۹	۸۰۴
۲۶	محمدؐ	۲ و ۴	۸۰۸ و ۸۰۹
۲۶	محمدؐ	۸ و ۹	۸۰۹
۲۶	محمدؐ	۱۲	۸۱۰
۲۶	محمدؐ	۱۶	۸۱۱
۲۶	محمدؐ	۲۵ تا ۲۸	۸۱۲ / ۸۱۳
۲۶	محمدؐ	۳۲	۸۱۳
۲۶	محمدؐ	۳۴	۸۱۴
۲۶	فتح	۶	۸۱۶
۲۶	فتح	۱۳	۸۱۷
۲۶	ق	۲ تا ۵	۸۲۶
۲۶	ق	۲۴ تا ۲۸	۸۲۸ / ۸۲۹
۲۶	ذاریات	۱۲ تا ۱۴	۸۳۱
۲۷	ذاریات	۵۲ و ۵۳	۸۳۴
۲۷	ذاریات	۶۰	۸۳۵
۲۷	طور	۱۱ تا ۱۶	۸۳۵ و ۸۳۶

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۷	طور	۳۰ تا ۳۴	۸۳۷ و ۸۳۸
۲۷	طور	۳۷ و ۳۸	۸۳۸
۲۷	طور	۴۰ تا ۴۲	۸۳۸
۲۷	نجم	۲۳	۸۴۰
۲۷	نجم	۲۸	۸۴۱
۲۷	نجم	۵۹ تا ۶۱	۸۴۳
۲۷	قمر	۲ تا ۵	۸۴۳
۲۷	قمر	۴۳ تا ۴۵	۸۴۶
۲۷	قمر	۴۷ و ۴۸	۸۴۷
۲۷	واقعہ	۴۱ تا ۴۸	۸۵۴ و ۸۵۵
۲۷	واقعہ	۵۱ تا ۵۷	۸۵۵
۲۷	واقعہ	۸۰ تا ۸۶	۸۵۶ و ۸۵۷
۲۷	واقعہ	۸۹ تا ۹۴	۸۵۷
۲۷	حدید	۱۹	۸۶۱
۲۸	مجادلہ	۵	۸۶۶
۲۸	مجادلہ	۱۴ تا ۱۷	۸۶۹
۲۸	مجادلہ	۱۹ و ۲۰	۸۶۹ و ۸۷۰
۲۸	صف	۸	۸۸۱
۲۸	تغابن	۷	۸۸۸
۲۸	تغابن	۱۰	۸۸۹
۲۸	تحریم	۷	۸۹۵
۲۹	ملک	۶ تا ۱۱	۸۹۷ و ۸۹۸
۲۹	ملک	۱۶ تا ۱۸	۸۹۸ و ۸۹۹
۲۹	ملک	۲۵	۹۰۰
۲۹	قلم	۷ تا ۹	۹۰۱
۲۹	قلم	۴۴ تا ۴۷	۹۰۳
۲۹	قلم	۵۱ و ۵۲	۹۰۴
۲۹	حاقہ	۲۵ تا ۳۷	۹۰۶
۲۹	معارج	۶ و ۷	۹۰۷
۲۹	معارج	۳۶ تا ۳۹	۹۰۹
۲۹	جن	۱۵	۹۱۲
۲۹	جن	۱۷	۹۱۴
۲۹	مدثر	۱۶ تا ۲۰	۹۱۸
۲۹	مدثر	۴۹ تا ۵۲	۹۲۰
۲۹	قیامۃ	۳۱ تا ۳۵	۹۲۲

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	دھر	۴	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۲۹ تا ۳۴	۹۲۷ و ۹۲۸
۲۹	مرسلات	۴۶ تا ۵۰	۹۲۸
۳۰	نبا	۱ تا ۵	۹۲۹
۳۰	نبا	۳۰	۹۳۰
۳۰	نازعات	۱۰ تا ۱۲	۹۳۱
۳۰	نازعات	۳۷ تا ۳۹	۹۳۳
۳۰	انفطار	۹	۹۳۶
۳۰	انفطار	۱۵ و ۱۶	۹۳۷
۳۰	تطفیف	۷ تا ۱۷	۹۳۷ و ۹۳۸
۳۰	تطفیف	۳۶	۹۳۹
۳۰	انشقاق	۱۰ تا ۱۵	۹۳۹ و ۹۴۰
۳۰	انشقاق	۲۰ تا ۲۴	۹۴۰
۳۰	بروج	۱۰	۹۴۱
۳۰	بروج	۱۹ و ۲۰	۹۴۱ و ۹۴۲
۳۰	طارق	۱۵ تا ۱۷	۹۴۲
۳۰	اعلیٰ	۱۱ تا ۱۳	۹۴۳
۳۰	غاشیہ	۲۳ تا ۲۴	۹۴۴
۳۰	فجر	۲۴ تا ۲۶	۹۴۶
۳۰	بلد	۶ و ۷	۹۴۷
۳۰	بلد	۱۹ و ۲۰	۹۴۷
۳۰	شمس	۱۰	۹۴۸
۳۰	لیل	۸ تا ۱۱	۹۴۹
۳۰	لیل	۱۵ و ۱۶	۹۴۹
۳۰	علق	۱۳ تا ۱۹	۹۵۱ و ۹۵۲
۳۰	بیّنہ	۱	۹۵۲
۳۰	بیّنہ	۶	۹۵۳
۳۰	ماعون	۱ تا ۳	۹۵۷

منافقین کا تذکرہ!

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۸ تا ۲۰	۴ تا ۶
۵	نساء	۶۰ تا ۶۳	۱۳۸
۵	نساء	۸۱	۱۴۲
۵	نساء	۸۲	۱۴۲ / ۱۴۳
۵	نساء	۸۸	۱۴۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۳۸ تا ۱۴۳	۱۵۸ تا ۱۶۰
۵	نساء	۱۴۵ و ۱۴۶	۱۶۰
۶ / ۱۰	مائدہ / انفال	۵۳ و ۵۴ / ۴۹	۱۸۵ و ۱۸۶ / ۲۹۱
۱۰	توبہ	۵۵، ۵۶	۳۱۱
۱۰	توبہ	۶۱ تا ۶۹	۳۱۲ تا ۳۱۴
۱۰	توبہ	۷۴ تا ۸۰	۳۱۶ تا ۳۱۷
۱۰	توبہ	۸۴ و ۸۵	۳۱۸، ۳۱۹
۱۱	توبہ	۱۲۴ تا ۱۲۷	۳۲۸ تا ۳۲۹
۲۱	احزاب	۱۲ تا ۱۵	۶۶۹
۲۱	احزاب	۲۴	۶۷۱
۲۲	احزاب	۶۰	۶۸۱
۲۶	محمد	۲۹ تا ۳۱	۸۱۳
۲۷	حدید	۱۳ تا ۱۵	۸۶۰ و ۸۶۱
۲۸	مجادلہ	۸	۸۶۷
۲۸	حشر	۱۱ تا ۱۴	۸۷۳ و ۸۷۴
۲۸	منافقون	۱ تا ۸	۸۸۵ تا ۸۸۶

بدکاروں کی حالت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۶ و ۲۷	۸
۵	نساء	۱۱۱ و ۱۱۲	۱۵۱
۸	انعام	۱۲۰	۲۲۷
۸	انعام	۱۲۳ و ۱۲۴	۲۲۷ و ۲۲۸
۲۰	عنکبوت	۴	۶۳۲
۲۱	سجدہ	۲۰	۶۶۴
۲۲	فاطر	۱۰ و ۱۱	۶۹۵ ۶۹۶

پل صراط

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۶	مریم	۷۱	۴۹۴
۲۳	صافات	۲۳، ۲۴	۷۱۳
۲۷	حدید	۱۲	۸۶۰

اعمال کا تولا جانا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۸ و ۹	۲۴۰
۱۷	انبیاء	۴۷	۵۱۹

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	مومنون	۱۰۲ و ۱۰۳	۵۵۶
۳۰	زلزال	۷ و ۸	۹۵۴
۳۰	قارعہ	۶ تا ۹	۹۵۵

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۶۴ و ۱۶۵	۲۳۸
۱۴	نحل	۲۵	۴۲۹
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۴۵۱
۲۲	سبا	۲۶	۶۸۸
۲۲	فاطر	۱۹	۶۹۷
۲۳	زمر	۷	۷۳۲
۲۴	زمر	۴۱	۷۳۸
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۷۶۸
۲۵	جاثیہ	۱۵	۷۹۷
۲۷	نجم	۳۸ و ۳۹	۸۴۲

اعراف کا سماں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۴۶ تا ۵۰	۲۴۸
۲۷	حدید	۱۳	۸۶۰

شفاعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۶۵، ۶۶
۵	نساء	۸۵	۱۴۳
۱۶	مریم	۸۸	۴۹۶
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۱۰
۱۷	انبیاء	۲۸	۵۱۶
۲۲	سبا	۲۴	۵۸۶
۲۴	زمر	۴۴	۷۳۹
۲۹	مدثر	۴۸	۹۲۰

جزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۸۴	۶۳۱
۲۱	روم	۴۱	۶۵۱

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	روم	۴۴ و ۴۵	۶۵۲
۲۱	سجدہ	۱۷	۶۶۴
۲۱	احزاب	۲۴	۶۷۱
۲۲	سبا	۴، ۵	۶۸۳ ۶۸۴
۲۲	سبا	۱۸	۶۸۶
۲۲	سبا	۳۲	۶۸۹
۲۳	یٰس	۵۴	۷۰۸
۲۳	صافات	۳۹	۷۱۴
۲۴	مومن	۱۷	۷۴۸
۲۴	مومن	۴۰	۷۵۲
۲۵	شوریٰ	۴۰	۷۷۷
۲۵	جاثیہ	۲۲	۷۹۸
۲۷	نجم	۴۱	۸۴۲
۲۷	رحمٰن	۶۰	۸۵۱
۳۰	بینہ	۸	۹۵۳

نیکی کا ثواب کئی گُنا اور بدی کا بدلا برابر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۱	۶۸
۸	انعام	۱۶۰	۲۳۷
۲۲	سبا	۳۷	۶۹۰
۲۵	شوریٰ	۲۳	۷۷۵
۲۷	حدید	۱۱	۸۵۹
۲۷	حدید	۱۸	۸۶۱
۲۸	تغابن	۱۷	۸۹۰

مومنین محسنین متقین اور اُن کا بہشتی ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱ تا ۵	۳ و ۴
۱	بقرہ	۶۲	۱۵
۱	بقرہ	۸۲	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۲	۲۶
۱	بقرہ	۱۲۱	۲۸

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵ تا ۱۲۹	۲۹ و ۳۰
۲	بقرہ	۱۶۵	۳۸
۲	بقرہ	۱۷۷	۴۰ و ۴۱
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۳
۳	بقرہ	۲۵۷	۶۶
۳	بقرہ	۲۷۷	۷۴
۳	بقرہ	۲۸۵	۷۷
۳	آل عمران	۱۵ تا ۱۷	۸۱
۴	آل عمران	۱۱۰	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۳۴ تا ۱۳۶	۱۰۵
۴	آل عمران	۱۹۰ تا ۱۹۵	۱۱۹ و ۱۲۰
۴	آل عمران	۱۹۸	۱۲۰
۵	نساء	۵۷	۱۳۷
۵	نساء	۱۲۲	۱۵۴
۵	نساء	۱۲۴	۱۵۴
۵	نساء	۱۴۶ و ۱۴۷	۱۶۰
۶	نساء	۱۵۲	۱۶۱
۶	نساء	۱۷۳	۱۶۷
۶	مائدہ	۱۰	۱۷۳
۶	مائدہ	۵۵ تا ۵۷	۱۸۶
۶	مائدہ	۷۰	۱۹۰
۷	مائدہ	۸۵	۱۹۳
۷	انعام	۴۹	۲۱۱
۷	انعام	۵۵	۲۱۳
۷	انعام	۸۳	۲۱۸
۸	اعراف	۴۲	۲۴۶
۹	اعراف	۱۸۱	۲۷۶
۹	انفال	۲ تا ۴	۲۸۳
۱۰	توبہ	۱۸ تا ۲۲	۳۰۶ و ۳۰۷
۱۰	توبہ	۷۱ و ۷۲	۳۱۵
۱۱	توبہ	۹۹ و ۱۰۰	۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۱۱ و ۱۱۲	۳۲۵
۱۱	یونس	۱۰	۳۳۲
۱۱	یونس	۲۶	۳۳۶
۱۱	یونس	۶۲ تا ۶۴	۳۴۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاره	سُورة	آية	صفحہ
۱۲	ہود	۲۳	۳۵۶
۱۲	ہود	۱۰۸	۳۷۱
۱۳	رعد	۱۶ تا ۲۴	۳۹۹ تا ۴۰۱
۱۳	رعد	۲۸، ۲۹	۴۰۲
۱۳	ابراہیم	۲۳	۴۱۱
۱۳	ابراہیم	۲۷	۴۱۲
۱۴	حجر	۴۵ تا ۴۸	۴۲۱
۱۴	نحل	۳۰ تا ۳۲	۴۳۰
۱۴	نحل	۴۲	۴۳۲
۱۴	نحل	۹۵ تا ۹۷	۴۴۳
۱۴	نحل	۱۲۸	۴۴۸
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۷ تا ۱۰۹	۴۶۶ و ۴۶۷
۱۵	کہف	۳۰ و ۳۱	۴۷۳
۱۶	کہف	۱۰۷ و ۱۰۸	۴۸۵
۱۶	مریم	۶۰ و ۶۱	۴۹۳
۱۶	مریم	۷۷	۴۹۵
۱۶	مریم	۹۷	۴۹۷
۱۶	طٰہ	۷۷، ۷۸	۵۰۵
۱۶	طٰہ	۱۱۷	۵۱۰
۱۶	طٰہ	۱۲۸	۵۱۱
۱۷	انبیاء	۲۷	۵۱۶
۱۷	انبیاء	۴۹	۵۲۰
۱۷	انبیاء	۹۰	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۹۴	۵۲۶
۱۷	انبیاء	۱۰۱ تا ۱۰۲	۵۲۷
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۵۲۷
۱۷	حج	۱۴	۵۳۱
۱۷	حج	۲۳ و ۲۴	۵۳۳
۱۷	حج	۳۵	۵۳۵/۵۳۶
۱۷	حج	۳۸	۵۳۶
۱۷	حج	۴۱	۵۳۷
۱۷	حج	۵۰	۵۳۹
۱۷	حج	۵۶	۵۴۰
۱۸	مومنون	۱ تا ۱۱	۵۴۵، ۵۴۶
۱۸	مومنون	۵۷ تا ۶۱	۵۵۱

پاره	سُورة	آية	صفحہ
۱۸	نور	۳۷ و ۳۸	۵۶۶
۱۸	نور	۵۱	۵۶۹
۱۸	نور	۵۵	۵۶۹ و ۵۷۰
۱۸	نور	۶۲	۵۷۲
۱۹	فرقان	۶۳ تا ۷۶	۵۸۲ و ۵۸۳
۱۹	نمل	۳	۶۰۰
۲۰	نمل	۸۹	۶۱۳
۲۰	قصص	۵۲ تا ۵۵	۶۲۵
۲۰	قصص	۶۷	۶۲۷
۲۰	قصص	۸۳	۶۳۱
۲۰	عنکبوت	۷	۶۳۳
۲۰	عنکبوت	۹	۶۳۳
۲۱	عنکبوت	۵۸ و ۵۹	۶۴۳
۲۱	عنکبوت	۶۹	۶۴۵
۲۱	روم	۹۵	۶۵۵
۲۱	لقمان	۴ و ۵	۶۵۵
۲۱	لقمان	۸ و ۹	۶۵۶
۲۱	لقمان	۲۲	۶۵۹
۲۱	سجدہ	۱۵ و ۱۶	۶۶۴
۲۱	سجدہ	۱۹	۶۶۴
۲۱	سجدہ	۲۴	۶۶۵
۲۲	احزاب	۳۵	۶۷۴
۲۲	احزاب	۵۸	۶۸۰
۲۲	سبا	۳۷	۶۹۰
۲۲	فاطر	۷	۶۹۴
۲۲	فاطر	۱۹	۶۹۷
۲۲	فاطر	۳۰ و ۳۱	۶۹۹
۲۲	فاطر	۳۳ تا ۳۶	۶۹۹ و ۷۰۰
۲۲	یٰس	۱۱	۷۰۳
۲۳	صافات	۴۰ تا ۶۱	۷۱۴ تا ۷۱۵
۲۳	ص	۴۹ تا ۵۴	۷۲۸
۲۳	زمر	۹ و ۱۰	۷۳۳
۲۳	زمر	۱۷ و ۱۸	۷۳۴
۲۳	زمر	۲۰	۷۳۵
۲۳	زمر	۲۲ تا ۲۳	۷۳۵ و ۷۳۶

پاره	سُورة	آية	صفحہ
۲۴	زمر	۳۳ تا ۳۵	۷۳۷
۲۴	زمر	۶۱	۷۴۲
۲۴	زمر	۷۳	۷۴۴
۲۴	مومن	۴۰	۷۵۲
۲۴	حٰم سجدہ	۸	۷۶۱
۲۴	حٰم سجدہ	۳۰ تا ۳۳	۷۶۵ و ۷۶۶
۲۵	شوریٰ	۱۸	۷۷۴
۲۵	شوریٰ	۲۲، ۲۳	۷۷۴ و ۷۷۵
۲۵	شوریٰ	۲۶	۷۷۵
۲۵	شوریٰ	۳۶ تا ۳۹	۷۷۷
۲۵	زخرف	۶۸ تا ۷۳	۷۸۸ و
۲۵	دخان	۵۱ تا ۵۷	۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۳۰	۷۹۹
۲۶	احقاف	۱۳	۸۰۳
۲۶	احقاف	۱۶	۸۰۴
۲۶	محمدؐ	۲ و ۳	۸۰۸ و ۸۰۹
۲۶	محمدؐ	۱۲	۸۰۹
۲۶	محمدؐ	۱۷	۸۱۱
۲۶	فتح	۵	۸۱۵
۲۶	حجرات	۷	۸۲۳
۲۶	حجرات	۱۵	۸۲۵
۲۶	ق	۳۲ تا ۳۵	۸۲۹
۲۶	ق	۴۵	۸۳۰
۲۶	ذاریات	۱۵ تا ۱۹	۸۳۱، ۸۳۲
۲۷	طور	۱۷ تا ۲۸	۸۳۶ و ۸۳۷
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۱ و ۸۴۲
۲۷	قمر	۵۴ و ۵۵	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۴۶	۸۵۰
۲۷	واقعہ	۱۰ تا ۴۰	۸۵۳ تا ۸۵۴
۲۷	واقعہ	۸۷ تا ۹۰	۸۵۷
۲۷	حدید	۱۲	۸۶۰
۲۷	حدید	۱۶	۸۶۱
۲۷	حدید	۱۸ و ۱۹	۸۶۱، ۸۶۲
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۷۰
۲۸	حشر	۸ و ۹	۸۷۲ و ۸۷۳

پاره	سُورة	آية	صفحہ
۲۸	تغابن	۹	۸۸۸
۲۸	طلاق	۲ و ۳	۸۹۱
۲۸	طلاق	۴ و ۵	۸۹۱، ۸۹۲
۲۸	طلاق	۱۱	۸۹۳
۲۹	ملک	۱۲	۸۹۸
۲۹	قلم	۳۴	۹۰۲
۲۹	حاقہ	۱۹ تا ۲۴	۹۰۵، ۹۰۶
۲۹	معارج	۲۲ تا ۳۴	۹۰۸
۲۹	مدثر	۳۹ و ۴۰	۹۲۰
۲۹	دہر	۵ تا ۲۲	۹۲۳ تا ۹۲۵
۲۹	مرسلات	۴۱ تا ۴۴	۹۲۸
۳۰	نبا	۳۱ تا ۳۶	۹۳۰
۳۰	نازعات	۴۰ و ۴۱	۹۳۲
۳۰	انفطار	۱۳	۹۳۶
۳۰	تطفیف	۱۸ تا ۲۸	۹۳۸
۳۰	تطفیف	۳۴ و ۳۵	۹۳۹
۳۰	انشقاق	۸ و ۹	۹۳۹
۳۰	انشقاق	۲۵	۹۴۰
۳۰	بروج	۱۱	۹۴۱
۳۰	اعلیٰ	۱۰	۹۴۳
۳۰	فجر	۲۷ تا ۳۰	۹۴۴
۳۰	بلد	۱۸	۹۴۷
۳۰	شمس	۹	۹۴۸
۳۰	لیل	۵ تا ۷	۹۴۸
۳۰	لیل	۱۷ تا ۲۱	۹۴۹
۳۰	تین	۶	۹۵۱
۳۰	بینہ	۶ و ۷	۹۵۳

بہشت کی بہار

پاره	سُورة	آية	صفحہ
۱	بقرہ	۲۵	۷
۴	آل عمران	۱۳۳	۱۰۵
۸	انعام	۱۲۷	۲۲۸
۸	اعراف	۴۳ تا ۴۵	۲۴۷
۱۰	توبہ	۲۱ و ۲۲	۳۰۲
۱۱	یونس	۹ و ۱۰	۳۳۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۱۰۸	۳۷۱
۱۳	رعد	۲۳ و ۲۴	۴۰۱
۱۳	رعد	۳۵	۴۰۴
۱۴	حجر	۴۵ تا ۴۸	۴۲۱
۱۴	نحل	۳۰ و ۳۱	۴۳۰
۱۵	کہف	۳۱	۴۷۳
۱۶	کہف	۱۰۷ و ۱۰۸	۴۸۵
۱۶	مریم	۶۱ و ۶۲	۴۹۳
۱۶	طٰہٰ	۷۸	۵۰۵
۱۷	حج	۲۳ و ۲۴	۵۲۳
۱۷	حج	۵۹	۵۴۰
۱۹	فرقان	۲۴	۵۷۷
۱۹	فرقان	۷۵ و ۷۶	۵۸۳
۲۱	عنکبوت	۵۸	۶۴۳
۲۱	روم	۱۵	۶۴۷
۲۱	سجدہ	۱۷	۶۶۴
۲۱	سجدہ	۱۹	۶۶۴
۲۲	احزاب	۴۴	۶۷۶
۲۲	سبا	۳۷	۶۸۹
۲۲	فاطر	۳۳ تا ۳۶	۶۹۹ و ۷۰۰
۲۳	یٰس	۵۵ تا ۵۸	۷۰۸
۲۳	صافات	۴۱ تا ۶۲	۷۱۴/۷۱۵
۲۳	ص	۴۹ تا ۵۴	۷۲۸
۲۴	زمر	۲۰	۷۳۵
۲۴	زمر	۳۴	۷۳۷
۲۴	زمر	۶۱	۷۴۲
۲۴	زمر	۷۳ و ۷۴	۷۴۴
۲۴	مومن	۴۰	۷۵۲
۲۴	حٰم سجدہ	۸	۷۶۱
۲۴	حٰم سجدہ	۳۰ تا ۳۲	۷۶۵ و ۷۶۶
۲۵	شوریٰ	۲۲	۷۷۴
۲۵	زخرف	۷۰ تا ۷۳	۷۸۸
۲۵	دخان	۵۱ تا ۵۶	۷۹۴
۲۶	محمدؐ	۱۵	۸۱۰ و ۸۱۱
۲۶	ق	۳۱ تا ۳۵	۸۲۹
۲۶	ذاریات	۱۵ و ۱۶	۸۳۱
۲۷	طور	۱۷ تا ۲۸	۸۳۶ و ۸۳۷
۲۷	قمر	۵۴ و ۵۵	۸۴۷
۲۷	رحمٰن	۴۶ تا ۷۶	۸۵۱ و ۸۵۲
۲۷	واقعہ	۱۵ تا ۳۷	۸۵۳ و ۸۵۴
۲۷	واقعہ	۸۸ تا ۹۰	۸۵۷
۲۷	حدید	۲۱	۸۶۲
۲۸	صف	۱۲	۸۸۲
۲۸	طلاق	۱۱	۸۹۳
۲۹	حاقہ	۲۱ تا ۲۴	۹۰۵ و ۹۰۶
۲۹	مدثر	۴۰ و ۴۱	۹۲۰
۲۹	دہر	۵ و ۶	۹۲۳ و ۹۲۴
۲۹	دہر	۱۲ تا ۲۱	۹۲۴ و ۹۲۵
۲۹	مرسلات	۴۱ تا ۴۳	۹۲۸
۳۰	نبا	۳۱ تا ۳۵	۹۳۰
۳۰	تطفیف	۲۲ تا ۲۸	۹۳۸
۳۰	تطفیف	۳۴ تا ۳۶	۹۳۹
۳۰	غاشیہ	۱۰ تا ۱۶	۹۴۴
۳۰	بیّنہ	۸	۹۵۳

حوض کوثر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	کوثر	۱	۹۵۸

بہشت دوزخ کی ہمیشگی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۵	۷
۱	بقرہ	۸۱	۱۸ و ۱۹
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۷
۲	بقرہ	۱۶۷	۳۸
۶	مائدہ	۳۸	۱۸۰
۱۴	حجر	۴۸	۴۲۱
۱۵	کہف	۳	۴۶۸
۱۶	مریم	۷۲	۴۹۴
۲۳	صافات	۵۸ و ۵۹	۷۱۵
۲۴	مومن	۷۶	۷۵۸
۲۴	حٰم سجدہ	۲۸	۷۶۵
۲۵	شوریٰ	۴۵	۷۷۸
۲۵	زخرف	۷۱	۷۸۸
۲۵	زخرف	۷۴	۷۸۹
۲۵	دخان	۵۶	۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۳۵	۸۰۰
۳۰	نبا	۲۳	۸۳۸
۳۰	بیّنہ	۸	۹۵۳

بابُ الفقہ

عبادات!

عبادت کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱	۶
۳	آل عمران	۵۲	۸۹
۵	نساء	۳۶	۱۳۲
۶	مائدہ	۷۲	۱۹۰
۷	مائدہ	۱۱۷	۲۰۲
۷	انعام	۱۰۲	۲۲۳
۸	اعراف	۵۹	۲۵۱
۸	اعراف	۶۵	۲۵۱
۸	اعراف	۷۳	۲۵۳
۸	اعراف	۸۵	۲۵۵/۲۵۶
۱۱	یونس	۴	۳۲۱
۱۲	ہود	۵۰	۳۶۱
۱۲	ہود	۶۱	۳۶۳
۱۲	ہود	۸۴	۳۶۷
۱۴	نحل	۳۶	۴۳۱
۱۶	مریم	۳۶	۴۹۰
۱۶	طٰہٰ		۴۹۸
۱۷	حج	۷۷	۵۴۳
۱۸	مومنون	۲۳	۵۴۷
۱۹	نمل	۴۵	۶۰۷
۲۰	عنکبوت	۱۶	۶۳۵
۲۰	عنکبوت	۳۶	۶۳۹
۲۳	یٰس	۶۱	۷۰۸
۲۳	زمر	۳	۷۳۱
۲۳	زمر	۱۱	۷۳۳
۲۴	زمر	۶۶	۷۴۲
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	حٰم سجدہ	۱۴	۷۶۲
۲۴	حٰم سجدہ	۳۷	۷۶۶
۲۵	زخرف	۶۴	۷۸۷
۲۶	احقاف	۲۱	۸۰۵
۲۷	ذاریات	۵۶	۸۳۴
۳۰	بیّنہ	۵	۹۵۳
۳۰	قریش	۳	۹۵۷

ہر عبادت میں خلوص اور نیّتِ قربت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۱	یونس	۲۲	۳۳۵
۲۱	عنکبوت	۶۵	۶۴۴
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰
۲۴	مومن	۱۴	۷۴۷
۳۰	بیّنہ	۵	۹۵۳

طہارت کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴
۱۱	توبہ	۱۰۳	۳۲۳
۱۱	توبہ	۱۰۸	۳۲۴
۲۹	مدثر	۴	۹۱۸

پانی کا طاہر و مطہر ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱۱	۲۸۳
۹	فرقان	۴۸	۵۸۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

طہارتِ خاک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۶	۱۷۱ و ۱۷۲

نجاسات
کفر و شرک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۴

نشہ دار چیز

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۰	۱۹۴

مُردہ خون سُور

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۳	۳۹ و ۴۰
۶	مائدہ	۴	۱۷۰ و ۱۷۱
۸	انعام	۱۴۵	۲۳۳
۱۴	نحل	۱۱۵	۴۴۶

منی و پاخانہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۷	۱۷۲

احداث
حیض

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۵۴

جنابت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۷	۱۷۲

وضو و غسل و تیمم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴
۶	مائدہ	۷	۱۷۲

بغیر طہارت قرآن نہ چُھوو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۷	واقعہ	۷۹	۸۵۶

الصلوٰۃ (نماز)
مقدماتِ نماز ستر وغیرہ۔

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۲۶	۲۴۲
۸	اعراف	۳۱	۲۴۴
۱۴	نحل	۸۰	۴۳۹ و ۴۴۰

نشہ اور نجاست کی حالت میں نماز نہ پڑھو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۳۴

قبلہ (کعبہ مسجد الحرام)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۵	۲۷
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۹
۱	بقرہ	۱۲۷	۲۹ و ۳۰
۲	بقرہ	۱۴۲	۳۳
۲	بقرہ	۱۴۴ تا ۱۴۹	۳۳ و ۳۴
۲	بقرہ	۱۵۰ و ۱۵۱	۳۵
۲	بقرہ	۱۹۲	۴۶
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۳
۷	مائدہ	۹۷	۱۹۶
۱۰	توبہ	۲۸	۳۰۴
۱۷	حج	۲۵	۵۳۳ و ۵۳۴
۱۷	حج	۲۶	۵۳۴
۱۷	حج	۲۹	۵۳۴
۱۷	حج	۳۲ و ۳۳	۵۳۵
۲۶	فتح	۲۵	۸۱۹ و ۸۲۰
۳۰	قریش	۳	۹۵۷

مسجدِ اقصےٰ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۹

مسجد قبا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۸	۳۲۴

مساجد

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۴	۲۷
۴	آل عمران	۹۶ و ۹۷	۹۷ و ۹۸
۸	اعراف	۲۹	۲۴۳
۱۰	توبہ	۱۷ و ۱۸	۳۰۱
۱۷	حج	۴۰	۵۳۷
۱۸	نور	۳۶	۵۶۶
۱۹	جن	۱۸	۹۱۴

مسجد ضرار

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۷	۳۲۴

اذان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۹	۱۸۷
۲۸	جمعہ	۹	۸۸۴

نماز

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۵	۱۱
۱	بقرہ	۸۳	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۲	بقرہ	۱۵۴	۳۶
۲	بقرہ	۲۳۸	۶۰
۳	آل عمران	۴۳	۸۷
۵	نساء	۱۰۲ و ۱۰۳	۱۴۹ و ۱۵۰
۷	انعام	۷۲	۲۱۶
۱۱	یونس	۸۷	۳۴۷
۱۲	ہود	۱۱۴	۳۷۲
۱۳	ابراہیم	۳۱	۴۱۲
۱۴	حجر	۹۸	۴۲۵
۱۴	نحل	۱۸	۴۲۸
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۴۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۰	۴۶۷
۱۶	طٰہٰ	۱۴	۴۹۸
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۵۱۲
۱۷	حج	۴۱	۵۳۷
۱۷	حج	۷۷	۵۴۴
۱۸	مومنون	۲	۵۴۵
۱۸	مومنون	۹	۵۴۵
۱۸	نور	۵۶	۵۷۰
۲۱	عنکبوت	۴۵	۶۴۱
۲۱	روم	۱۷	۶۴۷
۲۱	روم	۳۱	۶۵۰
۲۱	لقمان	۱۷	۶۵۷ و ۶۵۸
۲۲	احزاب	۳۳	۶۶۳
۲۶	ق	۳۹ تا ۴۰	۸۲۹ و ۸۳۰
۲۷	نجم	۴۸ و ۴۹	۸۴۲
۲۷	نجم	۶۲	۸۴۳
۲۷	واقعہ	۷۴	۸۵۶
۲۸	مجادلہ	۱۳	۸۶۸
۲۹	حاقہ	۵۲	۹۰۷
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷ و ۹۱۸
۲۹	مدثر	۴۳	۹۲۰
۲۹	دہر	۲۵	۹۲۵
۳۰	اعلیٰ	۱۵	۹۴۳
۳۰	علق	۱۹	۹۵۲
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳
۳۰	ماعون	۴	۹۵۷
۳۰	کوثر	۲	۹۵۷

نماز جمعہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	جمعہ	۹	۸۸۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نماز جنازہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۴	۳۱۸

نماز خوف

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۰	۶۱
۵	نساء	۱۰۲	۱۴۹

نماز قصر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۰۱	۱۴۸، ۱۴۹

نماز جماعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۲۰۴	۲۸۰
۲۸	جمعہ	۹، ۱۰	۸۷۴

نوافل و تہجد

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۴۶۴
۲۶	ذاریات	۱۸	۸۳۱
۲۹	مزمل	۲ تا ۸	۹۱۵ و ۹۱۶
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷، ۹۱۸
۲۹	دہر	۲۶	۹۲۵

دعا کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۳ و ۴۴
۹	اعراف	۱۸۰	۲۷۶
۱۹	نمل	۵۹	۶۰۸
۲۰	نمل	۶۲	۶۰۹
۲۴	مومن	۱۴	۶۴۷
۲۴	مومن	۶۰	۷۵۵
۲۴	مومن	۶۵	۷۵۶
۲۷	رحمٰن	۲۹	۸۴۹

دعائیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۱ تا ۷	۲
۱	بقرہ	۱۲۶، ۱۲۷	۲۹، ۳۰
۲	بقرہ	۲۰۰ و ۲۰۱	۴۸
۳	بقرہ	۲۸۵ و ۲۸۶	۷۴ و ۷۵
۳	آل عمران	۸ و ۹	۷۸، ۷۹
۳	آل عمران	۱۶	۸۱
۳	آل عمران	۲۶ و ۲۷	۸۳ و ۸۴
۳	آل عمران	۳۸	۸۶
۳	آل عمران	۵۳	۸۹
۴	آل عمران	۱۴۷	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۹۱ تا ۱۹۴	۱۱۸ و ۱۱۹
۷	مائدہ	۱۱۴	۲۰۱
۹	اعراف	۸۹	۲۵۷
۹	اعراف	۱۲۶	۲۶۲
۹	اعراف	۱۵۱	۲۶۸
۹	اعراف	۱۵۵	۲۶۹
۱۱	توبہ	۱۲۹	۳۲۹
۱۱	یونس	۸۵	۳۴۷
۱۱	یونس	۸۹	۳۴۷
۱۲	ہود	۴۵	۳۶۰
۱۲	ہود	۴۶	۳۶۱
۱۳	یوسف	۱۰۱	۳۹۳
۱۳	ابراہیم	۳۵ تا ۴۱	۴۱۳ و ۴۱۴
۱۵	بنی اسرائیل	۲۴	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۴
۱۵	کہف	۱۰	۴۶۸، ۴۶۹
۱۶	مریم	۴ تا ۶	۴۸۶
۱۶	طٰہٰ	۲۵ تا ۳۵	۴۹۹، ۵۰۰
۱۶	طٰہٰ	۱۱۴	۵۱۰
۱۷	انبیاء	۸۳	۵۲۴
۱۷	انبیاء	۸۷	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۸۹	۵۲۵
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۵۲۸
۱۸	مؤمنون	۲۶	۵۴۷، ۵۴۸
۱۸	مؤمنون	۲۹	۵۴۸
۱۸	مؤمنون	۹۳ و ۹۴	۵۵۵
۱۸	مؤمنون	۹۷ و ۹۸	۵۵۵
۱۸	مؤمنون	۱۰۹	۵۵۶
۱۸	مؤمنون	۱۱۸	۵۵۷
۱۹	فرقان	۶۵	۵۸۲
۱۹	فرقان	۷۴	۵۸۳
۱۹	شعراء	۸۳ تا ۸۶	۵۹۰
۱۹	شعراء	۱۱۸	۵۹۲
۱۹	شعراء	۱۶۹	۵۹۶
۱۹	نمل	۱۹	۶۰۳
۱۹	نمل	۴۴	۶۰۷
۱۹	نمل	۵۹	۶۰۸
۲۰	قصص	۱۶ و ۱۷	۶۱۷
۲۰	قصص	۲۱	۶۱۸
۲۰	قصص	۲۴	۶۱۹
۲۰	عنکبوت	۳۰	۶۳۷
۲۳	صافات	۱۰۰	۷۱۷
۲۳	ص	۳۵	۷۲۶
۲۴	زمر	۴۶	۷۳۹
۲۴	مومن	۷ تا ۹	۷۴۶
۲۶	احقاف	۱۵	۸۰۳، ۸۰۴
۲۷	قمر	۱۰	۸۴۴
۲۸	حشر	۱۰	۸۷۳
۲۸	ممتحنہ	۴ و ۵	۸۷۷
۲۸	تحریم	۸	۸۹۵
۲۸	تحریم	۱۱	۸۹۶
۲۹	قلم	۲۹	۹۰۲
۲۹	نوح	۲۵	۹۱۲
۲۹	نوح	۲۷	۹۱۲
۲۹	نوح	۲۸	۹۱۲
۳۰	فلق	۱ تا ۵	۹۵۹
۳۰	ناس	۱ تا ۶	۹۵۹

ذکرِ الٰہی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۲	۴۶
۲	بقرہ	۱۹۸	۴۷ و ۴۸
۲	بقرہ	۲۰۰	۴۸
۲	بقرہ	۲۰۲	۴۸
۳	آل عمران	۴۱	۸۶
۴	آل عمران	۱۹۱	۱۱۸، ۱۱۹
۵	نساء	۱۰۳	۱۵۰
۹	اعراف	۲۰۵	۲۸۱
۱۳	رعد	۲۸	۴۰۲
۲۱	عنکبوت	۴۵	۶۴۱
۲۱	احزاب	۲۱	۶۷۱
۲۲	احزاب	۴۱	۶۷۹
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۹	مزمل	۸	۹۱۶
۲۹	دہر	۲۵	۹۲۵

زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور مصارف

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۳	۱۱
۱	بقرہ	۸۳	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۱	بقرہ	۱۷۷	۴۱
۲	بقرہ	۱۹۶ و ۱۹۷	۴۶ و ۴۷
۲	بقرہ	۲۱۶	۵۲
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۳	بقرہ	۲۵۴	۶۵
۳	بقرہ	۲۶۱ تا ۲۶۵	۶۸ تا ۷۰
۳	بقرہ	۲۶۷، ۲۶۸	۷۱
۳	بقرہ	۲۷۰ تا ۲۷۴	۷۱، ۷۲، ۷۳
۳	بقرہ	۲۷۶ و ۲۷۷	۷۳
۴	آل عمران	۹۲	۹۷
۵	نساء	۷۷	۱۴۱
۸	انعام	۱۴۱	۲۳۲
۹	انفال	۳	۲۸۲
۱۰	توبہ	۱۸	۳۰۱
۱۰	توبہ	۶۰	۳۱۲
۱۳	رعد	۲۲	۴۰۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۳	ابراہیم	۳۱	۴۱۲
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۱۷	حج	۳۵	۵۳۶
۱۷	حج	۴۱	۵۳۷
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۱۸	نور	۵۶	۵۷۰
۱۹	فرقان	۶۷	۵۸۱
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۰	قصص	۷۷	۶۲۹
۲۱	روم	۳۹	۶۵۱
۲۲	احزاب	۳۲	۶۷۳
۲۲	سبا	۳۹	۶۹۰
۲۷	حدید	۷	۸۵۹
۲۷	حدید	۱۰ و ۱۱	۸۵۹ و ۸۶۰
۲۸	مجادلہ	۱۲ و ۱۳	۸۶۸
۲۸	حشر	۵ تا ۹	۸۷۱ تا ۸۷۳
۲۸	منافقون	۱۰	۸۸۷
۲۸	تغابن	۱۶ و ۱۷	۸۹۰
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷
۲۹	دھر	۸ و ۹	۹۲۴
۳۰	بلد	۱۱ تا ۱۶	۹۴۷
۳۰	لیل	۱۸	۹۴۹
۳۰	بینہ	۵	۹۵۳

دکھلاوے کی خیرات یا دیکر احسان جتانا

پاره	سورة	آیة	صفحه
۳	بقرہ	۲۶۳ و ۲۶۴	۶۹
۵	نساء	۳۸	۱۳۳

بخل کی مذمت

پاره	سورة	آیة	صفحه
۳	بقرہ	۲۶۸	۷۱
۴	آل عمران	۱۸۰	۱۱۹
۵	نساء	۳۷	۱۳۳
۵	نساء	۳۹	۱۳۳

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۰	توبہ	۶۹	۳۱۴
۱۰	توبہ	۷۹	۳۱۷
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۰	۴۶۵
۲۴	حم سجدہ	۷	۷۶۱
۲۶	محمد	۳۷ و ۳۸	۸۱۴
۲۷	حدید	۲۴	۸۶۳
۲۸	مجادلہ	۱۷	۸۶۹
۲۹	حاقہ	۳۴	۹۰۶
۳۰	فجر	۱۷ تا ۲۰	۹۳۶
۳۰	لیل	۸ تا ۱۱	۹۴۹
۳۰	ہمزہ	۲ تا ۴	۹۵۶
۳۰	ماعون	۳	۹۵۷
۳۰	ماعون	۷	۹۵۸

فضول خرچی کی ممانعت

پاره	سورة	آیة	صفحه
۸	اعراف	۳۱	۲۴۴
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶ و ۲۷	۴۵۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۹	۴۵۴

خمس

پاره	سورة	آیة	صفحه
۹	انفال	۱	۲۸۱
۱۰	انفال	۴۱	۲۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۴۹
۲۲	احزاب	۲۷	۶۷۲
۲۸	حشر	۶ تا ۹	۸۷۱ تا ۸۷۳

فکہ

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۴۹

روزہ

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۱۸۳ تا ۱۸۶	۴۲ و ۴۳
۲	بقرہ	۱۸۸	۴۳ و ۴۴

اعتکاف

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۹
۲	بقرہ	۱۸۷	۴۴
۱۷	حج	۲۵	۵۳۴

شب قدر

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲۵	دخان	۳ تا ۵	۷۹۰
۳۰	قدر	۱ تا ۵	۹۵۲

حج وعمرہ طواف وسعی وغیرہ

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۱۵۹	۳۷
۲	بقرہ	۱۹۶ تا ۲۰۳	۴۷ تا ۴۹
۴	آل عمران	۹۷	۹۷ و ۹۸
۶	مائدہ	۳	۱۶۹ و ۱۷۰
۷	مائدہ	۹۵ تا ۹۷	۱۹۶
۱۷	حج	۲۶ تا ۲۹	۵۳۴
۱۷	حج	۳۳ و ۳۴	۵۳۵
	فتح	۲۷	۸۲۱

حج اکبر

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۰	توبہ	۳	۲۹۸

قربانی

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۷	حج	۲۸	۵۳۴
۱۷	حج	۳۶ و ۳۷	۵۳۶
۳۰	کوثر	۲	۹۵۷

جہاد کی ترغیب

پاره	سورة	آیة	صفحه
۱۰	توبہ	۲۴	۳۰۳
۱۰	توبہ	۸۸ و ۸۹	۳۱۹
۱۱	توبہ	۱۲۰ و ۱۲۱	۳۲۷ و ۳۲۸

جہاد

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲
۲	بقرہ	۲۴۵	۶۲
۵	نساء	۷۴ و ۷۶	۱۴۱
۵	نساء	۸۴	۱۴۳
۶	مائدہ	۳۶	۱۸۰
۱۰	توبہ	۳۶	۳۰۶
۱۰	توبہ	۴۱	۳۰۸
۱۰	توبہ	۷۳	۳۱۶
۱۰	توبہ	۱۲۳	۳۲۸
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۲۶	محمد	۴	۸۰۹

مہاجرین وانصار کی فضیلت

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۲۱۹	۵۳
۴	آل عمران	۱۵۷ و ۱۵۸	۱۱۱
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۲۰
۵	نساء	۷۴	۱۴۰
۵	نساء	۹۵ و ۹۶	۱۴۷
۶	مائدہ	۵۵	۱۸۴
۱۰	انفال	۷۲	۲۹۶
۱۰	انفال	۷۴ و ۷۵	۲۹۷
۱۰	توبہ	۲۰	۳۰۹
۲۱	عنکبوت	۶۹	۶۴۵

حرمت کے مہینے اور حکم

پاره	سورة	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۱۹۵	۴۶
۲	بقرہ	۲۱۸	۵۳
۱۰	توبہ	۴	۲۹۷
۱۰	توبہ	۵	۲۹۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
10	توبہ	36 و 37	306 و 307

شہدائے راہِ خدا زندہ ہیں۔

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	155	36
4	آل عمران	169	114

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
4	آل عمران	104	99
4	آل عمران	110	100
9	اعراف	199	280
17	حج	41	537
21	لقمان	17	657 و 658
27	ذاریات	1 تا 60	831 تا 835
27	طور	1 تا 49	835 تا 839

مکاسب
معاملات کی پابندی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
6	مائدہ	1	168

حصول معاش کے طریقے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	169	39
2	بقرہ	199	48
8	اعراف	10	240
13	یوسف	55	305
14	حجر	19 و 20	418
14	نحل	10 تا 14	427 و 428
16	طٰہٰ	84	506
26	ق	7 تا 11	827
28	جمعہ	9 تا 11	884
29	قلم	8 تا 10	901
29	مزمل	20	917

لونڈیوں سے خرچی نہ کمواؤ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
18	نور	33	565

شراب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	219	53
7	مائدہ	90	194

جُوا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	219	53
7	مائدہ	90	194

بُت سازی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
7	مائدہ	90	194

شگون

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
7	مائدہ	90	194

رشوت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	188	45

سحر اور اس کی تاثیر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
1	بقرہ	102	23 و 24
9	اعراف	109 تا 120	260 و 261
11	یونس	76 تا 81	345 و 346
16	طٰہٰ	59 تا 72	502 و 503، 504
30	فلق	4	959

ناچ گانا باجا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
17	حج	30	534
21	لقمان	6	655

ناپ تول

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
8	انعام	152	235
8	اعراف	85	256
12	ہود	85	347 و 348
15	بنی اسرائیل	35	454
19	شعراء	181 تا 183	597
27	رحمٰن	8 و 9	848
27	حدید	25	863
30	تطفیف	1 تا 4	937

خرید و فروخت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
3	بقرہ	275	73
3	بقرہ	282	76
5	نساء	29	130
18	نور	37	566
28	جمعہ	9	884

احتکار

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
13	یُوسف	88	391

سُود

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
3	بقرہ	275 و 276	73
3	بقرہ	278 و 279	74
3	آل عمران	130	104
6	نساء	161	143 و 144
21	روم	39	651

تجارت آخرت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	208	49
11	توبہ	111	325
22	فاطر	30 و 31	699
28	صف	11	881

قرض و رہن

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	246	62
3	بقرہ	280	74
3	بقرہ	282 و 283	76
28	تغابن	17	890

حجر (کورٹ آف وارڈس)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
4	نساء	3	122
4	نساء	5 و 6	122 و 123
4	نساء	9 و 10	124
8	انعام	152	235
14	نحل	75	438

ضمانت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
13	یوسف	72	388
29	قلم	30	902

صلح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
2	بقرہ	225	55
5	نساء	35	132
5	نساء	114	152
5	نساء	128	156
9	انفال	1	281
26	حجرات	9 و 10	823

شرکت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
10	انفال	41	289
10	انفال	69	295
10	توبہ	60	312

مضاربت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
5	نساء	101	149
28	جمعہ	10	884
29	مزمل	20	917

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ

ابضاع (پونجی)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۳	یوسف	۶۲	۳۸۶
۱۳	یوسف	۶۵	۳۸۶ ۳۸۷
۱۳	یوسف	۸۸	۳۹۱

ودیعت (امانت)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۳	۷۶
۳	آل عمران	۷۵	۹۳
۵	نساء	۵۸	۱۳۷
۱۲	یوسف	۵۲	۳۸۴
۱۸	مومنون	۸	۵۴۵

خیانت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۷۵	۹۳
۴	آل عمران	۱۶۱	۱۱۲
۹	انفال	۲۷	۲۸۶
۱۷	حج	۳۸	۵۳۶

عاریت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۷۰
۳۰	ماعون	۷	۹۵۷

اجارہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۲۶	۶۱۹
۲۰	قصص	۲۷	۶۱۹

وکالت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۷	۶۰
۱۵	کہف	۱۹	۴۷۱
۱۵	کہف	۶۲	۴۷۹

وقف صدقہ ہبہ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۶
۲	بقرہ	۱۷۸	۴۲

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۹۲	۹۷
۲۹	مزمل	۲۰	۹۱۷ و ۹۱۸

گھوڑدوڑ اور تیر اندازی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۰	۲۹۳
۱۲	یوسف	۱۷	۳۷۷
۲۸	حشر	۷	۸۰۲

وصیت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۰ تا ۱۸۲	۴۲
۲	بقرہ	۲۴۰	۶۱
۳	بقرہ	۲۹۰	۶۸
۵	نسا	۱۱ و ۱۲	۱۲۴ و ۱۲۵
۷	مائدہ	۱۰۶ تا ۱۰۸	۱۹۸ ۱۹۹

نکاح

خِطبہ (منگنی)!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹

عقدِ دائمی (نکاح)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۱۸	مومنون	۵ تا ۷	۵۴۵
۱۸	نور	۳۲	۵۶۴
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۸

عقدِ منقطع (مُتعہ)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۲۴	۱۲۹

لونڈی کی حِلّت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	مومنون	۶	۵۴۵
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷ ۶۷۸

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ

لے پالک کی مطلقہ سے نکاح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴	۶۶۷
۲۲	احزاب	۳۷	۶۷۵

کتابیہ عورتوں کی حِلّت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۵	۱۷۲

کافر و مشرک سے نکاح کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۱	۵۴
۲۸	ممتحنہ	۱۰	۸۷۹

حرام عورتیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۲۲ تا ۲۴	۱۲۸ تا ۱۲۹

نیک چلنوں سے نکاح کی ترغیب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲

زانی، زانیہ اور بدکار سے نکاح کی کراہت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳	۵۵۸
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲

لونڈیوں سے نکاح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۲۵	۱۲۹ و ۱۳۰

بیوہ کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۲	بقرہ	۲۴۱	۶۱
۱۸	نور	۳۲	۵۶۴

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ

مہر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۸	۶۰
۴	نساء	۴	۱۳۲
۴	نساء	۲۰	۱۲۷
۲۰	قصص	۲۷	۶۱۹

تعدد ازواج اور عدل

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۳	۱۲۳
۵	نساء	۱۲۹	۱۵۶

نشوز (نافرمانی) وغیرہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۳۴ و ۳۵	۱۳۲
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶

حقوق زوجیت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۶	۴۴
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۶
۴	نساء	۱۹ تا ۲۱	۱۲۷ و ۱۲۸
۵	نساء	۳۴ و ۳۵	۱۳۲
۵	نساء	۱۲۹	۱۵۶
۲۸	طلاق	۶	۸۹۲

لاوارث لڑکیاں!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۴	۱۲۲
۵	نساء	۱۲۷	۱۵۵

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۶
۵	نساء	۳۴	۱۳۲

عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۳	۵۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زنا و لواطہ کی ممانعت و مذمت!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲	۴۵۴
۱۸	نور	۳،۲	۵۵۸
۱۸	نور	۳۱	۵۴۴
۱۸	نور	۳۳	۵۶۵

عورتوں کا فطرتی شرم و لحاظ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۲۵	۶۱۹

دنیا کے کاموں میں عورتوں کی کمزوری

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	زخرف	۱۸	۷۸۲

پردہ کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۷ تا ۲۹	۵۴۲ تا ۵۴۴
۱۸	نور	۵۸ تا ۶۰	۵۷۰ و ۵۷۱
۲۰	احزاب	۵۲	۶۷۸
۲۲	احزاب	۵۵	۶۸۰
۲۲	احزاب	۵۹	۶۸۰

عورتوں کے زیور پہننے کا جواز

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۴	نحل	۱۴	۴۲۷ و ۴۲۸
۲۲	فاطر	۱۳	۶۹۶

رضاعت و نفقہ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۸
۲۸	طلاق	۶،۷	۸۹۲

طلاق

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۸ تا ۲۳۳	۵۴ تا ۶۰
۲	بقرہ	۲۳۶ و ۲۳۸	۶۰
۲	بقرہ	۲۴۲	۶۱
۴	نساء	۲۰	۱۲۷
۵	نساء	۱۳۰	۱۵۶
۲۲	احزاب	۴۹	۶۷۷

طلاق کی کراہت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۳۷	۶۷۵
۲۲	احزاب	۵۲	۶۷۸
۲۸	طلاق	۱	۸۹۱ و ۸۹۲

عدۃ طلاق و وفات

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۹	۵۶
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۹
۲	بقرہ	۲۳۷	۶۰
۴	نساء	۱۵	۱۲۶
۲۲	احزاب	۴۹	۶۷۷
۲۸	طلاق	۱ تا ۶	۸۹۱ ۸۹۲

خلع اور مبارات

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۰	۵۶
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶

ظہار

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴	۶۶۷
۲۸	مجادلہ	۲ تا ۴	۸۸۵ و ۸۸۶

ایلا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۷	۵۵

لعان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۶ تا ۱۰	۵۵۹

عتق

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳۳	۵۶۵
۲۲	احزاب	۳۷	۶۶۵

مکاتبہ اور غلاموں کی تہذیب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۳۳	۵۶۵
۱۸	نور	۵۸	۵۷۰

اقرار

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۸۴	۱۹
۳	آل عمران	۸۱	۹۴ و ۹۵
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷
۶	مائدہ	۲	۱۶۹
۸	انعام	۱۳۱	۲۲۹
۹	اعراف	۱۷۲	۲۷۵
۱۱	توبہ	۱۰۲	۳۲۳
۲۴	زمر	۷۱	۷۴۳ و ۷۴۴
۲۹	ملک	۹	۸۹۸
۲۹	ملک	۱۱	۸۹۸

یمین (قسم)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۵۵
۲	بقرہ	۲۲۴	۵۵
۷	مائدہ	۸۹	۱۹۴
۱۴	نحل	۹۱،۹۲	۴۴۲
۲۸	تحریم	۲	۸۹۴

نذر (منت)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۷۰	۷۱
۱۴	نحل	۵۶	۴۳۴
۱۷	حج	۲۹	۵۳۴
۲۹	دہر	۷	۹۲۴

عہد (پیمان)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۵
۱۴	نحل	۹۱،۹۲	۴۴۲
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴	۴۵۴

صید و ذبائح (شکار اور ذبح)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲	۱۶۹
۶	مائدہ	۴	۱۷۱
۶	مائدہ	۵	۱۷۱
۷	مائدہ	۹۶	۱۹۶
۸	انعام	۱۱۸ و ۱۱۹	۲۲۶
۸	انعام	۱۲۱	۲۲۷
۸	انعام	۱۳۸ و ۱۳۹	۲۳۱
۸	انعام	۱۴۵	۲۳۳
۱۴	نحل	۱۱۵	۴۴۶

اطعمہ اشربہ (کھانا پینا)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۸
۲	بقرہ	۱۶۸	۳۹
۲	بقرہ	۱۷۲ و ۱۷۳	۳۹ و ۴۰
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۴	آل عمران	۹۳	۹۷
۶	مائدہ	۲	۱۶۹
۶	مائدہ	۴	۱۷۰ و ۱۷۱
۶	مائدہ	۵	۱۷۱
۶	مائدہ	۶	۱۷۲
۷	مائدہ	۸۷ و ۸۸	۱۹۳ و ۱۹۴
۷	مائدہ	۹۳	۱۹۵
۷	مائدہ	۹۶	۱۹۶
۷	مائدہ	۹۶	۱۹۶
۸	انعام	۱۱۸ و ۱۱۹	۲۲۶

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۲۱	۲۲۷
۸	انعام	۱۳۸ و ۱۳۹	۲۳۱
۸	انعام	۱۴۵ و ۱۴۶	۲۳۳ و ۲۳۴
۸	اعراف	۳۲ و ۳۳	۲۴۴
۱۱	یونس	۵۹	۳۴۲
۱۴	نحل	۱۴	۴۲۷
۱۴	نحل	۶۹	۴۳۷
۱۴	نحل	۱۱۴ تا ۱۱۶	۴۴۶
۱۷	حج	۳۰	۵۳۵

جن کی چیز بغیر اجازت کھا سکتے ہیں۔

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۶۱	۵۷۱ و ۵۷۲
۲۲	فاطر	۳	۶۹۴

غصب (ناحق مال کھانا)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۹	۴۵
۵	نساء	۲۹	۱۳۰
۶	نساء	۱۶۱	۱۶۳
۶	مائدہ	۴۳	۱۸۲ و ۱۸۳
۶	مائدہ	۶۳	۱۸۸

شفعہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۵	۴۳
۲	بقرہ	۲۲۰	۵۳
۶	مائدہ	۷	۱۷۲

لقطہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۲	یوسف	۱۰	۳۷۶
۲۰	قصص	۸	۶۱۵

میراث (ترکہ)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۷ تا ۸	۱۲۳ و
۴	نساء	۱۱ تا ۱۳	۱۲۴

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱۹	۱۲۷
۵	نساء	۳۳	۱۳۱
۶	نساء	۱۷۶	۱۶۸
۱۰	انفال	۷۵	۲۹۷
۱۶	مریم	۵۵	۴۸۶
۱۹	نمل	۱۶	۶۰۲
۲۱	احزاب	۶	۶۶۶

قضاء (حکم) اور انصاف

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۴	۵۱
۳	آل عمران	۲۳	۸۳
۵	نساء	۵۸	۱۳۷
۵	نساء	۶۰	۱۳۸
۵	نساء	۶۵	۱۳۹
۵	نساء	۱۰۵	۱۵۰
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷
۶	مائدہ	۹	۱۷۳
۶	مائدہ	۴۳ تا ۴۴	۱۸۲ و ۱۸۳
۶	مائدہ	۴۸ و ۴۹	۱۸۴
۶	مائدہ	۵۰	۱۸۴
۷	مائدہ	۹۵	۱۹۵ و ۱۹۶
۸	انعام	۱۵۲	۲۲۵
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۲
۱۷	انبیاء	۷۸	۵۲۳
۱۸	نور	۴۸ و ۴۹	۵۶۸
۲۳	ص	۲۶	۷۲۵
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳
۲۶	حجرات	۹	۸۲۳
۲۸	ممتحنہ	۸	۸۷۸

شہادت (گواہی)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۴۰	۳۲
۳	بقرہ	۲۸۲ تا ۲۸۳	۷۶ تا ۷۷
۳	آل عمران	۱۸	۸۱ / ۸۲
۵	نساء	۱۳۵	۱۵۷

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۹	۱۷۳
۷	مائدہ	۱۰۶ تا ۱۰۸	۱۹۸ و ۱۹۹

حدود و تعزیرات

قصاص

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۹ و ۱۸۰	۴۲
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۳

شوہر دار عورت سے زنا اور لواطہ کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۱۵ و ۱۶	۱۲۶

زنا کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲	۵۵۸

قتلِ خطا و عمد اور اس کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۲ و ۹۳	۱۴۶
۶	مائدہ	۳۲	۱۷۹
۸	انعام	۱۵۱	۲۲۵
۱۸	مومنون	۱۲ تا ۱۴	۵۴۶

خدا اور رسولؐ سے لڑنے والے اور مفسد کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۳ و ۳۴	۱۸۰
۹	انفال	۱۳ و ۱۴	۲۸۴
۲۸	حشر	۳۲	۸۶۲

چور کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۸ و ۳۹	۱۸۱

ڈکیتی (رہزنی) کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۳	۱۷۹ و ۱۸۰

تہمتِ زنا کی سزا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۴	۵۵۸
۱۸	نور	۲۳ و ۲۴	۵۶۲

قصۂ افک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۱۱ تا ۲۰	۵۵۹ تا ۵۶۱

انتظام ملکی تمدن اور سیاست

مومنین کفار و منافقین کو بہی خواہ اور سرپرست نہ بنائیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۴
۵	نساء	۸۹	۱۴۴
۵	نساء	۱۴۴	۱۹۰
۶	مائدہ	۵۲	۱۸۵

امورِ دین میں لڑنے والے کفار سے دوستی کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۹	۸۷۸

مومن کا قتل جائز نہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۲	۱۴۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جہاد کے قبل خوب تحقیق کرلو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۴	۱۴۶/۱۴۷

جو اپنے کو مومن کہے اُسے مومن سمجھو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۴	۱۴۶ و ۱۴۷

مظلوم کو بدلا لینا چاہیئے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۳۹، ۴۰	۵۳۷

ظلم کا بدلا لینے میں کچھ مضائقہ نہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	شوریٰ	۳۹، ۴۰	۷۷۷

صُلح جُو سے صلح کرو اور نہ لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۵
۱۰	انفال	۹۱	۲۹۳

اقرار و عہد کی پابندی کرو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲	۱۶۸ و ۱۶۹
۸	انعام	۱۵۲	۲۳۵

جن سے معاہدہ ہو اُن سے نہ لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۵
۱۰	انفال	۷۲	۲۹۶
۱۰	توبہ	۴	۲۹۸

جو کفار معاہدہ توڑ دیں اُن سے لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱۲ تا ۱۶	۳۰۰/۳۰۱

مشرکین جبتک معاہدے کے پابند رہیں تم بھی رہو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۷	۲۹۹

دغاباز و مکار کے معاہدے کا اعتبار نہ کرو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۵۸	۲۹۳
۱۰	توبہ	۸	۲۹۹

جو کفار اپنی قوم کی شرارت سے بیزار ہوں اُن سے نہ لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۵

جو کفار نہ کنارہ کش ہوں نہ صلح جو اور نہ شرارت سے باز آئیں اُن سے لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۱	۱۲۵
۹	انفال	۳۸، ۳۹	۲۸۸

جو تم سے لڑے تم بھی لڑو، مگر زیادتی نہ کرو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۱	۴۵ و ۴۶
۲	بقرہ	۱۹۵	۴۶
۱۴	نحل	۱۲۶	۴۴۸

جس نے تم کو شہر بدر کیا تم بھی کردو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۴۶

فسادی کفّار کو جہاں پاؤ قتل کرو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۴۶
۱۰	توبہ	۵	۲۹۸

خانۂ کعبہ کے پاس بھی جنگ نہ کرو مگر جب کفار ابتداء کریں!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۴۶

فساد کے مٹنے اور دینِ خدا کے پھیلانے تک جہاد کئے جاؤ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۳	۴۶
۹	انفال	۳۹	۲۸۸
۱۰	انفال	۷۳	۲۹۶

فساد قتل سے زیادہ بُرا ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲

مشورہ کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱ و ۱۱۲
۲۵	شوریٰ	۳۸	۷۷۷

کفار و منافقین کو دھمکی!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۵۹	۲۹۳
۱۰	توبہ	۲ و ۳	۲۹۷ و ۲۹۸
۱۰	توبہ	۷۴	۳۱۶

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۵، ۸	۲۹۸ و ۲۹۹
۲۲	احزاب	۶۰، ۶۱	۶۸۱

جو کفار تم سے دین میں نہ جھگڑیں اُن کے ساتھ نیکی انصاف اور دوستی میں مضائقہ نہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۸	۸۷۸

اپنے لوگوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۱۸	۱۰۲

کفار جب تک جزیہ نہ دیں لڑے جاؤ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۹	۳۰۴

تم جب تک مرتد نہ ہو جاؤ کفار جنگ سے باز نہ آئیں گے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲

مرتد کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲
۶	مائدہ	۵۵	۱۸۹

آپس میں نہ لڑو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۴۶	۲۹۰

جنگ کے طریقے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۱	۱۳۹ و ۱۴۰
۵	نساء	۱۰۴	۱۵۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۷	۲۸۲
۹	انفال	۱۲	۲۸۳
۹	انفال	۱۶	۲۸۴
۱۰	انفال	۴۵	۲۹۰
۱۰	انفال	۵۷	۲۹۳
۱۰	انفال	۶۰	۲۹۳
۱۰	انفال	۶۵	۲۹۴
۱۰	توبہ	۵	۲۹۸
۱۰	توبہ	۴۶	۳۰۹

موقعِ جنگ میں منافقین کی حالت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۲ و ۷۳	۱۴۰
۵	نساء	۷۷ و ۷۸	۱۴۱-۱۴۲
۱۰	انفال	۴۷	۲۹۰
۱۰	توبہ	۵۶ و ۵۷	۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۰	۳۱۹-۳۲۰
۱۰	توبہ	۹۳	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۴ تا ۹۶	۳۲۱

جنگ سے بھاگنے اور جان چرانے کی مذمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱۵ و ۱۶	۲۸۴
۱۰	توبہ	۳	۲۹۷-۲۹۸
۱۰	توبہ	۴۲ تا ۴۹	۳۰۸ تا ۳۱۰

کفار و مشرکین سے بیزاری

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱ و ۳	۲۹۷-۲۹۸

جو کفر سے توبہ کرے وہ تمہارا بھائی ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱۱	۳۰۰

اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۶	۴۶

تقیہ کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۴
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۴ و ۴۴۵

غنیمت و فئی کا حکم!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱	۲۸۱
۱۰	انفال	۴۱	۲۸۹
۱۰	انفال	۶۹	۲۹۵

قیدی کا حکم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۷ و ۶۸	۲۹۵
۱۰	انفال	۷۰ و ۷۱	۲۹۵ و ۲۹۶

مشرک بھی پناہ مانگے تو دو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۶	۲۹۸-۲۹۹

کمزور، مریض، مفلس اور بے سواری پر جہاد نہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۹۱ و ۹۲	۳۲۰

والدین، ہمسایہ، احباب، قرابتدار اور حاکم وغیرہ کے حقوق اور اُن کے ساتھ برتاؤ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۷	۴۱
۲	بقرہ	۱۸۰	۴۲
۵	نساء	۳۳	۱۳۱
۵	نساء	۳۶	۱۳۲
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۱-۴۴۲
۱۵	بنی اسرائیل	۲۳ تا ۲۹	۴۵۳
۱۶	مریم	۱۴	۴۸۷
۱۸	نور	۲۲	۵۶۱ و ۵۶۲
۲۰	عنکبوت	۸	۶۳۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱
۲۱	لقمان	۱۴ و ۱۵	۶۵۷
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷-۶۶۸
۲۶	احقاف	۱۵	۸۰۳ و ۸۰۴
۲۶	محمد	۲۲	۸۱۲
۲۶	حجرات	۱۰	۸۲۳

تہذیب اخلاق

اِتقا و پرہیزگاری

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱	۶
۱	بقرہ	۴۱	۱۰
۲	بقرہ	۱۷۷	۴۱
۲	بقرہ	۲۰۴	۴۹
۴	آل عمران	۱۰۲	۹۸ و ۹۹
۴	آل عمران	۱۳۰	۱۰۴
۴	نساء	۱	۱۲۱-۱۲۲
۶	مائدہ	۳	۱۶۹ و ۱۷۰
۶	مائدہ	۳۶	۱۸۰
۷	مائدہ	۸۸	۱۹۳ و ۱۹۴
۱۱	توبہ	۱۱۹	۳۲۷
۲۱	احزاب	۱	۶۶۶
۲۲	احزاب	۷۰	۶۸۲
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴
۲۷	حدید	۲۸	۸۶۴
۲۸	مجادلہ	۹	۸۶۷
۲۸	حشر	۱۸	۸۷۴
۲۸	تغابن	۱۶	۸۹۰
۲۸	طلاق	۴ و ۵	۸۹۱-۸۹۲
۲۸	طلاق	۱۰	۸۹۳

بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۱	۲۳۵
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲	۴۵۴
۲۵	شوریٰ	۳۷	۷۷۷

صبر کی ہدایت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۵	۱۱
۱۴	نحل	۱۲۷	۴۴۸
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲-۴۷۳
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۵۱۲
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۱	لقمان	۱۷	۶۵۸
۲۳	ص	۱۷	۷۲۴
۲۳	زمر	۱۰	۷۳۳
۲۴	مومن	۵۵	۷۵۴
۲۴	مومن	۷۷	۷۵۸
۲۴	حٰم سجدہ	۳۵	۷۹۶
۲۵	شوریٰ	۴۳	۷۷۷ و ۷۷۸
۲۶	احقاف	۳۵	۸۰۸
۲۶	ق	۳۹	۸۳۰
۲۷	طور	۴۸	۸۳۹
۲۹	قلم	۴۸	۹۰۴
۲۹	معارج	۵	۹۰۷
۲۹	مزمل	۱۰	۹۱۶
۲۹	دہر	۲۴	۹۲۵
۳۰	بلد	۷	۹۴۷

درگذر کیا کرو!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱-۱۱۲
۹	اعراف	۱۹۹	۲۸۰
۲۵	شوریٰ	۳۷	۷۷۷
۲۵	شوریٰ	۴۰	۷۷۷
۲۵	شوریٰ	۴۳	۷۷۷-۷۷۸
۲۵	زخرف	۸۹	۷۹۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	تغابن	۱۴	۸۶۹
جوابِ جاہلاں باشد خموشی !			
۹	اعراف	۱۹۹	۲۸۰
۱۹	فرقان	۶۳	۵۸۲
۲۰	قصص	۵۵	۶۲۵
سرگوشی کی مذمّت			
۵	نساء	۱۱۴	۱۵۲
۲۸	مجادلہ	۹-۱۰	۸۶۷
نرمیٔ قلب			
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت			
۱	بقرہ	۴۴	۱۱
۲۸	صف	۱	۸۸۰
خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو			
۲۰	قصص	۵۴	۶۲۵
۲۴	حٰم سجدہ	۳۴	۷۶۶
خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو			
۲۴	زمر	۵۳	۷۴۵
آدابِ مناظرہ			
۱۴	نحل	۱۲۵	۴۴۸
۲۱	عنکبوت	۴۶	۶۶۱
ہر کام کے ارادے کے وقت انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیا کرو			
۱۵	کہف	۲۳، ۲۴	۴۷۱، ۴۷۲

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
لغو باتوں سے بچتے رہو			
۱۷	حج	۳۰	۵۳۵
۱۸	مومنون	۳	۵۴۵
اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو			
۱۸	مومنون	۵	۵۴۵
ملاقات کی تہذیب			
۱۸	نور	۲۷تا۲۹	۵۶۳
۱۸	نور	۵۸	۵۷۰
۱۸	نور	۶۱	۵۷۲
آدابِ مجلس			
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۹
۲۶	حجرات	۲	۸۲۲
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۸
جب کہو تو درست بات کہو			
۲۲	احزاب	۷۰	۶۸۴
تکبر نہ کرو			
۱۵	بنی اسرائیل	۳۷، ۳۸	۴۵۵
۲۱	لقمان	۱۸	۶۵۸
انکسار و فروتنی !			
۱۹	فرقان	۶۳	۵۸۲
۱۹	شعراء	۲۱۵	۵۹۹
۲۱	لقمان	۱۹	۶۵۸
۲۶	حجرات	۳	۸۲۲
خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو			
۲۳	ص	۲۶	۷۲۵
۲۵	شوریٰ	۱۵	۷۷۳

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
قدیمان خود را بیفزائے قدر			
۷	انعام	۵۳	۲۱۳
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲
اتفاق کی خوبی !			
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۹
۴	آل عمران	۱۰۳	۹۹
خودداری بھی بُری بات نہیں			
۷	مائدہ	۱۰۵	۱۹۸
گالی نہ بکو			
۷	انعام	۱۰۸	۲۲۴
مفلسی کے خوف سے اولاد کو نہ مار ڈالو			
۸	انعام	۱۵۱	۲۳۵
۱۵	بنی اسرائیل	۳۱	۴۵۴
بیوقوفوں اور بچوں کے ہاتھ میں مال نہ دو۔			
۴	نساء	۵	۱۲۲
بُری صحبت میں نہ بیٹھو			
۵	نساء	۱۴۰	۱۵۹
۷	انعام	۶۸	۲۱۵
ہر بات کی خواہ مخواہ رالم نہ پوچھو			
۷	مائدہ	۱۰۱	۱۹۷

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
فساد نہ کرتے پھرو			
۸	اعراف	۵۶	۲۵۰
باہم تمسخر اور طعنہ زنی اور بُرا نام دھرنے سے باز رہو			
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۴
۳۰	ہمزہ	۱	۹۵۶
بدگمانی، ٹوہ لینے، اور غیبت کی مذمّت			
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴
وہی کہو جو کر سکو			
۲۸	صف	۲، ۳	۸۸۰
تنگی میں بھی برادرِ مومن کو اپنے اوپر ترجیح دو			
۲۸	حشر	۹	۸۶۲، ۸۶۳
یتیم پر شفقت کرو			
۳۰	فجر	۱۷	۹۴۵
۳۰	بلد	۱۵	۹۴۸
۳۰	ضحیٰ	۹	۹۵۰
محتاجوں کو کھانا کھلاؤ			
۳۰	فجر	۱۸	۹۴۶
۳۰	بلد	۱۲تا۱۴	۹۴۷
سائل کو نہ جھڑکو			
۳۰	ضحیٰ	۱۰	۹۵۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تفکر کی خوبی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۱	۹۸ و ۹۹
۲۱	روم	۵۰	۶۵۳

تولّا تبرّا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۸۴

سلام کا طریقہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۸۶	۱۴۴
۷	انعام	۵۵	۲۱۳
۱۸	نور	۶۱	۵۷۲

قصاص سے درگزر کرنے کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۹	۴۲

خودکشی کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۲۹	۱۳۰

لغو شعرگوئی کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۲۴ تا ۲۲۶	۵۹۹ و ۶۰۰
۲۳	یٰس	۶۹	۷۱۰

علم اور اس کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۹	۷۱
۳	آل عمران	۷	۷۹
۳	آل عمران	۱۸	۸۰ و ۸۱
۲۲	فاطر	۲۹	۶۹۸
۲۳	زمر	۹	۷۳۳
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۸

علمِ دین کے چھپانے کی ممانعت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۸

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۸	۳۶

توکل

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۲	۱۰۳
۴	آل عمران	۱۵۹	۱۱۱
۴	آل عمران	۱۷۲	۱۱۴
۵	نساء	۸۱	۱۴۲
۶	مائدہ	۱۲	۱۴۳ و ۱۴۴
۶	مائدہ	۲۴	۱۴۷
۱۰	انفال	۶۱	۲۹۳
۱۰	توبہ	۵۱	۳۱۸
۱۱	توبہ	۱۲۹	۳۲۹
۱۱	یونس	۸۵	۳۴۷
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۷۴
۱۹	فرقان	۵۸	۵۸۱
۱۹	شعراء	۲۱۷	۵۹۹
۲۰	نمل	۷۹	۶۱۱
۲۱	احزاب	۳	۶۶۷
۲۴	زمر	۳۸	۷۳۸
۲۵	شوریٰ	۳۶	۷۷۷
۲۸	مجادلہ	۱۰	۸۶۸
۲۸	طلاق	۳	۸۹۱
۲۹	مزمل	۸	۹۱۶

شکر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۲	۳۶
۲	بقرہ	۱۷۲	۳۹
۴	آل عمران	۱۴۴	۱۰۷
۶	مائدہ	۷	۱۴۲
۱۳	ابراہیم	۷	۴۰۷
۱۳	ابراہیم	۳۷	۴۱۴
۱۴	نحل	۱۱۴	۴۴۶
۲۰	عنکبوت	۱۷	۶۳۵
۲۱	لقمان	۱۲	۶۵۶
۲۱	لقمان	۱۴	۶۵۷

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	سباء	۱۴	۶۸۶
۲۲	فاطر	۳	۶۹۴
۲۴	زمر	۶۶	۷۴۲
۳۰	ضحیٰ	۱۱	۹۵۰

جھوٹ کی برائی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۶۱	۹۰
۱۴	نحل	۱۱۶	۴۴۶
۱۷	حج	۳۰	۵۳۵
۱۹	شعراء	۲۲۲	۵۹۹
۲۹	قلم	۸	۹۰۱

سچ کا بول بالا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۶۲
۲۵	شوریٰ	۲۴	۷۷۵

مصیبت اپنے ہاتھوں سے آتی ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۹	۱۴۲
۲۵	شوریٰ	۳۰	۷۷۶

نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۴۶	۳۶۱

جن کے گھر کی چیز بے اجازت بھی کھا سکتے ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۶۱	۵۷۲

بھوت چڑیل کوئی چیز نہیں جنات ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۱۱۷	۱۵۳
۲۳	سباء	۴۱	۶۹۱

بابُ السِّیَر و تواریخ !

ابتدائے عالم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰	۸
۱۱	یونس	۴	۳۳۱
۱۲	ہود	۷	۳۵۳
۱۴	حجر	۲۶ و ۲۷	۴۱۹
۱۸	نور	۴۵	۵۶۸
۲۱	سجدہ	۴	۶۶۲
۲۴	حٰم سجدہ	۹ تا ۱۲	۷۶۱ و ۷۶۲
۲۶	ق	۳۸	۸۳۰
۳۰	نازعات	۲۷ تا ۳۱	۹۳۲

انسان کی اصل فطرت پیدائش اور عادت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	نساء	۲	۱۳۲
۵	نساء	۲۸	۱۳۰
۵	نساء	۱۲۸	۱۵۶
۹	اعراف	۱۷۲	۲۷۵
۹	اعراف	۱۸۹	۲۷۸
۱۱	یونس	۱۲	۳۳۳
۱۱	یونس	۱۹	۳۳۴
۱۱	یونس	۲۱	۳۳۵
۱۲	ہود	۱۰۹	۳۵۳ و ۳۵۴
۱۳	ابراہیم	۳۴	۴۱۳
۱۴	حجر	۲۶	۴۱۹
۱۴	نحل	۴	۴۲۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱۴	نحل	۷۸	۴۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۳	۴۵۱
۱۵	بنی اسرائیل	۶۷	۴۶۰
۱۵	بنی اسرائیل	۸۳	۴۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۶۵
۱۵	کہف	۵۴	۴۷۷
۱۷	انبیاء	۱ تا ۳	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۳۷	۵۱۸
۱۷	انبیاء	۴۵	۵۱۹
۱۷	حج	۶۶	۵۴۱
۱۸	مومنون	۱۲ تا ۱۴	۵۴۶
۱۹	فرقان	۲۹	۵۷۸
۲۱	روم	۳۲ و ۳۳	۶۵۰
۲۱	روم	۳۶	۶۵۰
۲۱	روم	۵۱	۶۵۳
۲۱	روم	۵۴	۶۵۴
۲۱	لقمان	۳۲	۶۶۰
۲۱	سجدہ	۷ تا ۹	۶۶۲ و ۶۶۳
۲۲	احزاب	۷۲	۶۸۲
۲۲	فاطر	۱۲	۶۹۶
۲۳	یٰس	۷۷	۷۱۰
۲۳	صافات	۱۱	۷۱۲
۲۳	زمر	۶	۷۳۲
۲۳	زمر	۸	۷۳۳
۲۴	زمر	۴۹	۷۴۰
۲۴	مومن	۶۷	۷۵۷
۲۵	حٰم سجدہ	۴۹ تا ۵۱	۷۶۹ و ۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۴۸	۷۷۹
۲۵	زخرف	۱۵	۷۸۱
۲۷	نجم	۲۴	۸۴۰
۲۷	نجم	۳۲	۸۴۲
۲۷	نجم	۳۹	۸۴۲
۲۹	معارج	۱۹ تا ۲۱	۹۰۸
۲۹	قیامۃ	۵	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۱۴ و ۱۵	۹۲۲
۲۹	قیامۃ	۲۰ و ۲۱	۹۲۲
۲۹	قیامۃ	۳۶ تا ۳۹	۹۲۳
۲۹	دہر	۱ و ۲	۹۲۳
۲۹	مرسلات	۲۰ تا ۲۳	۹۲۷
۳۰	عبس	۱۷ تا ۲۰	۹۳۳ و ۹۳۴
۳۰	انفطار	۶ تا ۸	۹۳۶
۳۰	انشقاق	۶	۹۳۹
۳۰	طارق	۵ تا ۷	۹۴۲
۳۰	فجر	۱۵ و ۱۶	۹۴۵ و ۹۴۶
۳۰	بلد	۴ و ۵	۹۴۷
۳۰	شمس	۷	۹۴۸
۳۰	لیل	۳	۹۴۸
۳۰	تین	۴	۹۵۰
۳۰	علق	۱ و ۲	۹۵۱
۳۰	علق	۶ و ۷	۹۵۱
۳۰	عادیات	۶ تا ۸	۹۵۴
۳۰	عصر	۲	۹۵۵

حضرت آدمؑ و حواؑ

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰ تا ۳۹	۸ تا ۱۰
۳	آل عمران	۳۳	۸۵
۸	اعراف	۱۱ تا ۲۵	۲۴۰ تا ۲۴۲
۹	اعراف	۱۸۹ و ۱۹۰	۲۷۸
۱۴	حجر	۲۸ تا ۳۰	۴۱۹
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ و ۶۲	۴۵۹
۱۵	کہف	۵۰	۴۷۷
۱	طٰہٰ	۱۲۰ و ۱۲۱	۵۱۰
۲۳	ص	۷۱ تا ۷۳	۷۲۹
۲۶	حجرات	۱۳	۸۲۴

ابلیس (شیطان)

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱	بقرہ	۳۴ تا ۳۶	۹ و ۱۰
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۴
۲	بقرہ	۱۶۸ و ۱۶۹	۳۹

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۸	۷۱
۵	نساء	۱۱۹ و ۱۲۰	۱۵۳
۸	اعراف	۱۱ تا ۱۸	۲۴۰ و ۲۴۱
۸	اعراف	۲۰ تا ۲۲	۲۴۱ و ۲۴۲
۸	اعراف	۲۷	۲۴۳
۱۰	انفال	۴۸	۲۹۱
۱۲	یوسف	۵	۳۷۵
۱۲	یوسف	۴۲	۳۸۲
۱۴	حجر	۳۱ تا ۴۳	۴۲۰ و ۴۲۱
۱۴	نحل	۶۳	۴۳۶
۱۴	نحل	۹۹ و ۱۰۰	۴۴۳
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	۴۵۷
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱ تا ۶۵	۴۵۹ و ۴۶۰
۱۵	کہف	۵۰ و ۵۱	۴۷۷
۱۷	حج	۳ و ۴	۵۲۹
۱۷	حج	۵۲	۵۳۹
۱۸	نور	۲۱	۵۶۱
۱۹	فرقان	۲۹	۵۷۸
۱۹	شعراء	۲۱۰ تا ۲۱۲	۵۹۹
۱۹	شعراء	۲۲۱ تا ۲۲۳	۵۹۹
۲۲	سباء	۲۱ تا ۲۴	۶۸۷ و ۶۸۸
۲۲	فاطر	۶	۶۹۴
۲۳	یٰس	۶۰ تا ۶۲	۷۰۸
۲۳	صافات	۷ تا ۱۰	۷۱۲
۲۳	ص	۷۴ تا ۸۵	۷۳۰
۲۴	حٰم سجدہ	۲۵	۷۶۴
۲۴	حٰم سجدہ	۳۶	۷۶۶
۲۵	زخرف	۳۶ تا ۳۹	۷۸۴
۲۶	محمدؐ	۲۵	۸۱۲
۲۸	مجادلہ	۱۹	۸۶۹
۲۸	حشر	۱۶ و ۱۷	۸۷۴
۳۰	ناس	۴ تا ۶	۹۵۹

ہابیل و قابیل

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۶	مائدہ	۲۸ تا ۳۲	۱۶۸ و ۱۶۹

حضرت ادریسؑ

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۱۶	مریم	۵۶ و ۵۷	۴۹۲
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴

حضرت نوحؑ

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۳	آل عمران	۳۳	۸
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۸	اعراف	۵۹ تا ۶۴	۲۵۱
۱۱	یونس	۷۱ تا ۷۴	۳۴۴ و ۳۴۵
۱۲	ہود	۲۵ تا ۴۹	۳۵۷ تا ۳۶۱
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۵	بنی اسرائیل	۳	۴۴۹
۱۷	انبیاء	۷۶ و ۷۷	۵۲۳
۱۸	مومنون	۲۳ تا ۳۰	۵۴۷ و ۵۴۸
۱۹	فرقان	۳۷	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۰۵ تا ۱۲۲	۵۹۲ و ۵۹۳
۲۰	عنکبوت	۱۴ و ۱۵	۶۳۴
۲۳	صافات	۷۵ تا ۸۲	۷۱۶
۲۷	ذاریات	۴۶	۸۳۴
۲۷	نجم	۵۲	۸۴۳
۲۷	قمر	۹ تا ۱۶	۸۴۴
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۳
۲۸	تحریم	۱۰	۸۹۶
۲۹	حاقہ	۱۱	۹۰۵
۲۹	نوح	۱ تا ۲۸	۹۱۰ تا ۹۱۲

حضرت ہودؑ اور قوم عاد

پارہ	سورة	آیة	صفحہ
۸	اعراف	۶۵ تا ۷۲	۲۵۱ تا ۲۵۳
۱۲	ہود	۵۰ تا ۶۰	۳۶۱ تا ۳۶۳
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۹	فرقان	۳۸	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۲۳ تا ۱۴۰	۵۹۳ و ۵۹۴
۲۰	عنکبوت	۳۸	۶۳۹
۲۴	حٰم سجدہ	۱۳ تا ۱۶	۷۶۲ و ۷۶۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۱ تا ۲۶	۸۰۵ و ۸۰۶
۲۵	ذاریات	۲۴ تا ۳۴	۸۳۳
۲۷	نجم	۵۰	۸۴۲
۲۷	قمر	۱۸ تا ۲۱	۸۴۴ و ۸۴۵
۲۹	حاقہ	۴ تا ۸	۹۰۴

شدّاد لعہ کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	فجر	۶ تا ۱۳	۹۴۵

حضرت صالحؑ اور قومِ ثمود (اصحابِ حجر)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۷۳ تا ۷۹	۲۴۳ و ۲۴۵
۱۲	ہود	۶۱ تا ۶۸	۳۶۳ تا ۳۶۴
۱۳	ابراہیم	۹	۴۰۸
۱۴	حجر	۸۰ تا ۸۴	۴۲۳ تا ۴۲۴
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	۴۵۸
۱۹	شعراء	۱۴۱ تا ۱۵۹	۵۹۴ و ۵۹۵
۱۹	نمل	۴۵ تا ۵۲	۶۰۷ و ۶۰۸
۲۰	عنکبوت	۳۸	۶۳۹
۲۴	حٰم سجدہ	۱۳ تا ۱۵	۷۶۲
۲۴	حٰم سجدہ	۱۷ و ۱۸	۷۶۳
۲۷	ذاریات	۴۳ تا ۴۵	۸۳۳ و ۸۳۴
۲۷	نجم	۵۱	۸۴۲
۲۷	قمر	۳۰ و ۳۱	۸۴۵
۲۹	حاقہ	۴ و ۵	۹۰۴
۳۰	بروج	۱۸ تا ۲۰	۹۴۱ و ۹۴۲
۳۰	فجر	۹	۹۴۵
۳۰	شمس	۱۱ تا ۱۵	۹۴۷

حضرت ابراہیمؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴ تا ۱۳۲	۲۹ و ۳۰
۱	بقرہ	۱۳۵	۳۱
۳	بقرہ	۲۵۸	۶۷
۳	بقرہ	۲۶۰	۶۸
۳	آل عمران	۶۵ تا ۶۸	۹۱
۴	آل عمران	۹۵ تا ۹۷	۹۷ و ۹۸
۵	نساء	۱۲۵	۱۵۵
۷	انعام	۷۵ تا ۸۰	۲۱۷ و ۲۱۸
۷	انعام	۸۴ و ۸۵	۲۱۹
۱۱	توبہ	۱۱۴	۳۲۶
۱۲	ہود	۶۹ تا ۷۶	۳۶۵ و ۳۶۶
۱۲	یوسف	۶	۳۷۵
۱۳	ابراہیم	۳۵ تا ۴۱	۴۱۳ و ۴۱۴
۱۴	حجر	۵۱ تا ۵۸	۴۲۱ و ۴۲۲
۱۴	نحل	۱۲۰ تا ۱۲۳	۴۴۷
۱۶	مریم	۴۱ تا ۵۰	۴۹۱ و ۴۹۲
۱۷	انبیاء	۵۱ تا ۷۳	۵۲۰ تا ۵۲۲
۱۷	حج	۲۶ و ۲۷	۵۳۴
۱۹	شعراء	۶۹ تا ۱۰۲	۵۸۹ تا ۵۹۱
۲۰	عنکبوت	۱۶ تا ۲۷	۶۳۵ تا ۶۳۷
۲۰	عنکبوت	۳۱	۶۳۸
۲۳	صافات	۸۳ تا ۱۱۱	۷۱۶ تا ۷۱۸
۲۳	ص	۴۳ تا ۴۷	۷۲۷
۲۵	زخرف	۲۶ تا ۲۸	۷۸۲
۲۶ و ۲۷	ذاریات	۲۴ تا ۳۲	۸۳۲ و ۸۳۳
۲۷	نجم	۳۷	۸۴۲
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۳
۲۸	ممتحنہ	۳ تا ۶	۸۷۶ و ۸۷۷
۳۰	اعلیٰ	۱۹	۹۴۳

حضرت لوطؑ اور اُن کی قوم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۷	۲۱۹
۸	اعراف	۸۰ تا ۸۴	۲۵۵
۱۲	ہود	۷۷ تا ۸۳	۳۶۶ و ۳۶۷
۱۴	حجر	۵۸ تا ۷۷	۴۲۲ و ۴۲۳
۱۷	انبیاء	۷۰	۵۲۲
۱۷	انبیاء	۷۴ و ۷۵	۵۲۳
۱۹	فرقان	۴۰	۵۷۹
۱۹	شعراء	۱۶۰ تا ۱۷۵	۵۹۵ و ۵۹۶
۱۹	نمل	۵۴ و ۵۵	۶۰۸
۲۰	عنکبوت	۲۶	۶۳۵
۲۰	عنکبوت	۲۸ تا ۳۰	۶۳۷
۲۰	عنکبوت	۳۳ تا ۳۵	۶۳۸
۲۳	صافات	۱۳۳ تا ۱۳۸	۷۱۹
۲۷	ذاریات	۳۳ تا ۳۷	۸۳۳
۲۷	نجم	۵۳	۸۴۳
۲۷	قمر	۳۳ تا ۳۶	۸۴۶
۲۸	تحریم	۱۰	۸۹۶

حضرت اسمٰعیلؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵ تا ۱۲۹	۲۹ و ۳۰
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۱
۷	انعام	۸۷	۲۱۹
۱۶	مریم	۵۴ و ۵۵	۴۹۲
۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴
۲۳	صافات	۱۰۱ تا ۱۰۷	۷۱۷
۲۳	ص	۴۸	۷۲۸

حضرت اسحاقؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۱
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۲	یوسف	۶	۳۷۵
۱۴	حجر	۵۲	۴۲۱
۱۷	انبیاء	۷۲ و ۷۳	۵۲۲
۲۳	صافات	۱۱۲ و ۱۱۳	۷۱۸
۲۳	ص	۴۵ تا ۴۷	۷۲۷
۲۶	ذاریات	۲۸ تا ۳۰	۸۳۲

حضرت یعقوبؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۳	۳۱
۴	آل عمران	۹۳	۹۷
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۲ و ۱۳	یوسف	۴ تا ۱۰۱	۳۷۵ تا ۳۹۳
۱۷	انبیاء	۷۲ و ۷۳	۵۲۲
۲۳	ص	۴۵ و ۴۶	۷۲۷

حضرت یوسفؑ اور اُن کے بھائی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۲ و ۱۳	یوسف	۴ تا ۱۰۱	۳۷۵ تا ۳۹۳
۲۴	مومن	۳۴	۷۵۱

حضرت ایوبؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۷	انبیاء	۸۳ و ۸۴	۵۲۴
۲۳	ص	۴۱ تا ۴۴	۷۲۷

حضرت شعیبؑ اور اہلِ مدین (اصحابِ ایکہ)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۸	اعراف	۸۵ تا ۹۳	۲۵۶ تا ۲۵۸
۱۲	ہود	۸۴ تا ۹۵	۳۶۷ تا ۳۷۰
۱۴	حجر	۷۸ و ۷۹	۴۲۳
۱۹	شعراء	۱۷۶ تا ۱۹۰	۵۹۶ و ۵۹۷
۲۰	عنکبوت	۳۶ و ۳۷	۶۳۹

حضرت موسیٰؑ ہارونؑ بنی اسرائیل اور فرعون لعہ و ہامان لعہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۰	۱۰
۱	بقرہ	۴۷ تا ۶۱	۱۲ تا ۱۴
۱	بقرہ	۶۳ تا ۶۶	۱۵
۱	بقرہ	۷۲ تا ۸۰	۱۷ تا ۱۸
۱	بقرہ	۸۳ تا ۹۸	۱۹ تا ۲۳
۱	بقرہ	۱۰۱ تا ۱۰۳	۲۳
۱	بقرہ	۱۰۸ تا ۱۰۹	۲۵ و ۲۶
۱	بقرہ	۱۱۱	۲۶
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۰ و ۱۲۱	۲۸
۱	بقرہ	۱۲۲ و ۱۲۳	۲۸
۱	بقرہ	۱۳۴ تا ۱۴۱	۳۱ و ۳۲
۲	بقرہ	۱۴۵	۳۴
۲	بقرہ	۱۵۸ تا ۱۶۰	۳۶ و ۳۷
۲	بقرہ	۱۷۴ تا ۱۷۶	۴۰
۲	بقرہ	۲۱۱	۵۰
۳	آل عمران	۱۹ تا ۲۵	۸۲ و ۸۳
۳	آل عمران	۵۴	۸۹
۳	آل عمران	۷۹ تا ۸۰	۹۲ تا ۹۴
۳	آل عمران	۸۳	۹۵
۳	آل عمران	۹۹ تا ۱۰۱	۹۸
۳	آل عمران	۱۱۰ تا ۱۱۵	۱۰۰ و ۱۰۱
۴	آل عمران	۱۸۱ تا ۱۸۴	۱۱۶ و ۱۱۷
۴	آل عمران	۱۸۸	۱۱۸
۵	نساء	۴۴ تا ۴۷	۱۳۴ و ۱۳۵
۵	نساء	۴۹ تا ۵۵	۱۳۵ و ۱۳۶
۵	نساء	۱۲۳	۱۵۴
۵	نساء	۱۳۱	۱۵۶
۶	نساء	۱۵۳ تا ۱۵۵	۱۶۲
۶	نساء	۱۶۰، ۱۶۱	۱۶۳ و ۱۶۴
۶	نساء	۱۶۴	۱۶۴
۶	مائدہ	۱۳ تا ۱۷	۱۷۴ تا ۱۷۵
۶	مائدہ	۱۹ تا ۲۷	۱۷۶ تا ۱۷۸
۶	مائدہ	۳۳	۱۷۹
۶	مائدہ	۶۰ تا ۶۶	۱۸۶ تا ۱۸۹
۶	مائدہ	۶۹	۱۹۰
۶	مائدہ	۷۱	۱۹۰
۷	مائدہ	۷۷ تا ۸۲	۱۹۱، ۱۹۳
۷	انعام	۲۱	۲۰۶
۷	انعام	۵۵ تا ۵۸	۲۱۹
۷	انعام	۹۱	۲۲۰
۸	انعام	۱۴۶	۲۳۳
۸	انعام	۱۵۴	۲۳۶
۸	انعام	۱۵۹	۲۳۷

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۰۳ تا ۱۵۶	۲۶۰ تا ۲۷۰
۹	اعراف	۱۵۹ تا ۱۷۱	۲۷۱ تا ۲۷۴
۱۰	انفال	۵۲	۲۹۲
۱۰	انفال	۵۴	۲۹۲
۱۱	یونس	۷۵ تا ۹۳	۳۴۵ تا ۳۴۸
۱۲	ہود	۱۷	۳۵۵
۱۲	ہود	۹۶ تا ۱۰۰	۳۷۰
۱۲	ہود	۱۱۰	۳۷۲
۱۳	رعد	۳۶	۴۰۴
۱۳	ابراہیم	۵ تا ۸	۴۰۷ و ۴۰۸
۱۴	نحل	۱۱۸	۴۴۷
۱۴	نحل	۱۲۴	۴۴۷ و ۴۴۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲ تا ۸	۴۴۹ تا ۴۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۱ تا ۱۰۴	۴۶۵ و ۴۶۶
۱۶	مریم	۵۱ تا ۵۳	۴۹۲
۱۶	طٰہٰ	۹ تا ۱۰۳	۴۹۸ تا ۵۰۸
۱۷	انبیاء	۴۸ و ۴۹	۵۱۹ و ۵۲۰
۱۸	مومنون	۴۵ تا ۴۹	۵۵۰
۱۹	فرقان	۳۵ و ۳۶	۵۶۸
۱۹	شعراء	۱۰ تا ۶۸	۵۸۵، ۵۸۹
۱۹	نمل	۷ تا ۱۴	۶۰۱ و ۶۰۲
۲۰	قصص	۳ تا ۴۶	۶۱۴ تا ۶۲۳
۲۰	قصص	۵۲ تا ۵۵	۶۲۵
۲۰	عنکبوت	۳۹ و ۴۰	۶۳۹ و ۶۴۰
۲۰	عنکبوت	۴۷	۶۴۱
۲۱	سجدہ	۲۳ و ۲۴	۶۶۵
۲۱	احزاب	۲۶	۶۷۲
۲۲	احزاب	۶۹	۶۸۲
۲۳	صافات	۱۱۴ تا ۱۲۲	۷۱۸
۲۴	مومن	۲۳ تا ۲۶	۷۴۹
۲۴	مومن	۵۳ و ۵۴	۷۵۴
۲۵	حٰم سجدہ	۴۵	۷۶۸
۲۵	زخرف	۴۶ تا ۵۶	۷۸۵ و ۷۸۶
۲۵	دخان	۱۷ تا ۳۳	۷۹۱ و ۷۹۲
۲۵	جاثیہ	۱۶ و ۱۷	۷۹۶

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۱۲	۸۰۳
۲۷	ذاریات	۳۸ تا ۴۰	۸۳۳
۲۷	قمر	۴۱ و ۴۲	۸۴۶
۲۷	حدید	۲۶	۸۶۳
۲۸	صف	۵	۸۸۰
۲۸	جمعہ	۵ تا ۸	۸۸۳ و ۸۸۴
۲۹	حاقہ	۹ و ۱۰	۹۰۵
۲۹	مزمل	۱۵ و ۱۶	۹۱۶ و ۹۱۷
۳۰	نازعات	۱۵ تا ۲۶	۹۳۱ و ۹۳۲
۳۰	بروج	۱۷ و ۱۸	۹۴۱
۳۰	اعلیٰ	۱۸ و ۱۹	۹۴۳
۳۰	فجر	۱۲ تا ۱۴	۹۴۵

بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۶۷ تا ۷۱	۱۴

حزقیل مومن آل فرعون کا قصہ اور تقیہ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۷	۶۱۵
۲۴	مومن	۲۸ تا ۳۵	۷۴۹ تا ۷۵۱
۲۴	مومن	۳۸ تا ۴۵	۷۵۲ و ۷۵۳

فرعون و ہامان!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۶	۶۱۵
۲۰	قصص	۳۵	۶۲۲
۲۰	عنکبوت	۳۹ و ۴۰	۶۳۹ و ۶۴۰

قارون

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۷۶ تا ۸۲	۶۲۹ تا ۶۳۱
۲۰	عنکبوت	۳۹ و ۴۰	۶۳۹ و ۶۴۰
۲۴	مومن	۲۴	۷۴۹

حضرت موسیٰؑ و خضرؑ کی ملاقات

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵ و ۱۶	کہف	۶۰ تا ۸۲	۴۷۹ تا ۴۸۲

عوج بن عوق کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۳	۱۷۴

بلعم باعور کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۷۵ و ۱۷۶	۲۷۵

حضرت یوشع بن نون مومن آل یٰسین

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۴	۱۷۷
۱۵	کہف	۶۰ تا ۶۵	۴۷۹
۲۷	واقعہ	۱۰	۸۵۳

حضرت کالب کا ذکر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۴	۱۷۷

آسیہ زن فرعون

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۰	قصص	۶	۶۱۵
۲۰	تحریم	۱۱	۸۹۶

حضرت الیاسؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۶ تا ۸۸	۲۱۹
۲۳	صافات	۱۲۳ تا ۱۲۹	۷۱۸ / ۷۱۹

حضرت الیسعؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۸۶ و ۸۸	۲۱۹
۲۳	ص	۴۸	۷۲۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سُورۃ	آیۃ	صفحہ

حضرت ذوالکفلؑ

۱۷	انبیاء	۸۵	۵۲۴
۲۳	ص	۴۸	۷۲۸

حضرت شمویل اور طالوت و جالوت

۲	بقرہ	۲۴۶ تا ۲۵۱	۶۲ تا ۶۴

حضرت عزیرؑ

۳	بقرہ	۲۵۹	۹۶ و ۹۷ و
۱۰	توبہ	۳۰	۳۰۵

حضرت داؤدؑ

۲	بقرہ	۲۵۲	۶۴
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۶	مائدہ	۷۸	۱۹۲
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۵	بنی اسرائیل	۵۵	۴۵۸
۱۷	انبیاء	۷۸ تا ۸۲	۵۲۳ و ۵۲۴ و
۱۹	نمل	۱۵ و ۱۶	۶۰۲
۲۲	سبا	۱۰ و ۱۱	۶۸۵
۲۳	ص	۱۷ تا ۲۶	۷۲۴ و ۷۲۵ و
۲۳	ص	۳۰	۷۲۹

ہاروت و ماروت

۱	بقرہ	۱۰۲	۲۳ و ۲۴

حضرت سلیمانؑ

۱	بقرہ	۱۰۲	۲۳ و ۲۴
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۷	انعام	۸۵	۲۱۹
۱۷	انبیاء	۷۸ تا ۸۲	۵۲۳ و ۵۲۴ و
۱۹	نمل	۱۵ تا ۴۴	۶۰۳ تا ۶۰۷
۲۲	سبا	۱۲ تا ۱۵	۶۸۵ و ۶۸۶ و
۲۳	ص	۳۰ تا ۴۰	۷۲۶ و ۷۲۷ و

بلقیس اور اصحاب سباء

۱۹	نمل	۲۰ تا ۴۴	۶۰۳ تا ۶۰۷
۲۲	سباء	۱۱ تا ۲۲	۶۸۶ و ۶۸۷ و

حضرت لقمانؑ

۲۱	لقمان	۱۲ تا ۱۹	۶۵۶ تا ۶۵۸

حضرت یونسؑ (ذوالنون)

۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۷	انعام	۸۷	۲۱۹
۱۱	یونس	۹۸	۳۴۹
۱۷	انبیاء	۸۷ و ۸۸	۵۲۵ و
۲۲	یٰس	۱۳ تا ۲۱	۷۰۴
۲۳	صافات	۱۳۹ تا ۱۴۸	۷۱۹ و ۷۲۰ و
۲۹	قلم	۴۸ تا ۵۰	۹۰۳ و ۹۰۴ و

حضرت زکریاؑ

۳	آل عمران	۳۷ تا ۴۱	۸۵ و ۸۶
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۱ تا ۱۵	۴۸۶ و ۴۸۷ و
۱۷	انبیاء	۹۰	۵۲۵

حضرت یحییٰؑ

۳	آل عمران	۳۸ تا ۴۱	۸۵ و ۸۶
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۵ تا ۱۵	۴۸۶ و ۴۸۷ و
۱۷	انبیاء	۹۰	۵۲۵
۲۲	یٰس	۱۳ تا ۲۱	۷۰۴

حضرت مریمؑ

۳	آل عمران	۳۵ تا ۳۷	۸۵ و ۸۶
۳	آل عمران	۴۲ تا ۴۷	۸۷ و ۸۸
۶	نساء	۱۵۶	۱۶۳
۶	نساء	۱۷۱	۱۶۶
۶	مائدہ	۱۸	۱۷۶
۶	مائدہ	۷۵	۱۹۱
۱۶	مریم	۱۶ تا ۲۹	۴۸۷ تا ۴۸۹
۱۷	انبیاء	۹۱	۵۲۵ و ۵۲۶ و
۱۸	مؤمنون	۵۰	۵۵۰
۲۸	تحریم	۱۲	۸۹۶

حضرت عیسیٰؑ

۱	بقرہ	۸۷	۲۰
۱	بقرہ	۱۳۷	۳۲
۳	بقرہ	۲۵۳	۶۵
۳	آل عمران	۴۵ تا ۶۲	۸۷ تا ۹۰
۶	نساء	۱۵۷ تا ۱۵۹	۱۶۳
۶	نساء	۱۶۳	۱۶۴
۶	نساء	۱۷۱ و ۱۷۲	۱۶۶
۶	مائدہ	۱۸	۱۷۵ و ۱۷۶ و
۶	مائدہ	۴۶	۱۸۳
۶	مائدہ	۷۳ تا ۷۸	۱۹۱ و ۱۹۲ و
۷	مائدہ	۱۱۰ تا ۱۱۸	۱۹۹ تا ۲۰۲
۷	انعام	۸۶	۲۱۹
۱۶	مریم	۱۹ تا ۳۴	۴۸۸ تا ۴۹۰
۱۷	انبیاء	۹۱	۵۲۵ و ۵۲۶ و
۱۸	مؤمنون	۵۰	۵۵۰
۲۵	زخرف	۵۷ تا ۶۴	۷۸۶ و ۷۸۷ و
۲۷	حدید	۲۷	۸۶۴
۲۸	صف	۶	۸۸۱
۲۸	صف	۱۴	۸۸۲

حواریینِ عیسیٰؑ اور قصّۂ نزول مائدہ

۳	آل عمران	۵۰ تا ۵۳	۸۸ و ۸۹ و
۶	مائدہ	۱۳	۱۷۴
۶	مائدہ	۱۱۱ تا ۱۱۵	۲۰۰ و ۲۰۱ و
۲۸	صف	۱۴	۸۸۲

حضرت شمعونؑ

۲۲	یٰس	۱۴ تا ۲۱	۷۰۴

حبیب نجار اور اہلِ انطاکیہ!

۲۲ و ۲۳	یٰس	۱۳ تا ۲۹	۷۰۴ تا ۷۰۵

حضرت حزقیل اور نوروز کا واقعہ

۲	بقرہ	۲۴۳	۶۱

ذوالقرنین

۱۶	کہف	۸۳ تا ۹۸	۴۸۲ تا ۴۸۴

یاجوج و ماجوج

۱۶	کہف	۹۴ تا ۹۷	۴۸۳ و ۴۸۴ و
۱۷	انبیاء	۹۶	۵۲۶

اصحاب الرس

۱۹	فرقان	۳۸	۵۷۹
۲۶	ق	۱۲	۸۲۷

اصحاب کہف و رقیم

۱۵	کہف	۹ تا ۲۲	۴۶۸ تا ۴۷۱
۱۵	کہف	۲۵ و ۲۶	۴۷۲

اصحاب اخدود

۳۰	بروج	۴ تا ۹	۹۴۰ و ۹۴۱ و

باغ والوں کے دو قصے

۱۵	کہف	۳۲ تا ۴۴	۴۷۳ تا ۴۷۵
۲۹	قلم	۱۷ تا ۳۲	۹۰۱ و ۹۰۲ و

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قوم تبع

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	دخان	۳۷	۷۹۳
۲۶	ق	۱۴	۸۲۷

ابرہہ بادشاہِ یمن اور اصحاب فیل

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	فیل	پورا سورۃ	۹۵۶

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین، آپ کو خلعتِ نبوت عطا ہوا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	مدثر	۲ تا ۷	۹۱۸
۳۰	علق	۱ تا ۵	۹۵۱

آپ کا حلیہ اور یہود کی شرارت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۸

آپ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۹	۳۰

آپ حضرت موسےٰؑ کی مثیل ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	مزمل	۱۵	۹۱۶

آپ حضرت عیسےٰؑ کی بشارت ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	صف	۶	۸۸۱

آپ کا ذکر توریت و انجیل میں ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۷	۲۷۰

آپ کو اہلِ کتاب بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۷	۳۴
۷	انعام	۲۱	۲۰۶

آپکی تصدیق کی پیشگویاں

آپ کا قتل سے محفوظ رہنا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۶۸	۱۸۹

قرآن کا مثل قیامت تک نہ ہو سکے گا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۳ و ۲۴	۶ و ۷
۱۱	یونس	۳۸	۳۳۹
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸	۴۶۳

روم کی فتح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	روم	۲ تا ۴	۶۴۵

آپ کا دین تمام دینوں پر غالب ہوگا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۳	۳۰۵
۲۶	فتح	۲۸	۸۲۱

آپ کا مکہ میں تشریف لانا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۲۷	۸۲۰ و ۸۲۱

بنی اسمٰعیل کو وعدہ کی زمین (کنواں) کا ملنا!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۵۲۷

آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات

معراج

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۴۴۹
۲۷	نجم	۹ تا ۱۸	۸۳۹ و ۸۴۰

شق القمر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۷	قمر	۱ تا ۴	۸۴۳

آپ کے ہاتھ کا حیرتناک کام

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	انفال	۱۷	۲۸۴

آپکی سب سے پہلی دعوت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۱۴	۵۹۹

جنگ بدر اور قلیل و کثیر کا مقابلہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۸۰

فرشتوں کی جنگ اور مدد کرنا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۴	۱۰۳
۹	انفال	۹	۲۸۲
۱۰	توبہ	۲۶	۳۰۳ و ۳۰۴

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷ و ۳۰۸
۲۱	احزاب	۹	۶۶۸

آپ نے لکھنا پڑھنا سیکھا نہ تھا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	عنکبوت	۴۸	۶۴۱

قرآن اور اس کے صفات

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲	۳
۱	بقرہ	۲۳ و ۲۴	۶ و ۷
۱	بقرہ	۹۹	۲۳
۱	بقرہ	۱۰۶	۲۵
۳	آل عمران	۳	۶۸
۳	آل عمران	۷	۶۹
۴	آل عمران	۱۰۸	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۳۸	۱۰۶
۵	نساء	۸۲	۱۴۲ و ۱۴۳
۶	نساء	۱۷۵	۱۶۷
۶	مائدہ	۱۶	۱۷۵
۷	انعام	۹۲	۲۲۰
۷	انعام	۱۰۴ و ۱۰۵	۲۲۳
۸	انعام	۱۱۴	۲۲۶
۸	انعام	۱۲۶	۲۲۸
۸	انعام	۱۵۵ تا ۱۵۷	۲۳۶ و ۲۳۷
۸	اعراف	۱ تا ۳	۲۳۹
۸	اعراف	۵۲	۲۴۹
۹	اعراف	۲۰۳	۲۸۰
۱۱	یونس	۲	۳۳۰
۱۱	یونس	۳۷ و ۳۸	۳۳۸ و ۳۳۹
۱۱	یونس	۵۷	۳۴۲
۱۱	یونس	۹۴ و ۹۵	۳۴۹
۱۱	یونس	۱۰۸ و ۱۰۹	۳۵۱
۱۱	ہود	۱	۳۵۲
۱۲	ہود	۱۲ تا ۱۴	۳۵۴
۱۳	ہود	۱۲۰	۳۷۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۷۳ و ۳۷۴
۱۲	یوسف	۱ و ۲	۳۷۴
۱۳	یوسف	۱۱۱	۳۹۵
۱۳	رعد	۱	۳۹۶
۱۳	رعد	۳۱	۴۰۳
۱۳	رعد	۳۷	۴۰۴
۱۳	ابراہیم	۱	۴۰۶
۱۳	ابراہیم	۵۲	۴۱۶
۱۳	حجر	۱	۴۱۶
۱۴	حجر	۹	۴۱۷
۱۴	حجر	۸۷	۴۲۴
۱۴	حجر	۹۱	۴۲۴
۱۴	نحل	۶۴	۴۳۶
۱۴	نحل	۸۹	۴۴۱
۱۴	نحل	۹۸	۴۴۳
۱۵	نحل	۱۰۱ تا ۱۰۵	۴۴۴ تا
۱۵	بنی اسرائیل	۹	۴۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۲۱	۴۵۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۵	۴۵۶
۱۵	بنی اسرائیل	۸۲	۴۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸ و ۸۹	۴۶۳
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۵ تا ۱۰۹	۴۶۶ و ۴۶۷
۱۵	کہف	۲۷	۴۷۲
۱۵	کہف	۵۴	۴۷۷
۱۶	مریم	۹۸	۴۹۵
۱۶	طٰہٰ	۱۰۴ و ۱۰۵	۵۰۹
۱۶	طٰہٰ	۱۱۸	۵۱۰
۱۷	انبیاء	۲	۵۱۳
۱۷	انبیاء	۱۰	۵۱۴
۱۷	انبیاء	۵۰	۵۲۰
۱۷	انبیاء	۱۰۶	۵۲۷ و ۵۲۸
۱۷	حج	۱۶	۵۳۱
۱۸	نور	۱	۵۵۰
۱۸	نور	۳۴	۵۶۵
۱۸	نور	۴۶	۵۶۸

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۹	فرقان	۳۰	۵۷۸
۱۹	فرقان	۳۲	۵۷۸
۱۹	فرقان	۵۲	۵۸۰
۱۹	شعراء	۲	۵۸۴
۱۹	شعراء	۵	۵۸۴
۱۹	شعراء	۱۹۲ تا ۲۰۱	۵۹۷ و ۵۹۸
۱۹	شعراء	۲۱۰ تا ۲۱۲	۵۹۹
۱۹	نمل	۱ و ۲	۶۰۰
۱۹	نمل	۶	۶۰۱
۲۰	نمل	۷۷	۶۱۱
۲۰	نمل	۹۲	۶۱۳ و ۶۱۴
۲۰	قصص	۲	۶۱۴
۲۰	قصص	۸۶ و ۸۷	۶۳۱ و ۶۳۲
۲۱	عنکبوت	۴۰ تا ۵۱	۶۴۰ تا ۶۴۲
۲۱	روم	۵۸	۶۵۴
۲۱	لقمان	۲ و ۳	۶۵۵
۲۱	سجدہ	۲ و ۳	۶۶۱ و ۶۶۲
۲۲	سبا	۶	۶۸۴
۲۲	فاطر	۳۰	۶۹۹
۲۲	فاطر	۳۲	۶۹۹
۲۲	یٰس	۲	۷۰۳
۲۲	یٰس	۵	۷۰۳
۲۳	یٰس	۶۹	۷۰۹
۲۳	صٓ	۱	۷۲۲
۲۳	صٓ	۲۹	۷۲۶
۲۳	صٓ	۴۹	۷۲۸
۲۳	صٓ	۸۷ و ۸۸	۷۳۰
۲۳	زمر	۱ و ۲	۷۳۱
۲۳	زمر	۲۳	۷۳۵ و ۷۳۶
۲۳	زمر	۲۷ و ۲۸	۷۳۶
۲۴	زمر	۴۱	۷۳۸
۲۴	مومن	۲	۷۴۵
۲۴	حٰم سجدہ	۲ تا ۴	۷۶۰
۲۴	حٰم سجدہ	۴۱ و ۴۲	۷۶۷
۲۴	حٰم سجدہ	۴۴	۷۶۸

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۵	حٰم سجدہ	۵۲	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۳	۷۷۰
۲۵	شوریٰ	۷	۷۷۱
۲۵	شوریٰ	۵۲	۷۸۰
۲۵	زخرف	۲ و ۴	۷۸۰
۲۵	زخرف	۳۰ و ۳۱	۷۸۳
۲۵	زخرف	۴۴	۷۸۵
۲۵	دخان	۲ و ۳	۷۹۰
۲۵	دخان	۵۸	۷۹۴
۲۵	جاثیہ	۱	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۶	۷۹۵
۲۵	جاثیہ	۱۱	۷۹۶
۲۵	جاثیہ	۲۰	۷۹۸
۲۶	احقاف	۲	۸۰۱
۲۶	احقاف	۸	۸۰۲
۲۶	احقاف	۱۰	۸۰۲
۲۶	احقاف	۱۲	۸۰۳
۲۶	احقاف	۲۹ تا ۳۲	۸۰۷
۲۶	محمد	۲۴	۸۱۲
۲۶	قٓ	۱	۸۲۶
۲۶	قٓ	۴۵	۸۳۰
۲۷	قمر	۱۷ تا ۲۲	۸۴۴ و ۸۴۵
۲۷	قمر	۳۲	۸۴۶
۲۷	قمر	۴۰	۸۴۶
۲۷	رحمٰن	۲	۸۴۷
۲۷	واقعہ	۷۷ تا ۷۹	۸۵۶ و ۸۵۷
۲۸	حشر	۲۱	۸۷۵
۲۹	قلم	۵۲	۹۰۴
۲۹	حاقہ	۴۰ تا ۵۱	۹۰۶ و ۹۰۷
۲۹	جن	۱	۹۱۲
۲۹	مزمل	۴ و ۵	۹۱۶
۲۹	مزمل	۱۹	۹۱۷
۲۹	مدثر	۵۴ و ۵۵	۹۲۱
۲۹	قیامۃ	۱۶ تا ۱۹	۹۲۲
۲۹	دہر	۲۳	۹۲۵

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	دہر	۲۹	۹۲۶
۳۰	عبس	۱۱ تا ۱۶	۹۳۳
۳۰	تکویر	۱۹ تا ۲۱	۹۳۵
۳۰	تکویر	۲۵ تا ۲۸	۹۳۶
۳۰	انشقاق	۲۱	۹۴۰
۳۰	بروج	۲۱ و ۲۲	۹۴۲
۳۰	طارق	۱۳ و ۱۴	۹۴۲
۳۰	اعلیٰ	۶ و ۷	۹۴۳
۳۰	قدر	۱	۹۵۲
۳۰	بینہ	۲	۹۵۳

آپ کا ادب و لحاظ

۱	بقرہ	۱۰۴	۲۴
۹	انفال	۲۰	۲۸۵
۹	انفال	۲۴	۲۸۵
۱۸	نور	۶۲ و ۶۳	۵۶۲ و ۵۶۳
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷ و ۶۶۸
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۹
۲۲	احزاب	۵۶ و ۵۷	۶۸۰
۲۲	احزاب	۶۹	۶۸۳
۲۶	حجرات	۱ تا ۵	۸۲۲

آپ کا کافروں سے علیحدہ رہنا

۳۰	کافرون	پوری سورۃ	۹۵۸

آپ کو کفار کا صادق جاننا

۱	بقرہ	۸۶	۲۱
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۶
۲	بقرہ	۱۴۴	۳۴
۳	آل عمران	۸۶	۹۵ و ۹۶
۸	انعام	۱۱۴	۲۲۵ و ۲۲۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۳	رعد	۳۶	۴۰۴
۲۰	قصص	۵۳	۶۲۵

کفّار کی ایذا رسانی پر حضرت رسولؐ کی تسلّی و تشفّی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۸۶	۱۱۵
۴	آل عمران	۱۸۴	۱۱۷
۶	مائدہ	۴۲	۱۸۲
۷	انعام	۱۱	۲۰۴
۷	انعام	۳۳ تا ۳۴	۲۰۸ و ۲۰۹
۸	انعام	۱۰۷	۲۳۴
۹	انفال	۳۰	۲۸۶ و ۲۸۷
۱۰	توبہ	۱۲ و ۱۳	۳۰۰
۱۰	توبہ	۶۱	۳۱۲
۱۱	یونس	۶۵	۳۴۳
۱۲	ہود	۱۲	۳۵۴
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۷۴
۱۳	رعد	۳۲	۴۰۴
۱۴	حجر	۹۶	۴۲۵
۱۴	نحل	۱۲۷	۴۴۸
۱۵	کہف	۶	۴۶۸
۱۶	طٰہٰ	۱۳۴ و ۱۳۵	۵۱۲
۱۷	انبیاء	۴۱	۵۱۸
۱۷	حج	۴۲	۵۳۷
۱۹	فرقان	۳۱ و ۳۲	۵۷۸
۱۹	شعراء	۳ و ۴	۵۸۴
۲۰	نمل	۷۰	۶۱۱
۲۰	عنکبوت	۱۸	۶۳۵
۲۱	لقمان	۲۳	۶۵۹
۲۲	احزاب	۴۸	۶۷۷
۲۲	فاطر	۴	۶۹۴
۲۲	فاطر	۸	۶۹۵
۲۲	فاطر	۲۶	۶۹۸
۲۳	یٰسین	۷۶	۷۱۰

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۴	مومن	۴ تا ۶	۷۴۵
۲۴	مومن	۷۷	۷۵۸
۲۴	حٰم سجدہ	۴۳	۷۶۸
۲۵	زخرف	۲۳ تا ۲۵	۷۸۳
۲۷	ذاریات	۵۴	۸۳۴
۳۰	کوثر	۳	۹۵۷
۳۰	لہب	پورا سُورۃ	۹۵۸

ہجرتِ حبشہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۷	مائدہ	۸۳	۱۹۳

نجاشی بادشاہِ حبش وغیرہ کی مدح

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۹	۱۲۱
۶ و ۷	مائدہ	۸۲ تا ۸۶	۱۹۲ و ۱۹۳

ہجرتِ مدینہ اور اُس کا سبب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۰۷	۴۹
۹	انفال	۳۰	۲۸۶ و ۲۸۷

غارِ ثور

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۷ و ۳۰۸

جنگِ بدر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۸۰
۴	آل عمران	۱۲۳ و ۱۲۴	۱۰۳
۴	آل عمران	۱۶۲ تا ۱۶۷	۱۱۲ و ۱۱۳
۹ و ۱۰	انفال	تقریباً پوری سورۃ	۲۸۱ تا ۲۹۶

جنگِ اُحد

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۱ و ۱۲۲	۱۰۳
۴	آل عمران	۱۲۵ و ۱۲۹	۱۰۴
۴	آل عمران	۱۳۹ تا ۱۶۰	۱۰۶ تا ۱۱۲
۴	آل عمران	۱۶۸ و ۱۶۹	۱۱۳ و ۱۱۴

بدرِ صغریٰ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۸۳، ۸۴	۱۲۳

صلح حدیبیہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۴	۸۱۵

بیعتِ رضوان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۱۸	۸۱۸

جنگِ خیبر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۵	۱۸۶
۲۶	فتح	۱۸ تا ۲۰	۸۱۸ و ۸۱۹

معاملۂ فدک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۴۵۳
۲۱	روم	۳۸	۶۵۱

فتح مکّہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	فتح	۲۷	۸۲۱

جنگِ احزاب (خندق)

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۹ تا ۲۵	۶۶۸ تا ۶۷۱

بنی قریظہ کی تاراجی!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۲۶ و ۲۷	۶۷۲

بنی نضیر کی جلاوطنی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	حشر	۲ تا ۶	۸۷۱ و ۸۷۲

جنگِ حنین!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۵ تا ۲۷	۳۰۳ و ۳۰۴

جنگِ تبوک

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۸ تا ۱۲۳	۳۰۷ تا ۳۲۸

جنگِ بنی المصطلق

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۸	منافقون	۱ تا ۸	۸۸۵ تا ۸۸۹

جنگِ بنی سلیم

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	عادیات	۱ تا ۵	۹۵۴

سریہ عبداللہ بن حجش!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۵۲

واقعۂ مباہلہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۶۱	۹۰

ازواج نبیؐ کی فضیلت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۵۶۲
۲۱	احزاب	۶	۶۶۷ و ۶۶۸
۲۱	احزاب	۲۹	۶۷۲
۲۲	احزاب	۳۱ تا ۳۴	۶۷۳ و ۶۷۴
۲۲	احزاب	۵۰ و ۵۵	۶۷۸ تا ۶۸۰

بعض ازواج کی مذمّت!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۲۸	۶۷۲

حضرت عائشہ و حفصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۴
۲۸	تحریم	۱ تا ۵	۸۹۴
۲۸	تحریم	۱۰	۸۹۶

حضرت عائشہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۳۳	۶۷۳
۲۲	احزاب	۵۰	۶۷۷ و ۶۷۸

زید و زینب کا قصّہ!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴ و ۵	۶۶۶
۲۲	احزاب	۳۷ تا ۴۰	۶۷۵ و ۶۷۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُمّ شریکؓ کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۲	احزاب	۵۰	۶۶۷ ۶۶۸

بعض اصحاب کی دینداری اور اُن کی مدح!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۷	۲۷۰
۱۰	توبہ	۸۸و۸۹	۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۱و۹۲	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۸تا۱۰۰	۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۱۱و۱۱۲	۳۲۵
۱۱	توبہ	۱۱۷	۳۲۶
۱۴	نحل	۱۱۰	۴۴۵
۱۷	حج	۳۹تا۴۱	۵۳۷
۱۷	حج	۵۸	۵۴۰
۱۹	شعراء	۲۱۹	۵۹۹
۲۱	احزاب	۲۲و۲۳	۶۷۱
۲۶	فتح	۱۰	۸۱۶
۲۶	فتح	۱۸	۸۱۸
۲۶	فتح	۲۶	۸۲۰
۲۶	فتح	۲۹	۸۲۱
۲۸	حشر	۸تا۱۰	۸۷۲و۸۷۳

حضرت حمزہ رضہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۵تا۱۵۷	۳۶
۸	انعام	۲۲	۲۲۷
۱۷	حج	۱۹	۵۳۳
۲۱	احزاب	۲۳	۶۷۱
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۷۰
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۹۴۹

حضرت ابوطالب

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	قصص	۵۶	۶۲۵

حضرت عباسؓ و ابن عباسؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۷۰	۲۹۶
۱۰	توبہ	۱۹تا۲۲	۳۰۲
۲۵	شعراء	۲۳	۷۷۵

حضرت عمار یاسر

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۵و۲۶
۱۴	نحل	۱۰۶	۴۴۴و۴۴۵
۲۰	قصص	۶۱	۶۲۶
۲۳	زمر	۲۲	۷۳۵

حضرت سلمان

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	کہف	۲۸	۴۷۲و۴۷۳
۱۷	حج	۳۵	۵۳۶
۲۴	زمر	۱۷و۱۸	۷۳۴
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴
۳۰	عصر	۳	۹۵۶

حضرت ابوذرؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۳	زمر	۱۷و۱۸	۷۳۴

حضرت عبیدہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۱۹	۵۳۳
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۷۰

عبداللہ بن سلام!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۱۳و۱۱۴	۱۰۱
۲۶	احقاف	۱۰	۸۰۲

عبداللہ بن ام مکتوم!

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	عبس	۱تا۱۰	۹۳۳

حضرت فاطمہ بنت اسد وغیرہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۲۰

فاطمہ زہراؑ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۲۰
۳۰	ضحیٰ	۵	۹۴۹

بعض اصحاب کی مذمّت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۰۶	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۴۲ و ۱۴۴	۱۰۶و۱۰۷
۴	آل عمران	۱۴۹	۱۰۸
۴	آل عمران	۱۵۲تا۱۵۸	۱۰۸تا۱۱۱
۴	آل عمران	۱۶۵تا۱۶۸	۱۱۳
۴	آل عمران	۱۷۹	۱۱۵ ۱۱۶
۱۰	توبہ	۲۵	۳۰۳
۱۰	توبہ	۳۸و۳۹	۳۰۷
۱۰	توبہ	۴۲تا۴۳	۳۰۸و۳۰۹
۱۰	توبہ	۴۵تا۵۹	۳۰۹تا۳۱۲
۱۰	توبہ	۶۱تا۷۰	۳۱۲تا۳۱۵
۱۰	توبہ	۷۳تا۸۰	۳۱۵تا۳۱۹
۱۰	توبہ	۹۰	۳۲۰
۱۰	توبہ	۹۳	۳۲۰
۱۱	توبہ	۹۴تا۹۸	۳۲۱و۳۲۲
۱۱	توبہ	۱۰۰تا۱۱۰	۳۲۲تا۳۲۵
۱۱	توبہ	۱۲۵تا۱۲۷	۳۲۹
۱۸	نور	۵۴	۵۹۹
۲۱	احزاب	۹تا۲۱	۶۶۸تا۶۷۱
۲۲	احزاب	۵۳و۵۴	۶۷۸
۲۲	احزاب	۵۷و۵۸	۶۸۰
۲۶	محمدؐ	۲۰تا۲۲	۸۱۲و۸۱۳
۲۶	فتح	۶	۸۱۶
۲۸	صف	۲و۳	۸۸۰
۲۸	جمعہ	۱۱	۸۸۴
۳۰	تطفیف	۲۹تا۳۲	۹۳۹

حضرت ابوبکر و عمرؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	حج	۹	۵۳۰

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۶	حجرات	۲	۸۲۲
۲۶	حجرات	۱۲	۸۲۴

حضرت ابوبکرؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۳۰۸

حضرت عمرؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۷	۴۴
۷	مائدہ	۹۱	۱۹۴

حضرت عثمانؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۷	نور	۵۳	۵۶۹
۲۷	نجم	۳۲تا۵۰	۸۲۲
۳۰	عبس	۱و۲	۹۳۳

حضرت معاویہ بنی اُمیہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۶۰	۴۵۹
۱۷	انبیاء	۱۱۱	۵۲۸
۱۷	حج	۹	۵۳۰
۱۷	حج	۷۸	۵۴۴
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۹۴۹
۳۰	قدر	۳	۹۵۲

حضرت طلحہؓ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱۷تا۲۲	۳۰۱و۳۰۲
۲۲	احزاب	۵۳	۶۷۹

عیاش بن ربیعہ کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۹۲	۱۴۶

حارث بن سوید کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۸۹	۹۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
زید بن اسامہ کی بے وقوفی و بے رحمی!			
۵	نساء	۹۵	۱۴۷
ایک کفن چور کی توبہ			
۴	آل عمران	۱۳۵ و ۱۳۶	۱۰۵ و ۱۰۶
کعب بن اشرف یہودی کی شرارتیں			
۴	آل عمران	۱۸۳	۱۱۷
۵	نساء	۵۰	۱۳۶
جندب کا قصہ!			
۵	نساء	۱۰۰	۱۴۸
بشیر وغیرہ بنو سرق کی چوری کا قصہ			
۵	نساء	۱۰۵ تا ۱۰۸	۱۵۰ و ۱۵۱
مقیس ابن صبابہ کا قصہ			
۵	نساء	۹۳	۱۴۶
ایک عجیب شیطانی حرکت			
۵	نساء	۱۱۷	۱۵۳
خولہ کا قصہ!			
۵	نساء	۱۲۰	۱۵۵ و ۱۵۶
قبیلہ غطفان کا ایک واقعہ			
۶	مائدہ	۱۲	۱۶۳ و ۱۶۴

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
بنی عتبہ کا قصہ			
۶	مائدہ	۳۴	۱۷۹ و ۱۸۰
یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ			
۶	مائدہ	۴۳	۱۸۲
تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ اور فیصلہ			
۷	مائدہ	۱۰۶ تا ۱۰۸	۱۹۸ و ۱۹۹
ابولبابہ کی توبہ!			
۹	انفال	۲۷	۲۸۶
خوارج کی نسبت پیشگوئی			
۱۰	توبہ	۵۸	۳۱۱ و ۳۱۲
ثعلبہ بن حاطب کا قصہ!			
۱۰	توبہ	۷۵ تا ۷۸	۳۱۶ و ۳۱۷
اوس وغیرہ کا قصہ			
۱۰	توبہ	۱۰۲ تا ۱۰۴	۳۲۳
کعب بن مالک وغیرہ			
۱۰	توبہ	۱۱۸	۳۲۷
عثمان بن مظعون کا ایمان			
۱۴	نحل	۹۰	۴۴۳ و ۴۴۴
ایک گاؤں کا قصہ			
۱۴	نحل	۱۱۲ و ۱۱۳	[illegible]

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
ابی بن خلف کا واقعہ			
۱۳	ابراہیم	[illegible]	۴۲۴
۲۳	یٰس	۷۷ تا ۸۳	۷۱۱ و ۷۱۲
روح			
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۶۳
ایک عجیب قصہ			
۱۷	حج	۸ تا ۱۰	۵۳۰ و ۵۳۱
ایک یہودی کی بے وقوفی!			
۱۷	حج	۱۱	۵۳۱
۱۸	فرقان	۲۷ تا ۲۹	۵۷۷ و ۵۷۸
نضر بن حارث کا قصہ			
۲۱	لقمان	۶	۶۵۵
ولید بن عقبہ کا قصہ			
۲۱	سجدہ	۱۸ تا ۲۰	۶۶۴
۲۶	حجرات	۶	۸۲۲ و ۸۲۳
ابولہب کا ذکر			
۲۳	زمر	۱۹	۷۳۴
۳۰	لہب	پوری سورۃ	۹۵۸
دو دلچسپ قصے!			
۲۴	حٰم سجدہ	۴۴ و ۴۵	۷۶۸
عبداللہ بن زبعری کا قصہ			
۲۵	زخرف	۵۷	۷۸۶
حاطب بن ابی بلتعہ اور جناب امیرؓ			
۲۸	ممتحنہ	۳	۸۶۶

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
سبیعہ کا قصہ			
۲۸	ممتحنہ	۱۰	۸۷۸ و ۸۷۹
۲۸	منافقون	۱ و ۲	۸۸۵
ولید بن مغیرہ کی حالت			
۲۹	قلم	۱۰ تا ۱۶	۹۰۱
۲۹	مدثر	۱۱ تا ۲۶	۹۱۸ و ۹۱۹
جنات کا قصہ			
۲۶	احقاف	۲۹ تا ۳۲	۸۰۷
۲۹	جن	پوری سورۃ	۹۱۲ تا ۹۱۵
عبداللہ ابن سلول اور عبداللہ بن رواحہ کا جھگڑا			
۲۶	حجرات	۹	۸۲۳
ثابت بن قیس کا قصہ			
۲۶	حجرات	۱۱	۸۲۴
اعمش کا قصہ			
۲۶	ق	۲۵	۸۲۸
خولہ کا واقعہ			
۲۸	مجادلہ	۱	۸۶۵
سرگوشی کا قصہ			
۲۸	مجادلہ	۱۱	۸۶۸
عبداللہ سلول اور اس کے بیٹے کا قصہ			
۲۸	مجادلہ	۲۲	۸۷۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ابو دحداحؓ اور ایک انصاری کا قصہ

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	لیل	۵ تا ۱۸	۹۴۵ / ۹۴۶

ابو جہل کی مذمت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	علق	۹ تا ۱۹	۹۵۱ و ۹۵۲

اہل مکہ کی عزت

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۳۰	قریش	۴	۹۵۷

حضرت علیؑ کی ولیعہدی

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۴	۱۷۱ و

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۶۸	۱۸۹

حارث بن نعمان کا معذب ہونا

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۹	معارج	۱ تا ۳	۹۷۷

خدا نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے

پارہ	سورۃ	آیۃ	صفحہ
۲۳	صافات	۱ تا ۳	۷۱۱
۲۳	ص	۱	۷۲۲
۲۵	زخرف	۴	۷۸۰
۲۵	دخان	۲	۷۹۱
۲۶	ق	۱	۸۲۶
۲۶	ذاریات	۱ تا ۴	۸۳۰ و ۸۳۱
۲۷	طور	۱ تا ۶	۸۳۵
۲۷	نجم	۱	۸۳۹
۲۷	واقعہ	۷۵	۸۵۶
۲۹	قلم	۱	۹۰۰
۲۹	حاقہ	۳۸ و ۳۹	۹۰۶
۲۹	معارج	۴۰	۹۰۹
۲۹	مدثر	۳۲ تا ۳۴	۹۱۹ و ۹۲۰
۲۹	قیامۃ	۱ تا ۲	۹۲۱
۲۹	مرسلات	۱ تا ۵	۹۲۶
۳۰	نازعات	۱ تا ۵	۹۳۱
۳۰	تکویر	۱۵ تا ۱۸	۹۳۵
۳۰	انشقاق	۱۶ تا ۱۸	۹۴۰
۳۰	بروج	۱ تا ۳	۹۴۰
۳۰	طارق	۱	۹۴۲
۳۰	طارق	۱۱ و ۱۲	۹۴۲
۳۰	فجر	۱ تا ۴	۹۴۵
۳۰	بلد	۱	۹۴۶
۳۰	شمس	۱ تا ۷	۹۴۷ و ۹۴۸
۳۰	لیل	۱ و ۲	۹۴۸
۳۰	ضحیٰ	۱ و ۲	۹۴۹
۳۰	تین	۱ تا ۳	۹۵۰
۳۰	عادیات	۱ تا ۳	۹۵۴
۳۰	عصر	۱	۹۵۵

فہرست تعداد حروف و اعراب وغیرہ

ا	۴۸۸۷۲	خ	۲۴۱۶	ش	۲۲۵۳	غ	۲۲۰۸	ن	۲۶۵۶۰
ب	۱۱۴۲۸	د	۵۶۴۲	ص	۲۰۱۳	ف	۸۴۹۹	و	۲۵۵۳۶
ت	۱۱۹۹	ذ	۴۶۹۷	ض	۱۶۰۷	ق	۶۸۱۳	ہ	۱۹۰۷۰
ث	۱۲۷۶	ر	۱۱۷۹۳	ط	۱۲۷۴	ک	۹۵۲۲	لا	۳۷۲۰
ج	۳۲۷۳	ز	۱۵۹۰	ظ	۸۴۲	ل	۳۴۳۲	ے	۲۵۹۱۹
ح	۹۷۳	س	۵۸۹۱	ع	۲۲۰۰	م	۲۶۵۳۵	کل حروف	۳۶۷۰۵۳

فتحات	۵۳۲۴۳	کسرات	۳۹۵۸۲	مدات	۱۷۷۱
ضمات	۸۸۰۴	نقاط	۱۰۵۶۸۴	تشدیدات	۱۲۵۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سورتوں کی فہرست

مع تعداد رکوع و آیات وغیرہ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ
۱	الفاتحہ	۲	۱	۷	۱
۲	البقرہ	۳	۴۰	۲۸۶	۱
۳	آل عمران	۷۸	۲۰	۲۰۰	۳
۴	النساء	۱۲۱	۲۴	۱۷۶	۴
۵	المائدہ	۱۶۸	۱۶	۱۲۰	۶
۶	الانعام	۲۰۲	۲۰	۱۶۵	۷
۷	الاعراف	۲۳۸	۲۴	۲۰۶	۸
۸	الانفال	۲۸۱	۱۰	۷۵	۹
۹	التوبہ	۲۹۷	۱۶	۱۲۹	۱۰
۱۰	یونس	۳۳۰	۱۱	۱۰۹	۱۱
۱۱	ہود	۳۵۲	۱۰	۱۲۳	۱۱
۱۲	یوسف	۳۷۴	۱۲	۱۱۱	۱۲
۱۳	الرعد	۳۹۵	۶	۴۳	۱۳
۱۴	ابراہیم	۴۰۶	۷	۵۲	۱۳
۱۵	الحجر	۴۱۶	۶	۹۹	۱۴
۱۶	النحل	۴۲۵	۱۶	۱۲۸	۱۴
۱۷	بنی اسرائیل	۴۴۹	۱۲	۱۱۱	۱۵
۱۸	الکہف	۴۶۷	۱۲	۱۱۰	۱۵
۱۹	مریم	۴۸۶	۶	۹۸	۱۶
۲۰	طٰہٰ	۴۹۴	۸	۱۳۵	۱۶
۲۱	الانبیاء	۵۱۳	۷	۱۱۲	۱۷
۲۲	الحج	۵۲۸	۱۰	۷۸	۱۷
۲۳	المومنون	۵۴۵	۶	۱۱۸	۱۸
۲۴	النور	۵۵۸	۹	۶۴	۱۸
۲۵	الفرقان	۵۷۳	۶	۷۷	۱۸
۲۶	الشعراء	۵۸۶	۱۱	۲۲۷	۱۹
۲۷	النمل	۶۰۰	۷	۹۳	۱۹
۲۸	القصص	۶۱۴	۹	۸۸	۲۰
۲۹	العنکبوت	۶۳۲	۷	۶۹	۲۰

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ
۳۰	الروم	۶۴۵	۶	۶۰	۲۱
۳۱	لقمان	۶۵۵	۴	۳۴	۲۱
۳۲	السجدہ	۶۶۱	۳	۳۰	۲۱
۳۳	الاحزاب	۶۶۶	۹	۷۳	۲۱
۳۴	السباء	۶۸۳	۶	۵۴	۲۲
۳۵	الفاطر	۶۹۳	۵	۴۵	۲۲
۳۶	یٰسین	۷۰۲	۵	۸۳	۲۲
۳۷	والصّٰفّٰت	۷۱۱	۵	۱۸۲	۲۳
۳۸	صٓ	۷۲۲	۵	۸۸	۲۳
۳۹	الزمر	۷۳۱	۸	۷۵	۲۳
۴۰	المومن	۷۴۵	۹	۸۵	۲۴
۴۱	حٰم سجدہ	۷۶۰	۶	۵۴	۲۴
۴۲	الشوریٰ	۷۷۰	۵	۵۳	۲۵
۴۳	الزخرف	۷۸۰	۷	۸۹	۲۵
۴۴	الدخان	۷۹۰	۳	۵۹	۲۵
۴۵	الجاثیہ	۷۹۵	۴	۳۷	۲۵
۴۶	الاحقاف	۸۰۱	۴	۳۵	۲۶
۴۷	محمد	۸۰۸	۴	۳۸	۲۶
۴۸	الفتح	۸۱۴	۴	۲۹	۲۶
۴۹	الحجرات	۸۲۲	۲	۱۸	۲۶
۵۰	ق	۸۲۶	۳	۴۵	۲۶
۵۱	الذاریات	۸۳۰	۳	۶۰	۲۶
۵۲	الطور	۸۳۵	۲	۴۹	۲۷
۵۳	النجم	۸۳۹	۳	۶۲	۲۷
۵۴	القمر	۸۴۳	۳	۵۵	۲۷
۵۵	الرحمٰن	۸۴۷	۳	۷۸	۲۷
۵۶	الواقعہ	۸۵۲	۳	۹۶	۲۷
۵۷	الحدید	۸۵۷	۴	۲۹	۲۷
۵۸	المجادلہ	۸۶۸	۳	۲۲	۲۸

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ
۵۹	الحشر	۸۷۰	۳	۲۴	۲۸
۶۰	الممتحنہ	۸۷۶	۲	۱۳	۲۸
۶۱	الصف	۸۸۰	۲	۱۴	۲۸
۶۲	الجمعہ	۸۸۲	۲	۱۱	۲۸
۶۳	المنافقون	۸۸۵	۲	۱۱	۲۸
۶۴	التغابن	۸۸۷	۲	۱۸	۲۸
۶۵	الطلاق	۸۹۰	۲	۱۲	۲۸
۶۶	التحریم	۸۹۳	۲	۱۲	۲۸
۶۷	الملک	۸۹۷	۲	۳۰	۲۹
۶۸	القلم	۹۰۰	۲	۵۲	۲۹
۶۹	الحاقہ	۹۰۴	۲	۵۲	۲۹
۷۰	المعارج	۹۰۷	۲	۴۴	۲۹
۷۱	نوح	۹۱۰	۲	۲۸	۲۹
۷۲	الجن	۹۱۲	۲	۲۸	۲۹
۷۳	المزمل	۹۱۵	۲	۲۰	۲۹
۷۴	المدثر	۹۱۸	۲	۵۶	۲۹
۷۵	القیامۃ	۹۲۱	۲	۴۰	۲۹
۷۶	الدہر	۹۲۳	۲	۳۱	۲۹
۷۷	المرسلات	۹۲۶	۲	۵۰	۲۹
۷۸	النباء	۹۲۹	۲	۴۰	۳۰
۷۹	النازعات	۹۳۱	۲	۴۶	۳۰
۸۰	عبس	۹۳۳	۱	۴۲	۳۰
۸۱	التکویر	۹۳۵	۱	۲۹	۳۰
۸۲	الانفطار	۹۳۶	۱	۱۹	۳۰
۸۳	التطفیف	۹۳۷	۱	۳۶	۳۰
۸۴	الانشقاق	۹۳۹	۱	۲۵	۳۰
۸۵	البروج	۹۴۰	۱	۲۲	۳۰
۸۶	الطارق	۹۴۲	۱	۱۷	۳۰
۸۷	الاعلیٰ	۹۴۲	۱	۱۹	۳۰

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ
۸۸	الغاشیہ	۹۴۳	۱	۲۶	۳۰
۸۹	الفجر	۹۴۵	۱	۳۰	۳۰
۹۰	البلد	۹۴۶	۱	۲۰	۳۰
۹۱	الشمس	۹۴۷	۱	۱۵	۳۰
۹۲	اللیل	۹۴۸	۱	۲۱	۳۰
۹۳	الضحیٰ	۹۴۹	۱	۱۱	۳۰
۹۴	الانشراح	۹۵۰	۱	۸	۳۰
۹۵	التین	۹۵۰	۱	۸	۳۰
۹۶	العلق	۹۵۱	۱	۱۹	۳۰
۹۷	القدر	۹۵۲	۱	۵	۳۰
۹۸	البینہ	۹۵۲	۱	۸	۳۰
۹۹	الزلزال	۹۵۳	۱	۸	۳۰
۱۰۰	العادیات	۹۵۴	۱	۱۱	۳۰
۱۰۱	القارعہ	۹۵۴	۱	۱۱	۳۰
۱۰۲	التکاثر	۹۵۵	۱	۸	۳۰
۱۰۳	العصر	۹۵۵	۱	۳	۳۰
۱۰۴	الہمزہ	۹۵۶	۱	۹	۳۰
۱۰۵	الفیل	۹۵۶	۱	۵	۳۰
۱۰۶	القریش	۹۵۶	۱	۴	۳۰
۱۰۷	الماعون	۹۵۷	۱	۷	۳۰
۱۰۸	الکوثر	۹۵۷	۱	۳	۳۰
۱۰۹	الکافرون	۹۵۸	۱	۶	۳۰
۱۱۰	النصر	۹۵۸	۱	۳	۳۰
۱۱۱	اللہب	۹۵[illegible]	۱	۵	۳۰
۱۱۲	الاخلاص	۹۵۹	۱	۴	۳۰
۱۱۳	الفلق	۹۵۹	۱	۵	۳۰
۱۱۴	الناس	۹۵۹	۱	۶	۳۰
کل	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حضرت علمائے کرام و مجتہدین عظام نے متفقہ طور پر اسی ترجمہ کو

مُصدّق فرمایا ہے، صرف چند تحریروں کا اقتباس درج ہے (جن کا ایک فقرہ قابلِ توجہ ہے)!

حضرت حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء مولانا السیّد نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلّہ العالی

ایسے کلام بلاغت نظام کا کسی دوسری زبان میں صحیح با محاورہ ترجمہ کرنا نہایت امرِ عظیم ہے یہی سبب ہے کہ بعض مترجم محاورہ کی پابندی نہ کر سکے؛ اور بعض اغلاط سے محروم نہ رہ سکے۔ ایسے ترجمے کی بہت ضرورت تھی جو قابلِ اعتماد اور مطابقِ ارشادِ اہلبیت امجاد ہو۔ بحمد اللہ اس ضرورت کو جناب مولانا فرمان علی صاحب نے باحسن وجوہ پورا کر دیا۔ اس ترجمہ سے اردو سمجھنے والوں کو قرآن مجید کے عجائب و اسرار پر اتنی اطلاع ہو سکے گی کہ دیدۂ دل ان کے روشن و منور ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضروری اور مفید عام توضیح و تصریح خوش اسلوبی سے لکھی ہے بالخصوص آیاتِ فضائل اہلبیت اطہار کی جو روح قرآن ہے اچھے طریقے سے توضیح کر دی ہے۔ لہذا اس ترجمہ کی اشاعت و ترویج میں جس قدر کوشش کی جائے باعث اجر جزیل و ثوابِ جمیل ہو گی۔

حضرت حجۃ الاسلام سرکار مولانا السیّد محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ

اس ترجمہ مبارکۂ قرآن مجید کو جسے مولانا فرمان علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے اس کے استماع سے نہایت مسرور ہوا۔ اور محاسن کثیرہ اور فوائد عزیزہ پر مشتمل پایا۔ خصوصاً فضائل اہل بیتِ طاہرین علیہم السلام کے متعلق آیات کی تشریح و توضیح نہایت حسن و خوبی سے اس ترجمہ میں کی گئی ہے۔ لہذا امول اخوان مومنین سے یہ ہے کہ اس ترجمہ کی نہایت قدر کریں گے اور اس کی طبع و نشر میں کوشش فرمائیں گے۔

حضرت حجّۃ الاسلام سرکار مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ مجتہد مدظلّہ العالی

قرآن مجید کے بہت سے ترجمے دیکھنے میں آئے لیکن کوئی ترجمہ ایسا نظر قاصر سے نہ گزرا جس میں قرآن مجید کی عبارت شریفہ کا اصل مقصد محفوظ رہا ہو البتہ اگر کسی ترجمہ میں اصل مطابقت اور مرادِ خدا کی موافقت کا دعوےٰ ہو سکتا ہے تو وہ محض ایک ترجمہ معلوم ہوتا ہے؛ جس کو جناب مولانا المولوی السیّد فرمان علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ ترجمہ اپنے اسلوب کی شائستگی اور روزمرّہ کی خوبی اور تفاسیرِ حقہ کی مطابقت میں آپ اپنا نظیر ہے۔ حضرات مومنین اس کے فوائد بیش بہا سے فائدہ اٹھائیں۔

حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء مولانا السیّد نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلّہ العالی

قرآن مجید مترجمہ فاضل جلیل جناب مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ جسے قوم کے مایۂ ناز فرد جناب مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ نے نہایت جانفشانی اور سعی بلیغ کے ساتھ شائع فرمایا ہے میری نظر سے گزرا۔ اس کا کاغذ لکھائی چھپائی ہر شے اپنے مقام پر قابلِ تعریف ہے۔ واقعاً موصوف نے اس کی طباعت میں بڑی کوشش کی ہو گی۔ ہر مسلمان کو اسے اپنے گھر میں رکھنا چاہئے۔ کوئی مختصر اس کی خوبیوں کو اکٹھا نہیں کر سکتی۔ یہ قرآن مجید مجھے بیحد پسند ہے۔ اور میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ مومنین سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ اسے خریدیں اور اس کی کثرتِ اشاعت کی کوشش کریں۔ دُعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع اندوز ہونے کی توفیق اور جناب مرزا محمد جوادِ صاحب کو اس کا بہترین اجر کرامت فرمائے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حجۃ الاسلام عمدۃ العلماء جناب مولانا السید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

اکثر حضرات نے اُردو میں ترجمہ کیا مگر کوئی ترجمہ غلط کوئی محاورات کی قید و بند سے آزاد۔ اس لیئے یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ دورِ حاضر میں جناب مولانا السید فرمان علی صاحب اعلے اللہ مقامہٗ کا ترجمہ صحت، مطابقت، تفاسیر صحیحہ کے اعتبار سے بے مثل و بے نظیر ہے۔ یہ ترجمہ مع تفسیر ضروری دو مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ باوجودیکہ ہر مرتبہ صحت و نفاست کاغذ وغیرہ کا انتظام نہ کیا گیا تھا، لیکن پھر بھی اپنی مقبولیت کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں کمیاب ہوگیا۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ کوئی صاحبِ ہمت اس طرف توجہ کریں خدا کا شکر ہے کہ حبیب لبیب فخرِ ملت جناب مرزا محمد جواد صاحب دام مجدہٗ مالک نظامی پریس لکھنؤ نے اس فرض کو باحسن وجوہ ادا کرنے کے واسطے قدم بڑھایا۔ آپ کا مطبع دس سال سے بہترین طباعت کا کام انجام دے رہا ہے اور آپ خود کتابت کے اعلےٰ نمونہ برابر قوم کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جب ہم کو موصوف کے اس قصد کی اطلاع ہوئی۔ تو یہ یقین ہو گیا کہ اس ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن بہترین صفات کا حامل ہوگا۔ لیکن اب یہ کہنا ناگزیر ہے کہ صحت الفاظ و اعراب، کاغذ کی عمدگی، کتابت و طباعت کی نفاست، لوح کی بہار، مختلف رنگوں کی آرائش نے اس ترجمہ کو ظاہری لباس سے اتنا ہی دلکش اور دیدہ زیب کر دیا ہے جتنا خود یہ ترجمہ اپنی معنویت کے اعتبار سے دلکش تھا۔ مطبوعہ قدیم نادر و نایاب قلمی نسخوں میں جگہ دینا بے محل نہ ہوگا۔ خداوند عالم جناب مرزا محمد جواد صاحب کو اس خدمت کے عوض میں اجر جزیل عنایت کرے، اور تمام مؤمنین کو ممدوح کی ہمت افزائی کی توفیق دے۔

تحت حمایت صدر المحققین الادیب ناصر الملۃ والدین شمس العلماء جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی!

فاضل جلیل مولانا فرمان علی صاحب مرحوم ہندوستان میں کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں، آپ نے قرآن مجید کا جو ترجمہ اُردو میں کیا ہے وہ اور قرآن مجید کے ترجموں سے بہتر اور صحیح تر ہے۔ حاشیہ پر تفسیر بھی ہے جو احادیث صحیحہ و عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے۔ غرض اس ترجمہ کی اس وقت کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس ترجمہ کا مقبول ہونا۔ اس سے ظاہر ہے کہ چند سال کے عرصہ میں دو مرتبہ کئی ہزار کی تعداد میں طبع ہوا باوجودیکہ اس کا کاغذ خراب تھا۔ کتابت اچھی نہ تھی۔ اس میں کئی غلطیاں بہت سی تھیں مگر پھر بھی سب ختم ہوگیا اور ضرورت مؤمنین کو باقی رہ گئی۔ لہٰذا مؤمنین کی ضرورت کا خیال کر کے مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ نے اپنے اہتمام سے طبع کرانے کا قصد کیا۔ یہ مطبع اگرچہ بڑا نہیں تھا۔ لیکن دس سال کے عرصہ میں ترقی کر گیا ہے کہ دوسرے مطابع سو برس میں بھی اتنی ترقی نہیں کر سکتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مالکِ مطبع اپنی سچائی اور وعدہ کی پابندی اور کوشش سے ہر کام کو بہتر سے بہتر کر کے دکھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مطبع مرجع خلائق بن گیا ہے۔ بیشتر مذہبی کتابیں اسی مطبع میں طبع ہوتی ہیں۔ جس طرح یہ ترجمہ تمام قرآن کے ترجموں میں ممتاز ہے، اسی طرح مرزا محمد جواد صاحب تمام کاتبوں میں ممتاز ہیں۔ آپ نے اس کی کتابت کا بارِ گراں اپنے سر لیا ہے۔ صحت الفاظ و اعراب، نفاستِ کاغذ، حسنِ کتابت غرضکہ ہر حیثیت سے یہ کلام مجید مکمل ہے۔ قارئین قرآن مجید سے اُمید ہے کہ ایک جلد لے کر اپنی تلاوت کو نورٌ علےٰ نور بنائیں۔

(مولانا) محسن نواب!

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لسانُ القوم مولانا صفی مدّ ظلہ العالی

بے مثل یہ مصحفِ گرامی	مطبوعۂ مطبع نظامی
خوشخط خوشرنگ خوشنما ہے	ہر صفحہ پہ اک چمن کھلا ہے
کاغذ کہ بیاضِ دیدۂ حور	ماشاء اللہ چشمِ بد دُور
جو حرف ہے نقشِ دلنشیں ہے	ہر دائرہ چشمِ حورِ عیں ہے
اندازِ رقم بطرزِ دل خواہ	وُہ زورِ قلم ہے کہ اللہ اللہ
روحِ نیریز و روحِ یاقوت	دونوں جسے دیکھ کر ہیں مبہوت
تحریر "جواد" نامور کی	گویا اک سلک ہے گہر کی
تہذیبِ رقم میں فردِ اُستاد!	موجود سلیقۂ خداداد
مصحف ہے وُہ شاہکارِ مطبع	جس سے ظاہر وقارِ مطبع
اوراق، ملوّن و مذہب	موزوں تقطیع حسبِ مطلب
آراستہ ایک ایک پارہ	اعجاز کے بُرج کا ستارہ
اردُوئے فصیح میں مترجم	لفظ و معنی میں ربط باہم
کیا صاف و سلیس ترجمہ ہے	کِس درجہ نفیس ترجمہ ہے
قربان علی مترجم اِس کے	سُوئے خلدِ بریں سدھارے
یہ کشف ہے یادگار انہی کی!	اس باغ میں ہے بہار انہی کی
یہ ترجمہ ایسا ترجمہ ہے	صحت جس کی مسلّمہ ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تفسیر لیئے ہوئے حواشی! | القصّہ ہے طرفہ گل تراشی!
چھاپا ہے عجب صحیفۂ نور | ہے سعی جواد سعی مشکور
یہ مصحفِ عنبریں شمامہ | بینش افروز کارنامہ
ہے قابلِ صد ہزار تبریک | ایک شمع برائے بزم تاریک
ہر جلوہ ہے دیدہ زیب جس کا | ہر عشوہ نظر فریب جس کا
ہر سورے کی وہ حسین صورت | دل سے دھوئے جو ہر کدورت
مانند نظرِ قلوب محفوظ! | ہر لوح کہ عکس لوح محفوظ
لازم ہے کہ غنی و درویش | نذرانۂ نقد دل کرے پیش
تنزیل کا یہ زمرّدین قصر | یارب ہو پسند صاحب العصر

دیں اس کا صلہ وہ منتظم کو!
ہر جس نے کیا ہے اس مہم کو!

ہر قسم کی کتب و قرآن مجید مترجم، پنجسورے دعائیں وغیرہ

ملنے کا پتہ

مینجر امامیہ کتب خانہ۔ مغل حویلی۔ حلقہ ۷۲۔ لاہور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

یہ جھٹلانے کے قابل نہیں بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے۔ جو لوح محفوظ میں لکھا ہے

القرآن الحکیم

مترجم

مترجمہ

عالمِ اجل و اکمل عالی جناب مولانا حافظ حکیم فرمان علی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

حلقہ نمبر ۷ لاہور نمبر ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

سُورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہؤا اور اس کی سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب تعریف خدا ہی کے لیے (سزاوار) ہے جو سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ

رحم والا روزِ جزا کا حاکم ہے خدایا ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت رکھ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۥ

قدم رکھ اُن کی راہ جنھیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ ع

نہ اُن کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی۔

منزل ١

لے اس سُورہ میں خداوند عالم نے چند امور کی تعلیم فرمائی ہے (۱) تمام اقسامِ حمد و شکر کا اُسی کو مستحق سمجھنا کیونکہ کل نعمتیں بے واسطہ یا بواسطہ اُسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں۔ (۲) دُنیا و آخرت میں اُسی کو سچا مالک اور صاحبِ اختیار جاننا (۳) تواضع و فروتنی جو اعلیٰ فردِ علمِ اخلاق کی ہے اختیار کرنا (۴) ریا وسمعہ سے جو بہت ذلیل امر ہے بچنا (۵) ہر کام میں اُسی سے مدد چاہنا اور اسی پر توکل رکھنا (۶) اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا سمجھنا جس سے حُسن و قبح کا عقلی ہونا ثابت ہوتا ہے (۷) اچھے لوگوں کی دوستی و پیروی کرنا اور بُروں سے پرہیز و بیزاری کا اظہار کرنا وغیرہ ذٰلک واللہ اعلم ۱۲ ؎ بعض نے اس سُورہ کو مدنی کہا ہے اور بعض روایات کے موافق یہ دونوں قول صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ سُورہ مکرر نازل ہؤا ہے۔ پس ہو سکتا ہے کہ اس کا نزول ایک مرتبہ مکہ میں ہؤا ہو اور ایک مرتبہ مدینہ میں اور اسی وجہ سے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں ۱۲ ؎ روزِ قیامت کی حکومت کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ دُنیا میں تو بظاہر بہتیرے اور بھی بادشاہ ہیں مگر قیامت میں اس کے سوا کسی کو بھی ذرہ برابر حکومت نہ ہوگی ۱۲ ؎ ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزلِ مقصود تک پہنچانا۔ اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اوّل کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر معنی اوّل اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خداوندا ہمیں سیدھی راہ دکھا تو معلوم ہوگا کہ اس کا پڑھنے والا ابھی تک راہِ راست سے کوسوں دُور ہے۔ پہنچنا کیسا ابھی دیکھا تک نہیں اور اگر دوسرے معنی کو اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خدایا ہمیں سیدھی راہ تک پہنچا تو بھی وہی خرابی ہے۔ اس کے علاوہ راہِ راست سے مُراد یقیناً ایمان و اسلام ہے۔ پس جب پڑھنے والا مومن ہے تو پھر بعد حصولِ ایمان، ایمان طلب کرنا تحصیلِ حاصل ہوگا اور یہ محال ہے۔ اس لیے میں نے یہ دونوں معنی ترک کر کے یہ معنی اختیار کیے ہیں۔ دیکھو تفاسیر ۱۲

ع ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُونَ آيَةً وَأَرْبَعُونَ رُكُوعًا

سُورۂ بقرلے (گائے) مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں دوسو چھیاسی ۲۸۶ آیتیں اور ۴۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

الم ٢ (یہ) وہ کتاب (ہے) جس (کے کتاب خدا ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

(یہ) پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

(پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

ہیں اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر

مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④

ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

ل اِس سُورہ میں خُداوندِ عالم نے بہت سے اُمُور کی تعلیم فرمائی ہے۔ میں بعض کو اجمالاً ذکر کرتا ہُوں (۱) اس کو قادرِ مطلق سمجھنا کیونکہ اس سُورہ میں اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشّان واقعہ گائے کا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہُوا تھا بیان فرمایا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام سُورہ بقر رکھا گیا ہے (۲) پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا (۳) احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اُس کے موافق عمل کرنا فقط زبانی نہیں (۴) قرآن مجید کے ہر ہر حرف کو کلامِ خدا سمجھنا اور اس کو ماننا (۵) کسی بے وقوفی کی بات پر ہٹ نہ کرنا (۶) گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا (۷) باہم اتفاق سے رہنا اور والدین و اقربا کے ساتھ بالخصوص حُسنِ سلوک کرنا (۸) دُنیا کو فانی اور حقیر سمجھنا (۹) منتر جوگ ٹُونے کا اعتبار نہ کرنا (۱۰) انبیاءؑ کی تعظیم کرنا (۱۱) فرشتوں کا وجُود ماننا اور اُن سے دوستی رکھنا (۱۲) حسن و قبح کا عقلی ہونا (۱۳) انبیاء اور ان کے جانشینوں کا صرف خدا کی طرف سے مقرر ہونا اور اُن کا من جانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا (۱۴) خانۂ کعبہ ہی کی طرف ہر شخص کو سجدہ کرنا (۱۵) مصیبتوں پر صبر کرنا وغیرہ ۱۲

الربع جزء الاوّل (۱)

معانقہ (۱)

٢ اس قِسم کے جتنے حرُوف بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں اُن کو مقطّعات کہتے ہیں اور حرُوفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اور یہ بھی متشابہ آیتوں سے ہے۔ جن کی تفسیر اپنی رائے سے قطعی حرام ہے۔ اگرچہ فریقین کے عُلماء نے اُن کے متعلق بہت سے مصالح اور توجیہیں بیان کی ہیں۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے مُراد میں بڑا واقف کار خُدا ہوں تفسیر کبیر میں اس کے متعلق ۲۱ قول مختلف اقوال منقول ہیں مگر سچ یوں ہے کہ اس کو یا خدا جانے یا وہ جانیں جنھیں خدا نے علم لدنی عطا کیا ہو۔ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥

یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کے لیے برابر ہے (اے رسولؐ) خواہ تم انھیں ڈراؤ

تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٦ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر

عَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَّلَهُمْ

(نظر کرکے) خُدا نے تصدیق[1] کردی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور انھیں

عَذَابٌ عَظِيمٌ ٧ ع وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا

کے لیے (بہت) بڑا عذاب ہے اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور

بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ٨ يُخَٰدِعُونَ

قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے خدا کو اور اُن

اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ

لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ آپ[2] اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ

اور کچھ شعور نہیں رکھتے اُن کے دلوں میں مرض تھا ہی اب خُدا نے اُن کے مرض کو اور

مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ١٠

بڑھا دیا[3] اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ[4] بولا کرتے تھے اس لیے اُن پر تکلیف دہ عذاب ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا

اور جب کہا جاتا ہے اُن سے کہ ملک میں فساد نہ کرتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف

نَحْنُ مُصْلِحُونَ ١١ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن

اصلاح کرتے ہیں خبردار[5] ہو جاؤ بے شک یہی لوگ فسادی ہیں اور لیکن

منزل ۱

[1] ختم کا مطلب یا تو یہ ہے کہ جب اُن لوگوں نے یہ ہٹ دھرمی اختیار کی تو خدا نے بھی اُن سے نیک توفیق سلب کرلی یا یہ کہ ختم کے معنی علامت مقرر کرنے کے ہیں یعنی خُدا نے اُن کی یہ حالت دیکھ کر اُن کے کان اور دل پر علامت مقرر کردی ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں یا ختم کے معنی شہادت کے ہیں یعنی خدا گواہی دیتا ہے کہ اُن پر تمھارے ڈرانے کا کوئی اثر نہ ہوگا یا ختم کے معنی تصدیق کرنے کے ہیں یعنی خدا ان کے کان اور دل کی حالت دیکھ کر یہ تصدیق کرتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہی ہیں اور ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ واللہ اعلم ۱۲ دیکھو تفسیر مجمع البیان [2] مطلب ہے کہ وہ جھوٹ کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے ۱۲ [3] یعنی اُن کی دوا نہ کی اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے اُن کا مرضِ کفر اور بڑھ گیا ۱۲ [4] یعنی اُن کا دعویٰ اسلام بھی جھوٹ تھا ۱۲ [5] ابتدائے اسلام میں تین قسم کے لوگ تھے۔ کچھ تو نرے کھرے مسلمان جن کی تعریف خدا نے تیسری آیت سے چھٹی آیت تک کی ہے اور کچھ پکے کٹے کافر جن کی مذمت ساتویں سے آٹھویں آیت تک کی ہے۔ تیسرا گروہ منافقین کا تھا جن کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں کافروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے اور جس سے جہاں ملے اس کی سی کہہ دی اور چونکہ تینوں فریقوں میں باہم قرابت وغیرہ بھی تھی تو اگر کوئی شخص منافقین سے کہتا کہ ایک کے ہو رہو کیونکہ تمہاری ان دورخی باتوں سے فساد پھیلتا ہے تو بہتر ہے کہ جس طرح اور لوگ مسلمان ہوگئے ہیں تم بھی پکے مسلمان ہوجاؤ تو منافقین جواب دیتے کہ ہماری طرف فساد کی نسبت کرنا نری تہمت ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ پر دبے رہیں اور لڑنے نہ پائیں اور تم تو احمق ہو تم کو مصلحِ دنیوی پر نظر نہیں ہے۔ کیا ہم بھی تمہاری طرح احمق بن جائیں اور لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیں۔ اس کے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلط فہمی ہے انھیں کی وجہ سے تو اور فساد پھیلتا جاتا ہے اور اس طرح اصلاح بین الفریقین ممکن نہیں اور وہ تم کو احمق بتلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اچھے خاصے احمق ہیں کیونکہ مصالح دنیوی کو دین پر ترجیح دینا اور عقلِ سلیم کو کام میں نہ لانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ ۱۲

ع ۱/۷

وقف لازم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ

سمجھتے نہیں۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اُسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بیوقوف ایمان لائے۔ خبردار ہو جاؤ

السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا

لا چکے تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لا چکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ

ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (مسلمانوں کو) بناتے ہیں۔ (وہ کیا بنائیں گے) خدا اُن کو بناتا ہے

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں

اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی پھر نہ اُن کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى

نہ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ اُن لوگوں کی مثال (تو) اس شخص کی سی مثال ہے

اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ

جس نے (رات کے وقت مجمع میں) بھڑکتی ہوئی آگ روشن کی پھر جب آگ (کے شعلے) نے اس کے گرد و پیش

بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ

خوب اجالا کر دیا تو خدا نے اُن کی روشنی لے لی اور اُن کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ

یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر اپنی گمراہی سے باز نہیں آ سکتے یا (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے

منزل ۱

ل؎ اردو محاورے میں بنانے کے معنی احمق بنانے کے ہیں اسی وجہ سے استہزاء کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۲۔ ۲؎ یہاں لین دین اور تجارت کا ذکر بطور استعارہ ہے مقصود یہ ہے کہ منافقوں کو ہدایت اختیار کرنی تھی اور انہوں نے اختیار کی گمراہی۔ اور آخر کار ان کو اپنی غلط فہمی کا وبال بھگتنا پڑا اور یہی تجارت کا خسارہ ہے ۱۲۔ ۳؎ خداوند عالم نے منافقوں کی دو مثل بیان کیں پہلی مثل کی توضیح یہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور اسلام عالم میں پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اسلام کے پھریرے کے سایہ میں آ گئے اور منافقین باوجود خاص مکہ میں رہنے کے اندھے کے اندھے رہے اور کفر کی تاریکی میں پڑے رہے۔ اور دوسری مثل کی توضیح یہ ہے کہ بارش سے کنایہ ہے اسلام کی طرف۔ کیونکہ جس طرح بارش رحمت خدا ہے اسی طرح اسلام بھی ایک خاص رحمت پروردگار ہے۔ اور چونکہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو کچھ کفار سے کچھ منافقین سے اذیتیں پہنچی تھیں تو ان زحمتوں کو تاریکی گرج بجلی سے تشبیہ دی۔ اب منافقین کی یہ حالت تھی کہ جب کسی لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی یا کوئی فائدہ پہنچا تو تھوڑی دیر کیلئے منافقین کے دل میں اسلام بھلا معلوم ہوا۔ اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب بجلی چمکی تو چل کھڑے ہوئے یعنی اُن کے جی میں آیا کہ مسلمان ہو جانا چاہئے۔ اور اگر کہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچا یا لڑائی میں ہار گئے تو منافقین پھر بدگمان ہو گئے۔ اسی کو خدا نے فرمایا کہ جب اُن پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے۔ اور پھر خدا نے اپنے ایمانداروں کی تسکین کے واسطے فرمایا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو اُن سے دیکھنے سننے کی قوتیں سلب کر لیتا۔ مقصود یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے واسطے ان کا اتفاق میں رہنا بھی غنیمت ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہ کریں گے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

آسمانی بارش جس میں تاریکیاں، گرج، بجلی۔ موت کے خوف سے کڑک کے مارے اپنے

فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ

کانوں میں انگلیاں دیئے لیتے ہیں حالانکہ خدا کافروں کو (اس طرح) گھیرے ہوئے ہے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

(کہ اسک نہیں سکتے)۔ قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھوں کو چندھیا دے۔ جب اُن کے آگے بجلی

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ

چمکی تو اس روشنی میں چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا (تو ٹھٹک کر) کھڑے ہو گئے۔ اور

شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اگر خدا چاہتا تو یوں بھی اُن سے دیکھنے سننے کی قوتیں چھین لیتا۔ بیشک خدا ہر چیز پر قادر

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ

ہے۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن

خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾

لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا ہے عجب ؎ نہیں تم پرہیزگار بن جاؤ

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ

جس نے تمہارے لیئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا

پانی برسایا پھر اسی نے تمہارے کھانے کے لیئے بعض پھل پیدا کئے۔ پس کسی کو

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ

خدا کا ہمسر نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو۔ اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے

رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا ہے شک میں پڑے ہو پس اگر تم سچے ہو تو تم (بھی) ایک ایسا سورہ

منزل ۱

؎ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ خدا نے شک کے طور پر فرمایا ہے اصل یہ ہے کہ اتقاء کا درجہ عبادت سے بڑھا ہوا ہے اور شک ضروری نہیں کہ متکلم ہی کی طرف سے ہو بلکہ اکثر صرف مخاطب کو امیدوار بنانے کی غرض سے بھی ہوتا ہے جیسے کوئی حاکم کسی کو معمولی خدمت پر معین کر کے کہے کہ اگر تم نے اس کو اچھی طرح انجام دیا تو عجب نہیں تمہاری ترقی ہو جائے تو وہ ترقی حسن خدمت پر مشروط ہے، بعینہٖ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو، اور درجۂ اتقاء پر پہنچنے کے امیدوار رہو۔ اور اگر اس پر بھی تشفی نہ ہو تو لعلکم کا ترجمہ "تاکہ" کر دو۔

؎ جس زمانے میں جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت عرب میں شعر و شاعری کا بڑا چرچا تھا اور اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا اور اپنی زبان کے مقابلہ میں ساری دنیا کی زبانوں کو گونگی کہا کرتے تھے۔ اُنکے یہاں شعر موزوں کر دینا ایک بالکل معمولی بات تھی۔ انکی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے اچھے اشعار نظم کر دیتیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کرنیکے بعد بھی نہیں کہہ سکتے۔ ایسی حالت میں خدائے عالم نے حضرت رسولؐ کو جہاں اور معجزے عطا فرمائے ایک قوی و مستحکم و پائدار اور تا قیام قیامت باقی رہنے والا معجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ قرآن کو نازل کیا۔ اور وہ بھی اس دعوے سے کہ اگر کسی کو اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس کے مثل ایک ہی سورہ بنا لائے یا بنوا لائے یہ امر مشرکین عرب کے نزدیک بہت با وقعت ثابت ہوا کیونکہ ایک ایسا شخص جس نے کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہو نہ ایک سطر عبارت لکھی ہو نہ شعر نظم کیا ہو اکیا گی اتنا بڑا دعوے کرتا ہے حتیٰ کہ بعض اشخاص نے جو اہل انصاف سے تھے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ آدمی کا کلام نہیں ہے۔

ع ۲ ۱۳ ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

بلالو اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں (اُن کو بھی)

صٰدِقِیْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

بلا لو۔ پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے۔ اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے

النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٤﴾

ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور کافروں کے لیئے تیار کی گئی ہے۔

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیئے اُن کو (اے پیغمبر) تو خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیئے (بہشت

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

کے) وہ باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جب انہیں اُن (باغات) کا کوئی میوہ کھانے کو ملے گا تو کہیں

رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ

گے یہ تو وہی میوہ ہے جو پہلے ہی ہمیں کھانے کو مل چکا ہے کیونکہ انہیں ملتی جلتی نہ صورت و رنگ کے (میوے)

مُتَشَابِهًا ۚ وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

ملا کریں گے۔ اور بہشت میں اُن کے لیئے صاف ستھری بیویاں ہونگی اور یہ لوگ اُس (باغ) میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً

بے شک خدا مچھر یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر چیز) کی کوئی مثل بیان کرنے میں نہیں

فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

جھجکتا۔ پس جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو بالیقین جانتے ہیں کہ یہ (مثل) بالکل ٹھیک ہے اور

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ

انکے پروردگار کی طرف سے ہے۔ (اب رہے) وہ لوگ جو کافر ہیں پس وہ بول اُٹھتے ہیں کہ خدا کا اس مثل سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ

کیا مطلب ہے۔ ایسی مثل سے خدا بہتیروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور ایسی ہی (مثل) سے

وقف لازم

ل

چونکہ فطرتِ انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جب کوئی پھل جسے کبھی دیکھا نہ ہو کھانے کو دیا جائے تو خواہ مخواہ ایک رکاوٹ ہوتی ہے اسی وجہ سے خداوند عالم بہشت میں ایسے میوے عطا کرے گا جو صورت و رنگ میں پہلے سے ملتا جلتا ہو تاکہ جھجک جاتی رہے، مگر جب کھائیں گے تو اس کا مزا دوسری قسم کا ہوگا اور اس سے اُن کو اور زیادہ لطف حاصل ہوگا۔

(منہ رح)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَثِيرًا ۙ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (26) الَّذِينَ يَنقُضُونَ

بہتیرے کو ہدایت کرتا ہے۔ گمراہی میں چھوڑتا بھی ہے تو ایسے بدکاروں کو جو لوگ خدا کے عہد و پیمان کو

عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ

مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن (تعلقات) کا خدا نے حکم دیا ہے اُن کو

بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ

قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ گھاٹا اٹھانے

هُمُ الْخَاسِرُونَ (27) كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا

والے ہیں۔ (رہا یہ) کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم (ماؤں کے پیٹ میں) بے جان تھے

فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (28)

تو اسی نے تم کو زندہ کیا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ قیامت میں) زندہ کرے گا پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ

ع وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے نفع کے لئے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا پھر آسمان (کے بنانے)

إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (29)

کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار (و مستحکم) بنا دیئے۔ اور وہ (خدا) ہر چیز سے (خوب) واقف ہے

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

اور (اے رسول) اس وقت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں بنانے

خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ

والا ہوں تو (فرشتے) تعجب سے کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد اور خونریزیاں کرتا پھرے

الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ

حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو) ہم (زیادہ حق دار ہیں کیونکہ) ہم تیری تعریف و تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (30) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ

فرمایا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے

منزل ۱

لہ یُضِلُّ کا ترجمہ علماء مترجمین نے گمراہ کرنا کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے۔ جب خدا خود گمراہ کنندہ ہوا تو عذاب کیونکر کر سکتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا۔ چونکہ راسخون فی العلم کے کلام کی طرف رجوع نہ کی اس وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہوگئے۔ اس مقام پر اضلال سے مراد تخلیہ ہے یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا۔ اسی وجہ سے ہم نے تمام ترجمہ کے خلاف یہ ترجمہ اختیار کیا ہے۔

۲ لہ خدا نے انسانی آفرینش کے سلسلہ کو بیان فرمانا شروع کیا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے بعد خدا نے حضرت عزرائیل ملک الموت کے ذریعے سے مختلف اقسام کی مٹی کی ایک مٹھی منگوائی اور اس کو پہلے پانی میں گوندھا پھر اس کو خمیر کیلئے ایک عرصہ تک چھوڑ دیا اس میں چپچپاہٹ پیدا ہوئی اس کے بعد اس کا ایک پتلا بنایا اور پھر اسے سوکھنے کو ایک عرصہ تک چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس میں مثل ٹھیکرے کے کھنکھناہٹ پیدا ہو گئی اس کے بعد اس میں روح داخل کی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا۔ پھر چند روز بہشت میں رکھا اس کے بعد دنیا میں بھیجا۔ اور زمین سے اگنے والی چیزوں کو اس کی غذا قرار دی جو معدہ میں جا کر جل جل کر بہت انقلابات کے بعد نطفہ بنی اور پھر اس نطفہ کو رحم میں عورت کے جا ٹھہرایا۔ پھر اس سے علقہ (جما ہوا خون) بنایا اس کے بعد مضغہ (لوتھڑا) بنایا اس کے بعد آدمی بنا یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنے کلام میں جہاں انسان کی اصل خلقت کو بیان کیا کہیں مٹی کہیں طین کہیں صلصال (ٹھیکرا) کہیں نطفہ کہیں علقہ کہیں مضغہ ارشاد فرمایا ہے اور وہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے۔

۳ لہ چونکہ خدا نے حضرت آدم کے قبل جنات اور نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا اور ان لوگوں نے بہت خونریزیاں کی تھیں لہٰذا فساد بر پا کئے تھے اس وجہ سے جب خدا نے حضرت آدم کی پیدائش کا ارادہ کیا تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی ویسا ہی ہوگا۔ احادیث میں یوں عرض کیا ۔۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ

اُن کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم ۱؎ (اپنے دعوے میں کہ ہم مستحق خلافت ہیں) سچے ہو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا

تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ تب فرشتوں نے (عاجزی سے) عرض کی تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ

مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ یٰٓاٰدَمُ

ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے۔ (اسوقت خدانے آدمؑ

اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ

کو) حکم دیا کہ اے آدم تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتادو۔ پس جب آدمؑ نے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتلادیئے

اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ

تو خدا نے (فرشتوں کی طرف خطاب کر کے) فرمایا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے چھپے ہوئے راز کو جانتا

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے (وہ سب) جانتا ہوں۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫

فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا۔ اور غرور میں آگیا۔ اور

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ

کافر ہو گیا۔ اور ۲؎ ہم نے (آدمؑ سے) کہا اے آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا

رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بہ فراغت کھاؤ (پیو) مگر اس درخت

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا

کے پاس بھی نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گے۔ تب شیطان نے آدمؑ و حوا

الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَقُلْنَا

کو (دھوکا دے کر) وہاں سے ڈگمگایا اور آخر انکو جس (عیش و راحت) میں تھے اس سے نکال پھینکا اور ہم نے

منزل ۱

۱؎ چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات تسبیح و تقدیس کا خیال تھا جنات و نسناس پر مقابلہ کر کے انسان کے آیندہ اور دلی حالات کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدۂ نیابت الٰہی قرار دیا تھا سو جس سے خدا نے ان پر الزام دینے اور غلط فہمی دور کرنے کے واسطے یہ فرمایا کہ جب دلی اور آیندہ حالات پر اطلاع رکھتے ہو تو مخلوقات عالم کے نام بدرجۂ اولےٰ تم کو معلوم ہونے چاہئیں۔ لہٰذا اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو یہ نام ہی بتادو۔ ۲؎ جب خدا نے حضرت آدمؑ کو بہشت میں رہنے کا حکم دیا تھا تو یہ بھی سمجھادیا تھا کہ فلاں درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے حضرت آدمؑ بہشت میں رہنے لگے اور یہ امر شیطان پر بہت شاق تھا غرض شیطان لعین نے سانپ کو جو اسوقت تک جنت میں آتا جاتا تھا اپنا رازدار بنایا اور اسکے منہ میں ہو کر بہشت میں پہنچا اور کچھ ایسی باتیں بتائیں کہ حضرت آدمؑ دھوکہ میں آگئے۔ اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ نبی اور معصوم تھے پھر ایسا گناہ اُن سے کیونکر ہو سکتا ہے اس اعتراض کو بہت سے لوگوں نے تو چاہے کسی خیال سے ہو مان بھی لیا اور اس کے قائل ہو گئے ہیں کہ انبیاء سے العیاذ باللہ گناہ ہو سکتا ہے اور بعض حضرات ہمعصر نے بعض ملاحدہ کی تقلید میں اس اعتراض سے بچنے کے واسطے یہ اختیار کیا کہ وہ آدم جن سے یہ گناہ ہوا وہ آدم ابوالبشر نہ تھے بلکہ انکی نسل سے کوئی آدمی تھا جسکا قصہ قرآن میں ہے اور بہشت بھی بہشت خلد نہ تھا بلکہ بہشت دنیا اگرچہ یہ ایراد کوئی جدید نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے اور ہمارے حضرات آئمہ معصومینؑ نے اسکے مختلف مواقع میں مختلف جوابات دیئے ہیں مگر مجھے افسوس ہے تو اس کا کہ اگرچہ مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ وہ درخت کونسا درخت تھا وہ بہشت کونسا بہشت تھا مگر اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا کہ حضرت آدمؑ کونسے تھے۔ یہ ایک بالکل انوکھی بات ہے جسے چودھویں صدی میں سنتا ہوں کیونکہ اگر قرآن مجید کی آیتوں کی تاویل کسی طرح کر لیجائے تو خیر مگر احادیث صحیحہ اس کثرت سے صاف اور صحیح اس بارہ میں وارد ہیں کہ انکو نہ ماننا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ بہرحال اسکے (باقی بر صفحہ)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اهبطوا بعضكم لبعض عدو ولكم في الارض

کہا: (اے آدم وحوا) تم (زمین پر) اُتر پڑو تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے

مستقر ومتاع الى حين (۳۶) فتلقى ادم من ربه

ایک خاص وقت (قیامت) تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے (عنداللہ کے) چند الفاظ[۱]

كلمت فتاب عليه انه هو التواب الرحيم (۳۷)

سیکھے پس خدا نے (اُن الفاظ کی برکت سے) آدمؑ کی توبہ قبول کرلی۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ (اور جب

قلنا اهبطوا منها جميعا فاما ياتينكم مني هدى

آدمؑ کو) یہ حکم دیا تھا کہ یہاں سے اُتر پڑو (تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے ھدایت آئے تو (اس کی

فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (۳۸)

پیروی کرنا کیونکہ) جو لوگ میری ہدایت پر چلیں گے انپر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

والذين كفروا وكذبوا بايتنا اولئك اصحب النار

اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی جہنمی ہیں اور ہمیشہ

هم فيها خلدون (۳۹) يبني اسراءيل اذكروا نعمتي

دوزخ ہی میں پڑے رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل (یعقوبؑ کی اولاد) میرے اُن احسانات کو یاد کرو جو تم پر

التي انعمت عليكم واوفوا بعهدي اوف بعهدكم

پہلے کر چکے ہیں اور تم میرے عہدو اقرار (ایمان) کو پورا کرو تو میں بھی تمہارے عہد (ثواب) کو پورا کروں گا

واياى فارهبون (۴۰) وامنوا بما انزلت مصدقا لما

اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور جو (قرآن) میں نے نازل کیا وہ اس کتاب (توریت) کی (بھی) تصدیق

معكم ولا تكونوا اول كافر به ولا تشتروا بايتي

کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اُس کے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے

ثمنا قليلا واياى فاتقون (۴۱) ولا تلبسوا الحق

بدلے تھوڑی قیمت[۲] (دنیوی فائدہ) نہ لو اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

منزل ۱

(بقیہ از صہ ۹) جوابات ملاحظہ ہوں: خدا نے اس درخت کے پاس جانے کی ممانعت کی تھی نہ کھانے کی۔ پھر اگر حضرت نے کھایا تو کیا برائی کی۔ اگر مان لیا جائے کہ کھانے کی ممانعت تھی تو خدا نے ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے معین کردیا تھا اور حضرت آدمؑ نے خاص اس درخت سے ہرگز نہیں کھایا بلکہ اسی قسم کے درخت سے کھالیا۔ اور چونکہ اس قسم کے درخت سے کھانا بھی حضرت آدمؑ کی شان کے خلاف تھا اسوجہ سے یہ عتاب خدا کی طرف سے ہوا۔ اگرچہ ممانعت تھی مگر حرام نہ تھا جس کے فعل پر گناہ کا الزام رکھا جائے بلکہ مکروہ تھا اور محض آداب میں داخل تھا۔ جس طرح ہم سے یہ کہا جائے کہ راہ میں دوڑ کر نہ چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کروگے اسیطرح آدمؑ کو بھی کہا گیا تھا۔ اور ظلم کے یہی معنی ہیں یعنی اپنا نقصان کرنا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت آدمؑ نے کھا کر یہ نقصان کیا کہ وہ عیش و راحت جو بہشت میں تھی جاتی رہی اور اگر وہ کھانا حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا فوری عتاب نہ کرتا بلکہ اُس کو آخرت پر اُٹھا رکھتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک گناہ کی دو سزا زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی عدلِ خدا سے بعید ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا ہرگز حرام نہ تھا بلکہ صرف مکروہ تھا۔ اور فعلِ مکروہ کا احیاناً سرزد ہو جانا اگرچہ شانِ نبوت کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے عتاب ہوا اور حضرت آدمؑ اس قدر توبہ میں مشغول رہے مگر عصمت کے ہرگز خلاف نہیں ہے اور نہ کوئی نبوت میں دھبہ آسکتا ہے۔ خدا کے احکام پر جو جزا و سزا ہوتی ہے یا گناہ و ثواب دیا جاتا ہے اور وہ صرف دارِ تکلیف یعنی دنیا کے واسطے ہے اور حضرت آدمؑ اسوقت دنیا میں نہ تھے۔ پھر آپ پر کوئی الزام کیونکر آسکتا ہے اُنکا بہشت میں رہنا جیسے کسی کا ماں کے رحم میں رہنا اور دنیا میں آنا گویا پیدا ہونا اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وقتِ پیدائش سے مرنے کے وقت تک کوئی گناہ نہ کرے۔ رحم کی حالت کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی عاقل اسوقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہے غرض یہ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قصہ حضرت آدمؑ ابو البشر اور نبی ہی کا ہے اور انسے ہرگز کوئی گناہ نہیں ہوا۔ واللہ اعلم ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] وہ کلمات جن کی برکت سے خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی ...

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا

اور حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو ۔ اور پابندی سے نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

ادا کرو اور زکوٰة دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے سامنے) عبادت کیلئے جھکتے ہیں اُنکے ساتھ تم بھی جھکا کرو ۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ

تم اور لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو (برابر) رٹا

تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

کرتے ہو ۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ۔ اور (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کا سہارا

وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ

پکڑو ۔ اور البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر اُن خاکساروں پر (نہیں) جو بخوبی جانتے ہیں کہ وہ

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ضرور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے ۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے پہلے تمہیں دیں، اور یہ (بھی تو سوچو) کہ

وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ

ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں سے بڑھا دیا ۔ اور اُس دن سے ڈرو کہ (جس دن) کوئی شخص

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا

کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس کا

يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ

کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد پہنچائے جائیں گے ۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

تمہیں (تمہارے بزرگوں کو) قوم فرعون کے (پنجہ) سے چھڑایا جو تمہیں بڑے بڑے دکھ دے کے ستاتے تھے

منزل ١

(بقیہ ١ از صفحہ) توبہ قبول کی اسمائے پنجتن یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہما الصلوٰة والسلام ہیں ۔ دیکھو تفسیر در منثور سیوطی جلد اول صفحہ ١٦ سطر ١ مطبوعہ مصر ١٢ ٢ علمائے یہود مثل یحییٰ بن اخطب و کعب بن اشرف کا قاعدہ یہ تھا کہ وہ ہر سال اپنی قوم سے جو گیہوں میوے وغیرہ وصول کرتے تھے اور بادشاہوں سے ہدیہ لیتے تھے اور یہ خوف تھا کہ اگر یہ لوگ رسول اللہؐ کی پیروی کرینگے تو یہ سب آمدنی موقوف ہو جائیگی اس غرض سے توریت میں تحریف کرتے تھے اور جو آیتیں حضرت رسولؐ کی شان میں تھیں بدل دیتے تھے اُن کی تنبیہہ کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ۔١٢

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) ١ اس سے خداوندِ عالم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے ۔ کیونکہ فرادیٰ نماز کی بہ نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے اور بعض روایت میں ہے کہ اس سے مراد آئمہ معصومین ہیں جنکی اطاعت کا حکم ہمیں دیا گیا ہے ١٢ ٢ صبر سے مراد روزہ ہے اور عام صبر بھی ہو سکتا ہے یہ ایک ایسی عمدہ خصلت ہے کہ جو شخص اس کو اختیار کرتا ہے تمام دُنیا کی مصیبت اُس پر آسان ہو جاتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس نماز بھی اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جب تم کو کوئی رنج ہو تو وضو کر کے مسجد میں جا کر دو دو رکعت نماز کیوں نہیں پڑھتے چنانچہ حضرت علیؑ ایسا ہی کرتے تھے اور اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے واستعینوا ۔١٢ ٣ اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا نام ہے سریانی میں اسرا کے معنی بندہ کے ہیں اور ایل کے معنی اللہ تو اس کا ترجمہ عبداللہ ہوا ۔ اور بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد ۔١٢ ٤ مصر کے بادشاہ کا خطاب فرعون ہے جیسے کہ بلکہ اب خدیو مصر ہے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کے باعث حضرت یوسفؑ تھے کہ جب انکو سلطنت پر قبضہ ہوا تو انکو وہاں بسایا تھا اور جب کچھ دن گذر گئے تو انکی شامت اعمال سے سلطنت انکے ہاتھ سے نکل گئی تو ذلیل و خوار ہوئے اور اب تک ایسے ذلیل ہیں کہ [illegible] فرعون نے ایک یہ خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ کا ایک شعلہ ظاہر ہوا اور اس نے مصر کے تمام گھروں کو سیاہ کر دیئے (باقی بر صفحہ ١٢)

ع ٥
٧

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن

تمہارے لڑکوں پر تو چھری پھیرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے

رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (٤٩) وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ ٱلْبَحْرَ فَأَنجَيْنَٰكُمْ وَ

پروردگار کیطرف سے (تمہارے صبر کی) سخت آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہمنے تمہارے لیئے دریا کو ٹکڑے ٹکڑے

أَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ (٥٠) وَإِذْ وَٰعَدْنَا

کیا پھر ہمنے تمکو تو چھٹکارا دیا اور فرعون کے آدمیوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہمنے

مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ مِنۢ بَعْدِهِۦ

موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور تم لوگوں نے انکے جانے کے بعد ایک بچھڑے کو (پرستش کیلیئے خدا) بنا

وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ (٥١) ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ

لیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم جوت رہے تھے۔ پھر ہم نے اس کے بعد بھی تم سے درگزر کی تا کہ تم شکر

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (٥٢) وَإِذْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْفُرْقَانَ

کرو۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسےؑ کو کتاب (توریت) عطا کی اور حق و باطل کا جدا کرنے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (٥٣) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ

والا قانون (عنایت کیا) تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم نے

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِٱتِّخَاذِكُمُ ٱلْعِجْلَ فَتُوبُوٓا۟ إِلَىٰ

بچھڑے کو (خدا) بنا کے اپنے اوپر بڑا سخت ظلم کیا تو اب (اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ) تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِئِكُمْ فَٱقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ

اور (وہ یہ ہے کہ) اپنے کو قتل کر ڈالو۔ تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر جب

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ (٥٤) وَإِذْ قُلْتُمْ

تم نے ایسا کیا تو خدا نے تمہاری توبہ۳ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے۔ (اور وہ وقت بھی یاد کرو)

يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً

جب تمنے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ اے موسےؑ ہم تم پر اسوقت تک ہرگز ایمان نہ لائیں گے جبتک ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔

منزل ۱

(بقیہ از صا) مگر بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ جب نجومیوں سے اسکی تعبیر پوچھی تو معلوم ہوا کہ انہی بنی اسرائیل کی نسل سے ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے جو سلطنت کو تباہ و برباد کریگا تو وہ بنی اسرائیل کا دشمن ہو گیا اور طرح طرح کی ایذائیں دینے لگا حتیٰ کہ اسنے کوشش کی کہ بنی اسرائیل کی کوئی عورت حاملہ ہونے نہ پائے اور اگر اتفاقاً کوئی لڑکا پیدا ہو جاتا تو مار ڈالا جاتا اور عورتیں بھی جدا بیحرمت کی جاتیں اسی شورش کے زمانے میں حضرت موسےؑ پیدا ہوئے اور خدا کی شان کہ فرعون ہی کے گھر میں پرورش پا کر بڑے ہوئے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

لے حضرت موسیٰؑ کچھ رات رہے اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکلے تھے کہ فرعون کو خبر ہوئی اور اسنے اپنی فوج سمیت پیچھا کیا۔ صبح ہوتے ہی اسنے بنی اسرائیل کو ایسے موقع پر پا لیا کہ آگے دریا تھا پیچھے دشمن۔ کشتی وغیرہ پاس نہ تھی کہ گزر جائیں۔ اس نازک وقت میں خدا نے مدد کی اور حضرت موسےؑ نے اپنی لاٹھی دریا پر ماری کہ دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ بنی اسرائیل دیکھتے اُس پار پہنچے۔ فرعون نے بھی پیچھا کیا۔ جونہی دریا کے بیچوں بیچ میں پہنچا تھا کہ دریا کا پانی مل کر ایک ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی تمام فوج ڈوب مری ۱۲۔

۲ موسےؑ قبطی زبان میں مُو اور سی سے مرکب ہے۔ مُو کے معنے پانی اور سی کے معنے درخت اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں حضرت موسےؑ بحکم خداوند کرکے دریا میں ڈال دیئے گئے تھے اور بہتے بہتے فرعون کے محل کے نیچے دریا کے کنارے آلگا تھا وہاں پر ایک درخت بھی تھا اور فرعون کی لونڈیوں نے نکالا تو درخت اور پانی کی وجہ سے موسیٰ نام ہوا۔ ۱۲

۳ بنی اسرائیل کے دریا سے چھٹکارا پانے کے بعد خدا نے حضرت موسیٰؑ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ایک مہینہ کوہ طور پر آکر رہو تو تمہیں توریت عطا ہوگی۔ حضرت موسےؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر طور پر تشریف لیگئے وہاں خدا کی مرضی ایک مہینے کے عوض چالیس دن کی ہوئی۔ ادھر بہتیرے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے مٹی کے ایک بچھڑے کی مورت بنا کر پرستش شروع کر دی۔ حضرت ہارونؑ نے ہر چند سمجھایا مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی۔ جب حضرت موسےؑ پلٹ کر آئے تو اپنی قوم کیحالت دیکھ کر سخت ناراض ہوئے۔ آخر خدا کے حکم سے یہ سزا تجویز کی کہ وہ سب ملکر باہم (باقی بر ص ۱۳)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ

اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہ گئے۔ پھر تمہیں تمہارے مرنے کے

مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

بعد ہم نے جلا اُٹھایا تاکہ تم شکر کرو۔ اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ

اور تم پر من و سلویٰ ۂ اتارا (اور یہ بھی تو کہہ دیا تھا کہ) جو ستھری نفیس روزیاں تمہیں دی ہیں

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

انہیں (شوق سے) کھاؤ۔ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں مگر اپنی ہی جانوں پر ستم

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا

ڈھاتے رہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

اس میں سے جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ (پیو) اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے اور زبان سے

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

حطۃ ۳ (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکی کرنیوالوں کو (ثواب) بڑھا دیں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ

تو جو بات ان سے کہی گئی تھی اُسے شریروں نے بدل کر دوسری بات کہنی شروع کر دی تب ہم نے

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا

ان لوگوں پر جنہوں نے شرارت کی تھی ان کی بدکاری کی وجہ سے آسمانی بلا

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

نازل کی۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے ۴ پانی مانگا تو ہم نے

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

کہا (اے موسےٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (لاٹھی مارنے ہی) اُس میں بارہ (۱۲)

منزل ۱

(بقیہ از صہ ۱۲) ایکدوسرے کو قتل کریں۔ غرض بنی اسرائیل مجبور ہوئے اور غسل کر کے کفن پہنے اور صحرا میں گئے اور دوزانو بیٹھ کر اپنے سر جھکا دیئے اور بارہ ہزار آدمی جو ثابت قدم تھے ننگی تلواریں لیئے انکے سر پر آموجود ہوئے اور ایک سیاہ گھٹا انکے سر پر چھا گئی تاکہ تاریکی کیوجہ سے اپنے بیگانے کی تمیز جاتی رہے اور رحم نہ آئے۔ غرض دوپہر دن سے شام تک برابر قتل عام رہا اور ہزاروں کا وارا نیارا ہو گیا تب باقی لوگوں کی خطائیں معاف ہوئیں ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تھے تو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ قوم عمالقہ سے لڑو گے تو تم کو سلطنت عطا کریں گے اسپر حضرت موسےٰ نے ہر چند اُبھارا مگر انکی ہمت نہ پڑی آخر اسکی سزا میں چالیس برس تک بھٹکتے پھرے۔ جب بہت پریشان ہو چکے تو حضرت موسےٰ کی دعا سے انپر ابر کا سایہ کیا گیا اور من و سلویٰ نازل ہونے لگا جب اسمیں بھی شرارت کرنے لگے تو وہ بھی موقوف ہو گیا۔ غلاصہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کی سرگشتگی ہی کے زمانہ میں وفات پائی۔ انکے بعد کئی پیغمبر ہوئے آخر حضرت یوشع بن نون کی فہمائش سے ان لوگوں نے ملک عمالقہ پر حملہ کیا اور کئی شہر بھی فتح کئے مگر انکو حکم تھا کہ جب پہلے شہر کو فتح کرو تو حطہ یعنی بخشش کہتے ہوئے شہر کے دروازے میں داخل ہو مگر ان لوگوں نے شرارت اور تمسخر سے حنطہ (گیہوں) کہنا شروع کیا۔ غرض اس شرارت کی سزا میں انہیں طاعون آیا اور چوبیس ہزار آدمی مر گئے اور فتح کیا ہوا ملک ہاتھ سے نکل گیا ۱۲۔ ۲ من ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر یا تیتر ہوتے ہیں ۱۲۔ ۳ ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس امت میں ہماری مثال سفینہ نوحؑ اور باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں۔ دیکھو تفسیر دُر منثور جلد اول صہ ۷۲ سطر ۱ مطبوعہ مصر ۴ جب بنی اسرائیل نے جنگل میں من و سلویٰ کھایا اور پیاس کی شدت ہوئی تو حضرت موسیٰؑ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ اور پانی کے طلب ہوئے۔ وہاں پانی کہاں تھا۔ آخر حکم خدا سے حضرت موسےٰ نے پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل نے پانی پیا۔ اور جب پانی کی ضرورت نہ رہی تو حضرت موسےٰ نے پھر اس پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور پانی بند ہو گیا۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور یہ ایک ہی قوم تھی اسوقت بھی حضرت موسےٰ نے

ع ۶ / ۱۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ

چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا۔ (اور ہم نے عام اجازت

كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

دے دی کہ) خدا کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو۔

مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) لے جب تم نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ایک ہی کھانے پر

وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ

(رہا نہ جائے گا تو آپ ہمارے لیئے اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ جو چیزیں زمین سے اُگتی ہیں

مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ

(جیسے ساگ پات ترکاری اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز (من و سلویٰ کی جگہ) پیدا کرے

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ

موسیٰؑ نے کہا کیا تم ایسی چیز کو جو ہر طرح بہتر ہے ادنے چیز سے بدلنا چاہتے ہو تو کسی شہر میں

اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

اُتر پڑو۔ پھر تمہارے لیئے جو تم نے مانگا ہے سب موجود ہے۔ اور اُن پر رسوائی اور

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ

محتاجی کی مار پڑی اور اُن لوگوں نے قہر خدا کی طرف پلٹا کھایا۔ یہ اس سبب سے

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ

ہوا کہ وہ لوگ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے، اور پیغمبروں کو ناحق ناحق شہید

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ ع

کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ نافرمانی اور سرکشی کیئے جاتے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَ

بے شک مسلمانوں کے اور یہودیوں اور نصرانیوں اور

(بقیہ از ص ۱۳)

سے جھگڑنے لگے کہ ہم سب ایک چشمے سے تو پانی نہ پئیں گے۔ آخر خدا نے اُن پر فضل کیا اور اُنکی ہٹ رکھ لی کہ ہر قبیلہ کیلیئے ایک جداگانہ چشمہ تھا، اور وہ لوگ اپنے اپنے چشمے سے پانی پیتے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذٰا) لے یہ بھی اسی جنگل میں رہنے کے زمانہ کا قصہ ہے۔ اسوقت بھی اُنکو کفار سے جہاد کرنیکی ترغیب دیگئی تھی۔ ۱۲ ۔ لے مسلمانوں سے مراد یہاں منافقین ہیں جو بظاہر مسلمان تھے اور قوم حضرت موسیٰؑ کا نام یہودی اسلیئے ہے کہ یہود کے معنی حرکت کرنیکے ہیں اور یہود چونکہ توریت پڑھنے کے وقت ہلا کرتے تھے، اس وجہ سے یہ نام ہوا۔ یا اس وجہ سے کہ یہ لوگ یہودا ابن یعقوب کی اولاد میں تھے۔ اور نصاریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جو ان کے پیغمبر تھے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وجہ سے کہ اُنکے حواریوں نے اپنے کو انصار اللہ کہا تھا۔ اور صائبین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محض اپنی عقل کے پابند تھے اور اسی وجہ سے اس کا ترجمہ لامذہب کیا گیا۔ یا وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کو چھوڑ کر ستارہ پرستی کرتے تھے۔ ۱۲

ع ۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الصّٰبئین من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر وعمل
لا مذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام
صالحًا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف
کرتا رہے تو انہیں کے لیئے اُن کا اجر و ثواب اُن کے خدا کے پاس ہے - اور نہ (قیامت میں) انپر
علیھم ولا ھم یحزنون ﴿٦٢﴾ واذ اخذنا میثاقکم
کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وُہ رنجیدہ دل ہوں گے - اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (تعمیل توریت کا)
ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ
تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور سے (پہاڑ کو) لاکر لٹکایا اور کہہ دیا کہ توریت جو ہمنے تم کو دی ہے
واذکروا ما فیہ لعلکم تتقون ﴿٦٣﴾ ثم تولیتم
اس کو مضبوط پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنو - پھر اس کے بعد تم (اپنے
من بعد ذٰلک فلولا فضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ
عہد و پیمان سے) پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نے
لکنتم من الخٰسرین ﴿٦٤﴾ ولقد علمتم الذین
سخت گھاٹا اٹھایا ہوتا - اور اپنی قوم سے ان لوگوں کی حالت تو تم بخوبی جانتے ہو جو شنبہ
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ
کے دن اپنی حد سے گزر گئے (کہ باوجود ممانعت شکار کھیلنے نکلے) تو ہم نے ان سے کہا کہ تم راندے گئے
خٰسئین ﴿٦٥﴾ فجعلنٰھا نکالا لما بین یدیھا وما
بندر بنجاؤ (اور وُہ بندر ہو گئے) - پس ہم نے اس واقعہ کو ان لوگوں کے واسطے جن کے سامنے ہوا تھا
خلفھا وموعظۃ للمتقین ﴿٦٦﴾ واذ قال موسٰی
اور جو اس کے بعد آنے والے تھے عذاب قرار دیا اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت - اور (وہ وقت یاد کرو) جب
لقومہٖ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ قالوا
موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے

منزل ۱

لہ جب یہودیوں کو توریت عطا ہوئی تو اس کی ضخامت دیکھ کر گھبرائے اور کہنے لگے ہم سے تو اس کا بوجھ بھی نہیں اُٹھ سکتا - اتنے احکام کی تعمیل کیونکر ہو سکے گی - خدا نے انکی تنبیہ کیواسطے کوہِ طور انکے سر پر آدھر لٹکایا کہ مانتے ہو تو مانو ورنہ ابھی کچل دیئے جاؤگے تب اُن لوگوں نے مانا - ۱۲ ٢ جسطرح مسلمانوں کیلیئے جمعہ اور عیسائیوں کے لیئے یکشنبہ کا دن بزرگ اور عبادت کا ہے اسیطرح یہودیوں کے لیئے شنبہ کا دن ہے کچھ بنی اسرائیل دریا کے کنارے شہر ایلہ میں رہتے تھے اور اُن کو شنبہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی - بنی اسرائیل جن کی گھٹی میں شرارت گھول کر پلائی گئی تھی اپنی فطرت سے بھلا کب چوکنے والے تھے - دریا کے کنارے بڑے بڑے گڑھے کھودے اور دریا اور گڑھے کے درمیان نالیاں بنائیں جمعہ کے دن جاکر نالیاں کھول آتے - پانی کیساتھ مچھلیاں بہہ آتیں اور پھر جاکر گڑھے کے مُنہ کو بند کر دیتے - مچھلیاں محفوظ ہو جاتیں اور یکشنبہ کے دن جاکر نکال لاتے - اس مکاری کی ہر چند ممانعت کیگئی مگر یہ لوگ کب سُنتے تھے - آخر حضرت داؤدؑ کی بددعا سے چند آدمیوں کے سوا مرد عورتیں سب کے سب بندر بن گئے تین روز تک زندہ رہے اور پھر سب کے سب مر گئے پھر خدا نے ایک ہوا بھیجی جس نے ان سب کو دریا میں پھینک دیا - ۱۲ ٣ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک عورت بہت حسین و خوبصورت تھی - اس کے پاس ایک شخص نے جس کا نام عامیل تھا اور بہت نیک اور مالدار آدمی تھا - شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچازاد بھائی نے بھی پیغام دیا - اس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی - اُس کے چچازاد بھائی نے اس رشک و حسد میں ایک دن شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا اور اُس کی لاش دُوسرے محلہ کی مسجد کے دروازے پر رکھ آیا اور پھر خود صبح کو اس کے قصاص کا دعویدار ہوا - بنی اسرائیل میں اس کا سخت ہنگامہ ہوا - ہر قبیلہ (باقی بر صـ ١٦)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو موسےٰؑ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں

الْجٰهِلِیْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ

جاہل بنوں۔ (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ (اچھا) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں بتا دے کہ وہ

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ

گائے کیسی ہو۔ موسےٰؑ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بہت بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ ان میں سے

عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا

اوسط درجہ کی ہو۔ غرض جو تم کو حکم دیا گیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ وہ کہنے لگے (دواہ)

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ

تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتا دے کہ اس کا رنگ آخر کیا ہو۔ موسےٰؑ نے کہا بیشک خدا

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ﴿٦٩﴾

فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے (اسے دیکھ کر) خوش ہو جائیں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ

تب کہنے لگے کہ تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں ذرا یہ تو بتا دے کہ وہ (گائے) اور کیسی ہو (وہ) گائے تو اور

تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ

گایوں میں (مل جل گئی۔ اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اس کا) پتہ لگا لیں گے۔ موسےٰؑ نے

اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا

کہا خدا ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی سینچے بھلی چنگی یک رنگ کہ

تَسْقِی الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْهَا ؕ قَالُوا

اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو۔ وہ بولے اب (جا کے) ٹھیک ٹھیک بیان کیا۔ غرض ان لوگوں

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع ٨

نے وہ گائے حلال کی حالانکہ ان سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے۔

(بقیہ از صفحہ ۱۵)

دوسرے کو اس کے قتل کا مجرم بتاتا تھا۔ خدا کا یہ حکم ہوا کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مارو۔ وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتا دے گا۔ پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں کٹ حجتیاں کیں حالانکہ اگر حکم کے ساتھ ہی کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو اتنے بکھیڑے نہ پڑتے۔ پھر اس کے بعد خریداری میں گائے کی وہ وہ شرارتیں اور حماقتیں کیں کہ آخر نیک مرد دیندار کو جو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا ان دونوں باتوں کے صلہ میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک گائے کی قیمت اتنی دلائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب کے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیونکہ انہیں اس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا آ سکے۔ غرض بعد خرابیٔ بسیار ان لوگوں نے گائے ذبح کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارنا تھا کہ وہ میت اُٹھ بیٹھی اور اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اس کو دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا

اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی۔ کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا

كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ

اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اسکا ظاہر کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لیکر اس (کی لاش)

يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾

پہ مارو یوں خدا مُردے کو زندہ کرتا ہے ؁ اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پس وہ مثل پتھر کے (سخت) تھے یا اس سے بھی

اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

زیادہ کرخت۔ کیونکہ پتھروں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے نہریں جاری ہو جاتی

الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ

ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں دراڑ پڑ جاتی ہے اور اُن میں سے پانی نکل پڑتا ہے

مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو

تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

اُس سے خدا غافل نہیں ہے۔ (مسلمانو) کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا (سا) ایمان لائیں گے

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ

حالانکہ اُن میں کا ایک گروہ (سابق میں) ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا تھا اور اچھی طرح سمجھنے کے

بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

بعد الٹ پھیر کر دیتا تھا حالانکہ وہ خوب جانتے تھے۔ اور جب اُن لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں

اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا

جو ایمان لائے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے اور جب اُن میں سے بعض بعض کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو

؁ یعنی جس طرح یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا مُردے کو چھوا دینے سے کیونکر زندہ ہو گیا کیونکہ بظاہر کوئی تعلق ایک کو دوسرے سے نہیں اُسی طرح سینکڑوں ہزاروں برس کے مُردے کا جی اُٹھنا بھی سمجھ میں آنے کی بات نہیں۔ مگر خدا تو اپنی قدرت سے یوں ہی زندہ کر دیگا۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ

کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تم پر (توریت میں) ظاہر کر دیا ہے کیا تم (مسلمانوں کو) بتلا دوگے تاکہ اس کے سبب سے (کل)

رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

تمہارے خدا کے پاس تم پر حجت لائیں، کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ لیکن کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے کہ (وہ لوگ)

مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ

جو کچھ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے۔ اور کچھ اُن میں سے ایسے اَن پڑھ ہیں کہ

الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ

وہ کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔ پس وائے ہو

لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا

اُن لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر (لوگوں سے) کہتے (پھرتے) ہیں کہ

مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم

یہ خدا کے یہاں سے (آئی) ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں۔ پس

مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَ

افسوس ہے اُن پر کہ اُن کے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے اُن پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں۔ اور

قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ

کہتے ہیں کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں آگ چھوئے گی بھی تو نہیں۔ (اے رسول) اُن لوگوں سے کہو

أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ

کہ کیا تم نے خدا سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ پھر وہ کسی طرح اپنے اقرار کے خلاف ہرگز نہ کرے گا

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلَىٰ مَن كَسَبَ

یا بے سمجھے بوجھے خدا پر طوفان جوڑتے ہو۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ، جس نے برائی

سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

حاصل کی اور اس کے گناہوں نے چاروں طرف سے اُسے گھیر لیا ہے وہی لوگ تو

النصف

ل

یہ قصہ بھی علمائے یہود کا ہے کہ وہ لوگ اپنے نفع دنیوی کے خیال سے کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ حضرت رسولؐ کے طرفدار ہو جائیں اور ہمارا اندرانہ غائب ہو جائے، توریت میں تحریفیں کرتے تھے۔ کیونکہ توریت میں حضرت رسولؐ کے صفات میں لکھا تھا خوبصورت گھونگر والے بال، گندم گوں، سیاہ چشم، میانہ قد۔ اور اُن لوگوں نے اس کو مٹا کر اس کی جگہ یہ لکھ دیا: دراز قد، کبود چشم، سفید رنگ، سیدھے بال کا تا۔ جو صفتیں دجال کی ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
دوزخی ہیں اور وہی (تو) اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے

ع ۱۱
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾
اچھے کام کئے ہیں وہی لوگ جنتی ہیں کہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ
اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے (جو تمہارے بزرگ تھے) عہد و پیمان لیا تھا

اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ ؎۱ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں ؎۲ کے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
ساتھ اچھے سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھنا اور

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ
زکوٰۃ دینا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا سب کے سب پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی اقرار سے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ
منہ پھیرنے والے ۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (تمہارے بزرگوں) سے عہد لیا تھا کہ آپس میں

وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ
خونریزیاں نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو شہر بدر کرنا تو تم (تمہارے بزرگوں) نے اقرار کیا تھا اور تم بھی اس کی

اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
گواہی دیتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا)۔ پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنوں

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
میں سے ایک جتھے کے ناحق اور زبردستی حمایتی بن کر دوسرے کو شہر بدر کرتے ہو اور نقصان پہنچاتے ہو

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
(کہ) اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمہارے پاس (مدد مانگنے) آئیں تو ان کو تاوان دے کر

؎۱
ایک روایت میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انہیں اس کی بھی تکلیف نہ دو کہ وہ تم سے کچھ مانگیں۔ اور ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اور ان کے آگے ہو کر مت چلو۔ اور ان کی طرف تند نگاہ سے نہ دیکھو۔ اگر وہ تم کو ماریں تو اس کے جواب میں کہو "خداوندا انہیں بخش دے"۔ اور اگر وہ تم کو تنگ کریں تو اُف تک نہ کہو۔ ۱۲

؎۲
ایک روایت میں ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں: ایک۱ وہ مسجد جو محلہ میں ہو اور اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔ دوسرے۲ قرآن جو گھر میں رکھا ہو اور تلاوت نہ کی جائے۔ تیسرے۳ عالم جو کسی قوم میں ہو اور اس سے لوگ مسائل دین نہ حاصل کریں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ

چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ اُن کا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ تو پھر کیا تم (کتاب خدا کی) بعض باتوں پر

الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو لوگ ایسا کریں اُن کی سزا اس کے

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

سوا اور کچھ نہیں کہ زندگی بھر کی رسوائی ہو۔ اور (آخرکار) قیامت کے دن بڑے سخت

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ

عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں۔ اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ

جنہوں نے آخرت کے بدلے دُنیا کی زندگی خرید کی۔ پس نہ اُن کے عذاب ہی میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ لوگ کسی طرح کی مدد دیئے جائیں گے۔ اور یہ تحقیقی بات ہے کہ ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ وَاٰتَيْنَا

موسےٰ کو کتاب (توریت) دی اور اُن کے بعد بہت سے پیغمبروں کو اُن کے قدم بقدم لے چلے۔

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ

اور مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ کو (بھی بہت سے) واضح اور روشن معجزے دیئے اور پاک روح (جبریلؑ) کے ذریعے سے

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ

اُنکی مدد کی۔ کیا تم اس قدر بددماغ ہو گئے ہو کہ جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس تمہاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ؗ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے پھر تم نے بعض پیغمبروں کو تو جھٹلایا اور بعض کو جان سے مار ڈالا۔ اور کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر

غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

غلاف چڑھا ہوا ہےلہ (ایسا نہیں)۔ بلکہ اُنکے کفر کی وجہ سے خدا نے اُنپر لعنت کی ہے پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں۔

ع ۱۰ / ۱۰

لہ مطلب یہ تھا کہ ہمارے دل گویا کئی تہوں کے اندر ہیں کہ ہم پر تعلیم کا اثر نہیں ہو سکتا۔ خدا نے اُن کے جواب میں فرمایا کہ یہ نہیں۔ بلکہ اُن پر خدا کی پھٹکار ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

اور جب اُن کے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اُس (کتاب توریت) کی جو اُنکے پاس ہے تصدیق بھی

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا

کرتی ہے اور اس سے پہلے (اس کی اُمید پر) کافروں پر فتحیاب ہونے کی دُعائیں لہ مانگتے تھے پس جب اُن کے

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی، تو لگے انکار کرنے پس کافروں پر خدا کی لعنت ہے۔ کیا ہی

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

بُرا ہے وہ کام جس کے مقابلے میں (راتی بات پر) وہ لوگ اپنی جانیں بیچے بیٹھے ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

جس پر چاہتا ہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے اس رشک سے جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے سب کا انکار کر

عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

بیٹھے۔ پس ان پر غضب پر یہ غضب ٹوٹ پڑا۔ اور کافروں کے لیے (بڑی) رسوائی کا عذاب

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

ہے۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ جو (قرآن) خدا نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان لاؤ گے تو کہنے لگے کہ ہم تو اسی

نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ

کتاب (توریت) پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی تھی اور اُس کتاب (قرآن) کو جو اُس کے بعد آئی ہے

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور اس کتاب (توریت) کی جو اُن کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے اگر اس کتاب قرآن کا

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ

جو اس کے بعد آئی ہے انکار کرتے ہیں۔ اے رسول! اُن سے یہ تو پوچھو کہ تم (تمہارے نزدیک) اگر ایماندار تھے تو پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو

جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ

سابق میں قتل کرتے تھے۔ اور تمہارے پاس موسیٰ تو واضح و روشن معجزے لیکر آ ہی چکے تھے پھر بھی تم نے ان کے بعد بچھڑے کو

لہ
یہودی توریت میں پیغمبر آخرالزماں
کی پیشینگوئیاں دیکھ کر کہا کرتے
تھے کہ خدا کرے جلد ظاہر ہوں
کہ ہم کو کفار پر غلبہ ہو۔ مگر
جب مبعوث ہوئے تو اپنی پرانی
جہالت پر اڑ گئے۔ آخر اس کا نتیجہ
ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوا۔
۱۲-۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ

خدا بنا ہی لیا اور اس سے تم اپنے ہی اُوپر ظلم کرنے والے تھے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا

رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

اور (کوہ) طور کو تمہاری عہدشکنی سے تمہارے سر پر لٹکایا۔ اور دھمکی دے کر کہا کہ یہ کتاب (توریت) جو ہم نے دی ہے مضبوطی سے

اسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

لئے رہو۔ اور جو کچھ اس میں ہے) سنو۔ تو کہنے لگے سنا تو سہی لیکن ہم اس کو مانتے نہیں اُن کی بے ایمانی کی وجہ سے (گویا)

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ

بچھڑے کی اُلفت گھول کے ان کے دلوں میں پلا دی گئی۔ (اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہدو کہ اگر تم ایماندار تھے تو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ

تمہیں تمہارا ایمان کیا ہی بُرا حکم کرتا تھا۔ (اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہدو کہ اگر خدا کے نزدیک

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

آخرت کا گھر (بہشت) خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے۔

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ

پس اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ)۔ لیکن وہ ان (اعمال بد) کی وجہ سے

اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

جو اُن کے ہاتھوں نے پہلے سے آگے بھیجا ہے ہرگز موت کی آرزو نہ کریں گے۔ اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ

اور (اے رسولؐ) تم ان ہی کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے

اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی جاتی۔ حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر دی بھی جاوے، تو وہ (خدا کے)

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع

عذاب سے چھٹکارا دینے والی نہیں۔ اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں خدا اُسے خوب دیکھ رہا ہے

معانقة ۲

ع ۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ

(اے رسول اُن لوگوں سے) کہدو کہ جو جبرئیلؑ لہ کا دشمن (اُس کا خدا دشمن) ہے کیونکہ اس فرشتہ نے خدا کے حکم سے (اس قرآن

بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

کو) تمہارے دل پر ڈالا ہے اور وہ (اُن کتابوں کی) بھی تصدیق کرتا ہے جو پہلے نازل ہو چکی ہیں (اور اب) اسکے سامنے موجود

لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

ہیں اور ایمانداروں کے واسطے خوشخبری ہے۔ جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور (خاصکر)

وَجِبْرِيلَ وَمِيكَٰلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ

جبرائیلؑ و میکائیلؑ کا دشمن ہو تو بے شک خدا بھی (ایسے) کافروں کا دشمن ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے

أَنزَلْنَا إِلَيْكَ ءَايَٰتٍۭ بَيِّنَٰتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ إِلَّا الْفَٰسِقُونَ ﴿٩٩﴾

تم پر ایسی نشانیاں نازل کی ہیں جو واضح اور روشن ہیں اور ایسے نافرمانوں کے سوا اُن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

أَوَكُلَّمَا عَٰهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ

اور (اُن کی یہ حالت ہے کہ) جب کبھی کوئی عہد کیا تو اُن میں سے ایک فریق نے توڑ ڈالا۔ بلکہ ان میں سے

أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ

اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور جب اُن کے پاس خدا کی طرف سے رسول (محمد صلے اللہ

عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ

علیہ و آلہ وسلم) آیا اور وہ اُس (کتاب توریت) کی جو اُن کے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے تو اُن اہل کتاب کے

أُوتُوا الْكِتَٰبَ كِتَٰبَ اللَّهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ

ایک گروہ نے کتاب خدا کو اپنے پس پشت پھینک دیا گویا وہ لوگ کچھ جانتے

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ

ہی نہیں اور اُس منتر کے پیچھے ہو لئے جس کو سلیمانؑ کے زمانہ سلطنت میں شیاطین

مُلْكِ سُلَيْمَٰنَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَٰنُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَٰطِينَ

جپا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمانؑ نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن شیطانوں نے

لہ چونکہ حضرت جبرئیلؑ نے یہودیوں کی نافرمانی پر حکم خدا سے ایک مرتبہ کوہ طور کو ان کے سر پر لٹکایا تھا اور یہ کہا تھا کہ اگر کہنا نہ مانو گے تو اسی پہاڑ سے دبا دونگا کہ سب کے سب دب کے مر جاؤ گے۔ اور بخت نصر کو اس کے بچپنے میں مارنے نہ دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ جوان اور بادشاہ ہوا تو اس نے ان کی شرارتوں کی خوب کسر لی اور بہت ظلم بھی کیا۔ اسی وجہ سے یہودی جبرئیلؑ کو اپنا قدیمی دشمن سمجھتے تھے اور حضرت رسولؐ سے کہتے کہ جو وحی جبرئیل لاتے ہیں وہ تو ہم لوگ نہ مانیں گے۔ اسی پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲ ع۔ لہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد ابلیس نے کچھ جادو درست کیا اور اُسے ایک کاغذ پر لکھا اور پیٹ کر اس کی پشت پر لکھ دیا کہ یہ آصف بن برخیا نے (جو حضرت سلیمانؑ کے وزیر تھے) حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہے اور یہ علم کے خزانے کا بہا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔" اور یہ لکھ پڑھ کر کاغذ حضرت سلیمانؑ کے تخت کے نیچے دفن کر دیا۔ چند دنوں کے بعد لوگوں کے سامنے اسکو اکھاڑا اور یہ جتا دیا کہ حضرت سلیمانؑ اسی کی بدولت جن و انس پر حاوی تھے تم بھی اگر عمل کرو گے تو ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ ان پھندے میں بھلے لوگ تو نہ آئے مگر سفلے اس کے پابند ہو گئے اور سفلی کرنے لگے۔ اسی کو خدا نے فرمایا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمانؑ کی طرف غلط ہے۔ یہ سب کارستانی حضرت شیطان لعین کی ہے۔ ۱۲ ع۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى

کفر اختیار کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ اور وہ چیزیں جو

الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ

ہاروت و ماروت دونوں فرشتوں پر بابل[1] میں نازل کی گئی تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَآ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

نہ تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم دونوں تو فقط (ذریعۂ) آزمائش ہیں۔ پس تو (اس پر عمل کرکے) بے ایمان

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ

نہ ہو جانا۔ اس پر بھی اُن سے وہ (ٹوٹکے) سیکھتے تھے جن کی وجہ سے میاں، بیوی میں تفرقہ ڈال

زَوْجِهِ ۚ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ

دیں۔ حالانکہ بغیر اذن خداوندی وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور

اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا

یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو خود انہیں (کو نقصان پہنچاتی تھیں اور (کچھ) نفع نہ پہنچاتی تھیں باوجودیکہ

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَ

وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان (برائیوں) کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے۔ اور

لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (۱۰۲) وَلَوْ

بے شبہ وہ (معاوضہ) بہت ہی بُرا ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا کاش (اسے کچھ سوچے) سمجھے ہوتے۔

أَنَّهُمْ اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ

اور اگر وہ ایمان لاتے اور (جادو وغیرہ سے) پرہیزگار بنتے تو خدا کی درگاہ سے جو ثواب ملتا وہ اس سے کہیں بہتر ہوتا

كَانُوا يَعْلَمُونَ (۱۰۳) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا

کاش یہ لوگ (اتنا تو) سمجھتے۔ اے ایماندارو تم (رسولؐ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو) راعنا[2] (ہماری رعایت کر)

وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۰۴)

نہ کہا کرو بلکہ انظرنا (ہم پر نظر توجہ فرما) کہا کرو اور جی لگا کر سنتے رہو۔ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

منزل ۱

ہاروت و ماروت کا قصہ

[1] حضرت نوحؑ کے بعد کسی پیغمبر کے زمانہ میں انکی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہنچائی اور اسکی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کر دیں۔ دینی امور کو بالائے طاق رکھ کر جادو کے بندے ہو گئے۔ خداوندِ عالم نے اس وقت دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیجدیا تاکہ لوگوں کو ان ڈھکوسلوں سے روکیں۔ جب وہ دونوں زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اُس زمانہ کے پیغمبر کو ایک عمل بتایا تاکہ وہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اُس کی وجہ سے جادو کو دفع کر سکیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ اس کی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ چونکہ حضرت رسولِ خداؐ کے زمانہ کے یہودی بھی اپنی کتاب توریت کو پس پشت ڈالکر ٹونے ٹوٹکے کے پیچھے پڑ گئے تھے اور اسی کو عین دین سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے اس کی قلعی کھول دی اور بتا دیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں انپر اعتبار نہ کرنا۔ ۱۲ [2] حضرت سلیمانؑ کے دین میں جادو کرنے سے جادوگر کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی ۱۲ [3] عبرانی زبان میں راعٓ کے معنی بد کے ہیں اور عربی میں چرواہے اور رعایت کے ہیں۔ جب حضرت رسولؐ کوئی بات بیان فرماتے تھے اور کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی، تو لوگ روک کر مکرر پوچھتے تھے اور آنحضرتؐ اس کو بیان فرما دیتے۔ یہود جب ایسی صحبتوں میں شریک ہوتے اور انکو روکنا مقصود ہوتا تو راعنا کہہ کے خطاب کرتے۔ مسلمان بھی انکی دیکھا دیکھی بے سمجھے بوجھے یہی کہنے لگے تو خدا نے انکو منع کیا کہ تم راعنا کہہ کے خطاب نہ کیا کرو کیونکہ اس میں دو پہلو مذمت کے ہیں یعنی اے ہمارے چرواہے اور اے ہمارے بد۔ اور ایک پہلو اچھا ہے یعنی ہماری رعایت کر۔ بلکہ انظرنا کہہ کر خطاب کیا کرو کہ اس میں کوئی پہلو مذمت کا نہیں ہے۔ ۱۲ ع

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

(اے رسولؐ) اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ، اور مشرکین یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ

پروردگار کی طرف سے بھلائی (وحی) نازل کی جاوے۔ اور (ان کا تو اس میں کچھ اجارہ نہیں) خدا جسکو

بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ

چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیئے خاص کر لیتا ہے۔ اور خدا بڑا فضل (کرنے) والا ہے۔ (اے رسولؐ) ہم جب کوئی

مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

آیت منسوخ کرتے ہیں [۱] یا (تمہارے ذہن سے) مٹا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بے شبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کی سلطنت بے شبہ خاص خدا ہی کے لیئے ہے۔ اور خدا کے سوا تمہارا نہ کوئی

مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا

سرپرست ہے نہ مددگار۔ (مسلمانو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسولؐ سے

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ

ویسے ہی (بیڈھنگے) سوالات کرو جس طرح سابق زمانہ میں موسےٰؑ سے (بے تکے) سوالات کیئے گئے تھے [۲] اور

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ

جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ (مسلمانو)

كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ

اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش تو رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے

كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

بعد پھر کافر بنا دیں (اور لطف تو یہ ہے کہ) ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے اس کے بعد (بھی یہ تمنا باقی ہے)

---

[۱] قرآن مجید جبتک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی کوئی کوئی آیت حسب مصلحت و موقع وقت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ ہوتی رہی۔ اس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا اور اب اس زمانہ میں بھی ہے۔ اس کا جواب خداوند عالم نے خود فرما دیا کہ ہم بندوں کے مصالح سے خوب واقف ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ ہر ایک حالت کے موافق ایک مناسب حکم دیا جاتا ہے اور ہم کو اُن کی حالتوں میں تصرف کا اختیار کامل ہے۔ جس طرح مناسب سمجھا جاتا ہے اُن کو تعلیم دی جاتی ہے یہ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ۱۲

[۲] جنگِ اُحد کے بعد یہودیوں نے حضرت عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر تمہارے پیغمبر برحق ہوتے تو یہ شکست نہ ہوتی۔ اب بھی کہا مانو ہمارے دین میں چلے آؤ۔ حضرت عمار نے جواب دیا کہ فتح و شکست کہیں حق و باطل کی معیار ہو سکتی ہے ہم دین اسلام کو تو نہ چھوڑیں گے۔ جب یہ خبر حضرت رسولؐ کو ملی تو حضرتؐ نے عمار کے حق میں دُعا کی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

پس تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم بھیجے ۔ بے شک خدا

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ وَ

ہر چیز پر قادر ہے ۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے جاؤ ۔ اور

مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ اِنَّ

جو کچھ بھلائی اپنے لیئے (خدا کے یہاں) پہلے سے بھیج دو گے اس (کے ثواب) کو موجود پاؤ گے ۔

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا

جو کچھ تم کرتے ہو اسے خدا ضرور دیکھ رہا ہے ۔ اور (یہودی) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور (نصاریٰ کہتے ہیں کہ)

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا ۔ یہ ان کے خیالی ۱؎ پلاؤ ہیں ۔ (اے رسول تم) ان سے کہو کہ بھلا اگر تم سچے ہو کہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

(ہم ہی بہشت میں جائیں گے) تو اپنی دلیل پیش کرو ۔ ہاں البتہ جس شخص نے خدا کے آگے اپنا سر جھکا دیا اور اچھے کام بھی کرتا ہے

مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تو اس کیلئے اسکے پروردگار کے یہاں اس کا بدلہ (موجود) ہے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں پر نہ کسی طرح کا خوف ہوگا

يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّ

اور نہ ایسے لوگ غمگین ہونگے ۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ (ٹھیک) نہیں اور نصاریٰ کہتے

قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

ہیں کہ یہود کا مذہب کچھ (ٹھیک) نہیں ۔ حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب خدا پڑھتے رہتے ہیں ۔

الْكِتٰبَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

اسی طرح انہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) کیا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام) کچھ نہیں جانتے تو جس بات

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

میں یہ لوگ پڑے جھگڑتے ہیں (دنیا میں تو طے نہ ہوگا) قیامت کے دن خدا ان کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیگا

ع ۱۳ ۹ ۱۳

۱؎ امانیہم کا ترجمہ لفظی تو آرزوئیں ہیں ۔ مگر یہ ترجمہ اردو محاورہ کے موافق کیا گیا ہے ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی مسجدوں میں اس کا نام لیئے جانے سے (لوگوں کو) روکے ؎۱

اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ

اور اُن کی بربادی کے درپے ہو۔ ایسوں ہی کو اُس میں جانا مناسب نہیں مگر

يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ

سہمے ہوئے۔ ایسے ہی لوگوں کے لیئے دنیا میں رُسوائی ہے اور ایسے ہی لوگوں کے لیئے

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

آخرت میں بڑا بھاری عذاب ہے۔ (تمہارے مسجد میں روکنے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ ساری زمین) خدا ہی کی ہے (کیا)

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

پورب (کیا) پچھم۔ پس جہاں کہیں (قبلہ کیطرف) رخ کرلوگے وہیں خدا کا سامنا ہے بیشک خدا بڑی گنجائش والا اور خوب

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

واقف ہے۔ اور یہود کہنے لگے کہ خدا اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ (اس بکھیڑے سے) پاک ہے بلکہ جو کچھ زمین و

وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ

آسمان میں ہے سب اُسی کا ہے۔ اور سب اُسی کے فرمانبردار ہیں۔ (وہی) آسمان و زمین کا موجد ہے

الْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اس کی نسبت صرف کہدیتا ہے کہ ہو جا پس وہ

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا

(خود بخود) ہو جاتا ہے۔ اور جو (مشرکین) کچھ نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا ہم سے (خود) کلام کیوں نہیں کرتا

اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یا ہمارے پاس (خود) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح انہیں کی سی باتیں وہ لوگ کر چکے ہیں جو

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ

ان سے پہلے تھے۔ ان سب کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کو تو اپنی

؎۱ کفار مکہ ابتداء اسلام میں حضرت رسولؐ اور مؤمنین کو جس جس طرح تکلیفیں پہنچاتے تھے وُہ تو قابل بیان نہیں۔ بس حد ہو گئی کہ حضرتؐ نے مجبوراً اپنا اصلی وطن چھوڑ مدینہ میں جا کر رہنا اختیار کیا۔ ہجرت کے ساتویں برس عمرہ کرنے کو جو مکہ میں جانا چاہا تو کفار مکہ نے جانے نہ دیا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور آخر یہ پیشگوئی پوری ہو کر رہی کہ مکہ فتح ہوا اور خدا کا گھر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور کفار مارے ڈر کے بھاگے بھاگے پھرنے لگے۔ ۱۲

؎۲ مومنوں کو کفار مکہ کے خانہ کعبہ میں نماز نہ پڑھنے دینے سے جو دلشکنی ہوئی تو خدا نے انکی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ

نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے۔ (اے رسولؐ) ہم نے تم کو دینِ حق کے ساتھ (بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب

وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ

سے) ڈرانیوالا (بناکر) بھیجا ہے اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جائیگا۔ اور (اے رسولؐ) نہ تو یہودی کبھی تم سے

الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى

رضامند ہونگے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم انکے مذہب کی پیروی کرو۔ (اے رسولؐ) اُن سے کہہ دو کہ بس خدا

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ بَعْدَ الَّذِيْ

ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (باقی ڈھکوسلا ہے) اور اگر تم اس کے بعد بھی کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا ہے ان کی

جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

خواہشوں پر چلے تو (یاد رہے کہ پھر) تم کو خدا (کے غضب) سے بچانیوالا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (قرآن) دی ہے وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ

یہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِىْٓ

میں ہیں۔ اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا

تم کو دی ہیں۔ اور یہ کہ میں نے تم کو سارے جہان پر فضیلت دی۔ اور

يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ

اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکیگا اور نہ اس کی طرف سے کوئی

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

معاوضہ قبول کیا جاویگا اور نہ کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچا سکیگی اور نہ وہ لوگ مدد دیئے جاوینگے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ

(اے رسولؐ بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیمؑ کو اُنکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انہوں نے پورا کر دیا۔

اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ

تو خدا نے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں۔ (حضرت ابراہیمؑ نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے۔ فرمایا

قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ

(ہاں مگر) میرے اس عہدہ پر ظالموں میں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا۔ اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ قرار دی۔ اور (حکم دیا) کہ ابراہیمؑ کی (اس) جگہ کو نماز کی جگہ

مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

بناؤ۔ اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ سے عہد و پیمان لیا کہ میرے (اس)

بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ

گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھو

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ

اور (اے رسولؐ) وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو پناہ و امن کا شہر

اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اس کو طرح طرح کے پھل کھانے کو دے۔ خدا نے

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ

فرمایا (اچھا مگر) جو کفر اختیار کرے گا اس کو دنیا میں چند روز (ان چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دونگا پھر (آخرت

اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

میں) اس کو مجبور کرکے دوزخ کی طرف کھینچ لے جاؤنگا۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

ابراہیمؑ و اسماعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ

حضرت ابراہیم کا فضل

۱؎
اس میں یہ اختلاف ہے کہ وہ کون سی باتیں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ یہ ہیں: اگر سارے سر میں بال ہوں تو مانگ نکالنا، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، تین تین دفعہ مسواک کرنا، مونچھوں کا کتروانا، بغل کے بال منڈوانا، زیر ناف کے بال لینا، ختنہ، پانی سے استنجا کرنا، ناخن کتروانا۔ انہی باتوں کا نام سنت ابراہیمی ہے۔ ۱۲

۲؎
اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ بہت واضح طور پر فرما دیا ہے۔ ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کیے ہوئے کسی کا پیشوا اور امام ہو ہی نہیں سکتا دوسرے یہ کہ پیشوا و امام ہر شخص نہیں ہو سکتا بلکہ وہی شخص امام ہوگا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ عمر بھر اس سے سرزد نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اگر اس نے ایک گناہ بھی کیا تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہو گیا۔ اس کے علاوہ پھر حکم خدا قطعی نہ رہے گا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے۔ (اور) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا

لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا

فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا فرمانبردار ہو۔ اور ہم کو ہمارے حج کی جگہیں دکھا دے،

وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَ

اور ہماری توبہ قبول کر۔ بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (اور) اے ہمارے پالنے

ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ

والے مکہ والوں میں انہی میں سے ایک رسول کو بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ

کی باتیں سکھائے اور ان (کے نفوس) کو پاکیزہ کر دے۔ بے شک تو ہی غالب

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ

اور صاحب تدبیر ہے۔ اور کون ہے جو ابراہیمؑ کے طریقہ سے نفرت کرے

إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ

مگر جو اپنے کو احمق لہ بنائے اور بیشک ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کر لیا۔

وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۳۰﴾ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ

اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہوں گے۔ جب ان سے ان کے پروردگار نے

أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصَّىٰ بِهَا

کہا اسلام قبول کرو تو عرض کی میں سارے جہان کے پروردگار پر اسلام لایا۔ اور اسی طریقہ کی ابراہیمؑ نے

إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ

اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوبؑ نے (بھی) کہ اے فرزندو خدا نے تمہارے واسطے اس

لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۳۲﴾ ط

دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہی ہو کر۔ (اے یہود)

لہ

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے عقلی تھا اور یہی اہلِ حق کا مذہب ہے۔ اور اس سے حسن و قبح اشیاء کے عقلی ہونے کی گتھی بھی سلجھ گئی۔ اور اس بنا پر احادیث میں عقل کو نبی باطنی سے تعبیر کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے کہ جس کا عقل حکم کرتی ہے اسی کا شریعت بھی حکم کرتی ہے۔ اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل بھی حکم کرتی ہے۔ ۱۲

ع ۱۵ / ۸ / ۱۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ
کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کے سر پر موت آ کھڑی ہوئی اس وقت انہوں نے
قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ
اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد کس کی عبادت کروگے۔ کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے
وَإِلٰهَ آبَآئِكَ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا
باپ[1] دادا (ں) ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ کے معبود یکتا خدا کی عبادت کریں گے،
وَّنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا
اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔ (اے یہود) وہ لوگ تھے جو چل بسے۔ جو انہوں نے کمایا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا
انکے آگے آیا اور جو تم کماؤ گے تمہارے آگے آئے گا۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے اس کی پوچھ گچھ تم سے
يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا
نہیں ہوگی۔ (یہودی عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو راہِ راست پر آجاؤ گے۔
قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾
(اے رسولؐ اُن سے) کہدو کہ ہم ابراہیمؑ کے طریقہ پر ہیں جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔ (اور
قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيمَ
اے مسلمانو تم یہ) کہو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے ہیں اور اُس پر جو ہم پر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے) ابراہیمؑ و
وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ
اسماعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ پر نازل ہوئے تھے (اُن پر)۔ اور جو (کتاب) موسیٰؑ و
مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا
عیسےٰؑ کو دی گئی (اُس پر) اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے انہیں دیا گیا (اُس پر)۔
نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾
ہم تو ان میں سے کسی (ایک) میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں۔

[1] اس مقام پر خدا نے حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت یعقوبؑ کی اولاد کے باپ داداؤں میں شامل فرمایا ہے حالانکہ حضرت اسمٰعیلؑ اُن کے چچا تھے۔ اس سے صاف واضح ہوا کہ محاورات میں چچا کو بھی باپ کہتے ہیں۔ اسی بنا پر حضرت ابرہیمؑ اپنے چچا آذر بُت تراش کو باپ کہا کرتے تھے، اور اُن کے والد کا نام "تارخ" تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

پس اگر یہ لوگ بھی اسیطرح ایمان لئے آئیں جس طرح تم تو البتہ راہِ راست پر آ گئے اور اگر وہ اس طریقہ

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ

سے منہ پھیر لیں تو بس وہ صرف تمہاری ضد ہی پر ہیں۔ تو اے رسول ان کے شر سے بچانے کو تمہارے

اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ

لیئے خدا کافی ہے۔ اور وہ سب کی حالت خوب جانتا اور سُنتا ہے۔ (مسلمانو ان سے کہو کہ) رنگ تو خدا ہی کا رنگ ہے

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

جس میں تم رنگے گئے اور خدائی رنگ سے بہتر کون رنگ ہوگا اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ (اے رسول)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا

تم ان سے پوچھو کہ کیا تم ہم سے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا بھی پروردگار ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

ہمارے لیئے ہیں ہماری کارگزاریاں اور تمہارے لیئے تمہاری کارستانیاں اور ہم تو نِرے کھرے اسی کے ہیں کیا تم کہتے

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و اولادِ یعقوب یہ سب کے سب

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا۔ اور اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (موجود) ہو (کہ وہ یہودی نہ تھے) اور پھر وہ

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بیخبر نہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو سدھار چکے۔ جو کچھ وہ کما گئے انکے لیئے تھا

لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦ ١٢ ١٦

اور جو کچھ تم کماؤ گے تمہارے لیئے ہوگا۔ اور جو کچھ وہ کر گزرے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کیطرف پہلے سے سجدہ کرتے تھے اس سے اب وہ سرے
قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ
قبلہ کیطرف (مڑ جانے کا کیا باعث ہوا (اے رسول تم ان کے جواب میں) کہو کہ پورب پچھم سب خدا ہی کا ہے -
الْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾
جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت کرتا ہے اور جس طرح تمہارے قبلہ کے بارے میں ہدایت کی اسی طرح
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى
تم کو عادل ۲ امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
اور رسول محمدؐ تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور اے رسول جس قبلہ کی طرف تم پہلے
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ
سجدہ کرتے تھے ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے قبلہ قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدلا جائے) تو ہم ان لوگوں کو جو
الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۗ وَإِنْ كَانَتْ
رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے ہیں ۳ اگرچہ یہ
لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ
(الٹ پھیر) سوا ان لوگوں کے جن کو خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے اور
اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ
خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان (نماز) کو (جو بیت المقدس کیطرف پڑھ چکے ہو) برباد کر دے بیشک خدا لوگوں
رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ
پر بڑا ہی رفیق اور مہربان ہے (اے رسول قبلہ بدلنے کے واسطے) بیشک تمہارا بار بار آسمان کیطرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ
ہیں تو ہم ضرور تم کو ایسے قبلہ کیطرف پھیر دیں گے کہ تم نہال ہو جاؤ (اچھا) تو (نماز ہی میں) تم

منزل ۱

لے (۲) ابتدائے اسلام میں حضرت رسول بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً ڈیڑھ برس تک بیت المقدس ہی کی طرف نماز پڑھتے رہے یہود تو بات بات پر اعتراض کیا ہی کرتے تھے انکو یہ ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسول ابھی تک قبلہ کے بارے میں متردد ہیں کبھی ادھر کبھی ادھر کوئی کہتا محمد اپنے وطن کے مشتاق ہیں اس وجہ سے کعبہ کی طرف سجدہ کرنے لگے خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دیدیا کہ خدا کے علم میں اصل قبلہ کعبہ ہی ہے بیت المقدس تو چند روز کے لئے بہ مصلحت قبلہ قرار دیدیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ کی مصلحت آگے بیان فرمائی ۱۲ منہ ۔

۲ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور ہم ہی اس سے مقصود خدا ہیں اور حضرت رسول ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں اس کے مخلوق پر اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذالک جعلنکم امتہ وسطا فرمایا ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ۱۲ منہ ۳ یہ پہلا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم بیان فرماتا ہے یعنی تبدیل قبلہ ہم نے اس واسطے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسول کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایماندار ہے اور کون گومگو میں رہتا ہے اور کس پر شاق ہے اور اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں اور منافقوں اور سچے مومنوں میں ہو گئی۔ مجالس سے منقول ہے کہ اس نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ آپ کی رائے ابوتراب (حضرت علیؑ) کے بارے میں کیا ہے

(باقی بر صفحہ ۳۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

مسجد محترم (کعبہ) کی طرف منہ کرلو اور (اے مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو اسی کی طرف

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ؕ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

اپنا (اپنا) منہ کرلیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب (توریت وغیرہ) دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ

لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ؕ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

یہ تبدیل قبلہ بہت بجا و درست (ہے اور) ان کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں

عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝۱۴۴ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا

اس سے خدا بے خبر نہیں اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی)

الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ج وَمَا أَنْتَ

ساری دلیلیں پیش کروگے تو بھی وہ تمہارے قبلہ کو نہ مانیں گے اور نہ تم ہی

بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ج وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

ان کے قبلہ کو ماننے والے ہو اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور جو علم (قرآن)

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

تمہارے پاس آچکا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہش پہ چلے تو

مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۴۵ الَّذِينَ

البتہ تم نافرمان ہوجاؤگے جن لوگوں کو

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ؕ

ہم نے کتاب (توریت وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝۱۴۶

اسی طرح پیغمبر کو بھی پہچانتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝۱۴۷ ع

(اے رسولؐ) تبدیل قبلہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے پس تم کہیں (شک نہ کرنیوالوں میں سے نہ ہوجانا۔

بقیہ ص۳۳ تو امام حسنؑ نے اِلّا علی الذین ھدی اللّٰہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علیؑ انہیں لوگوں میں سے ہیں اور وہ حضرت رسولؐ کے چچازاد بھائی اور داماد اور ساری دنیا کے لوگوں کی نسبت رسولؐ سے زیادہ قریب اور ان کے سب سے زیادہ محبوب تھے دیکھو تفسیر کشاف جلد اول صفحہ ۲۱۸ سطر ۲۰ مطبوعہ مصر ۱۲۔ حاشیہ صفحہ ہذا

۱؎ پندرہویں رجب روز دوشنبہ ۲ھ میں بدر کی لڑائی سے دو مہینہ پیشتر حضرت رسولؐ مع اصحاب و حضرت علیؑ مسجد قبا میں جو مدینہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پہ ہے نماز ظہر میں مشغول تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل کا حکم نازل ہوا حضرت رسولؐ اثنا نماز ہی میں بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور ظہر کی آخری دونوں رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے پڑھیں اسی وجہ سے اس مسجد کو ذوقبلتین دو قبلہ والی مسجد کہتے ہیں اور حضرت کے اصحاب میں سے بھی بعض نے منہ پھیرا ورنہ اکثر پہلی ہی حالت پر رہے ۱۲۔

۲؎ خانہ کعبہ تو ایک چوکور ۲۱ ہاتھ کا لانبا اور ۱۹ ہاتھ چوڑا کوٹھا ہے اس کے چوگرد ایک خاص حد تک مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کی حرمت و عزت بھی خانہ کعبہ ہی کی وجہ سے ہے اور اصل مقصود خانہ کعبہ ہے کیونکہ جو لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی چاروں طرف سے اپنے اپنے منہ کعبہ ہی کی طرف کرلیتے ۱۲ ہیں ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اس کو مسجد الحرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندر کسی کا قتل کرنا یا لڑنا حرام ہے (باقی بر صفحہ ۳۵)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ

اور ہر فریق کے لیئے ایک سمت ہے اس کی طرف وہ نماز میں اپنا منہ کر لیتا ہے پس تم اے مسلمانو اس جھگڑے کو چھوڑ کر

مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ

اور نیکیوں میں دوڑ کر ایک دوسرے کے آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہو گے خدا تم سب کو اپنی طرف لے آئیگا بے شک

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

خدا ہر چیز پہ قادر ہے اور اے رسول تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے) تو بھی نماز میں تم اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ

مسجد محترم (کعبہ) کی طرف کر لیا کرو اور بیشک یہی قبلہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ اور

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

تمہارے کاموں سے خدا غافل نہیں ہے واسطے اے رسول تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے بھی) تو تم نماز میں اپنا

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

منہ مسجد الحرام کی طرف کر لیا کرو اور اے مسلمانو تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو (نماز میں) اپنا منہ اسی (کعبہ)

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ اِلَّا الَّذِيْنَ

کی طرف کر لیا کرو بار بار حکم دینے کا ایک فائدہ یہ ہے تا کہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے پائے مگر ان میں سے جو لوگ

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۤ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ

ناحق ہٹ دھرمی کرتے ہیں تو وہ ضرور الزام دیں گے تو تم لوگ ان سے ڈرو نہیں اور صرف مجھ سے ڈرو اور دوسرا

عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ

فائدہ یہ ہے تا کہ تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور تیسرا فائدہ یہ ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ مسلمانو یہ احسان بھی ویسا ہی ہے

رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ

جیسے ہم نے تم میں تم ہی میں کا ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارے نفس کو پاکیزہ کرتا ہے اور تمہیں

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾

کتاب (قرآن) اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے اور تم کو وہ باتیں بتاتا ہے جن کی تمہیں (پہلے سے) کچھ بھی خبر نہ تھی

وقف النبی علیہ السلام

بقیہ صفحہ ۳۴ واجب القتل ہو یا درخت اکھاڑنا یا گھر کا مال اٹھانا سوا جس سے اس کی شکل و لباس ایک سوداوی بیماری ہے اور اس کا ثمرہ مرتکب ہونا بد اخلاقی اور حد و حکمت سے تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت میں بھی ناجائز ہے اور یہی احتیاط بھی اس میں داخل ہے جسکے پابند احمق یا ایسا کار ہوتے ہیں اور اسنا و فعلوں میں اپنے کو جھا مشہور کر کے ایکی غرض سے ایسا کرتے ہیں خدا اس سے محفوظ رکھے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا اس سے اشارہ ہو رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخر الزمان کی طرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں مگر عقلی و نقلی دلیلیں اسے بہت مضبوط و مستحکم کرتی ہیں دیکھو کتب کلامیہ ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔ ۔

سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ نعمت کے پورے ہونے سے مقصود خداوند عالم کا بہشت میں داخل کرنا ہے۔ ۱۲ منہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

معانقہ ٣

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

پس تم ہماری یاد رکھو تو میں بھی تمہارا ذکر خیر کیا کروں گا اور میرا شکریہ ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

اے ایماندارو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے سے (خدا کی) مدد مانگو

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي

بے شک خدا صبر کرنے والوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے انہیں

سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کی حقیقت کا کچھ بھی شعور نہیں رکھتے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ

جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) ایسے صبر کرنے

إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑی تو وہ بے ساختہ بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ

خوشخبری دے دو کہ انہیں لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ

هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ

ہدایت یافتہ ہیں بے شک کوہ صفا اور کوہ مروہ خدا کی نشانیوں میں سے

اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ

ہیں پس جو شخص خانہ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے (درمیان) طواف

يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾

(آمد و رفت) کرنے میں کچھ گناہ نہیں (بلکہ ثواب ہے) اور جو شخص خوش خوش نیک کام کرے تو پھر خدا بھی قدردان اور

منزل ۱

ع ۱۸

۵

؎۱ اس سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمہیں تعلیم کی ۲ اسی طرح تم خدا کو یاد کرو صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ناموس کے ضوابط کی ناواقفیت سے گڑھی گئی ہے ۱۲ ؎۲ عجب نہیں کہ اس آیت سے جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ ہو کیونکہ جو باتیں اس میں مندرج ہیں ان کا سچا مصداق امام حسین کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا واللہ اعلم ۱۲ ؎۳ جب حضرت امیر حمزہ کی شہادت کی خبر حضرت علی تک پہنچی تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علی ہی کی زبان سے نکلا اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوات بھیجی اور شاید اسی وجہ سے نمازوں میں بھی ان پر صلوات بھیجنا واجب کر دیا دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲ ؎۴ صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو وہاں لا بٹھایا تھا اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بے چین ہو کر کئی مرتبہ انہیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں انہی کی یادگار میں یہ ارکان حج مقرر کر دیئے گئے مگر قبل عروج اسلام چونکہ یہاں بت رکھے ہوئے تھے اس وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انہیں کی وجہ سے سہولت کچھ جھکنے لگے اور جس سے خدا نے یہ آیت نازل کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ

بیشک جو لوگ ہماری ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنہیں ہم نے نازل کیا

مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ

اس کے بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم کتاب (توریت) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے تو یہی لوگ ہیں جن پر خدا

اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا

بھی لعنت کرتا ہے اور اور لعنت کرنیوالے بھی لعنت کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے (حق چھپانے سے) توبہ کی اور اپنی

وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

خرابی کی اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں ہے) صاف صاف بیان کر دیا پس ان کی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور [illegible]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے انہیں پر خدا کی

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ

اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ہمیشہ اسی پھٹکار

فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

میں رہیں گے تو ان سے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو عذاب سے مہلت ہی دی جائے گی

ع ۱۹ ۳ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾

اور تمہارا معبود تو وہی یکتا خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ

بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں

وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ

اور کشتیوں جہازوں میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لے کر چلتے ہیں۔

النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ

اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الارض بعد موتها وبث فيها من كل دابة

مرنے کے بعد جلا دیا (شاداب کر دیا) اور اس میں ۱ ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور

وتصريف الريح والسحاب المسخر بين السماء

ہواؤں کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین کے درمیان (خدا کے حکم سے)

والارض لايت لقوم يعقلون ﴿١٦٤﴾ ومن الناس

گھرا رہتا ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لئے (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۲

من يتخذ من دون الله اندادا يحبونهم كحب

جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا (مثل و) شریک بناتے ہیں اور جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے ویسی

الله والذين امنوا اشد حبا لله ولو يرى الذين

ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا کی الفت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو

ظلموا اذ يرون العذاب ان القوة لله جميعا و

اس وقت وہ بات سوجھتی جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھیگی کہ یقینا ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ بیشک

ان الله شديد العذاب ﴿١٦٥﴾ اذ تبرا الذين اتبعوا

خدا بڑا سخت عذاب والا ہے (وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب ۳ پیشوا لوگ اپنے پیروں سے اپنا

من الذين اتبعوا وراوا العذاب وتقطعت بهم

پیچھا چھڑائیں گے اور بچشم خود عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ جائیں گے

الاسباب ﴿١٦٦﴾ وقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة

اور پیرو کہنے لگیں گے کہ اگر ہمیں کہیں پھر دنیا میں پلٹنا ملے تو ہم بھی ان سے

فنتبرا منهم كما تبرءوا منا كذلك يريهم الله

اسی طرح الگ ہو جائیں جس طرح (عین وقت پر) یہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے یونہی خدا ان کے اعمال

اعمالهم حسرت عليهم وما هم بخرجين من النار ﴿١٦٧﴾

کو دکھلائے گا جو انہیں سرتاپا یاس ہی یاس دکھلائی دیں گے اور پھر بھلا کب وہ دوزخ سے نکل سکتے ہیں

۱ اس کا عطف خلق پر بھی ہو سکتا ہے اس وقت یہ معنی ہونگے اور ہر قسم کے جانوروں میں جو زمین پر پھیلا رکھے ہیں ۱۲

۲ اس آیت میں توحید اور شرک سے بچنے میں اخلاقی مصلحت کی طرف اشارہ ہے جس طرح تدبیر منزل میں بیان ہوا ہے کہ ایک مخدوم کے کئی خادم ہو سکتے ہیں مگر ایک خادم کے کئی مخدوم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پوری خدمت ایک کے سوا دوسرے کی نہیں کر سکتا اسطرح محبت اور اطاعت کی فرد کامل ایک ہی سے ہو سکتی ہے نہ کئی سے پھر توحید [illegible] ہے کہ خدا اور اس کے مقرر کردہ بندوں کے سوا کسی کی اطاعت حرام ہے اور اس کے مقرر کردہ بندے معصوم کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا

اے لوگو جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے حلال و پاکیزہ چیز (شوق سے) کھاؤ اور

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ تو تمہارا ظاہر بظاہر دشمن ہے

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى

وہ تمہیں برائی اور بدکاری ہی کا حکم کرے گا اور یہ چاہیگا کہ تم بے جانے بوجھے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ

خدا پر بہتان باندھو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کی طرف سے

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

نازل ہوا ہے اسکی پیروی کرو تو کہتے ہیں (کہ نہیں) بلکہ ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾

پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ راست پر چلتے رہے ہوں

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی مثال تو اس شخص کی مثل ہے جو ایسے جانور کو پکار کے

يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا

اپنا حلق پھاڑے جو آواز اور پکار کے سوا کچھ (سمجھتا خاک) نہ ہو (یہ لوگ) بہرے گونگے اور اندھے ہیں

يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

کہ خاک نہیں سمجھتے - اے ایماندارو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ستھری چیزیں (شوق سے)

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾

کھاؤ اور اگر خدا کی ہی عبادت کرتے ہو تو اسی کا شکر کرو اس نے

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

تو تم پر بس مردہ[1] جانور اور خون اور سؤر[2] کا گوشت

[1] مگر ٹڈی اور مچھلی کا مردہ بھی حرام نہیں ہے ان دونوں کا ذبیحہ بس یہی ہے کہ ٹڈی کو پکڑ لینا اور مچھلی کا زندہ خشکی پر آ جانا ۱۲ ۞ ۞ ۞ ۞

[2] اطباء نے لکھا ہے کہ سؤر کا گوشت بھی انسان اور بری عادتوں اور بے حیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے - انہیں وجوہ پر نظر کر کے شریعت نے قطعی حرام کر دیا ہے ۱۲ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور وہ جانور جس پر (بوقت ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ

اور سرکشی کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اور انہیں سے کوئی چیز کھائے تو اس پر گناہ نہیں ہے بیشک

رَّحِيمٌ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ

بیشک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل کی ہیں

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولٰٓئِكَ

چھپاتے ہیں اور اسکے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی) نفع اسے لیتے ہیں یہ لوگ

مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

بس انگاروں سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک تو

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کریگا نہیں اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور انہیں کے لئے دردناک

أَلِيمٌ ﴿۱۷۴﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

عذاب ہے یہی لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

اور بخشش (خدا) کے بدلے عذاب پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کی کیونکر برداشت کرینگے

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَإِنَّ

یہ اس لئے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بے شک

الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتٰبِ لَفِي شِقَاقٍ

جن لوگوں نے کتاب خدا میں رد و بدل کی وہ لوگ بڑے بھاری درجہ

بَعِيدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ ع ۲۱ ۹

کی مخالفت میں ہیں نیکی کچھ یہی تھوڑی ہی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ

پورب یا پچھم کی طرف کر لو بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ

اور روز آخرت اور فرشتوں اور خدا کی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اسی کی الفت میں اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

محتاجوں اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور گردنوں غلام کی

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

گلو خلاصی) میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا

اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

تو اپنے قول کے پورے رہیں اور فقر و فاقہ رنج سختی اور کشمکش کے وقت ثابت قدم رہے

وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

یہی لوگ وہ ہیں جو (دعوےٰ ایمان میں) سچے نکلے اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

یہی لوگ پرہیزگار ہیں اے مومنو جو لوگ (ناحق) مارڈالے

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

جائیں۔ ان کے بدلے میں تم کو جان کے بدلے جان لینے کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ

بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام عورت کے بدلے عورت پس جس (قاتل) کو اس کے (مقتول)

اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ

بھائی (طالب قصاص) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو اسے بھی اس کے قائم بقدم نیکی کرنا ہے

منزل ۱

لہ شریعت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جس کے قوانین عدل پر مبنی ہیں جس طرح حضرت موسیٰ کی شریعت دوسرے وہ جس کا نظم و نسق حب پر مبنی ہو جیسے شریعت حضرت عیسیٰ کی چنانچہ ان کے احکام میں سے یہ ہے اگر کوئی رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو اور اگر بیگاری میں ایک کوس پکڑ لے جائے تو تم دو کوس اس کے ساتھ چلے جاؤ مذہب قبل اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو ان دو شقوں سے خالی نہیں ہو سکتی اور اگرچہ بعض حکما نے جو شافہ کے حکم میں ہیں شریعت حب کو ترجیح دی اور اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں مگر اکثر حکما شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی عدل زیادہ سلطنت کا بھی لازم الہام ہے۔ اور اسی وجہ سے اسلام کا دارومدار بھی عدل ہی پر ہے اور اسی وجہ سے آیت میں قصاص کا حکم جاری کیا گیا ہے مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حب پر بھی عمل درآمد ہو جائے گا ۱۲ منہ

قصاص

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ

خوش معاملگی سے (خون بہا) ادا کر دینا چاہیے یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے

اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ

پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور عقلمندو قصاص

فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

(کے قواعد مقرر کر دینے) میں تمہاری زندگی ہے (اور اسی لئے جاری کرایا گیا ہے) تاکہ تم (خونریزی)

تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

سے پرہیز کرو ف (مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ

إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

کھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت

بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا

کرے جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے پھر جو سن چکا اس کے بعد اسے کچھ کا کچھ کر دے

سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ

تو اس کا گناہ انہیں لوگوں (کی گردن) پر ہے جو اسے بدل ڈالیں بے شک خدا سب کچھ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ

جانتا اور سنتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنے والے سے بے جا طرفداری یا بے انصافی

إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

کا خوف رکھتا ہو اور وہ ان (وارثوں) میں صلح کرا دے تو اس پر بدلنے کا کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا

رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو

وصیت کا ذکر

ف کیونکہ جب ہر شخص کو یہ خیال رہے گا کہ اگر کسی کو مار ڈالوں گا تو اس کے عوض میری بھی گردن ماری جائے گی تو اسی خوف سے دو جانیں زندہ رہ جائیں گے ۱۲

ع ۲۲ / ۶ / ۶

روزہ کا حکم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَيَّامًا مَّعْدُودٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ

(وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز اس پر بھی (روزہ کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے بیمار ہو

عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِينَ

یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور جنہیں ۱ روزہ رکھنے

يُطِيقُونَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ

کی قوت ہے (اور نہ رکھیں) ان پر اسکا بدلا ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

سے بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھدار ہو تو سمجھ لو کہ فدیہ سے ۲ روزہ رکھنا

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ

تمہارے حق میں بہرحال اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا

الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ

جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور حق و باطل کے

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ

تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسکو

مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۭ يُرِيدُ

چاہیے کہ روزے رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے

اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا

خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا اور (یہ حکم) اسلئے دیا ہے

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کر لو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت پر اس کی بڑائی کرو ۳ اور تاکہ تم شکر گزار ہو

تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي

(اے رسول) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو کہہ دو کہ میں ان کے پاس ہی ہوں اور جب

۱ یہ اس بیمار کا حکم ہے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا پیدا ہو جانے یا دیر کا خوف ہو۔ ۱۲ منہ

۲ یہ ان کا ذکر ہے روزہ تو رکھ سکتے ہوں مگر بہت محنت شاقہ سے جیسے بڈھے بڑھیا مستسقی وغیرہ یا ہو سکتا ہے کہ عام حکم ہو اور منسوخ ہو ۱۲

۳ بعض مفسرین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح خدا نے تمہیں بتا دیا ہے اسی طرح تکبیر کہو اور چار نمازوں کے بعد مستحب ہے شب عید کی مغرب عشا اور عید کے دن کی صبح اور نماز عید۔ وہ تکبیریں یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والحمد للہ علی ما ھدانا و له الشکر علی ما اولانا ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا

مجھ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا سن لیتا ہوں اور جو مناسب ہوتی ہے قبول

لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ

کرتا ہوں پس ان کو بھی چاہیے کہ میرا کہنا مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجائیں (مسلمانو

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ

تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا وہ تمہاری پوشاک ہیں اور

وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

تم ان کی پوشاک ہو خدا نے دیکھا کہ تم گناہ کر کے اپنا نقصان کرتے تھے (کہ رات کو چھپ کر اپنی

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ

بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے) اگرچہ تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری خطا سے درگزر کیا پس تم اب

بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا

ان سے ہم بستری کرو اور اولاد سے جو کچھ خدا نے تمہارے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے اسے مانگو اور کھاؤ

وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے (آسمان پر پورب کی طرف) تمہیں

الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى

صاف نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو (اور)

اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي

جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو ان سے رات کو بھی ہم بستری نہ کرو - یہ خدا کی

الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ

(مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں تو تم ان کے پاس بھی نہ جانا یوں کھلم کھلا

يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

خدا اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں

ف ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نماز عشا تک کھانے پینے جماع کی اجازت تھی مگر جب نماز عشا پڑھ لی یا سو رہے تو سب ناجائز ہو گیا حضرت عمر نے بعد نماز عشا کے جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول اللہ کے پاس شرماتے ہوئے پہنچے اس کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور سب نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۱ و تفسیر جلالین بر حاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

ف هن لباس لكم وانتم لباس لهن اس کا ظاہری ترجمہ تو یہ ہے کہ عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے خدا کی مراد کیا ہے ابن عباس وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بیوی ہر ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ ایک خاص حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے سے لباس کی طرح چمٹا رہتا ہے اس وجہ سے لباس کے لفظ سے فرمایا ہے ربیع وغیرہ کا قول ہے کہ عورتیں تمہاری فرش ہیں اور تم ان کے لحاف ہو غرض یہ لباس سب معنی کا لحاظ کر کے یہ ترجمہ کیا ہے کہ اس میں سب باتیں آ جاتی ہیں اور اردو محاورہ میں چولی دامن کا ساتھ بھی اسی مضمون کا مثل ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

اعتکاف کا حکم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ مال کو (رشوت میں) حکام کے یہاں پہنچا دو

إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ

تاکہ لوگوں کے مال میں سے (کچھ) بگناہ ہتھیا لو ناحق خمید یہ کہ جاؤ

بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ

حالانکہ تم جانتے ہو (اے رسول) تم سے لوگ چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ

هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا

کیوں گھٹتا بڑھتا ہے تم کہہ دو کہ اس سے لوگوں کے دنیوی امور اور حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں

الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ

اور یہ کوئی بھلی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے پھاند کے آؤ بلکہ نیکی اس کی ہے جو پرہیزگاری کرے

مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوا

اور گھروں میں آنا ہو تو ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو اور جو

فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ

لوگ تم سے لڑیں تم (بھی) خدا کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا اور تم ان (مشرکوں) کو جہاں پاؤ مار ہی

ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَ

ڈالو اور ان لوگوں نے جہاں (مکہ) سے تمہیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انہیں نکال باہر کرو اور

الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

فتنہ پردازی (شرک) خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد الحرام (کعبہ)

الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ

کے پاس تم سے نہ لڑیں تم بھی ان سے اس جگہ نہ لڑنا پس اگر وہ تم سے لڑیں تو بے کھٹکے تم بھی ان کو قتل کرو

ع ۲۳ ۷

ف جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ اس آیت میں خداوند عالم نے اس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو جو اسکا اہل ہو اس سے حاصل کرو نا اہل کے پاس نہ جاؤ جس طرح مکان میں دروازہ سے جانا مناسب اور عقل سلیم کے موافق ہے اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اس کے اہل سے اور اسی کے قریب قریب تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے اور اسی وجہ سے حضرت رسول صلعم نے مختلف الفاظ میں اس مطلب کو ادا فرمایا ہے کہیں یہ فرمایا ہے انا دار الحکمۃ و علی بابھا میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دین میرا قرب میری منزلت جس کو حاصل کرنا ہے وہ علی کے واسطہ اور ذریعہ سے آئے اور اگر دوسرے کی طرف توجہ کی تو گویا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا یعنی ہرگز مطلب تک نہ پہنچے گے ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک خدا بڑا بخشنے والا
رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
مہربان ہے اور ان سے لڑے جاؤ یہانتک کہ فساد باقی نہ رہے اور صرف خدا ہی کا دین
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى
رہ جائے۔ پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ
اچھی نہیں حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے برابر ہے اور کچھ مہینے کی خصوصیت نہیں
قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ
سب[1] حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کے برابر ہیں پس جو شخص تم پر زیادتی کرے
بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور خوب
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو
وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ
اور اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت[2] میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ
خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صرف خدا ہی کے واسطے حج اور عمرہ کو پورا کرو
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا
پس اگر تم (بیماری وغیرہ کیوجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر جیسی قربانی میسر آوے (کر دو) اور جب تک
رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاوے اپنے سر نہ منڈواؤ پھر جب تم میں سے کوئی

منزل ۱

[1] جناب رسالتمآب کی بعثت کے قبل بھی یہ چار مہینے رجب ذیقعد ذی الحجہ محرم کے محترم سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی فساد موقوف کر دیتے تھے جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اس کے پابند ہو گئے تو کفار ان پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہل اسلام حرمت کے خیال سے چپ رہ جاتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے جب وہ لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور تمہارے پیچھے پڑتے ہیں تو تم کو بھی جواب تر کی بہ ترکی دینے سے کس نے منع کیا ہے جب وہ لوگ نہیں ملتے تو تم بھی ان کا ویسا ہی جواب دو ۱۲ منہ

[2] اس میں خدا نے سمجھا دیا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جب چاہو کر گذرو اور معمولی باتوں پر جان دینے اور لینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو نبی یا امام کے حکم سے ہو اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازمی ہے ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ

بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو (سر منڈوانے کا) بدلہ روزے سے

أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

یا خیرات یا قربانی ہے پس جب مطمئن رہو تو جو شخص حج تمتع[1] کا عمرہ کرے

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ

تو اس کو جو قربانی میسر آوے کرنی ہوگی اور جس سے قربانی ناممکن ہو

فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ

تو تین روزے زمانہ حج میں (رکھنے ہوں گے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي

یہ پوری دہائی ہے یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے مسجد حرام (مکہ)

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

کے باشندہ نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا بڑا سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ

حج کے مہینے تو اب سب کو معلوم ہیں (شوال، ذیقعدہ، ذالحجہ) پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرے تو (احرام سے) آخری حج تک والا ہے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ

نہ عورت کے پاس جائے نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ

جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو تو خدا اس کو خوب جانتا ہے اور راستہ کیلئے زاد راہ مہیا کر لو

الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور سب سے بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں کوئی الزام نہیں ہے

جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم

کہ (حج کیا تھا) تم اپنے پروردگار کے فضل (نفع تجارت) کی خواہش کرو پھر جب تم عرفات[2] سے

منزل ۱

[1] حج کی تین قسمیں ہیں حج تمتع حج افراد حج قران حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو لوگ مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں اور جو لوگ خاص مکہ یا بارہ میل کے اندر رہنے والے ہیں ان کے واسطے حج افراد و قران ہے حج تمتع کی یہ صورت ہے کہ جب کوئی میقات پہونچے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کے پھر مکہ میں جائے اور خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے اور محل ہو جائے اس کے بعد ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے باندھے اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں جائے اور غروب تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجا لائے اس کے بعد مشعر الحرام میں آئے اور صبح تک وہاں رہے اور اعمال بجا لائے دسویں کی صبح کو منی میں آئے اور سر منڈائے اور قربانی دے اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس کے بعد اگر چاہے تو اسی دن یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے اور طواف حج کرے اور نماز طواف پڑھے سعی کرے طواف نسا کرے نماز طواف نساء پڑھے اس کے بعد پھر منی میں آئے اور دو مقاموں پر جو کنکریاں پھینکنی رہ گئی تھیں اسے کر کے حج کو تمام کرے اور اگر چاہے تو گیارہویں بارہویں کو کنکریاں پھینکنے سے فراغت کر کے تب بارہویں کو کوچ کر کے مکہ میں آئے اور طواف وغیرہ بجا لا کر حج کو تمام کرے ۱۲

[2] عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے وہاں نویں ذی الحجہ کو جا کر کچھ خاص اعمال کرنے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام مکہ اور عرفات کے درمیان ہے جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام کر کے کچھ اعمال (باقی صفحہ ۴۸ پر دیکھیں)

ع ۸ — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

چلو کھڑے ہو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

یاد بھی کرو جس طرح تمہیں بتایا ہے اگرچہ تم اس کے پہلے تو بھٹکے ہوؤں

الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

سے تھے پھر جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہاں سے تم بھی چل

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا

کھڑے ہو اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے پھر جب

قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ

تم ارکان حج بجا لا چکو تو تم اسی طرح ذکر خدا کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر

اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا

کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو

فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ

(جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے حالانکہ پھر آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور بعض بندے

مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے اور آخرت میں ثواب

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ

دے اور دوزخ کی آگ سے بچا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اپنی

مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ

کمائی کا حصہ چین ہے اور خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے اور (ان) گنتی کے چند دنوں

فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ

تک تم خدا کا ذکر کرو پھر جو شخص جلدی کر بیٹھے اور منی سے دو ہی دن میں چل کھڑا ہوا

منزل ۱

بقیہ حج کرنے ہوئے ہیں اور یہی مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو قربانی کو لے گئے تھے [illegible] حج تو اسلام کے قبل سے جاری تھا چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد منٰی میں اکٹھا ہوتے اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے کوئی سخاوت پر نازاں کوئی شجاعت کا دلدادہ کوئی حاجیوں کی ہمدردی پر فخر کناں قصیدہ پڑھتے خدا نے ان باتوں سے ان کو منع کیا اور کہا کہ اگر تمہیں بکواس ہی کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو [illegible] بڑے فرق بات تو یہی ہے کہ تم خدا سے لو لگاؤ اسی کی یاد کرو باقی ہوس [illegible] ایک روایت میں ہے کہ دنیا کی نعمت سے مراد علم ہے اور آخرت کی ثواب سے مراد بہشت ہے حضرت رسول فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شکر گزار دل اور ذکر خدا کرنے والی زبان اور ایماندار بی بی ہے [illegible] دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی نیکی دے گی [illegible] اس سے ظاہر یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منٰی میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرھویں کی نماز صبح تک [illegible] نمازوں کے بعد تکبیر پڑھے دوسری جگہ ہو وہ دسویں کی ظہر سے بارہویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد تکبیر پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر [illegible] چند دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ ہیں اور انہیں کو ایام التشریق کہتے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ

تو اُس پر بھی گناہ نہیں ہے اور جو تیسرے دن تک ٹھیرا ہے اس پر بھی گناہ نہیں (لیکن یہ رعایت) اسکے واسطے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (٢٠٣) وَمِنَ

ہے جو پرہیزگار ہو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ (ایک دن) تم سبکے سب اسکی طرف قبروں سے اٹھائے جاؤ گے

النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اے رسولؐ بعض لوگ (منافقین) سے ایسے بھی ہیں جنکی (چکنی چپڑی) باتیں (اس ذرا سی) دنیوی زندگی میں تمہیں

اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (٢٠٤) وَإِذَا تَوَلَّىٰ

بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں سب سے

سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

زیادہ جھگڑالو ہے اور جہاں (تمہاری محبت سے) منہ پھیرا تو ادھر ادھر دوڑ دھوپ کرنے لگا تاکہ ملک

وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (٢٠٥) وَإِذَا قِيلَ لَهُ

میں فساد پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیاناس کرے اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے

اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ

کہ خدا سے ڈرو تو اسے غرور گناہ پر ابھارتا ہے بس ایسے کمبخت کیلئے جہنم ہی کافی ہے

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (٢٠٦) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ

اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور لوگوں میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ (٢٠٧)

حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا

اے ایمان والو تم سب کے سب ایک بار اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم

تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (٢٠٨)

نہ چلو وہ یقینی تمہارا ظاہر بظاہر دشمن ہے۔ پھر جب تمہارے پاس

منزل ۱

ف۱ جب کفار مکہ نے باہم جناب رسالتمآبؐ کے قتل کا مشورہ کرکے آپکا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپکو خبر دیدی اور آپ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ کفار نے مجھے فرش خواب پر مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے تم میری جگہ میری عبا اوڑھ کر سو رہو تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں اور میں باہر جاتا ہوں۔ علی مرتضیٰؑ نے عرض کی اگر میں سو رہوں تو آپ کو کوئی گزند پہنچیگا فرمایا نہیں علی مرتضیٰ نے عرض کی میری جان جائے یا رہے آپ کی سلامتی بہر حال مطلوب ہے اس پر خدا نے علی مرتضیٰ کی مدح میں یہ آیت نازل کی حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ اس شب خداوند عالم نے جبرئیل و میکائیل کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دیدے مگر دونوں نے اس سے انکار کیا۔ تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علیؑ ولی اور محمدؐ نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور دیکھو علیؑ نے اپنی جان نبی پر کیونکہ نثار کی ہے اور نبی کے بستر پر کسطرح بے خوف و خطر سو رہا ہے تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علیؑ کی اسکے دشمنوں سے حفاظت کرو یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرائیلؑ علی مرتضیٰؑ کے سرہانے اور حضرت میکائیل پائینتی بیٹھے اور جبرائیل علی مرتضیٰ کیطرف خطاب کرکے کہنے لگے اے ابن ابی طالب مبارک ہو مبارک ہو تمہارا مثل کون ہے کہ خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمہارے سبب سے فخر کرتا ہے
باقی بر صفحہ ۵۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوٓا
روشن دلیلیں آچکیں اس کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو (اچھی طرح) سمجھ لو کہ خدا
أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۰۹) هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّآ أَنْ
ہر طرح غالب اور تدبیر والا ہے - کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں کہ سفید ابر کے سائبانوں
يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ
کی (آڑ میں) (عذاب) خدا اور (عذاب کے) فرشتے ان پر آہی جاویں اور سب جھگڑے چک
الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (۲۱۰) سَلْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ
ہی جاویں حالانکہ (آخر) کل امور خدا ہی کیطرف رجوع کئے جاویں گے (اے رسول) بنی اسرائیل سے
كَمْ آتَيْنٰهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ
پوچھو کہ ہم نے ان کو کیسی کیسی روشن نشانیاں دیں اور جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲۱۱) زُيِّنَ
(کتاب) آچکی اس کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے تو بیشک خدا سخت عذاب والا ہے - جن لوگوں
لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ
نے کفر اختیار کیا ان کے لئے دنیا کی (ذرا سی) زندگی خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے اور ایمانداروں
آمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
سے مسخرہ پن کرتے ہیں - حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ چڑھ
مَنْ يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۱۲) كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً
کے ہوگا اور خدا جسکو چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے (پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ
تھے پھر (آپس میں جھگڑنے لگے تب) خدا نے (نجات سے) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا
والے پیغمبروں کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ جھگڑتے

ع ۲۵ ۱۴ ۹

وقف لازم

بقیہ حاشیہ ۲۹ مباہات کرتا ہے دیکھو تفسیر ثعلبی احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ ۱۲

حاشیہ صد ۲۱۲ مکہ کے کفار جو مالدار تھے مثل ابوجہل اور ہشام وغیرہ کے وہ فقرا مومنین مثل عمار اور صہیب و بلال وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد سچے ہوتے تو عرب کے اشراف ان کی پیروی کرتے کنگالوں کا ایمان لانا ہی کیا انہیں لوگوں کے رد میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ

تھے (کتاب وخدا اس کا فیصلہ کر دے) اور پھر افسوس تو یہ ہے کہ اس حکم سے اختلاف کیا بھی تو انہیں

مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ

لوگوں نے جنکو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی) جب ان کے پاس خدا کے صاف صاف احکام آچکے

آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي

اس کے بعد (اور وہ بھی) آپس کی شرارت سے تب خدا نے اپنی مہربانی سے خالص ایمانداروں کو

مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۲۱۳) أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ

وہ راہ حق دکھا دی جس میں ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا اور خدا جسکو چاہے راہ راست کی ہدایت

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا

کرتا ہے کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہنچ ہی جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تمہیں اگلے زمانہ والوں کی سی حالت

مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا

نہیں پیش آئی کہ انہیں طرح طرح کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور زلزلہ میں اس

حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

قدر جھنجھوڑے گئے کہ آخر (عاجز ہو کے) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے (دیکھئے)

مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (۲۱۴)

خدا کی مدد کب ہوتی ہے دیکھو گھبراؤ نہیں خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ

اے رسول تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں (تو تم انہیں) جواب دو کہ

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَ

تم اپنی نیک کمائی سے جو کچھ خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور

الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

محتاجوں اور پردیسیوں کا حق ہے اور تم کوئی سا نیک کام کرو خدا اس کو

۱ حضرت رسول صلعم کے زمانہ سے مسلمان بھی تو ہر طرح کے تھے کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے اور اپنی تکلیفوں کا خیال کر کے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی فہمائش کی اور صبر کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

خَبِيرٌ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

ضرور جانتا ہے (مسلمانو!) تم پر جہاد فرض کیا گیا اگرچہ تم پر شاق

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ

ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں

لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور

وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

اور خدا تو جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے (اے رسول) تم سے لوگ حرمت والے مہینوں کی نسبت پوچھتے ہیں

قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن

کہ آیا جہاد اس میں جائز ہے تو تم انہیں جواب دو کہ ان مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے اور یہ

سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ

بھی یاد رہے کہ خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے انکار اور مسجد الحرام (کعبہ) سے روکنا اور جو اس کے

أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ

اہل ہیں ان کا مسجد سے نکال باہر کرنا یہ سب خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ

اور فتنہ پردازی کشت و خون سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ کفار تم سے ہمیشہ لڑتے ہی چلے جائیں گے

إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ

یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھرا

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

اور کفر ہی کی حالت میں مر گیا تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ دنیا اور آخرت (دونوں) میں

وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾

اکارت ہے اور یہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے

ل حضرت رسول نے جنگ بدر سے
دو مہینے قبل عبداللہ ابن جحش اپنے پھوپھی
زاد بھائی کو آٹھ جوانوں کا افسر بنا کے
جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے
قافلہ پر جو مال تجارت لئے ہوئے شام
سے آتا تھا حملہ کرنے کے واسطے
ع ٢٦ روانہ کر دیا تھا جب دونوں میں
٦ مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی چھڑ گئی اور
١٠ قافلہ قریش سے عمر و حضرمی مارا گیا
اور مسلمانوں کی نمایاں فتح ہوئی بہت
سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی
ہاتھ لگا جب شام ہوئی تو لوگوں نے
رجب کا چاند دیکھا مگر ان کو یہ معلوم ہوا
کہ آج ہی چاند ہوا ہے یا کل کا ہے جب
یہ خبر پھیلی تو کفار نے طعنہ زنی شروع
کی کہ محمد نے حرام مہینے کو حلال کر دیا جب
یہ لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے
بہت تنبیہ کی اور ان لوگوں نے اپنی
ناواقفیت کا عذر پیش کیا الغرض رسول
اللہ نے مال غنیمت اور اسیروں کو واپس
کر دیا اور اس میں تصرف نہ کرنے دیا اسی
اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعے سے
حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا اسکے
جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مگر ساتھ ہی
اس کے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد
بے شک حرام ہے مگر جب کفار تم پر زیادتی
کریں تو تم کیوں خیال کرو ۱۲ منہ + +

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP; Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا
بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا یہی لوگ رحمت
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ
خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے
غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ
(اے رسولؐ) تم سے لوگ شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو تم انسے
فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ
کہدو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور ان کے فائدے
مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ
سے انکا گناہ بڑھ کر ہے۔ اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم (ان سے) کہدو
الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
کہ جو تمہاری ضرورت سے بچے۔ یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا
تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو۔ اور تم سے لوگ یتیموں کے بارے میں
الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ
پوچھتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ ان کی اصلاح (درستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے
فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ
مل جل کر رہو تو کچھ ہرج نہیں) آخر وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے (الگ
شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا
خوب) جانتا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم کو مصیبت میں ڈالدیتا۔ بیشک خدا زبردست حکمت والا ہے۔
تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ
اور (مسلمانو) تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔ کیونکہ مشرکہ عورت نہیں

لے یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی کہ اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا اور خواہش نفسانی اور غصہ اس کے دو قوی حریف ہیں اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور یہ کم بخت جس کا شراب نام ہے ان دونوں حریفوں کو اور شہ دیتی ہے اور دیوانہ را ہوی بس است اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے اسکے علاوہ اسی شراب کی بدولت بہت سی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں کانٹا اس سے لگتا ہے ڈانک اس سے لگ جاتی ہے ورم جگر اس سے ہوتا ہے انہی وجوہ سے حکمت خلاق اور حکمت ناموس دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اسے منہ نہ لگانا چاہیئے کیونکہ یہ ارذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہی امور پر نظر کر کے شریعت نے اس کو قطعی حرام قرار دے دیا اور جوا بھی چونکہ ان دونوں حریفوں کا پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اس کو بھی حرام کر دیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

اپنے حسن و جمال میں کیسی ہی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اس سے ضرور بہتر ہے اور مشرکین سے

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ

جب تک ایمان نہ لائیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک جتنے کیسا ہی اچھا کیوں نہ

اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

معلوم ہو مگر پھر بھی بندہ مومن ان سے ضرور اچھا ہے یہ (مشرک مرد یا عورت) لوگوں کو

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی عنایت سے بہشت اور بخشش

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ

کیطرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ یہ لوگ چیتیں (اے رسول)

قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا

تم سے لوگ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہدو کہ گندگی اور گھن کی بیماری ہے تو

تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ

(ایام) حیض میں تم عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے پاس نہ جاؤ ہیں

مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

جب وہ پاک ہو جائیں تو جدھر سے تمہیں خدا نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ بیشک خدا توبہ کرنے

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا

والوں اور ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے تمہاری بی بیاں (گویا) تمہاری کھیتی ہیں تو تم

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا

اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنی آئندہ کی بھلائی کے واسطے (اعمال صالح) پیشگی بھیجو

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ ایک نہ ایک دن تمکو اسکے سامنے جانا ہے اور اے رسول

منزل ۱

ف مشرک صرف اسی کو نہیں کہتے جو خدا کی ذات میں شرک کرے بلکہ اس کی خاص صفتوں یا عبادت میں شریک کرنے والا بھی مشرک ہے اور انبیاء یا ائمہ کو دعا میں وسیلہ یا ذریعہ قرار دینا ان تین قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہے ۱۲

ف چونکہ حیض کے زمانے میں عورت کی طبیعت خون کے نکالنے کیطرف متوجہ رہتی ہے اور جماع سے قوت انفعالی کا ہیجان ہوتا ہے اور دونوں قوتوں کے باہم ضد ہونے کیوجہ سے طبیعت کو جو سلطان بدن ہے تحیر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اس کے علاوہ مرد کی خواہش نفسانی جماع کے وقت منی کے نکالنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور خون حیض کے بخارات بلند ہو کر برے آثار پیدا کرتے ہیں اس کے علاوہ خود خون بھی سوراخ ذکر میں داخل ہو کر سوزاک وغیرہ کے پیدا کرنیکا باعث ہوتا ہے انہیں وجوہ سے شریعت نے حالت حیض میں جماع کو قطعی حرام فرما دیا ۱۲

ف مرد کاشتکار ہے اور عورت کھیتی اور نطفہ بیج۔ پس کاشتکار یہ کبھی گوارہ نہ کریگا کہ اپنے بیج ایسی جگہ بوئے جہاں لگنے کی امید نہ ہو اسوجہ سے خدا نے لواطہ کو قطعی حرام کر دیا اور عورت کے ساتھ بھی لواطہ ایسا ہی ہے اور یہاں جو حکم دیا ہے کہ جدھر سے چاہو آؤ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس ترکیب تمہیں پسند آئے اسی طرح جماع کرو مگر آگے ہی کی طرف کیونکہ ہر سوراخ کو یکساں نہیں سمجھنا چاہیے مرد اور عورت

(باقی صفحہ ۵۵ پر)

ع ۲۷ / ۵ / ۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ

(ایمانداروں کو نجات کی) خوشخبری دیدو اور (مسلمانو) تم اپنی قسموں (کے حیلے) سے خدا (کے نام) کو (لوگوں کے ساتھ)

تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾

سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا (سبکی) سنتا اور

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

سب کو جانتا ہے تمہاری لغو قسموں پر (جو بے اختیار زبان سے نکل جاویں) خدا تم سے گرفت نہیں کریگا

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

مگر ان قسموں پر ضرور تمہاری گرفت کریگا جو تم نے قصداً دل سے کھائی ہو اور خدا بخشنے والا بردبار ہے جو لوگ

يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ

اپنی بیبیوں کے پاس جانے سے قسم کھائیں[2] ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر وہ اپنی

فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَاِنْ عَزَمُوا

قسم سے اس مدت میں باز آئیں (اور ان کی طرف توجہ کریں) تو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق

الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

ہی کی ٹھان لیں تو (بھی) بے شک خدا (سبکی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

گئی ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین[3] حیض کے ختم ہو جانے تک (نکاح ثانی سے) روکیں اور اگر

اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

وہ (عورتیں) خدا اور روز آخرت پر ایمان لائی ہیں تو ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ

ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں تو (مدت)

فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۗ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ

مذکورہ میں ان کے واپس بلا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا

منزل ۱

(بقیہ ۵۴ صفحہ) کے عضو مخصوص میں خدا نے ایک خاص قدرتی نرمی گرمی امانت رکھی ہے جو خود سینکڑوں امراض کی دوا ہے اور یہ بات لواطت اور جلق میں حاصل نہیں بلکہ ان سے اور امراض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں رطوبت آجاتی ہے رگیں سست جاتی ہیں حتی کہ رفتہ رفتہ کرکے بیکار ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اگر لوطی ابتداء میں عورت سے جماع کرنا شروع کردے تو عورت کی فرج کی بھاپ سے ایک قسم کی سینک ہوتی ہے کہ وہ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ہذا [1] عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے داماد بشیر بن نعمان سے اچھا سلوک نہ کریگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] عرب کا دستور یہ تھا کہ جو اپنی بی بی سے ناخوش ہوتا قسم کھالیتا کہ میں اس سے کبھی ہمبستر نہ ہونگا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کرسکے اور ہرج اور معرض میں لٹکتی رہے شریعت نے اس کی حد مقرر کردی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کی طرف رجوع کرے حاکم شرع اُسے چار مہینے کی مہلت دیگا اور مرد کو مجبور کریگا کہ خواہ کفارہ دیکر اپنی بی بی سے میل کرلے یا طلاق دیدے ۱۲ منہ

[3] یعنی جس عورت کی عادت حیض آنے کی ہے اسکا عدۃ تین حیض سے پاکی ہے اور جن عورتوں کا خون کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کا عدۃ تین مہینہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

(مردوں پر) ویسا ہی سب کچھ (حق) ہے جو مردوں کا عورتوں پر ہے۔ ہاں البتہ مردوں کو فضیلت میں عورتوں پر

وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٨﴾ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ ع ٢٨ ٧ ١٢

فوقیت ضرور ہے اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔ طلاق (رجعی جس کے بعد رجوع ہو سکتی ہے) دو ہی مرتبہ ہے

بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ

اس کے بعد یا تو شریعت کے موافق روک ہی لینا چاہیے یا حسن سلوک سے تیسری دفعہ بالکل رخصت[1] اور تم

تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا

کو یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو مگر جب دونوں کو اس کا خوف ہو

يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ

کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر دی ہیں ان کو دونوں میاں بی بی قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پھر اگر تمہیں اے مسلمانو

اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ

یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر) کی ہوئی حدوں پر قائم نہ رہ سکیں گے تو اگر عورت شوہر کو کچھ دے کر اپنا پیچھا چھڑا

حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ

لے (خلع کرا لے) تو اس میں ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور

اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٢٩﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ

جو خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ تو ظالم ہیں پھر اگر تیسری بار بھی عورت کو طلاق

لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا

بائن دے تو اس کے بعد جب تک دوسرے مرد[2] سے نکاح نہ کر لے اس کے لیے حلال نہیں ہاں اگر دوسرا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا

شوہر نکاح کے بعد اس کو طلاق دیدے تب البتہ ان میاں بیوی پر باہم میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اگر ان

حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣٠﴾

دونوں کو یہ گمان ہو کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو سمجھ والوں کے واسطے

[1] اس سے مراد طلاق بائن ہے کہ اس کے بعد بے محلل کے رجوع نہیں ہو سکتی ١٢ منہ

[2] اس کو فقہ کی اصطلاح میں محلل کہتے ہیں ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ

صاف صاف بیان کرتا ہے اور جب تم اپنی بیبیوں کو طلاق دو اور ان کی مدت پوری ہونے کو آئے تو اچھے

بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

عنوان سے ان کو روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت ہی کر دو اور انہیں تکلیف پہنچانے کے لیے نہ

ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ

روکو تاکہ (پھر ان پر) زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کریگا تو یقیناً اپنے ہی پر ظلم

نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا

کرے گا اور خدا کے احکام کو کچھ ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو اور خدا نے جو تمہیں

نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ

نعمتیں دی ہیں انہیں یاد کرو اور اس نے جو کتاب اور عقل کی باتیں تم پر نازل کیں

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ

ان سے تمہاری نصیحت کرتا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا

ع ۲۹ ۱۲ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۳۱) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

ہر چیز کو ضرور جانتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ

(عدّۃ) پوری کر لیں تو انہیں اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو

أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے موافق اچھی طرح مل جل جائیں

ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

یہ اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ

پر ایمان لا چکا ہو یہی تمہارے حق میں بڑی پاکیزہ اور صفائی کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾ وَالْوَالِدٰتُ

بات ہے اور (اس کی خوبی) خدا خوب جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ہو اور

يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

(طلاق دینے کے بعد) جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر سے

اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس[1] دودھ پلائیں اور جس کا وہ لڑکا ہے (باپ) اس پر

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ

ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے کسی شخص کو زحمت نہیں دی جاتی مگر

نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَ

اس کی گنجائش بھر نہ ماں کا اس کے بچے کی وجہ سے نقصان گوارا کیا جائے اور نہ جس کا لڑکا ہے (باپ)

لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ

اس کا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور (اگر باپ نہ ہو تو دودھ پلانے کا حق) اسی طرح وارث پر لازم ہے

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

پھر اگر دو برس سے پہلے ماں باپ دونوں اپنی مرضی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ

دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے) دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا

تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بشرطیکہ جو تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے ان کے حوالے کر دو

سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور خدا سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾

خدا ضرور دیکھتا ہے اور تم میں سے جو لوگ بی بیاں چھوڑ کے

رضاعت کا حکم

[1] اس سے واضح ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہیں کیونکہ دوسرے مقام پر خدا نے حمل اور رضاعت کا زمانہ تیس ۳۰ مہینے فرمایا ہے پھر تیس میں سے دو برس منہا کر دینے کے بعد چھ مہینے بچتے ہیں۔ ۱۲ امنہ ﴿ ﴾

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا

مرجائیں تو یہ عورتیں چار مہینے دس روز (عدۃ بھر) اپنے کو روکیں

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَإِذَا

اور دوسرا نکاح نہ کریں) پھر جب (عدۃ کی) مدت پوری کریں تو

بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ

شریعت کے مطابق جو کچھ اپنے حق میں کریں[1] اس بارے میں تم پر کوئی الزام

أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

نہیں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے ۔ اور اگر تم اس خوف

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

سے کہ شاید کوئی دوسرا نکاح کرلے) ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (قبل عدۃ)

أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ

خواستگاری کردیا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں بھی کچھ تم پر الزام نہیں ہے (کیونکہ)

وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا إِلَّآ أَنْ تَقُوْلُوْا

خدا کو معلوم ہے کہ تم سے صبر نہ ہو سکے گا اور ان عورتوں سے نکاح کرنیکا خیال آئیگا لیکن چوری چھپے سے نکاح کا

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۗ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

وعدہ نہ کرنا مگر یہ کہ ان سے اچھی بات کہہ گذرو (تو مضائقہ نہیں) اور جب تک مقررہ میعاد گذر نہ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

جائے نکاح کا قصد کبھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اسکو ضرور جانتا ہے

مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ

تو اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان لو کہ خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ

اور اگر تم نے اپنی بیبیوں کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور نہ مہر ہی معین

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی خواہش نکاح ثانی کی ہو اور اس بنا پر وہ اپنا بناؤ سنگار کریں تو تم پر اس کا کوئی الزام نہیں کہ ان کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان میں بھی مروج ہے کہ بیوہ ہونا دنیا دانیہا سے بے کار ہوجانا ہے نہ وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کی جائے گی نہ اس کے ہاتھ پاؤں مبارک سمجھے جاتے ہیں گویا اس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے ۔ خدا رحم کرے ۱۲ منہ

النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ج

کیا ہو اس کے قبل ہی تم ان کو طلاق دے دو (تو اس میں بھی) تم پر کچھ الزام نہیں

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

ہے ہاں ان عورتوں کے ساتھ (دستور کے مطابق) مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق اور

قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ (٢٣٦)

غریب پر اپنی حیثیت کے موافق (کپڑے روپے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے نیکی کرنے والوں پر

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَ

یہ بھی ایک حق ہے اور اگر تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ)

قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

کے قبل ہی طلاق دیدو تو ان عورتوں کو مہر معین کا آدھا دیدو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود

إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ

معاف کر دیں یا ان کا ولی جسکے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہو معاف کر دے

النِّكَاحِ ط وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ط وَلَا تَنْسَوُا

تب کچھ نہیں اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخشدو تو پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور آپس کی

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢٣٧)

بزرگی کو مت بھولو اللہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو) تم

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ق وَ

تمام نمازوں کی اور (خصوصاً) بیچ والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو اور خاص

قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (٢٣٨) فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ج فَإِذَا

خدا ہی کے واسطے (نماز میں) قنوت پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (٢٣٩)

اور پوری نماز نہ پڑھ سکو تو سوار یا پیدل (جسطرح بن پڑے) پڑھ لو پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو جسطرح خدا

منزل ١

ل کیونکہ عقلاً بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ تھوڑے سے مال کے کیواسطے تو تو میں میں سے در گذر کرے۔ مرد یہ چاہے کہ نصف کی جگہ پورا مہر نکلے اور اپنا احسان عورت پر رکھے اور عورت یہ چاہے کہ میں کچھ نہ لوں کہ خواہ مخواہ کا احسان کسی کا ہم پر کیوں ہو ۱۲ منہ

ے اس آیت میں خداوند عالم نے نمازوں کے پابندی بجا لانے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نماز پنجگانہ کیطرف ہے کیونکہ صلوات میں پانچ حروف آئیں اور ہر حرف سے ایک نماز کیطرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲ منہ اکثر روایات سے ثابت ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے وقتوں میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح ظہر عصر میں سے یہ بیچ میں پڑتی ہے اور حضرت رسول نے بھی اسی سے ابتدا کی تھی اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ رات اور دن کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے صبح کی نماز کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے ۱۲ منہ

ے احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور ابن عباس سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے اسی وجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے

پنجگانہ نماز اور قنوت کا ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

نے تمہیں (اپنے رسول کی معرفت) ان باتوں کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھا اسیطرح خدا کو یاد کرو اور تم

وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ

میں سے جو لوگ اپنی بیبیاں چھوڑ کر مر جائیں انپر اپنی بیبیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان و نفقہ

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ

اور گھر سے (نہ نکالنے کی وصیت کرنی لازم) ہے پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں

اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (۲۴۰) وَ

(نکاح وغیرہ) سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شے پر غالب اور حکمت

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (۲۴۱)

والا ہے اور جن عورتوں کو (تعین مہر اور ہاتھ لگائے بغیر) طلاق دی جائے ان کے ساتھ (جوڑے روپے

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۲۴۲) ع

وغیرہ سے) اسلوک کرنا لازم ہے (یہ بھی) پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسیطرح خدا تم لوگوں (کی ہدایت) کیواسطے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ

اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی

حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ

جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل بھاگے اور وہ ہزاروں آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

کہ سب کے سب مر جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر خدا نے انہیں زندہ کیا بیشک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر لوگ

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (۲۴۳) وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

اسکا شکر نہیں کرتے اور مسلمانوں خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب کچھ)

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۴۴) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ

سنتا اور جانتا ہے ہے کوئی جو خدا کو قرض حسنہ دے

ف اگرچہ عام مترجمین نے یہ قید نہیں بڑھائی ہے مگر اس تخصیص کی ضرورت ہے ورنہ اس آیت کو منسوخ کہنا پڑیگا ۱۲

ف باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا بیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے۔ جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگے تھے آخر موت کے پنجہ سے نہ چھوٹے اور سب کے سب مرکے ڈھیر ہو گئے ایک عرصے کے بعد حضرت حزقیل کا ادھر سے گزر ہوا آپ نے دعا کی خدا کا حکم ہوا چلو میں پانی لے کر انپر چھڑکو آپ چھڑکتے جاتے تھے اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے اور یہ واقعہ نوروز کے دن کا ہے اسی وجہ سے خدا نے اس دن ایک کا دوسرے پر پانی یا گلاب چھڑکنا سنت قرار دیا ہے مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اسکو ہولی سے بدتر کر دیا خدا ہدایت کرے ۱۲ باقی صفحہ ۶۲

ع ۳۱ / ۷ / ۱۵

[illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ

تاکہ خدا اس کے مال کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے اور خدا ہی

يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

تنگدست کرتا ہے اور وہی کشائش دیتا ہے اور اسی کی طرف سب کے سب لوٹا دیئے جاؤ گے (اے ہمارے رسول) کیا

مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ

تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی جب انہوں نے

لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ

اپنے نبی (شمویل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں جہاد

عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا

کریں (پیغمبر نے) فرمایا کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو کہنے لگے

وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ

جب ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے نکالے جا چکے تو پھر ہمیں کونسا عذر باقی ہے

دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد نہ کریں پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ

چند آدمیوں کے سوا سب نے لڑنے سے منہ پھیرا اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے اور ان کے نبی

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ

نے ان سے کہا کہ بیشک خدا نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا

قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

تب کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار تو اس سے زیادہ

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

تو ہم ہیں کیونکہ اسے تو مال کے اعتبار سے بھی فارغ البالی تک نصیب نہیں (ہوئی) نبی نے کہا

منزل ۱

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱ سے ۳ خدا کو قرض حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اس وجہ سے اس کو قرض سے تعبیر کیا ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا

۱ حضرت موسےٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک تو چین سے رہے کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر پھر طبیعت کب تک چپ رہتی شرارتیں شروع کر دیں خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا اس نے انہیں خوب دق کیا تب ان لوگوں نے شمویل نبی کی طرف رجوع کی ۱۲ ۲ تین سو تیرہ آدمی تھے ۱۲ منہ

۳ جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شمویل نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے جس کے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا اس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کر دو یہ سن کر بہت سے لوگ بن ٹھن کر آئے مگر کچھ نہ ہوا جب طالوت آیا وہ جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت شمویل نے اس کو بادشاہ بنایا ۱۲ منہ

جب حضرت شمویل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے اور اپنے نبی سے بحثنے لگے کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس خزانہ مال تزک احتشام ہو

(باقی صفحہ ۶۳ پر)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ

خدا نے اسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال میں نہ سہی مگر) علم اور جسم کا پھیلاؤ تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا

يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ

ہے اور خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا اور واقف کار ہے اور انکے

قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

نبی نے ان سے یہ بھی کہا اس کے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمہارے

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا

پاس وہ صندوق آ جائیگا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات

تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ

سے بچا کچھا ہوگا جو موسیٰ و ہارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور اس صندوق کو

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

فرشتے اٹھائے ہونگے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بے شک اس میں تمہارے واسطے (پوری) نشانی ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ

پھر جب طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا) سے روانہ ہوا تو اپنے ساتھیوں سے کہا (دیکھو آگے) ایک

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ

نہر (ملیگی) اس سے یقیناً خدا تمہارے (صبر کی) آزمائش کریگا پس جو شخص اس کا پانی پئے گا وہ مجھ سے

يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ

(کچھ واسطہ) نہیں رکھتا اور جو اسکو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا مگر (ہاں) جو اپنے ہاتھ سے ایک

بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا

(آدھ) چلو بھر کے پی لے (تو کچھ حرج نہیں) پس ان لوگوں نے نہ مانا اور چند آدمیوں کے سوا

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

سبنے اسکا پانی پی لیا پھر جب طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے نہر سے پار ہو گئے تو (خالص مومنوں کے سوا

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۶۲)

اسیکو بادشاہ ہونا چاہیئے اور حضرت شمویل کا جواب تمدن کے قاعدہ پر مبنی تھا۔ کہ سلطنت کا کام ظاہری تزک سے نہیں چلتا۔ اس کے لیئے علم و حکمت کے خزانہ کی ضرورت ہے اور اسی کا لحاظ خداوند عالم نے بھی ہمیشہ ہر نبی یا خلیفہ کے مقرر کرنے میں رکھا ہے۔ بیعت اور غلبہ اور بھیڑ یا دمسان خلقت کا اجماع کوئی چیز نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱؎ اسی کا نام تابوت سکینہ ہے۔ یہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت موسیٰ کی ماں نے آپکو بند کر کے دریا میں ڈال دیا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی

۳۲ تھیں کئی نبیوں کی تصویریں اور انکے

ع ۹ گھروں کی نقلیں ایک گھر یاقوت کا

۱۶

تھا اس میں جناب رسالتمآب کی تصویر تھی آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے گرد آل و اصحابؓ کا خاص جھرمٹ ہے اور ایک نوجوان تلوار لیئے ہوئے ہے اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے یہ پیغمبر کا چچازاد بھائی ہے اور خدا اس کا مددگار ہے اس صندوق میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین، حضرت ہارونؑ کا عمامہ انکی جوتیاں وغیرہ وغیرہ بھی تھیں بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اسکو آگے آگے رکھتے جب جالوت کو انپر غلبہ ہوا تو اس صندوق کو بھی چھین لے گیا جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے گئے تو جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر انکی طرف ہنکایا کہ یہی فساد کی جڑ ہے۔ فرشتے اسکو گھسیٹ کر بنی اسرائیل کی طرف لے آئے یہ لوگ اس کو بہت غنیمت رہائی بر صفحہ ۶۲)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

سب کے سب کہنے لگے کہ ہم میں تو آج جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے کی سکت نہیں مگر وہ لوگ

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

جنکو یقین ہے کہ (ایک دن) خدا کو منہ دکھانا ہے (بے دھڑک) بول اٹھے کہ ایسا بہت

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ

ہوا ہے کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے اور خدا صبر کرنے والوں کا

الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ

ساتھی ہے۔ غرض جب یہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دعا کی اے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

میرے پروردگار ہمیں کامل صبر عطا فرما اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں کافروں

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ

پر فتح عنایت کر۔ پھر تو ان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو شکست دی اور

اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ

داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت و تدبیر تمدن عطا کی

الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

اور علم و ہنر جو چاہا انہیں (گویا) گھول کے پلا دیا اور اگر خدا بعض لوگوں کے ذریعے

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ

سے بعض کا دفعیہ (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا مگر خدا تو

اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

سارے جہان کے لوگوں پر فضل و رحم کرتا ہے (اے رسول) یہ خدا کی سچی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کے سناتے ہیں اور بے شک تم ضرور رسولوں میں سے ہو۔

بقیہ حاشیہ منزل ۱

سمجھے اور اس کو فال نیک سمجھ کر قوی دل ہو گئے اور جم کر لڑنے لگے ۱۲۔ رکوع جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ جالوت کے مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہو گئے طالوت سے کہنے لگے خدا سے دعا کرو کہ کوئی نہر ملے غرض ایک نہر نظر آئی جس میں پانی بہتا تھا طالوت نے سب کو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چلو پانی پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں ہے مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈگا کے پانی پیا آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور ہو گئے اور کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی اور جن لوگوں نے ایک چلو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی حاشیہ صفحہ ہذا ۱ طالوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مد مقابل طلب کیا مگر کوئی اس کے مقابلے کو نہ نکلا طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کریگا اس کو میں اپنا آدھا ملک دے دونگا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دونگا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی تب حضرت شمویل نے فرمایا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں سے تھا اس کے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا ایشیا نے اپنے دسوں بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات نہ پائے گئے آخر میں حضرت داؤد کو بلا بھیجا جو بالکل [illegible] تھے اور [illegible] کسطرح لڑائی کی گو بچے رہتے لیکن وہ سب پتہ کی باتیں انہیں میں پائی گئیں۔ غرض حضرت داؤد چلے اور راستہ چلتے تین پتھر اٹھا لیے ایک پتھر گوپھن میں رکھ کر جالوت کی طرف پھینکا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے توڑ کر نکل گیا اور پھر بھی کئی آدمی اس سے (باقی برصفحہ ۶۵)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
یہ سب رسول (جو) ہم نے (بھیجے) ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو ایسے
مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا
ہیں جن سے خود خدا نے بات کی ان میں سے اور بعض کے (اور طرح پر) درجے بلند کیئے۔ اور مریم کے بیٹے
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
عیسےٰ کو (دیکھیے کیسے) روشن معجزے عطا کیئے اور روح القدس (جبرائیل) کے ذریعہ سے ان کی مدد کی۔
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ
اور اگر خدا چاہتا تو جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس روشن معجزے آچکنے پر آپس میں نہ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ
لڑمرتے مگر ان میں پھوٹ پڑ گئی پس ان میں سے بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر
اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا
ہو گئے۔ اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے مگر خدا وہی کرتا ہے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
جو چاہتا ہے۔ اے ایماندارو [1] جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس دن کے آنے
اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ
سے پہلے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو جس میں نہ تو (خرید) فروخت ہو گی اور نہ
فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ
یاری (اور نہ آشنائی) اور نہ سفارش (ہی کام آئے گی) اور کفر کرنے والے ہی تو
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ
ظلم ڈھاتے ہیں۔ خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
(اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ [2] آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے

منزل ۱

(تفسیر از ص ۶۴) زخمی ہو کے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں فتح ہوئی اور اس صلہ میں حضرت داؤدؑ کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے آپکی سلطنت کا ذکر قرآن کریم میں جابجا ہے۔ ۱۲ (حاشیہ ھذا)

[1] یہ حکم یا خاص زکوٰۃ کا ہے یا عام خیرات کا۔ ۱۲

[2] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے یہ بے تکی بات پوچھی کہ اے موسیٰؑ تمہارا خدا بھی سوتا ہے حضرت موسےٰؑ نے عرض کی خداوندا یہ بیوقوف لوگ جو کچھ کہتے ہیں تو خوب جانتا ہے۔ حکم ہوا اے موسےٰ میں ابھی تم کو بتائے دیتا ہوں اسکے بعد حکم ہوا کہ تم ایک شب روز سونا نہیں۔ حضرت موسےٰؑ نہ سوئے۔ اسکے بعد خدا نے ایک فرشتہ کی معرفت دو شیشے بھیجے اور حکم ہوا کہ دونوں کو دونوں ہاتھوں میں رات بھر لیئے رہنا اور سونا نہیں ایسا نہ ہو ٹوٹ جائے۔ حضرت موسیٰؑ نے ہر چند ضبط کیا اور اپنے کو سنبھالا مگر نیند آئی پر آئی اور دونوں شیشے مل کر ٹوٹ گئے اسی وقت خطاب ہوا اے موسےٰؑ تم سے نیند میں دو شیشوں کی حفاظت نہ ہو سکی اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کرے۔ ۱۲

ع ۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اُسی کا ہے۔ کون ایسا ہے جو بدوں اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ

سفارش کرے۔ جو کچھ انکے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ انکے پیچھے (ہو چکا) ہے خدا سب کو جانتا ہے اور

بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ

لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہیے دکھا دیے) اس کی کرسی[1] سب آسمانوں

وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (٢٥٥)

اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اسپر کچھ بھی گراں نہیں۔ اور وہ (بڑا)

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

عالی شان بزرگ ہے۔ دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں[2] کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی تو جس

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ

شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَ

اس نے وہ مضبوط رسی پکڑ لی ہے جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ)

اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٥٦) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

سنتا (اور) جانتا ہے۔ خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ اُنہیں

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

(گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى

ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں

الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٥٧) ع ۳۴

ڈال دیتے ہیں۔ یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

[1] آٹھواں آسمان یا اس کا علم، یا اس کی سلطنت۔ ۱۲

[2] ابو الحصین انصاری کے دو بیٹے تھے۔ اتفاقاً شام کے کچھ نصرانی تاجر مدینہ میں آئے اور انہیں بہکا نصرانی بنا لے گئے۔ ابو الحصین نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ ان کو رستہ سے واپس بلوا لیجیے اور کچھ تنبیہ فرمائیے کہ وہ پھر اسلام قبول کر لیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۱۲ ۱۲

دین میں زبردستی نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرٰهٖمَ فِي رَبِّهٖٓ أَنْ اٰتٰهُ

(اے رسولؐ) کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس برتے پر کہ خدا نے اسے

اللّٰهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيٖ وَ

سلطنت دی تھی ابراہیمؑ سے ان کے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیمؑ نے (اس سے) کہا کہ

يُمِيْتُ قَالَ أَنَا أُحْيٖ وَأُمِيْتُ قَالَ إِبْرٰهٖمُ فَإِنَّ اللّٰهَ

میرا پروردگار تو وہ ہے جو (لوگوں کو) جلاتا اور مارتا ہے۔ تو وہ بھی (شیخی میں آکر) کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں

يَأْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

(تمہارے خدا ہی میں کونسا کمال ہے) ابراہیمؑ نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اس کو پچھم سے

فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

تو نکالو۔ اسپر وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ

کرتا۔ (اے رسولؐ تم نے) مثلاً اس (بندہ کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر سے (ہو کر) گزرا

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ أَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

اور وہ ایسا اُجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کے گر پڑا تھا یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا اللہ اب اس گاؤں کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

(ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا۔ اسپر خدا نے اس کو (مار ڈالا اور) سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

اس کو جلا اٹھایا (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے؟ عرض کی ایک دن پڑا رہا یا ایک دن سے بھی کم۔ فرمایا نہیں

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ

تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے۔ اب ذرا اپنے کھانے پینے (کی چیزوں) کو دیکھو کہ ابھی تک خراب نہیں اور ذرا اپنے

وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ إِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ

گدھے (سواری) کو تو دیکھو کہ اس کی ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں اور سب اس واسطے کیا ہے تا کہ

۴ کا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بنا تا ہوں۔ ۱۲

منزل ۱

ملہ نمرود مردود کی آخری درخواست حضرت ابراہیمؑ سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے تو اس سے کہو اپنا لشکر بھیجے اور میرا اسکا مقابلہ ہو۔ خدا نے اس کے غرور توڑنے کو مچھروں کا لشکر بھیجا کہ جس نے اُسے اور اسکے لشکر کو جہنم واصل کیا۔ ۱۲ ملہ مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کونسی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے یہ بعض کا قول ہے کہ وہ شخص حضرت عزیرؑ تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی۔ جب بخت النصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیلیوں کا قلع قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور ان کی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو حضرت عزیرؑ کا اُدھر سے گذر ہوا اور بہ تعجب کہنے لگے کیا ایسی اُجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے۔ اسپر خدا نے انکی روح قبض کر لی اور سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلق خراب نہ ہوا اور ان کے بدن کو نظر خلائق سے بچا رکھا۔ غرض حضرت عزیرؑ جب دوبارہ زندہ ہوئے اور انکا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بھی بڈھا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اپنی لونڈی کو جسے وہ بیس برس کی چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی اس کو دعائے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانہ کا تل جو بہت چمکدار تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیرؑ ہیں۔ کیا خدا کی شان ہے کہ خود حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس ۱۲

یحاج ابراہیمؑ فی ربہ

قصہ حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ

قصہ حضرت عزیرؑ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

آيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ
لوگوں کے لیئے تمہیں قدرت کا نمونہ بنائیں اور (اچھا اب اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کرو کہ ہم
نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ
کیونکر ان کو جوڑ جاڑ ڈھانچہ بنالتے ہیں۔ پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس (جب) انپر یہ ظاہر ہوا تو
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ
بے ساختہ) بول اُٹھے کہ (اب) میں بیقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور (اے رسول وہ واقعہ بھی یاد
اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ
کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) درخواست[1] کی کہ اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو دکھادے کہ تو مُردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے
بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً
خدا نے فرمایا کیا تمہیں (اس کا) یقین نہیں ابراہیم نے عرض کی (کیوں نہیں) یقین تو ہے مگر آنکھ سے دیکھنا اسلیئے چاہتا ہوں کہ
مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى
میرے دل کو پورا اطمینان ہو جائے۔ فرمایا (اچھا اگر یہ چاہتے ہو) تو چار[2] پرندے لو اور انکو اپنے پاس منگوا لو اور ٹکڑے ٹکڑے کر
كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا
ڈالو) پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ٹکڑا رکھ دو اس کے بعد ان کو بلاؤ (پھر دیکھو تو کیونکر) وہ سب کے سب
ع وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ
تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال خدا کی
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی مثل اس دانہ کی سی مثل ہے جس کی سات بالیاں
اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ
نکلیں (اور) ہر بالی میں سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس کے لیئے چاہتا ہے دوگنا
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾
کر دیتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا اور (ہر چیز سے) واقف ہے

[1] حضرت ابراہیمؑ نے یہ درخواست اسوجہ سے کی تھی کہ حضرت عزرائیلؑ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ خدا آپکو اپنی دوستی کے مرتبہ پر فائز کریگا۔ اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ آپ کی خاطر مُردہ جلائے گا۔ اس اشتیاق میں حضرت ابراہیمؑ نے شدید انتظار کے بعد موقع پاکر یہ درخواست کی جو پوری ہوکر رہی اور حضرت ابراہیمؑ نے یہ درخواست اسوقت کی تھی جب خدا نے آپکو آسمان و زمین کی سیر کرائی تو آپنے دریا کے کنارے ایک مُردہ کو دیکھا جس کا آدھا بدن پانی میں اور آدھا خشکی میں تھا اور پانی کے حصہ کو دریا کے جانور کھاتے اور اوپر کے حصہ کو خشکی کے جانور کھاتے جاتے تھے اور پھر باہم لڑتے اور ایک دوسرے کو بھی کھاتے جاتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم کو تعجب ہوا اور دُعا کی ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ وہ چار پرندے گدھ، بط، مور، مُرغ تھے اور آپنے سب کے ٹکڑے کرکے سب کو ملادیا اس کے بعد سب کو کوٹ پیس کر قیمہ کردیا۔ کہ سب ایک ہوگیا۔ اس کے بعد دس حصے کرکے پہاڑوں پر رکھدیئے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اسکے بعد چاروں کو پکارا تو ایک ایک ریزہ اپنی جگہ سے اڑ کر اس چونچ سے جا ملا اور اصلی صورت پر آگیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ قصداً ایک کی چونچ دوسرے کے بدن میں ملاتے تھے مگر وہ اس سے ہٹ کر اپنے ہی چونچ کی طرف رُخ کرتا تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا

لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَّهُمْ

احسان نہیں جتاتے اور نہ (جن پر احسان کیا ہے ان کو) ستاتے ہیں ان کا اجر و

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

ثواب ان کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) انپر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ

غمگین ہونگے۔ (سائل کو) نرمی سے جواب دے دینا اور (اس کے اصرار پر نہ جھڑکنا بلکہ) اس سے درگذر

خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ

کرنا اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (سائل کو) ایذا پہنچے اور خدا ہر شے سے بے پرواہ اور بردبار

حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم

ہے[۱]۔ اے ایماندارو اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے کی وجہ سے اس شخص کی طرح

بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ

اکارت مت کرو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے خرچ کرتا ہے اور خدا اور روزِ آخرت پر

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ

ایمان نہیں رکھتا۔ تو اس کی خیرات کی مثل اس چکنے چٹان کی سی ہے جس پر کچھ خاک

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ

(پڑی ہوئی) ہو پھر اس پر زور شور کا (بڑے بڑے قطروں والا) مینہ برسے اور اس کو (مٹی بہا کے)

وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ

چکنا چپڑا چھوڑ جائے (اسی طرح) ریاکار اپنی اس خیرات یا اس کے ثواب میں سے جو انہوں نے کی ہے کسی

شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

چیز پر قبضہ نہ پائیں گے (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت کر کے منزلِ مقصود

[۱] منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے حضرت خضرؑ سے فرمائش کی مجھے حکمت کی کوئی بات بتائیے حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کس قدر اچھی بات ہے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کیا اس بارے میں اس سے بھی کوئی اچھی رائے ہے؟ کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا خدا پر بھروسا کر کے فقیروں کا امیروں سے تکبر کرنا اور احسان مند نہ ہونا اس سے بھی بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا جوانمردی چار ہیں۔ دولت کے ہوتے ہوئے انکسار، عوض کا قابو پا کر درگزر کرنا، باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا، بغیر احسان جتائے کچھ دینا"۔ ۱۲ [۲] ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے واسطے عبادت کرتے ہیں اور میرے غیر کو شریک کرتے ہیں میں اس کے عمل کو شریک ہی کے واسطے چھوڑ دیتا ہوں کہ اس سے اس کا ثواب لے لے مجھے کچھ کام نہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

تک) نہیں (پہنچایا) کرتا۔ اور جو لوگ لہ خدا کی خوشنودی کے لیئے اور اپنے دلی اعتقاد

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا

سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثل اس (ہرے بھرے) باغ کی سی ہے جو

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

کسی ٹیلے یا ٹیکرے پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور شور سے پانی برسا تو

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ

اپنے دو گنے پھل لایا اور اگر اس پر بڑے دھڑے کا پانی نہ بھی برسے

يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تو اس کے لیئے ہلکی پھوار (ہی کافی) ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کی دیکھ

بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ

بھال کرتا رہتا ہے۔ بھلا تم میں کوئی بھی اس کو پسند کرے گا کہ اس کے لیئے

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

اس کے لیئے اس میں طرح طرح کے میوے ہوں اور (اب) اس کو بڑھاپے

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ

نے گھیر لیا ہے اور اس کے (چھوٹے چھوٹے) ناتوان کمزور بچے ہیں کہ ایکبارگی اس باغ

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ

پر ایسا بگولا آپڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھن کر رہ گیا۔ خدا اپنے

ع ٣٦ ٦ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾

احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو

بیان خیرات کی تعریف

لہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال خرچ کر کے غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کر کے ان کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنا رکھتے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

اے ایمان والو اپنی پاک کمائی اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیئے زمین سے

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا

پیدا کی ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں) دینے کا

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ

قصد بھی نہ کرو حالانکہ اگر ایسا مال کوئی تم کو دینا چاہے تو تم (اپنی خوشی سے) اس کے

تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾

لینے والے نہیں ہو مگر یہ کہ اس کے لینے میں (عمداً) آنکھ چرا لو اور جانے رہو کہ خدا بیشک بے نیاز (اور)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ

سزاوار حمد ہے۔ شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے[۱] اور بُری بات (بخل) کا تم کو حکم کرتا ہے۔ اور

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

خدا تم سے اپنی بخشش اور فضل (و کرم) کا وعدہ کرتا ہے۔ اور خدا بڑی گنجائش والا اور سب

عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ

باتوں کا) جاننے والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے۔ اور جس کو (خدا کی طرف سے)

الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ

حکمت[۲] عطا کی گئی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسے خوبیوں کی بڑی دولت ہاتھ لگی۔ اور

اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ

عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا کوئی منت مانو خدا

اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا

اس کو ضرور جانتا ہے۔ اور (یہ بھی یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر اوروں کی

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اگر خیرات کو ظاہر میں دو تو

[۱] یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم اپنے مال میں سے محتاجوں کو دیدیں گے تو خود محتاج ہو جائینگے یہ خیال تمہارا غلط ہے اور شیطان تم کو بہکاتا ہے مگر ہاں اپنی حیثیت کا لحاظ ضروری ہے۔ ۱۲ ع ویدو دانستیر

[۲] اس میں اختلاف ہے کہ حکمت سے کیا مراد ہے بعض نے علم قرآن اور بعض نے طاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کی معرفت اور حلال و حرام کا جاننا مقصود ہے مگر حق یوں ہے کہ اس سے وہ تمام امور جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہو مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ
یہ (ظاہر کرکے دینا) بھی اچھا ہے۔ اور اگر اس کو چھپاؤ اور حاجت مندوں کو دو تو یہ (چھپا کر دینا)
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ
تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اور ایسے دینے کو خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کردے گا۔ اور جو کچھ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ
تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ (اے رسولؐ) ان کا منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں (تمہارا کام
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ
صرف راستہ دکھانا ہے) مگر ہاں خدا جس کو چاہے منزل مقصود تک پہنچادے۔ اور (لوگو) تم جو کچھ نیک
خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ
کام میں خرچ کروگے تو اپنے لئے اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ
اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ
کرتے ہی نہیں ہو اور جو کچھ تم نیک کام میں خرچ کروگے (قیامت میں) تم کو بھرپور واپس
لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي
ملے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔ (یہ خیرات) خاص ان حاجتمندوں کے لیئے ہے جو خدا کی راہ میں
سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ
گھر گئے ہوں (اور اگر) روئے زمین پر (جانا چاہیں تو) چل نہیں سکتے ناواقف
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
ان کو سوال نہ کرنے کی وجہ سے امیر سمجھتے ہیں (لیکن) تو (اے مخاطب) اگر ان کو دیکھے
تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ
تو ان کی صورت لہ سے تاڑ جائے (کہ یہ محتاج ہیں اگرچہ) لوگوں سے چمٹ کے سوال
وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ ع ۳۷
نہیں کرتے اور جو کچھ بھی تم نیک کام میں خرچ کرتے ہو خدا اس کو ضرور جانتا ہے۔

لہ ان کی پہچان یہ ہے رنگ زرد، بدن ناتوان، کمر خمیدہ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

جو لوگ[١] رات کو دن کو چھپا کے یا دکھا کے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو ان کیلئے

وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور (قیامت میں) نہ ان پر کسی قسم

عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ

کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ جو لوگ سود[٢] کھاتے ہیں وہ (قیامت میں)

الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ

کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط الحواس

الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا

بنا دیا ہو۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ اس کے قائل ہو گئے کہ جیسا بکری کا معاملہ ویسا ہی سود

الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ

کا معاملہ۔ حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال اور سود کو حرام کر دیا۔ پس جس شخص کے پاس اسکے

الرِّبٰوا ۗ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی

پروردگار کی طرف سے نصیحت (ممانعت) آئی اور وہ باز آ گیا۔ تو (اس حکم کے نازل

فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ

ہونے سے پہلے) جو سود لے چکا وہ تو اس کا ہو چکا اور اس کا امر (معاملہ) خدا کے حوالے ہے اور جو منا ہی کے بعد پھر

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾

سود لے (یا بکری اور سود کے معاملہ کو یکساں بتائے جائے) تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ ہمیشہ جہنم ہی میں[٣]

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ

رہیں گے۔ خدا سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے گنہگار ہیں خدا انہیں

لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

دوست نہیں رکھتا۔ (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

حضرت علی علیہ السلام کی خیرات

سود کا ذکر

وقف منزل

وقف لازم

[١] ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایکمرتبہ حضرت علیؑ کے پاس کُل چار درہم تھے کہ آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو۔ ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر۔ اسیوقت یہ آیت آپؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف صفحہ ٢٨٦ سطر ١٧۔ مطبوعہ مصر۔ دُر منثور سیوطی جلد اول صفحہ ٣٦٣ سطر ٢٢ مطبوعہ مصر ١٢

[٢] اگرچہ یہاں پر خداوند عالم نے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہی مگر کچھ قسمیں اس کی مستثنیٰ بھی ہیں مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے کیونکہ کفارہ کا مال کلاً ہمارا مال ہے، ہم جس طرح چاہیں اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ خدا کی جماعت سے سود نہ لیا جائے جس سے کفار یقیناً خارج ہیں ١٢

[٣] یہ ان لوگوں کا حکم ہے جو سود کو حلال جان کر لیں۔ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

کام کیے اور پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا کیئے ان کے

الزَّکٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

لیئے البتہ ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور (قیامت

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

میں) نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرو

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ

اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر تم سچے مومن ہو تو چھوڑ دو۔ اور اگر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ

تم نے ایسا نہ کیا تو خدا اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیئے تیار رہو۔

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ

اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمہارے لیئے تمہارا اصل مال ہے نہ تم کسی کا

اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ

زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی کی جائے گی۔ اور اگر کوئی تنگ دست

كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ

(تمہارا قرضدار) ہو تو اسے خوشحالی تک کی مہلت دو۔ اور اگر تم سمجھو تو

تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ

تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ (اصل بھی) بخش دو۔ اور اس دن سے

اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ

ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ پھر ہر ایک

ع ۳۸ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

جس شخص نے کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان کی ذرا بھی حق تلفی

ف ۱ اسی وجہ سے حضرت رسول ؐ نے سود اور اس کے کھانے والے اور اس کے خرید و فروخت کرنے والے، اس کے کاتب و گواہ سب پر لعنت کی ہے ۱۲

سود خوار خدا اور رسول ؐ سے لڑتا ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

قرض لینے دینے کا طریقہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى

مومنو! جب تم آپس میں کسی میعاد مقرر تک کے لیے قرض کا لین دین کرو

اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

تو اسے لکھ (پڑھی کر) لیا کرو۔ اور لکھنے والے کو چاہیئے کہ تمہارے درمیان (تمہارے

بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ

قول و اقرار کو) انصاف سے (ٹھیک ٹھیک) لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے سے انکار نہ کرنا

اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ

چاہیئے (بلکہ) جس طرح خدا نے اُسے (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اسی طرح) اسکو بھی (بے عذر) لکھ دینا

لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ

چاہیئے اور جس کے ذمہ قرض عائد ہوتا ہے اسی کو چاہیئے کہ (تمسک کی) عبارت بتا تا جائے اور خدا سے جو

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

اس کا (سچا) پالنے والا ہے ڈرتا رہے اور (بتانے میں اور) قرض دینے والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض

اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا

لینے والا کم عقل یا ضعیف ہو یا خود (تمسک کا مطلب) لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا سرپرست ٹھیک ٹھیک انصاف سے

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ

لکھوائے اور اپنے لوگوں میں سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لیئے پسند کرو (کم سے کم) دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو۔ پھر

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ

اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے کم) ایک مرد اور دو عورتیں (کیونکہ) ان دونوں میں سے اگر ایک بھول جائے

تَضِلَّ اِحْدٰىھُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا

گی تو ایک دوسری کو یاد دلا دے گی۔ اور جب گواہ احکام[1] کے سامنے (گواہی کے لیئے) بلائے جائیں

يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ

تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں۔ اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد معین تک کا

[1] یعنی کچہری میں گواہی دینے کے لیئے کیونکہ اس کی گواہی پر حق کا دارومدار ہے۔ اور حق تلفی ناجائز ہے مگر جب حاکم عادل ہو۔ ١٢

گواہی سے منہ نہ موڑو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ

(دستاویز) لکھوانے میں کاہلی نہ کرو۔ خدا کے نزدیک یہ لکھا پڑھی بہت ہی منصفانہ کارروائی

اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ

ہے۔ اور گواہی کے لیئے بھی بہت مضبوطی ہے۔ اور بہت ہی قرین قیاس ہے کہ تم

تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ

آیندہ کسی طرح کے شک و شبہہ میں نہ پڑو مگر جب نقدا نقدی سودا ہو جو تم لوگ آپس میں اُلٹ

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ

پھیر کیا کرتے ہو تو اس کی دستاویز کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب اس طرح

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ

کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو۔ اور کاتب (دستاویز) اور گواہ کو ضرر نہ پہنچایا جائے اور

فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ

اگر تم ایسا کر بیٹھے تو یہ ضرور تمہاری شرارت ہے۔ اور خدا سے ڈرو خدا تم کو معاملے کی صفائی سکھاتا ہے

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا

اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے (اور قرض دینا ہو)

كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ

تو رہن یا قبضہ رکھ لو اور اگر تم میں سے ایک کا ایک کو اعتبار ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہے)

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ

مگر پھر جس شخص پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض لینے والا) اس کو چاہیئے کہ قرض دینے والے کی امانت

اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا

(قرض) پوری پوری ادا کر دے۔ اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے۔ (مسلمانو) تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔

فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع

اور جو چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنہگار ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس کو خوب جانتا ہے

دستاویز کا [illegible]

لہ کہ اس کو زبردستی پکڑ کے لکھوائے یا گواہ بننے پر مجبور کرے ۱۲۔

گواہی مت چھپاؤ

ع ۳۹ ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ اور جو

مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ خدا تم سے اس کا حساب لے گا

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ

پھر جس کو چاہے بخش دے [1] اور جس پر چاہے عذاب کرے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر

اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ

ہے۔ (ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) جو کچھ ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے

اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ

اس پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ) مومنین بھی۔ (سب کے) سب خدا اور اُس کے

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا

فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا

نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا

کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا

وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا

ارشاد) سنا اور مان لیا۔ پروردگارا ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش) ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر

یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

جانا ہے۔ خدا کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اس نے اچھا کام کیا تو اپنے نفع

عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ

کے لیئے اور برا کام کیا تو (اس کا وبال) اسی پر پڑے گا۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا

غلطی کریں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ہم سے اگلے [2] لوگوں پر

[1] احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا (۱) بیہودہ وسوسے کیونکہ اس میں انسان مجبور ہے (۲) خطا نسیان جہل (۳) طاقت سے باہر (۴) مجبوری۔ ١٢

[2] اگلے پیغمبروں کی اُمت پر ہمارے نسبت احکام بہت سخت تھے مثلاً رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں، مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ، نجاست لگنے سے کپڑے کو کتر دینا، مسجد کے سوا کسی دوسری جگہ نماز نہ پڑھنا، تیمم سے نماز صحیح نہ ہونا، گناہ کرنے پر اس کی نشانی گنہگار کی پیشانی پر ظاہر ہو جاتا گھر میں گناہ کیا تو دروازہ پر لکھ جاتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے مٹائی گئیں ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بوجھ ڈالا تھا اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہ ہو ہم سے

طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

نہ اٹھوا۔ اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ عمران مدینہ میں نازل ہوا اس کی دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ نَزَّلَ

الٓمٓ ۔ اللہ ہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے۔ وہی زندہ (اور) سارے

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

جہان کا سنبھالنے والا ہے۔ (اے رسولؐ) اسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو (آسمانی کتابیں پہلے سے)

يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾ مِنْ

اس کے سامنے موجود ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ﴿٤﴾ اِنَّ

واسطے توریت و انجیل نازل کی اور حق و باطل میں تمیز دینے والی کتاب (قرآن) نازل کی۔ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور خدا ہر چیز پر

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا

غالب بدلہ لینے والا ہے۔ بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ

ف١ اس سورۃ میں خدائے عالم و دانا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ میں اجمالاً چند کو عرض کرتا ہوں (١) اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا (٢) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (٣) آئمہ معصومین کا تمامی علوم خصوصاً علم القرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا (٤) جنگ بدر کا قصہ (٥) انسان کا حریص الطبع ہونا (٦) خداوند عالم کا عدل (٧) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (٨) قتل انبیاء کی سزا (٩) خدا ہی کا اصل مالک ہونا وہ جسے چاہے سلطنت دے جسے چاہے فقیر بنا دے۔ (١٠) تقیہ کا حکم (١١) رسولؐ کی اطاعت کا فرض ہونا (١٢) حضرت مریمؑ کا قصہ (١٣) حضرت یحییٰؑ کا قصہ (١٤) حضرت عیسیٰؑ کا قصہ اور انکی نبوت کی تصدیق (١٥) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (١٦) حضرت علیؑ کا نفس رسولؐ اور حضرت حسنینؑ کا ابن رسولؐ ہونا (١٧) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (١٨) خیرات کی ترغیب (١٩) خانہ کعبہ کی فضیلت (٢٠) اس امت کی تعریف (٢١) قیامت کے تذکرے (٢٢) کفار کے ساتھ برتاؤ (٢٣) جنگ احد کا واقعہ (٢٤) موت کی حقیقت اور اس کی یاد دہی (٢٥) مومنین کی تعریف وغیرہ۔

١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾

نہیں ہے (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں ۔ وُہی تو وُہ (خدا)

ہُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ

ہے جو ماں کے پیٹ میں تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود

اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ

نہیں وہی (ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے ۔ (اے رسولؐ) وہی وُہ (خدا) ہے جس نے

عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡہُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ ہُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ

تم پر کتاب نازل کی اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں (عمل کرنے کے لیئے) اصل

وَ اُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ زَیۡغٌ

(و بنیاد) کتاب ہیں اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جسکے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں) پس جن لوگوں

فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَہَ مِنۡہُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَۃِ وَ ابۡتِغَآءَ

کے دل میں کجی ہے (وُہ) اُنہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال

تَاۡوِیۡلِہٖ ۚ وَ مَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ ۘ وَ الرّٰسِخُوۡنَ

سے کہ انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ پر فائز

فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِہٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ

ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سب

وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ

(محکم ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں ۔ (اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے

قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَ ہَبۡ لَنَا مِنۡ

پالنے والے ہمارے دلوں کو ہدایت کرنیکے بعد ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما

لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے ۔ اے ہمارے پروردگار بے شک تو

ل انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں آپنے فرمایا: وُہ لوگ ہیں جنکے ہاتھ نیکی کریں، زبان سچی، دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسولؐ اور آئمہ معصومین کے سوا کسی میں پائے نہیں گئے۔ کیونکہ ان حضرات کے سوا اس اُمت میں کوئی ایسا نہیں کہ جنکے ہاتھوں نے نیکی کے سوا ظلم، زبان نے سچ کے سوا جھوٹ دل نے استقامت کے سوا کجی، پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ٢ صفحہ ٧ ۔ مطبوعہ مصر ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
ایک نہ ایک دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظرِ عنایت رہے) بیشک خدا
الْمِيعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو خدا (کے عذاب) سے نہ
أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ
اُن کے مال ہی کچھ بچائیں گے نہ ان کی اولاد (کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم کے
وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ
ایندھن ہوں گے (ان کی بھی) قومِ فرعون اور ان سے پہلے والوں کی سی حالت ہے
مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ
کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو خدا نے انہیں ان کے گناہوں کے پاداش
وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا
میں لے ڈالا اور خدا سخت سزا دینے والا ہے۔ (اے رسولؐ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان
سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ
سے کہدو کہ بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلہ میں) مغلوب ہو گے اور جہنم میں اکٹھے کیئے جاؤ گے
الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ
اور وُہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ بیشک تمہارے (سمجھنے کے) واسطے ان دو (مخالف) گروہوں میں جو (بدر کی لڑائی
تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأُخْرٰى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم
میں) ایک دوسرے کے ساتھ گتھ گئے (رسولؐ کی سچائی کی) بڑی بھاری نشانی ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں جہاد
مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن
کرتا تھا اور دوسرا کافروں کا جنکو مسلمان اپنی آنکھ سے دو گنا دیکھ رہے تھے (مگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی) اور خدا
يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾
اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے بیشک آنکھ والوں کے واسطے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے۔ (دُنیا میں)

ع ٩ ١ ٩

لہ بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے جس میں مسلمان کُل تین سو تیرہ آدمی اور ان میں سے کُل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے ایک حضرت مقدادؓ اور دُوسرے مرثد باقی سب پیدل تھے اور کُل چھ آدمی زرہ پوش تھے باقی یونہی۔ اور کفار کے لشکر میں نو سو آدمی تو صرف سوار اور کُل کے کُل ہتھیار بند۔ اور مسلمانوں کے لشکر کے علمبردار حضرت علیؓ تھے غرض باوجود قلت اور کمزوری کے خدا نے انکو فتح دی۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ

لوگوں کو ان کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بیویوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ

بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ

الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

الفت بھلی کر کے دکھادی گئی ہے۔ یہ سب دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں۔

الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (۱۴) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ

اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانا تو خدا ہی کے ہاں ہے۔ (اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہو کہ کیا میں

بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتادوں۔ (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کیلئے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ

ان کے پروردگار کے ہاں بہشت کے وہ باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ (۱۵)

اور اسکے علاوہ ان کے لیئے صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر تو) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا اپنے ان بندوں کو

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

خوب دیکھ رہا ہے جو یہ دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم تو (بے تامل) ایمان لائے ہیں پس تو

قِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۶) اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ

بھی ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (یہی لوگ ہیں) صبر کرنیوالے اور سچ بولنے والے

وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ (۱۷) شَهِدَ

اور (خدا کے) فرمانبردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے توبہ) استغفار کرنیوالے۔

اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا

ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں اور وہ خدا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ

عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا ہی اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی (ہر چیز پر) غالب اور دانا ہے۔ (سچا)

اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ

دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو (اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ

کی شرارت اور (اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار

اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ

کیا تو وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (اے رسولؐ) پس اگر یہ لوگ تم سے

اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا

(خواہ مخواہ) حجت کریں تو کہدو میں نے خدا کے آگے سر تسلیم[1] خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں (انہوں نے

الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

بھی) اور (اے رسولؐ) تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اسلام لائے ہو (یا نہیں؟) پس اگر وہ

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہ راست پر آ گئے اور اگر منہ پھیریں تو (اے رسولؐ) تم پر صرف پیغام (اسلام) پہنچا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

دینا فرض ہے (بس) اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ

ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں اور ان[2] لوگوں کو (بھی) قتل کرتے ہیں جو (انہیں) انصاف کرنے کا حکم کرتے

النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ

ہیں تو (اے رسولؐ) ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ یہی وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن کا سارا

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

کیا کرایا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور کوئی ان کا مددگار نہیں۔

منزل ۱

[1] اس آیت کے لفظی معنی تو یہ ہوتے کہ میں نے اپنے کو خدا کے واسطے جھکا دیا۔ مگر چونکہ اردو محاورات میں منہ کی جگہ سر اور گردن کو استعمال کرتے ہیں اور سر جھکانا گردن جھکانا بولتے ہیں منہ جھکانا نہیں بولتے اس وجہ سے میں نے منہ کی جگہ سر استعمال کیا ہے۔ ۱۲

[2] یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان لوگوں نے ایک روز میں پہر دن چڑھتے چڑھتے تینتالیس نبیوں کو قتل کر ڈالا تھا ان کم بختوں کی نصیحت کے واسطے ایک سو بارہ خدا کے نیک بندے اُٹھ کھڑے ہوئے اسپر ان شریروں نے ان بیچاروں کو بھی تہ تیغ کر دیا اور چونکہ حضرت رسولؐ کے زمانہ کے یہودی بھی اس ناشائستہ حرکت سے خوش تھے ان کی تنبیہہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے انبیاء یا دو سرے نیک کام کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے بندوں کو قتل کیا ہو۔ اسی بنا پر حضرت رسولؐ نے عمار یاسر سے فرمایا تھا تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تو ان کو بہشت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ اس سے بھی صاف واضح ہے کہ جناب امیر امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر۔ اور حضرت کے ساتھی جنتی اور طرف مقابل جہنمی تھے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ

(اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (علمائے یہود) کے حال پر نظر نہیں کی جنکو (فہم) کتاب (توریت) کا ایک حصہ

إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم

دیا گیا تھا (اب) ان کو کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہی (کتاب) ان کے جھگڑے کا فیصلہ کر دے اس پر بھی

مُّعْرِضُونَ (۲۳) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا

انمیں کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔ اور یہی لوگ روگردانی کرتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۲۴)

چند دنوں کے سوا جہنم کی آگ ہرگز چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا پردازیاں یہ لوگ برابر کرتے آئے ہیں اسی نے انہیں انکے

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

دین میں بھی دھوکا دیا ہے۔ پھر انکی کیا گت بنے گی جب ہم انکو ایک دن (قیامت) جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (۲۵) قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ

اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن

(اے رسولؐ) تم تو یہ دعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جس سے

تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ

چاہے سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے۔ ہر طرح کی بھلائی

الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲۶) تُولِجُ اللَّيْلَ فِي

تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو (ہی) ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر

النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور تو ہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے)

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ

اور تو ہی بیجان (انڈا نطفہ وغیرہ) سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے

منزل ۱

ملہ توریت میں شوہر دار عورت اور بیوی والے مرد کی زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیلیوں میں ایک ایسے ہی مرد اور عورت نے زنا کی تھی۔ شرارت تو گویا ان کی گھٹی میں پڑی تھی وہ دونوں تھے خوشحال۔ ان کے علماء کو یہ فکر ہوئی کہ کسی حیلہ سے ان دونوں کو اس سزا سے بچانا چاہیئے۔ اور تو کچھ بن نہ پڑا بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ اس کا فیصلہ نئے پیغمبر سے کرانا چاہیئے۔ یہ ٹھان کر حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے۔ یہاں اور رعایت کا نام کہاں تھا۔ مکاری سے بھی کچھ کام نہ چلا۔ آپ نے توریت کے موافق سنگساری کا حکم دیا۔ یہ بدنصیب علما حضرتؐ کو اُمّی سمجھ کر بول اُٹھے کہ توریت میں یہ حکم نہیں ہے۔ غرض توریت آئی۔ یہ لوگ اپنی جبلی شرارت سے یہاں بھی نہ چوکے اور اس آیت کو چھوڑ کر اور آیتیں قبل و بعد کی پڑھ گئے۔ عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی اور تازہ مسلمان تھے اور توریت ان کو یاد تھی انہوں نے توریت ان کے ہاتھ سے لے کر اس آیت کو پڑھ دیا اور ان کی چوری پکڑی گئی۔ اس قصہ کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ مومنین مومنین کو چھوڑ کے[1] کافروں کو اپنا سرپرست نہ

مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ

بنائیں۔ اور جو ایسا کرے گا تو اس کا خدا سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی

مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ

طرح ان (کے شر) سے بچنا[2] چاہو تو (خیر)۔ اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور خدا

اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا

ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ جو کچھ تمہارے

مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا

دلوں میں ہے تم خواہ اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرحال) خدا تو اسے جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ (سب کچھ) جانتا ہے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور

قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

(اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی کی ہے

وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا

اس کو موجود پائے گا (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس کی بدی اور اس کے درمیان میں زمانہ دراز حائل

بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ

ہو جاتا۔ اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔ اور خدا اپنے بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان) بھی ہے

بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

(اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہدو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی[3] کرو کہ خدا (بھی) تم کو

يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾

دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ)

منزل ۱

[1] اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ تولا ہر شخص کے لیئے ایک ضروری رکن ہے کیونکہ ایمانداروں سے تولا اور مخالفین سے بیزاری اور علیحدگی کرنا حکمت اخلاق کا ایک بڑا رکن ہے اور اس سے کوئی مذہب خالی نہیں۔ ۱۲

[2] اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے کیونکہ یہی خدا اور اس کے انبیاء و آئمہ اور اخلاقی حکما کا دین ہے کیونکہ کام تو یا حرکت ہی یا سکون اور حرکت و سکون میں فی نفسہٖ نہ کوئی برائی نہ بھلائی۔ بلکہ بھلائی برائی کا دار و مدار اس کی غائیت پر ہے مثلاً یہی نماز اگر قربت سے ہو تو عبادت ہے ریا سے ہو تو معصیت۔ جھوٹ اگر بیان حقیقت کی غرض سے ہو تو عبث و بیہودہ گمراہ کرنا کہلائے گا اور اگر مصلحت آمیز یا اصلاح بین الناس مقصود ہو تو ممدوح ہے اور اگر کسی کی جان بچانی ہو تو بطریق اولے اسکا نام تقیہ ہے۔ اور اسی کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے:
"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" ۱۲

تقیہ

[3] خداوند عالم نے اپنی محبت کی کسوٹی حضرت رسولؐ کی پیروی کو قرار دیا ہے۔ پس محض دعوے محبت خدا اور رسولؐ کا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا جب تک اپنی کارگذاریوں سے ثابت نہ کر دے کہ وہ رسولؐ کا سچا پیرو ہے اسیطرح شیعہ علیؑ ہونیکا دعوے اسوقت سے بجا ہے جب اپنے افعال و اعمال رفتار و گفتار سے یہ کر دکھائے کہ جو کام جناب امیرؑ جسوقت کرتے تھے اسیطرح وہ بھی کر گزرے۔ فقط نام کا شیعہ مومن ہونا کافی نہیں ہے اور جب انکا پیرو ہوگا تو رسولؐ کا بھی اور جب رسولؐ کا پیرو ہوا۔ تب خدا کا دوست ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا پھر خدا کیونکر جہنم کی سزا دے سکتا ہے۔ ۱۲

اتباع رسول

ع ۳ ۱۰ ۱۱

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

کہدو کہ خدا اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہ لوگ اس سے سرتابی کریں تو سمجھ لیں کہ خدا کافروں کو

لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا

ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ بے شک خدا نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندان ابراہیمؑ اور خاندان

وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد کو بعض سے۔ اور خدا سب

مِن بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ

کی سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بیوی (حنہ)

رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

نے (خدا سے) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو میں (دنیا کے کام سے)

مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ

آزاد کرکے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما تو بیشک بڑا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ پھر

رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ

جب وہ بیٹی جن چکیں تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار (اب میں کیا کروں) میں تو یہ لڑکی جنی ہوں اور لڑکا لڑکی کے

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي

ایسا گیا گزرا نہیں ہوتا حالانکہ اس کے کہنے کی ضرورت کیا تھی جو وہ جنی تھیں خدا اس (کی شان و مرتبہ) سے خوب واقف تھا

أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾

اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے فریب) سے تیری پناہ میں دیتی

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

ہوں تو اس کے پروردگار نے (ان کی نذر) مریمؑ کو خوشی سے قبول فرمایا اور اس کی نشو و نما اچھی طرح کی اور

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ

زکریا کو ان کا کفیل بنایا۔ جب کسی وقت زکریا ان کے پاس (انکے) عبادت کے حجرے میں جاتے تو مریمؑ

منزل ۱

فضیلت رسول و اہلبیت

۱؎ ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسول آل ابراہیمؑ سے ہیں انکا یہ بھی قول ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ حضرت ابراہیمؑ کے اہلبیت ہیں پس اس آیت سے صاف بھی طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسولؐ اور انکے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا فرشتے ہوں یا جنات آدمی ہوں یا غیر حتی کہ پیغمبروں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی دیکھو مواہب لدنیہ در منثور جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۔ اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمدؐ بھی تھا۔ ۱۲ ۲؎ طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا جب میں وہاں سے مدینہ آیا تو چونکہ حضرت علیؑ نے مال خمس سے ایک لونڈی لے لی تھی مجھے انپر بڑا غصہ تھا اور میں نے رسول اللہؐ کے سامنے انکی شکایت کرنی چاہی تو مجھے بعض لوگوں نے فرمائش کی تاکہ حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کی نظروں سے گر جائیں اور خود حضرت رسولؐ ان باتوں کو دروازہ کی آڑ سے سن رہے تھے یہ سنتے ہی آپؐ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو علیؑ سے عداوت رکھتے ہیں یاد رکھو کہ جس نے علیؑ سے بغض رکھا اور جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی وہ مجھ سے چھوٹا۔ علیؑ یقیناً مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں علیؑ میری مٹی سے پیدا ہوئے اور میں ابراہیمؑ کی مٹی سے اور ابراہیمؑ سے میں افضل ہوں اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم۔ اے بریدہ اس لونڈی کی نسبت علیؑ کا حق کہیں زیادہ ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ اور اس آیت کو امام حسنؑ کے بارے میں بھی لکھا ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۸۔ مطبوعہ مصر ۱۲ ۳؎ خدا عند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کرونگا جو خدا کے حکم سے مادر زاد اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کریگا اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا عمران نے اسکو اپنی بیوی سے بیان کر دیا تھا اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہی ہوگا مگر جب بیٹی پیدا ہوئی تو حسرت و افسوس کے لہجہ میں کہنے لگیں خدایا یہ تو بیٹی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی میری منت کیسے پوری ہو مگر خدا کو تو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نامی پیغمبر پیدا ہو تو

حضرت مریمؑ کی ولادت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ

کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے (آیا)

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

تو مریم یہ کہہ دیتیں کہ یہ خدا کے ہاں سے (آیا) ہے۔ بیشک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

دیتا ہے۔ (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور عرض کی اے

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ

میرے پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بیشک تو ہی دعا کا سننے

الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي

والا ہے۔ ابھی زکریا حجرے میں کھڑے (یہ) دعا کر ہی رہے تھے کہ فرشتوں نے ان کو آواز دی کہ خدا

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ

تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرے گا اور (لوگوں کا)

مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾

سردار ہوگا اور عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور نیکوکار نبی ہوگا۔ زکریا نے عرض کی پروردگارا مجھے

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَ

لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ میرا بڑھاپا پہنچا اور (اسپر) میری بیوی بانجھ ہے۔ (خدا نے) فرمایا

امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۚ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ

اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ زکریا نے عرض کی پروردگارا میرے (اطمینان کے) لیے

اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۚ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

کوئی نشانی مقرر فرما۔ ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر

اِلَّا رَمْزًا ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾

سکو گے مگر اشارہ سے۔ اور (اسکے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی اکثر یاد کرو۔ اور رات کو اور صبح

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۸۵) تو اسی امت کی امت کو ل سے ... مدارج اچھی ہوئی۔ ۱۲ ؎ ایک دفعہ حضرت رسول جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے اور پانی مانگا جناب سیدہؑ نے ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی حاضر کیا آپ نے اسمیں ہاتھ ڈبویا اور پانی کو جناب سیدہؑ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور کہا خداوندا میں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ یہ جناب سیدہؑ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہے اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ یہ آیت بظاہر جناب مریم کے واسطے ہے مگر حقیقت میں مریم کبریٰ جناب فاطمہؑ کے واسطے ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ ابوداؤد وغیرہ۔ ۱۲ ؎۵ جب عمران کی بیوی حنہ حضرت مریم سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ میں اس مولود کو دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے خدا کی راہ چھوڑ دونگی کیونکہ اس زمانہ کے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ ہر شخص کم سے کم اپنے ایک لڑکے کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے چھوڑ دیتا تھا اور وہ لڑکے رفع حاجت کے سوا بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے مسجد میں جھاڑو دیتے چراغ کا گل کترتے روشنی اور زائرین کی خدمت کرتے تھے اور اسکو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو انکی ماں نے انکا نام مریم رکھا جس کے معنی عبرانی زبان میں کنیز خدا کے ہیں غرض مریم کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت پوری کرنے کو بیت المقدس میں لائیں وہاں کے مجاوروں نے عذر کیا کہ خلاف دستور لڑکی کو کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خدا نے خواب میں یہی حکم دیا ہے تب مجبور ہو گئے اور ہر شخص انکی پرورش کا متمنی ہوا آخر قرعہ کی نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریا کے نام نکلا حضرت زکریا حضرت حنہ کے بہنوئی تھے اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہو گئی جب حضرت مریم سن تمیز کو پہنچیں تو حضرت زکریا نے انکی عبادت کے واسطے ایک حجرہ الگ کوٹھے پر بنا دیا کہ کوئی شخص بغیر زینہ کے اوپر نہ جا سکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تھے تو مریم کو حجرہ میں رکھ کر قفل بند کر دیتے تھے اور کنجی اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور جب باہر سے آتے تو دیکھتے کہ مریم کے پاس جاڑوں میں گرمیوں کے میوے اور گرمیوں میں جاڑوں کے میوے رکھے ہوئے ہیں دیکھ کر تعجب کرتے پوچھنے پر معلوم ہوتا

ع

کہ خدا نے بھیجا ہے اور انکو جب ... کہیں جاتے تو مریم کو بھی لیتے جاتے تھے یوں حضرت مریم کی پرورش ہوئی۔ ۱۲ ؎ ... حضرت زکریا حضرت سلیمان کی نسل سے تھے ... بیت المقدس کی خدمت انکے سپرد (باقی بصفحہ ۸۷)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ

ترٹ کیے (ہماری تسبیح کیا کرو) اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا اے مریم تم کو خدا نے

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ

برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک صاف رکھا اور ساری دنیا جہان کی عورتوں میں سے تم کو منتخب

اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

کیا ہے۔ (تو) اے مریم (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

رکوع کرتی رہو۔ (اے رسولؐ) یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں

اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ

(اے رسولؐ) تم تو ان (عہدہ برداران مریم) کے پاس موجود نہ تھے جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں بطور قرعہ کے)

لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ

ڈال رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل بنتا ہے۔ اور نہ تم اس وقت ان کے پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى

تھے۔ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا اے مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم (سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے) کی

ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا (اور) دنیا اور آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّ

بندوں میں ہوگا اور (بچپن میں) جب جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

باتیں کرے گا اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ (یہ سن کر مریم متعجب ہو کر) کہنے لگیں پروردگار مجھے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ

مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں۔ ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام کا

منزل ۱

(بقیہ صفحہ ۸۶) تھی مگر جب انھانوے برس کا سن ہوا اور بوڑھے ہوگئے تو اکثر اس سوچ میں رہا کرتے کہ آخر اس خدا کے گھر کا متولی کس کو بناؤں حضرت مریم کو اگرچہ پرورش کر رہے تھے اور انہی کے خاندان کی لڑکی تھیں مگر پھر لڑکی تھیں جب حضرت مریم کے پاس بہشتی میوے دیکھے تو فوراً فطرتِ انسانی نے جوش مارا اور لڑکے کی تمنا میں دعا کرنے لگے جب قبول ہوگئی تو خود تعجب سے کہنے لگے ہائیں میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے میں خود بڈھا بیوی میری بانجھ مگر خدا نے تشفی کر دی اور اپنی یاد کی طرف متوجہ کرنے اور تسکین دینے کے واسطے تین روز متواتر رکھنے کا حکم دیا۔ سچ ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ جب حضرت مریم کو ان کی ماں بیت المقدس میں لے کر آئیں اور حضرت مریم کی پرورش کی تمنا میں وہاں کے عابد و زاہد باہم جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ رائے قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے توریت لکھنے کا قلم ندی میں جو پاس سے قریب ہی تھی ڈالے اور جس کا قلم تیر جائے وہی مریم کا حقدار ہے آخر دعویداروں نے اپنے اپنے قلم ڈال دیئے مگر حضرت زکریا کے سوا سب کے قلم ڈوب گئے اور اسی بنا پر حضرت زکریا حضرت مریم کے کفیل بنے ۱۲

۲ اس واقعہ پر بہود دہریہ لوگ چپ لئے تیری اس شبہ میں پڑے ہیں کہ بے باپ کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے مگر میں اس حیرت میں ہوں کہ خود ماں باپ دونوں سے لوگ کیونکر پیدا ہوئے اگر یہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا ملجانا پیدائش کا سبب ہے تو آخر سینکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں؟ انسان و حیوان جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سینکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں آخر اس میں اثر کس نے دیا کہ کہیں ہوا کہیں نہ ہوا۔ اور اگر یونہی آدمی بن گئے تو دور و تسلسل دست و گریبان ہے جس کے بطلان کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں مملو ہیں اور اگر ابتداءً کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر چھٹنے سے تو اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس اُلٹ پھیر کا کیا باعث۔ اور مٹی سے نہ ہونے کے کیا معنی۔ اور اگر یہ طرح طرح کے جلیبیں اور روپ بدلنا طبیعت کی کارستانی ہے تو یہ کرتب اُسے (باقی صفحہ ۸۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ
کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُسے کہہ دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔ اور (اے مریم) خدا

ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا
اس کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں اور خاصکر توریت و انجیل سکھا دے گا۔ اور بنی اسرائیل کا

إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنِّى قَدْ جِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن
رسول قرار دے گا (اور وہ اُن سے یوں کہے گا کہ) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت

رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّىٓ أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ
کی) یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤں گا پھر اس پر (پھونک) دم کرونگا

فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ
تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو

وَٱلْأَبْرَصَ وَأُحْىِ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا
اچھا کروں گا اور مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں

تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِى بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ
(سب) تم کو بتا دوں گا۔ اگر تم ایماندار ہو تو بیشک تمہارے لئے ان باتوں میں (میری نبوت کی)

لَءَايَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
بڑی نشانی ہے۔ اور توریت جو میرے سامنے موجود ہے میں اُس کی تصدیق کرتا ہوں اور

يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ ٱلَّذِى حُرِّمَ
(میرے آنے کی) ایک غرض یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان میں سے بعض کو (حکم خدا سے)

عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾
حلال کر دوں اور میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں پس تم خدا

إِنَّ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبُّكُمْ فَٱعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾
سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسکی عبادت کرو۔ (کیونکہ یہی راہ نجات کی)

(بقیہ از صفحہ ۸۷)
کس نے بتایا اور مادہ متاثر ہے پھر اس میں مؤثر کون ہے۔ اور اگر قدیم سے یونہی چلا آیا تو پھر وہی دور و تسلسل گلوگیر ہے پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہوگی جو ہر طرح کامل اور ہر عیب سے پاک ہو تو جب یہ سب کرشمے اسی ایک کی قدرت کے ہیں تو جس نے دو کثیف نطفوں میں تاثیر عطا کی اسے ایک میں دینا کیا دشوار ہے بلکہ ہر طرح ممکن اور جب ممکن ہوا تو مخبر صادق نے اس کی خبر دی پھر ماننا واجب۔ واللہ اعلم ۱۲ (حاشیہ ہذا)

۱؎ چونکہ حضرت مریمؑ نے خدا پر بھروسا کیا اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے منہ مانگی مراد سے گود بھر دی اور فقط جیتا جاگتا نہیں بلکہ دوسروں کا جلانے والا بیٹا عطا کیا۔ اللہ رے تیری قدرت ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي

سیدھا راستہ ہے پھر جب عیسیٰؑ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) انکا کفر پر اڑے رہنا) دیکھا تو (آخر) کہنے لگے کون

إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا

ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سن کر) حواریوں نے [1] کہا ہم خدا کے طرفدار ہیں۔ اور ہم

بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ

خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰؑ سے کہا) آپ گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے ہمارے

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوا

پالنے والے جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (عیسیٰؑ) کی پیروی اختیار کی پس تو ہمیں (اپنے

وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٥٤﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ

رسول کے) گواہوں کے دفتر میں لکھ لے۔ اور (یہودیوں نے عیسیٰؑ سے) مکاری کی اور خدا نے اسکے دفعیہ کی تدبیر [2] کی اور خدا

يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ

سب سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے۔ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰؑ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت

مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ

پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور کافروں (کی گندگی) سے تم کو پاک و پاکیزہ رکھوں گا اور جن لوگوں نے تمہاری

فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

[3] پیروی کی ان کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھوں گا پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تب (اس دن) جن باتوں

فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾ فَأَمَّا

میں تم (دنیا میں) جھگڑتے تھے (ان کا) تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا۔ پس جن لوگوں نے کفر اختیار

الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

کیا ان پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب کروں گا۔ اور ان کا کوئی

وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

مددگار نہ ہوگا۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام

منزل ۱

[1] وہ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں پس انہیں حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کر دینے کی وجہ سے انکا یہ نام ہوا یا اس وجہ سے کہ ان کو حضرت عیسیٰؑ نے غسل اصطباغ دیا جو ابتک نصرانیوں میں جاری ہے یا اس وجہ سے کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنا کام سکھانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالہ کیا تھا اتفاقاً اس نے ایک دن انکو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کے واسطے دیئے اور خود کسی گاؤں میں چلا گیا آپ نے سب کپڑے نیل کے ماٹ میں جھونکدیئے انکا استاد یہ دیکھ کر واویلا

ع ۵ ۱۳ ۱۳

مچانے لگا کہ تم نے سب کپڑے ستیاناس کر دیئے آپ نے فرمایا تم گھبراتے کیوں ہے تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کریگا میں اسی رنگ کا اسی ماٹ میں سے نکال دونگا یہ بات ہو شاگرد کا مباحثہ سنکر بھیڑ یا عصابی خلقت کی بھیڑ لگ کر جمع ہو گئی۔ اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھنے اس نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ نے اس کا نام لیکر اسی رنگ کا کپڑا اسی ماٹ سے نکالنے لگے یہ معجزہ دیکھ کر سب آپ پر ایمان لائے۔ یا اسلئے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ کے میل سے پاک صاف رکھتے تھے اور دوسروں کو پاک کرتے تھے اسوجہ سے انکو حواری کہتے ہیں یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً یوحنا جس کی طرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے بڑے فاضل تھے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جسطرح بنی اسرائیل کے نقیب بارہ، حضرت عیسیٰؑ کے حواری بارہ، اسی طرح اہل امت کے آئمہ بارہ ہیں۔

[2] بنی اسرائیل یہودی جنکی گھٹی میں شرارت تھی اور شیطنت انکی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰؑ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر جب تھک گئے اور انکی کچھ نہ چلی تو انواع اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کر کے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ اسکے پہلے ہی حواریوں کو وصیت کر کے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دیدیا تھا کہ تم لوگ اطراف عالم میں پھیل جاؤ اسی شب کو حضرت جبرائیلؑ بحکم خدا آپکو روشندان سے آسمان پر نکال لے گئے اور یہ لوگ تڑکے آپکو پھانسی دینے کے ارادہ سے یہاں پہنچے اور انکا سردار جس کا نام یہودا تھا آپکو گرفتار کر کے باہر لانے کی غرض سے گھر کے اندر گیا تو باہر چھوڑ کر گھر میں گھسا۔ اسکا گمان ہی تھا کہ اسی کو خدا نے اپنے نیز (باقی بر صفحہ ۹۰)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا

کیئے تو خدا ان کو ان کا پورا اجر و ثواب دے گا۔ اور خدا ظالموں کو دوست نہیں

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ

رکھتا۔ (اے رسولؐ) یہ جو ہم تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں (قدرتِ خدا کی)

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ

نشانیاں اور پُر از حکمت تذکرے (ہیں)۔ خدا کے نزدیک تو جیسے عیسٰےؑ کی حالت ویسی ہی آدمؑ کی حالت

اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

کہ ان کو مٹی کا پُتلا بنا کر کہا کہ ہو جا بس (فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا۔ (اے رسولؐ یہ ہے) حق

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ

بات (جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی) ہے تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا پھر

حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

جب تمہارے پاس علم (قرآن) آ چکا اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسٰےؑ کے بارے میں حجت کرے تو

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ

کہو کہ (اچھا میدان میں) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ

عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب ملکر (خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں

اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ

اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ (اے رسولؐ) یہ سب یقینی سچے واقعات ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود

الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

(قابلِ پرستش) نہیں۔ اور بے شک خدا ہی (سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے۔ پھر اگر

الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾

(اس سے بھی) منہ پھیریں تو (کچھ پروا نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

منزل ۱

(بقیہ از ص ۸۹) حضرت عیسٰیؑ کی شکل بنا دیا۔ وہ آپ کو ڈھونڈ نہ پاکر اپنے یاروں سے وہاں کا ماجرا کہنے کو نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اس کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی اور وہ ہر چند غل مچاتا رہا کہ میں عیسٰے نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سُنی اور سُولی دے ہی دی اور پھر مُوئے پر سو دُرّے اس کی لاش پر تیر بھی مارے جب یہ سب اس کی گت بن چکی تو خدا نے اس کی اصلی صورت کر دی۔ چاہ کُن را چاہ در پیش اسکو کہتے ہیں بعض روایت میں ہے کہ وہ شب شبقدر اور ۲۱ رمضان کی تھی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ۔ سے نصارٰے اور مسلمان دونوں تھے حضرت عیسٰےؑ کے بارے میں یہود و نصاریٰ شیر چوٹ کھڑے ہوئے تھے یہود تو آپ کی نسبت بیہودہ بدگمانی کرتے تھے اور نصارٰے خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کی مثال دیکر دونوں کی تشفی کر دی یہود کی اسطرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ آدمؑ کو بے ماں باپ کے فقط مٹی سے بنا دیا تو عیسٰیؑ کو صرف ماں سے پیدا کرنا کیا تعجب کی بات ہے اور نصارٰے کی اس طرح کہ اگر عیسٰے کا بے باپ کے پیدا ہونا خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدمؑ کے ماں باپ دونوں نہ تھے پھر انکو خدا یا خدا کا بیٹا بدرجۂ اولیٰ ہونا چاہیئے۔ ۱۲ ۔ سے حضرت عیسٰیؑ کے بارے میں نجران کے نصارٰے کو حضرت رسولؐ نے لاکھ سمجھایا کہ انکو خدا کا بیٹا نہ کہو حضرت آدمؑ کی مثال بھی دی مگر انلوگوں نے ایک نہ سنی۔ آخر آپ نے حکم خدا سے قسما قسمی کی ٹھہرائی جسے مباہلہ کہتے ہیں اور یہ قول قرار ہوا کہ فلاں جگہ فلاں وقت ہم اور تم دونوں اپنے اپنے بیٹے عورتوں اور جانوں کو لیکر جمع ہوں اور ہر ایک دوسرے پر لعنت کرے اور خدا سے عذاب کا خواستگار ہو جسدن یہ مباہلہ ہونیوالا تھا عیسائی بڑی بڑی سنو کے دولت میں اس امید میں جمع ہوئے کہ شاید آپ ہم لوگ لے لیں مگر آپ نے ۲۱ تڑکے حضرت سلمانؓ کو ایک سرخ کمبل اور چار لکڑیاں دے کر اس میدان میں ایک چھوٹا سا سائبان کھڑا کر دیا اور نہ اس شان سے برآمد ہوئے کہ امام حسینؑ کو بغل میں لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ تھاما۔ اور جناب سیدہ کو اپنے پیچھے لیا اور حضرت علیؑ کو انکے پیچھے خلاصہ یہ کہ آپ کے سوتھ کی جگہ نو اسونکو اور (باقی بر ص ۹۱)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ

اے رسولؐ (تم ان سے) کہو اے اہل کتاب تم ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ

یکساں ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور خدا کے سوا ہم

بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

میں سے کوئی کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے ۔ پھر اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں تو کہہ دو

اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

کہ تم گواہ رہنا ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں ۔ اے اہل کتاب تم ابراہیمؑ لہ کے بارے میں (خواہ مخواہ)

فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ

کیوں جھگڑتے ہو (کہ کوئی انکو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی) حالانکہ توریت و انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتداہی) وہ

بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا

تو انکے بعد ہی نازل ہوئیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ؟ ارے ابے ہاں تم وہی (احمق) لوگ ہو کہ جس کا تمہیں کچھ علم تھا

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ

اس میں تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اس میں کیا (خواہ مخواہ) جھگڑنے بیٹھے ہو جس کی (سرے سے) تمہیں کچھ خبر

اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا

ہی نہیں اور (حقیقت حال تو) خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔ ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ

وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

نرے کھرے حق پر تھے (اور) فرمانبردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ تھے۔

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص ان کی پیروی کرتے تھے

وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

اور اس پیغمبر اور ایمانداروں کو (بھی) ہے ۔ اور مومنوں لہ کا خدا مالک ہے۔ (مسلمانو)

(بقیہ از صفحہ ۹۰) عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی جناب فاطمہؑ کو اور اپنی جان کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا اور دعا کی کہ خداوندا ہر نبی کے اہلبیت ہوتے ہیں یہ میرے اہلبیت ہیں انکو ہر برائی سے دور رکھ اور پاک پاکیزہ رکھ الغرض جب آپؐ اس شان سے میدان میں پہنچے تو نصاریٰ کا سردار عاقب انکی طرف دیکھ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں گے تو یقیناً ہٹ جائے گا۔ اسی میں خیریت ہے کہ مباہلہ سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ قیامت تک نسل نصاریٰ سے ایک نہ بچے گا۔ آخر ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ واللہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا انکو بندر سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بنجاتا اور نجران کا ایک متنفس حتیٰ کہ چڑیاں بھی نہ بچتیں، یہ حضرت علیؑ کی اعلےٰ فضیلت ہے کہ نفس رسولؐ خدا کے حکم سے قرار پائے اور تمام انبیاء سے افضل ٹھہرے۔ دیکھو تفسیر جلالین بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

لہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ ایک نامی پیغمبر گزرے ہیں اسوجہ سے یہود و نصاریٰ میں ہمیشہ یہ جھگڑے رہتے کہ ہر فریق انکو اپنی طرف کہتا آخر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے فیصلہ کیلئے رسول اللہؐ کے پاس پہنچے آپؐ کو خدا نے یہ جواب تعلیم فرمایا کہ ابراہیمؑ کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ توریت و انجیل پر انکا عمل تھا تو صریحی غلطی ہے توریت و انجیل تو انکے بعد نازل ہوئیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اسوقت کے ہدایت یافتہ لوگوں کا یہی نام تھا جو اب تمہارا ہی تو بھی غلط کیونکہ ابراہیمؑ اپنے کو حنیف مسلم کہتے تھے نہ یہودی نہ نصرانی۔ اور اگر یہ مطلب ہے کہ سب دینوں میں یہود و نصاریٰ کے دین کو ابراہیمؑ سے زیادہ مناسبت ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیمؑ سے زیادہ مناسبت یا خود انکی امت کو تھی یا پچھلی امتوں میں اس نبیؐ اور اسکی امت کو کیونکہ نام بھی ایک ہی ہے احکام بھی بہت سے ملتے جلتے ہیں پھر تم لوگ کیا جھگڑتے ہو۔ یہ سنکر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور کچھ جواب بن نہ پڑا ۱۲ لہ ایک حدیث میں ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست وہی ہے جو

آنحضرتؐ کی پیروی کرے اگرچہ کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو اور دشمن وہ ہے جو آپکے خلاف چلے اگرچہ یگانہ ہو۔ دوسری حدیث ہے کہ بہشت پر منگا اللہ کیلئے ہے بیشک اگرچہ حبشی غلام ہو اور جہنم نافرمانوں کیلئے ہے اگرچہ سید قریشی کیوں نہ ہو ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ

اہل کتاب سے ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو راہِ راست سے بھٹکا دیں۔ حالانکہ

مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

وہ (اپنی تدبیروں سے) تمکو تو نہیں مگر اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں اور اس کو سمجھتے (بھی) نہیں۔ اے اہل کتاب تم خدا

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ

کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے ہو۔ اے اہل کتاب تم کیوں حق و

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

باطل کو گڈمڈ کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور اہل

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ع ٨ / ١٥

کتاب سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل

اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ

ہوئی ہے اس پر صبح سویرے ایمان [1] لاؤ اور آخر وقت انکار کر دیا کرو شائد مسلمان

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ

(اس تدبیر سے اپنے دین سے) پھر جائیں اور جو تمہارے دین کا پیرو ہے اس کے سوا کسی

تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى

دوسرے کی بات کا اعتبار نہ کرو۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بس خدا ہی ہدایت تو ہدایت ہے (یہودی باہم یہ

اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

بھی کہتے ہیں کہ) اس کو بھی (نہ ماننا) کہ جیسا (عمدہ دین) تم کو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو دیا جائے یا تم سے کوئی

الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

شخص خدا کے یہاں جھگڑا کرے اے رسول تم ان سے کہدو کہ (یہ کیا خام خیالی ہے) فضل (و کرم) خدا کے ہاتھ میں

عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

ہے وہ جسکو چاہے دے اور خدا بڑی گنجایش والا (اور ہر شے کو) جانتا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے

[1] خیبر یا عرینہ کے بارہ یہودیوں نے باہم مشورہ کیا کہ تم صبح کو جا کر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو جا کر پھر جاؤ تو شائد اس حیلہ سے مسلمان بھی پھر جائیں کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے پھر کچھ ایسی ہی غلطی پائی کہ پھر گئے مگر دل سے ہرگز اسلام کو نہ ماننا۔ اس مکّاری کو خدا نے مسلمانوں پر ظاہر کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ ہدایت وہی ہے جسے اللہ دے۔ مگر تم کو تو یہ حسد ہے کہ نبوت برابر بنی اسرائیل میں تھی اب دوسرے فریق میں کیوں گئی۔ تو یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اس میں کسی کا کیا اجارہ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

اور خدا بڑا افضل (وکرم) والا ہے۔ اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس روپیے کے ڈھیر امانت رکھ دو

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

تو بھی اسے (جب چاہو بعینہٖ) تمہارے حوالہ کر دیں گے اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو،

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو جب تک تم برابر ان (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمہیں واپس نہ دیں گے یہ (بدمعاملگی)

قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

اس وجہ سے ہے کہ ان کا تو یہ قول کہ (عرب کے) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ ہی نہیں۔ اور وہ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰي مَنْ اَوْفٰى

جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں[1]۔ ہاں (البتہ) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور

بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ

پرہیزگاری اختیار کرے تو بیشک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔ بیشک جو لوگ

الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا

اپنے عہد اور (قسم) اقسام (جو) خدا سے کیا تھا اس) کے بدلے تھوڑا (دنیاوی) معاوضہ لے لیتے ہیں

قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

ان ہی لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک نہ

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَ

کرے گا نہیں اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) ہی کرے گا۔ اور نہ ان کو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ

اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ اور اہل کتاب سے بعض ایسے ضرور ہیں کہ کتاب توریت میں اپنی

اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا

زبانیں ہر وقت مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں[2] تاکہ تم یہ سمجھو کہ یہ کتاب کا جزو ہے حالانکہ وہ کتاب کا

---

[1] خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہو کہ پرایا مال کھانے کو اپنے جی سے یہ مسئلہ گھڑ لیا کہ ہم کو اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے اُن کی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال زبردستی لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں۔ ۱۲

[2] یعنی اُن پڑھوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ پڑھتی تو اپنی گھڑی ہوئی عبارت، اور کہدیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

جزء نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھتے ہیں) خدا کے یہاں سے (اترا) ہے حالانکہ وہ

مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

خدا کے یہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں۔ کسی

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ

آدمی کو یہ زیبا[له] نہ تھا کہ خدا تو اسے (اپنی) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ

عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب خدا

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

(دوسروں کو) پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا پڑھتے رہتے ہو۔ اور وہ تم

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ

سے یہ تو (کبھی) نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنالو بھلا (کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ) ع

اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم کرے گا۔ اور (اے رسولؐ) وہ وقت بھی یاد دلاؤ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ

جب خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں اس کے

كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا

بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے، تو

مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ

(دیکھو) تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا؟

[له] یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے
تھے کہ تمہارے رسولؐ اگرچہ ظاہر میں خدا
کی پرستش کے مدعی ہیں مگر انکی اصلی غرض
یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی عبادت کرائیں
ورنہ ہم تو خدا کی عبادت پہلے ہی سے
کرتے ہیں اس شبہ کا خود خدا نے اچھی
طرح تشفی بخش جواب اس آیت میں
دے دیا ہے کہ بھلا جس کو خدا نبی بنائے
اور وہ دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال
کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر
کفر سکھا سکتا ہے اسی وجہ سے حضرت
رسولؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبہ
سے آگے نہ بڑھاؤ۔ اور حضرت علیؑ
فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں
گمراہ اور داخل جہنم ہوئے۔ ایک وہ
جو میری دوستی میں افراط کرکے مجھے
میرے مرتبہ سے بڑھا دیتا ہے اور
دوسرا وہ جو مجھے میرے مرتبہ سے گھٹا
دیتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو
لوگ آپ کے فضائل کی خواہ مخواہ تاویلیں
کرتے ہیں یا کسی امام کو نبوت یا خدائی
کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں خارج از
ایمان ہیں۔ ۱۲ منہ

ع ۹ / ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ

اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرا (عہد کا) بوجھ اٹھا لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا

فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ

ارشاد ہوا (اچھا) تو تم (آج کے قول و قرار کے) آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ

تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ أَفَغَيْرَ

ہوں۔ پھر اس کے بعد جو شخص (اپنے قول سے) منہ پھیرے تو وہی لوگ بدچلن ہیں۔ تو کیا یہ لوگ خدا کے دین

دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

کے سوا (کوئی اور دین) ڈھونڈتے ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ)

وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ آمَنَّا

زمین میں ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اسکے سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں۔ اور آخر سب اسی کی طرف لوٹ

بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ

کر جائیں گے۔ (اے رسول) ان لوگوں سے کہدو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

پیغمبروں کو جو (جو کتابیں) ان کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں (سب پر ایمان لائے) ہم تو

بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَبْتَغِ

ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی (یکتا خدا) کے فرمانبردار ہیں۔ اور جو شخص اسلام کے

غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي

سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں

الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا

سخت گھاٹے میں رہے گا۔ بھلا خدا ایسے لوگوں کی کیونکر ہدایت کرے گا جو ایمان لانے کے بعد

ط صلاح نوعی اور مقتضائے طبع کلی کے لحاظ سے جو حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے یہی طریقہ سب سے بہتر ہے بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفریق کر کے صلاح شخصی کی پابندی کرتے ہیں۔ حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبی اور آئمہ کی کارگذاری اُن کے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے پس انکا مذہب حکمت اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔ ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ

پھر کافر ہو گئے حالانکہ وہ اقرار کر چکے تھے کہ پیغمبر (آخر الزمان) برحق ہیں اور ان کے پاس

جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

واضح درخشاں معجزے بھی آچکے تھے اور خدا ایسے ہٹ دھرمی کرنے والے لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا اور فرشتوں اور دنیا جہان کے سب

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

لوگوں کی پھٹکار ہے اور وہ ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے۔ نہ تو ان کے عذاب میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

تخفیف کی جائے گی اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس کے

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

بعد توبہ کر لی اور اپنی (خرابی کی) اصلاح کر لی تو البتہ خدا بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

مہربان ہے۔ جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کافر ہو بیٹھے پھر (روز بروز اپنا) کفر بڑھاتے

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾

چلے گئے تو ان کی توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی اور یہی لوگ (پرلے درجے کے) گمراہ ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اگرچہ اتنا سونا بھی کسی

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ

کی گلو خلاصی میں دیا جائے کہ زمین بھر جائے تو بھی ہرگز نہ قبول کیا جائے گا۔ یہی لوگ

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع ٩ ١٧

ہیں جن کے لیئے دردناک عذاب ہوگا اور ان کا کوئی مددگار (بھی) نہ ہوگا۔

ل مدینہ کا ایک انصاری شخص حارث بن سوید نامی ایک شخص کو قتل کر کے مکہ بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہو گیا اور کافروں سے مل گیا۔ اس ناشائستہ حرکت پر بعد چندے بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونے کا متمنی ہوا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے قبیلے کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقہ میں آنے کو تیار ہوں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے گناہوں کی معافی کا پروانہ آگیا اس کے قبیلہ کا ایک آدمی یہ آیتیں لے کر حارث کے پاس پہنچا وہ سنتے ہی بول اٹھا بیشک تو بھی سچا اور رسول اللہ تجھ سے بھی زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے اس کے بعد مدینہ میں واپس آیا اور توبہ کر کے پاک ہو گیا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَ

(لوگو) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز نہیں ہو سکتے

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ

اور تم کوئی سی چیز خرچ کرو خدا تو اس کو ضرور جانتا ہے توریت کے نازل ہونے

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

کے قبل یعقوب نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کر لی تھیں ان کے سوا بنی اسرائیل

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ

کے لئے سب کھانے حلال تھے (اے رسول ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں)

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾

سچے ہو تو توریت لے آؤ اور اس کو (ہمارے سامنے) پڑھو پھر

فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

اس کے بعد بھی جو کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو (سمجھ لو کہ) یہی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا

لوگ ظالم (ہٹ دھرم) ہیں (اے رسول) کہدو کہ خدا نے سچ فرمایا تو اب تم ملت

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾

ابراہیم (اسلام) کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے لوگوں کی عبادت

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

کیواسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے بڑی (خیر و)

وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

برکت والا ہے اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما۔ اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح و روشن نشانیاں

اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی

(ہیں) منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا

منزل ۱

ایک روایت میں ہے کہ جناب ابو طلحہ نے ایک دفعہ کوئی کپڑا یا بہت چاہ سے خریدا کیا اور پھر راہ خدا میں سے دیدیا اور فرمایا کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہر کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیزیں اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دیگا اسے خدا بہشت میں ترجیح عطا کریگا ۱۲ منہ بنی اسرائیل جو حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونے کا فخر و مباہات کرتے مسلمانوں پر اعتراض کیلئے تو ہر وقت ہی تلے رہتے انکا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ہم ہی دین ابراہیم پر ہیں اور مسلمانوں کی فقط زبانی لن ترانی ہے خود انہوں نے بہت سوچ بچار کر کے اپنے خیال میں بہت مضبوط دو اعتراض مسلمانوں پر جمائے ایک تو یہ کہ اونٹ کا گوشت دین ابراہیم میں حرام ہے اور تم شوق سے کھاتے ہو دوسرا یہ کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے آئے تم لوگوں نے اپنا کعبہ الگ بنا لیا ہے ان دونوں اعتراضوں کا خدا نے تسلی بخش جواب دیدیا پہلے اعتراض کا تو یوں کہ اونٹ کا گوشت کبھی حرام نہ تھا بلکہ ابراہیم کے بہت دنوں بعد یعقوب نے ایک بیماری کی وجہ سے خود ترک کر دیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی ان کی اولاد نے بھی چھوڑ دیا دوسرے کا جواب یوں دیا کہ خدا کے گھروں میں کعبہ ہی سب سے پہلا اور ابراہیم کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے اب تک مقام ابراہیم ان کی نشانی موجود ہے پھر تم کو مسلمانوں کی تقلید کرنی چاہیے نہ کہ تم اعتراض کرو ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu: Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ

امن میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت [1]

مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ

بقدرت ہو اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو یاد رکھیئے کہ خدا سارے جہان سے بے پروا ہے

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ

(اے رسول) تم کہدو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوئے جاتے ہو حالانکہ جو کام کاج تم کرتے ہو خدا

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

کو اس کی (پوری پوری) اطلاع ہے (ای رسول ان سے) کہدو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ خدا کی (سیدھی)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّأَنْتُمْ

راہ میں (ناحق کی) کجی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو اور جو کچھ تم کرتے

شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰٓأَيُّهَا

ہو خدا اس سے بے خبر نہیں ہے اے ایمان[2] والو اگر تم نے اہل کتاب کے کسی فرقہ کا بھی کہنا مانا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ

تو یاد رکھو کہ وہ تم کو ایمان لانے کے بعد (بھی)

أُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ

دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے ۔ اور بھلا تم کیونکر کافر بن جاؤ گے

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَأَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ

حالانکہ تمہارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی جاتی ہیں اور

فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ

اس کے رسول (محمدؐ) بھی تم میں موجود ہیں اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو وہ (ضرور)

إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

سیدھی راہ پر لگا دیا گیا اے ایمان والو خدا سے ڈرو جتنا اس

[1] استطاعت سے اپنے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ [2] اتنے دنوں کا اس کے اور اس کے لڑکے بالوں کی ضروریات کا خرچ صحت [3] بدنی راستہ کا امن مراد ہے پس جن لوگوں کو [4] آنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہوں گے اور ان پر سخت سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے ۱۲

[2] شاس بن قیس یہودی جو بدگوئی اور رشک و حسد میں شہرۂ آفاق تھا ایک دن اوس و خزرج پر جو عرب کے دو بڑے نامی قبیلے ہیں گزرا اور ان کو باہم میل و محبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا آخر اس سے نہ رہا گیا اور قبیلہ اوس والوں میں سے ایک کو اُس نے اکسا دیا کہ ان دونوں کی سابق خانہ جنگیوں کا قصیدہ پڑھے وہ اس کے فقرہ میں آ گیا اور جنگ بغاوت کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا قبیلہ خزرج والوں کو ناگوار گزرا اور باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے حتیٰ کہ تھوڑی دیر میں آمادۂ جنگ ہو گئے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ نے ان کے سامنے جا کر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہو کر باہم پھر بغل گیر ہوئے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

سے ڈرنے کا حق ہے اور تم (دین اسلام کے سوا کسی اور دین پر) ہرگز نہ مرنا اور تم سب کے

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا

سب ملکر خدا کی رسی[1] مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور اپنے

تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً

حال زار پر خدا کے احسان کو تو یاد کرو جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے) دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ

تو خدا نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم اس کے فضل سے آپس میں

وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ

بھائی بھائی ہوگئے اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر (کھڑے) تھے اور گرا ہی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

چاہتے تھے کہ خدا نے تم کو اس سے بچا لیا تو خدا اپنے احکام یوں واضح کرکے بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ

پر آجاؤ اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ

کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور تم کہیں ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے اور روشن

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ

دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان نہ رہے اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بڑا (بھاری)

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ

عذاب ہے (اس دن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے تو سفید نورانی ہوں گے

منزل ۱

[1] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسی ہیں سب کو خدا نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے دیکھو صواعق محرقہ تفسیر ثعلبی ۱۲ منہ زاذان سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ راس الجالوت یہودیوں کے عالم اور جاثلیق نصرانیوں کے عالم کو ساتھ لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے آپ نے پہلے راس الجالوت سے پوچھا تجھے کچھ اسکی بھی خبر ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد ان کی امت کے کتنے فرقے ہوگئے وہ بولا کتاب میں دیکھوں تو عرض کروں آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار ہو تو کس برتے پر لوگوں کا امام بنا ہوا ہے اگر تیری وہ کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے اور پھر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے تو کیا تو یہی کہے گا کہ کتاب ہوتی تو بتلاتا علم در سینہ باید نہ در سفینہ اس کے بعد جاثلیق کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کچھ تجھے خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد نصاریٰ کے فرقے کتنے ہوئے وہ بولا پینتالیس فرقے آپ نے فرمایا قسم بخدا تو جھوٹا ہے توریت کو اس سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھ سے بہتر موسیٰ کے اکہتر فرقے تھے ستر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے (ومن قوم موسیٰ امۃ یهدون بالحق) اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے اکہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے (منهم امة مقتصدة) اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوئے بہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے (ممن خلقنا امة يهدون بالحق) الی منتہٰی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم

اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ پس جن لوگوں کے منہ میں کالک ہوگی (ان سے کہا جائیگا) ہائیں کیوں ؟

بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (۱۰۶)

تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اچھا تو (عذاب) اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے)

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ

چکھو اور جن کے چہرے سے پر نور برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت) میں ہوں گے (اور) اسی

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۰۷) تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ

میں سدا (رہیں گے) (اے رسول) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک

بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ (۱۰۸) وَلِلَّهِ مَا

پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (۱۰۹)

ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کاموں کی رجوع خدا ہی کی طرف

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

ہے تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کیواسطے پیدا کئے گئے ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ

حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی

أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ

(اسی طرح) ایمان لاتے تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایماندار ہیں

أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (۱۱۰) لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَ

اور اکثر بدکار (مسلمانو) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے

إِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ (۱۱۱)

اور اگر تم سے لڑینگے تو انہیں تمہاری طرف پیٹھ ہی کرنی پڑیگی اور پھر ان کی کہیں سے مدد بھی نہیں پہنچے گی۔

(بقیہ ص ۹۹)

دو بہ بیل ٹون اور ردہ میرے شیعہ ہیں ۱۲ سکہ اسلام کے قبل عرب میں دو ورخانہ جنگیاں ہوئیں کہ انکا ختم ہونا دشوار تھا چنانچہ اوس و خزرج عرب کے دو قبیلوں کی لڑائی تین سو برس تک قائم رہی مگر اسلام نے ان سب جھگڑوں کو ملیامیٹ کر کے سبھوں کو باہم شیر و شکر کر دیا ۱۲ حاشیہ صفحہ لہ صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ قیامت میں کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹا کر کھینچتے جہنم کی طرف لیجائیں گے میں انکو دیکھ کر پہچان لونگا اور فرشتوں سے کہونگا ان کو یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ فرشتے کہیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ لوگ آپ کے دین سے ہمیشہ ایڑیوں پر پھرتے رہے اور مرتد ہو گئے ۱۲

سکہ ابن ابی حاتم نے حضرت امام جعفر سے روایت کی ہے کہ خیر امت سے مراد اہلبیت رسول ہیں

دیکھو تفسیر سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۳ مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوٓا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ

اور جہاں کہیں ہتھے چڑھے ان پر رسوائی کی مار پڑی مگر خدا کے عہد (یا) اور

اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

لوگوں کے عہد کے ذریعہ سے (انکو کہیں پناہ مل گئی) اور پھر پھر پھیر کے خدا کے غضب

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

میں پڑ گئے اور ان پر محتاجی کی مار (الگ) پڑی یہ کیوں (اس سبب سے کہ وہ خدا کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذٰلِكَ بِمَا

آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو (ناحق) قتل کرتے تھے یہ سزا اس کی ہے کہ

عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ (١١٢) لَيْسُوا سَوَآءً ۗ مِّنْ أَهْلِ

انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے گزر گئے تھے اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں

الْكِتٰبِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُونَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ

(بلکہ) اہل کتاب سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ (خدا کے دین پر) اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو

وَهُمْ يَسْجُدُونَ (١١٣) يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

خدا کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں اور وہ برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ

اور اچھے کام کا تو حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں

فِي الْخَيْرٰتِ ۗ وَأُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِينَ (١١٤) وَمَا يَفْعَلُوا

دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں۔ اور جو کچھ بھی نیکی کریں گے

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوهُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ (١١٥) إِنَّ

اس کی ہرگز ناقدری نہ کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا (کے عذاب) سے بچانے میں ہرگز نہ ان کے مال ہی کچھ

ف یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق پر تھے مسلمان ہو گئے تھے جن کے سردار عبداللہ بن سلام تھے اسی وجہ سے خداوند عالم ان لوگوں کو ہرگز یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سے بالکل خالی ہیں نہ وہ حق پر ہیں نہ خدا کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں نہ بدی سے روکتے ہیں نہ نیک کاموں کیطرف جلدی کرتے ہیں ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۗ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾

کام آئیں گے نہ ان کی اولاد اور یہی لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے دنیا

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ

کی چند روزہ زندگی میں یہ لوگ جو کچھ (خلاف شرع) خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اندھیری کی مثل

فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ

ہے جس میں بہت پالا ہو اور وہ ان لوگوں کے کھیت پر جا پڑے جنہوں نے (کفر کی وجہ سے) اپنی جانوں پر

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

ستم ڈھایا ہو اور پھر پالا اسے مار کے ناس کر دے اور خدا نے ان پر ظلم کچھ نہیں کیا بلکہ انہوں نے آپ اپنے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ

اوپر ظلم کیا اے ایماندارو تم اپنے مومنین کے سوا غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ (کیونکہ) یہ غیر لوگ تمہاری بربادی

خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ

میں کچھ اٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ) جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے اتنا ہی یہ لوگ خوش ہوں گے دشمنی تو ان کے

وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ

منہ سے ٹپکتی پڑتی ہے اور جو (بغض و حسد) ان کے دلوں میں بھرا ہے وہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے ہم نے تم سے اپنے

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

احکام صاف صاف بیان کر دیئے ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو (اے لوگو) تم ایسے سیدھے ہو کہ تم تو ان سے الفت رکھتے ہو اور

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ٻ

وہ تمہیں ذرا بھی نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر ایمان رکھتے ہو اور وہ ایسے نہیں ہیں مگر جب

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ

تم سے ملتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾

انگلیاں کاٹتے ہیں اے رسول تم کہو کہ (کاٹا کیا) تم اپنے غصے میں جل مرو جو باتیں تمہارے دلوں

خلاف شرع خرچ

سوائے مومنوں کے کسی کو راز دار مت بناؤ

ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانوں کی خیر خواہانہ فہمائش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا عمدہ سبق دیا ہے کہ جب ان کفار کی تمہارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمہارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمہاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ گھسے پھرو اور انہیں دوست بناؤ اور وہ اسی پردے میں تم پر وار پر وار کرتے جائیں ۱۲

انامل کے اصلی معنی پوروں کے ہیں مگر چونکہ اردو محاورے میں پوروں کا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹ لیا کرتے ہیں اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲ منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ

میں ہیں بیشک خدا ضرور دہ جانتا ہے (ایماندارو) اگر تمکو بھلائی پہونچتی ہے تو انکو برا معلوم ہوتا ہے اور جب تم پر کوئی

يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

بھی مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر تم صبر کیے رہو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو انکا فریب تمہیں

شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ

کچھ بھی ضرر نہ پہنچائیگا کیونکہ خدا تو ان کی کارستانیوں پر حاوی ہے ۔ اور اے رسول! ایک وقت وہ بھی تھا جب

مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ

تم اپنے بال بچوں سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے ۔

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۲۱﴾ إِذْ هَمَّت طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن

اور خدا سب کچھ جانتا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے ٹھان لیا تھا کہ

تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۲﴾

پسپائی کریں اور پھر سنبھل گئے کیونکہ خدا انکا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ

رکھنا چاہیے یقیناً خدا نے جنگ بدر میں تمہاری مدد کی باوجودیکہ تم دشمن کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن

تھے پھر بھی خدا نے فتح دی ۔ پس تم خدا سے ڈرتے رہو تاکہ اسکے شکرگزار بنو ۔ اے رسول! اس وقت تم مومنین

يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ

سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے آسمان سے بھیج

الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿۱۲۴﴾ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

کر تمہاری مدد کرے ہاں ضرور کافی ہے ۔ بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور اس رسول کی مخالفت سے بچو

وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم

اور کفار اپنے اسی جوش میں ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں

منزل ۱

ا۔ جنگ بدر کی شکست فاش نے کفار قریش کے دل میں بغض و حسد کی آگ بھڑکا دی تھی حتی کہ ابوسفیان نے حکم دیدیا کہ اپنی عورتیں مردوں کو رونے نہ دو کیونکہ آنسو نکلنے سے ان کا رنج کم ہو جائیگا غرض ابوسفیان تین ہزار اسوار دو ہزار پیادے اور اپنی عورتیں ہمراہ لیکر مکہ سے نکلا اور مدینہ سے دو کوس کے فاصلہ پر کوہ احد کے دامن میں خیمہ زن ہوا جب حضرت رسول کریم کو خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہیے مگر سعد بن معاذ نے اس سے مخالفت کی اور آخر انہیں کی رائے غالب رہی غرض جب اہل اسلام بقصد جنگ باہر نکلے تو تین سو منافقین کچھ دور جاکر پلٹ آئے بلکہ انصار کے مشہور دو قبیلوں بنو سلمہ اور بنو حارثہ کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا اور یہ لوگ بھی کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیق خدا شامل حال ہوئی اور اپنی جگہ ثابت قدم رہے انہیں کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے ۔ ۱۲ منہ

۲۔ تذکرہ تو تھا جنگ احد کا مگر بیچ میں خدا نے جنگ بدر کا قصہ اسلئے چھیڑ دیا تاکہ مسلمان قوی دل اور دلیر ہو کر لڑیں اور کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگ بدر میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سروسامان اور چند آدمی تھے مگر اسپر بھی خدا نے فرشتوں کے ذریعے سے ان کی مدد کی اور انکو نمایاں فتح اور انکو نمایاں شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے گئے اور ستر آدمی قیدی بنے باقی مکہ کو بھاگ گئے اور یہاں تو پورے سامان سے اہل اسلام مقابلہ

(باقی صفحہ ۱۰۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (۱۲۵) وَمَا جَعَلَهُ

سے تمہاری مدد کریگا جو نشان جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہوں گے اور خدا نے یہ (امداد) صرف

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ط وَمَا

تمہاری خوشی کیلئے کی ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل کو ڈھارس ہو اور (یہ ظاہر ہے) کہ مدد جب

النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (۱۲۶) لِيَقْطَعَ

ہوئی ہے تو خدا ہی کیطرف سے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ مدد کی بھی تو اسلئے

طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

کہ کافروں کے ایک گروہ کو کم کر دے یا ان کو ایسا چوٹ کر دے کہ اپنا سا منہ لیکر نامراد اپنے

خَآئِبِيْنَ (۱۲۷) لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ

گھر واپس چلے جائیں (اے رسول!) تمہارا اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے

عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ (۱۲۸) وَلِلّٰهِ مَا فِي

یا ان کی سزا کرے کیونکہ وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے جسکو چاہے بخش دے اور

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۲۹) ع

جس کی چاہے سزا کرے اور خدا بڑا مہربان بخشنے والا ہے اے ایماندارو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

سود دونا دون کھاتے نہ چلے جاؤ اور خدا سے ڈرو

مُّضٰعَفَةً ص وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱۳۰) ج وَاتَّقُوا

کہ تم چھٹکارا پاؤ اور جہنم کی آگ سے ڈرو جو

النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (۱۳۱) ج وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور خدا اور رسول کی

بقیہ ۱۲۳ اکو نکلے تھے اس کے علاوہ گویا
اپنے گھر ہی تھے مگر اس پر بھی خدا نے وعدہ
کر دیا تھا کہ اگر تم ثابت قدم رہو گے تو پانچ ہزار
فرشتوں کو تمہاری کمک کیلئے بھیجے گا مگر افسوس
کہ ظاہری مسلمانوں نے اس کا خیال نہ کیا
آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی اور بہتیرے
کے دینے پڑے پھر خدا نے مدد کی اور سچے
ایماندار ظاہری مسلمانوں سے الگ ہو گئے
اور کھرے کھوٹے خوب پرکھے گئے ۱۲ منہ

حاشیہ صفحہ ہذا ۱ سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے
مگر چونکہ وہ لوگ اور اب بھی سود در سود
لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس
لئے اس کو الگ منع فرمایا ۱۲ منہ

ع ۹

سعہ ملعا نصرت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى

فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کے (سبب) بخشش

مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

اور جنت کی طرف دوڑ پڑو جس کی وسعت سارے آسمان و زمین کے برابر ہے اور

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

ان پرہیزگاروں کے لیئے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی اور تنگی کے وقت میں بھی (خدا کی

فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ

راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصہ[1] کو روکتے ہیں اور لوگوں کی خطا سے درگزر کرتے

الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

ہیں۔ اور نیکی کرنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے۔ اور لوگ جب (اتفاقاً)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ

اپنے[2] گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا اور

الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ

ہے کون۔ اور جو (قصور) وہ (ناگہانی) کر بیٹھتے تو دیدہ دانستہ اس پر ہٹ نہیں

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ

کرتے۔ ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے

رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ

اور اچھے عمل والوں کی (یہی) کیا خوب (کھری) مزدوری ہے۔ تم سے پہلے بہتیرے واقعات

---

[1] تفاسیر اہل سنت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام اشراف عرب کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں آپ کا خادم سالن کا پیالہ لیئے ہوئے آیا اور آپ کے رعب سے اس کا پاؤں تھرتھرایا۔ حتی کہ وہ لب فرش گر پڑا اور پیالہ مع سالن کے آپ کے چہرہ اور سر پر گرا حضرت نے اسکی طرف دیکھا وہ متحیر ہو کر رہ گیا اور دفعتہ اس کی زبان پر الکاظمین الغیظ جاری ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کر دیا۔ اس نے فوراً والعافین عن الناس کی تلاوت کی آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا۔ اس نے عرض کی واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا۔ اور بعض کتب میں امام حسین اور امام زین العابدین علیہما السلام کے بارے میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں۔۱۲

[2] ابن مسعود نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسول باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ بنی اسرائیل ہم سے افضل تھے کیونکہ جب وہ گناہ کرتے تھے تو ان کے دروازہ پر لکھا جاتا تھا اور وہ اپنے ناک کان کا کفارہ دیکر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کر تمہاری توبہ ہی کفارہ کے واسطے کافی ہے۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

گزر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ

کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا! یہ (جو ہم نے کہا) عام لوگوں کے لیئے تو صرف

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا

بیان (واقعہ) ہے (مگر) اور پرہیزگاروں کیلیئے ہدایت و نصیحت ہے۔ اور (مسلمانو) کاہلی نہ کرو

تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

اور (اس اتفاقی شکست احد سے) کڑھو نہیں (کیونکہ) اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب اور برتر ہوگے

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ

اگر (جنگ احد میں) تم کو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر میں) تمہارے فریق (کفار) کو زخم لگ

مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

چکا ہے۔ (اس پر ان کی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقاتِ زمانہ ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

الٹ پھیر کیا کرتے ہیں اور (یہ اتفاقی شکست اس لیئے تھی) تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو (ظاہری)

شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ

مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجۂ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسولؐ سے) سرتابی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو ثابت قدمی کی وجہ سے نرا کھرا الگ

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

کرلے اور نافرمانوں (بھاگنے والوں) کا ملیا میٹ کردے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

چلے ہی جاؤگے؟ اور کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنہوں نے جہاد کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں

منزل ۱

لہ ایک مرتبہ معاذ بن جبل روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ایک نوجوان خوبصورت دروازہ پر کھڑا روتا ہے اور اذنِ حضوری چاہتا ہے غرض وہ حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے جواب سلام دیکر رونے کا سبب پوچھا اُس نے عرض کی میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اگر اس میں سے تھوڑے سے کا بھی خدا مؤاخذہ کرے تو جہنم کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہو۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تب خدا بخش دیگا اگرچہ گناہ مثل پہاڑ کے ہو کہنے لگا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے آپ نے کہا خدا غفور و رحیم ہے اگرچہ تیرا گناہ ساتوں زمین و دریا ریت اور درختوں کے برابر ہو۔ وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا غفار ہے اگرچہ تیرے گناہ سارے آسمان، ستارے، عرش اور کرسی کے برابر ہوں وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کیا تیرا گناہ خدا سے بھی بڑا ہے یہ سنکر وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ غرض وہ کہنے لگا یا حضرت سات برس سے میں نے مُردہ کا کفن چرانے کا پیشہ اختیار کر رکھا تھا اتفاقاً انصار میں سے ایک شخص کی لڑکی مر گئی میں نے اسی شب کو اسکی لاش قبر سے باہر نکالی اور اس کا کفن لے اس کو برہنہ چھوڑ کر چند قدم چلا ہی تھا کہ شیطان نے مجھے بہکایا اور میں نے اسکے حسن و جمال اور عنفوانِ شباب کو دیکھ کر اسکے ساتھ زنا کیا جب وہاں سے چلا تو وہ عورت بقدرت خدا گویا ہوئی کہ اے کمبخت تو نے ہی مجھ کو مُردوں کے مجمع میں برہنہ چھوڑ کر چلا اب میں قیامت میں اسی طرح ناپاک اٹھونگی اور تو جہنم میں جائیگا۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا تو دور ہو جا ایسا نہ ہو میں بھی تیرے ساتھ جل جاؤں یہ سنکر وہ روتا ہوا نکلا اور چمڑے کا کپڑا پہن اپنے ہاتھوں کو گردن میں باندھ کر جنگل میں چلا گیا اور رو رو کر اپنی حالت بیان کرتا تھا اور اس طرح سے روتا تھا کہ چرند پرند بھی اسکے ساتھ روتے تھے جب اسی حالت میں چالیس دن گزرے تو اس نے عرض کی خداوندا اگر تو نے میری توبہ قبول فرمائی تو اپنے نبی پر وحی فرما کر مجھے فضیحت سے نجات دے ورنہ مجھے دنیا ہی میں آگ بھیج کر جلا کر خاک کر دے۔ تب یہ آیت والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی (باقی ...)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

(بقیہ صفحہ ۱۰۶) اس کے بعد حضرت رسول خود اسکے پاس تشریف لے گئے اور اس کو نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ کا تدارک یوں کیا جاتا ہے۔۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) ل جنگ بدر کے بعد جب مسلمانوں نے شہادت کے درجے اور اس کے فضائل حضرت رسول سے سنے تو بڑی تمنا بھرے لہجہ میں باہم کہتے تھے کہ کاش ہم بھی کسی جنگ میں خدا کی راہ میں اپنی جان دیدیتے اور شہید ہوتے مگر کہنے اور کرنے میں تو ہمیشہ فرق ہوا ہی کرتا ہے خصوصاً جب جان کا سودا ہو۔ چنانچہ جب حضرت رسول نے تین یا پانچ ہزار کفار کے مقابلہ میں اپنے سات سو آدمیوں کی صف آراستہ کی تو مسلمانوں نے آخر میں وہ حرکت کی کہ آخر شیطان نے پکار دیا کہ محمد قتل ہو گئے (معاذ اللہ) اور یہ خبر شدہ شدہ مدینہ تک پہنچی اور جناب سیدہ مضطرب ہو کر احد تک پہنچیں آخر وقت میں تو حضرت علی کے سوا ایک آدمی بھی آپ کی مدد کو دیکھنے میں نہ آتا تھا۔ حضرت علی بھی لڑتے لڑتے تین مرتبہ گھوڑے سے گرے اور ہر دفعہ جبرئیل نے آکر سوار کیا۔ ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔۱۲

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ

ہی تو پہچانا؟ اور تم تو موت کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا کرتے تھے پس اب تو تم نے اس کو اپنی

ع ۱۴ ۵ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۱۴۳ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا

آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب بھی) دیکھ رہے ہو۔ (پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو)۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ

رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ

وآلہ وسلم) تو صرف رسول ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر (محمد) اپنی موت سے

مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ

مر جائیں یا مار ڈالے جائیں تو تم الٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا (بھی)

عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ

تو (سمجھ لو کہ) ہرگز خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا۔

الشّٰكِرِيْنَ ۱۴۴ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں سکتا وقت معین تک ہر ایک کی موت لکھی

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

ہوئی ہے۔ اور جو شخص (اپنے کیے کا) بدلہ دنیا میں چاہے تو ہم اس میں سے دیدیتے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

ہیں۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اسے اسی میں سے دیں گے اور (نعمت ایمان کے

مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۱۴۵ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ

شکر کرنے والوں کو بہت جلد جزائے خیر دیں گے۔ اور (مسلمانو کچھ تم ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گزر

قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ

چکے ہیں جن کے ساتھ بہتیرے اللہ والوں نے (راہ خدا میں) جہاد کیا اور پھر انکو خدا کی راہ میں جو جو

اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا

مصیبت پڑی ہے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

اسْتَكَانُوا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ

(دشمن کے سامنے) گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا اُلفت رکھتا ہے۔ اور (لطف یہ ہے) کہ

قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ

انکا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ دعائیں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ اور اپنے

إِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

کاموں میں ہماری زیادتیاں معاف فرما اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمکو ثابت قدم رکھ اور

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے۔ تو خدا نے ان کو دنیا میں بدلہ (دیا) اور آخرت میں

وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۴۸﴾ ع

اچھا بدلہ عنایت فرمایا۔ اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا (ہی) ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا

اے ایماندارو اگر تم لوگوں نے کافروں کی پیروی کر لی تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو الٹے

يَرُدُّوكُمْ عَلٰٓى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ﴿۱۴۹﴾

پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کرلے جائیں گے پھر اُلٹے تم ہی گھاٹے میں آجاؤ گے۔ (تم کسی

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِينَ ﴿۱۵۰﴾

کی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے اور وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے۔

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ

(تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب لہ کافروں کے دلوں میں جما دیں گے اس لیئے کہ ان

أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَأْوٰىهُمُ

لوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی تو) اس چیز (بُت) کو جسے خدا نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی۔

النَّارُ ۗ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِينَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (بھی کیا) بُرا ٹھکانا ہے۔ اور بیشک خدا نے

لہ جب حضرت علیؑ کی تلوار ذوالفقار سے ابوسفیان کے دانت کھٹے ہو گئے اور باوجود دیکھ وہ تنہا تھے مگر ان کفار کی جم غفیر کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا اور ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی راہ لی تو کچھ دور جا کر اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ ہم لوگوں نے غلطی کی کہ اُحد سے بھاگ آئے اس وقت مسلمان ایک تو معدودے چند اُس پر بھی اِدھر اُدھر متفرق پریشان، اس پر زخمی چلو اب بھی ہم لوگ ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوں اور سب کو تہ تیغ کر دیں۔ مگر ایک علیؑ کی تلوار کی دھاک ان کے دلوں میں وہ مضبوط جگہ پکڑ چکی تھی کہ سب کی ہمت پست ہو گئی اور کسی نے ابوسفیان کی ہمسازی نہ کی۔ اسی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

۱۵ ع ۵ ۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ

(جنگ احد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ سچا کردکھایا تھا جب تم اس کے حکم سے (پہلے ہی حملہ میں) ان

وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ

(کفار) کو خوب قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تمہارے پسند کی چیز (فتح) تمہیں دکھادی اس کے بعد بھی تم نے

اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ

(مال غنیمت دیکھ کر) بزدلاپن کیا اور حکم رسول (مورچہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا کیا اور (رسول کی) نافرمانی کی تم

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

میں سے کچھ تو طالب دنیا ہیں (کہ مال غنیمت کی طرف جھک پڑے) اور کچھ طالب آخرت (کہ رسول پر اپنی جان فدا

لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ

کردی) پھر (بزدلے پن نے) تمہیں ان (کفار) کی طرف سے پھیر دیا اور تم بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس سے خدا کو تمہارا

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى

(ایمان اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (امید بھی) خدا نے تم سے درگزر کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل و کرم کرنے والا

اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ

ہے (مسلمانو) اسوقت کو یاد کرکے شرماؤ جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول

بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ

تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسی کو مڑ کے بھی نہ دیکھتے تھے پس (چونکہ تم نے رسول کو آزردہ کیا)

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

خدا نے بھی تمکو (اس رنج کی سزا میں (شکست کا) رنج دیا تاکہ جب کبھی تمہاری کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت پڑے تو تم رنج کرو

الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ

اور صبر کرنا سیکھو) اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ پھر خدا نے اس رنج کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کی کہ تم میں سے ایک گروہ

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

کو (جو سچے ایماندار تھے) خوب گہری نیند آگئی اور ایک گروہ (جنکو اسوقت بھی جان بچانے کی فکر تھی) جان کے لالے پڑے تھے نہ اونگھا

منزل ۱

ف۱ جب اصحاب رسول افتاں خیزاں رسول کو تنہا چھوڑ اپنی جان بچاکر بھاگتے ہوئے مدینہ پہنچے تو باہم کہنے لگے کہ ہمسے تو خدا اور رسول نے فتح کا وعدہ کیا تھا شکست آخر کیوں ہوئی اسکے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی اور سمجھا دیا کہ اگر تم صبر اور رسول کی تابعداری کرتے تو تم کو فتح ہوتی اسیوجہ سے جبتک تم صبر کیئے رہے تمہاری فتح ہی فتح تھی جب تم نے رسول کی مخالفت کی تو تمکو شکست ہوئی پھر تمہارے بھاگنے کے بعد بھی جو ثابت قدم رہا اسکی آخر فتح ہوئی کھوٹے کھرے الگ ہو گئے۔ ۱۲

ف۲ جنگ احد میں رسول اللہ نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس جوانوں کا افسر بنا کے ایک گھاٹی پر متعین فرمایا تھا اور تاکید کردی تھی کہ خواہ لشکر اسلام کو فتح ہو یا شکست مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور فوج اسلام کو گویا فتح نمایاں حاصل ہوئی ادھر ابو سفیان پر انصار حملہ آور ہوئے اور کفار کو پسپا کردیا ادھر ابن جبیر نے کہیر بار اہ کرکے بھگایا بس پھر کیا تھا فوج اسلام پوری مال غنیمت پر جھک پڑی اب ابن جبیر کے ساتھیوں میں کہاں تاب تھی منہ میں پانی بھر آیا ہر چند ابن جبیر نے روکا رسول اللہ کا قول یاد دلایا مگر یہ کا ہے کو سننے والے تھے غرض سات یا بارہ آدمیوں کے سوا سب چلدیئے آخر خالد بن ولید و عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ بھاگتے ہوئے موقع کو خالی پاکر ابن جبیر کے مقابل ہوئے اور مختصر سی جنگ کے بعد ابن جبیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے اور پوری فوج کفار اہل اسلام پر پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئی حتی کہ فوج اسلام کے قدم اکھڑ گئے اور چند جانثاروں کے سوا سب نے راہ فرار اختیار کی آخر حضرت حمزہ وغیرہ نے شہادت پائی اور حضرت رسول کے دندان مبارک زخمی ہوگئے اس وقت حضرت علی ابو دجانہ بی بی نسیبہ اور اسکے شوہر اور انکے دونوں بیٹے عبداللہ و عمارہ کے سوا سب چلتے ہوئے اور رسول اللہ پیچھے کھڑے بلاتے ہی رہ گئے غرض یہ لوگ بھی شہید ہوئے اور بیچاری نسیبہ بھی بہت زخمی ہوئی اور حضرت علی کے سوا رسول اللہ کی ہمدردی و جان نثاری کو کوئی باقی نہ رہا حضرت جبرئیل نے یہ حال دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ اس کو ہمدردی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کیوں نہ ہو انہ منی وانا منہ اور یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں) حضرت جبرئیل نے فرمایا وانا منکما اور میں آپ دونوں سے ہوں) اسوقت یہ ہاتف غیب آئی لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی۔ دیکھو تاریخ طبری ج ۳ ص ۱۷ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ

(خواہ مخواہ) زمانہ جاہلیت کی ایسی بدگمانیاں کرنے لگے (اور) کہنے لگے بھلا کیا یہ امر (فتح) کچھ بھی ہمارے اختیار

مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي

میں ہے؟ (اے رسولؐ) کہدو ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے (زبان سے تو کہتے ہی ہیں نہیں) یہ اپنے دلوں میں ایسی

أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو) کہتے ہیں کہ اس امر (فتح) میں اگر

لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ

ہمارا کچھ بھی اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسولؐ ان سے) کہدو کہ تم اگر اپنے گھروں

فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ

میں بھی رہتے تو جن کی تقدیر میں لڑکے مرجانا لکھا تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل نکل کے اپنے

مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ

مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اس واسطے کیا گیا) تاکہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اس کا

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

امتحان کرلے (اور لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے صاف کردے اور خدا تو دلوں کا

الصُّدُورِ ﴿١٥٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ

راز خوب جانتا ہے۔ بیشک جس دن (جنگ احد میں) دو جماعتیں آپس میں گتھ گئیں اس دن جو لوگ تم (مسلمانوں)

الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ

میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے بعض گناہوں (مخالفت رسولؐ) کی وجہ سے شیطان

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ

نے بہکاکے ان کے پاؤں اکھاڑ دیئے اور (اسی وقت تو) خدا نے ضرور ان سے درگزر کی۔ بیشک خدا

اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ اے ایماندارو ان لوگوں کے ایسے نہ بنو جو کافر ہوگئے اور جو

(بقیہ صفحہ ۱۰۹) ۳ یہ علم اخلاق کا ایک بہت بڑا گر ہے جسے خداوند عالم نے تعلیم فرمایا ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ اس جنگ میں لشکر اسلام کے علمبردار حضرت علیؑ تھے اور کفار کا طلحہ بن ابوطلحہ دارمی۔ سب سے پہلے ان ہی دونوں میں مٹھ بھیڑ ہوئی حضرت علیؑ نے ایک ہی وار میں اس کو واصل جہنم کیا اس کے بعد ابوسعید بن ابوطلحہ نے علم اٹھایا اس کو بھی آپ نے قتل کیا اس کے بعد باری باری نو آدمیوں نے اسے اٹھایا اور آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوئے آخر صواب نامی ایک حبشی غلام نے ہمت کی اور آپ کے سامنے آیا اور علمبرداری کے عہدہ پر فائز ہوا آخر وہ بھی ٹھنڈا ہوگیا تب ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس نشان کو بلند کیا اور ایک طرف انصار نے قریش پر حملہ کردیا اس کے بعد جو سب کے سب مہاجر و انصار بھاگتے نظر آئے۔ ایک طرف حضرت امیر حمزہؓ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے۔ اتنے میں ہندہ زوجہ ابوسفیان نے ایک حبشی غلام کو اپنے حمل کے وعدہ پر ابھارا کہ تو محمدؐ یا علیؑ یا حمزہؓ کا سر کاٹ لا۔ وہ بولا محمدؐ تک تو میری رسائی نہیں ہو سکتی اور علیؑ سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر حمزہؓ کو قتل کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ کمین گاہ میں جا بیٹھا اور حضرت حمزہؓ بے خبر لڑائی میں مشغول تھے ناگاہ آپ کا پاؤں پھسلا اور وہ ملعون ایک فولادی بنچھ سے آپ پر حملہ آور ہوا اور وہ پہلو کو توڑ کر نکل گئی اور آپ شہید ہوئے۔ وہ مردود آپ کے پاس آیا اور آپ کے شکم کو چاک کرکے آپ کا جگر کاٹ کر ہندہ کے واسطے تحفہ لے گیا اور ہندہ کمبخت نے اس کو چبایا۔ ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

بھائی بند ان کے پردیس میں نکلتے ہیں یا جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں مر گئے) تو ان

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا

کے بارے میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے

مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

جاتے (اور یہ اس وجہ سے کہتے ہیں) تاکہ خدا (اس خیال کو) ان کے دلوں میں (باعث)

حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاللّٰهُ

حسرت بنا دے لہ اور (یوں تو) خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ

خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ یا (اپنی موت سے) مر

اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا

جاؤ تو بیشک خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جس کو تم جمع کرتے ہو

يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ

ضرور بہتر ہے۔ اور اگر تم (اپنی موت سے) مرو یا مارے جاؤ (آخر کار) خدا ہی کی طرف (قبروں سے)

تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ

اٹھائے جاؤ گے۔ (تو اے رسول یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) انکو

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

ملا اور تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ

سے تتر بتر ہو گئے ہوتے پس (اب بھی) تم ان سے در گزر کرو اور انکے لیے مغفرت کی دعا مانگو اور (سابق

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

دستور ظاہرا) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اسپر بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا ہی پر بھروسا رکھو (کیونکہ) جو لوگ

لہ جب جنگ اُحد سے اصحاب رسول بھاگ کر مدینے پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے کہ ہماری تو پہلے ہی سے رائے تھی کہ باہر نکل کر لڑنے کا قصد بھی نہ کرو اپنے گھروں کی آڑ پکڑ کر لڑو مگر رسول نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کا خون کروا دیا۔ اس قسم کی بکواس کا خدا نے ان آیات میں جواب دیدیا کہ فتح و شکست کا اختیار خدا ہی کو ہے موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اور شکست اگر ہوئی تو خود تمہارے شامتِ اعمال سے نہ رسولؐ کی بدتدبیری سے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾ إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَ

خدا پر بھروسا رکھتے ہیں خدا ان کو ضرور دوست رکھتا ہے۔ (مسلمانو یاد رکھو کہ) اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی

إِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ

تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مومنین کو

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ

چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں۔ اور (تمہارا گمان بالکل غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ

أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خیانت کرے۔ اور جو خیانت کرے گا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن وہی چیز (بعینہ خدا کے سامنے)

ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۱﴾

لانا ہوگا۔ پھر ہر شخص اپنے کیئے کا پورا بدلہ بھر پائے گا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند ہو کیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار

اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ

ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف درجوں کے

اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ

ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ خدا نے تو ایمانداروں پر بڑا احسان کیا کہ ان

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

کے واسطے انہیں کی قوم کا ایک رسول بھیجا جو انہیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کے سناتا

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ

ہے اور ان (کی طبیعت) کو پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب (خدا) اور عقل کی

الْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۱۶۴﴾

باتیں سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے ہوئے تھے)

چوری کا عذاب

نصف

لے خدا پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہر تدبیر و بندوبست لغو ہے اور عہدی بن کے بیکار محض ہو جائے کیونکہ بیکاری ایک اخلاقی جرم ہے اور بالکل خلاف شرع ہے اور بیاں ان کا عقیدہ ہے جو ہر تاثیر کا حصر خدا ہی کی ذات میں کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو رسول کا آنا جنگ احزاب میں خندق کھدوانا آلات حرب سے آراستہ ہونا ہجرت کرنا سپر سے تلوار روکنا کھانا پکوانا وغیرہ وغیرہ سب لغو ہو جائے حضرت یوسف یا حضرت موسیٰ کا ملکی مالی انتظام سب عبث ہو جائے بلکہ توکل کے دو معنی ہیں اسباب دنیا پر اتنا مغرور نہ ہو کہ اصلی مسبب الاسباب کو بھول جائے کیونکہ اس کے لیئے ہر وقت ممکن ہے کہ چیزوں کی تاثیر بدل دے مثلاً ہری کو ورم کو زائل کرتی ہے پھر بعض لوگوں کو مدتوں چلاتے چلے جاؤ اور خاک نفع نہیں ہوتا جس پر بھروسہ ہو تو جتنی تدبیریں اس نے شرع اور عقل کی زبانی بتائی ہیں انپر عمل کرے اور انسانی تدبیروں کی حد سے گزر کر حیوانی غیر عقلی تدبیروں کے احاطہ میں قدم نہ ڈالے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ لے شاید یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں تقسیم کے واسطے سب مال ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا کہ اس میں سے ایک کملی یا لنگی گم ہو گئی تو کسی بدنیت نے حضرت رسولؐ کی طرف شبہ کیا تھا اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دیدیا ہے اور پھر چوری کرنے کا عذاب بھی بیان کر دیا چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میں تم سے کسی کے گلے میں اونٹ لٹکتا ہوا دیکھوں گا اور اونٹ بولتا ہوگا اور وہ شخص مجھ سے فریاد کرے گا اور میں کہوں گا کہ میں نے تم تک حکم خدا پہنچا دیا تھا دنیا میں تو میرا کہنا نہ مانا آج میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور دوسری حدیث میں ہے اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصب دبا لیگا تو وہ زمین قیامت میں ایک [illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا

کیا جب تم پر (جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جس کی دو چند مصیبت تم (کفار پر) ڈال چکے تھے تو (گھبرا کے)

قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

کہنے لگے یہ (آفت) کہاں سے آگئی (اے رسول) تم کہدو کہ یہ تو خود تمہاری ہی طرف سے ہے (نہ رسول کی)

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى

مخالفت کرتے نہ سزا ہوتی) بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن دو جماعتیں (جنگ احد میں) آپس میں گتھ گئیں اس دن

الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ

تم پر جو مصیبت پڑی وہ (تمہاری شرارت کی وجہ سے) خدا کے اذن سے (آئی) اور تاکہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے

الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ

اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی) اپنے

اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ

دشمن کو ہٹا دو تو کہنے لگے (اسے کیا کہیں) اگر ہم لڑنا جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے یہ لوگ اس دن

لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ

بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ قریب تھے اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے ہیں جو ان کے دل میں

بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

(خاک) نہیں ہوتیں اور جسے وہ چھپاتے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے (یہ وہی لوگ ہیں) جو

يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ

(آپ جہاد سے) گھر میں بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے کاش ہماری پیروی

أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ

کرتے تو نہ مارے جاتے (اے رسول ان سے) کہو (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ذرا اپنی جان سے موت

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا

کو تو ٹال دو اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ

ف۱ کیونکہ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور جنگ بدر میں ستر کفار قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے یوں دو گنے ہو گئے ۱۲

ف۲ نہ کہ رسول کو تنہا چھوڑ...... کے بھاگتے اور نہ ان کی مخالفت کرتے نہ مارے پڑتے ۱۲

ف۳ منافقین چونکہ یہ کہہ کر جنگ احد کے راستے سے پلٹ آئے تھے کہ اب آج تو لڑائی ہو گی نہیں جا کے کیا کریں اور یہ صرف مکاری تھی کیونکہ وہ دل سے خوب جانتے تھے کہ لڑائی ضرور ہو گی وہ سمجھتے تھے کہ کفار اتنی دور دراز مسافت کو طے کر کے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کے آئے ہیں تو ضرور لڑائی ہو گی اسی کو خدا نے واضح کر دیا جو ان کے دل میں ہے خدا اسکو خوب جانتا ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ۭ بَلْ أَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿۱۶۹﴾

نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے (رجاگتے موجود) ہیں اپنے پروردگار کے ہاں سے (وہ طرح طرح کی) روزی پاتے

فَرِحِينَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُونَ

ہیں اور خدا نے جو جو فضل و کرم ان پر کیا ہے اس (کی خوشی) سے پھولے نہیں سماتے اور

بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ أَلَّا خَوْفٌ

جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت یہ خیال کرکے خوشیاں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ

مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو) ان پر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ آزردہ خاطر ہونگے۔ خدا کی نعمت اور اس کے فضل

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

(و کرم) اور اس بات کی خوشخبری پاکر کہ خدا مومنین کے ثواب کو برباد نہیں کرتا نہال ہو رہے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۱﴾ ۚ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ

ہیں۔ (جنگ احد میں) جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی خدا اور رسول کا کہنا مانا ان میں

بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۭ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ

سے جن لوگوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی (سب کے لئے نہیں صرف) ان کے لئے

وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

بڑا ثواب ہے۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان سے لوگوں نے (آکر) کہنا شروع کیا کہ (دشمن)

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ

لوگوں نے تمہارے (مقابلہ کے) واسطے (بڑا لشکر) جمع کیا ہے پس ان سے ڈرتے رہو (تو بجائے خوف کے) انکا ایمان

وَّقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوا

اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے (ہو گا بھی) خدا ہمارے واسطے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ پھر (یہ لوگ) ہمت

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوۗءٌ ۙ

کرکے گئے مگر (جب لڑائی نہ ہوئی تو) یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ (اپنے گھر) واپس آئے اور انہیں کوئی

منزل ۱

لہ یہ شہداء راہ خدا کا ذکر ہے پھر انکا وسیلہ چاہنا مردوں سے وسیلہ چاہنا کب ہوا۔ ان کے علاوہ متبرک اور مقرب بارگاہ خداوندی مردوں کو وسیلہ قرار دینے میں کیا نقصان خصوصاً پیغمبر یا امام جو ہادیان دین تھے۔

۲ جب حضرت رسول احد سے مدینہ میں تشریف لائے تو جبرئیل یہ حکم خدا لیکر نازل ہوئے کہ ابوسفیان کا پیچھا کئے چلے جاؤ مگر آپ کے ساتھ صرف زخمی لوگ ہوں۔ غرض آپ بہ حسب الحکم چند اصحاب خاص کو جو زخمی تھے لیکر روانہ ہوئے اور مقام حمراء الاسد پر جا کر ٹھہرے اور کفار مقام روحا میں ٹھہرے ہوئے تھے اور انکا ارادہ تھا کہ پلٹ کر مدینہ جائیں اور پھر مسلمانوں کو تہ تیغ کریں۔ ابوسعید خزاعی نے حضرت رسول سے عرض کی کہ اب جانبازوں کا رنج مجھے گوارا نہیں۔ اب انہیں راحت دینی چاہیئے یہ کہہ کے خود بڑھ کر ابوسفیان سے ملے اور اسے دھمکی دے دی کہ حضرت بڑا جرار لشکر لیئے ہوئے تیرے پیچھے چلے آتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ ڈر کے مارے مکہ کو بھاگا مگر چلتے چلاتے نعیم ابن مسعود اشجعی کو جو مدینہ جا رہا تھا لالچ دی اور کہا کہ اگر تو محمدؐ کے لشکر میں جا کر یہ کہہ دے کہ کفار قریش کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ تو میں دس اونٹ کا بار خرما اور سوکھے انگور تجھ کو انعام میں دونگا جب نعیم یہ خبر لیکر آپ کے لشکر میں آیا تو اس کے جواب میں حضرت علی نے فوراً فرمادیا کہ ہم پروا نہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل" خدا کو ہر بات پر قدرت ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ (۱۷۴)

برائی چھو بھی نہیں گئی اور خدا کی خوشنودی کے پابند رہے اور خدا بڑا فضل کرنے والا ہے

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ

یہ (خبر) بس شیطان تھا جو صرف اپنے دوستوں کو (رسول کا ساتھ دینے سے) ڈراتا ہے۔ پس تم ان سے تو

وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۱۷۵) وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ

ڈرو نہیں اگر سچے تم مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو (اے رسولؐ) لوگ کفر کی اعانت میں

يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ

پیشقدمی کر جاتے ہیں ان کی وجہ سے تم رنج نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے

يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ

(بلکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہ قرار دے اور ان کے لیئے بڑا (سخت)

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۷۶) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ

عذاب ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر خرید لیا، وہ ہرگز خدا کا کچھ بھی

بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

نہیں بگاڑیں گے (بلکہ آپ اپنا) اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے

أَلِيمٌ (۱۷۷) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ہرگز یہ نہ خیال کریں کہ ہم نے جو انکو مہلت و فارغ البالی

خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

دے رکھی ہے وہ انکے حق میں بہتر ہے (حالانکہ) ہم نے مہلت و فارغ البالی صرف اس وجہ سے دی ہے تاکہ وہ اور خوب گناہ

عَذَابٌ مُهِينٌ (۱۷۸) مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ

کریں، اور (آخر) ان کے لیئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ برے بھلے کی تمیز کیئے

عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَ

بغیر جس حالت پہ تم ہو اسی حالت پر مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی

(بقیہ از ص۱۱۴) حضرت علیؑ کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اسی قول کی حکایت کردی اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو کتاب ابن مردویہ۔ پھر جبرئیلؑ نے آپ کو یہ خبر پہنچادی کہ کفار مکہ چلے گئے آپ بھی مدینہ واپس جائیے۔ تب آپ مدینہ واپس تشریف لائے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ
باتیں بتا دے۔ مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کے

مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ
واسطے) چن لیتا ہے۔ پس خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (١٧٩) وَلَا يَحْسَبَنَّ
پرہیزگاری کرو گے تو تمہارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے۔ اور جن لوگوں کو خدا نے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ
اپنے فضل (وکرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں

خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا
کہ یہ ان کے لیئے (کچھ) بہتر ہوگا۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے کیونکہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں

بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائیگا اور سارے آسمان اور زمین کی

الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (١٨٠) ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
میراث خدا ہی کی ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ جو لوگ (یہود) یہ کہتے ہیں کہ

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ
خدا تو کنگال ہے اور ہم بڑے مالدار ہیں خدا نے ان کی یہ بکواس سنی ان لوگوں نے جو کچھ کیا اس کو اور

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ
ان کا پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا۔ ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں۔ اور (آج تو جو جی میں آئے کہیں مگر قیامت

نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (١٨١) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
کے دن) ہم کہیں گے کہ (اچھا تو لو اپنی شرارت کے عوض میں) جلانے والے عذاب کا مزا چکھو یہ انہی کاموں کا

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (١٨٢)
بدلہ ہے جنکو تمہارے ہاتھوں نے (زاد آخرت بنا کے) پہلے سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی (اپنے) بندوں پر

منزل ۱

ف۱ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس طرح آدمؑ کی تمام اولاد کو خدا نے حضرت آدمؑ کو دکھلا دیا تھا اسی طرح میری امت کو مجھ پر ظاہر کرکے مجھے مطلع کردیا ہے کہ ان میں کون اسلام قبول کریگا اور کون گمراہ رہیگا۔ یہ سنکر منافقین کہنے لگے تعجب ہے کہ محمدؐ کو معدومات کا تو علم ہے اور ہماری دلی باتوں کی خبر نہیں۔ اگر معلوم ہے تو بتادیں کہ ہم میں کون خالص مومن اور کون منافق ہے جب آپکو یہ خبر معلوم ہوئی تو منبر پر تشریف لیگئے اور حمد خدا کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے مرتبہ کو نہیں پہچانتے اگر تم مجھ سے پوچھیں کہ آج سے قیامت تک کیا ہونیوالا ہے تو میں بتادوں۔ عبداللہ بن حذافہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ وہ کون ہے جو اس سے انکار کرے آپنے فرمایا حذافہ اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ف۲ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو خدا دولت عطا فرمائے اور وہ بخل کی وجہ سے اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کی صورت بنا دیگا جسکے سر پر زہر کی شدت سے بال نہ ہونگے اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہونگے اور اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیگا اور یہ سانپ اس کے چہرے کو اپنے منہ میں لیگا اور اس کی زبان باہر نکال کر کہے گا میں وہ مال ہوں جس سے تو محتاجوں پر فخر کرتا تھا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ

ظلم کرنے والا نہیں (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے تو ہم سے عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی (رسول)

لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ

ہمیں یہ (معجزہ) نہ دکھادے کہ وہ قربانی کرے اور اس کو (آسمانی) آگ آکر چٹ کر جائے[۱] اس وقت

قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ

تک ہم ایمان نہ لائیں (اے رسولؐ تم کہدو کہ بھلا یہ تو بتاؤ) بہتیرے پیغمبر مجھ سے قبل تمہارے پاس

قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۸۳

واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت) فرمائش کی ہے (وہ بھی) لیکر آئے پھر تم اگر اپنے دعوی

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

میں) سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا۔ (اے رسولؐ) اگر وہ اسپر بھی تمہیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ نہ ہو کیونکہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۱۸۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے اور صحیفے اور نورانی کتاب لیکر آچکے ہیں (مگر) پھر بھی لوگوں نے آخر

الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ

جھٹلا ہی چھوڑا ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور تم لوگ قیامت کے دن (اپنے کیئے کا) پورا

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا

پورا بدلہ بھر پاؤ گے پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور بہشت میں پہنچایا گیا بس وہی کامیاب ہوا۔

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ

اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔ (مسلمانو) تمہارے مالوں اور

اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

تمہاری جانوں کا تم سے ضرور امتحان لیا جائے گا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ

دی جاچکی ہے (یہود و نصاریٰ) ان سے اور مشرکین سے بہت سی دُکھ درد کی باتیں

منزل ۱

[۱] یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے ایکمرتبہ حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعوی کرتے ہیں حالانکہ خدا نے ہم سے یہ عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی رسول یہ معجزہ نہ دکھلائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں قربانی کرے اور ایک آسمانی آگ اُسے جلا جائے اسوقت تک ہم اسپر ایمان نہ لائیں۔ اسکے جواب میں خدا نے اپنے رسول سے کہلادیا کہ ہم سے پہلے پیغمبر تو ایسے بہتیرے معجزات بلکہ یہ خاص معجزہ بھی دکھلا چکے تھے پھر تمہارے بزرگ کیوں نہ ایمان لائے ایمان لانا کیسا تم لوگوں نے تو انہیں باوجود ایسے معجزات دیکھنے کے مار ڈالا۔ یہاں یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت نے یہ معجزہ دکھلا کر انکی حجت تمام کیوں نہ کر دی اسکا جواب یہ ہے۔ کہ وہاں تو ایمان لانا مقصود ہی نہ تھا خواہ مخواہ کی چھیڑ تھی اگر حضرتؐ یہ معجزہ دکھا بھی دیتے تو کوئی دوسری نئی نکلتی اور کوئی نئی اونچ نیچ کی سوجھتی اسکے علاوہ اس طریقہ میں قربانی کا عبث ضائع جانا لازم آتا ہے ہماری شریعت بلکہ عقل اسکو ناجائز سمجھتی ہے اس کا مصرف شریعت نے یہ قرار دیا ہے کہ غربا مومنین کا بھلا ہو انکے دو ایک وقت کی قوت لایموت کا سامان ہو جائے اور نبوت کی دلیلیں تو دوسری بہت کافی موجود تھیں مگر خواہ مخواہ کی ضد کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲

[۲] امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب صور پھونکا جائیگا تو پہلے اہل زمین مر جائیں گے اسکے بعد اہل آسمان اسوقت خدا عزرائیلؑ سے پوچھے گا اب کون باقی ہے عزرائیل ملک الموت عرض کرینگے میں جبرئیل اور میکائیل اور حاملانِ عرش۔ حکم ہوگا جبرئیل و میکائیل بھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

تمہیں ضرور سنی پڑیں گی اور اگر تم (ان مصیبتوں کو) جھیل جاؤگے اور پرہیزگاری کرتے رہوگے تو

الْاُمُوْرِ ۱۸۶ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ اور اے رسول انکو وہ وقت تو یاد دلاؤ جب خدا نے ان اہل کتاب سے

الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ

عہد و پیمان لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا۔ اور (خبردار) اسکی کوئی بات چھپانا نہیں

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ

مگر ان لوگوں نے (ذرا بھی خیال نہ کیا) اور اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلہ میں (بس) تھوڑی سی قیمت

مَا يَشْتَرُوْنَ ۱۸۷ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

حاصل کر لی پس یہ کیا ہی برا (سودا) ہے جو یہ لوگ خرید رہے ہیں (اے رسول) تم انہیں خیال میں بھی نہ لانا جو

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا

اپنی کارستانی پر اترائے جاتے ہیں۔ اور کیا کرایا خاک نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں۔ پس تم ہرگز

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

یہ نہ خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ۱۸۸ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

ہے۔ اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے۔ اور خدا ہی ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۸۹ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

چیز پر قادر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

پیدائش اور رات و دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے (قدرت خدا کی)

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۱۹۰ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے (غرض ہر حال میں)

(بقیہ از صفحہ ۱۱۷) مر جائیں۔ ملک الموت عرض کرینگے خداوندا تیرے امین ہی حکم ہوگا آج کوئی جاندار باقی نہ رہے گا۔ جب جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے تب حاملان عرش کو بھی موت کا حکم ہوگا۔ غرض انکا بھی قصہ تمام ہو جائے گا۔ اسوقت ملک الموت غمگین صورت خدا کے سامنے کھڑے ہونگے آواز غیب آئیگی اے ملک الموت اب کون باقی ہے عرض کرینگے صرف میں۔ حکم ہوگا اچھا تم بھی مر جاؤ یہ حکم ہوتے ہی وہ بھی چل بسیں گے۔ اللہ اکبر جل جلالہ ؎

دنیا میں کوئی باقی رہیگا نہ ذی حیات
سب کے لئے خدا نے لکھی ہے یہاں ممات
پھر کس لئے لگاتے ہو دل اس جہان سے
دنیا کی زندگی کو نہیں جب کوئی ثبات ۱۲

۱؎ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جبتک خدا نے علماء سے علم دین کی تعلیم کا عہد نہ لیا اسوقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد نہ لیا۔ پس علماء پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں تک پہنچائیں۔ اور جاہلوں پر واجب ہے کہ انکی پیروی کریں اور سیکھیں ۱۲

۲؎ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے یہ وعدے کیئے کہ اگر کفار سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور شریک جہاد ہونگے اور تمہاری مدد کرینگے مگر وقت پر گھر ہی بیٹھ کے بغلیں بجانے۔ اور اترانے لگے کہ ہم خوب تو وہ بچ گئے اور جب حضرت جہاد سے پلٹتے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے کہ ہمیں فلاں سبب سے (باقی بر صفحہ ۱۱۹)

ع ۱۹ / ۹ / ۱۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کرتے ہیں اور (بے ساختہ)

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا

کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے اس کو بے کار پیدا نہیں کیا تو (فعل عبث سے)

خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

پاک ﴿و﴾ پاکیزہ ہے۔ پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے

النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ

پالنے والے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا تو یقیناً اسے رسوا کر ڈالا

اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ

اور ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پالنے والے

اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

(جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبر) کو سنا کہ وہ ایمان کے واسطے یوں پکارتا تھا کہ اپنے

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔ پس اے ہمارے پالنے والے ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور

عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ (دنیا سے) اٹھا لے اور اے پالنے والے

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا

الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ

نہ کر۔ تو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی۔

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

(اور فرمایا کہ) ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے مرد ہو یا

منزل ۱

(بقیہ از ص۱۱۸)

شریک نہ ہو سکا اور پھر تعریف کی امید رکھتے۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

ف احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نماز تہجد کی تعقیب پڑھ کر تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے بغیر آسمان کے ستون کے کیونکر قائم کئے اور پھر ان کو ستاروں سے کیونکر آراستہ کیا اور پرتلے زمین کے سات طبقے پانی پر کیونکر بچھائے سو ہی طرح طرح کے جانور زمین پر پھراتا ہے قسم قسم کے درخت اگاتا ہے جاری چشمے جاری کرتا ہے اس پر پہاڑ قائم کیئے جن میں انواع اقسام کے چمکتے بیش بہا جواہرات پیدا کیئے اور پھر انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر کسی کامل قادر حکیم کے نہیں بنیں اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ایک سال کی عبادت بلکہ ساٹھ برس سے افضل ہے مگر وہی فکر جو خدا کی قدرت و صنعت وغیرہ میں ہو نہ ادھر ادھر کی فکر۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ

عورت کے (اسمیں کچھ کسی کو خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو۔ جو لوگ

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ

(ہمارے لیئے) وطن آوارہ ہوئے اور شہر بدر کیئے گئے اور انہوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اٹھائیں

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

اور (کفار سے) جنگ کی اور شہید ہوئے میں ان کی برائیوں سے ضرور درگزر کرونگا اور انہیں

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بہشت کے ان باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے ہاں یہ

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

ان کے کیئے کا بدلہ ہے اور خدا (ایسا ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے۔

عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ

(اے رسول) کافروں کا شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمہیں دھوکہ میں

تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ

نہ ڈالے یہ چند روزہ فائدہ ہے۔ پھر تو (آخر کار) ان کا

قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ مگر جن لوگوں نے اپنے

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ خدا کی طرف سے

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

انکی دعوت ہے۔ اور جو (ساز و سامان) خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کیواسطے (دنیا سے) کہیں

النصف

ف ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت علیؑ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ اور فاطمہ زہراؑ اور فاطمہ بنت زبیر وغیرہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں جب منزل صحنان پر پہنچے تو ایک شب ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام راستہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکر خدا میں گزار دی اور جس منزل پر پہنچے اُن کی یہی حالت رہی یہاں تو اُن کی یہ کیفیت تھی، وہاں خدا کو ان کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور ذکر سے مراد علیؑ ابن ابی طالب اور اُنثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم من بعض سے علیؑ ابن ابی طالب اور فاطمہ بنت اسد کی طرف اشارہ ہے - ۱۲

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ
بہتر ہے اور اہل کتاب لہ میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور

أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا
جو (کتاب) اُن پر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں

يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾
ان کے پروردگار کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ بیشک خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ
اے ایماندارو (دین کی) تکلیفوں کو جھیلو اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو اور (جہاد کیلئے)

رَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع
کمریں کس لو۔ اور خدا ہی سے ڈرو تاکہ تم اپنی دلی مرادیں پاؤ۔

سُوْرَةُ النِّسَاۗءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا
سورۃ نساء لہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
اے لوگو اپنے اس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ اور

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا
(وہ اسطرح کہ پہلے ان (کی باقی مٹی) سے انکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انہیں دو

رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ
(میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے سہ اور اس خدا سے ڈرو جسکے

منزل ۱

لہ جب نجاشی بادشاہ حبش جو حضرت رسول پر غائبانہ ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرت جبرئیل نے آکر خبر دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں یہ کہہ کر آپ جنت البقیع تشریف لائے اور خدا نے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیئے آپ نے اسپر نماز جنازہ پڑھی اسپر منافقین نے یہ طعنہ زنی کی کہ محمد ایک نصرانی اپر دیکھے نماز پڑھتے ہیں انکے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

سہ اس سورۃ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ انکے چند امور یہ ہیں: پرہیزگاری اختیار کرنا، خلقت انسان، مال یتیم کھانے کی ممانعت، چار نکاح کی اجازت، مہر کی ادائگی کا حکم، ترکہ کی تقسیم، بدکار عورت بدکار مرد کی سزا، بیبیوں سے مال واپس لینے کی ممانعت، حرام عورتوں کی تعداد، متعہ کا حکم، غصب کی ممانعت، قتل کا عذاب، عورتوں پر مردوں کی فضیلت، سرکش عورتوں کے اصلاح کی ترکیب، قیامت میں کفار کی تمنا، نشہ میں نماز کی ممانعت، غسل و تیمم، یہود کی شرارت، شرک کا نہ معاف ہونا، عدل کا حکم، اولی الامر کی طاعت، جہاد میں تنہا تنہا اور تنہا جانے کی ممانعت، موت کا یقینی آنا، سلام کے جواب کا وجوب، صلح کے بعد لڑنے کی ممانعت، قتل کا کفارہ، مجاہدین کی فضیلت، ہجرت نہ کرنیوالوں کی مذمت، سفر اور خوف میں نماز کی قصر، سرگوشی کی مذمت، کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت، حضرت عیسیٰ کا قصہ، کلالہ کا حکم واللہ اعلم ۱۲

سہ پہلا اختلاف تو یہ ہے کہ حوا کی پیدائش کیونکر ہوئی بعض کا خیال ہے کہ حضرت آدم کی پسلی سے مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس صورت میں حضرت حوا گویا حضرت آدم کی جزو بدن ہوئیں اور اسکو عقل سلیم کسی طرح قبول نہیں کر سکتی ۱۲

خلقت انسان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَاٰتُوا

وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے بھی (ڈرو) بیشک خدا تمہاری دیکھ بھال میں

الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪

ہے۔ اور یتیموں کو انکے مال دے دو اور بری چیز (مال حرام) کو بھلی چیز (مال حلال) کے بدلے میں نہ لو۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ چکھ جاؤ کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تم کو

حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى

اندیشہ ہو کہ (نکاح کر کے) تم یتیم لڑکیوں (کی رکھ رکھاؤ) میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

عورتوں سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار سے نکاح کر دو پھر اگر تمہیں

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا

اسکا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو۔

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ③ وَاٰتُوا

یا جو (لونڈی) تمہاری زر خرید ہو اسی پر قناعت کرو، یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین

النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ

قیاس ہے اور عورتوں کو انکے مہر خوشی خوشی دے ڈالو پھر اگر وہ خوشی خوشی تمہیں کچھ چھوڑ دیں تو

شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ④ وَلَا تُؤْتُوا

شوق سے نوش جان کھاؤ پیو۔ اور اپنے وہ مال جن پر خدا نے تمہاری گزران

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ

قرار دی ہے بے وقوفوں (نا سمجھ یتیم) کو نہ دے بیٹھو۔ ہاں اس میں سے انہیں کھلاؤ اور

ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤

انکو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں) اور ان سے (شوق سے) اچھی طرح بات کرو۔

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۲۱) کہ جو جنہ ویلن ہو اسکو زوجہ قرار دے۔ اور اسکے علاوہ اسمیں خدا کا ایک گونہ عجز لازم آتا ہے پھر اسمیں اختلاف ہے کہ ان دونوں کی نسل کیونکر بڑھی بعض اہل اسلام کا یہ خیال ہے کہ حضرت حوا کو ہر دفعہ جوڑ والے بچے ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے حتی کہ اسی طرح ستر جوڑے پیدا ہوئے اور ایکدفعہ کی بیٹی اور ایکدفعہ کے بیٹے سے باہم شادیاں ہوئیں اور یوں نسل بڑھی لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی بہن میں باہم نکاح ہو بلکہ حق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیث پیدا ہوئے اور دوبارہ حضرت یافث پیدا ہوئے اور خدا نے پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد ایک حور کو جسکا نام نزلہ تھا بھیجا اور اس سے حضرت شیث کا نکاح ہوا۔ اور دوسرے دن ایک حور کو بھیجا اسکا نام منزلہ تھا اس سے یافث کا نکاح ہوا۔ شیث کے یہاں بیٹا ہوا اور یافث کے یہاں بیٹی ہوئی اور دونوں میں نکاح ہوا اور یوں نسل جاری ہوئی ۱۲

لے اس مسئلہ پر مخالفین اور اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات کا انگریزوں کی تقلید میں اعتراض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں قوت شہوانیہ زیادہ دیگی ہے پھر یہ الٹی گنگا کیوں بہائی گئی حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ شہوت کا دارومدار قوت پر ہے پھر جو شخص خلقتاً کمزور ہو اس میں شہوت زیادہ کہاں سے پھٹ پڑے گی۔ اس غلطی کی خاص وجہ یہ ہے کہ مردوں کا حال انزال کے بعد محسوس ہوتا ہے اور عورتوں کی عدم شہوت کا حال کسی خاص علامت کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا اس وجہ سے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسکی شہوت باقی ہے آگے ختم کہ۔ باقی بر صفحہ ۱۲۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
اور یتیموں کو کاروبار میں لگائے رہو یہانتک کہ بیاہنے کے قابل ہوں پھر (اسوقت) تم انہیں
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ
(ایک مہینہ کا خرچ انکے ہاتھ سے کرا کے) اگر ہوشیار پاؤ تو انکا مال انکے حوالہ کردو اور (خبردار)
اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا
ایسا نہ کرنا کہ اس خوف سے کہیں یہ بڑے ہو جائینگے فضول خرچی کر کے جھٹ پٹ انکا مال چٹ کر جاؤ۔ اور
فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
جو (ولی یا سرپرست) دولتمند ہو تو وہ (مال یتیم اپنے صرف میں لانے سے) بچتا رہے۔ اور (ہاں) جو محتاج ہو
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى
وہ البتہ (واجبی واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔ پس جب انکے مال انکے حوالہ کرنے لگو تو
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
لوگوں کو انکا گواہ بنالو اور (یوں تو) حساب لینے کو خدا کافی ہے ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکہ میں
وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ
کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکہ میں کچھ حصہ
الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٧﴾
خاص [1] عورتوں کا بھی ہے خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ (ہر شخص کا حصہ (ہماری طرف سے) مقرر کیا ہوا
وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ
ہے۔ اور جب (ترکہ کی) تقسیم کے وقت (وہ) قرابتدار (جن کا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَ
محتاج لوگ آجائیں تو انہیں بھی کچھ اس میں سے دیدو اور انسے اچھی طرح (عنوان شائستہ سے) بات
لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا
[illegible] کو ڈرنا (اور خیال کرنا) چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد [illegible]

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۲۲) عورتوں میں مردوں کی نسبت شہوت بہت کم ہی محسوس ہوتی ہے دوسری بات ہے اسکے علاوہ عورتیں ہر مہینہ میں چھ سات بلکہ دس دن ضرور بیکار ہو جاتی ہیں اور پھر جب حاملہ ہوئیں تو مہینے حمل کے اور ڈیڑھ برس ایام رضاعت کے یوں بیکار گئے کیونکہ حمل میں عورتوں کو جماع سے نفرت ہو جاتی ہے اور ضرر بھی ہوتا ہے اور رضاعت کے زمانہ میں بچہ کو نقصان الگ پہنچتا ہے وہ خود کمزور الگ رہتی ہی پھر اتنے زمانہ تک مرد صبر تو کر سکتا نہیں خواہ مخواہ دوسری عورت کی ضرورت ہوگی۔ اگر دو عورتیں ہیں تب بھی اکثر ایسا ہوا ہے کہ دونوں حاملہ ہیں۔ لیکن تجربہ اسکا شاہد ہے کہ جب چار عورتیں ہوتی ہیں تو ایک نہ ایک ضرور خالی رہتی ہے اور اس سے مرد کا کام چلتا ہے اسکے علاوہ اب تو مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں کی نسبت چوگنی ہے پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے تعلق پیدا کریں گی۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ترکہ میں سے کچھ نہ دیتے تھے ان کا قول یہ تھا کہ مال کا مستحق بس وہی شخص ہے جو دشمن سے مقابلہ کر سکے جب حضرت ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو یہی قانون وہاں بھی جاری تھا اتفاقاً ایک عورت آپ کے پاس آئی اور عرض کی یا حضرت میرے شوہر نے بہت سامال چھوڑ کر انتقال کیا ہے اور اسکے چچا زاد بھائیوں نے اسپر قبضہ کر لیا ہے اور اس کی یہ تین لڑکیاں ہیں جنکا کوئی سہارا نہیں۔ آپ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان لوگوں نے [illegible] پیش [illegible] کر [illegible] تی [illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (۹)

ننھے ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو انپر (کسقدر) ترس آتا پس انکو (غریب بچوں پر سختی کرتے ہیں) خدا سے ڈرنا چاہیے

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ

اور اُنسے سیدھی طرح بات کرنی چاہیے۔ جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے

فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (۱۰) يُوصِيكُمُ

پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں۔ اور عنقریب جہنم واصل ہونگے۔ (مسلمانو) خدا تمہاری اولاد کے

اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ

حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر (میت کی اولادیں)

كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ

صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو) یا (دو سے) زیادہ تو انکا (مقرر حصہ) کل ترکہ کی دو تہائی ہے اور

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

اگر ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا ہے۔ اور میت کے باپ ماں ہر ایک کا اگر میت کی کوئی اولاد

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ

موجود ہو تو مال متروکہ میں سے معین (خاص چیز دل ہیں) چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو

لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ

اور اُس کے صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو انکا ایک معین (خاص چیز دنیں) تہائی ہے اور باقی باپ کا

إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا

لیکن اگر میت کے (حقیقی یا سوتیلے) بھائی بھی موجود ہوں تو (اگرچہ انہیں کچھ نہ ملے گا) اسوقت انکا حصہ

أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

چھٹا ہی ہوگا (اور وہ بھی) میت نے جسکے بارے میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد (۱۱)

لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

تمہارے باپ ہوں یا بیٹے تم تو یہ نہیں جانتے ہو کہ ان میں سے کون تمہاری نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے (یہ حکم سب خدا کے ٹھیرائے ہوئے ہیں)

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۲۳)

اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا۔ افسوس اس کے خلاف ہمارے ملک میں بھی ہندوؤں کی تقلید میں وہی بیہودہ اور غلط رواج جاری ہے اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ خدا انپر رحم کرے اور توفیق دے کہ اس مواخذہ سے بچنے کی کوشش کریں ۱۲

۱ حضرت رسول صلعم فرماتے ہیں کہ شب معراج کو جب میں آسمان پر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ انکے منہ میں ٹھونسی جاتی ہے اور نیچے سے نکل جاتی ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یتیم کا مال کھانیوالے دوہرے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دنیا میں مختلف بلاؤں کا سامنا اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑنا ۱۲

۲ مرد کے دوہرا حصہ پانے کا یہی سبب ہے کہ اسے اپنا پیٹ پالنا الگ، بیوی کا روٹی کپڑا الگ۔ عورت پر کسی کا روٹی کپڑا فرض نہیں ہے اس کے علاوہ اگر ماں باپ کے مال سے حصہ کچھ کم ملا تو شوہر کی طرف سے مہر اور نان نفقہ کی آمدنی بلکہ وہ کمی پوری ہوگئی اور انتظام میں کوئی خرابی نہ پڑی۔ غرض حساب دوستاں دردل کا معاملہ ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ

حصہ تو صرف خدا کی طرف سے (معین ہوتا) ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا ہی اور جو کچھ

وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

تمہاری بیبیاں چھوڑ کر مر جائیں پس اگر انکے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارا انکے آدھے ہی اور اگر انکے کوئی اولاد ہو تو

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ

جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اسمیں سے بعض چیزوں میں چوتھائی تمہارا ہے (اور وہ بھی) عورت نے جس کی وصیت

مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ

کی ہو اور (ادائے) قرض کے بعد اور اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیبیوں کا بعض چیزوں میں

فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ

چوتھائی ہے اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے انکا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے (اور وہ بھی) تم نے

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ

جسکے بارے میں وصیت کی ہو اس کی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی مادر جلو (اخیافی)

وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

بھائی یا بہن کو وارث چھوڑے تو انمیں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں

فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ

تو سب کے سب ایک خاص تہائی میں شریک رہیں گے (اور یہ سب) میت نے جسکے بارے میں وصیت

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ

کی ہی اس کی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد بشرطیکہ وہ وصیت (وارثوں کو خواہ مخواہ) نقصان[۲] پہنچانے والی نہ

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ

ہو (تب) یہ وصیت خدا کی طرف سے ہے۔ اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ خدا کی (مقرر کی

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ہوئی) حدیں ہیں۔ اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے اسکو خدا آخرت میں لمبے (ہرے بھرے) باغوں

منزل ۱

[۱] اکثر اہلسنت اور شیعونکو بھی یہ شبہہ ہوتا ہی کہ شیعونکا یہ مشہور مسئلہ کہ بیبیوں کو شوہر کے ترکہ سے ہر چیز میں ترکہ نہیں دیتے بلکہ خاص خاص چیزوں سے قرآن کے خلاف ہی، حالانکہ یہ شبہہ بالکل غلط ہی۔ شیعونکا یہ مسئلہ قرآن کے بالکل مطابق ہی۔ خدا نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ بیبیونکو کل چیزوں سے دو۔ بلکہ الف لام اور من تبعیضہ کے ذریعہ سے بتادیا ہے کہ انکا حصہ خاص چیزوں میں ہے۔ اسی طرح جن جن لوگوں کے حصہ میں کچھ بھی تخصیص ہے اور ہر چیز سے ترکہ نہیں دلوایا ہے ان میں بھی الف لام اور من موجود ہے اور جس کو ہر چیز سے دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے، دیکھو شوہر کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں پورا آدھا دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے۔ اور جب اولاد ہو تو ہر چیز سے چوتھا حصہ نہ ملے گا بلکہ اکبر اولاد کا حق صوہ نکل جائے گا۔ اس وجہ سے الف لام اور من دونوں کے ساتھ بیان کیا دقس علے ہذا۔ اور اس کی تفصیل دیکھو رسالۂ میراث زوجہ مؤلفہ مترجم میں ۱۲

[۲] وصیت سے وارثوں کا نقصان یوں ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق دیا گیا ہی پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے واسطے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوا جائے تو یہ وصیت قابل تعمیل نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر مرنے کے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ سکا رلے تو بھی واجب الادا نہ ہوگا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

میں پہنچا دیگا جسکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ انہیں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ

اور جس شخص نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدوں سے نکل گیا تو بس خدا اس کو جہنم میں داخل

نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ

کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ (اپنا کیا بھگتتا) رہیگا۔ اور اسکے لیئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے۔ اور تمہاری عورتوں

الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو انکی بدکاری پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

اس کی تصدیق کریں تو (انکی سزا یہ ہے کہ) ان کو گھروں میں بند[1] رکھو یہاں تک کہ موت آجائے

حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

یا خدا ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے - اور تم لوگوں میں جن سے بدکاری سرزد

وَ الَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ

ہوئی ہو ان کو مارو پیٹو - پھر اگر وہ دونوں (اپنی حرکت سے) توبہ کریں اور

اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

اصلاح کرلیں تو انکو چھوڑ دو - بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے -

رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

مگر خدا کی بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ بری حرکت

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ

کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں۔ تو البتہ خدا بھی ایسے لوگوں کی توبہ

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

قبول کرلیتا ہے[2] اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے۔ اور توبہ

منزل ۱

[1] یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اگر کوئی عورت زنا کرائے تو اُسے گھر میں بند کردو اور کہیں نکلنے نہ دو یہانتک کہ انہیں موت آجائے مگر تھوڑی مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ اٹھارہویں پارہ میں ہے کہ اگر کوئی بے شوہر عورت زنا کرائے تو عورت مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شوہر دار عورت زنا کرائے تو سنگسار کرو ۱۲

[2] حضرت رسول سے منقول ہے کہ جو بندہ گنہگار اپنے مرنے سے ایک سال پیشتر توبہ کرے تو خدا قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے معلوم نہیں اسکو توبہ کرنا نصیب ہو یا نہ ہو اگر ایک مہینہ مرنے سے پہلے توبہ کرے تو بھی خدا قبول کریگا پھر فرمایا ایک مہینہ بھی بہت ہے اگر ایک دن قبل بھی توبہ کرے تو خدا قبول کریگا۔ پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے۔ اگر ایک ساعت قبل بھی توبہ کرے تو خدا اپنی رحمت سے قبول کریگا مگر مرنے کے وقت جرم سے نادم ہوئے تو کیا پہلے ہی تم کو موت سے توبہ ضرور ہے اور توبہ سے وہی گناہ معاف ہوتے ہیں جنکا تدارک نہیں ہوسکتا اور اگر تدارک ممکن ہے تو فقط توبہ کام نہ دے گی۔ اور اگر بندوں کے حقوق اس کے ذمہ ہیں تو اُسے واپس یا معاف کرانا چاہیئے خدا اسے معاف نہیں کر سکتا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰى

ان لوگوں کے لیئے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) برے کام کرتے رہے یہانتک کہ جب ان میں سے

اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ

کسی کے سر پر موت آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے توبہ کی اور (اسی طرح) ان لوگوں کے

لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

لیئے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مرگئے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہم نے

عَذَابًا اَلِيْمًا (١٨) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو تم کو یہ جائز نہیں ہے کہ (اپنے مورث کی) عورتوں سے

اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

نکاح کر کے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث بن جاؤ۔ اور جو کچھ تم نے انہیں (شوہر کے ترکہ سے) دیا ہے

بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

اسمیں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انہیں دوسرے کے ساتھ (نکاح کرنے) سے نہ روکو ہاں جب وہ

مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں تو البتہ روکنے میں مضائقہ نہیں) اور بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (١٩)

اور اگر تم کسی وجہ سے انہیں ناپسند کرو (تو بھی صبر کرو) کیونکہ عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور خدا

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ

تمہارے لیئے اس میں بہت بہتری کردے۔ اور اگر تم ایک بی بی (کو طلاق دیکر اس) کی جگہ دوسری بی بی (نکاح

اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ

کر کے) تبدیل کرنا چاہو تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو تاہم اسمیں

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (٢٠) وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ

سے کچھ واپس نہ لو کیا تمہاری یہی غیرت ہے کہ خواہ مخواہ (کوئی بہتان باندھ کر یا صریح جرم لگا کر واپس لے لو) اور تم

ف۱ اسلام سے قبل عرب میں یہ بیہودہ رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو جو اسکا وارث ہوتا اس کی بیوہ بی بی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اسے اپنی بیوی بنا لیتا یا اسکا دوسرے شخص سے نکاح کر دیتا۔ اور اسکا مہر خود صرف کرتا یا اس کو مقید کر دیتا یہانتک کہ وہ عورت جو میراث اسے شوہر سے ملی تھی دیکر چھٹکارا پاتی یا اسی قید میں مرجاتی اور سب مال اس شخص کے قبضہ میں آجاتا تا۔ ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا یہانتک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اسکا سوتیلا بیٹا محض بن قیس اپنے تصرف میں لایا اور اسے تنگ کرنے لگا۔ کبیشہ نے آپ کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا تو اپنے گھر جا اور جو حکم تیرے بارے میں نازل ہوگی اس سے تجھے مطلع کرونگا۔ اس کے دوسرے ہی دن مدینہ کی بہت سی عورتیں جو اس مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں فریادی حاضر ہوئیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پا کر فائز المرام ہوئیں۔

۱۴ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

کیونکر اسکو واپس لو گے حالانکہ تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے اور بیبیاں تم سے (نکاح

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

کے وقت نفقہ وغیرہ کا) پکا اقرار لے چکی ہیں اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا ؤں نے نکاح (جماع اگرچہ

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ

زنا) کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا (وہ تو ہو چکا تاہم) وہ بدکاری اور خدا کی ناخوشی کی بات

سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ

ضرور تھی۔ اور بہت برا طریقہ تھا۔ (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں (دادی نانی وغیرہ)

وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں) اور تمہاری بہنیں[۲] اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں[۳] اور

اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمکو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری[۴]

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ

بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ (مادر جلو کی) لڑکیاں جو گویا تمہاری گود میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں (کے پیٹ

مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

سے (پیدا ہوئی) ہیں جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو) ہم بستری نہ کی ہو

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ

تو (البتہ ان مادر جلو لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں

الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

وغیرہ) کی بیبیاں (بہوئیں) اور دو بہنوں[۵] سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا۔ مگر جو ہو چکا وہ

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

(معاف ہے۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان[۵] ہے۔

[۱] کیونکہ ماں باپ کی اطاعت واجب اور اس کی محبوب چیز کو تصرف میں لانا اس کے حق کو ضائع کرنا اور اس کی توہین اور ہمسری اور تعلی ہے ۱۲ [۲] بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یا مادری اسی طرح پھوپھیاں خواہ اپنی ہوں یا باپ کی یا ماں کی یا دادا، دادی، نانا، نانی کی علیٰ ہذا القیاس خالائیں بھی اپنی یا باپ، ماں یا دادا، نانا وغیرہ کی ۱۲ [۳] بھتیجیاں بھانجیاں بھی خواہ حقیقی بھائی بہن کی بیٹیاں ہوں یا سوتیلی کی یا مادری کی ۱۲ [۴] اسی قاعدہ سے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اس میں مطاع کی مطیع سے ہمسری لازم آئے گی اور پھر اطاعت باقی نہ رہے گی اور تدبیر منزل کو سخت سے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۱۲ [۵] جس طرح یہ عورتیں مردوں پر حرام ہیں اسی طرح انکے مقابل مرد عورتوں پر حرام ہیں جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجا وغیرہ ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور شوہر دار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمہارے قبضہ میں آجائیں (حرام نہیں)، یہ خدا کا تحریری

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

حکم ہے جو تم پر (فرض کیا گیا) ہے اور ان عورتوں کے سوا (اور عورتیں) تمہارے لئے جائز ہیں بشرطیکہ

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا

بدکاری و زنا نہیں بلکہ تم عفت و پاکدامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلہ (نکاح کرنا) چاہو۔ ہاں جن

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً

عورتوں سے تم نے متعہ[1] کیا ہو تو انہیں جو مہر معین کیا ہے دے دو اور مہر کے مقرر

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ

ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیشی پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بیشک خدا ہر

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

چیز سے واقف اور مصلحت کا پہچاننے والا ہے۔ اور تم میں سے جو شخص (آزاد) مومنہ

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

عفت دار عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ رکھتا ہو تو تمہاری ان مومنہ لونڈیوں

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے۔ اور خدا تمہارے ایمان سے خوب واقف

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

ہے۔ (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک دوسرے کا ہم جنس ہے پس (بے تامل) ان کے

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کرو اور ان کا مہر حسن سلوک سے دے دو مگر انہیں

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

(لونڈیوں) سے (نکاح کرو) جو عفت کے ساتھ تمہاری پابند رہیں نہ تو کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں اور نہ چوری

منزل ۱

(۵)

[1] یہ آیت تصریحاً متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اسی وجہ سے اور مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں محصنین کے بعد الی اجل مسمی" (ایک معین مدت تک) بھی تھا چنانچہ جب ابن عباس کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے "الی اجل مسمی" کے ساتھ پڑھا اور جب ابی نضرہ وغیرہ نے کہا کہ ہم یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباس نے کہا کہ واللہ خدا نے اس آیت کو یونہی نازل کیا ہے۔ اسی بناء پر حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمرؓ لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو قیامت تک سوائے شقی و بدبخت کے کوئی دوسرا زنا نہ کرتا۔ اسی بناء پر حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالتمآبؐ کے پورے زمانہ میں اور حضرت ابوبکرؓ کی پوری خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے نصف زمانۂ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے۔ مگر حضرت عمرؓ نے اپنے خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے: متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما واعاقب علیہما (دو متعہ رسالتمآبؐ کے زمانہ میں حلال تھے متعۃ الحج اور متعۃ النساء۔ اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا) دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۱ صفحہ ۳۶۰ و معالم التنزیل و مسند احمد و کنز العمال و تاریخ طبری و شرح صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ (باقی بر صفحہ ۱۳۰)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

چھپے سے آشنائی پھر جب تمہاری پابند ہو چکیں اسکے بعد کوئی بدکاری کریں تو جو سزا[1] آزاد بیبیوں کو دی جاتی

مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

ہے اس کی آدھی (سزا) لونڈیوں کو دیجائے گی (اور) لونڈیوں سے نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ

جسکو زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اور خدا بڑا بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

مہربان ہے۔ خدا تو یہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام تم لوگوں سے صاف صاف بیان کردے اور جو اچھے لوگ تم سے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ

پہلے گزر چکے ہیں ان کے طریقہ پر چلادے اور تمہاری توبہ قبول کرے۔ اور خدا تو (ہر چیز سے) واقف اور

حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ

حکمت والا ہے۔ اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا

ہوئے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ۔ خدا چاہتا ہے کہ تم سے

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ

(بار میں) تخفیف کردے کیونکہ آدمی تو بہت کمزور پیدا ہی کیا گیا ہے۔

ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاجایا کرو۔ لیکن ہاں تم

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو (اور اس میں ایک دوسرے کا مال ہو تو مضائقہ

مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

نہیں) اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان[2] نہ دو کیونکہ خدا تو ضرور تمہارے حال پر مہربان ہے

منزل ۱

(بقیہ از ص ۱۲۹)

انکے علاوہ یہ تینوں روایتیں اہلسنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اسکے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن بھر میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہ نے حلال کرنیکے بعد اسکو حرام کیا اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث ہوتی تو انکا بیان کردینا کافی ہوتا۔ میں حرام کرتا ہوں کہنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ پھر جب نہ کوئی آیت اس کی ناسخ ہے اور نہ رسول اللہ نے منع کیا ہے تو حضرت عمر کو اسکے حرام کر دینے کا کوئی حق نہ تھا اور نہ انکے حرام کر دینے سے حرام ہو سکتا ہے۔ خود رسول اللہ کو تو احکام خدا میں تغیر و تبدل کا حق تھا ہی نہیں، دوسرے کو کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

[1] آزاد عورتیں اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو ان کے سنگسار کرنے کا حکم ہے اور اگر بے شوہر کی زنا کریں تو انکو سو کوڑے لگانے کا حکم ہے مگر لونڈیوں کی چونکہ عزت ہی کم ہے اس بنا پر اگر وہ بے شوہر کی ہو کر زنا کریں تو انکو پچاس کوڑے لگانے چاہئیں اور اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو سات مرتبہ تک یہی سزا ہر دفعہ کی جائے گی مگر جب آٹھ مرتبہ اس کی مرتکب ہوں تو قتل کیجائیں گی۔ اور مردوں کا بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] اس آیت کے شان نزول میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرت رسول کے ساتھ جہاد میں جاتے اور بدون اذن دشمنوں پر حملہ کر دیتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ (باقی بر ص ۱۳۱)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا کرے گا (خودکشی کریگا) تو (یاد رہے کہ) ہم بہت جلد اس کو (جہنم کی)

نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

آگ میں جھونک دینگے اور یہ خدا کے لیئے آسان ہے۔ جن کاموں کی تمہیں منا ہی کی جاتی ہے اگر انہیں سے کم

كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

گناہانِ کبیرہ سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے (بھی) درگزر کریں گے اور تم کو بہت اچھی عزت

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ

کی جگہ پہنچا دینگے۔ اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے اس کی ہوس نہ کرو

عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ

(کیونکہ فضیلت تو اعمال سے ہے) مردوں کو اپنے کیئے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کیئے کا حصہ

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ

اور (یہ ہدایت ہے) کہ تم خدا سے اس کے فضل و کرم کی خواہش کرو۔ خدا تو

اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

ہر چیز سے ضرور واقف ہے۔ اور ماں باپ (یا) اور قرابت دار

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

(غرض) جو شخص جو ترکہ چھوڑ جائے ہم نے ہر ایک کا (والی) وارث مقرر کر دیا ہے اور جن لوگوں

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ

سے تم نے مستحکم عہد کیا ہے ان کا مقررہ بھی تم دے دو۔ بیشک خدا ہر چیز پر گواہ ہے

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۳۳ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ

مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مرد) کو

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ

بعض آدمیوں (عورت) پر فضیلت دی ہے اور اس کے علاوہ چونکہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۳۰)

اپنے آپکو خطرہ میں نہ ڈالو کہ جس سے مقابلہ کی سکت نہ ہو اس سے خواہ مخواہ لڑنے لگو بعض کا قول یہ ہے کہ مومنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیونکہ یہ سب ایک ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ قصداً اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔ ابنِ عباس سے روایت ہی کہ انفسکم سے مراد اہلبیت رسول ہیں واللہ اعلم ۱۲ (حاشیہ هذا)

ل۵ گناہانِ کبیرہ میں اختلاف ہی کہ وہ کیا ہیں اور کتنے ہیں۔ اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفر، قتلِ ناحق، والدین کی ناراضی، سود کا کھانا، مالِ یتیم کا ظلماً لے لینا، جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرا نشین ہو جانا یہ تو اکبر الکبائر ہیں۔ اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں دیکھو ۱۲

ل۲ ایام جاہلیت میں لوگ جس کو لے پالک کرتے تھے اس کو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے اسکی خدا نے اس آیت سے ممانعت کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدائے اسلام میں اکثر لوگ حضرت رسول ؐ پر اکیلے ایمان لاتے تھے اور باقی اقربا انکے کافر رہتے۔ تو رسول اللہ نے تمام مسلمانوں میں جو جس کے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا چنانچہ خود حضرت ؐ نے حضرت علی ؑ سے بھائی چارہ کیا، حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عمرؓ سے حضرت عثمانؓ کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے ازیں قبیل مگر جب انکے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ل۳ ایک مرتبہ سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو انکی نافرمانی اور شرارت پر (باقی بر صفحہ ۱۳۲)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغيب بما حفظ الله

خرچ کیا ہے پس نیک بخت بیبیاں تو شوہر کی تابعداری کرتی ہیں (اور) انکی پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی

والّٰتي تخافون نشوزهنّ فعظوهنّ واهجروهنّ

وہ بھی (ہر چیز کی) حفاظت کرتی ہیں اور وہ عورتیں جنکے ناشزہ (سرکش) ہونیکا تمہیں اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ

في المضاجع واضربوهنّ فان اطعنكم فلا تبغوا

اور (اسپر نہ مانیں تو) تم انکے ساتھ سونا چھوڑ دو اور (اسپر بھی نہ مانیں تو) مارو (مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ

عليهنّ سبيلا ان الله كان عليّا كبيرا ۳۴ وان خفتم

ٹوٹے) اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو تم بھی انکے نقصان کی راہ نہ ڈھونڈو خدا تو ضرور سب سے برتر بزرگ ہے۔ اور اے حکام

شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من

وقت) اگر تمہیں میاں بیوی کی پوری نا اتفاقی کا طرفین سے اندیشہ ہو تو ایک ثالث (پنچ) مرد کے کنبہ میں سے اور ایک ثالث

اهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما ان الله

عورت کے کنبہ میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں ثالث دونوں میں میل کرا دینا چاہیں تو خدا ان دونوں کے درمیان اسکا اچھا

كان عليما خبيرا ۳۵ واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا

بندوبست کر دیگا۔ خدا تو بے شک واقف و خبردار ہے۔ اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤ

وبالوالدين احسانا وبذي القربٰى واليتٰمٰى والمسٰكين

اور ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار

والجار ذي القربٰى والجار الجنب والصاحب بالجنب

پڑوسیوں کے اور اجنبی پڑوسیوں اور پہلو میں بیٹھنے والے مصاحبین اور

وابن السبيل وما ملكت ايمانكم ان الله لا

بٹوسیوں اور اپنے زر خرید لونڈی غلام کے ساتھ احسان کرو بے شک خدا اکڑ کے

يحبّ من كان مختالا فخورا ۳۶ الذين يبخلون

چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو بخل کرتے ہی ہیں

میاں بیوی کی نا اتفاقی کا فیصلہ ۔ ہمسایہ کے حقوق

(بقیہ از صـ ۱۳۱)
ایک طمانچہ مارا۔ وہ
دوڑی ہوئی اپنے میکہ
پہنچی۔ اور اس کا باپ
اس شکایت کا دکھڑا
حضرت رسولؐ کے سامنے
آکر رونے لگا۔ اسوقت
یہ آیت نازل ہوئی اور
بتا دیا گیا کہ مردوں کو
عورتوں پر چند طرح سے
فضیلت ہے پھر
عورتوں کو مردوں کے
بس میں رہنا چاہیئے
نہ کہ ان پر اپنا ہی قابو
پالیں۔ ۱۲۰

ہ کسی نے حضرت رسولؐ سے
پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے آپؐ نے
فرمایا کہ جو وہ تمہیں پکارے تو تم
جواب دو اور دستگیری کرو۔ اگر قرض مانگے تو دو
اگر ان پر مصیبت پڑے تو پرسا دو۔ اگر
وہ مر جائے تو جنازہ میں شرکت کرو۔ اپنی
دیوار اس کی دیوار سے بلند نہ کرو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتٰهُمُ اللّٰهُ
اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انہیں دیا
مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾ وَ
ہے اُسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ناشکروں ان نعمت کرنے والوں کے واسطے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اور جو لوگ محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ
روز آخرت پر (خدا بھی ان کے ساتھ نہیں کیونکہ انکا ساتھی تو شیطان ہے) اور جسکا ساتھی شیطان ہو تو
قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ اور اگر یہ لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دیا
الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ
ہے اسمیں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے تو انپر کیا آفت آجاتی اور خدا تو اُن سے خوب واقف ہے۔ خدا تو
عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ
ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ اگر ذرہ برابر بھی کسی کی کوئی نیکی ہو تو اس کو دونا کرتا
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾
اور اپنی طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دُنیا میں تو جو چاہیں کریں) بھلا
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کریں گے اور (اے محمدؐ) تم کو ان سب پر
هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
گواہ کی حیثیت سے ہیں طلب کریں گے۔ اس دن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور رسولؐ کی نافرمانی کی یہ
عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ
آرزو کریں گے کہ کاش (وہ پیوند خاک ہو جاتے اور اُن کے اُوپر سے زمین برابر کر دی جاتی) اور افسوس

بخیل کی مذمت

ریاکاری کی مذمت

لہ کیونکہ کفارِ مکہ نے آپس میں یہ گوٹری پھیر لی تھی کہ پیمبر اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہ دو تاکہ ان کے ساتھیوں کی جماعت الگ کر تر بتر ہو جائے مگر اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف کند ریشش بسوزد ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

ٰہ حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قیامت میں انبیاؑ بارگاہِ خداوندی میں کھڑے کیئے جائیں گے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے ہمارے پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچائے یا نہیں۔ انبیاؑ عرض کریں گے خداوندا ہم نے تیرے پیغام تیرے حکم کے مطابق پہنچا دیئے مگر جب اُنکی اُمتوں سے پوچھا جائے گا تو وہ لوگ انکار کر جائیں گے اسوقت تمام انبیاء حضرت رسولؐ کو اپنا گواہ پیش کریں گے تب آپ انبیاؑ کی تصدیق اور اُن کی اُمتوں کی تکذیب کریں گے اور وہ لوگ اس خوف سے کہ مبادا ان کے اعضا گواہی دینے لگیں، دم بخود ہو جائیں گے ۱۲

وقف النبی صلعم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

یہ لوگ خدا سے کوئی بات (اُس دن) چھپا بھی نہ سکیں گے۔ اے ایماندارو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

تاکہ تم جو کچھ منہ سے کہو سمجھو بھی تو۔ اور نہ جنابت کی حالت میں یہاں تک کہ غسل کر لو

عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ

مگر راہ گیر رواروی میں (جب غسل ممکن نہیں ہے تو البتہ ضرورت نہیں ہے) بلکہ اگر تم مریض ہو

عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

(اور پانی نقصان کرے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی ہو اور

النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

تم کو پانی نہ میسر ہو (کہ طہارت کرو) تو پاک مٹی پر تیمم کر لو اور (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے منہ اور

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ

ہاتھ پر مٹی بھرا ہاتھ پھیر لو۔ بے شک خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے

اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ

ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ لوگ (ہدایت کے

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ

بدلے) گمراہی خرید کرنے لگے انکی عین مراد یہ ہے کہ تم بھی راہ راست سے بہک جاؤ۔ اور خدا تمہارے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ

دشمنوں سے خوب واقف ہے۔ اور دوستی کیلیئے بس خدا کافی ہے اور حمایت کے واسطے بھی خدا ہی کافی ہے۔ (اے رسولؐ

هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ

یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باتوں میں انکے محل و موقع سے ہیر پھیر ڈال دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ

دین پر طعنہ زنی کی راہ سے تم سے سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) اور اسمع غیر مسمع (تم میری سنو

ع ۶ / ۹

ؔ صلوٰۃ سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنی مسجد پس عابری سبیل کا بھی دو ہرا مطلب ہو سکتا ہے یعنی مسجد میں جنب کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستے سے گزرتا ہے ناجائز نہیں ہے مگر یہ حکم عام مسجدوں کا ہے مسجد حرام اور مسجد رسولؐ میں یوں گزرنا بھی جنب پر حرام ہے البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسولؐ اور انکے اہلبیت مستثنیٰ ہیں اور باتفاق فریقین ثابت ہے اسیو جسے تمام اصحاب کے دروازے جو مسجد رسولؐ میں تھے بند کر دیئے گئے اور صرف حضرت علیؑ کا دروازہ باقی رکھا گیا اس بنا پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ عالت جنابت میں میرے اور علی کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۶ سطر ۱ مطبوعہ نولکشور لکھنو مع شرح مظاہر الحق ۱۲ ؔ یہود جن کی گھٹی میں شرارت تھی حضرت رسولؐ کو طرح طرح کی ایذائیں آئے دن دیا کرتے جب آپکے پاس آتے اور کچھ نہیں تو ایسے ذو معنی الفاظ بولتے جس سے آپکو اذیت ہوتی۔ اور مزا یہ کہ اس کی کوئی گرفت بھی نہ ہو سکے۔ اس آیت میں ایسی ہی تین باتوں کا ذکر ہے سمعنا و عصینا ہم نے سنا تو مگر مانتے نہیں اسمع کے معنی ہم جو کہیں اسکو بھی تو سُنئے، غیر مسمع کا ترجمہ خدا تمکو نہ سنوائے ہے۔ اب اگر دوست کہے تو دعا ہے یعنی تمہاری کوئی بری بات سننے میں نہ آئے اور دشمن کہے تو تو کوسنا ہے یعنی خدا کرے تم (باقی بر صفحہ ۱۳۵)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

خدا تم کو نہ سنوائے) اور راعنا (میرا خیال کرو) مونہہ سے چڑاتے ہیں) کہا کرتے ہیں اور اگر وہ اسکے بدلے سمعنا واطعنا (ہم نے سنا اور

وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ

مانا) اور (صرف) اسمع (میری سنو) اور راعنا کے عوض انظرنا (ہم پر نگاہ رکھو) کہتے تو انکے حق میں کہیں بہتر ہوتا۔ اور بالکل سیدھی بات

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تھی مگر ان پر تو انکے کفر کی وجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس ان میں سے چند لوگوں کے سوا اور لوگ ایمان ہی نہ لائیں گے۔ اے اہل کتاب جو (کتاب

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ

ہم نے نازل کی ہے اور وہ اس کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ۔ مگر

قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ

قبل اسکے کہ ہم کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ کر ان کے پیچھے کی طرف پھیر دیں یا جس طرح ہم نے

نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾

اصحاب[1] سبت (ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی ویسے انپر بھی کریں اور خدا کا حکم کیا کرایا ہوا کام

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

سمجھو۔ خدا اس (جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا ہے کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے ہاں اس کے سوا جو

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا

گناہ ہو جسکو چاہے معاف کر دے۔ اور جس نے (کسیکو) خدا کا شریک بنایا تو اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ

(اے رسول ؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (مگر اس سے کیا

اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

ہوتا ہے) بلکہ خدا جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ظلم تو کسی پر تاگے (برابر) برابر ہو ہی گا نہیں۔ (اے

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع

رسول ؐ) ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے طوفان جوڑتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کے واسطے تو بس

(بقیہ از صفحہ ۱۳۴)

بہرے ہو جاؤ۔ راعنا کا ذکر سورۃ بقر میں ہو چکا ہے۔ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ عصینا کی جگہ اطعنا اور اسمع غیر مسمع کی جگہ صرف اسمع کہتے اور راعنا کی بجائے انظرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] ان کا قصہ سورۃ بقر میں مذکور ہے دیکھو صفحہ ۱۵ - ۱۲

ع ۸ / ۷ / ۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُونَ

(اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (اور یہی کافی ہے)

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

پھر شیطانوں اور بتوں کا کلمہ پڑھنے لگے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو

هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾ أُولٰٓئِكَ

ایمان لانے والوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں (اے رسولؐ) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ

کی جن پر خدا نے لعنت کی ہے تم ان کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے۔ کیا خدا کی

نَصِيرًا ﴿٥٢﴾ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ

سلطنت میں کچھ ان کا حصہ بھی ہے جس میں سے لوگوں کو بھوسی بھر بھی نہ دیں گے یا

نَقِيرًا ﴿٥٣﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ

خدا نے جو اپنے فضل سے ان کو (قرآن) عطا فرمایا ہے اس کے رشک پر جلے جاتے ۵۴

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ إِبْرٰهِيمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا

ہیں (تو اس کا کیا علاج ہے) ہم نے تو ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور انکو

فَمِنْهُم مَّنْ اٰمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ

بہت بڑی سلطنت بھی دی پھر کچھ لوگ تو انہیں سے اس (کتاب) پر ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے

سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا

اس سے انکار کیا۔ اور (اس کی سزا کے لیئے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے۔ (یاد رہے) کہ جن لوگوں نے

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا

ہماری آیتوں سے انکار کیا انہیں ضرور عنقریب جہنم کی آگ میں جھونک دیں گے۔ اور جب ان کی کھالیں (جل کر)

الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ

گل جائیں گی تو ہم انکے لیئے دوسری کھالیں بدل کر پیدا کر دینگے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھیں بیشک خدا (ہر چیز پر) غالب

لہ احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ رسول اللہ سے عہد شکنی کر کے کفار قریش کو آپکے مقابلہ پر آمادہ کرنیکے واسطے مکہ میں آیا۔ ابوسفیان نے اس سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں اہل کتاب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو گے ہم کو تم دونوں میں سے کسی کا اعتبار نہیں آخر کعب نے جبت و طاغوت کو سجدہ کیا۔ پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیوں کو اونٹوں پر چڑھالاتے ہیں انکو کھانا پانی دیتے ہیں حرم کی حرمت کرتے ہیں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہمارا دین بہتر یا محمدؐ کا۔ کعب خوشامد کے مارے بول اٹھا کہ تمہارا دین بہتر ہے۔ مگر اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کو اس کا رشک تھا کہ یہ نبوت اسحٰقؑ کی اولاد سے پلٹ کر اسمٰعیلؑ کی اولاد میں کیوں جا رہی ہے۔ ۱۲

لہ ابراہیمؑ کی اولاد حضرت رسول اللہ انکے اہل بیت ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے سچے مصداق ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان حضرات سے بہتر کوئی شخص پردۂ دنیا میں ان صفات کا مستحق نہیں قرار پا سکتا اسی بنا پر ایک روایت میں ہے کہ آل ابراہیمؑ سے آل محمدؐ اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے نبوت اور ملک عظیم سے امامت مراد ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ یہ باتیں سوائے آل محمدؐ کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

اور حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ہم انکو عنقریب ہی (بہشت کے) ایسے ایسے (ہرے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ

بھرے) باغوں میں جا پہنچائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور انمیں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے وہاں انکی صاف

مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ۵۷ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ

ستھری بیبیاں ہونگی اور ہم انہیں گھنی گھنی چھاؤں میں لے جاکر رکھیں گے۔ (اے ایماندارو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ

اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والوں کے حوالے کردو۔ اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ

بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ خدا تمکو اس کی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں تو شک نہیں

یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۵۸ یٰۤاَیُّهَا

کہ خدا (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے ۔ اے ایماندارو خدا

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ

کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور جو تم میں سے صاحبانِ حکومت ہوں

اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ

ان کی اطاعت کرو۔ اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روزِ آخرت

وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو یہی (تمہارے حق میں)

ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۵۹ اَلَمْ تَرَ اِلَى

بہتر ہے اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے ۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کی

الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ

حالت) پر نظر نہیں کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تجھ پر نازل کی گئی اور

منزل ۱

ے مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون لوگ ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاکم وقت ہیں مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد آئمہ معصومین ہیں۔ کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسیطرح انکی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے تو یہ شخص خدا اور رسولؐ کا نائب ٹھہرا۔ تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اسکو عقل نہیں قبول کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا کوئی شخص نہ مدعی ہے نہ دعوے ہو سکتا ہے اسکے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوند عالم کا کسی خاص زمانہ یا وقت یا خاص کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کے لیئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت بھی عام ہے۔ امور دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہیگا کیونکہ کہیں نصارا سے بادشاہ ہیں کہیں بدھ مذہب والے کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر انمیں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں۔ اور حدیثِ رسولؐ کے مطابق ایک کے سوا سب کے سب جہنمی ہیں پھر کہیں سُنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ کہیں کچھ۔

ع ۹ ۵

پھر مسلمان اطاعت کریں تو کس کی؟ اور سب کی کریں تو یہ بھی محال ہے تب ضروری ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کو موجود بھی رہنا ضروری ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ
جو کتابیں، تم سے پہلے نازل کی گئیں (سب پر) ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم بنائیں
وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ ط وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن
حالانکہ انکو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی بات نہ مانیں۔ اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کے بہت
يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿۶۰﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ
دُور لے جائے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو (کتاب) نازل
مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ
کی ہے اُس کی طرف اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح
عَنكَ صُدُودًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا
منہ پھیر لیتے ہیں۔ پھر جب اُنپر اُن کے کرتوت کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کیونکر
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ
تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مطلب تو نیکی اور
أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿۶۲﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ
میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ خدا ہی انکے دل کی
اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ
حالت خوب جانتا ہے۔ پس تم ان سے درگزر کرو اور ان کو نصیحت کرو اور
فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿۶۳﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ
ان سے اُنکے دل میں اثر کرنے والی برمحل بات کہو۔ اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
کہ خدا کے حکم سے لوگ اس کی اطاعت کریں۔ اور (اے رسولؐ) جب ان لوگوں نے (نافرمانی کرکے)
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (تم) بھی انکی

(بقیہ از صہ ۱۳۷)
ورنہ خدا کا حکم لغو اور بے کار ہو جائیگا۔
اسی بنا پر حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کیئے بغیر مر جائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہ دُنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوسکتا۔
اور حدیث جابر بن عبد اللہؓ انصاری میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں بلکہ اور یہیں تو دوازدہ امام کے نام تک تصریحاً مذکور ہیں ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
مغفرت چاہتے تو وُہ بیشک وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان پاتے۔ (پس اے رسولؐ) تمہارے پروردگار
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
کی قسم یہ لوگ سچے مومن نہ ہونگے تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تم کو اپنا حاکم (نہ) بنائیں پھر (یہی نہیں بلکہ) جو
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا
کچھ تم فیصلہ کرو اس سے کسی طرح دل تنگ بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اسکو مان بھی لیں (اسلامی شریعت سہلہ میں تو
عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ
انکا یہ حال ہے) اگر ہم بنی اسرائیل کیطرح انپر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم آپ اپنے کو قتل کر ڈالو یا شہر بدر ہو جاؤ
اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ
تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ تو اسکو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ اس بات پر عمل کرتے جس کی انہیں نصیحت کیجاتی
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ
ہے تو انکے حق میں بہت بہتر ہوتا اور (دین میں بھی) بہت ثابت قدمی سے جمے رہتے اور اس صورت میں ہم
اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ
بھی اپنی طرف سے ضرور بڑا اچھا بدلہ دیتے۔ اور انکی راہِ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے۔ اور جس شخص نے
اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ ہونگے جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی
مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ
انبیاءؑ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں
حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
یہ خدا کا فضل (و کرم) ہے اور خدا تو واقف کاری میں بس ہے
عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ
اے ایماندارو (جہاد کے وقت) اپنی حفاظت (کے ذرائع) اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ پھر

منزل ١

لے ایک روایت میں ہے کہ چند منافقوں نے ایک مرتبہ نفاق پر اتفاق کیا۔ خدا نے اپنے رسولؐ کو انکے حال سے خبر دی اور آپنے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وُہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو انکے واسطے سفارش کر دوں ہر چند آپنے اصرار سے فرمایا مگر اپنی جگہ سے ایک نے حرکت نہ کی اسکے بعد آپنے سب کا پتہ بتا دیا اور وُہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی ١٢ ٢ے ایک حدیث میں ہے نبیین سے حضرت رسولؐ اور صدیقین سے حضرت علی بن ابی طالب اور شہداء سے حسنین اور صالحین سے باقی آئمہ مراد ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے کیونکہ نبیین سے حضرت رسولؐ کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسیکو کلام بھی نہیں اب رہا صدیقین سے حضرت علیؑ کا مراد ہونا تو یہ بھی ظاہر ہے کیونکہ اگر صدیق کے معنی تصدیق کنندہ کیلئے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسولؐ کی نبوت کی تصدیق کرنیوالے سب سے پہلے علی بن ابیطالب ہیں اور اگر سچے کے معنی لئے جائیں تو بھی حضرت علیؑ کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے انھائیس اور تیس برس تک بتوں کے آگے سر ٹیکا کئے اور حضرت علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے اور ونکی عصمت کا کوئی قائل نہیں۔ اور حضرت حسنین کا شہید
٩ راہِ خدا ہونا تو ظاہر ہے اور صالحین سے
ع ١١ باقی آئمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی
٦ مسلمان شک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ صالحین سے مُراد نیکوکار ہونگی (باقی برصفحہ آئندہ)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ

(تمہیں اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں

أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ

جو (جہاد سے) ضرور پیچھے رہیں گے پھر اگر (اتفاقاً) تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو کہنے لگے خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا

أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ

کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ ہوا۔ اور اگر تم پر خدا نے فضل کیا (اور دشمن پر غالب آئے) تو اس طرح

اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي

اجنبی بنکے کہ گویا تم میں اور اس میں کبھی کی محبت ہی نہ تھی۔ یوں کہنے لگا کہ اے کاش میں بھی انکے ساتھ ہوتا

كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ پس جو لوگ دنیا کی زندگی (جان تک) آخرت کے

اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ

واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو خدا کی راہ میں جہاد کرنا چاہیئے۔ اور جس نے خدا کی راہ میں

يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ

جہاد کیا پھر شہید ہوا تو گویا غالب آیا تو (بہر حال) ہم تو عنقریب ہی اس کو بڑا اجر ١ عطا

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ

فرمائیں گے۔ (اور مسلمانو) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا کی راہ میں اور ان کمزور ٢ بے بس

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ

مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجہ سے چھوڑانے) کے واسطے جہاد نہیں کرتے جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

(بحالت مجبوری ہیں) خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے کسی طرح

أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا

اس بستی (مکہ) سے جسکے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور

منزل ١

(بقیہ از صـ ١٣٩)

کامل فرد ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں یہ حضرات آئمہ تمامی خلائق سے صلاح و تقوٰی وغیرہ میں اکمل تھے۔ ١٢ (حاشیہ صفحہ ھذا)

١ حضرت رسول سے منقول ہے کہ شہید راہ خدا کی مخصوص سات فضیلتیں ہیں: جس وقت اسکے بدن سے پہلا قطرہ گرتا ہے تو کل گناہ اسکے بخشدیئے جاتے ہیں۔ جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اسکا سر حور عین کی گود میں ہوتا ہے۔ بعد شہادت اسکو فوراً جنت کی پوشاک پہنائی جاتی ہے۔ خزینہ دار بہشت فوراً تمام خوشبوئیں لیکر حاضر ہوتا ہے کہ جسکو چاہے پسند کرے۔ جو گھر اسکا بہشت میں مقرر ہے وہ اسے دکھا دیا جاتا ہے۔ اسکی روح کو حکم ہوتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے حظ حاصل کرتی پھرے۔ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی قرب و منزلت بڑھاتا ہے۔ ١٢

٢ حضرت رسول کی ہجرت کے بعد بہت سے لوگ ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ وہ حقیقتہً مسلمان تھے مگر انکے اقارب اور رشتہ دار انہیں مکہ سے نکلنے نہ دیتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ منجملہ ان لوگوں کے میں اور میری ماں بھی تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدا کسی طرح ہمیں اس بستی سے نکالے۔ اس پر خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ آخر ان بیکسوں کی دعا قبول ہو کر رہی کہ کچھ لوگوں کے واسطے ہجرت کی راہیں پیدا ہو گئیں اور باقی ماندہ لوگوں کی بروز فتح مکہ حضرت رسول نے دل دہی کی اور عتاب بن اسد کو مکہ کا حاکم بنا کر انکی نصرت و مدد کی۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

تو خود ہی کسی کو اپنی طرف سے ہمارا مددگار بنا۔ (پس دیکھیں) ایمان والے تو خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

کفار شیطان کی راہ میں لڑتے مرتے ہیں۔ پس (مسلمانو) تم شیطان کے

الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ

ہوا خواہوں سے لڑو (اور کچھ پرواہ نہ کرو) کیونکہ شیطان کا داؤ

ع ۶ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ

تو بہت ہی بودا ہے۔ (اے رسول[۲]) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر

لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا

نہیں کی جنکو جہاد کی آرزو تھی اور انکو حکم تھا کہ (ابھی چندے) اپنے ہاتھ روکے رہو اور

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیئے جاؤ۔ مگر جب جہاد انپر واجب کیا گیا تو انمیں سے کچھ لوگ (بودے پن میں) لوگوں سے اس

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ

طرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرتا بلکہ اس سے کہیں زیادہ[۱] گھبرا کر کہنے لگے خدایا تو نے ہمپر جہاد

عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ

کیوں[۱] واجب کر دیا ہمکو کچھ دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی (اے رسول[۲]) ان سے کہہ دو کہ دنیا کی آسائش

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۚ وَلَا

بہت تھوڑی سی ہے اور جو (خدا سے) ڈرتا ہے اُس کی آخرت اس سے کہیں بہتر ہے اور

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

(وہاں تو) ریشہ (بال) برابر بھی تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تم چاہے جہاں ہو موت تو تمکو لے ہی ڈالے گی اگرچہ

وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ

تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو۔ اور انکو[۲] اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ

ف۱ یہ گفتگو ان لوگوں کی ہے جو
اکثر جہاد سے بھاگ جایا کرتے
تھے اور کبھی معرکہ میں گھس کر کسی
کو قتل کرنا نصیب نہ ہوا اور نہ
کبھی انکے بدن پر کوئی زخم لگا۔
ایسے ہی لوگوں کو سمجھانے کے واسطے
بعد کی آیتیں نازل ہوئی ہیں ۱۲
ف۲ جس سال حضرت رسولؐ نے
ہجرت کی تھی اتفاقاً اس سال مدینہ
میں میوے بھی کم آئے تھے اور غلہ
بھی گراں تھا پھر کیا تھا یہودیوں
کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے
کہ یہ محمدؐ کے آنے کی بدشگونی ہے
خدا نے انکے جھٹلانے کے واسطے
یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچی تو (شرارت سے) کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسولؐ)

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

یہ تمہاری بدولت ہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ پس ان لوگوں کو کیا

فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾

ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ (سچ تو یوں ہے کہ) جب تم کو کوئی فائدہ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ

پہنچے تو (سمجھو کہ) خدا کی طرف[1] سے ہے۔ اور جب تم کو کوئی تکلیف پہنچے تو (سمجھو کہ)

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى

خود تمہاری بدولت ہے اور (اے رسولؐ) ہم نے تم کو لوگوں کے پاس پیغمبرؐ بنا کر بھیجا ہے

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

اور (اس کے لئے) خدا کی گواہی کافی ہے۔ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تو اس نے خدا کی اطاعت کی اور

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ ؕ وَيَقُوْلُوْنَ

جس نے رُوگردانی کی تو (تم کچھ خیال نہ کرو کیونکہ) ہم نے تمکو کچھ پاسبان (مقرر) کر کے تو بھیجا نہیں ہے (یہ لوگ

طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

تمہارے سامنے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم آپ کے فرمانبردار ہیں۔ لیکن جب تمہارے پاس سے باہر نکلے تو ان میں

غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

سے کچھ لوگ جو کچھ (تم سے) کہہ چلے تھے اسکے خلاف راتوں کو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے) یہ لوگ راتوں کو

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا

جو کچھ بھی مشورہ کرتے ہیں اسے خدا لکھتا جاتا ہے۔ پس تم ان لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا کارساز کی

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ

کے لئے کافی ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے اور (یہ خیال نہیں کرتے کہ) اگر خدا کے سوا کسی اور

[1] پہلے تو خدا نے مجملاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی طرف سے ہے اسکے بعد اس کی تفصیل فرماتا ہی کہ ہر بھلائی یا برائی خدا کی طرف سے تو ضرور ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بھلائی تو اس کے فضل و کرم سے ہوتی ہے اور برائی بندوں کے گناہ کے عوض ہیں۔ چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ کوئی پوست بدن کا کسی لکڑی سے نہیں چھلتا اور پاؤں کسی بندے کا زمین سے نہیں پھسلتا مگر اس کے گناہ کے سبب سے مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھلائی برائی سے بندوں کے افعال مراد نہیں ہیں، بلکہ رحمت اور زحمت، آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ

کی طرف سے (آیا) ہوتا تو ضرور اس میں بڑا اختلاف پاتے۔ اور جب انکے (مسلمانوں کے) پاس امن یا خوف کی خبر آتی

مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى

تو اُسے فوراً مشہور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وُہ اس خبر کو رسولؐ یا اور ایماندار ولی میں سے صاحبانِ[1] حکومت

الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ

تک پہنچاتے تو بے شک جو لوگ انمیں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں (پیغمبر یا اولی الامر) اس کو سمجھ لیتے

يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

(کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہی یا نہیں) اور (مسلمانو) اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی مہربانی[2] نہ ہوتی

لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

تو چند آدمیوں کے سوا تم سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔ پس (اے رسولؐ) تم خدا کی راہ میں

اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

جہاد کرو اور تم اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں[3] ہو۔ اور ایمانداروں کو (جہاد کی) ترغیب دو۔

عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ

عنقریب خدا کافروں کی ہیبت روک دے گا۔ اور خدا کی ہیبت سب سے زیادہ ہے اور اس کی

أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴿٨٤﴾ مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

سزا بہت سخت ہے۔ جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اس کام

يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

کے ثواب سے کچھ حصّہ ملے گا۔ اور جو بُرے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام

يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٨٥﴾

کی سزا کا کچھ حصّہ ملے گا۔ اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور جب تمہیں کسی

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ

طرح کوئی شخص سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے سلام

منزل ۱

[1] میں نے اسی سورۃ کی آیت ۵۹ کی تفسیر میں ثابت کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد دوازدہ امام ہیں دیکھو صفحہ ۱۳۵ حاشیہ ۲۔ [2] ایک حدیث میں ہے کہ فضلِ خدا سے حضرت رسولؐ اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔ اور یہ واقعہ ہی کیونکہ اسلام کی قوت و شوکت جو حضرت علیؑ کے قوتِ بازو سے ہوئی ہے کسی دوسرے سے اسکا عشر عشیر بھی نہ ہو سکا جبھی تو حضرت رسولؐ نے جنگِ خندق میں فرما دیا تھا کہ آج کی علیؑ کی ایک ضرب قیامت تک تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے ۱۲ [3] جب حضرت رسولؐ نے جنگِ بدرِ صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اسکی فوج کی کثرت سے ڈرا دیا اور مسلمانوں کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی نہ جائے گا تو میں اکیلا جاؤنگا آخر جوں توں کر کے ستر آدمی آپ کے ساتھ ہوئے اور آپ خدا پر توکل کر کے روانہ ہوئے۔ خدا نے اس مٹھی بھر جماعت کا ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر بٹھایا کہ وہ الٹے پاؤں مکہ کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ لوٹ آئے۔ اللہ اللہ وہ کیا وقت تھا کہ خدا نے حضرت رسولؐ کو ہزاروں سے تنہا جہاد کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور واقعی اگر کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ جاتا تو آپ اکیلے تشریف لے جاتے، اور حکمِ خدا کو پورا کر کے چھوڑتے۔ ۱۲ [4] اگرچہ سلام کرنا سنت ہی اور اسکا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہی اور جواب دینے والے کا کم۔ (باقی بر صفحہ ۱۴۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

النصف

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝٨٦ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ
کہہ دیا وہی لفظ جواب میں کہہ دو بے شک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔ اللہ تو وہی پروردگار ہے
إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَ
جسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تمکو قیامت کے دن جس میں ذرا بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کرے گا۔
مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝٨٧ ع فَمَا لَكُمْ فِي
اور خدا سے بڑھکر بات میں سچا کون ہوگا۔ (مسلمانو) پھر تمکو کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں
الْمُنٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ
دو فریق ہوئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود خدا نے ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کی
أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ
(عقلوں کی) اُلٹ پلٹ دیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے تم اُسے
لَهٗ سَبِيلًا ۝٨٨ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ
راہِ راست پر لے آؤ۔ حالانکہ خدا نے جسکو گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اسکے لیئے تم میں سے کوئی شخص راستہ نکال ہی نہیں
سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي
سکتا۔ ان لوگوں کی خواہش تو یہ ہے کہ جس طرح وہ کافر ہو گئیے تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم انکے برابر ہو جاؤ پس جبتک
سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ پس اگر وہ اس سے بھی منہ موڑیں تو انہیں گرفتار کرو
وَجَدْتُّمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝٨٩
اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار مگر جو لوگ کسی ایسی
إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ
قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد و پیمان ہو چکا ہے یا تم سے
أَوْ جَآءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ
جنگ کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمہارے

ع ۱۱ ۸
(بقیہ از صفحہ ۱۴۳)

اور اگر جواب نہ دے تو گناہ ہے۔ سلام کی تہذیب یہ ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگ کو سلام کریں، سوار پیدل کو، خچر کا سوار گدھے کے سوار کو، گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو، چھوٹا بڑے کو، اور چلنے والا بیٹھنے والے کو۔ اور سلام بلند آواز سے کرے اور جواب اس طرح دے کہ وہ سُنے اور بت پرست، شراب کے دستر خوان پر بیٹھنے والے، شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت، ہیجڑے اور شوہر دار عورتوں پر تہمت کرنے والے شاعر، سود خوار، علانیہ بدکاری کرنیوالے اور نمازی کو وقتِ نماز سلام نہ کرنا چاہیئے مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ اور بغل گیری۔ ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا

لہ کچھ لوگ مکہ سے مدینہ اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے جا رہے تھے راستہ میں خدا جانے انہیں کیا سوجھی کہ پھر مکہ کو واپس آئے اور اپنے کفر شرک کا اعلان کر کے یمامہ چلے گئے۔ اب کچھ مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنے میں تامل ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

پاس آئے ہوں (تو انہیں آزار نہ پہنچاؤ) اور اگر خدا چاہتا تو انکو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور وہ تم سے نہ لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو پھر تمہارے

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾

لیئے اُن لوگوں پر (آزار پہنچانے کی) خدا نے کوئی سبیل نہیں نکالی۔ عنقریب تم کچھ ایسے اور

سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا

لوگوں کو بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں

قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ

رہیں (مگر) جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اس میں اوندھے منہ کے بل گر پڑے۔ پس اگر وہ

لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ

تم سے نہ کنارہ کشی کریں اور نہ تمہیں صلح کا پیغام دیں اور نہ لڑائی سے اپنے ہاتھ

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَ

روکیں پس ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم

أُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ﴿٩١﴾ وَمَا

نے تمہیں صریحی غلبہ عطا فرمایا۔ اور کسی ایماندار کو یہ جائز نہیں کہ

كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ

کسی مومن کو جان سے مار ڈالے۔ مگر دھوکے سے (قتل کیا ہو تو دوسری بات ہے) اور

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اسپر) ایک ایماندار غلام کا آزاد کرنا اور مقتول

مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ

کے قرابتداروں کو خون بہا دینا (لازم) ہے مگر جب وہ لوگ معاف کر دیں پھر اگر

منزل ۱

ف۱ یہ اُس زمانہ کا حکم ہے کہ حضرت رسولؐ کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ جو تم سے لڑے اس سے تم بھی لڑو اور جو تم سے نہ لڑے تم بھی اس سے مت لڑو مگر سورۂ براءت کے نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تمام مشرکین سے جہاد کا حکم ہوا مگر جس نے حضرتؐ سے بروز فتح مکہ عہد و پیمان کر لیا تھا وہ مستثنے تھے ۱۲

ف۲ یہ آیت عینیہ بن حسین الفزاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب انکے شہر میں خشک سالی کی وجہ سے قحط ہوا تو حضرت رسولؐ کے پاس آکر مصالحہ کیا اور نخلستان میں رہنے لگا حالانکہ وہ ملعون منافق تھا اور حضرتؐ کا تام احمق مطاع رکھا تھا ۱۲

ف۳ عیاش بن ربیعہ ہجرت کے قبل ہی مسلمان ہو گیا تھا مگر مارے خوف کے اپنے عزیزوں سے ظاہر نہ کرتا تھا ایک دن رات کو موقع پا کر مدینہ کو چلتا ہوا۔ اس کی ماں اسکے فراق میں نالہ و زاری میں پریشان ہوئی۔ ابو جہل اور حارث دونوں عیاش کے طوری بھائی تھے اپنی ماں کی بیقراری دیکھ کر عیاش کے پیچھے چلے اور آخر مدینہ کے قریب اسکو جا کر حیلہ و فریب دیکر واپس لے آئے اور مکہ میں پہنچتے ہی اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا تا کہ کسی طرح اسلام سے باز آئے اسی اثنا میں حارث نے اس سے کہا کہ تو اب بھی اسلام کو سلام کر کیوں اپنے اوپر یہ رنج و تکلیف مول لیتا ہے غرض عیاش نے مجبور ہو کر جان لوگوں نے کہا کہ ہاں اب حارث نے پھر اسکو ملامت شروع کی کہ اگر تو پچھے دین پر تھا تو تو نے حق کو ترک کیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے باطل (باقی برصفحہ ۱۴۶)

فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مقتول ان لوگوں میں سے ہو جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور خود قاتل مومن ہے تو

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ

(صرف) ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر مقتول ان (کافر) لوگوں میں کا ہو جن سے تم سے

وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ

عہد و پیمان ہو چکا ہے تو (قاتل پر) وارثان مقتول کو خونبہا دینا اور ایک بندہ مومن کا آزاد

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

کرنا واجب ہے۔ پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے تو اس کا کفارہ خدا کی طرف سے

مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

لگا تار دو مہینے کے روزے ہیں۔ اور خدا خوب واقف کار (اور) حکمت والا

حَكِيمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ

ہے۔ اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے (تو غلام کی آزادی وغیرہ اسکا کفارہ نہیں بلکہ)

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

اس کی سزا دوزخ ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اسپر خدا نے (اپنا) غضب ڈھایا ہے اور

وَأَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿۹۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

اسپر لعنت کی ہے اور اس کیلئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں (جہاد

ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ

کرنے کو) سفر کرو تو (کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ) اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص (اظہار

أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ

اسلام کی غرض سے) تمہیں سلام کرے تو تم بے سوچے سمجھے نہ کہدیا کرو کہ تو ایماندار نہیں ہے (اس سے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ

تو ظاہر ہوتا ہے کہ تم (فقط) دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو کہ اسی بہانہ قتل کرکے لوٹ لو اور یہ نہیں سمجھتے کہ

منزل ۱

(بقیہ ص ۱۳۵) اختیار تو کیوں نہ آیا تھا۔ یہ سنکر عیاش کو غصہ آیا اور قسم کھا بیٹھا کہ جب قابو پاؤنگا تجھے قتل کرونگا۔ کچھ عرصہ کے بعد عیاش نے ہجرت کی اور مسلمان ہوگیا اسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حارث بھی مدینہ میں آیا اور مشرف باسلام ہوا مگر عیاش اسوقت موجود نہ تھا۔ ایک روز عیاش نے حارث کو تنہا پایا اور اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے اُسے مار ڈالا۔ جب مسلمانوں نے اسکو ملامت کی کہ تو نے ناحق ایک مسلمان کو مار ڈالا تب عیاش پشیمان ہوکر حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اسکے مسلمان ہونے کا حال معلوم نہ تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۱ سلہ خونبہا کی چھ چیزیں ہیں اور انمیں سے جو ممکن ہو ادا کرے۔ یا پانچ برس سے زیادہ کے سو اونٹ یا پانچ برس کی دو سو گائیں یا بیل یا کم سے کم دو دو کپڑے کے دو سو جوڑے یا ہزار بکریاں یا بکرے یا ایک مثقال کی ہزار سونے کی اشرفیاں یا دس ہزار چاندی کے درہم جنکے تیس سو چار بیچے پونے چار آنے انگریزی یعنی ساڑھے گیارہ ماشے والے ہوتے ہیں۔ ۱۲ سلہ اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مقیس بن ضبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو قبیلہ بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا اور حضرتؐ کو خبر دی آپ نے زبیر فہری کو اس کیساتھ کرکے بنی النجار کے پاس بھیجا کہ یا تو اسکا قاتل ہمیں دیدو کہ قصاص لیا جائے یا اسکا خونبہا شریعت کے موافق دے دو بنی النجار نے کہا قاتل کی تو ہمیں خبر نہیں کہ کون ہے مگر ہاں ہمیں خونبہا دینے میں عذر نہیں۔ غرض ان لوگوں نے اسی وقت سو اونٹ مقیس کو خونبہا میں دیدیئے اور یہ اونٹوں کو لئے ہوئے زبیر کے ساتھ مدینہ واپس چلا شہر کے قریب پہنچ کر شیطان نے اس کے کان میں پھونکا کہ لوگ تجھ پر طعنہ زنی کرینگے کہ اپنے بھائی کا خونبہا لیکر چلا آیا اور اسکے قاتل کو قتل نہ کیا یہ خیال آتے ہی اسے زبیر کے قتل کی فکر ہوئی اور آخر اسے غافل پاکر ایک بڑا پتھر اسکے سر پر مارا کہ وہ بیچارہ (باقی ص ۱۳۷)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اگر یہی ہے) تو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں (مسلمانو) جیسے تم خود بھی تو ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا

كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ

کہ بے کھٹکے مسلمان ہو گئے) غرض خوب پہچان بین کر لیا کرو بیشک خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے ۔ معذور لوگوں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

کے سوا (جہاد سے منہ چھپا کے) گھر میں بیٹھنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے ہرگز برابر

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ

نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر

الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ

خدا نے درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے (اگرچہ) خدا نے سب ایمانداروں

دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ

سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے ۔ مگر غازیوں کو خانہ نشینوں پر

الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ

عظیم ثواب کے اعتبار سے خدا نے بڑی فضیلت دی ہے (یعنی انہیں) اپنی طرف سے بڑے

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٩٦﴾

بڑے درجے اور بخشش اور رحمت (عطا فرمائے گا) اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ

بیشک جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت کی ہے کہ (دار الحرب میں پڑے) اپنی جانوں پر ظلم کر

قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي

رہے تھے تو فرشتے قبض روح کے بعد حیرت سے پوچھتے ہیں تم کس حالت (غفلت) میں تھے تو وہ معذرت

الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا

کرتے ہیں (یعنی) کہتے ہیں کہ ہم تو ملک (یعنی زمین) میں عاجز و ناتواں تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا کی (اس) (زمین چوڑی) زمین میں اس کی

منزل ۱

(بقیہ صفحہ ۱۴۶) رہی جنت ہوا اور خود ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور باقی اونٹوں کو ادھر ادھر ہنکا دیا اور مکہ میں جا کر مرتد ہو گیا جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر پہنچی آپؐ نے فرمایا واللہ میں ہرگز اسکو امان نہ دونگا نہ حرم میں اور نہ غیر حرم میں۔ اور آخر فتح مکہ کے روز قتل ہو کر داخل جہنم ہوا۔ ۱۲۔ ۲ھ ایک دفعہ حضرت رسولؐ نے چند مسلمانوں کو کسی قبیلہ سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا جونہی ان لوگوں کو یہ خبر معلوم ہوئی سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے انمیں سے ایک شخص مرداس نام مسلمان تھا اور مال اسباب سمیٹ پہاڑ پر چڑھ گیا تھا جب اہل اسلام کا لشکر اس جگہ پہنچا اور انکی تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں تو وہ اس مطمئن ہو کر نیچے اتر آیا اور سلام علیکم کہے بعد کلمۂ شہادت زبان پر لایا اسامہ بن زید نے جو اس نے اسکے کہنے کا اعتبار نہ کیا اور اس مومن کو کافر سمجھ کر مار ڈالا اور اسکا مال و اسباب لوٹ لیا جب حضرتؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا اسامہ تونے بڑا غضب کیا کہ جو خدا کی وحدانیت کا مقر تھا اسے تونے قتل کیا اسامہ پشیمان ہو کر کہنے لگا یا حضرتؐ میں سمجھا کہ وہ جان کی خوف سے کلمہ پڑھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تونے اسکا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔ ۳ھ جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک، مرارہ بن الربیع، اور ہلال بن امیہ وغیرہ جانی چور کر گھر میں بیٹھ رہے اور جہاد میں جانے سے جی چھوڑ بیٹھے۔ مگر عبد اللہ بن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کا عذر پیش کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔ ۴ھ قیس بن فاکہہ

۱۲ ع ۵ ۱۰

اور قیس بن الولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باطن تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر ہجرت نہ کی جب جنگ بدر میں کفار قریش حضرت رسولؐ سے لڑنے گئے تو (باقی بر صفحہ ۱۴۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿۹۷﴾

بھی گنجائش نہ تھی کہ تم (کہیں) ہجرت کر کے چلے جاتے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے - اور وہ بُرا ٹھکانا ہے

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَ

مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس ہیں کہ نہ تو (دار الحرب سے نکلنے کی) کوئی

الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ

تدبیر کر سکتے ہیں نہ ان کو اپنی رہائی کی کوئی راہ دکھائی دیتی ہے تو اُمید ہے کہ

سَبِيلًا ﴿۹۸﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ

خدا ایسے لوگوں سے در گزر کرے - اور خدا تو بڑا معاف کرنے والا

وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي

بخشنے والا ہے - اور جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا تو وہ روئے زمین

سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا

میں با فراغت (جگہیں) رہنے سہنے کی (بہت سے) کشادہ مقام پائے گا -

وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى

اور جو شخص اپنے گھر سے جلا وطن ہو کے خدا اور اسکے رسولؐ کی طرف

اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

نکل کھڑا ہوا پھر اُسے (منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے) موت آ جائے تو خدا پر

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۰۰﴾

اسکا ثواب لازم ہو گیا - اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہی ہے

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

(مسلمانو) جب تم روئے زمین پر سفر کرو اور تمکو اس امر کا خوف ہو کہ کفار (اثنائے

أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ

نماز میں) تم سے فساد برپا کریں گے تو اس میں تمہارے واسطے کچھ مضائقہ

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۴۷) یہ لوگ بھی کفار کیساتھ تھے - آخر یہ لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی - ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

۱؎ مستضعفین (بیکس) سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو نہ کفر کی باتیں کبھی کہہ کر چھوٹ سکتے ہیں اور نہ ایمان کی کوئی راہ پاتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اسکی خبر جندب کو جو مکہ میں رہتا تھا معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیمار تھا تو کہنے لگا واللہ میں اُن لوگوں میں نہیں ہوں جن کو خدا نے ہجرت سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ میں کچھ سکت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا رستہ بھی جانتا ہوں - اپنے بیٹوں سے بولا واللہ میں مکہ میں رات بسر نہ کرونگا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل جاؤں کیونکہ مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ مبادا میں مکہ ہی میں مر جاؤں تم لوگ مجھے تختہ پر اٹھا کر لے چلو غرض وہ اس طرح لادا جا کر روانہ ہوا اور منزل تنعیم پر پہنچا تھا کہ مر گیا اور بہشت میں داخل ہوا - اسی کی شان میں بعد والی آیت نازل ہوئی ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲
۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ

نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کردیا کرو ؂۱ بیشک کفار تو تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔ اور (اے

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ

رسولؐ) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو اور (لڑائی ہو رہی ہو کہ) تم ان کو نماز ؂۲ پڑھانے

الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْۤا

لگو تو دو گروہ کرکے ایک کو لڑائی کے واسطے چھوڑ دو اور) انہیں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ نماز

اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ

پڑھے اور اپنے حربے ہتھیار اپنے ساتھ لیئے رہے پھر جب (پہلی رکعت کے) سجدے کر لے دوسری رکعت جلدی

وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

فرادی پڑھ) لیں تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت جو (لڑ رہی تھی اور) اب تک نماز

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ

نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور (تمہاری دوسری رکعت میں) تمہارے ساتھ نماز پڑھنے اور اپنی حفاظت کی

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

چیزیں اور اپنے ہتیار (نماز میں ساتھ) لیئے رہیں۔ کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش اپنے ہتیاروں اور اپنے ساز وسامان

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ

سے ذرا سی غفلت کرو تو یکبارگی سب کے سب تم پر ٹوٹ پڑیں۔ ہاں البتہ اسمیں کچھ مضائقہ نہیں کہ (اتفاقاً) تمکو

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ

بارش (کے سبب) سے کچھ تکلیف پہنچے یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار (نماز میں) اُتار کے

مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ

رکھدو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے تو کافروں کے لیئے ذلت کا عذاب

اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا

تیار ہی کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اُٹھتے

منزل ۱

؂۱ کچھ کم کردینے کا مطلب یہ ہے کہ چو رکعتی نماز میں سے دو رکعت کم کردو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے فقط سفر میں بھی قصر کرنا ضروری ہے حتی کہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہوگی اس کی تفصیل دیکھو کتب فقہیہ میں ۱۲ ؂۲ حدیبیہ کے ارادہ سے حضرت رسولؐ لشکر اسلام کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف چلے ہیں۔ ادھر کفار قریش کو خبر ہوئی اور خالد بن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپکے روکنے کے واسطے روانہ کردیا تا راہ میں پہاڑ دنپر دونوں میں مٹھ بھیڑ ہوئی اتنے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ نے بلالؓ سے اذان دلوائی اور سب کے ساتھ نماز پڑھی خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی۔ اگر ہم ان پر نماز کی حالت میں حملہ کردیتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ یہ لوگ اپنی نماز کو قطع نہ کرتے خیر اس کے بعد کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے اور وہ نماز جو اب یہ لوگ پڑھیں گے ان کے نزدیک بہت عزیز ہے۔ یہاں تو یہ منصوبے باندھے جارہے تھے اُدھر خدا نے حضرت جبرئیلؑ کی معرفت ان کی باتوں سے اپنے رسولؐ کو اطلاع کردی اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ۔ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا

بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو۔ پھر جب تم (دشمنوں سے)

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ

مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ نماز تو

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾

ایمان داروں پر وقت معین کر کے فرض کی گئی ہے۔ اور (مسلمانو)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ

دشمنوں کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو۔ اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسی تمکو

فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ

تکلیف پہنچتی ہے انکو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے۔ اور تمکو یہ بھی تفوقیت ہے کہ تم خدا سے

مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ

وہ وہ امیدیں رکھتے ہو جو انکو (نصیب) نہیں اور خدا تو (سب سے) واقف (اور) حکمت والا ہے۔

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

(اے رسول) ہمنے تمپر برحق کتاب اسلیئے نازل کی ہے کہ جسطرح خدانے تمہاری ہدایت کی ہے اسی طرح

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾

لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو اور (اپنی امت کے لیئے) خدا

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾

سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) تم ان

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ

(بدمعاشوں) کی طرف ہو کر (لوگوں سے) نہ لڑو جو اپنے ہی (لوگوں) سے دغا بازی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾

کرتے ہیں۔ بیشک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا۔ جو دغا باز گنہگار ہو۔ لوگوں سے تو

منزل ١

لہ یہ جنگ اُحد کے بعد کا قصہ ہے اس کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے دیکھو صفحہ ١٤١۔

لہ انصار بنو ابیرق میں سے تین بھائی: بشیر، مبشر، بشر منافق تھے ان تینوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی۔ اور انکے کھانے کی چیزیں زرہ اور تلوار چرا کر لیگئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کے رکھ آئے۔ قصبہ کا ایک دیندار لبید بن سہل بھی انکا ہمسایہ رازدار تھا۔ قتادہ نے ان سب کی حضرت رسول کے پاس شکایت کی۔ بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصلی چور اسی کو بنایا جب لبید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ ننگی تلوار لیئے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا کہ اے بنو ابیرق چوری کرو تم لوگ اور نام لگاؤ میرا۔ واللہ تم لوگ پکے منافق ہو کہ خود رسول اللہ کی ہجو کیا کرتے ہو۔ اور قریش کیطرف منسوب کرتے ہو۔ اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دونگا۔ جب لبید نے یہ کھری کھری سنائی تو یہ لوگ اس سے دب گئے اور صلح کر لی اور الزام سے بری کر دیا۔ اسکے بعد ان لوگوں نے ایک اور چالاکی کی یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہنچے جو انکا ہم قبیلہ اور بڑا لسان اور زبردست تھا۔ اس کو حضرت رسول کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا۔ اس نے آپ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا ہنگامہ کر رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندان لوگوں پر چوری کا جھوٹا الزام لگاتا ہے یہ سنکر آپ کو سخت رنج ہوا اور قتادہ کو بلا کر کچھ زبانی تنبیہ فرمائی۔ قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے کا اور (باقی بر صفحہ ١٥١)

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ

(اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ تو اس وقت بھی

اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

ان کے ساتھ ساتھ ہے جب وہ لوگ راتوں کو (بیٹھ کر) ان باتوں کے مشورے کرتے ہیں جن سے

الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ

خدا راضی نہیں۔ اور خدا تو ان کی سب کرتوتوں کو (علم کے احاطہ میں) گھیرے ہوئے ہے۔ (مسلمانو) خبردار ہو

هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ

جاؤ بھلا دنیا کی (ذراسی) زندگی میں تو تم ان کی طرف ہو کر لڑنے کھڑے ہو گئے (مگر یہ تو بتاؤ) پھر

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ

قیامت کے دن ان کا طرفدار بن کر خدا سے کون لڑے گا یا کون ان کا وکیل ہوگا۔ اور

وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر ظلم کرے اس کے بعد خدا سے

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ

اپنی مغفرت کی دعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا۔ اور جو

مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَ

شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اس سے کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور خدا تو

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗــــَٔةً

(ہر چیز سے) واقف (اور) بڑی تدبیر والا ہے۔ اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے پھر

اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا

اُسے کسی بے قصور کے سر تھوپے تو اُس نے ایک بڑے افترا اور صریح گناہ کو

وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

اپنے اوپر لاد لیا۔ اور (اے رسول ﷺ) اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی

(بقیہ از صفحہ ۱۵۰)
حضرت ؐ کے غصہ ہونے کا کمال صدمہ ہوا۔ اس کے چچا نے اس کی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان لوگوں کی چوری کا بھانڈا پھوٹا اور قتادہ کی تشفی ہوئی ۔ ۱۲

ع ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ط

تو ان (بدمعاشوں) میں سے ایک گروہ ۱ تمکو گمراہ کرنے کا ضرور قصد کرتا ہے حالانکہ وہ لوگ

وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ

بس اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمہیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور خدا

شَيْءٍ ط وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

ہی نے تو مہربانی کی کہ تمپر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو باتیں تم نہ جانتے تھے تمہیں سکھا دیں

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

اور تمپر تو خدا کا بڑا فضل ہے۔ (اے رسول ۲) ان کے رازکی باتوں سے

عَظِيمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ

اکثر میں بھلائی (کا تو نام تک) نہیں۔ مگر (ہاں) جو شخص کسی کو صدقہ دینے یا اچھے کام

بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ط

کرنے یا لوگوں کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے (تو البتہ ایک بات ہے) اور جو

وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

شخص (محض) خدا کی خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کریگا تو ہم عنقریب ہی اُسے

نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ

بڑا اچھا بدلہ عطا فرمائیں گے۔ اور جو شخص ۳ راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

رسول ؐ سے سرکشی کرے اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر وہ

سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ط

پھر گیا ہے ہم بھی ادھر ہی پھیر دیں گے اور (آخر) اُسے جہنم میں جھونک دینگے اور وہ

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ

تو بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ خدا بے شک اس کو نہیں بخشتا کہ اُس کا کوئی اور

ـه۱ اس سے اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ وہ بنو بیرق کی طرف سے وکیل بنکر قتادہ کے خلاف آپکے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اُسنے حضرت سے قتادہ پر کچھ خفگی کرا ہی دی ۱۲

ـه۲ یہ بھی اُسی قصہ کے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے جو ان چوروں نے اپنی برأت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کے لیئے کیا تھا۔ ۱۲

ـه۳ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قصہ بنو بیرق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ حقیقتہً ابو طعمہ منافق کی کارستانی تھی۔ اور جب اُسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مکہ پہنچا اور مرتد ہو گیا۔ چند دن کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی۔ مگر دیوار اس پر گر پڑی اور خود دب گیا۔ صبح کو لوگوں نے جب مٹی ہٹائی تو بیچارہ کی عمر دراز زندہ موجود تھا۔ لوگوں نے چاہا کہ اُسے مار ڈالیں مگر ایک شخص نے سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ لے کر آیا تھا اسکا مارنا مناسب نہیں تب لوگوں نے چھوڑ تو دیا مگر مکہ سے شہر بدر کر دیا۔ آخر اُس نے تاجروں کے ساتھ شام کا رُخ کیا۔ ایک منزل میں اُن لوگوں کو غافل پاکر کچھ مال چرایا اور وہاں سے چلدیا۔ مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا۔ اس کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ط

شریک بنایا جائے۔ ہاں اس کے سوا جو گناہ ہو جس کو چاہے بخشدے۔ اور (معاذ اللہ) جسنے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

کسی کو خدا کا شریک بنایا وہ تو بس بھٹک کے بہت دُور جا پڑا۔ یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

بس عورتوں ہی کی پرستش کرتے ہیں (یعنی بتوں کی جو انکے خیال میں عورتیں ہیں) اور درحقیقت

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

یہ لوگ سرکش شیطان کی پرستش کرتے ہیں جس پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس نے (ابتدا ہی میں) کہا تھا

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

کہ (خداوندا) میں تیرے بندوں میں سے کچھ خاص لوگوں کو (اپنی طرف) ضرور لے لوں گا۔ اور پھر انہیں ضرور

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

گمراہ کرونگا اور انہیں (بڑی بڑی) اُمیدیں بھی ضرور دلاؤنگا۔ اور یقیناً انہیں سکھادونگا۔ پھر وہ (بتوں کے

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَ

واسطے) جانوروں کے کان ضرور چیر پھاڑ کریں گے اور البتہ انہیں کہہ دونگا۔ بس پھر وہ (میری تعلیم کے موافق)

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

خدا کی بنائی ہوئی صورت کو ضرور بدل ڈالیں گے اور (یہ یاد رہے کہ) جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَ

بنایا تو اس نے کھلم کھلا سخت گھاٹا اٹھایا۔ شیطان اُنسے اچھے اچھے وعدے بھی کرتا ہے (اور بڑی بڑی) اُمیدیں

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ

بھی دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ بس نرا دھوکہ (ہی دھوکہ) ہے۔ یہی تو وہ لوگ

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

ہیں جن کا ٹھکانا بس جہنم ہے اور وہاں سے بھاگنے کی جگہ بھی نہ پائیں گے۔

منزل ۱

ے جس طرح ہمارے ملک کے لوگ کالی، سیتلا بھوانی کی پوجا پتری کرتے ہیں اسیطرح عرب کے لوگ بُتوں کی لات و عزیٰ، منات عورتوں کے سے نام رکھکر انکی پرستش کرتے تھے بلکہ ہر قبیلہ کیلئے ایک جداگانہ بُت تھا مگر سب کے نام عورتوں ہی کے سے تھے اور چونکہ یہ سب کارخانے حضرت شیطان کے تھے بلکہ تو دبھی کبھی کبھی اسکے اندر حلول کر جاتے تھے اسوجہ سے خدا نے انکی پرستش کی نسبت شیطان کیطرف دی ہے۔ چنانچہ ابتدائے اسلام میں ایک دفعہ کچھ مشرکین ایک بُت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا اور چند اشعار پڑھے جنکا مطلب یہ تھا کہ کچھ لوگ محمد صلعم اور انکے اصحاب یہاں آئے اور اُن لوگوں نے ہمکو عیب لگایا اور ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے بزرگ تھے۔ جونہی مشرکوں نے یہ سُنا وجد میں آکر شور و غوغا کرنے لگے کہ محمد صلعم کہاں ہیں آئیں اور سُنیں کہ ہمارے معبود انہیں کیا کہتے ہیں۔ اس پر بھی ان کو صبر نہ آیا اور آپ صلعم کو بُلا بھیجا جب آپ آئے اور سُنا تو سمجھ گئے کہ یہ شیطان لعین کی کارستانی ہے مگر اس سوچ میں تھے کہ اسکا جواب کیونکر دیا جائے کہ ایک دیندار جن نے آکر عرض کی کہ آپ کچھ تردد نہ کریں وہ شیطان جس نے بُت کے اندر آواز دی تھی اسکا نام مشعر تھا میں نے اس کو مار ڈالا۔ آپ مشرکوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں انکو معقول جواب دُوں۔ دوسرے دن مشرکین نے قربانیاں کیں اور ایک بڑا مجمع ہوا آپ بھی تشریف لے گئے۔ جونہی وہاں پہنچے سب بُت مُنہ کے بل گر پڑے۔ ان لوگوں نے انکو کھڑا کیا۔ اور بہت سی تعریفیں کیں سجدے کیئے اور بولے اے ہمارے معبود ... کل کہا تھا آج بھی کہو اس کے بعد ایک بڑے بُت سے آواز آئی کہ میں نے مشعرہ کو مار ڈالا جو کہ بڑی بدکار اور دیاتی بر ... !

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے انہیں ہم عنقریب (بہشت کے) اُن

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

(ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچائیں گے جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی اور

اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ

یہ لوگ اس میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے۔ (یہ اُنسے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ

اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ

(اپنی) بات میں سچا کون ہوگا۔ نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام چل سکتا ہے) نہ اہل کتاب کی تمنا سے

اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا

(کچھ حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام) جو برا کام کرے گا اُسے اُس کا بدلہ دیا جائے گا اور پھر خدا کے

يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَ

سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار۔ اور جو شخص اچھے اچھے کام

مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایمان دار (بھی) ہو تو ایسے ہی لوگ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

بہشت میں (بے کھٹکے) جا پہنچیں گے۔ اور اُنپر تل بھر بھی ظلم نہ

يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا

کیا جائے گا۔ اور اس شخص سے دین میں بہتر کون ہوگا جس نے خدا کے سامنے

مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ

اپنا سر تسلیم جھکا دیا۔ اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیمؑ کے طریقہ پر چلتا ہے

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

جو باطل سے کترا کے چلتے تھے۔ اور خدا نے ابراہیمؑ کو تو اپنا خالص دوست

منزل ۱

(بقیہ از صفحہ ۱۵۳) گمراہ تھی اسپر ہمارے پیغمبرؐ نے جنبر موسٰیؑ کے بعد قرآن نازل ہوا ہی لعنت کی ہی جب مشرکین نے یہ سُنا تو کہنے لگے محمدؐ ہم کو تو فریب دیتے ہی تھے ہمارے معبودوں کو بھی فریب دینے لگے۔ اور اُسدن سے دین اسلام روز بروز ترقی کرنے لگا۔ ۱۲ ؎ سر پر منّت کی چوٹی رکھنا، گودنا، گودانا بھی تغیر خلق اللہ میں داخل ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا):-

۱؎ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جو اصحاب سچے ایماندار تھے بہت غمگین ہوئے۔ اور حضرت سے عرض کرنے لگے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپکے سوا کسی کے واسطے نجات ہے ہی نہیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی شخص برائی سے خالی نہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص بیمار نہیں پڑتا کیا کسی کو کوئی رنج نہیں ہوا کرتا کیا کوئی مبتلائے بلا نہیں ہوتا۔ عرض کی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہی عمل بد کی سزا ہے۔ تب اصحاب کو اطمینان ہوا۔ ۱۲ ۲؎ اس میں اختلاف ہی کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل کیونکر ہوئے ایک روایت میں ہی کہ خدا نے ایک فرشتہ کی معرفت جو ایک خوبصورت جوان مرد کی صورت میں آیا تھا یہ خطاب ارشاد فرمایا تھا۔ ایک روایت میں ہی کہ ایک دفعہ آپ مہمانوں کے واسطے اپنے ایک مصری دوست کے پاس آٹا لانے گئے جب اُس نے انکار کیا تو آپ نے شرم کے مارے بوروں میں ریت بھر لی، خدا نے اُسے آٹا بنا دیا اور حضرت سارہؓ کی زبان سے خدا کی نسبت خلیل کا لفظ نکلا۔ ایک روایت میں ہے کہ نمرود کی آگ میں پھینکنے کے وقت باوجود خواہش فرشتوں کے مدد نہ لی۔ اور صرف خدا پر لو لگائے رہے اس وجہ سے اس (باقی بر صفحہ ۱۵۵)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

خَلِيلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

بنالیا۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُونَكَ

اور خدا ہی سب چیز کو (اپنی قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے۔ (اے رسولؐ) یہ لوگ آپ سے (یتیم

فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى

لڑکیوں (سے نکاح) کے بارے میں فتوے طلب کرتے ہیں آپ (ان سے) فرما دو کہ خدا تمہیں ان (سے نکاح کرنے)

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا

کی اجازت دیتا ہے اور جو (حکم مناہی کا) قرآن میں تمہیں (پہلے) سُنایا جا چکا ہے وُہ حقیقۃً ان یتیم لڑکیوں کے واسطے

تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ

تھا جنہیں تم انکا معین کیا ہُوا حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ (یُونہی) اُنسے نکاح کر لو اور ان کمزور نا توان بچوں کے

تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ

بارے میں حکم فرماتا ہے اور (وُہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق کے بارے میں

وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ

انصاف پر قائم رہو اور (یقین رکھو کہ) جو کچھ تم نیکی کرو گے تو خدا اس سے ضرور

خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ

واقف کار ہے۔ اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی و بے توجہی سے

مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ

(طلاق کا) خوف رکھتی ہو تو میاں بیوی کے باہم کسی طرح مِلاپ کر لینے میں دونوں

عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

(میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اور صلح تو (بہر حال) بہتر ہے۔ اور

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا

بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے۔ اور اگر تم نیکی کرو

(بقیہ از صفحہ ۱۵۴)

خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اولاد کی قربانی دی، اپنے کو آگ میں پھکوایا، مال کو مہمانوں کی خاطر داری میں صرف کیا اس وجہ سے یہ خطاب ملا۔ میں کہتا ہوں کہ ان تمام باتوں کو خدا نے پسند کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا کسی خاص امر کی تخصیص کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لے خویلد نامی ایک عورت سلمہ بن رافع کی زوجہ تھی جب وُہ بڑھیا ہو گئی تو اسکے شوہر نے اس کو طلاق دیکر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا خویلد نے کہا تو مجھے طلاق نہ دے میں اپنی رات کی باری تجھے بخشے دیتی ہوں تو جہاں چاہے قیام کرے مگر اس کے شوہر نے قبول نہ کیا تب وہ اس کی شکایت حضرت رسولؐ کے پاس لے گئی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَلَنْ

اور (حسنت سے) بچے رہو تو خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے (وہی تمکو اجر دیگا) اور (اگرچہ) تم

تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

بہتیرا چاہو (لیکن) تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بیبیوں میں (پورا پورا) انصاف لہ

فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

کر سکو (تو) ایسا بھی نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن اتنا مائل ہو جاؤ کہ (دوسری کو ادھڑ میں) ٹنگی ہوئی ٢

وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا

(معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کر لو اور (زیادتی سے) بچے رہو تو خدا یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے

رَّحِيمًا ﴿١٢٩﴾ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ

اور اگر دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے (بذریعہ طلاق) جدا ہو جائیں تو خدا اپنے وسیع

سَعَتِهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿١٣٠﴾ وَلِلّٰهِ

خزانے سے (فراغبالی عطا فرماکر) دونوں کو (ایک دوسرے سے) بے نیاز کر دیگا اور خدا تو بڑی گنجائش اور

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

تدبیر والا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ اور جن لوگوں

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ

کو تم سے پہلے کتاب (خدا) عطا کی گئی ہے انکو اور تمکو بھی اس کی ہم نے وصیت کی تھی کہ خدا

أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

(کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو (یاد رہے کہ) جو کچھ آسمانوں میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ (جو چاہے کر سکتا ہے۔) اور خدا تو (سب سے)

حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ

بے پروا اور (ہمہ صفت) موصوف ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

منزل ١

بیویوں کے درمیان انصاف کرو

لہ سب بیویوں کو برابر روٹی کپڑا دینا یا ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سونا فقط یہی نہیں بلکہ طبیعت کا ہر عورت کی طرف برابر رہنا مقصود ہے مگر چونکہ ایسا انصاف قوتِ بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کرلی اور فرما دیا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے، مگر ظاہری باتوں میں تو فرق نہ کرو۔ ١٢

٢ یعنی کسی عورت پر ریجھ کے اس کی سوت کو ایسا نہ چھوڑ بیٹھو کہ وہ بیچ ادھڑ میں لٹکا کرے کہ نہ تو اسے مصرف میں لاؤ اور نہ چھٹم چھٹا کرو۔ اور ایسے نلوہ الگ تھلگ رہو کہ گویا وہ بیاہی نہیں گئی اور اپنے میکے سے اپنی سسرال ہی میں نہیں آئی۔ اسی وجہ سے حضرت رسول جب بیمار ہوتے تو بھی آپ ایک بیوی کے گھر میں نہ رہتے۔ اور حضرت علیؓ کا قاعدہ تھا کہ جس بی بی کی باری ہوتی آپ اس کے غیر کے گھر میں وضو بھی نہ کرتے تھے۔ معاذ بن جبل کی دو بیویاں وبا سے مرگئیں۔ تو انہوں نے قرعہ ڈالا تھا کہ کس کو پہلے غسل دوں۔ ١٢

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا

(غرض سبھی) خاص خدا کا ہے اور خدا تو کارسازی کے لیئے کافی ہے۔ اے لوگو اگر خدا چاہے تو تمکو (دنیا کے

النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ

پردے سے) بالکل اٹھالے اور (تمہارے بدلے) دوسروں کو لا (بسا) ئے اور خدا تو اس پر قادر و

قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ

توانا ہے۔ جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دنیا اور

۱۹ ع ۸ ۱۲ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

آخرت دونوں کا اجر موجود ہے۔ اور خدا تو (ہر شخص کی) سنتا اور (سبکو) دیکھتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ

اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ انصاف[۱] پر قائم رہو اور خدا کیلئے گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی)

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابت داروں کے مضر (ہی کیوں) نہ ہو خواہ مالدار ہو

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ

یا محتاج (کیونکہ) خدا تو (تمہارے بہ نسبت) انپر زیادہ مہربان ہے تم تو (حق سے)

اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

کترانے میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور اگر تم پھرا کے گواہی دو گے یا بالکل انکار

وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کرو گے تو یاد رہے جیسی کرنی ویسی بھرنی کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب

خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

واقف ہے۔ اے ایمان والو خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول

رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

(محمدؐ) پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی ایمان لاؤ۔

[۱] ادائے شہادت میں یہ اہتمام تام اس لیئے ہے کہ حق رسی کا دار و مدار شہادت ہی پر ہے اور اس کا چھپانا گویا حق کا تلف کرنا ہے۔ اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ
اور (یہ بھی یاد رہے کہ) جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اور اس کے رسولوں اور روزِ آخرت کا منکر ہوا تو وہ راہِ راست سے بھٹک
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کے بہت دور جا پڑا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اس کے بعد پھر کافر ہوگئے پھر
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا
ایمان لائے پھر اس کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے تو خدا نہ ان کی مغفرت
كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ
کرے گا اور نہ انہیں راہِ راست کی ہدایت ہی کرے گا۔ (اے رسولؐ)
سَبِیْلًا ﴿۱۳۷﴾ ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿۱۳۸﴾
منافقوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیئے ضرور دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ
الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ
مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں کیا ان کے پاس
دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
عزت (وآبرو) کی تلاش کرتے ہیں۔ عزت تو ساری بس خدا ہی کے لیئے خاص
فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ
ہے۔ (مسلمانو) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب قرآن میں یہ حکم نازل
فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا
کر چکا ہے کہ جب تم سن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا ہے اور اس سے
وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا
مسخرا پن کیا جاتا ہے تو تم ان (کفار) کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ

مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

کسی دوسری بات میں غور کرنے لگیں ورنہ تم بھی اسوقت ان کے برابر ہو جاؤ گے۔ اس میں تو

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ﴿١٤٠﴾

شک ہی نہیں کہ خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع کرنے ہی گا (وہ

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ

منافقین[1]) جو تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھئے فتح ہوتی ہے یا شکست) تو اگر خدا کی طرف سے

مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ

تمہیں فتح ہوئی تو کہنے لگے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر (فتح کا) حصہ کافروں کو ملا تو

لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

(کافروں کے طرفدار بنکر) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ آگئے تھے (مگر قصداً تمکو چھوڑ دیا) اور تم کو

وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

مومنین کے ہاتھوں سے ہم نے بچایا نہیں تھا۔ (منافقو) قیامت کے دن تو خدا تمہارے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى

درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور خدا نے کافروں کو مومنین پر غلبہ[2] دینے کی ہرگز کوئی

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ

راہ نہیں قرار دی ہے۔ بیشک منافقین (اپنے خیال میں) خدا کو فریب دیتے

اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ

ہیں حالانکہ خدا خود انہیں دھوکا دیتا ہے۔ اور یہ لوگ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے

قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

ہیں تو (بے دلی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۤ ۖ

اور دل سے تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں اس (کفر و ایمان) کے بیچ ادھر میں پڑے جھول رہے ہیں

[1] مسلمانوں اور کافروں میں جو لڑائی ہوتی اور منافقوں کے دونوں ہاتھ لڈو کیونکہ جب مسلمانوں کو فتح ہوتی تو اس دعوے سے مال غنیمت میں حصہ بٹانے کو تیار ہوتے کہ ہم لڑائی میں تمہارے ساتھ تھے۔ اور کافروں کی فتح ہوتی تو ان سے بھی بانٹ لینے کو موجود۔ اور وہ بھی اس فخر کے ساتھ کہ اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو تم مارے ہی جاتے ہم ہی لوگوں نے تو فلاں موقع پر تمکو بچا لیا ۔١٢

[2] کفار کے مومنین پر غالب نہ ہونے کا یا تو یہ مطلب ہے کہ اعتقادات و اعمال کی حقیقت پر سچے دلائل میں غالب نہ ہونگے یا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں ان کا ایسا غلبہ مومنین پر کبھی نہ ہو گا کہ اسلام بالکل معدوم ہو جائے ۔١٢

ع ٢٠ / ٧ / ١٧

منافقین کا نمونہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ

نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ اُن (کافروں) کی طرف اور (اے رسولؐ) جسے خدا گمراہی میں چھوڑ

اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

دے اس کی (ہدایت کی) تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے۔ اے ایمان والو مومنین کو چھوڑ

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ

خدا کا صریحی الزام اپنے اوپر قائم کر لو۔ اس میں

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ

تو شک ہی نہیں کہ منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں

الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾

ہوں گے۔ اور (اے رسولؐ) تم وہاں کسی کو ان کا حمایتی بھی نہ پاؤ گے مگر (وہاں)

إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

جن لوگوں نے (نفاق سے) توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لگے

وَأَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ

لپٹے رہے اور اپنے دین کو محض خدا کے واسطے نرا کھرا کر لیا تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

(بہشت میں) ہوں گے اور مومنین کو تو خدا عنقریب ہی بڑا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ

اگر تم نے خدا کا شکر کیا اور اس پر ایمان لائے تو خدا تم پر عذاب کر کے کیا کرے گا بلکہ

وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

خدا تو (خود شکر کرنے والوں کا) قدردان اور واقف کار ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا

خدا کسی کے، بانگ پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ مگر مظلوم[1] ظالم کی برائی

مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا

بیان کر سکتا ہے۔ اور خدا تو (سب کی) سُنتا (اور ہر ایک کو) جانتا ہے۔ اگر کُھلم کھلا نیکی

خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

کرتے ہو یا چھپا کر یا کسی کی برائی سے درگزر دیتے ہو تو خدا بھی بڑا درگزر

كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

دینے والا (اور) قادر ہے۔ بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں سے

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ

انکار کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور

اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ

کہتے ہیں کہ ہم بعض[2] پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار

بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان ایک دوسری راہ نکالیں

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا

یہی لوگ حقیقتاً کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت دینے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کی تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت جلد

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

ان کا اجر عطا فرمائے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ٢١

---

[1] کہ اس کی بد دعا جائز ہے اور چونکہ لعنت بھی ایک قسم کی بد دعا ہے کیونکہ اس سے مقصود خدا کی رحمت سے دور ہونا ہے پس یہ بھی مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہو گی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر غرض مسلم بھی کفر کی وجہ سے بد دعا کا مستحق ہو گا اور یہی انصاف و عدالت کا مقتضا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور پھر کھانا نہ کھلائے تو وہ بھی شکایت کر سکتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ ۱۲

[2] جس طرح یہودی کہ حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ یا نصرانی کہ حضرت عیسےٰ کو مانتے ہیں اور حضرت رسول کو نہیں مانتے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۱

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ

(اے رسولؐ) اہل کتاب (یہود)، جو تم سے (یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم انپر ایک کتابؐ آسمان سے اُتروا

السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا

دو، تو (تم اس کا خیال نہ کرو کیونکہ) یہ لوگ موسیٰؑ سے تو اس سے کہیں بڑھ (بڑھ) کے درخواست کر

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

چکے ہیں چنانچہ کہنے لگے کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب ان کو انکی شرارت کی وجہ سے بجلی نے لے ڈالا۔

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر (باوجودیکہ) ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح و روشن دلیلیں آچکی تھیں اس کے بعد بھی ان

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

لوگوں نے بچھڑے کو (خدا) بنالیا۔ پھر ہم نے اس سے (بھی) طرح دی اور موسیٰؑ کو ہم نے صریحی غلبہ عطا کیا۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا

اور ہمنے ان کے عہد (و پیمان) کی وجہ سے ان کے سر پر (کوہ) طور کو لٹکا دیا اور ہم نے ان سے کہا کہ شہر

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ

کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور ہمنے (یہ بھی) کہا کہ تم ہفتہ کے دن (ہمارے حکم سے

اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

تجاوز نہ کرنا۔ اور ہم نے اُنسے بہت مضبوط عہد (و پیمان) لے لیا۔ پھر انکے اپنے عہد توڑ ڈالنے اور احکام خدا

وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ

سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل کرنے اور اترا کر یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر

قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں) بلکہ خدا نے انکے کفر کی وجہ سے انکے دلوں پر مہر کر دی

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ

تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، اور (نیز) ان کے کافر ہونے اور مریم علیہا

لہ یہودیوں کی تو گویا سرشت میں شرارت تھی۔ ایک مرتبہ حضرتؐ سے کہنے لگے کہ جس طرح توریت مختلف لوگوں کے نام سے یکبارگی نازل ہوئی ہے اسی طرح اگر قرآن ہم لوگوں کے نام سے نازل ہوا اور وہ بھی اس طرح کہ ہم لوگ اس کو آتے ہوئے دیکھیں اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تم پیغمبرؐ ہو تو البتہ ہم ایمان لا سکتے ہیں۔ یہ سوال اگرچہ کچھ معقول تھا مگر چونکہ ان لوگوں کو سوائے کٹ حجتی کے سوا کچھ اور منظور نہ تھا اس وجہ سے خدا نے اسے منظور نہ کیا۔ اور اپنے رسولؐ کی تشفی کے واسطے فرمایا کہ تم گھبراؤ نہیں موسیٰؑ سے تو اس سے کہیں زیادہ بے ڈھنگے سوالات کیئے گئے تھے۔ ۱۲

سلہ ان سب کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ دیکھو پارہ اوّل رکوع چھ و آٹھ۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا ○ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

بہت بڑا بہتان باندھنے اور انکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسٰےؑ مسیح

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا

خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ

صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا

سولی ہی دی مگر ان کے لیئے (ایک دوسرا شخص عیسٰےؑ کے) مشابہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ

فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ

اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً وہ لوگ اس (کے حالات) کی طرف سے دھوکے میں (پڑے) ہیں

الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ

انکو اس (واقعہ) کی خبر ہی نہیں مگر فقط اٹکل کے پیچھے (پڑے) ہیں اور عیسٰےؑ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

خدا نے انہیں اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اور خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے۔ اور (جب عیسٰےؑ مہدی موعودؑ کے ظہور کے وقت آسمان

اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ

سے اُتریںگے تو) اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انپر انکے مرنے کے قبل ایمان نہ لائےؑ اور خود عیسٰےؑ قیامت

عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ﴿١٥٩﴾ ۚ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا

کے دن ان کے خلاف گواہی دینگے۔ غرض یہودیوں کی (ان سب شرارتوں اور) گناہ کی وجہ سے ہمنے انپر وہ صاف

حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ

ستھری چیزیں جو ان کیلیئے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں اور (نیز) انکے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو

سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ

روکنے اور باوجود ممانعت سود کھا لینے اور ناحق زبردستی لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے اور

وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ

ان میں جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ہم نے دردناک عذاب

ف١ یہ قصہ تفصیل سے پہلے گذر چکا ہے دیکھو پارہ ٣، رکوع ١٣، صفحہ ٨٩، آیۃ ٥٤۔ ف٢ صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعودؑ ظہور کریں گے تو حضرت عیسٰےؑ آسمان سے اُتریں گے، اور دجال قتل ہو جائے گا، تو سب اہل کتاب حضرت عیسٰےؑ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے۔ اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائیں گے اور دینِ اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا۔ اور حضرت عیسٰےؑ حضرت مہدیؑ کی متابعت کریں گے۔ اور دینِ محمدیؐ کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کے دنیا سے رحلت کریں گے۔ اور مومنین انکے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا کہ گائے چیتا بھیڑ بھیڑیا ایک گھاٹ پانی پئیں گے۔ لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

تیار کر رکھا ہے ۔ لیکن (اے رسول) ان میں سے جو لوگ علم (دین) میں بڑے مضبوط

مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب)

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ

تم سے پہلے نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ

بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ۔ (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (بھی) تو اسی طرح

اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ

وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور

اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

(جس طرح) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اولاد یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ

بیٹے و ایوبؑ و یونسؑ و ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس وحی

وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ

بھیجی تھی ۔ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی ۔ اور ہم نے بہت سے رسول

قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

مقرر کیا جس طرح اور (بہت سے رسول بھیجے) جن کا حال ہم نے تم سے پہلے ہی بیان کر دیا اور

عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا

بہت سے (ایسے) رسول (بھیجے) جنکا حال تم سے پہلے بیان نہیں کیا اور خدا نے تو موسیٰؑ سے (بہت سی) باتیں بھی کیں تھیں

زبور میں صرف حمد و ثنائے الٰہی ہیں احکام نہیں ۔ عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ زبور کو لیکر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے اور انکے پیچھے علمائے یہود انکے پیچھے اور لوگ ان کے پیچھے جنات انکے پیچھے صحرائی جانور کھڑے ہوتے اور پرندان کے سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے ۔ اور جس وقت آپ زبور پڑھتے تو سب کے سب بے ہوش ہو جاتے حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خدا علیؑ کو جبرئیلؑ کی قوت آدمؑ کا نور یوسفؑ کا جمال اور داؤدؑ کی آواز عطا فرمائے گا اور اہل بہشت کا خطیب بنائے گا کہ لوگ انکی آواز سے بے ہوش ہو جائیں گے ۔ ١٢ ۔ مگر نہ اس طرح کہ معاذ اللہ خدا کے منہ ہو اور وہ اس سے بولے ۔ بلکہ خدا کے بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے اور وہ بات کرنے لگے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر طور پر گئے اور انکو پہاڑ کے نیچے کھڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنے کی درخواست کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کر کے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے غرض ہر طرف سے آواز سنی ۔ ١٢

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

اور (ہمنے) نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والے اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے کے

عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا

بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے۔ (یہ کفار نہیں مانتے نہ مانیں)

حَكِيمًا ١٦٥ لَّٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ

مگر خدا تو اس پر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے۔

بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ١٦٦

(بلکہ) اس کی گواہی تو فرشتے تک دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لیے کافی تھا۔ بیشک

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکا وہ راہ راست سے بھٹک

ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ١٦٧ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا

کے بہت دور جا پڑے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (اس پر) ظلم (بھی) کرتے رہے

لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ١٦٨

نہ تو خدا ان کو بخشنے ہی گا اور نہ انہیں کسی طرح کی ہدایت ہی کرے گا۔ مگر (وہاں) جہنم کا

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

راستہ (دکھا دے گا) جس میں یہ لوگ ہمیشہ (پڑے) رہیں گے۔ اور یہ تو خدا کے

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ١٦٩ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ

واسطے بہت ہی آسان بات ہے۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ

رسول (محمدؐ) دین حق کے ساتھ آچکے ہیں پس ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے

وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

اور اگر انکار کروگے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ

اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے ۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز

دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ

نہ کرو اور خدا کی شان میں سچ کے سوا (کوئی دوسری) بات نہ کہو ۔ مریم[3] کے بیٹے عیسیٰ مسیح (نہ خدا

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ

تھے نہ خدا کے بیٹے ہیں) خدا کے ایک رسول اور اسکے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریم کے پاس

اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ز فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا

بھیج دیا تھا (کہ حاملہ ہو جا) اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے ۔ پس خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین

تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ

(خدا) کے قائل نہ بنو (تثلیث سے) باز رہو (اور) اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے

وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي

اس (نقص) سے پاک و پاکیزہ ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو[1] (اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾

اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اسی کا ہے اور خدا تو کارسازی میں کافی ہے[2] ۔ نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا

ہونے سے ہرگز عار رکھ سکتے ہیں اور نہ (خدا کے) مقرب فرشتے اور (یاد رہے)

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ

جو شخص اس کے بندہ ہونے سے عار رکھے گا اور تکبر کرے گا تو عنقریب ہی خدا

وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا

ان سب کو اپنی طرف اٹھالے گا (اور ہر ایک کو اسکے کام کی جزا سزا دے گا) پس جن

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور اچھے (اچھے) کام کیے ہیں تو انہیں ان کا ثواب پورا (پورا) دے دیگا

---

[1] کیونکہ جسمانی توالد و تناسل سے خدا کے لیئے مجسم ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے ورنہ وہ مکان اور سمت کا محتاج اور ممکن ہو جائیگا اور حرکت و سکون سے خالی نہ ہوگا تو حادث ہوگا۔ اور یہی سبب خرابیاں روحانی توالد و تناسل میں بھی ہیں۔ اور اگر تعلیم و اعجاز کی وجہ سے بیٹا کہتے ہیں جیسے شاگرد کو روحانی بیٹا اور استاد کو روحانی باپ تو حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہیں۔ ۱۲

[2] خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک و صاف ہونے کو اس طرح سمجھا دیا کہ اولاد اس لیئے ہوتی ہے کہ باپ کو مدد پہنچائے اس میں باپ کا فائدہ ہے اور اولاد باپ کے ترکہ کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں نہ اسکو مددگار کی ضرورت وہ تنہا کارساز ہے۔ نہ اس کی سلطنت کا کوئی شریک وحقدار۔ پھر اولاد ہو تو کاہے کو اور کیوں۔ ۱۲

ع ٢٣ ٩

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ١

وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور) زیادہ ہی دیگا۔ اور جو لوگ (اسکا بندہ ہونے میں) عار سمجھتے تھے اور شیخی کرتے

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ

تھے اُنہیں تو دردناک عذاب میں مبتلا کریگا اور (لطف یہ ہے کہ) وُہ لوگ خدا کے سوا نہ اپنا سرپرست ہی

لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا

پائیں گے اور نہ مددگار۔ اے لوگو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارے پاس

نَصِيْرًا (١٧) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین حق کی) ^ا^ دلیل آچکی اور ہم تمہارے پاس ایک چمکتا ہوُا

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (١)

نور نازل کر چکے ہیں۔ پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ

اسی سے لگے لپٹے رہے تو خدا بھی انہیں عنقریب ہی اپنی رحمت

فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ

اور فضل (کے بے خزاں باغ) میں پہنچا دے گا اور انہیں اپنی حضوری

وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا (١٧) ؕ

کا سیدھا راستہ دکھا دے گا۔ (اے رسولؐ) تم سے فتوے طلب

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ

کرتے ہیں تم کہدو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو خود تمہیں فتوے دیتا

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ

ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے کہ اس کے نہ کوئی لڑکا بالا ہو (نہ ماں باپ)

فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ

اور اس کے (صرف) ایک بہن ہو تو اسکا ترکہ سے آدھا ہو گا (اور اگر یہ بہن مر جائے) اور

ا ایک صحیح حدیث میں ہے کہ برہان (دلیل) سے مراد حضرت رسولؐ ہیں، اور نور مبین (چمکتا ہوُا نور) سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔ ١٢

٢ یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی۔ کچھ بھی نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں تب۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا

اس کے کوئی اولاد نہ ہو (نہ ماں باپ) تو اس کا وارث بس یہی بھائی ہوگا۔ اور اگر دو بہنیں (یا

الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا

زیادہ) ہوں تو انکو (بھائی کے) ترکہ سے دو تہائیاں ملیں گی اور اگر (کسی کو ورثہ) بھائی بہن دونوں

وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ

(ملے جلے) ہوں تو مرد کو عورت کے حصہ کا دو گنا حصہ ملے گا۔ تم لوگوں کے بھٹکنے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ

کے خیال سے خدا اپنے احکام بہت واضح کرکے بیان فرماتا ہے۔ اور خدا تو

شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾

ہر چیز سے واقف ہے۔

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ مائدہ (خوان) مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ایک سو بیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

(میں اس) خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ

اے ایماندارو (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا

چوپائے جانور ان کے سوا جو تم کو پڑھ کر سنائے جائیں گے

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ

حلال کر دیئے گئے مگر جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو

حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿١﴾ يٰٓأَيُّهَا

حلال نہ سمجھنا۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے ایماندارو

لہ اس سورۃ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ منجملہ ان کے بعض یہ ہیں حلال حرام جانور کی تفصیل، تکمیل دین کی خوشخبری، وضو کی ترکیب، تیمم کا طریقہ، عدل کا حکم، قرض دینے کا ثواب، یہود و نصاریٰ کی بیوقوفی، بنی اسرائیل کا قصہ، ہابیل قابیل کا واقعہ، چور کی سزا، قصاص کا حکم، کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت، حضرت علیؑ کی ولیعہدی، واقعۂ غدیر کا ذکر، مستحق لعنت پر لعنت، قسم کا کفارہ، شراب جوا پانسہ کی ممانعت، حالت احرام میں شکار کا کفارہ، خوان کے اترنے کا قصہ، حضرت عیسیٰؑ کی معذرت وغیرہ وغیرہ ۱۲۔

المنزل ٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

الذین اٰمنوا لا تحلوا شعآئر اللّٰہ ولا الشھر

(دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری[۱] کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ

الحرام ولا الھدی ولا القلآئد ولآ اٰمین

قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذرِ خدا کے لئے نشان دیکر کعبہ میں لے جاتے ہیں) اور

البیت الحرام یبتغون فضلا من ربھم

نہ خانہ کعبہ (کی طرف بعزم زیارت) کا قصد کرنیوالوں کی جو اپنے پروردگار کی خوشنودی اور فضل (روزی)

ورضوانا ط واذا حللتم فاصطادوا ولا

کے جویاں ہیں۔ اور جب تم (احرام سے) محل ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قبیلہ کی یہ

یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن

عداوت کہ تمہیں ان لوگوں نے خانہ کعبہ (میں جانے) سے روکا تھا اس جرم میں نہ

المسجد الحرام ان تعتدوا وتعاونوا

چھنوا دے کہ تم انپر زیادتی کرنے لگو اور (تمہارا تو فرض یہ ہے کہ) نیکی اور پرہیزگاری

علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم

میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی مدد نہ کرو اور خدا

والعدوان واتقوا اللّٰہ ط ان اللّٰہ شدید

سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب والا ہے۔

العقاب (۲) حرمت علیکم المیتۃ والدم

(لوگو) مرا ہوا جانور اور خون اور سوٗر کا گوشت اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت)

ولحم الخنزیر ومآ اھل لغیر اللّٰہ بہ والمنخنقۃ

خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا اور چوٹ کھاکر

والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ و

مرا ہوا اور جو (کنوئیں وغیرہ میں) گر کر مرجائے اور یا جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو اور جس کو

[۱] حلم بن منذر کندی نے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی آپؐ کس بات کی دعوت دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا خدا کی توحید، اپنی نبوت، نماز اور زکوٰۃ کی۔ وہ بولا میں مشورہ کرلوں تو عرض کروں۔ غرض وہ چلاگیا اور ایمان نہ لایا طرفہ یہ کہ چلتے چلاتے کچھ صدقے کے اونٹ بھی لوٹتا گیا۔ دوسرے سال آنحضرتؐ عمرہ کے واسطے مکہ کو چلے جب وادی نعیم میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حلم کندی انہی اونٹوں کی گردنوں میں سنہرے پٹے ڈالکر خانہ کعبہ کو چلا ہے اصحاب نے چاہا کہ اسکو قتل کرکے اونٹوں کو چھین لیں آپؐ نے منع کیا۔ اصحابؓ نے عرض کی ہم ایام جاہلیت میں ایسا اکثر کیا کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ
درندے نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے (تم مرنے کے قبل) ذبح کر لو اور جو (جانور) بتوں (کے تھان) پر
عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ
(چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور جسے تم (پانسے کے) تیروں سے باہم حصہ بانٹو۔
ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
(غرض یہ سب چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں) یہ گناہ کی بات ہے۔ (مسلمانو) اب تو کفار تمہارے دین سے
دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ
(پھر جانے سے) مایوس ہو گئے تو تم اُن سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے (اس) دین
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ
اسلام کو پسند کیا۔ پس جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے (اور) گناہ کی طرف
فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ
مائل بھی نہ ہو (اور کوئی چیز کھا لے) تو خدا بے شک بڑا بخشنے والا
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③ يَسْــَٔـلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ
مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون (کونسی) چیز اُنکے لئے حلال
لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ
کی گئی ہے۔ تم (اُنسے) کہدو کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور شکاری جانور جو تم
مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا
نے شکار کے لئے سدھار رکھے ہیں اور جو (طریقے) خدا نے تمہیں بتلائے ہیں ان میں
عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ
کے کچھ تمنے ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو یہ شکاری جانور جس شکار کو تمہارے

منزل ٢

ل۵ جب حضرت رسولؐ آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں اٹھارھویں ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیداً یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور جو حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے پہنچا دو آپؐ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبۂ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ (میں جسکا حاکم ہوں اُس کا علیؑ حاکم ہے۔ خدایا! جو اسے دوست رکھے اُسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے اُسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اُسے ذلیل کر) اس کے بعد لوگوں نے مبارکباد دی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو کہ آپ ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم ہوئے۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ جب یہ سب ہو چکا تو حضرت جبرئیلؑ آیت لے کر نازل ہوئے۔ دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ٢ صفحہ ٢٥٩ سطر ٢٣ و ٥ مطبوعہ مصر۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اذكروا اسم الله عليه واتقوا الله ان الله سريع

لیئے پکڑ رکھیں اس کو (بے تامل) کھاؤ اور (جانور کو چھوڑتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا

الحساب ④ اليوم احل لكم الطيبت وطعام الذين

سے ڈرتے رہو (کیونکہ) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔ آج تمام پاکیزہ چیزیں

اوتوا الكتب حل لكم وطعامكم حل لهم والمحصنت

تمہارے لیئے حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کی (خشک[1]) چیزیں (گیہوں وغیرہ) تمہارے لیئے حلال ہیں اور تمہاری

من المؤمنت والمحصنت من الذين اوتوا الكتب

خشک چیزیں (گیہوں وغیرہ) انکے لیئے حلال ہیں اور آزاد پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں کی آزاد پاکدامن عورتیں جنکو

من قبلكم اذا اتيتموهن اجورهن محصنين

تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے جب تم انکو انکے مہر دے دو (اور) پاکدامنی کا ارادہ کرو نہ تو کھلم کھلا زنا کاری

غير مسفحين ولا متخذي اخدان ومن يكفر

کا اور نہ چوری چھپے سے آشنائی کا ۔ اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا تو اس

بالايمان فقد حبط عمله وهو في الاخرة من

کا سب کیا دھرا اکارت ہوگیا اور (اتنی ہی نہیں تو یہ ہے) کہ آخرت میں بھی وہی

الخسرين ⑤ يايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة

گھاٹے میں رہے گا ۔ اے ایماندارو جب تم نماز کے لیئے آمادہ ہو تو اپنے

فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا

منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا ٹخنوں تک پاؤں[2] کا

برءوسكم وارجلكم الى الكعبين وان كنتم جنبا

مسح کر لیا کرو ۔ اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو تم طہارت (غسل) کر لو

فاطهروا وان كنتم مرضى او على سفر

(بال) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ

---

[1] تاریخ واحادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ طعام سے مراد یہاں غلے میوے خشک چیزیں ہیں تر چیزیں مراد نہیں ہو سکتیں کیونکہ یہ لوگ یقینی مشرک ہیں اور مشرکین کی نجاست کو خدا کھلے لفظوں میں فرما چکا ہے انما المشرکون نجس ۔ اور اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اخیت کی وجہ سے عموماً کفار سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو غلہ میوہ وغیرہ یہ لوگ باہر سے تجارت کے واسطے لاتے اُسے بھی نہ خریدتے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سمجھا دیا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر خشک چیزیں لینے میں اہل کتاب سے کچھ مضائقہ نہیں جس طرح کفار سے کچھ حرج نہیں ۔ ١٢

ع ١ ٥ ٥

[2] امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہیئے یا دھونا ۔ قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس، انس بن مالک، عکرمہ شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی شیعوں کا مذہب ہے اور اکثر علمائے مفسرین کا مذہب یہ ہے کہ دھونا واجب ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ٣ صفحہ ٣٧٨ سطر ٣٩ مطبوعہ مصر ١٢

١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

نکل آئے یا عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

خاک سے تیمم کر لو یعنی (دونوں ہاتھ مار کر) اس سے اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا مسح

تیمم کی ترکیب

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ

کر لو (دیکھو تو خدا نے تمہیں کیسی آسانی کر دی) خدا تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے

عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ کر دے اور تمہیر اپنی نعمت پوری کر

نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ

دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ اور جو احسانات خدا نے تم پر کئے

اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ

ہیں انکو اور اس عہد (و پیمان) کو یاد کرو جس کا تم سے پکا اقرار لے چکا ہے جب

قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

تم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے (احکام خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ تمہیں

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

خدا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے اسرار سے بھی باخبر ہے۔ اے ایماندارو خدا کی خوشنودی کے لیے انصاف

انصاف کے ساتھ گواہی دو

قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

کے ساتھ گواہی دینے کے لیے تیار رہو۔ اور تمہیں کسی قبیلے کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا

شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ

دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو (خبردار) بلکہ تم (ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری کے

لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

بہت قریب ہے۔ اور خدا سے ڈرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو (اچھا یا برا) خدا اسے ضرور جانتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام (بھی) کیئے خدا نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

انکے لیئے (آخرت میں) مغفرت اور بڑا ثواب ہے ۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جھٹلایا وہ جہنمی ہیں ۔ اے ایمان دارو خدا نے جو احسانات لہ

اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ

تم پر کیئے ہیں انکو یاد کرو (خصوصاً) جس وقت ایک قبیلہ نے تم پر دست درازی کا

يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ

ارادہ کیا تھا تو خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم (تک پہنچنے) سے روک رکھا ۔ اور

ع ٢ ٦ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪

خدا سے ڈرتے رہو ۔ اور مؤمنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔ اور اس میں بھی

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا

شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی ایمان کا) عہد و پیمان لے لیا تھا ۔ اور ہم (خدا) نے

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ

ان میں سے بارہ سردار (انپر) مقرر کیئے ۔ اور خدا نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تو یقیناً

لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

تمہارے ساتھ ہوں اگر تم بھی پابندی سے نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاؤ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ

اور ان کی مدد کرتے رہو اور خدا کی خوشنودی کے واسطے لوگوں) کو قرض حسنہ دیتے رہو تو میں بھی تمہارے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

گناہ تم سے ضرور دور کر دوں گا اور تمکو بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچا دونگا جنکے

منزل ٢

لہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ غطفان کی لڑائی میں بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ لوگ اپنے سردار دعشور سمیت قلعہ میں جا ٹھہرے اور آپ اپنے اصحاب و لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور پسینے سے تر شدہ کپڑوں کو خشک ہونیکے واسطے درخت پر ڈال دیا ۔ عربوں کو یہ حالت دیکھ کر جرأت ہوئی اور دعشور ننگی تلوار لیئے ہوئے حضرتؐ کے قریب آپہنچا اور بے ادبانہ کہنے لگا اس وقت آپکو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے آپؐ نے فرمایا خدا ۔ اسی وقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اس زور سے اس کے سینہ پر ملا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی آپؐ نے فوراً اس کی تلوار اٹھالی اور اُسکے سر پر جا پہنچے اور فرمایا اب تو بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے ؟ وہ بولا بیشک آپکو کوئی روک نہیں سکتا ۔ آپؐ نے اس سے درگذر کی ۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ ١٢ ۔ ٢ہ جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے اسی طرح اس اُمت کے بھی بارہ سردار و امام ہیں ۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہولیں گے دنیا قائم رہے گی ۔ اور وہ بارہ امام ہیں ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

(درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو یقیناً

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ

وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔ پس ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کی

وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

دلوں کو (گویا) ہم نے خود سخت بنا دیا کہ (ہمارے) کلمات کو ان کے اصلی معنوں سے بدل کر

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ

دوسرے معانی میں استعمال کرتے ہیں اور جن جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی انہیں سے ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے

مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ اِنَّ

اور (اے رسول) اب تو تم ان میں چند آدمیوں کے سوا ایک نہ ایک کی خیانت پر برابر مطلع ہوتے رہتے ہو تو تم ان

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

(کے قصور) کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرو کیونکہ خدا احسان کرنے والوں کو ضرور دوست رکھتا ہے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم

نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ

نصرانی ہیں ان سے (بھی) ہم نے ایمان کا عہد و پیمان لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی انہیں سے ایک بڑا حصہ

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(رسالت محمدؐ) بھلا بیٹھے تو ہم نے بھی (اس کی سزا میں) قیامت تک ان میں باہم عداوت و دشمنی کی بنیاد ڈال دی اور خدا

وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ

انہیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتا دے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا

پیغمبر (محمدؐ) آ چکا ہے جو کتاب (خدا) کی ان باتوں میں سے جنہیں تم چھپایا کرتے تھے بہتیری تو صاف

كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

صاف بیان کر دے گا اور بہتیری سے (عمداً) درگزر کرے گا۔ تمہارے پاس

منزل ٢

له جب فرعون ڈوب مرا اور بنی اسرائیل کو مصر کی سلطنت ملی تو حکم ہوا کہ ارض مقدس میں قوم عمالقہ سے لڑو تو تمکو ایسے ہزاروں شہر ملجائینگے کہ ہر ایک میں ایک ایک ہزار باغات ہیں غرض حضرت موسیٰؑ نے بارہ قبیلوں میں سے ہر قبیلہ کا ایک شخص سردار بنا کر کوچ کیا۔ وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک شخص عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی جسکا تین ہزار تین سو تین گز کا قد تھا اور بعض کہتے ہیں تین لاکھ تینتیس ہزار تینتیس گز کا اور ابر سے بھی اس کا سر اور سینہ باہر نکلا رہتا۔ ابر سے پانی نچوڑ کر استعمال کرتا سمندر سے مچھلی نکال آفتاب سے بھون لیتا۔ طوفان نوحؑ کا پانی جو پہاڑوں سے بھی چالیس گز اونچا تھا اس کی پنڈلی تک آیا تھا اور اس کی عمر تین ہزار برس کی تھی غرض جب اس نے ان لوگوں کو دیکھا تو باوجودیکہ یہ لوگ بھی چالیس گز کے تھے مگر انکی پست قدی اسکو سخت تعجب ہوا اور اس نے ان لوگوں کو اپنے دامن میں رکھ کر گھر میں باندھ لیا اور اپنی ماں کے پاس ڈال دیا جس کا نام عوق تھا اور اسکی ایک ایک انگلی تین گز کی تھی اور کہنے لگا دیکھ یہ لوگ ہم سے لڑنے آئے ہیں اسکی ماں نے کہا انکو مارو نہیں بلکہ چھوڑ دو کہ یہ ہمارا حال اپنے لشکر سے بیان کریں اور الٹے پاؤں پھر جائیں جب یہ لوگ بلغ میں گئے تو ایک انار اتنا بڑا دیکھا کہ اسکے چھلکے میں پانچ آدمی سما سکیں خلاصہ یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور سارا قصہ پہلے سے بیان کر دیا حضرت موسیٰؑ نے انکو لڑنے کی ترغیب دی اور لشکر لیکر پہنچ گئے جب عوج نے سنا تو پہاڑ کا ایک ٹکڑا اپنے سر پر لیکر سارے لشکر کو تباہ کر دینے کے ارادہ سے چلا خدا کی شان ایک جانور نے ہیرے کے ٹکڑے سے پتھر میں سوراخ کر دیا کہ وہ پتھر اسکے گلے کا طوق ہو گیا اور کسی طرح نہ نکل سکا حضرت موسیٰؑ نے یہ دیکھ کر خوشی میں اچھلے اور اچھل کر ایک عصا مارا۔ اور باوجودیکہ حضرت موسیٰؑ خود چالیس گز کے تھے، چالیس گز کا عصا تھا اور چالیس گز اچھلے اس پر بھی اسکے ٹخنے تک پہنچے۔ غرض وہ گرا اور بنی اسرائیل نے تلوار وں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا دریا بر...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِىْ

تو خدا کی طرف سے ایک (چمکتا ہوا) نور اور صاف صاف بیان کرنیوالی کتاب (قرآن) آچکی ہے۔ جو لوگ

بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کی تو اس کے ذریعہ سے نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ

حکم سے (کفر کی) تاریکی سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور انہیں راہ راست پر پہنچا دیتا ہے

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ

جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح بس خدا ہیں وہ ضرور کافر ہو گئے (اے رسول)

ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ

ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا مریم کے بیٹے مسیح اور ان کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں

يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا

ہیں سب کو مار ڈالنا چاہے تو کون ایسا ہے جس کا خدا سے کچھ بھی زور چلے (اور

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا

روک دے) اور سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کی

يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

سلطنت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہودی اور نصرانی تو کہتے

وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ

ہیں کہ ہم ہی خدا کے بیٹے ہیں اور اسکے چہیتے ہیں (اے رسول انسے) تم کہو کہ (اگر ایسا ہے تو) پھر تمہیں

بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ

تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا یہ خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات سے ایک بشر ہو۔ خدا

يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

جسے چاہے گا بخشدیگا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں

منزل ۲

(بقیہ صفحہ ۱۷۴)

اسکے بعد حضرت موسیٰؑ نے ہر چند ہمت دلائی مگر بنی اسرائیل کی بزدلی نے آگے نہ بڑھنے دیا اور اپنے ملک کو واپس آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار برس تک دریائے نیل پر اس کے پاؤں کی ہڈی کا پل بنا رہا۔

واللہ اعلم بالصواب ۔۱۲

۲؎ یہ بھی قرآن کی ایک اعلےٰ درجہ کی پیشنگوئی ہے جس کو تیرہ سو برس گزرنے پر بھی ہم اپنے زمانہ میں پاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ کل عیسائی اور دنیا کی تمام اقوام پر غالب ہیں مگر انگلستان، فرانس، روس، اٹلی، امریکہ اور آسٹریا میں ہر ایک دوسرے کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) لہ

یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہمیشہ کی ہیں کہ ہم لوگونکو جہنم کی آگ چند روزوں کے سوا چھوئے گی بھی نہیں۔ کیونکہ خدا نے حضرت یعقوبؑ کو وحی کی تھی کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں انکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھونگا تاکہ آگ انکے گناہونکو جلا دے اور وہ پاک ہو جائیں۔ خدا نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر تمہاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوئیں۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ

کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ اور اے اہل کتاب جب

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ

پیغمبروں کی آمد میں بہت رکاوٹ ہوئی تو ہمارا رسول (ﷺ) تمہارے پاس آ گیا جو احکام خدا کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم

الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ

کہیں یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نہ کوئی خوشخبری دینے والا (پیغمبر) آیا نہ (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ۔ اب

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ یقیناً تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا (پیغمبر) آ گیا ۔ اور خدا ہر چیز پر

ع ٣ / ٧ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا

قادر ہے ۔ اے رسول (ﷺ) اس وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم جو نعمتیں خدا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ

نے تم کو دی ہیں ان کو یاد کرو اس لیے کہ اس نے تمہی لوگوں سے بہتیرے پیغمبر بنائے اور

مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ

تمہی کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ وہ نعمتیں دیں جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی تو نہ دیں ۔ اے

ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا

میری قوم (شام کی) اس مقدس زمین میں جاؤ جہاں خدا نے تمہاری تقدیر میں (حکومت) لکھ دی ہے

تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا

اور (دشمن کے مقابلہ میں) پیٹھ نہ پھیرو (کیونکہ) اس میں تو تم خود الٹا گھاٹا اٹھاؤ گے ۔ وہ لوگ کہنے لگے

يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے زبردست (سرکش) لوگ رہتے ہیں اور جب تک وہ لوگ اس

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ

میں سے نکل نہ جائیں ہم تو اس میں کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے ۔ ہاں اگر وہ لوگ خود اس میں سے نکل

١ے چنانچہ اس نے ایک ہزار سات سو برس کے عرصہ میں ایک ہزار پیغمبر بھیجے ١٢

٢ے یعنی تم میں سے بعض کو بادشاہ بنادیا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ غلام بنے ہوئے تھے اور اب خدا نے ان کو قبطیوں کے بڑے بڑے ملکوں میں جن میں نہریں جاری تھیں جگہ دی۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ١٢

٣ے حضرت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ بیس برس حکومت فریدوں کے زمانہ میں گذرے اور سو برس منوچہر کی سلطنت میں

١٢ ١٢ ١٢

١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

جائیں تو البتہ ہم ضرور جائیں گے (مگر) دو آدمی (یوشع کالب) جو (خدا کا) خوف رکھتے تھے (اور) جنپر خدا نے

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

اپنا فضل و کرم کیا تھا بیدھڑک بول اُٹھے کہ (اسے) انپر حملہ کر کے (بیت المقدس کے) پھاٹک میں گھس تو پڑو پھر

غٰلِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (٢٣)

(دیکھو تو یہ ایسے بودے ہیں کہ) ادھر تم پھاٹک میں گھسے اور (یہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور) تمہاری جیت ہو گئی اور

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا

اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ (چاہے جو کچھ ہو) جبتک وہ لوگ اسمیں ہیں ہم تو

فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا

اس میں ہرگز (لاکھ برس) پاؤں نہ رکھیں گے۔ ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا (جائے) اور دونوں جا کے لڑو ہم تو یہیں

قٰعِدُوْنَ (٢٤) قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ

جمے بیٹھے ہیں (تب موسیٰؑ نے) عرض کی خداوندا تو خوب واقف ہے کہ اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر

وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (٢٥)

میرا قابو نہیں۔ بس اب ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈالدے (ہمارا ان کا ساتھ نہیں ہو

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ

سکتا) خدا نے فرمایا (اچھا) تو ان کی سزا یہ ہے ان کو چالیس برس تک وہاں کی حکومت نصیب نہ ہوگی اور (اس مدت

فِى الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ (٢٦)

دراز تک) یہ لوگ (مفرکے) جنگل میں سرگردان رہیں گے تو پھر تم ان بدچلن بندوں پر افسوس نہ کرنا۔ (اے رسولؐ)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

تم ان لوگوں سے آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل قابیل) کا سچا قصہ بیان کر دو کہ جب ان دونوں نے خدا کی درگاہ

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ

میں نیازیں چڑھائیں تو انمیں سے ایک (ہابیل) کی (نذر تو) قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی نذر نہ قبول

ك؎ جس زمین میں بنی اسرائیل اس ہیر پھیر میں مبتلا ہوئے وہ صرف پندرہ کوس تھی اور تمام دن چلتے چلتے جب شام کو قیام کیا تو معلوم ہوا کہ ہم جہاں سے صبح کو چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے۔ غرض وہ لوگ ہر چند کوشش کرتے رہے مگر اس چھوٹے سے ٹکڑے سے خدا کی نافرمانی کی سزا میں چالیس برس تک نہ نکلنا تھا نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ نے وہیں قضا کی ١٢ ؎٢ یہ دونوں حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے مگر قابیل بڑا تھا اور ہابیل چھوٹے حضرت آدمؑ نے ہابیل کی پرہیزگاری مقابلیت کی وجہ سے انہی کو اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کا بتا دینا بھی یہ سنکر قابیل کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑک اُٹھی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا جانشینی کا تو مجھے حق ہے، حضرت آدمؑ نے قصہ چکانے کی غرض سے فرمایا کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذر چڑھاؤ جس کی نذر قبول ہوگی وہی مستحق سمجھا جائے گا غرض ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے ایک خوب موٹا تازہ بچہ، کچھ دودھ کچھ مکھن پہاڑ پر جا کر رکھ آئے اور قابیل کھیتی کرتا تھا، غصہ میں کچھ بالیاں سوکھی اور خراب لے کر رکھ آیا اسکے بعد حسب دستور آسمان سے آگ کا ایک شعلہ اُترا اور ہابیل کی نذر کو کھا گیا اور قابیل کی نذر جوں کی توں پڑی رہ گئی قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا اور اس نے ہابیل کو مار ڈالا ١٢

ع ۴ ۷ ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ لَاَقۡتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ

ہوئی تو مارے حسد کے ہابیل سے) کہنے لگا میں تو تجھے ضرور مار ڈالونگا۔ اُسنے جواب دیا کہ (بھائی اسمیں اپنا کیا بس ہی) خدا تو

الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ

صرف پرہیزگاروں کی نذر قبول کرتا ہے۔ اگر تم میرے قتل کے ارادہ سے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤگے (تو تیرا بڑھانا)

اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ

(کچھ) میں تو تمہارے قتل کے خیال سے اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں (کیونکہ) میں تو اس خدا سے جو سارے جہان

اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ

کا پالنے والا ہے ضرور ڈرتا ہوں۔ میں تو ضرور یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور تیرے گناہ دونوں

بِاِثۡمِىۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ

تیرے سر جائیں تو تو (اچھا خاصا) جہنمی بن جائے اور ظالموں کی تو یہی سزا ہے پھر تو

ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ ۚ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ

اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر اُسے بھڑکا ہی دیا آخر اس

اَخِيۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ

(کم بخت نے) اسکو مار ہی ڈالا تو گھاٹا اٹھانیوالوں سے ہو گیا (تب اسے فکر ہوئی کہ لاش کو کیا کیجیے) تو خدا نے

اللّٰهُ غُرَابًا يَّبۡحَثُ فِى الۡاَرۡضِ لِيُرِيَهٗ كَيۡفَ

ایک کوے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اسے (قابیل کو) دکھا دے کہ اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر

يُوَارِىۡ سَوۡءَةَ اَخِيۡهِ ؕ قَالَ يٰوَيۡلَتٰٓى اَعَجَزۡتُ

چھپانی چاہیئے (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوے

اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِىَ

کی برابری کر سکوں۔ (بلا سے یہ بھی ہوتا ہے) تو اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا

سَوۡءَةَ اَخِىۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِيۡنَ ۚ ﴿۳۱﴾ مِنۡ

الغرض وہ (اپنی حرکت سے) بہت پچھتایا لہ اسی سبب سے تو ہم نے

منزل ۲

لہ قابیل تو نذر نا منظور ہونے کی وجہ سے حسد کی آگ میں جل ہی رہا تھا اور اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو کیونکر قتل کرے آخر جب حضرت آدمؑ حج کی غرض سے مکہ گئے تو اسکو موقع ملا ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے کہ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے انکا سر کچل دیا۔ مارنے کو تو مار الکہ چونکہ دنیا میں یہ پہلی موت تھی اسوجہ سے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے آخر اسے مدتوں لادے لادے پھرا یہاں تک کہ اسمیں سے بدبو پھیلی اور درندوں نے اس پر حملہ کرنا ارادہ کیا اسی وقت خدا نے دو کوے بھیجے اور ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا پھر اُسے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کر دفن کر دیا جب حضرت آدم کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی اسیوجہ سے اسکے بعد اب تک زمین خون نہیں چوستی غرض حضرت آدمؑ تو گریہ و زاری میں مشغول تھے آخر خدا نے انکا نعم البدل حضرت شیث کو عطا کیا اور یوں انکا دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندہ درگاہ ہوا اور لعنت کا مارا عدن پہنچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دنیا بھر کی بری باتوں میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا۔ اور جب طوفان نوح آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ اور صرف حضرت شیثؑ کی اولاد دنیا میں باقی رہی ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

۵ معانقۃ وقف النبی علیہ السلام

أَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ أَنَّهٗ مَنْ

بنی اسرائیل پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو نہ جان کے بدلے میں اور نہ ملک

قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ

میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ ناحق) قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے سب

فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ

لوگوں کو قتل کر ڈالا ۔ اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا تو گویا اس نے سب

أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا

لوگوں کو جلا لیا ۔ اور ان (بنی اسرائیل) کے پاس تو ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے) روشن معجزے

بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي

لے کر آ چکے ہیں (مگر) پھر اس کے بعد بھی یقیناً اُنمیں سے بہتیرے زمین میں زیادتیاں کرتے

الْأَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ

رہے ۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ سے لڑتے بھڑتے ہیں (اور احکام کو

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

نہیں مانتے) اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملکوں (ملکوں) دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا بس

فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْٓا أَوْ يُصَلَّبُوْٓا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ

یہی ہے کہ (چن چن کر) یا تو مار ڈالے جائیں یا انہیں سولی دے دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں نہ

وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۭ

ہیر پھیر کے (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں (اپنے وطن کی) سرزمین سے

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

شہر بدر کر دیا جائے ۔ یہ رسوائی تو ان کی دنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں تو ان کے لیئے بہت بڑا

عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوْا

عذاب ہے مگر ہاں جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ ۵ توبہ کر لی تو ان

ا؎ ہجرت کے چھٹے سال بنی عتیبہ کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرت رسول کریمؐ کی خدمت میں آئے ۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو جب تمہیں صحت ہوگی تو لشکر میں بھیجدیا جائیگا ان لوگوں نے آب و ہوا کی ناموافقت کا عذر کر کے رخصت ہونا چاہا آپؐ نے انکو جہاں صدقہ کے اونٹ چرائی پر تھے ، بھیج دیا ۔ یہ لوگ دوا میں اونٹوں کا پیشاب اور غذاؤں میں اونٹنیوں کا دودھ پیا کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ جب بھلے چنگے ہو گئے تو اونٹوں کے نگہبانوں میں سے تین آدمیوں کو بُری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے جب یہ خبر حضرت تک پہنچی تو حضرت علیؑ کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب میں بھیجا وہ لوگ جنگل میں جا چھپے آخر حضرت علیؑ نے انہیں گرفتار کیا اور آپؐ کے سامنے لائے ۔ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔۱۲

۲؎ ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اس کی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے ۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد آئمہ اہلبیتؑ ہیں اور یہی قرین قیاس ہے ۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا

کا گناہ بخشدیا جائے گا کیونکہ سمجھ لو کہ خدا بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ اے ایمان دارو خدا

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

سے ڈرتے رہو اور اس کے (تقرب کے) ذریعہ کی جستجو میں رہو اور اس کی

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ

راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۔ اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں

كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ

نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور بھی

مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اس کے ساتھ ہو کہ روز قیامت کے عذاب کا اسے معاوضہ دے دیں (اور خود بچ جائیں)

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا

تب بھی (انکا یہ معاوضہ) قبول نہ کیا جائیگا اور انکے لیئے دردناک عذاب ہے ۔ وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح

مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

جہنم کی آگ سے نکل بھاگیں ۔ مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور انکے لیئے تو دائمی

مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا

عذاب ہے ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت تم ان کے کرتوت کی سزا میں ان کا

أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ

(داہنا) ہاتھ کاٹ ڈالو ۵ یہ (ان کی سزا) خدا کی طرف سے ہے ۔ اور خدا تو بڑا زبردست

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

حکمت والا ہے ۔ ہاں جو اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست کرے تو بیشک

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾

خدا بھی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے ۔ کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ (اے شخص)

۵ اگر چوتھائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو حسب تجویز حاکم شریعت کی کوئی دوسری سزا ہوگی اور اگر اس سے زیادہ ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی ۔ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط

کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین (غرض دنیا جہان) میں خاص خدا کی حکومت ہے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى

جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے معاف کر دے۔ اور خدا تو ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

قادر ہے۔ اے رسولؐ جو لوگ کفر کی طرف لپک کے چلے جاتے

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

ہیں تم انکا غم نہ کھاؤ۔ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے منہ سے (بے تکلف) کہہ دیتے ہیں

بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ج وَمِنَ الَّذِيْنَ

کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ ان کے دل بے ایمان ہیں۔ اور بعض یہودی ایسے ہیں

هَادُوْا ج سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ

کہ (جاسوسی کی غرض سے) جھوٹی باتیں بہت (شوق سے) سنتے ہیں تاکہ کفار کے دوسرے

اٰخَرِيْنَ لَمْ يَأْتُوْكَ ط يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ

گروہ کو جو (ابھی تک) تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سنائیں۔ یہ لوگ (توریت کے) الفاظ کی ان کے

مَوَاضِعِهٖ ج يَقُوْلُوْنَ إِنْ أُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَإِنْ

اصلی معانی (معلوم ہونے کے) بعد بھی تحریف کرتے ہیں۔ (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (یہ توریت کا حکم ہے)

لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ط وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

اگر (محمدؐ کی طرف سے بھی) تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اسے مان لینا اور اگر یہ حکم تمکو نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا اور

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ

(اے رسولؐ) جسکو خدا خراب کرنا چاہتا ہے تو اسکے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ تو وہی ہیں

أَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ج وَّلَهُمْ فِي

جنکے دلوں کو خدا نے (گناہوں سے) پاک کرنیکا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) انکے لئے تو دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت

ع ٢
الوقف على الاول اجوز ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۴۱) سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكّٰلُونَ
میں بھی انکے لیئے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا۔ یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کو بڑے (شوق سے) سننے والے
لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ
اور بڑے ہی حرام خور ہیں۔ تو (اے رسولؐ) اگر یہ لوگ تمہارے پاس (کوئی معاملہ لیکر) آئیں تو تمکو اختیار ہے
وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ
خواہ انکے درمیان فیصلہ کردو یا ان سے کنارہ کشی کرو اور اگر تم کنارہ کش رہو گے تو (کچھ خیال نہ کرو) یہ لوگ تمہارا
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۴۲)
ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر انکا فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو کیونکہ خدا انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔
وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ
اور جب خود انکے پاس توریت ہے اور اسمیں خدا کا حکم (موجود ہے) تو پھر تمہارے پاس فیصلہ کرانے کو
ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ (۴۳)
کیوں آتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) اسکے بعد پھر (تمہارے حکم سے) پھر جاتے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ
إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
ایماندار ہی نہیں ہیں بیشک ہم نے توریت نازل کی جس میں (لوگوں کی) ہدایت اور نور (ایمان) ہے اسی کے مطابق خدا
الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبّٰنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ
کے فرمانبردار بندے (انبیائے بنی اسرائیل) یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علماء (یہود بھی کتاب خدا
بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ
سے حکم دیتے تھے) جسکے وہ محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اسکے گواہ بھی تھے پس (اے مسلمانو) تم لوگوں
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيٰتِي ثَمَنًا
سے (ذرا بھی) نہ ڈرو (بلکہ) مجھی سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی دولت جو درحقیقت بہت تھوڑی
قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ
قیمت ہے) نہ لو اور (سمجھ لو کہ) جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی

لہ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے
زناء محصنہ کیا مگر چونکہ یہ دونوں کے دونوں
مالدار تھے اور علمائے یہود کو انکی رعایت کرنی
منظور تھی اگرچہ توریت میں زناء محصنہ کی
سزا دی تھی مگر ان لوگوں نے سنگسار نہ کیا
اور اس فکر میں ہوئے کہ اہل اسلام
کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو مان
لینا چاہیئے اس کی ٹوہ لگانے کے
واسطے بنی نضیر و بنی قریظہ سے جن
سے مسلمانوں سے صلح تھی سلسلہ
جنبانی کی اور وہ دونوں زانی و زانیہ
مدینہ میں آپہنچے غرض جب یہ مقدمہ
پیش ہوا تو آپ نے بھی وہی سنگساری
کا حکم دیا یہ سنکر تو وہ لوگ
گھبرائے یہانتک کہ وہ بولے
کہ یہ حکم توریت کا نہیں ہے۔ آخر ابن
صوریا جو انکے یہاں کا بہت بڑا عالم
تھا ثالث قرار پایا جب وہ آیا اور حضرتؐ
نے اس سے قسم دیکر پوچھا تو اُس نے
اقرار کیا کہ توریت کا یہی حکم ہے جو
آپؐ نے فرمایا۔ غرض وہ دونوں
سنگسار کیئے گئے اور علماء یہود
کی کچھ پیش نہ گئی۔ انہی کے بارے
میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ۹
۶
۱۰

[illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ

لوگ کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ

ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی) برابر کا

وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ

بدلہ (زخم) ہے پھر جو (مظلوم ظالم کی) خطا معاف کر دے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔ اور جو شخص خدا کی

بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ہم نے انہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى

پیغمبروں کے قدم بقدم مریمؑ کے بیٹے عیسٰےؑ کو چلایا اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق

ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ

کرتے تھے جو ان کے سامنے (پہلے سے) موجود تھی اور ہم نے ان کو انجیل (بھی) عطا کی

الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

جس میں لوگوں کے لیئے ہر طرح کی ہدایت تھی اور نور (ایمان) اور وہ اس کتاب توریت کی جو وقت نزول انجیل

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ

(پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنے والی اور پرہیزگاری کی ہدایت و نصیحت تھی۔ اور انجیل والوں

لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ

(نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے (اسمیں) نازل کیا ہے اسکے مطابق حکم کرنا چاہیئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

کتاب کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (اے رسولؐ) ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کہ جو کتاب (اسکے پہلے سے) اس کے وقت میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی نگہبان

ف۱ جابر نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا اور حور العین اسکی زوجہ ہوگی۔ اپنے قرض کو جو کسی کے ذمہ ہو معاف کر دے، قاتل سے درگذر کرے، بعد ہر فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ ۱۲

ف۲ ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں۔ مصرعہ خود اصلاح زبان کے مدعی پھر بدزبان کیوں ہو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

(بھی) ہے تو جو کچھ تمپر خدا نے نازل کیا ہے اسی کے مطابق تم بھی حکم دو اور جو حق بات خدا کی طرف سے

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا

آچکی ہے اس سے کترا کے ان لوگوں کی خواہش نفسانی کی پیروی کرو اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کے واسطے

مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

(حسب مصلحت وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کیا ہے اور اگر خدا چاہتا تم سبکو ایک ہی (شریعت کی) امت

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

بنا دیتا مگر (مختلف شریعتوں سے) خدا کا مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اسمیں تمہارا امتحان کرے پس تم نیکیوں میں لپک کے

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

آگے بڑھ جاؤ اور (یقین جانو کہ) تم سبکو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب (اسوقت) جن باتوں میں تم اختلاف

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

کرتے ہو وہ تمہیں بتلا دیگا۔ اور (اے رسول ہم پھر کہتے ہیں کہ) جو احکام خدا نے نازل کیئے ہیں تم اسکے مطابق فیصلہ کرو اور

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ

ان کی بے جا خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ تم انسے بچے رہو (ایسا نہ ہو کہ) کسی حکم سے جو خدا نے تمپر نازل

بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ

کیا ہے تمکو یہ لوگ بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ تمہارے حکم سے منہ موڑیں تو سمجھ لو کہ (گویا) خدا ہی کی مرضی ہے کہ

اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

انکے بعض گناہوں کی وجہ سے انہیں مصیبت میں پھنسا دے۔ اور اس میں تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ

النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ

بد چلن ہیں۔ کیا یہ لوگ زمانہ جاہلیت کے حکم کی (تم سے بھی) تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۷/۱۱

والے لوگوں کے واسطے حکم میں خدا سے بہتر کون ہوگا۔ اے ایماندارو

ل‍ه چونکہ عرب میں قرآن مجید کے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی، بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب انکے لیے قرآن ہی ہے، اسلیئے اسلام کے قبل کے زمانہ کو زمانہ جاہلیت کہتے ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى

یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔ (کیونکہ یہ لوگ تمہارے مخالف ہیں مگر باہم ایک دوسرے

اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ

کے دوست ہیں۔ اور (یاد رہے کہ) تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا پس پھر وہ بھی

فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (۵۱)

انہی لوگوں میں ہوگیا۔ بیشک خدا ظالموں کو راہِ راست پر نہیں لاتا۔ تو (اے رسولؐ) جن

فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ

لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ (اور

یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ

تم سے اس کی وجہ یہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ (کہیں ایسا نہ ہو انکے نہ ملنے سے) زمانہ

اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى

کی گردش میں مبتلا ہو جائیں تو عنقریب ہی خدا مسلمانوں کی فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کردے گا تب یہ

مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ (۵۲) وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ

لوگ اس بدگمانی پر جو اپنے جی میں چھپاتے تھے شرمائیں گے۔ اور مومنین (جب انپر نفاق ظاہر ہو جائے گا تو)

اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہم سے) کہتے تھے کہ ہم ضرور

اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

تمہارے ساتھ ہیں۔ انکا سارا کیا دھرا اکارت ہوا اور سخت گھاٹے میں آ گئے۔

خٰسِرِیْنَ (۵۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ

اے ایماندارو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (کچھ پرواہ نہیں پھر جانے)

عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ

عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو

منزل ٢

ع اگرچہ اس آیت کی شانِ نزول میں اختلاف ہے اور بعض اقوال کے موافق حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوندِ عالم نے اس آیت میں بیان کیے ہیں اس کا سچا مصداق آپ کے سوا اصحابِ رسولؐ میں دوسرا نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے جناب رسالتمآبؐ نے جب قلعۂ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور محاصرہ کو اٹھارہ روز گذر چکے تھے شیخین شکست کھا کر لوٹ آئے تھے، اور حضرت علیؑ کو سردار بنا کر بھیجا تب فتح ہوا تو اسوقت جو الفاظ آپ نے حضرت علیؑ کے حق میں ارشاد فرمائے تھے وہ اس آیت کی تفسیر ہیں۔ اور صاحب ما ینطق عن الھویٰ نے اسی آیت کو فقرات اور تغیر و تبدیل دوسرے لفظوں میں فرما دیا گویا مقصود یہ تھا کہ محض خدا ہی نے گواہی نہ دی بلکہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اور الفاظ حدیث یہ ہیں:۔ لاعطین الرایۃ غدًا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ۔ یفتح اللہ علیٰ یدیہ۔ (میں اس لشکر کا علم کل اس شخص کو دوں گا جو حملہ کنندہ ہوگا اور بھاگنے والا نہ ہوگا خدا اور اس کے رسولؐ کا دوستدار اور خدا و رسولؐ اسکے دوست۔ اور اسی کے ہاتھ پر خدا اس قلعہ کو فتح کریگا) اور اگرچہ اس تمنا میں بہت سے لوگ تھے مگر آپ

یہود و نصاریٰ کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

حضرت علیؑ کی شان میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

يُحِبُّونَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ

دوست رکھتے ہونگے ۔ ایمانداروں کے ساتھ منکسر (اور) کافروں کے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ

جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہ کریں گے ۔ یہ خدا کا فضل و کرم ہے

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے ۔ اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے ۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

(اے ایماندارو) تمہارے[1] مالک سرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اسکا رسول[ص] اور وہ مومنین جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں ۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ

اور جس شخص نے خدا اور رسول[ص] اور (انہیں) ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو (خدا کے لشکر میں آ گیا

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ٨ / ٦ / ١٢

اور) اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر در رہتا ہے ۔ اے ایماندارو جن لوگوں (یہود و نصاریٰ) کو تم

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا

سے پہلے کتاب (خدا توریت و انجیل) دی جا چکی ہے ان میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ

ہنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو

اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

خدا ہی سے ڈرتے رہو اور (ان کی شرارت یہانتک پہنچی کہ) جب تم (اذان دے کر) نماز کے

نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ

واسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو ہنسی کھیل بناتے ہیں ۔ یہ اس وجہ سے کہ (لوگ بالکل بے عقل ہیں اور

[1] یہ آیت باتفاقِ مفسرین شیعہ، سُنّی موافق، مخالف حضرت علی[ع] کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس سے تصریحی طور پر حضرت علی[ع] کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت و واضح ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل دیکھو میرے رسالہ "الولی" میں۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

کچھ نہیں سمجھتے (اے رسولؐ) اہل کتاب سے کہو کہ آخر تم ہم میں سوا اس کے اور کیا

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

عیب لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور جو ہم سے پہلے

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

بھیجی گئی ایمان لائے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں۔ (اے رسولؐ) تم

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ

کہہ دو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب بتا دوں۔ (اچھا لو سنو)

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور اس پر غضب ڈھایا ہو اور ان میں سے کسی کو (مسخ کر کے) بندر اور

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ

(کسی کو) سور بنا دیا ہو اور اس نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی پرستش کی ہو۔ پس یہ لوگ درجے میں

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا

کہیں بدتر اور راہِ راست سے بھٹک کے سب سے زیادہ دور جا پہنچے ہیں۔ اور (مسلمانو) جب یہ

جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ

لوگ تمہارے پاس آجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے اور

خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى

پھر نکلے بھی تو ساتھ لیئے ہوئے۔ اور جو (نفاق) وہ چھپائے ہوئے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے۔ (اے

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

رسولؐ) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام خوری کی طرف دوڑ پڑتے ہیں

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً بہت ہی برا ہے۔ ان کو اللہ والے

ل مدینہ کا ایک نصرانی جب اذان میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کو سنتا تو بے ساختہ بول اٹھتا خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے۔ ایک دن اسکا خادم بضرورت آگ لایا اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا اتفاقاً ایک چنگاری اڑ کر چھت پر پہنچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فی النار ہوا ۱۲ ۱۲ ۱۲

ک ایک مرتبہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع چند یہودیوں کو ساتھ لے کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں آئے اور پوچھنے لگے کہ پیغمبرانِ ماسلف میں سے کس پر آپؐ ایمان رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں خدا، قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیمؑ اسحاقؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہودیوں نے جونہی حضرت عیسیٰؑ کا نام سنا آپکی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے کہ ہمارے خیال میں تمہارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ

اور علماء جھوٹ بولنے اور حرام خوری سے کیوں نہیں روکتے۔ جو (درگزر) یہ لوگ کرتے رہے

الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ٦٣

یقیناً بہت ہی بری ہے ۱۵ اور یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ۱۶

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ

ہے (بخیل ہوگیا)۔ انہی کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور ان کے (اس) کہنے پر خدا

وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ

کی پھٹکار (بھلا خدا کا ہاتھ بند ہونے کیوں لگا) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح

كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ

چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور جو (کتاب) تمہارے پاس نازل کی گئی ہے (انکار شک و حسد) انمیں سے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

بہتیروں کی لغزو سرکشی کو اور بڑھادے گا اور (گویا) ہم نے خود ان کے آپس میں روز قیامت تک

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْ

عداوت اور کینے کی بنیاد ڈال دی۔ جب یہ لوگ لڑائی کی آگ بھڑکاتے

قَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ

ہیں تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور روئے زمین میں فساد پھیلانے کے لیئے

فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ٦٤

دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا

اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور (ہم سے) ڈرتے تو ہم ضرور انکے گناہوں سے درگزر کرتے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ٦٥

اور ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے۔ اور اگر

۱۵ حضرت شعیبؑ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر جن میں سے چالیس ہزار بد ہیں اور ساٹھ ہزار نیک عذاب نازل کروں گا۔ آپ نے عرض کی خداوندا بد تو خیر مگر نیکوں پر کیوں عذاب ہوگا۔ حکم ہوا اے شعیب چونکہ ان لوگوں نے بدوں کی طرف سے غفلت کی نہ میری متابعت میں انپر غصہ کیا نہ ان سے نفرت کی نہ انکو نصیحت کی۔ بلکہ انکے ہم پیالہ و ہمنوالہ رہے۔ اس وجہ سے انکو اور جسارت ہوئی ۱۲۔

۱۶ کچھ یہودی ہجرت کے قبل مالدار تھے اور بعد ہجرت کے چونکہ وہ لوگ مارے حسد کے ایمان نہ لائے تو خدا نے بھی انکے مال سے برکت اٹھالی۔ تو وہ لوگ لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے اور کھسیانے ہوکر کہنے کہ خدا بخیل ہوگیا ہے (معاذ اللہ)۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ

یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) انکے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے نازل

اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

کیئے گئے تھے (انکے احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور (انکے) اوپر سے (بھی) رزق برس پڑتا اور

اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا

پاؤں کے نیچے سے بھی (ابل آتا اور یہ خوب چین سے) کھاتے۔ انمیں سے کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں (مگر) انمیں سے

يَعْمَلُوْنَ ⑥٦ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں برا ہی کرتے ہیں۔ اے رسولؐ جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے

رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

پہنچا دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا۔ اور (تم ڈرو نہیں)

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

الْكٰفِرِيْنَ ⑥٧ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اے اہل کتاب جبتک تم توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے پروردگار

حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں ان (کے احکام) کو قائم نہ رکھوگے اسوقت تک تمہارا مذہب

رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

کچھ بھی نہیں۔ اور (اے رسولؐ) جو (کتاب) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بھیجی گئی ہے (اس کا

رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ⑥٨

رشک وحسد) انمیں سے بہتیروں کی سرکشی و کفر کو اور بڑھا دے گا تو تم کافروں کے گروہ پر افسوس نہ کرنا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی حکیمانہ خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی

منزل ٢

ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علیؑ کے بارہ میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ابن مردویہ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے: یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ (اے رسولؐ جو حکم اس بات کا کہ علیؑ تمام مومنین کے حاکم ہیں" تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا، دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ٢ صفحہ ٢٩٨ سطر ٨۔ مطبوعہ مصر سچ یوں ہے کہ جناب رسالتمآبؐ ایک عرصہ سے چاہتے تھے کہ علی بن ابی طالبؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیں مگر کچھ اپنے ساتھیوں کی مخالفت کے خوف سے اس پر اقدام نہ کرتے تھے۔ آخر خدا نے آخری حج کے بعد راستہ میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا تب حضرت مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جسکا نام غدیر خم تھا ایک لاکھ آدمیوں کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا اور پھر لوگوں نے حضرت علیؑ کو انکی خلافت و ولائیت کی مبارکباد دی، شعراء نے قصیدے نظم کیئے چنانچہ حسانؓ کا یہ شعر مشہور ہے

فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما و ھادیا

بعض لوگوں کو یہ ولیعہدی کی خبر سنکر رنج ہوا اور رسولؐ کے پاس مباحثہ کرنے کو آئے اور آخر انپر بجلی گری اور وہ فنا ہو گئے اور خدا نے بھی اس کی خبر قرآن میں دی: سأل سائل بعذاب واقع۔ ١٢ یہ آیت بعینہٖ سورۂ بقرہ میں گزر چکی ہے وہاں اسکی تفصیل و تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے دیکھو پارہ اول صفحہ ١١ آیت سورۂ بقرہ ٥٠۔ ١٢

ع ٩ ١٠ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ

(غرض کچھ بھی ہوں) جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے گا اور اچھے اچھے کام کرے گا اُنپر البتہ

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ

نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وُہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے۔ ہم نے بنی اسرائیل سے

اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

عہد و پیمان لے لیا تھا اور اُن کے پاس بہت رسول بھی بھیجے تھے (اسپر بھی) جب انکے

رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ

پاس کوئی رسول انکی مرضی کے خلاف حکم لے کر آیا تو ان (ظلم بخت) لوگوں نے کسی کو جھٹلا دیا

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ

اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا۔ اور سمجھ لیا کہ (اس میں ہمارے لیئے) کوئی خرابی نہ ہوگی۔ پس

فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

(گویا) وُہ لوگ (امرِ حق سے) اندھے اور بہرے بن گئے (مگر باوجود اس کے جب ان لوگوں نے

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ

توبہ کی) تو پھر خدا نے انکی توبہ قبول کرلی (مگر) پھر (اسپر بھی) انمیں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بنگئے۔ اور جو کچھ

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَ

یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ (تو) دیکھتا ہے۔ جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے عیسے مسیح خدا ہیں وُہ سب کافر ہیں۔

قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ

حالانکہ مسیح نے خود یوں کہدیا تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمہارا پالنے والا ہے

رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

کیونکہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا

الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

جہنم ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وقف لازم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ

خدا تین میں کا (تیسرا) ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے۔ (یاد رکھو کہ) خدائے یکتا کے سوا

إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ

کوئی معبود نہیں۔ اور (خدا کے بارے میں) یہ لوگ جو کچھ بولا کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئیں گے تو دیکھ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى

رکھیں کہ) جو لوگ ان میں سے کافر رہے گئے انپر ضرور دردناک عذاب نازل ہوگا۔ تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ

اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَّا الْمَسِيحُ

کیوں نہیں کرتے اور (اپنے قصوروں کی) معافی کیوں نہیں مانگتے۔ حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ مریم کے بیٹے

ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

مسیح تو بس ایک رسول ہیں۔ اور انکے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گذر چکے ہیں اور انکی ماں بھی (خدا

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ

کی) ایک سچی بندی تھیں (اور آدمیوں کی طرح) یہ دونوں (کے دونوں بھی) کھانا کھاتے تھے۔ (اے رسول) غور

نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ

تو کرو کہ ہم اپنے احکام ان سے کیسے صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو تو کہ (اس پر بھی الٹے) یہ لوگ کہاں

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ

بھٹکے جا رہے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ کیا تم خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو

وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

جس کو نہ تو نقصان ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع کا۔ اور خدا تو (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ

اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں) کی نفسانی خواہشوں

قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ

پر چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

السَّبِيلِ ۝٧٧ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

راہِ راست سے دور) بھٹک گئے۔ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے انپر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ

عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

کی زبانی لعنت کی گئی۔ یہ (لعنت انپر پڑی تو صرف) اسوجہ سے کہ ایک تو) ان لوگوں نے نافرمانی کی اور (پھر

وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝٧٨ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ

ہر معاملہ میں) حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (البتہ) یہ باوجود

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝٧٩ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ

نصیحت کرنے کے رہتے) جو کام یہ لوگ کرتے تھے کیا ہی برا تھا۔ (اے رسول) تم ان (یہودیوں) میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ

كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کفار سے دوستی رکھتے ہیں۔ جو سامان پہلے سے ان لوگوں نے خود اپنے واسطے درست کیا ہے کس قدر برا ہے (جسکا نتیجہ

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝٨٠ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

یہ ہے) کہ (دنیا میں بھی) خدا انپر غضبناک ہوا اور (آخرت میں بھی) ہمیشہ عذاب ہی میں رہیں گے اور اگر یہ لوگ خدا اور

وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا

رسول پر اور جو کچھ انپر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے ہیں تو ہرگز (انکو اپنا) دوست نہ بناتے مگر ان میں کے

مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝٨١ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ

بہتیرے تو بدچلن ہیں۔ (اے رسول) تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے بڑھ کے یہودیوں اور

آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً

مشرکوں کو پاؤ گے۔ اور ایمانداروں کا دوست ہونے میں سب سے بڑھ کے

لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ

قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ کیونکہ ان (نصاریٰ) میں سے

مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝٨٢

یقینی بہت سے عالم اور عابد ہیں اور اس سبب سے بھی کہ یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے۔

منزل ٢

ع ١١ ١٠ ١٤

لہ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا، انپر حضرت داؤد نے لعنت کی اور بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونیکے ایمان قبول نہ کیا، انپر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی اور وہ سؤر بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے ورنہ انبیاء اس کے مرتکب نہ ہوتے۔ ١٢

ے یہ آیت حبشہ کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جب حضرت جعفر طیار وغیرہ ہجرت کر کے حبشہ پہنچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو سنا اور معجزات کو سماعت کر کے ایمان لائے اور جب حضرت جعفر نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی نے ستر علماء ان کے ساتھ کر دیئے اور جب وہ حضرت رسول اکرم کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کے سامنے سورۃ یسٓ کی تلاوت کی۔ وہ علماء سنکر بہت روئے اور ایمان لائے اور کہنے لگے کہ قرآن کس قدر انجیل سے مشابہ ہے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى

اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی آنکھوں

اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

سے بیساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہو جاتا ہے کیونکہ انہوں نے (امرِ) حق کو پہچان لیا ہے (اور) عرض

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا

کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم تو ایمان لاچکے تو (رسول کی) تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہمیں بھی لکھ رکھ۔ اور ہم کو کیا

لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ

ہو گیا ہے کہ ہم خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آچکی ہے اس پر تو ایمان نہ لائیں اور (پھر) خدا سے یہ اُمید

اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

رکھیں کہ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمیں بہشت میں پہنچا ہی دے گا۔ تو خدا نے انہیں ان کے صدقِ دل

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سے عرض کرنے کے صلہ میں انہیں وہ (ہرے بھرے) باغات عطا فرمائے جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ

(اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (صدقِ دل سے) نیکی کرنیوالوں کا یہی عوض ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

ع ۱۱ / ۹ / ۱

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں ؏ اے ایماندارو جو پاک چیزیں خدا نے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ

تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو

لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا

کیونکہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور جو حلال صاف ستھری

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ

چیزیں خدا نے تمہیں دی ہیں ان کو (شوق سے) کھاؤ اور جس خدا پر تم ایمان لائے ہو اس سے

منزل ۲

۱ جب جناب رسالتمآبؐ نے بالاعلان اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو قبیلۂ قریش کے لوگ سخت برہم ہوئے کیونکہ اسلام سے انکے آبائی دین میں خلل پڑتا تھا مگر حضرت رسولؐ پر تو انکا دسترس نہ تھا کیونکہ آپ حضرت ابوطالبؑ کی حمایت میں تھے اور آپ چونکہ وہاں کے رئیس تھے اس بنا پر کسی کی مجال نہ تھی کہ حضرتؐ کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے لیکن اور لوگ جو ایک ایک دو دو کر کے حضرتؐ کے وعظ و پند سے مسلمان ہوتے جاتے تھے انکو کفار قریش طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے جب اپنے سے نہ ہو سکا تو دوسرے قبیلوں کو ابھارا اور حضرتؐ میں اسوقت ان تازہ مسلمانوں کی حفاظت کی قوت نہ تھی آخر آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے جاؤ اور سب کا قافلہ سالار اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؑ کو بنایا غرض حضرت جعفر ستر آدمیوں کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر حبشہ پہنچے جب کفار قریش نے یہ خبر سنی تو عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو کچھ تحفے دیکر نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بایں غرض سے روانہ کیا کہ ان لوگوں کو وہاں سے مکہ واپس کر دے جب یہ دونوں وہاں پہنچے اور تحفہ پیش کیا تو نجاشی نے قبول کیا تب عمرو عاص نے اپنا مطلب پیش کیا بادشاہ نے حضرت جعفرؑ سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حضرت جعفرؑ نے کہا اے بادشاہ آپ ان سے پوچھیں کیا ہم ان کے غلام ہیں عمرو عاص نے کہا نہیں بلکہ آزاد و بزرگ ہیں تب حضرت جعفرؑ نے پوچھا کیا ہم انکے قرضدار ہیں جس کے یہ طالب ہیں اس نے کہا نہیں حضرت جعفرؑ نے کہا کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں جسکے خون کا دعویٰ رکھتے ہیں کہا نہیں۔ تب حضرت جعفرؑ نے کہا کہ تم کو آخر ہم سے اب کیا مطلب ہے تم لوگوں نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے تمہارا شہر چھوڑ دیا۔ عمرو عاص نے کہا اے بادشاہ ان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا لڑا ہماری جماعتوں کو متفرق کر دیا اے بادشاہ تو انہیں ہمارے حوالے کر کہ ہم آپس میں اتفاق کریں جعفر طیارؑ نے کہا ہم نے انکی اسلیئے مخالفت کی کہ خدا نے ہم میں رسولؐ بھیجا جو شرک ظلم خونریزی منع کرنے سود خوان اور سود کھانے کو منع کرتا ہے اور عدل احسان صلہ رحم نماز اور زکوٰۃ کا

(باقی بر صفحہ ۱۹۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

ڈرتے رہو۔ خدا تمہارے بیکار بے (بیکار) قسموں (کے کھانے) پر تو نہیں گرفت نہ کرے گا مگر بالقصد پکی

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

قسم کھانے (اور اس کے خلاف کرنے) پر تو ضرور تمہاری لے دے کرے گا (لو سنو) اس کا جرمانہ جیسا تم خود

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو اسی قسم کا اوسط درجہ کا دس محتاجوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جس سے یہ سب نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ

(تو) تمہاری قسموں کا جرمانہ ہے۔ جب تم قسم کھاؤ (اور پوری نہ کرو) اور اپنی قسموں (کے

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

پورا کرنے) کا خیال رکھو۔ خدا اپنے احکام کو تمہارے واسطے یوں صاف صاف بیان کرتا

تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان دارو شراب اور جوا اور بت اور

وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

پاسے تو بس ناپاک (برے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ

تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب اور

يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ

جوئے کی بدولت تم میں باہم عداوت و دشمنی ڈلوا دے اور خدا کی یاد

وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو؟

منزل ۲

(بقیہ صفحہ ۱۹۳) حکم دیتا ہے بادشاہ نے کہا یہی حکم حضرت عیسیٰؑ کا ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اے جعفر تمہیں کچھ قرآن یاد بھی ہے آپ نے فوراً سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی جب اس آیت تک پہنچے وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا تو نجاشی بہت رویا اور کہا قسم خدا کی یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر کہا اے بادشاہ انہیں ہمارے حوالے کر دے یہ سننا تھا کہ بادشاہ نے عمرو عاص کو ایک طمانچہ مارا اور کہا اگر اب کوئی بات ان کے بارے میں تیری زبان سے نکلی تو مار ڈالوں گا۔ عمرو عاص وہاں سے اپنا سا منہ لیکر مکہ میں واپس آئے اور لوگوں سے بیان کیا کہ جعفر حبشہ میں بڑی عزت واحترام سے ہے اسی قصہ کی طرف اشارہ کرکے یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲ ف۔ ۲ ایک مرتبہ ابن مسعود مقداد ابوذر سلمان سالم عثمان بن مظعون اور معقل بن مقرن وغیرہ نے ابن مظعون کے گھر میں باہم یہ مشورہ کیا کہ باقی عمر اس طرح گزاریں کہ دن کو روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں سونا گوشت چکنائی اور عورتوں کو ترک کر دیں اور کمبل اور ٹاٹ کے کپڑے پہنیں۔ جب یہ خبر حضرت رسولؐ کو پہنچی تو آپ نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا):

ف۔ ۱ بیکار قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر بات میں بغیر قصد و ارادہ کے واللہ باللہ کہے یا زبان قسم کھانے پر سبقت کرے۔ اور نہ مؤاخذہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نہ ایسی قسم کھانے پر عذاب ہوگا نہ کفارہ ۱۲ ف۔ ۲ اس آیت میں خدا نے بت پرستی شراب جوا پاسہ وغیرہ کو ایک لفظ رجس سے منع کیا ہے جس کے معنی نجس ناپاک اور برے کے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں شراب سے بھی یہاں کوئی خاص قسم مراد نہیں بلکہ تاڑی سیندھی وغیرہ سب داخل ہیں بھنگ گانجہ وغیرہ اگرچہ نجس نہیں مگر حرام یقیناً ہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ شراب خوار اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کو نہ جاؤ اگر مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھو اگر محتاج ہو تو زکوٰۃ مت دو۔ اور جو شخص اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے گا تو گویا اس نے اپنی

(باقی برصفحہ ۱۹۵)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا

اور خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو۔ اس پر بھی اگر

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

تم نے (حکمِ خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسولؐ پر بس صاف صاف پیغام پہنچا دینا فرض

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ

ہے۔ (پھر کرو چاہے نہ کرو تم مختار ہو)۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیئے انپر جو کچھ کھا (پی)

فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

چکے اس میں کچھ گناہ نہیں جب اُنہوں نے پرہیزگاریؐ کی اور ایمان لے آئے اور اچھے (اچھے) کام کیئے

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ

رکھتا ہے۔ اے ایماندارو کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکتے تھے

بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ

خدا تمہارا ضرور امتحان کرے گا تاکہ خدا دیکھ لے کہ اس سے بے دیکھے بھالے کون ڈرتا

اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

ہے۔ پھر اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو اس کے لیئے درد ناک

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ

عذاب ہے۔ اے ایماندارو جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکارؐ نہ مارو اور تم

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ

میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جس (جانور) کو مارا ہے چوپاؤں میں سے

مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ

اس کا مثل تم میں سے جو دو منصف آدمی تجویز کر دیں اس کا بدلہ (دینا)

منزل ۲

(بقیہ از صفحہ ۱۹۴) بیٹی کو دوزخ میں ڈال دیا۔ اسی طرح جوئے کی تمام قسمیں شطرنج ہو یا چوسر تاش ہو یا گنجیفہ سب حرام ہیں۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا):۔

لہ ایک حدیث میں ہے کہ تقوٰی تین ۳ قسم کا ہے (۱) حرام کا ترک کرنا۔ یہ عوام کا تقوٰی ہے (۲) حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا۔ یہ تقوائے خاص ہے (۳) شبہ کے خوف سے حلال چیزوں کا ترک کرنا۔ یہ تقوٰی خاص الخاص ہے اور یہی تقوٰی کا اعلےٰ درجہ ہے۔ ۱۲

ٹہ جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل کے شکاری جانور حضرتؐ کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور اصحاب و انصار کے خیموں میں اس طرح آجاتے کہ اُن کے ہاتھ اور نیزے آسانی سے ان تک پہنچ سکتے تھے۔ آخر ابوالیشر بن عمرو سے نہ رہا گیا اور اس نے ایک جانور کو شکار کر ہی ڈالا جب اصحاب نے اس کو ملامت کی تو وہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۱۲ / ۲

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حالت احرام میں شکار کا کفارہ

الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ

ہوگا (اور) کعبہ تک پہنچا کر قربانی کی جائے یا (اسکا) جرمانہ (اس کی قیمت سے) محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اس کے

صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

برابر روزے رکھنا (یہ جرمانہ اس لیئے ہے) تاکہ اپنے کیئے کی سزا کا مزہ چکھے جو ہو چکا اس سے تو خدانے درگزر

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (٩٥)

کی اور جو پھر ایسی حرکت کرے گا تو خدا اس کی سزا دیگا۔ خدا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ تمہارے اور

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ

قافلہ کے فائدہ کے واسطے دریائی شکار اور اس کا کھانا تو ہر حالت میں تمہارے واسطے جائز کر دیا ہے

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

مگر خشکی کا لے شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام ہے اور خدا سے ڈرتے رہو

الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (٩٦) جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

جس کی طرف تم (مرنے کے بعد) اکٹھے کئے جاؤ گے۔ خدانے کعبہ کو جو (اس کا) محترم گھر ہے اور حرمت دار

الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

مہینوں اور قربانی کو اور اس جانور کو جس کے گلے میں (قربانی کے واسطے) پٹے ڈال دیئے گئے ہوں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا یہ اس لیئے کہ تم جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (٩٧) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

زمین میں ہے یقیناً (سب) جانتا ہے۔ اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ جان لو کہ یقیناً

شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (٩٨) ؕ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

خدا بڑا سخت عذاب والا ہے اور یہ (بھی) کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (ہمارے) رسول پر پیغام

اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (٩٩)

پہنچا دینے کے سوا اور کچھ (فرض) نہیں۔ اور جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو خدا سب جانتا

لے احرام کی حالت میں تو خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے لیکن جب احرام کھول دے تو جائز ہے۔ مگر حرم کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا شکار کسی کے واسطے کبھی جائز نہیں ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

ہے۔ (اے رسولؐ) کہدو کہ ناپاک (حرام) اور پاک (حلال) برابر نہیں ہو سکتا اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں

كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

بھلی کیوں نہ معلوم ہو۔ تو اے عقل مندو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب رہو۔

تُفْلِحُونَ ﴿۱۰۰﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں (رسولؐ سے) نہ پوچھا کرو کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں

إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ

تو تمہیں بُری معلوم ہوں۔ اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم ظاہر کر دی جائے گی

الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ

(مگر تم کو بُرا لگے گا۔ جو سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے درگزر کی۔ اور خدا بڑا بخشنے والا بُردبار ہے۔ تم سے

حَلِيمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا

پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں (اپنے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب تحمل نہ ہو سکا تو) اس کے

بِهَا كَافِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ

منکر ہو گئے۔ خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کن پھٹی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ (سانڈھ) نہ وصیلہ (جڑواں بچہ)

وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

نہ حام (بڈھا سانڈھ) مگر کفار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ موٹ بہتان

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۳﴾

باندھتے ہیں۔ اور ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے۔ اور جب ان سے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ

کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسولؐ کی طرف آؤ تو کہتے ہیں

قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ

کہیں سنو مانی تو کہتے ہیں کہ ہم نے جس رنگ میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ کیا

ع ۳ ۷ ۳

۵ عرب کے کندہ ناتراش جاہل حضرت سے طرح طرح کے سوالات کیا کرتے کسی نے پوچھا میری بیوی اس وقت گھر میں کس طرح ہے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ یہاں تک کہ کثرت سوال سے آپؐ گھبرا کر منبر پر تشریف لے گئے اور غصہ سے فرمایا جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں اس پر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بول اٹھا میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ بن قیس۔ دوسرے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں۔ اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم اس وقت بہشت دوزخ میرے سامنے ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون بہشتی ہوگا اور کون جہنمی۔ اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا

(یہ لوگ لکیر کے فقیر ہی رہیں گے) اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو۔ اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ

والو تم اپنی خبر لو۔ جب تم راہِ راست پر ہو تو کوئی گمراہ ہوا کرے تمہیں کچھ نقصان نہیں

اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

پہنچا سکتا۔ تم سب کے سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب (اس وقت نیک بد) جو کچھ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ

(دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دے گا۔ اے ایمان والو جب تم میں سے کسی (کے سر) پر موت آ کھڑی

بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ

ہو تو وصیت کے وقت تم (مومنوں) میں سے دو عادلوں کی گواہی ہونی ضرور ہے

اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ

اور اگر تم اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور (سفر ہی میں) تم کو موت کی مصیبت کا سامنا ہو تو

اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

(بھی) دو گواہ غیر (مومن) ہی سہی (اور) اور اگر تمہیں شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے بعد

الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ

روک لو۔ پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس (گواہی) کے عوض کچھ دام نہیں

بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ

لیں گے (اگرچہ ہم جس کی گواہی دیتے ہیں ہمارا) عزیز ہی (کیوں نہ) ہو اور ہم خدا کی

ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

گواہی نہ چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم بے شک گنہگار رہیں۔ پھر اگر اس پر اطلاع

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓي اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ

ہو جائے کہ وہ دونوں (دروغ حلفی سے) گناہ کے مستحق ہو گئے تو دو سرے دو آدمی ان لوگوں میں سے

منزل ٢

تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ

۵ له تمیم داری صحابی نے ابن بیدی اور ابی ماریہ نصرانی کے ساتھ بغرض تجارت سفر کیا ہو اس کے پاس علاوہ اور اسباب کے سونے چاندی کے منقش ظروف اور ہار بھی تھے اتفاقاً راہ میں بیمار ہوا اور مر گیا اور تمام مال و اسباب ان دونوں کے حوالے کر گیا کہ میرے وارثوں کو دے دو۔ چنانچہ ان دونوں نے مدینہ آکر سونے چاندی کے ظروف اور ہار نکال کر باقی اسباب اس کے وارثوں کو دے دیا اور چونکہ ان وارثوں کو تمام اسباب کی فہرست معلوم تھی ان دونوں نصرانیوں سے یوں جرح شروع کی کیا ہمارا مورث بہت دنوں تک بیمار رہا کہ اس کی بیماری میں بہت کچھ خرچ ہو گیا وہ بولے نہیں۔ تب پوچھا کیا اسباب چوری ہو گیا تھا کہا نہیں۔ تب پوچھا کیا تجارت کی تھی جس میں گھاٹا ہوا۔ کہا نہیں۔ پوچھا کہ پھر آخر قیمتی چیزیں سونے کے ظروف وغیرہ کیا ہوئے وہ بولے ہم نہیں جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم نے پہنچا دیا آخر یہ مقدمہ حضرت رسول کے اجلاس میں پیش ہوا۔ اور چونکہ ان دعویداروں کا کوئی گواہ نہ تھا اس وجہ سے آپ نے نصرانیوں کو رہائی دے دی۔ ١٢

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

جن کا حق دبایا گیا ہے اور (میت کے) زیادہ قرابت دار ہیں (ان کی تردید میں) ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر دو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

نئے گواہ خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی نسبت ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے (حق سے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

یکسر مُو) تجاوز نہیں کیا ایسا کیا ہو تو اس وقت بیشک ہم ظالم ہیں۔ یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اس طرح پر

اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ

(آخرت کے ڈر سے) ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا (دُنیا کی رُسوائی کا) اندیشہ ہو کہ کہیں ہماری قسمیں دوسرے

تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا

فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں۔ مسلمانو خدا سے ڈرو اور (جی لگا کے) سن لو اور خدا بد چلن

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ

لوگوں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا (اس وقت کو یاد کرو) جس دن خدا (اپنے) پیغمبروں کو جمع کر کے پوچھے گا

اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ

کہ تمہیں (تمہاری اُمت کی طرف سے تبلیغِ احکام کا) کیا جواب دیا گیا تو عرض کریں گے کہ ہم تو چند ظاہری باتوں

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

کے سوا) کچھ نہیں جانتے تو تو خود بڑا غیب دان ہے۔ (وہ وقت یاد کرو) جب خدا فرمائے گا کہ اے مریمؑ کے بیٹے

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

ہم نے جو احسانات تم پر اور تمہاری ماں پر کیے انہیں یاد کرو جب ہم نے روح القدس (جبرئیلؑ) سے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ

تمہاری تائید کی کہ تم جھولے میں (پڑے پڑے) اور ادھیڑ ہو کر (یکساں) باتیں کرنے لگے اور جب

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

ہم نے تمہیں لکھنا اور عقل و دانائی کی باتیں اور توریت و انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں۔

ا؎ جس مقدمہ کا ذکر گذشتہ صفحہ میں ہو چکا ہے حضرتؐ نے گواہ نہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا کچھ عرصہ کے بعد پھر وارثوں نے ایک کٹورا سنار کے پاس پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ انہی دونوں نصرانیوں نے بیچا ہے تب ان نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیز میت سے ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھیں مگر چونکہ کوئی گواہ نہ تھا اس وجہ سے ظاہر نہ کیا۔ آخر وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ہم لوگوں کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست بھی نکلی تب حضرتؐ نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالہ کیا اسی قصہ کا آیت ۱۰۵ سے آیت ۱۰۸ تک ذکر ہے اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان بھی۔

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی مورت بناتے پھر اس پر (کچھ) دم کر دیتے تو وہ

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا بن جاتی تھی اور[1] تم میرے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ

اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال کھڑا کرتے تھے اور جس وقت

كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

تم بنی اسرائیل کے پاس معجزے لے کر آئے اور اس وقت میں نے ان کو تم (پر دست درازی کرنے) سے

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾

روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے ۔ اور جب میں نے حواریوں

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ

کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے ہم ایمان لائے ۔ اور تو گواہ رہنا کہ ہم

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

تیرے فرمانبردار بندے ہیں ۔ (وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے (عیسیٰؑ سے) عرض کی کہ اے

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کیا آپ کا خدا اس پر قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت کا) ایک خوان نازل فرمائے

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

عیسیٰؑ نے کہا اگر تم سچے ایمان دار ہو تو خدا سے ڈرو (ایسی فرمائش جس میں امتحان معلوم ہو نہ کرو)۔

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا

وہ عرض کرنے لگے ہم تو (فقط) یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے دل کو (آپ کی

وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾

رسالت کا پورا پورا) اطمینان ہو جائے اور (یقین کر لیں) کہ آپ نے ہم سے (جو کچھ کہا تھا) سچ فرمایا تھا کہ ہم لوگ اس پر گواہ رہیں۔

حضرت عیسیٰؑ پر خدا کے احسانات

[1] حضرت عیسیٰؑ باوجودیکہ بال کے کپڑے پہنتے، درخت کے پتے اور گھاس کی غذا کھاتے، نہ دنیا کی کوئی چیز اپنے پاس رکھتے نہ رہنے کا کوئی گھر تھا نہ لڑکے بالے تھے، رات کو جہاں جگہ پاتے سو جاتے اور فرماتے تھے کہ درخت کے پتے میری روزی ہیں صحرا کے گل بوٹے میرے باغ ہیں۔ سردی میں آفتاب میرا لحاف ہے۔ شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ میرے برابر کوئی غنی نہیں عمر بھر میں نہ کبھی کسی کو جھڑکا نہ کبھی منہ پر سے مکھی ہنکائی نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے نہ کبھی بدبو سے ناک بند کی نہ کبھی ترش روئی کی۔ مگر پھر بھی خداوند عالم اپنی نعمتیں حضرت عیسیٰؑ سے گنواتا ہے ۔! اللہ اکبر۔ ہم لوگوں کا معلوم نہیں کیا حشر ہو گا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

(تب) مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ نے (بارگاہِ خدا میں) عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

ایک خوان (نعمت) نازل فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کیلئے، ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کے لیئے عید کا

مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ (۱۱۴) قَالَ اللّٰهُ

قرار پائے (اور ہمارے حق میں) تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے۔

إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي

خدا نے فرمایا میں خوان تو تم پر ضرور نازل کرونگا مگر یاد رہے کہ پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد کافر ہوا تو میں اس کو ایسا

أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِينَ (۱۱۵) ع

ایسے سخت عذاب کی سزا دونگا کہ ساری خدائی میں کسی ایک پر بھی (ویسا سخت) عذاب نہ کروں گا۔ اور (وہ وقت

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسٰیؑ سے) خدا فرمائے گا کہ (کیوں) اے مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا

اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا سے بنا لو؟ عیسٰیؑ عرض کریں گے سبحان اللہ میری تو یہ

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ؕ

مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منہ سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ (اچھا) اگر میں نے

إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ؕ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَ

کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے ہاں البتہ میں تیرے

لَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ؕ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (۱۱۶)

جی کی نہیں جانتا۔ (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے۔ تو نے مجھے جو

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِي بِهٖٓ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

حکم دیا اس کے سوا تو میں نے اُن سے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا

منزل ۲

ا؎ جب حضرت عیسٰیؑ نے حواریوں کی فرمائش سے خوان کے نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے ایک سفید ابر کے ٹکڑے میں ایک سرخ خوان رکھ کر زمین کی طرف اُتارا اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس آپہنچا حضرت عیسٰیؑ یہ دیکھ کر رونے لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب رحمت قرار دینا نہ سبب عذاب اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی، بعدئے پھر بسم اللہ خیر الرازقین کہہ کر خوان پوش کو ہٹایا تو دیکھا کہ ایک تلی ہوئی مچھلی تھی جس سے روغن ٹپک رہا تھا اور اس کے سر کے پاس نمک اور دُم کے پاس
ع ۱۵ ۵ سرکہ تھا اور گرد طرح طرح کی ترکاریاں اور گندنے کے سوا انواع اقسام کے ساگ تھے اور پانچ روٹیاں تھیں ان میں سے ایک پر روغن زیتون، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر پانچویں پر خشک گوشت۔ حضرت شمعون نے پوچھا یا روح اللہ یہ کھانا دُنیا کا ہے یا آخرت کا؟ آپؑ نے فرمایا دُنیا کا ہے مگر خدا نے اپنی خاص قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے حواریوں نے کہا یا حضرت ہمیں کوئی اور معجزہ دکھایئے آپ نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا وہ فوراً تڑپ کر زندہ ہو گئی اور کانٹے اور چھلکے بھی موجود ہو گئے پھر آپؑ نے فرمایا پھر ویسی ہی ہو جا وہ پھر ویسی ہی ہو گئی۔ حواریوں نے کہا یا حضرت پہلے آپ نوش کریں پھر ہم کھائیں گے حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا معاذ اللہ میں اس میں سے نہ کھاؤنگا بلکہ جس نے مانگا ہے وہ کھائے اور وہ لوگ اُسکے کھانے سے ڈرتے تھے تب آپؑ نے زمین گیر اور مبتلا بہ بلا اور بیماروں کو طلب کر کے کھلایا یہاں تک کہ تیرہ سو آدمیوں نے کھایا اور کھانا جوں کا توں رہا۔ اور جن بیماروں نے کھایا تھا چنگے ہو گئے۔ اور محتاج تونگر ہو گئے پھر (باقی بر صـ۲۰۳)

رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ

سب کا پالنے والا ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے

فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ

(دُنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تو خود ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

تو اگر ان پر عذاب کرے گا تو (تو مالک ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں

عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

بخش دے گا تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔ خدا

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ

فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو ان کی سچائی (آج) کام آئے گی ان کیلئے (رہنے بسنے کو بہشت کے)

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

وہ باغات ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ اس میں ابدالآباد تک

فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِکَ

رہیں گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہی تو بہت بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کامیابی ہے۔ سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا ہی کی

وَمَا فِیْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

سلطنت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَکِّیَّةٌ اِلَّا قُلْ تَعَالَوْا اِلٰی ثَلٰثِ اٰیٰتٍ فَنَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ وَهِیَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَةً وَّعِشْرُوْنَ رُکُوْعًا

سورۂ انعام[۱] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

منزل ۲

(بقیہ از صفحہ ۲۰۱) کبھی محتاج نہ ہوئے۔ اور جن لوگوں نے نہ کھایا وہ بہت پچھتائے غرض وہ خوان پھر بلند ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر ایک دن ناغہ کر کے چالیس روز تک آتا رہا اور جس وقت نازل ہوتا ایک بھیڑ اس کے گرد جمع ہو جاتی آخر حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کی باری مقرر کر دی وہ کچھ دن چڑھے آتا اور دوپہر ڈھلے غائب ہو جاتا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے امیروں کو کبر و نخوت کی وجہ سے کھانا کھانے سے منع کر دیا۔ تب ان لوگوں کو شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ جادو ہے آخر اس کی سزا میں خدا نے تین سو تینتیس آدمیوں کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھ کر مزبلوں پر گوہ کھاتے پھرتے تھے اور تین روز تک زندہ رہ کر مر گئے۔ اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں عید کا دن قرار پایا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[۱] اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ بعض یہ ہیں: خدا ہی کا خالق کل اشیا ہونا، اگلوں کے عبرت آمیز قصے، یہودیوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب، حضرت رسولؐ کو صبر کی فہمائش، رسولؐ کی کفار کے ایمان لانے کی تمنا، کفار کو نعمت دیکر ڈھیل دی جاتی ہے، خدا کے احکام کے تغیر کا کسی کو حق نہیں ہے۔ خدا ہی کا عالم الغیب ہونا، دینی امور میں امیر غریب کا برابر ہونا، قیامت میں کفار کی حسرت، ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت، بیہودہ بحث سے کنارہ کشی، کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ، حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ استدلال، خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا، مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت، جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو مت کھاؤ، فضول خرچی نہ کرو، ناحق قتل کی مناہی۔ مال یتیم کی حرمت وغیرہ وغیرہ

ع ۱۶ ۵ ۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

الحمد لله الذی خلق السموت والارض وجعل

سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں مختلف قسموں کی تاریکی اور

الظلمت والنور ۵ ثم الذین کفروا بربهم یعدلون ①

روشنی بنائی۔ پھر (باوجود اس کے) کفار (اوروں کو) اپنے پروردگار کے برابر کہتے [1] ہیں۔

هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا ط

وہ تو وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے) مرنے کا ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور اگرچہ

واجل مسمی عنده ثم انتم تمترون ② وهو الله

تمکو معلوم نہیں مگر) اس کے نزدیک (قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے پھر (بھی) تم شک کرتے ہو۔ اور وہی تو

فی السموت وفی الارض ط یعلم سرکم وجهرکم ویعلم

آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے۔ وہی تمہارے ظاہر و باطن سے (بھی) خبردار ہے اور وہی

ما تکسبون ③ وما تاتیهم من ایة من ایت ربهم الا

جو کچھ بھی تم کرتے ہو جانتا ہے۔ اور (ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ) ان کے پاس خدا کی آیات میں سے جب کوئی آیت

کانوا عنها معرضین ④ فقد کذبوا بالحق لما جاءهم ط

آتی تو بس یہ لوگ ضرور اس سے منہ پھیر لیتے تھے۔ چنانچہ جب ان کے پاس (قرآن بر) حق آیا تو اس کو بھی جھٹلایا

فسوف یاتیهم انبؤا ما کانوا به یستهزءون ⑤ الم

تو یہ لوگ جس کے ساتھ تمسخر اپن کر رہے ہیں اس کی حقیقت انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گی۔ کیا انہیں سوجھتا

یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن مکنهم فی الارض

نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ (کے گروہ) ہلاک کر ڈالے جن کو ہم نے رُوئے زمین میں وہ قوت

ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیهم مدرارا

قدرت عطا کی تھی جو ابھی تک تم کو نہیں دی اور ہم نے آسمان کو تو ان پر موسلا دھار پانی برستا چھوڑ دیا

وجعلنا الانهر تجری من تحتهم فاهلکنهم بذنوبهم

تھا اور ان کے (مکانات کے) نیچے بہتی ہوئی نہریں بنا دی تھیں (مگر) پھر بھی

[1] اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی۔ ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیا کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ چیزیں خود بخود ہو گئیں دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں۔ تیسرے مشرکین کی جو بتوں کو خدا کہتے ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

انکے گناہوں کی وجہ سے انکو مار ڈالا اور انکے بعد ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا۔ اور (اے رسولؐ) اگر ہم کاغذ پر لکھی

كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

لکھائی) کتاب (بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر بھی کفار نہ مانتے اور

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

کہتے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور (یہ بھی) کہتے کہ اس (نبیؐ) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا

مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸

گیا (جو ساتھ ساتھ رہتا) حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیج دیتے تو (انکا) کام ہی تمام ہو جاتا (اور) پھر انہیں مہلت بھی نہ دی جاتی۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ

اور اگر ہم فرشتہ کو نبی بناتے تو (آخر) اس کو بھی مرد صورت بناتے اور جو شبہے یہ لوگ کر رہے ہیں وہی (شبہے) گویا ہم

مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

خود انپر اسوقت بھی) اوڑھا دیتے۔ (اے رسولؐ تم دل تنگ نہ ہو) تم سے پہلے (بھی) پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع

کیا گیا ہے (پس جو لوگ مسخراپن کرتے تھے ان کو اس عذاب نے جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے گھیر لیا۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(اے رسولؐ ان سے) کہو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (انبیاءؑ کے) جھٹلانے والوں کا کیا (برا) انجام

الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ

ہوا۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ (بھلا) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کس کا ہے؟ (وہ کیا جواب دیں

لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا

گے تم خود) کہدو کہ خاص خدا کا ہے۔ اس نے اپنی ذات پر مہربانی لازم کر لی ہے وہ تم سب کے سب کو قیامت کے دن

رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲

جس کے آنے میں کچھ شک نہیں ضرور جمع کریگا (مگر) جن لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (قیامت پر) ایمان نہ لائیں گے۔

یہودیوں کے سوال و اعتراض کا جواب

۱؎ نضر بن حارث وغیرہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گستاخانہ کہنے لگے کہ جبتک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی دیں کہ یہ کتاب ہم آپکے پاس لائے ہیں اور ایک نوشتہ ان کے پاس ہو جس میں یہ لکھا ہو کہ آپؐ ہمارے پیغمبر ہو تب ہم آپؐ کی نبوت کے قائل ہوں گے اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲

۲؎ ایک روز حضرت رسولؐ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگا کہ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے بہت بڑا دعوے کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتہ کو بھیجتا ہم لوگوں سے آدمی کو کیوں بھیجتا۔ آپؐ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا مگر بارگاہِ ایزدی میں عرض کی خداوندا تو ان لوگوں کو دیکھتا ہے اور ہر آواز کو سنتا جانتا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۱۰ / ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے کہ) جو کچھ رات کو اور دن کو (روئے زمین پر) رہتا (سہتا) ہے (سب) خاص اسی کا ہے اور وہی

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

(سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا

هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

ہے چھوڑ کر دوسرے کو (اپنا) سرپرست بناؤں اور وہی (سبکو) روزی دیتا ہے اور اسکو کوئی روزی نہیں دیتا (اے رسول)

مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ

تم کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی کہ خبردار) مشرکین سے نہ ہونا۔ (اے رسول)

اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

تم کہدو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو بیشک ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اس دن جس (کے سر)

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

سے عذاب ٹل گیا تو (سمجھو کہ) خدا نے اس پر (بڑا) رحم کیا۔ اور یہی تو صریحی کامیابی ہے۔ اور

الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ

اگر خدا تم کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر

اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تمہیں کچھ فائدہ پہنچادے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اپنے

قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

تمام بندوں پر غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے۔ (اے رسول) تم پوچھو کہ گواہی میں

الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ

سب سے بڑھ کر کون چیز ہے (تم خود ہی) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے۔

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۫ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اس لیئے نازل کیا گیا تاکہ میں تمہیں اور جسے (اس کی) خبر پہنچے

لہ ایک مرتبہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضرت سے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے اگر تم کہو تو ہم سب مل کر تمہارے واسطے اتنا مال جمع کر دیں کہ تم اچھے خاصے امیر ہو جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آؤ اس کے جواب میں خدا نے فرما دیا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ملک ہے وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے کچھ تمہاری احتیاج نہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اس کے ذریعہ سے ڈراؤں۔ کیا تم یقیناً یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں۔

اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تو اس کی گواہی نہیں دیتا (تم دیا کرو) آپ ان لوگوں سے کہو کہ وہ تو بس ایک ہی خدا

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

ہے اور جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں تو انسے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہمنے کتاب عطا فرمائی ہے (یہود و

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا

نصاریٰ) وہ تو جس طرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں اسی طرح اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی پہچانتے ہیں (مگر) جن

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے۔ اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ اور ظالموں کو ہرگز نجات نہ ہوگی۔ اور (اس دن

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

کو یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر جن لوگوں نے شرک کیا ان سے پوچھیں گے کہ جن کو

لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ

تم (خدا کا) شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں۔ پھر ان کی کوئی شرارت (باقی) نہ رہے گی بلکہ وہ تو یہ کہیں گے

تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ

قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے والا ہے ہم کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے تھے۔

اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا

(اے رسول بھلا) دیکھو تو یہ لوگ اپنے ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اور

عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

یہ لوگ (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازی کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئی۔ اور بعض ان میں کے

وقف لازم باختلاف

وقف لازم

ن ع ۲ ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً

ایسے بھی ہیں جو تمہاری (باتوں کی) طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ اور (انکی ہٹ دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ گویا) ہمنے خود ان کے

أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ

دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور انکے کانوں میں بہراپن کر دیا ہے کہ اسے سمجھ نہ سکیں۔ اور اگر وہ ساری خدائی کے معجزے بھی دیکھ لیں

لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ

تب بھی ایمان نہ لائیں گے۔ یہانتک (ہٹ دھرمی پہنچی) کہ جب تمہارے پاس تم سے الجھتے ہوئے آنکلتے ہیں تو کفار (قرآن کو) کہ

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَ

بیٹھتے ہیں (کہ بھلا اس میں رکھا ہی کیا ہے) یہ تو اگلوں کی کہانیوں[1] کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اور یہ لوگ (دوسروں کو بھی)

هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ وَإِن يُهْلِكُونَ

اس (کے سننے) سے روکتے ہیں اور خود تو الگ تھلگ رہتے ہی ہیں۔ اور (ان باتوں سے) بس آپ ہی اپنے کو ہلاک کرتے ہیں اور

إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا

افسوس سمجھتے نہیں۔ اور اے رسول (ص) اگر تم ان لوگوں کو اس وقت دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب جہنم (کے کنارے) پر لا کر

عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ

کھڑے کیئے جائیں گے تو (اسے دیکھ کر) کہیں گے اے کاش ہم (دنیا میں) پھر (دوبارہ) لوٹا دیئے جاتے اور اپنے پروردگار کی

رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا

آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ہم مومنین سے ہوتے۔ (مگر انکی آرزو پوری نہ ہوگی) بلکہ جو (بے ایمانی) پہلے سے چھپاتے تھے

يُخْفُونَ مِن قَبْلُ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ

آج (اسکی حقیقت) ان پر کھل گئی اور (ہم جانتے ہیں کہ) اگر یہ لوگ (دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو بھی جس چیز کی منا ہی کی گئی ہے اسے

وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

کریں (اور ضرور کریں) اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں۔ اور کفار یہ بھی تو کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیاوی زندگی کے

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ

سوا کچھ بھی نہیں اور (قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہے) ہم (مرنے کے بعد) اٹھائے ہی نہ جاوینگے۔ اور اے رسول (ص) اگر تم انکو اس وقت

[1] ابوسفیان عتبہ اور شیبہ مسجد الحرام میں حضرت رسول کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر بن خالد کہنے لگا جس طرح محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) انکو بھی کہانیاں پڑھتے ہیں میں بھی تمہارے سامنے ملوک عجم کی تاریخ پڑھ سکتا ہوں۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

قیامت میں کفار کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا

دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب یہ لوگ خدا کے سامنے کھڑے کئے جائینگے اور خدا (ان سے) پوچھے گا کہ کیا یہ (قیامت کا دن) اب بھی صحیح نہیں ہے

الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا ع ٣ ن ١٠ ٩

وہ جواب میں کہیں گے کہ اپنے پروردگار کی قسم ہاں بالکل سچ ہے تب خدا فرمائیگا کہ تم چونکہ (دنیا میں) اس سے انکار کرتے تھے اسکی سزا

بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا

میں عذاب کے مزے چکھو۔ بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلایا وہ بڑے گھاٹے میں ہیں یہاں تک کہ جب انکے سر پر قیامت

عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ

ناگہاں پہنچیگی تو کہنے لگیں گے اے ہے افسوس ہمنے تو اس میں بڑی کوتاہی کی (یہ کہتے جائیں گے) اور اپنے گناہوں کا پشتارہ اپنی اپنی

أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ

پیٹھ پر لادتے جائیں گے۔ دیکھو تو (یہ) کیا برا بوجھ ہے جسکو یہ لادے (لادے پھر رہے) ہیں۔ اور (یہ) دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے

وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا

کے سوا کچھ بھی نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں کیلئے اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ تو کیا تم اتنا بھی

تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ

نہیں سمجھتے ۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی بک بک تم کو صدمہ پہنچاتی ہے تو (تمکو سمجھنا چاہیئے کہ) یہ لوگ تم کو نہیں جھٹلاتے

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ

بلکہ (یہ) ظالم (حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ اور (کچھ تم ہی پر انحصار نہیں) تم سے پہلے بھی بہتیرے

يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا حضرت رسولؐ کی فہمائش

رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انہوں نے اپنے جھٹلائے جانے اور اذیت (و تکلیف)

عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی۔ (اور کیوں نہ آتی) خدا کی باتوں کا

لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾

کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور پیغمبروں کے حالات تو تمہارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

اگرچہ ان لوگوں کی روگردانی تم پر شاق ضرور ہے (لیکن) اگر تمہارا بس چلے تو زمین کے اندر کوئی

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ

سرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگاؤ اور انہیں کوئی معجزہ لا دکھاؤ تو یہ بھی

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

کر دیکھو اگر خدا چاہتا تو ان سب کو راہِ راست پر اکٹھا کر دیتا (مگر وہ تو امتحان

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ

کرتا ہے) پس (دیکھو) تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) نہ ہونا۔ (تمہارا کہنا تو) صرف وہی لوگ مانتے ہیں

الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ

جو (گوشِ دل سے) سنتے ہیں۔ اور مردوں کو تو خدا قیامت ہی میں اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے

يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

جائیں گے۔ اور کفار کہتے ہیں کہ (آخر) اس نبی پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ہوتا تو تم (ان سے) کہدو کہ خدا معجزہ کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر انہیں کے اکثر لوگ (خدا کی مصلحتوں کو)

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ

نہیں جانتے۔ زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا اپنے دونوں پروں سے اڑنے والا پرندہ ہے ان کی بھی

يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ

تمہاری طرح جماعتیں ہیں (اور سب کے سب لوحِ محفوظ میں موجود ہیں) ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فرو گذاشت

مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

نہیں کی ہے۔ پھر سب کے سب (چرند ہوں یا پرند) اپنے پروردگار کے حضور میں لائے جائیں گے۔ اور جن لوگوں

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ

نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا گویا وہ (کفر کے گھٹا ٹوپ) اندھیرے میں گونگے [۱] بہرے (پڑے) ہیں۔ خدا جسے

حضرت رسولؐ کی کفار کے ایمان لانے کی تمنا

نصف منزل وقف غفران النصف
عند البعض علی یسمعون

[۱] گونگا بہرا اگر اندھیرے میں پڑ جائے تو اس کے رو براہ ہونے کی کوئی اُمید نہیں کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے اشارہ کو دیکھ نہیں سکتا، خود گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٣٩ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے اور جسے چاہے اُسے سیدھے دھرّے پر لگا دے۔ (اے رسولؐ ان سے)

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سامنے خدا کا عذاب آ جائے یا تمہارے سامنے قیامت ہی آ کھڑی

تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٤٠ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

موجود ہو تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو بتاؤ کہ مدد کے واسطے) کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے۔

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

(دوسروں کو تو کیا) بلکہ اسی کو پکارو گے پھر اگر وہ چاہیگا تو جس کے واسطے تم نے اسکو پکارا ہے اسے دفع کر دیگا اور

تُشْرِكُوْنَ ٤١ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

(اسوقت) تم دوسرے معبودوں کو جنہیں تم (خدا کا) شریک سمجھتے تھے بھول جاؤ گے۔ اور (اے رسولؐ) جو امتیں تم سے

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ٤٢ فَلَوْلَآ اِذْ

پہلے گزر چکی ہیں ہم انکے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے ہیں پھر (جب نافرمانی کی تو) ہم نے انکو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ

تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں تو جب ان (کے سر) پر ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٤٣ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

(کہ ہم عذاب دفع کر دیتے) مگر انکے دل تو سخت ہو گئے تھے اور انکی کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا پھر جو نصیحت کی گئی تھی

بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰىٓ اِذَا فَرِحُوْا

پھر جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی جب اس کو بھول گئے تو ہمنے انپر (ڈھیل دینے کے لیئے) ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں کے

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ٤٤ فَقُطِعَ

دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جو نعمتیں انکو دی گئی تھیں جب انکو پا کر خوش ہوئے تو ہمنے انہیں ناگہاں لے ڈالا۔

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٤٥

تو اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔ پھر ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سارے جہانوں کے مالک خدا کا شکر ہے۔

ع ۱۱ ۱۰

له حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خداوند عالم کسی کو باوجود گناہ اور فسق و فجور کے نعمت و فراغت عطا فرماتا ہے تو سمجھو ڈھیل دے رہا ہے، اور اکبارگی گرفتار کرے گا۔ ۱۲

کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
(کہ قصہ پاک ہوا) (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ
تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو خدا کے سوا اور کون معبود ہے جو (پھر) تمہیں یہ نعمتیں (واپس) دے۔ (اے رسولؐ)

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ
دیکھو تو ہم کس کس طرح اپنی دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی لوگ منہ موڑے جاتے ہیں۔ (اے رسول ان سے) پوچھو کہ کیا

اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ
تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سر پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا آشکارا آ جائے تو کیا گنہگار (لوگوں) کے سوا اور لوگ بھی

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
ہلاک کئے جائیں گے (ہرگز نہیں)۔ اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ (نیکوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا
جنت کی) خوشخبری دیں اور (بدوں کو عذاب جہنم سے) ڈرائیں۔ پھر جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ
جھٹلایا تو چونکہ بدکاری کرتے تھے (ہمارا) عذاب ان کو لپٹ جائے گا۔ (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ میں تو یہ

لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں [1] (کہ ایمان لانے پر دے دوں گا) اور نہ میں غیب (کے کل حالات) جانتا

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ
ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس جو (خدا کی طرف سے) میرے پاس وحی کی جاتی ہے

ع ۵ ۹ ۱۱ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾
اسی کا پابند ہوں۔ (ان سے) پوچھو تو کہ اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے۔

[1] ایک دفعہ حضرت موسٰے نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی، خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھا دے۔ خطاب ہوا اے موسٰی میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ ۱۲۔ [2] اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت رسولؐ کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا۔ اور جو خدا کا حکم ہوتا تھا بلا کم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اسے مت قبول کرو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

اور اس قرآن کے ذریعہ سے تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ (مرنیکے بعد) اپنے خدا کے سامنے جمع

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۵۱

کیئے جائیں گے (اور یہ سمجھتے ہیں کہ) انکا خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا تاکہ یہ لوگ پرہیزگار

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

بن جائیں۔ اور (اے میرے رسولؐ) جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار سے اسکی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں انکو

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ

اپنے پاس سے نہ دھتکارو۔ نہ ان لوگوں کے حساب و کتاب) کی جوابدہی تمہارے ذمہ ہے اور تمہاری (حساب و کتاب

مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ

کی) جوابدہی کچھ انکے ذمہ ہے تاکہ تم انہیں (اس خیال سے) دھتکار بتاؤ۔ تو تم ظالموں (کے شمار) میں

فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۲ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

ہو جاؤ گے۔ اور اسی طرح ہم نے بعض آدمیوں کو بعض سے آزمایا تاکہ وہ لوگ کہیں کہ ہائیں

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ

کیا یہ لوگ ہم میں سے ہیں جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا ہے (یہ تو سمجھتے ہیں) کیا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝۵۳ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

خدا شکر گزاروں کو بھی نہیں جانتا۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تمہارے

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى

پاس آئیں تو تم سلامٌ علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

لازم کر لی ہے بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ کرے اور

تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵۴

اپنی حالت کی اصلاح کرے (تو خدا اس کا گناہ بخش دیگا کیونکہ) وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

منزل ۲

لہ دنیا کا سلف سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ دینِ حق کو پہلے بیچارے غربا ہی نے قبول کیا ہے۔ حضرت رسولؐ کے واسطے بھی یہی ہوا کہ اپنے اہلبیت کے علاوہ سچے دیندار حضرت مقداد و عمار، سلمان و ابوذر وغیرہ تھے اور یہ بیچارے سب کے سب محتاج مفلس فقر و فاقہ میں مبتلا۔ قریش کے اشراف امرا نے آپ سے کہا کہ آپ کی صحبت میں ہمیشہ ذلیل و مفلس لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنے میں عار ہے۔ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تو ہم لوگ آپکے پاس آکر دین کی باتیں اور قرآن کو سنیں۔ مگر اصلی مطلب یہ تھا کہ ان کے وفادار اصحاب بھی ان سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم لوگ تو الگ ہیں ہی یہ تنہا رہ جائیں۔ خدا نے اس آیت سے رسولؐ کی تو یوں تشفی کی کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے باطن میں نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں باطن سے کیا مطلب تم ظاہر کو باطن پر قیاس کرو۔ اور کفار کا یوں جواب دیا کہ دنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔ جو اصلی نعمت دینِ اسلام سے محروم ہے اس کی کوئی قدر نہیں۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

اور ہم (اپنی) آیتوں کو یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے (اور وہ اسپر نہ چلیں۔)

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ع ۶ ۵ ۱۲

(اے رسول) تم کہدو کہ مجھ سے اس کی مناہی کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں کی عبادت کروں جنکو تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ

پوجا کرتے ہو۔ (یہ بھی) کہدو کہ میں تو تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں گمراہ

اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ

ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہونگا۔ تم کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر

مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ

ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا۔ (تو) تم جس کی جلدی کرتے ہو (عذاب) وہ کچھ میرے پاس (اختیار میں) تو ہے نہیں

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

حکومت تو بس صرف خدا ہی کے لیئے ہے۔ وہ تو حق (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

(ان لوگوں سے) کہدو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار میں) ہوتا تو میرے اور

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ

تمہارے درمیان کا فیصلہ کب کا چک گیا ہوتا۔ اور خدا تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور اس کے پاس

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي

غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اس کو (بھی)

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا

وہی جانتا ہے۔ اور کوئی پتا بھی نہیں کھڑکتا مگر وہ اُسے ضرور جانتا ہے اور نہ زمین کی

حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ نورانی کتاب (لوح محفوظ)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ ٱلَّذِي يَتَوَفَّىٰكُم بِٱلَّيْلِ

میں موجود ہے۔ وہ وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات کو (نیند میں ایک طرح پر دنیا سے) اُٹھا لیتا ہے اور

وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ

جو کچھ تم نے دن کو کیا ہے جانتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (زندگی کی) وہ میعاد جو (اسکے علم میں) معین

أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

ہے پوری کی جائے۔ پھر (تو آخر) تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں بھلا یا بُرا) کرتے ہو

تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ وَيُرْسِلُ

تمہیں بتا دے گا۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے وہ تم لوگوں پر نگہبان (فرشتے تعینات کرکے) بھیجتا ہے۔

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو ہمارے فرستادہ (فرشتے) اس کو (دنیا سے)

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوٓا۟ إِلَى

اٹھا لیتے ہیں اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں ذرا بھی) کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر یہ لوگ اپنے سچے مالک خدا کے

ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ ٱلْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ

پاس واپس بلا لیئے گئے۔ آگاہ رہو کہ حکومت خاص اسی کے لیئے ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ حساب کے لینے

ٱلْحَٰسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَٰتِ ٱلْبَرِّ

والا ہے۔ (اے رسول ان سے) پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے (گھٹا ٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے

وَٱلْبَحْرِ تَدْعُونَهُۥ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَىٰنَا مِنْ

جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعائیں مانگتے ہو۔ کہ اگر وہ ہمیں (اب کی دفعہ) اس (بلا) سے چھٹکارا

هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ ٱللَّهُ

دے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار (بندے ہو کر) رہیں گے۔ تم کہو ان (مصیبتوں) سے اور ہر بلا سے

يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾

خدا تمہیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اسپر بھی تم شرک کرتے ہی جاتے ہو۔ (اے رسول) تم کہہ دو

ع ۵
۱۳

لے حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ شب معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اسکے سامنے رکھی ہے اس میں وہ کچھ دیکھ رہا ہے اور وہ اسقدر ترشرو ہے کہ باوجودیکہ تمام فرشتے مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور ہنس پڑے مگر وہ اپنی حالت پر رہا۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولے ملک الموت۔ جب سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہیں۔ میں اس کے قریب گیا اور پوچھا اگر دو شخصوں کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو تم کیونکر انکی روحیں قبض کروگے کہنے لگا ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوئی ہے۔ اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کی ہتھیلی یا دسترخوان کہ اس کے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اس میں سے جو چیز چاہے اُٹھا لے اور جو چیز چاہے رکھ دے۔ ۱۲

لے حضرت علیؑ سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم اتنی مخلوقات کا حساب ایک دفعہ کیونکر لے گا آپ نے فرمایا جس طرح وہ سب کو ایک دفعہ روزی دیتا ہے اسی طرح سب کا ایک دفعہ حساب بھی لے گا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ

وہی اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ (اگر چاہے تو) تم پر عذاب تمہارے (سر کے) اوپر سے نازل کرے یا تمہارے

فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ

پاؤں کے نیچے سے (اٹھا کر کھڑا کر دے) یا ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو

يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھا دے۔ ذرا غور تو کرو ہم کس کس طرح اپنی آیتوں کو الٹ پلٹ کے بیان کرتے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ

ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔ اور اسی (قرآن) کو تمہاری قوم نے جھٹلا دیا حالانکہ وہ برحق ہے۔ (اے

هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

رسول ص) تم ان سے کہو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں ہر خبر (کے پورا ہونے) کا ایک خاص

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ

وقت مقرر ہے اور عنقریب ہی تم جان لو گے۔ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں بیہودہ

فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ

بحث کر رہے ہیں تو ان (کے پاس) سے ٹل جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات میں بحث

غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ

کرنے لگیں۔ اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے

الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ

ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا لہ۔ اور ایسے لوگوں (کے حساب کتاب) کی جواب دہی کچھ پرہیزگاروں

يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى

پر تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا (چاہیئے) تاکہ یہ لوگ بھی پرہیزگار بنیں۔ اور جن لوگوں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ

نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو

لہ اس سے صاف واضح ہے کہ بری صحبت سے ہر شخص کو پرہیز کرنا چاہیئے اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہو۔ اسی وجہ سے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے۔ سچ ہے

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑدو اور (موقعہ موقعہ سے) قرآن کے ذریعہ انکو نصیحت کرتے رہو (ایسا

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا

نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے کرتوت کی بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ اس وقت تو) خدا کے سوا اس کا نہ کوئی

شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

سرپرست ہوگا نہ سفارشی۔ اور اگر وہ (اپنے گناہ کے عوض) سارے جہان کا بدلہ بھی دے تو بھی ان میں سے

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ

ایک نہ لیا جائے گا جو لوگ اپنی کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں ان کو پینے کے لیئے کھولتا ہوا پانی

عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ ع ۸

گرم پانی ملے گا اور انپر دردناک عذاب ہوگا۔ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ (اے رسولؐ) انسے پوچھو تو کہ

اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ

کیا ہم لوگ خدا کو چھوڑکر ان (معبودوں) سے مناجات کریں جو نہ تو ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ ہی

هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ

سکتے ہیں اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا اس کے بعد الٹے پاؤں کفر کی طرف اس شخص کی طرح پھر جائیں جسے

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران (و پریشان) ہو (کہ کہاں جائے کیا کرے) اور اسکے کچھ رفیق ہوں کہ اسے راہ راست کی طرف

هُوَ الْهُدٰى ۖ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

پکارتے ہوں کہ (ادھر) ہمارے پاس آؤ (اور وہ ایک نہ سنے)۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ ہدایت تو بس خدا کی ہدایت ہے اور

وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۲ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ

ہمیں تو حکم ہی دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار خدا کے فرمانبردار بندے رہیں اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ پابندی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ۵

سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس کے حضور میں تم

کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ

سب کے سب حاضر کیئے جاؤگے۔ وہی تو وہ (خدا ہے) جسنے ٹھیک ٹھیک تدبیر سے آسمان و زمین پیدا کیئے اور جسدن (کسی چیز کو) کہتا ہے کہ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَإِذْ قَالَ

ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے اسکا قول سچا ہے اور جسدن صور پھونکا جائیگا (اسدن) خاص اسی کی بادشاہت ہوگی (وہی) غائب

إِبْرٰهِيْمُ لِأَبِيْهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۚ إِنِّيْ أَرٰىكَ

حاضر (سب) کا جاننے والا ہے۔ اور وہی دانا واقف کار ہے۔ (اے رسول اسوقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے)

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرٰهِيْمَ

باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو میں تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔ اور اسطرح ہمنے ابراہیم کو

مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

دکھایا تھا کہ بُت قابل پرستش نہیں) اسیطرح ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا انتظام دکھاتے رہے تاکہ وہ (ہماری

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا

وحدانیت کا) یقین کرنیوالوں سے ہو جائیں۔ تو جب انپر رات کی تاریکی چھا گئی تو ایک ستارہ کو دیکھا تو دفعتہً بول اٹھے (کیا) یہی

أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

میرا خدا ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانیوالی چیز کو تو میں (خدا بنانا) پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو جگمگاتا ہوا دیکھا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

تو بول اٹھے (کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ اگر (کہیں) میرا اصلی پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں

لَأَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ

ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا۔ پھر جب آفتاب کو دیکھا کہ جگمگاتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے (کیا) یہی میرا خدا ہے یہ تو سب سے بڑا (بھی) ہے

بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَا أَكْبَرُ ۚ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ

پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہو ان

يٰقَوْمِ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ إِنِّيْ وَجَّهْتُ

سے میں بیزار ہوں۔ (یہ ہرگز خدا نہیں ہو سکتے)۔ میں نے تو باطل سے کترا کر اس کی طرف اپنا منہ کر لیا ہے

منزل ۲

۱؎ اس سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آزر سچ مچ حضرت ابراہیمؑ کا باپ تھا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو اس نے پالا تھا اسوجہ سے آپ اسے باپ کہا کرتے تھے اور وہ آپکا چچا یا نانا تھا۔ اور خدا نے بھی آپکے قول کی حکایت کردی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا۔ اسی وجہ سے جو نسب نامے انجیل و توریت میں انبیا کے مذکور ہیں ان میں آزر کا نام تک نہیں بلکہ "تارخ" کا ہے۔۱۲ ۲؎ اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ان چیزوں کو خدا کہنا بطور استفہام انکاری کے تھا۔ اور چونکہ اسوقت کے مشرکین میں کوئی تارے کوئی چاند کوئی سورج کی خدائی کا قائل تھا اور آپؑ کو ان کا معقول کرنا اور دلیل سے خدائے یکتا کی خدائی ثابت کرنا منظور تھا اس وجہ سے اس قسم کی تقریر کی اور سمجھا دیا کہ ان سب چیزوں میں علامت حدوث و امکان کی پائی جاتی ہے کیونکہ تغیر اور حرکت خاص ممکن کی شان سے ہے۔ پس ان کے واسطے بھی کسی اور خالق کی ضرورت ہے جس میں تغیر نہ پایا جاتا ہو نہ کسی طرح مجبور ہو جیسے تارے وغیرہ اس کی حکومت محدود ہو جیسے نمرود وغیرہ۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے مشرک تھے۔ بلکہ آپ نے مشرکین کے قول کو فرض کر کے پھر غلط ثابت کر دیا۔۱۲

حضرت ابراہیمؑ کا طریق استدلال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ

جس نے بہتیرے آسمان اور زمین پیدا کیئے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ اور ان کی قوم

اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ

کے لوگ ان سے حجت لہ کرنے لگے۔ تو ابراہیمؑ نے کہا کیا تم مجھ سے خدا کے بارے میں

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

حجت کرتے ہو حالانکہ وہ یقینی میری ہدایت کر چکا۔ اور تم جن بتوں کو اس کا شریک مانتے ہو میں ان سے

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

ڈرتا اور (نہیں (وہ میرا کچھ کر نہیں سکتے) مگر ہاں میرا خدا خود (کرنا) چاہے تو (البتہ کر سکتا ہے) میرا پروردگار تو

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَ

باعتبار علم کے سب کو ساوی ہے کیا اس پر بھی تم نصیحت نہیں مانتے۔ اور جنہیں تم خدا کا شریک بناتے ہو میں ان سے کیوں

لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

ڈروں جب کہ تم اسبات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنایا ہے جن کی خدا نے تم پر کوئی سند تم پر نازل

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ

نہیں نازل کی۔ پھر اگر تم جانتے ہو تو بھلا بتاؤ تو سہی کہ) ہم دونوں فریق میں امن قائم رکھنے کا زیادہ حقدار کون

وقف لازم
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا انہیں لوگوں کیلئے

ع ٩ ١٢ ١٥
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

امن (و اطمینان) ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہ ہماری (سمجھائی بجھائی) دلیلیں ہیں

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ

جو ہم نے ابراہیمؑ کو اپنی قوم پر (غالب آنے کے لیئے) عطا کی تھیں۔ ہم جس کے مرتبے چاہتے ہیں

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا

بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا باخبر ہے۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق و

منزل ٢

حضرت ابراہیم کی ولادت

لہ ایک مرتبہ نمرود نے یہ خواب دیکھا کہ میرے شہر کے کنارے سے ایک ستارہ نکلا اور اس کی روشنی سے چاند سورج کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ نجومیوں نے یہ تعبیر بتائی کہ شہر بابل میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کر دے گا مگر ابھی تک اس کا حمل نہیں قرار پایا ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے حکم دیا کہ عورتیں مردوں سے علیحدہ کر دی جائیں۔ اور دس دس عورتوں پر ایک ایک مرد نگہبانی کے لیئے مقرر ہوا۔ اور یہ بھی حکم ہوا کہ جو لڑکا پیدا ہو مار ڈالا جائے۔ خدا کی شان اسی اثنا میں حضرت ابراہیمؑ کا حمل قرار پایا۔ اور ولادت کا وقت قریب آیا تو آپکی والدہ نمرود کے خوف سے شہر کے باہر ایک غار میں لڑکا جنیں اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر غار کے دروازہ کو ایک پتھر سے بند کر کے گھر چلی آئیں دوسرے روز جا کر دیکھا کہ آپ اپنی انگلیاں چوس رہے ہیں اور ایک سے دودھ اور دوسری سے شہد نکلتا ہے اس سے آپ کی پرورش ہونے لگی۔ اللہ کی قدرت جتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں اتنا آپ ایک مہینے میں بڑھتے تھے۔ غرض تھوڑی مدت بعد جب نمرود کا خوف جاتا رہا تو آپ غار سے نکالے گئے۔ جب آپ شہر میں آئے تو لوگ آپ کو نمرود کے پاس لے گئے دیکھا کہ ایک بد صورت آدمی تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے گرد بہت سے خوبصورت غلام اور کنیز صف باندھے کھڑے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے اور وہ لوگ کون ہیں؟ کسی نے کہا یہ خدا ہے اور وہ اس کے مخلوقات ہیں آپ بیساختہ بول اٹھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اوروں کو اپنے سے بہتر پیدا کر سکے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا

یعقوب (سا بیٹا پوتا) عطا کیا۔ ہم نے سب کی ہدایت کی۔ اور ان سے پہلے نوح کی (بھی) ہم نے

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَ

ہدایت کی۔ اور ان ہی (ابراہیمؑ) کی اولاد سے داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و

يُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾

موسیٰ و ہارون (سب کی ہم نے ہدایت کی)۔ اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور زکریا و یحییٰ و عیسیٰؑ لہ و الیاس (سب کی ہدایت کی) اور یہ سب (خدا کے) نیک بندوں سے ہیں

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا

اور اسمٰعیل و الیسع و یونس و لوط (کی بھی ہدایت کی) اور سب کو سارے جہانوں پر فضیلت

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

عطا کی۔ اور (صرف انہی کو نہیں بلکہ) ان کے باپ دادا کی اور ان کی اولاد اور انکے بھائی بندوں

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾

میں سے (بہتیروں کو) اور ان کو منتخب کیا اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کی۔ (دیکھو) یہ خدا کی

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے اور اگر ان لوگوں نے

عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا (دھرا) سب اکارت ہو جاتا۔ یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے

يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

(آسمانی) کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی۔ پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں تو (کچھ

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

پرواہ نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو (ان کی طرح)

لہ باوجودیکہ حضرت عیسےٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ میں بہت سی پشتوں کا فاصلہ تھا مگر صرف حضرت مریمؑ کی وجہ سے خدا نے حضرت عیسےٰؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں شمار کیا ہے۔ پھر ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے جو حضرت حسنینؑ اور انکی ذریت طاہرہ کے اولاد رسولؐ ہونے میں تامل کرتے ہیں۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

انکار کرنے والے نہیں۔ (یہ اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کی خدا نے ہدایت کی پس تم بھی

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ

ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ (اے رسولؐ انسے) کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کچھ

هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ ع ۱۰ ۸ ۱۶

نہیں چاہتا۔ یہ تو سارے جہان کے لیئے صرف نصیحت ہے۔ اور بس۔! اور ان لوگوں (یہود) نے خدا کی

اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ

جیسی قدر کرنی چاہیئے نہ کی اس لیئے کہ ان لوگوں نے (بیہودہ پن سے) یہ کہہ دیا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل ہی

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى

نہیں کیا۔ (اے رسولؐ) تم پوچھو تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰؑ لے کر آئے تھے کس نے نازل کی جو لوگوں کے لیئے

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ

روشنی اور (از سرتاپا) ہدایت (ہی ہدایت) تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ کرکے کاغذی اوراق بنا ڈالے اور اس میں کا کچھ

كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ

حصہ (جو تمہارے مطلب کا ہے وہ) تو ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے کو (جو خلاف مدعا ہے) چھپاتے ہو حالانکہ (اسی کتاب کے ذریعہ سے)

اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ

تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جنہیں نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا (اے رسولؐ وہ تو جواب دیں گے نہیں) تم ہی کہہ دو کہ خدا نے

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

(نازل فرمائی) اسکے بعد انہیں چھوڑ دو کہ (پڑے جھک مارا کریں اور) اپنی توتو میں میں میں کھیلتے پھریں۔ اور یہ قرآن بھی وہ کتاب ہے

اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جسے ہم نے بابرکت نازل کیا اور اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو اسکے سامنے (پہلے سے) موجود ہے اور اسواسطے نازل کیا

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

ہے تاکہ تم (اسکے ذریعہ سے) اہل مکہ اور اسکے اطراف کے رہنے والوں کو (خوف خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

ہیں وہ تو اس پر (بے تامل) ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز میں بھی پابندی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر

اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ

ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ ہمارے پاس وحی آئی ہے حالانکہ اسکے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آئی یا وہ

مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ

شخص دعوی کرے کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا ہے ویسا میں بھی (ابھی) عنقریب نازل کیے دیتا ہوں اور اے رسول کاش تم دیکھتے کہ

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ

ظالم موت کی سختیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے انکی طرف (جان نکالنے کیلئے) ہاتھ لپکا رہے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

ہی تو تم کو رسوائی کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیونکہ تم خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ جوڑا کرتے تھے اور اس کی آیتوں

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

(کو سننا) ان سے اکڑا کرتے تھے۔ اور آخر تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا آئے (دنیا) جس

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو (مال اولاد) ہم نے تم کو دیا تھا وہ سب اپنے پس پشت

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

چھوڑ آئے اور تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم خیال کرتے تھے کہ

اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا

وہ تمہاری (پرورش وغیرہ) میں ہمارے ساجھے دار ہیں۔ اب تو تمہارے باہمی تعلقات منقطع ہو گئے اور جو کچھ تم خیال

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ

کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہو گئے۔ خدا ہی تو گٹھلی اور دانہ کو شگافتہ کر کے درخت روئیدہ کرتا ہے۔ وہی زندہ

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی زندہ سے مردہ کو نکالنے والا ہے (لوگو) وہی تمہارا خدا ہے۔ پھر تم کدھر بہکے جا

منزل ٢

ف١ جس طرح مسیلمہ کذاب جھوٹے فقرے گھڑ کر کہتا پھرتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوتی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے تعلیم کرتا ہے ١٢ ف٢ عبداللہ ابن ابی سرح حضرت عثمان کا دودھ شریک بھائی تھا حضرت رسول کی وحی کا کاتب تھا اور کبھی کبھی شرارت سے غفور رحیم کی جگہ حکیم علیم لکھ دیا کرتا جب لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیۃ نازل ہوئی تو اس کو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان سے رسول کے فرمانے کے قبل فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا آپ نے اس سے فرمایا اس کو بھی لکھ یہ بھی قرآن وحی ہے۔ اس نے لکھنے کو تو لکھا مگر شک میں پڑ گیا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ سچے ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی ان کی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں غرض وہ مرتد ہو گیا اور اہل کتاب سے جا کر کہنے لگا مجھے محمد کا حال معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے جی سے بنا لیتے ہیں اور وحی کا دعوی کرتے ہیں اس ناشائستہ حرکت پر آپ نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا۔ اور ہر چند حضرت عثمان نے سفارش کی مگر آپ نے نہ دیا۔ آخر یہی شخص حضرت عثمان کی خلافت کے وقت مصر کا حاکم ہوا۔ ١٢

ف٣ جب حضرت رسول نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین کے سامنے اس آیت کو پڑھا تو آپ سے

ع ١١ پوچھا بیٹا! فرادی سے کیا مطلب؟ آپ نے

١٧ فرمایا برہنہ۔ حضرت فاطمہ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہونگے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی مارے غیرت کے حضرت فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور بے ہنگام رونے لگیں۔ تو آپ نے دعا کی خداوندا انکو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھانا اور پھر اس خیال سے حضرت رسول نے انکو اپنی عبا کا کفن دیا تھا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

رہے ہو۔ اسی کے لیئے صبح کی پو پھٹی اور اسی نے آرام کے لیئے رات اور حساب کے لیئے سورج

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

اور چاند بنائے۔ یہ خدائے غالب و دانا کے مقرر کردہ (اصول) ہیں۔ اور وہی وہ (خدا) ہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

جس نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کیئے تاکہ تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں ان

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ

سے راہ معلوم کرو۔ جو لوگ واقف کار ہیں ان کے لیئے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے

الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

بیان کردی ہیں۔ اور وہ وہی خدا ہے جسنے تم لوگوں کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

پشت) اور سونپنے کی جگہ (ماں کا پیٹ) مقرر ہے ہمنے سمجھداروں کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان

مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا

کردی ہیں۔ اور وہ وہی (قادر و توانا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم ہی نے اس کے ذریعہ سے ہر

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ

چیز کے کونے نکالے پھر ہم ہی نے اس سے ہری بھری ٹہنیاں نکالیں کہ اس سے ہم باہم گتھے ہوئے دانے

طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

نکالتے ہیں اور چھوہارے کے بور (منجر) سے لٹکتے ہوئے گچھے (پیدا کیئے) اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات جو

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا۔ جب یہ پھلے اور پکے تو اس کے پھل کی طرف

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

غور تو کرو۔ بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لیئے بہت سی (خدا کی) نشانیاں ہیں۔ اور ان (کمبختوں) نے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ

جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ جنات کو بھی خدا ہی نے پیدا کیا اس پر بھی ان لوگوں نے بے سمجھے بوجھے خدا

وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کے لئے بیٹے بیٹیاں گھڑ ڈالیں۔ جو جو باتیں یہ لوگ (اس کی شان میں) بیان کرتے ہیں اس سے وہ پاک و پاکیزہ اور

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

برتر ہے۔ سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے اس کے کوئی لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب اس کو کوئی بیوی ہی نہیں ہے

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (لوگو) وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے

عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا

وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں[ل] (نہ دنیا میں نہ آخرت میں)

تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ

اور وہ (لوگوں کی) نظروں کو خوب دیکھتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ تمہارے

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

پاس تو سمجھانے والی چیزیں آ ہی چکیں پھر جو دیکھے (سمجھے) تو اپنے دم کے لئے۔ اور جو اندھا بنے

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا

تو (اس کا ضرر بھی) خود اس پر ہے۔ اور (اے رسول تم ان سے کہہ دو کہ) میں کچھ تم لوگوں کا نگہبان تو ہوں نہیں

عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

اور ہم اپنی آیتیں یوں الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو) اور تاکہ وہ لوگ زبانی بھی اقرار کر لیں

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ

کہ تم نے (قرآن ان کے سامنے) پڑھ دیا اور تاکہ جو لوگ جانتے ہیں ان کے لئے (قرآن کو) خوب واضح کر کے بیان کر دیں۔ جو کچھ

[ل] کیونکہ دیکھنے کی سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جسم کثیف ہو۔ اور خدا کثیف کیسا جسم ہی نہیں رکھتا نہ مثل رنگ کے۔ غرض نہ اس کے لئے کوئی جہت ہے۔ پھر اُس کا دیکھنا کسی طرح ممکن ہی نہیں نہ اس وقت نہ آخرت میں۔ نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ انبیاء نہ اولیاء۔ کیوں کہ وہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جائے بس اسی پر چلو۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاكَ

سے کنارہ کش رہو۔ اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان لوگوں کا نگہبان

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا

تو بنایا نہیں ہے اور نہ تم ان کے ذمہ دار ہو۔ اور یہ (مشرکین) جن کی اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر)

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ

عبادت کرتے ہیں انہیں تم برا نہ کہا کرو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے برا بھلا کہہ

عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ

بیٹھیں گے (اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے) اس طرح پابند ہوگئے کہ گویا ہم نے خود ہر گروہ کے اعمال

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا

ان کو سنوار کر اچھے کر دکھائے پھر انہیں تو (آخر کار) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب جو کچھ دنیا میں کر رہے تھے

يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن

خدا انہیں بتائیگا۔ اور ان لوگوں نے خدا کی سخت سخت قسمیں ؁ کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آئے تو

جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ

وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں۔ اور

اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾

تمہیں کیا معلوم یہ یقینی بات ہے کہ جب معجزہ بھی آئے گا تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ

ان کے دل اور ان کی آنکھیں الٹ پلٹ دیں گے جس طرح یہ لوگ قرآن پر پہلی مرتبہ ایمان

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾ ع ١٣ ١٠

نہیں لائے اور ہم انہیں ان کی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں۔

19

؁ ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسولؐ سے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ موسےٰ نے پتھر سے چشمے نکالے، عیسےٰ نے مردے زندہ کیے صالح نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، بھلا آپ بھی تو کچھ دکھلایئے۔ آپؐ نے پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ وہ بولے کوہ صفا سونے کا ہو جائے۔ آپ نے پوچھا اگر ہو جائے تو ایمان لاؤ گے؟ وہ بولے ضرور اور اس پر سخت سے سخت قسمیں بھی کھائیں یہ سن کر آپ دعا کرنا چاہتے ہی تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہنچایا کہ میں تمہاری دعا سے اس پہاڑ کو سونا بنا دوں گا۔ مگر یہ یاد رہے کہ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہ لائے، تو سخت سے سخت عذاب نازل کر کے ان کی بیخ کنی کر دوں گا۔ اب تم جس شق کو چاہو اختیار کرو۔ آپؐ نے ان کی حالت پر غور کر کے اس سے درگزر کی۔ ١٢

مشرکوں کے سامنے ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

الجزء الثامن (۸)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ
اور (اے رسولؐ سچ بتیوں ہے کہ) ہم اگر ان کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور ان سے مُردے بھی باتیں کرنے لگتے
الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا
اور تمام (مخفی) چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ ان کے سامنے لاکھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان لانیوالے
لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
نہ تھے مگر جب اللہ چاہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے - اور (اے رسولؐ جس طرح یہ کفار تمہارے
يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
دشمن ہیں) اسی طرح (گویا) ہم نے (خود آزمائش کے لیئے) شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بنایا وہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں
بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے - تو تم ان کی افترا پردازیوں
مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى
کو چھوڑ دو - اور یہ سرگوشیاں اس لیئے تھیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے
اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ
ان کے دل ان (کی شرارت) کی طرف مائل ہو جائیں اور انہیں پسند کریں اور تاکہ جو جو
لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ
افترا پردازیاں یہ لوگ خود کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں - کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ
اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ
کر کسی اور کو ثالث تلاش کروں حالانکہ وہ وہی خدا ہے جس نے تمہارے پاس واضح کتاب نازل
مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ
کی اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ یہ (قرآن بھی) تمہارے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾

پروردگار کی طرف سے برحق نازل کیا گیا ہے تو تم (کہیں) شک کرنے والوں سے نہ ہو جانا۔ اور

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ

سچائی اور انصاف میں تو تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی۔ کوئی اس کی باتوں کا بدلنے والا نہیں

لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ

اور وہی بڑا سننے والا اور واقف کار ہے۔ اور (اے رسولؐ) دنیا میں تو بہتیرے لوگ

مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن

ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بہکا دیں یہ لوگ تو صرف اپنے

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾

خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔ (تم کیا جانو) جو لوگ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ

اس کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں انکو (کچھ) خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی

أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (بوقت ذبح) خدا

إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

کا نام لیا گیا ہو اسی لہ کو کھاؤ۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ

نہیں کھاتے ہو حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام کر دی ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان

عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ

کر دی ہیں مگر (ہاں) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو) اور بہتیرے تو (خواہ مخواہ)

بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾

اپنی نفسانی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے ہیں اور تمہارا پروردگار تو حق سے

ف ۱ کفار مکہ مردار کھاتے اور جب انہیں کوئی اس ناشائستہ حرکت پر کچھ کہتا تو وہ الٹے مسلمانوں پر ہی اعتراض کرتے کہ واہ تم لوگ جسے مار ڈالتے ہو اُسے تو کھاتے ہو اور جس کو خدا نے مارا ہی اسے نہیں کھاتے اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دے دیا ہے اگرچہ اس آیت میں خدا نے وجہ نہیں بیان کی کیونکہ خدا کا حکم ہی کافی ہے مگر بعض مصلحت تو بالکل واضح ہے کہ خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے شرک کی جڑ کٹتی ہے اس کے علاوہ مردہ جانور کھانے سے طبی قاعدے کے موافق بہت نقصانات پیدا ہوتے ہیں ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

تجاوز کرنے والوں سے خوب واقف ہے (اے لوگو) ظاہری اور باطنی گناہ (دونوں) کو بالکل چھوڑ دو۔ جو لوگ

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

گناہ کرتے ہیں انہیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ

نام نہ لیا گیا اس میں سے مت کھاؤ (کیونکہ) یہ بے شک بدچلنی ہے اور شیاطین تو اپنے ہوا خواہوں

لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ

کے دل میں وسوسہ ڈالا ہی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے (بیکار بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر (کہیں)

١٤ ع ١١ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾

تم نے ان کا کہنا مان لیا تو (سمجھ رکھو کہ) بے شبہ تم بھی مشرک ہو۔ کیا جو شخص کہ پہلے مردہ تھا

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ

پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں

بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ

(بے تکلف) چلتا پھرتا ہے اس شخص کا سا ہو سکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں پھنسا ہوا ہے

بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾

کہ وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا (جس طرح مومنوں کیواسطے ایمان آراستہ کیا گیا ہے) اسی طرح کافروں کے واسطے ان کے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

اعمال (بد) آراستہ کر دیئے گئے ہیں (کہ بھلا ہی بھلا نظر آتا ہے۔ اور جس طرح مکہ میں ہے) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ

اس کے قصور واروں کو سردار بنا دیا تاکہ ان میں مکاری کیا کریں اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری

مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا

کرتے ہیں اپنے ہی حق میں (برا) کرتے ہیں اور سمجھتے تک نہیں۔ اور جب ان کے پاس کوئی نشانی

ل ایک دفعہ ابوجہل نے حضرت رسول ؐ کے ساتھ بے ادبی کی، اور حضرت امیر حمزہ شکار پر تھے جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابوجہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اسکا سر پھٹ گیا اور حضرت حمزہ اسی وقت ایمان لائے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو گویا نورانی زندہ حضرت حمزہ ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابوجہل۔ اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار و ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی بہرحال اگرچہ شان نزول اس کی خاص موقع کے لیئے ہے مگر عام مومنین و کفار اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔

١٢ ١٢

١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وقف لازم
وقف منزل

لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ

(نبی کی تصدیق کے لیئے) آتی ہے تو کہتے ہیں جبتک ہم کو خود ویسی چیز (وحی وغیرہ) نہ دی جائے کہ جو پیغمبران خدا کو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ

دی گئی ہے اسوقت تک تو ہم ایمان نہ لائیں گے اور خدا جہاں (جس قلب میں) اپنی پیغمبری قرار دیتا ہے اس کی

اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا

قابلیت (وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے۔ جو لوگ (اس جرم کے) مجرم ہیں انکو عنقریب انکی مکاری کی سزا میں

كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ

خدا کے یہاں بڑی ذلّت اور سخت عذاب ہوگا۔ تو خدا جس شخص کو راہِ راست دکھلانا چاہتا ہے اس کے سینے کو

یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ

اسلام (کی وولیت) کے واسطے (صاف اور) کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے

یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی

اس کے سینہ کو تنگ و دشوار گزار ایسا کر دیتا ہے گویا (قبولِ ایمان) اس کے لیئے آسمان پر چڑھنا ہے جو

السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ

لوگ ایمان نہیں لاتے خدا ان پر برائی کو اسی طرح مسلّط کر دیتا ہے۔ اور (اے رسولؐ)

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِیْمًا ؕ قَدْ

یہ (اسلام) تمہارے پروردگار کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ ہے۔ عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے

فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

ہم نے اپنی آیات تفصیلاً بیان کر دیئے ہیں۔ ان کے واسطے ان کے پروردگار کے یہاں امن اور چین کا

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِیُّهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَیَوْمَ

گھر (بہشت) ہے۔ اور دنیا میں جو کارگزاریاں انہوں نے کی تھیں انکے عوض خدا انکا سرپرست ہوگا اور

یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ۚ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

(اے رسولؐ وہ دن یاد دلاؤ) جس دن خدا سب لوگوں کو جمع کرے گا اور شیاطین سے فرمائے گا) اے گروہ

نورانی قلب کی شناخت

ؐ جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض اصحاب نے اس کا مطلب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اس کے دل کو روشن و منور کر دیتا ہے اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں۔ کسی نے پوچھا اس کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا، غرور کے گھر سے کنارہ کش رہنا اور مرنے پر ہر وقت مستعد رہنا نورانی قلب کی نشانی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا

جنات تم نے تو بہتیرے آدمیوں کو بہکا بہکا کر اپنی جماعت بڑی کر لی اور آدمیوں سے جو لوگ (ان شیاطین کے دنیا

اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

میں) دوست تھے کہیں گے اے ہمارے پالنے والے (دنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا اور

اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا

(اپنے کیئے کی سزا پانے کو) جو وقت تو نے ہمارے لیئے معین کیا تھا اب ہم اپنے اس وقت (قیامت) میں پہنچ گئے

مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذٰلِكَ

خدا (اسکے جواب میں) فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا جہنم ہی اور اس میں ہمیشہ رہو گے مگر جسے خدا چاہے (نجات دے) بیشک ع

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾

تیرا پروردگار حکمت والا واقفکار ہے۔ اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا انکے کرتوتوں کی بدولت سرپرست بنائیں گے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

(پھر ہم پوچھیں گے) کہ اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس تمہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان کریں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

اور تمہیں تمہارے اس روز (قیامت) کے پیش آنے سے ڈرائیں وہ سب عرض کریں گے (بیشک آئے تھے) ہم خود

هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

اپنے اوپر آپ (اپنے خلاف) گواہی دیتے ہیں (واقعی) انکو دنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال

الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

رکھا اور ان لوگوں نے اپنے خلاف آپ گواہی دی کہ بیشک یہ سب کے سب کافر تھے۔ اور یہ (پیغمبروں کا

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ

بھیجنا صرف) اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں کو ظلم زبردستی سے وہاں کے باشندوں

وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا

کو غفلت کی حالت میں ہلاک نہیں کیا کرتا۔ اور جس نے جیسا (بھلا یا برا) کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک

منزل ٢

ف۵ آدمی میں اگرچہ اچھی بری صفت کا مادہ ہے مگر پھر بھی ہر نیکی و شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف مائل کرنے کو بھیجا تو شیطان کو بدی کی طرف مائل کرنے کو تاکہ دونوں پلے برابر رہیں اور خدا پر کوئی الزام نہ آئے اور پھر اچھا برا بتا کر ہر کام کا ہمیں اختیار بھی دے دیا اب جن لوگوں نے شیطان کی تابعداری کی انکی اور شیطانوں کی بروز قیامت خدا زجر توبیخ کرے گا تو شیطان یہ کہہ کر الگ ہو جائے گا کہ ہم نے تو کچھ ان پر زبردستی نہیں کی تھی مگر حضرت انسان سے کچھ بن نہ پڑے گا اور کہیں گے کہ واقعی شیاطین نے ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کی جماعت بڑھی۔ ہم ان کے گویا غلام بنے رہے اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتوں کی راہیں سیکھیں۔ غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد خدا سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔ ١٢

ع ١٥ ٨ ٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

کے درجات ہیں اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس سے بیخبر نہیں ۔ اور تمہارا پروردگار

ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن

بے پروا رحم والا ہے ۔ اگر چاہے تو تم سب کے سب کو (دنیا سے) اٹھا لے جائے اور تمہارے بعد

بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ

جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جس طرح آخر تمہیں دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا

آخَرِينَ ﴿١٣٣﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم

کیا ۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (ایک نہ ایک دن) آنے والی ہے اور تم اس کے لانے میں خدا

بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

کو عاجز نہیں کر سکتے ۔ (اے رسول) تم انسے کہو اے میری قوم تم بجائے خود جو چاہو کرو میں (بھی بجائے خود) عمل

إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ

کر رہا ہوں ۔ پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ دار آخرت (بہشت) کس کے لیئے ہے (ہمارے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا

لیئے یا ہمارے لیئے) اور ظالم لوگ تو ہرگز کامیاب نہ ہوں گے ۔ اور یہ لوگ خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی

لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا

اور چوپایوں میں سے حصہ قرار دیتے ہیں اور اپنے خیال کے موافق کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کا

هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ

(حصہ) ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا (یعنی جن کو ہم نے خدا کا شریک بنایا) پھر جو خاص ان کے

لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ

شریکوں کا ہے وہ تو خدا تک نہیں پہنچنے کا اور جو حصہ خدا کا ہے وہ اس کے شریکوں

فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾

تک پہنچ جائے گا یہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں اور اسی طرح بہتیرے مشرکوں

ل عرب کے مشرکین زکوٰۃ کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں خط کھینچ کر خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ الگ کر دیتے ۔ اسی طرح چوپایوں میں بھی ۔ لیکن اگر بعد کو معلوم ہوتا کہ خدا کے حصہ کا جانور مثلاً موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کی نیاز کی اچھی چیز کو خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصہ سے مہمانوں محتاجوں کو کھلاتے اور بتوں کے حصے خاص بتخانے کے پجاریوں کے ہوتے اور اگر اتفاقاً خدا کی نیاز کی چیز بتوں کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے نہ اٹھاتے اور بتوں کی چیز اگر خدا کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے فوراً اٹھا لیتے ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کی ہیں ۔
۱۲ ۱۲ ۱۲

مشرکین عرب کی جہالتیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ

کو ان کے شریکوں نے　اپنے بچوں کے مار ڈالنے کو　اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں

شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ

(ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں　اور ان کے سچے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں۔ اور اگر

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾

خدا چاہتا تو یہ لوگ (ایسا کام) نہ کرتے۔ تو تم (اے رسولؐ) انکو اور انکی افترا پردازیوں کو

وَقَالُوا هٰذِهِ أَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن

(خدا پر) چھوڑ دو۔ اور (یہ لوگ اپنے خیال کے موافق) کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہے

نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ

ان کو سوا اس کے جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا　اور (ان کا یہ بھی خیال ہے) کہ کچھ چار پائے ایسے

لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيهِم

ہیں جنکی پیٹھ پر (سواری یا لادنا) حرام کیا گیا اور کچھ چار پائے ایسے ہیں جن پر (بوقت ذبح) خدا کا نام تک نہیں

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ

لیتے (اور پھر یہ ڈھکوسلے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں) یہ سب خدا پر افترا و بہتان ہے خدا انکی افترا پردازیوں کی بہت جلد

الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى أَزْوَاجِنَا

سزا دیگا۔ اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ (وقت ذبح) ان جانوروں کے پیٹ میں ہے (جنہیں ہم نے بتوں کے نام

وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ

پر چھوڑا) اور زندہ پیدا ہوا تو صرف ہمارے مردوں کے لیئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا

إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ

ہوا ہو تو سب کے سب اس میں شریک ہیں خدا عنقریب انکی بات بنانے کی سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا بڑا واقفکار ہے۔ بیشک

سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاءً عَلَى

جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے سمجھے بوجھے بے وقوفی سے مار ڈالا　اور جو روزی خدا نے انہیں

۱؎ عرب کے ایام جاہلیت کے برے عادات واطوار کی تو کوئی حد نہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھا کہ ان میں سے کسی کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اس کی ملامت کرتے تھے اور وہ ننگ و عار کے مارے اسے مار ڈالتا تھا، یا زندہ در گور کر دیتا، یا پوجاریوں کے بہکانے سے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا اور اپنے خیال میں اسے بہت اچھا کام سمجھتا ۱۲

۲؎ خلاصہ یہ ہے کہ نیاز کے جانور ان لوگوں نے تین قسم کے ٹھہرا رکھے تھے ایک تو وہ جسے کوئی نہ کھاتا دوسرے وہ کہ جس کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے، تیسرے وہ جو بتوں کے آگے بھینٹ چڑھاتے اور خدا کا نام تک نہ لیتے اور طرہ یہ کہ ان سب حرکتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے ۱۲

۳؎ بتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر کہیں بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اس کے مستحق سمجھے جاتے، عورتیں محروم۔ کیونکہ بت خانوں اور شوالوں کی خدمت مرد ہی کیا کرتے اور یہ گویا اس کی اجرت تھی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ع ١٦ ١١ ٣

اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

وہی تھی اسے خدا پر افترا بہتان باندھ باندھ کے اپنے اوپر حرام کر ڈالا اور وہ سخت گھاٹے میں ہیں یہ یقیناً راہ حق سے بھٹک

اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ

گئے اور ہدایت پانیوالے تھے بھی نہیں۔ اور وہ تو وہی خدا ہے جسنے بہتیرے باغ پیدا کیئے جنمیں مختلف اقسام کے درخت

وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

ہیں کچھ تو انگور کیطرح (ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے اور (کچھ) بے چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جسکے پھل

مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

(اور مزے میں) مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار (بعض تو صورت رنگ مزے میں) ملتے جلتے اور (بعض) بے میل۔

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا

(لوگو) جب یہ چیزیں پھلیں تو انکا پھل کھاؤ اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق لہ (زکوٰۃ) بھی دو اور خبردار فضول

يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ

خرچی لہ نہ کرو کیونکہ وہ (خدا) فضول خرچوں سے ہرگز الفت نہیں رکھتا۔ اور چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانیوالے

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

(اونچے بڑے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے) پیدا کیئے خدا نے جو تمہیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ

اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وہ تو یقیناً تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (خدا نے نر و مادہ ملا کر) آٹھ (قسم کے)

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

جوڑے پیدا کیئے ہیں بھیڑ سے (نر و مادہ) دو اور بکری سے (نر و مادہ) دو۔ (اے رسول) ان کافروں سے پوچھو تو

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کہ خدا نے (ان دونوں بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس بچہ کو جو ان دونوں مادینوں

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّــــُٔـوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

کے پیٹ اندر لیئے ہوئے ہیں اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے بتاؤ اور اونٹ کے

لہ اس سے زکوٰۃ واجبی مقصود نہیں ہے بلکہ مستحب صدقہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے اور یہ آیت مکی ہے غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریبوں محتاجوں کو بھی اس میں سے کچھ دے دو۔ ١٢

لہ ثابت بن قیس نے ایک سال پانچ سو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دے دیئے اور اپنے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگدست اور محتاج بن بیٹھا۔ اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ١٢

سہ ازواج کے معنی یا تو اقسام کے ہیں پھر کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ یا جوڑے کے اصلی معنی مراد ہوں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح بکری اپنے نر کا جوڑا ہے اسی طرح بکرا اپنی مادہ کا جوڑا ہے پس ایک بکری یا بکرا کو بھی جوڑا کہہ سکتے ہیں یا دو جوڑے سے مقصود یہ ہے کہ ایک جنگلی ایک شہری۔ ١٢

لہ تصریح دعوے کی خواہش اس وجہ سے کی گئی ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے جب ان سے پوچھا جائے گا تو خواہ مخواہ لڑکھڑا جائیں گے اور کچھ کا کچھ کہنے لگیں گے۔ اس کے علاوہ جب چند اشخاص سے پوچھا جائے گا تو:۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد" کوئی کچھ کہیگا کوئی کچھ۔ اور اختلاف میں ہمارا مطلب حاصل۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ

(نر و مادہ) دو دو اور گائے کے (نر و مادہ) دو دو۔ (اے رسولؐ) تم ان سے پوچھو کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے

حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ

کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس بچہ کو جو دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

الْأُنثَيَيْنِ ۖ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ

کیا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے۔ خدا ہرگز ع

الناسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٤﴾

ظالم قوم کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ میں تو جو

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ

(قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے

إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ

حرام نہیں پاتا جبکہ وہ مردہ یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت ہو تو بے شک یہ چیزیں ناپاک (اور حرام)

فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

ہیں یا وہ (جانور) نافرمانی (کا باعث) ہو کہ (وقت ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو شخص

غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ

(ہر طرح) بے بس ہو جائے اور نافرمان و سرکش نہ ہو اور اس حالت میں کھائے) تو البتہ تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا

عَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ

مہربان ہے اور ہم نے یہودیوں پر تمام ناخن دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری

الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ

دونوں کی چربیاں بھی ان پر حرام کر دی تھیں مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر

ع ١٧ ٤

ؔ۱ حرمت کا انحصار خاص ان چیزوں میں یا تو اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدید اور ان کے استعمال میں زیادہ گناہ ہے یا اس وجہ سے ہے کہ یہاں خدا نے صرف چارپاؤں میں سے جو چیزیں حرام ہیں انکو ذکر کر دیا باقی حرام چیزیں دوسری جگہ مذکور ہیں کیونکہ یہ سورۃ بھی تو سورۃ انعام ہے۔ ۱۲ ؔ۲ جیسے شتر مرغ، بط، مرغابی وغیرہ پرندوں سے۔ اونٹ گھوڑا گدھا وغیرہ چوپاؤں سے۔

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم

لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو (وہ حلال تھی) یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور اس میں تو

بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ

شک ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں۔ (اے رسولؐ) پھر وہ اگر تمہیں جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ

ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾

(اگرچہ) تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر اس کا عذاب گنہگاروں سے ٹلتا بھی نہیں۔ عنقریب

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا

مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ، دادا اور نہ

آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ

ہم کوئی چیز (اپنے اوپر) حرام کرتے اسی طرح (باتیں بنا کے) جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں پیغمبروں کو

مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ

جھٹلا چکے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب (کے مزے) کو چکھا (اے رسولؐ) تم کہو کہ کیا تمہارے پاس

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ

کوئی دلیل ہے (اگر ہے) تو ہمارے (دکھانے کے) واسطے اس کو نکالو (دلیل تو کیا پیش کرو گے) تم لوگ تو صرف

أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ

اپنے خیال خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ (اب تمہارے پاس کوئی

شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ

دلیل نہیں) خدا تک پہنچانے والی دلیل خدا ہی کے لیئے خاص ہے۔ پھر اگر وہی چاہتا تو تم سب کی ہدایت کرتا۔ (اے رسولؐ)

يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ

تم کہہ دو کہ (اچھا) اپنے گواہوں کو حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ (یہ چیزیں جنہیں تم حرام سمجھتے ہو) خدا ہی نے حرام کر دی ہیں

مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ

پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسولؐ) کہیں تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

ا؎ کفار مکہ جب مسلمانوں سے مباحثہ مناظرہ میں ہر طرح عاجز آتے تو مشیت خدا کی بحث نکال کھڑی کرتے۔ اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے نہ ہمارے باپ دادا۔ خلاصہ ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے۔ اس فرق کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا اور اس آیت میں اچھی طرح سمجھا دیا کہ خدا کی مرضی تو وہی ہے جو اپنے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ اوامر و نواہی کی صورت میں ظاہر کر دیا کہ یہ بُری بات ہے اور یہ اچھی ہے۔ اور جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔ اور مشیت کے معنی ارادہ کے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ اگر خدا یہ ارادہ کرتا کہ سب کے سب راہ راست پر آجائیں تو ضرور آجاتے مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں، بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ارادہ و اختیار سے اچھی یا بُری راہ اختیار کرے اور جزا یا سزا پائے۔ غرض بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوئی۔ بلکہ خود بندوں کی مشیت متعلق ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

ع ۱۸/۶

لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ

اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ دوسروں کو اپنے پروردگار کا ہمسر ٹھہراتے ہیں ان کی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا۔ (اے رسول)

تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

تم ان سے کہو کہ (یہ ہیں) آؤ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں وہ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ

شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالنا (کیونکہ) ان کو

نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

اور (خود) تم کو روزی دینے والے تو ہم ہیں اور بدکاریوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا

اور کسی جان والے کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں

بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا

یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے

تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

قریب بھی نہ جاؤ لیکن اس طریقہ پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی

أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ

کی حد کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پوری کیا کرو۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا

سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔ اور (چاہے کچھ ہی ہو مگر) جب بات کہو تو انصاف سے اگرچہ وہ (جس کے

قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ

تم خلاف کہو) تمہارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ

تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے

۵ ۱ لہ ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی عورت سے نکاح کرنا ہے اور پوشیدہ سے زنا ہے۔ ۱۲ ۲ لہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض اصحاب نے حضرت رسول سے عرض کی کہ میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہ ہو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی لا تکلف نفسا الا وسعہا۔ اور اسی وجہ سے شرع نے یہ بتادیا ہے کہ خریدار یہ قصد کرے کہ میں اگر زیادہ دوں اور چیز کم لوں اور بیچنے والا یہ قصد کرے کہ میں دام کم لوں اور چیز زیادہ دوں۔ کیونکہ فریقین جب یہ قصد کریں گے تو ہرگز کسی کو کم نہ پڑیگا مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اسکا الٹا ہوتا ہے ۱۲ ۳ لہ کیونکہ بے انصافی کی زبان سے گنگی زبان بہتر ہے۔ سو زبان بریدہ نشستہ بگوشہ صم بکم بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم۔ ۱۲ ۴ لہ خدا کا سیدھا راستہ تو وہ ہی ہے جسکو اس نے اپنے پیارے اور سچے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی تمام خلائق کو بتادیا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی حتی یردا علی الحوض یعنی تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک قرآن دوسرے اہلبیت یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔ اب ہر شخص بجائے خود انصاف سے دیکھے اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہلبیت کے اقوال و اعمال و افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور یہی صراط مستقیم ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذٰلِكُمْ

اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے رستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے یہ وہ،

وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۵۳) ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر ہم نے جو نیکی کرے اس پر اپنی نعمت

تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

پوری کرنے کے واسطے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل (بیان کر دی)

وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ (۱۵۴) وَهٰذَا كِتٰبٌ ع 19 / 6

نیز اور (لوگوں کے لئے از سرتاپا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کریں۔

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۱۵۵)

اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے (اب) نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے تو تم لوگ اسی کی پیروی کرو اور (خدا سے)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ

ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اور اے مشرکین یہ کتاب ہم نے اس لئے نازل کی کہ تم کہیں) یہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے

قَبْلِنَا ۖ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ (۱۵۶) اَوْ تَقُوْلُوْا

پہلے کتاب خدا تو بس صرف دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوئی تھی اگرچہ ہم تو ان کے پڑھنے

لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ

(پڑھانے) سے بے خبر تھے یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں سے کہیں

جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ

بڑھ کر راہِ راست پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي

روشن دلیل (کتابِ خدا) اور ہدایت اور رحمت آ چکی تو جو شخص خدا کی آیات کو جھٹلائے اور

الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا

اس سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو لوگ ہماری ۱؎ آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں

۱؎ بعض تفاسیر میں آیات سے مراد حکم اور بعض میں عذاب لیا گیا ہے اور ان میں بھی اگرچہ کوئی خرابی نہیں مگر ظاہر کے خلاف ہے تب مقصود آیات سے شائد قریب قیامت دابۃ الارض یا آفتاب کا حکم سے نکلنا ہو چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ دابۃ الارض کوہ صفا کے نزدیک سے نکلے گا، اور اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی، حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا اور انگوٹھی سے مومنوں کے چہرے پر نشان کرے گا تو اس کا چہرہ نورانی ہو جائے گا اور یہ لکھا نظر آئے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کفار کے چہروں پر عصا سے نشان کرے گا تو اس کے چہرے پر لکھا جائے گا کہ کافر ہے اس وقت مومنوں کی خوشی اور کفار کے صدمے کی کوئی حد نہ ہوگی اور یہ علامت آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے بعد ظاہر ہوگی جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہوگا۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ

ہم ان کے منہ پھیرنے کے بدلہ میں عنقریب ہی بُرے عذاب کی سزا دیں گے۔ (اے رسولؐ) کیا یہ لوگ صرف اسکے

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ

منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے پروردگار کی

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

کچھ نشانیاں آجائیں (آخر کیونکر سمجھایا جائے) حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائینگی

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا

تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اب

خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اسکا ایمان لانا اس کو کچھ بھی مفیدنہ ہوگا (اے رسولؐ) تم ان سے کہدو کہ (اچھا یونہی سہی) تم (بھی) انتظار کرو ہم بھی یقیناً انتظار

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ

کرتے ہیں۔ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق بن[1] گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ انکا

اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

معاملہ تو صرف خدا کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ (دنیا میں نیک یا بد) کیا کرتے تھے وہ انہیں بتا دیا جائیگا۔

يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ

(اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص[2] نیکی کرے گا تو اس کو اس کا دس گنا ثواب عطا ہوگا۔ اور جو شخص بدی کرے گا

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ

تو اس کی سزا اس کو بس اتنی ہی دی جائے گی اور وہ لوگ (کسی طرح) ستائے نہ جائیں گے۔ (اے رسولؐ)

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ یعنی ایک مضبوط دین ابراہیمؑ کے مذہب کی

مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا

ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے

[1] جب ہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی امت کے اکہتر فرقے تھے۔ ان میں سے ایک ناجی باقی ناری۔ اور حضرت عیسےٰؑ کی امت کے بہتر فرقے تھے انمیں ایک ناجی باقی ناری اور ہماری امت کے تہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی ناری۔ اور ناجی فرقے کی پہچان بھی بتادی کہ قرآن واہلبیت کی پیروی کا حکم دیدیا۔ ۱۲ [2] ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا الحسنۃ حبنا اھل البیت والسیئۃ بغضنا من جاء بہا اکبہ اللہ علی وجہہ فی النار: ہم اہلبیت کی محبت نیکی ہے اور ہماری دشمنی بدی ہے۔ جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں جھونک دیگا۔ ۱۲

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۶۱) قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
(اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ میری نماز میری عبادت میرا جینا میرا مرنا سب
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۶۲) لَا شَرِيكَ
خدا ہی کے لیئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں
لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (۱۶۳) قُلْ
اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ (اے رسولؐ) تم
أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا
پوچھو تو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے۔ اور
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا
وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ
بوجھ نہیں اٹھانے کا۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔ تب تم لوگ
بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (۱۶۴) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
جن باتوں میں باہم جھگڑتے تھے وہ (سب) تمہیں بتا دیگا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہیں
خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کیئے تاکہ
دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ
جو (نعمت) تمہیں دی ہے اس میں تمہارا امتحان کرے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا
سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۶۵) ع
پروردگار بہت جلد عذاب کرنے والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ إِلَّا وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ خَمْسُ آيَاتٍ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورۂ اعراف آیہ واسئلھم کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

لہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور چونکہ اس سورۃ میں اس کا واقعہ بھی مذکور ہے اسوجہ سے اعراف نام رکھا گیا ہے۔ اس سورۃ میں بھی خدا نے اخلاقی تمدنی بہت سی باتیں تعلیم فرمائی ہیں۔ میں چند کو ذکر کرتا ہوں: ۱ قرآن کا آسمانی کتاب ہونا اور ۲ اس کی متابعت کا حکم۔ ۳ میزان الہی کیا ہے، ۴ حضرت آدمؑ کا قصہ ۵ اس کے اخلاقی نتائج، ۶ بنی آدم کی نصیحت، ۷ فضول خرچی کی ممانعت، ۸ قیامت پل بھر آگے پیچھے نہ ہٹے گا ۹ کفار کی اخیر حالت ۱۰ مقدار تکلیف قوت سے باہر نہیں ہوتی، ۱۱ اہل بہشت کی شکرگزاری، ۱۲ اعراف کا ذکر، ۱۳ جہنمی لوگوں کی تمنا، ۱۴ دعا کا حکم، ۱۵ حضرت نوحؑ کا قصہ اور اس کے فوائد ۱۶ حضرت ہودؑ کا قصہ اور اس کے نتائج ۱۷ حضرت صالحؑ کا قصہ اور اس کے اغراض ۱۸ حضرت لوطؑ کا قصہ ۱۹ اغلام کی مذمت ۲۰ حضرت شعیبؑ کا قصہ ۲۱ ناپ تول میں کمی کی ممانعت، ۲۲ رہزنی کی مناہی ۲۳ قصہ شعیبؑ کے اخلاقی نتیجے، ۲۴ حضرت موسیٰؑ کا قصہ اور اس کے اخلاقی نتیجے، ۲۵ حضرت ہارونؑ کی خلافت، ۲۶ عدم رویت خدا ۲۷ خدا کا تکلم، ۲۸ سامری کا قصہ، ۲۹ حضرت رسولؐ کی مدح و ثنا ازل میں ۳۰ حضرت علیؑ کی ولایت، ۳۱ بلعم باعور کا قصہ، ۳۲ بہتر فرقوں میں ناجی کون ہے ۳۳ خدا کے سوا کسی کو قیامت کی خبر نہیں۔ ۳۴ انسانی فطرت، ۳۵ مشرکین عرب کی حالت ۳۶ نماز جماعت کا حکم وغیرہ۔ ۱۲

النصف ع ۲۰

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان ؛ رحم والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ۝١ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

الٓمّٓصٓ [1] اے رسولؐ یہ کتابِ خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢

سے (لوگوں کو عذابِ خدا سے) ڈراؤ اور ایمان داروں کے لیے نصیحت کا باعث ہو پس تمہارے دل میں اس کی

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

وجہ سے کوئی تنگی نہ پیدا ہو۔ (لوگو) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ

اس کے سوا دوسرے (فرضی) سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی نہ کرو تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ

ہو۔ اور کیا (تمہیں خبر نہیں کہ) ایسی بہتیری بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت) آ

قَآىِٕلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ

پہنچا کہ وہ لوگ یا تو رات کو گہری نیند سو رہے تھے یا دن کو قیلولہ (لوٹ پوٹ) کر رہے تھے۔ تب جب ہمارا عذاب

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْــَٔـلَنَّ

ان پر آ پڑا تو ان سے سوائے اس کے اور کچھ کہتے بن نہ پڑا کہ ہم بے شک ظالم تھے۔ پھر ہم تو ضرور ان لوگوں سے جن

الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْــَٔـلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦

کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ

ہم ان سے حقیقت حال خوب سمجھ بوجھ کے (ذرا ذرا) دہرائیں گے اور ہم کچھ غائب تو تھے نہیں۔ اور

يَوْمَىِٕذِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ

اس دن (اعمال کا) تولا جانا [2] بالکل ٹھیک ہے۔ پھر تو جن کے (نیک اعمال کے)

منزل ۲

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس کے معنی انا اللہ المقتدر الصادق کے ہیں۔ یعنی میں سچا قادر خدا ہوں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ المص سے خدا کی کیا مراد ہے اور اس سے ہم لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو تو ان مصالح کو کیا جانے ایک معمولی بات یہ ہے کہ الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس صاد کے نوے سب ایک سو اکسٹھ ہوئے یہ اشارہ اس طرف ہے کہ تیرے بھائیوں (بنی امیہ) کی حکومت ۱۶۱ھ تک رہے گی۔ یہ پیشگوئی ایسی سچی نکلی کہ ۱۶۱ھ میں مسودہ کوفہ میں داخل ہوا اور ان کی سلطنت زائل ہو گئی ۱۲

[2] اعمال کے تولے جانے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر بتا دیتا ہے اسی طرح خداوند عالم اسی دن عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا کہ اس میں ذرا سی کمی زیادتی نہ ہوگی اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا اعمال تولے جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں۔ اس کے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اس کو ہوتی ہے جو اس کی گرانی و سبکی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ پھر فاما من ثقلت موازینہ کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے اچھے اعمال غالب ہوں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

پلے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں گے۔ اور جن کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہوں گے تو انہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

لوگوں نے ہماری آیات سے نافرمانی کرنے کی وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا۔ اور (اے بنی

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

آدم) ہم نے تو یقیناً تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا اور اس میں تمہارے لیئے اسباب زندگی

مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ

مہیا کیئے۔ (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم (تمہارے باپ آدم)

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

تو سب کے سب جھک پڑے۔ مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ خدا نے

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ

(شیطان سے) فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا؟ کہنے لگا میں اس سے

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

افضل ہوں۔ (دیکھو تو) تو نے مجھے آگ (ایسے لطیف عنصر) سے پیدا کیا اور اس کو مٹی (ایسی کثیف عنصر) سے

طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ

پیدا کیا۔ خدا نے فرمایا (تجھ کو یہ غرور ہے) تو (بہشت سے) نیچے اتر جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ

رہ کر غرور کرے تو یہاں سے (باہر) نکل بیشک تو ذلیل لوگوں سے ہے۔ کہنے لگا تو (خیر) ہمیں

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

اس دن تک کی (موت سے) مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کیئے جائیں گے

ع ۱
۸

ا۔ شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کرنے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے صرف علت مادی کا خیال کیا، اور علتوں کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ اس کو سب سے پہلے علت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا کہ خدا نے فرمایا تھا خلقت بیدای میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے اس کے بعد اس کو علت غائی پر نظر ڈالنی تھی کہ خدا یہ فرما چکا تھا انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ میں اپنا جانشین زمین پر بنانے والا ہوں جس کو خود خدا نے بنایا ہو اور اپنا جانشین قرار دیا ہو اس سے بہتر دوسرا کون ہو سکتا ہے غرض شیطان اگر ان باتوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا۔ اور ہمیشہ کے لیئے راندہ نہ ہو جاتا اس کے علاوہ خود مادہ کے بارے میں بھی اس نے غلطی کی کیونکہ چند اعتبارات سے آگ سے خاک بہتر ہے۔ ایک تو آگ خائن ہے اور خاک امین ہے، کیونکہ جو چیز آگ میں رکھو جل جائے گی، اور خاک میں باقی رہے گی۔ دوسرے آگ سرکش ہے اور خاک متواضع۔ تیسرے خاک نقوش کو قبول کرتی ہے اور آگ مٹا دیتی ہے۔ علیٰ ھذا القیاس خلاصہ شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس عالم میں سب سے پہلے جھگڑے اور قیاس کی بنیاد قائم کر گیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

قَالَ فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

فرمایا (اچھا منظور) تجھے ضرور مہلت دی گئی کہنے لگا چونکہ تُو نے میری راہ ماری تو میں بھی تیری سیدھی راہ

الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ

پر بنی آدم[۲] کے (گمراہ کرنے کیلیئے) تاک میں بیٹھوں تو سہی پھر انکے آگے[۳] سے اور ان کے

خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ

پیچھے[۴] سے اور انکے داہنے[۵] سے اور انکے بائیں[۶] سے (غرض ہر طرف سے) ان پر آ پڑونگا (اور انکو بہکاؤنگا)

أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا

اور تو انمیں سے بہتیروں کو شکرگزار نہیں پائیگا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے بُرے حال میں راندہ ہوکر (دُور)

لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾

نکل جا ان لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو میں یقیناً تم (اور ان) سب سے جہنم کو بھر دونگا۔

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ

اور (آدم[۸] سے کہا) اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (دونو) بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ

سے چاہو کھاؤ (پیو) مگر خبردار اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان[۵] کروگے۔

الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ

پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ (نافرمانی کی وجہ سے) ان کی ستر[۶] کی چیزیں

لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا

جو ان (کی نظر سے بہشتی لباس کی وجہ) سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے

رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ

تم دونوں کو اس درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اس لیئے منع کیا ہے کہ (مبادا) تم دونوں

أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ إِنِّي لَكُمَا

فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہ جاؤ۔ اور ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً تمہارا

---

[۱] آخرت کی باتیں یعنی بہکاؤنگا کہ بہشت، دوزخ حساب اور جزا وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ ۱۲

[۲] یعنی دنیاوی امور کو انکے سامنے آراستہ کر کے دکھاؤنگا۔ ۱۲

[۳] یعنی انکے اعمال نیک کی طرف سے بہکاؤنگا اور ناز و فخر کراؤنگا کہ وہ بیکار ہو جائیں۔ ۱۲

[۴] یعنی انکے بُرے اعمال کو انکی نظروں میں اچھا کر دکھاؤنگا۔ ۱۲

[۵] اس کی تفصیل تو جیبر پارہ[۱] میں گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۹ آیت[۳۵]۔

[۶] اس قصہ کے اخلاقی نتیجے امور ذیل ہیں آدمی[۱] کا ساری خدائی حتی[۱] کہ جنوں اور فرشتوں سے بہتر ہونا، طبعی[۲] عصمت کا عقلی و ارادی عصمت سے کم ہونا، حسد[۳] و تکبر کی بُرائی، اپنی[۴] جماعت سے علیحدگی اور دوسری کی بُرائی۔ خوبی نشو و نما سو ہمرنگ جماعت شو۔ خلقی[۵] صفت نسب وغیرہ پر ناز کرنے کی بلائی، تعلی[۶] کے خواہشمند کا پست ہونا۔ بُرے[۷] آغاز کا بُرا انجام۔ قصور وار[۸] کے بھی واجبی حق کا ساقط نہ ہونا، مجرم[۹] کے ضد کرنے پر سزا کی زیادتی، بدی[۱۰] کے پیرو کا ہاتھ کی طرح انجام خراب ہونا حقیقی[۱۱] دوست کا مشکل سے بہم پہنچنا، بیجا[۱۲] کسی بات پر بھروسہ کرنے کی بُرائی، دشمن[۱۳] کی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی، ناصح[۱۴] کے خلاف کرنے میں زک اٹھانا، دشمن[۱۵] کی جھوٹی قسموں پر اعتماد نہ کرنا، بداخلاقی[۱۶] پر توبہ و ندامت کا مفید ہونا، ندامت[۱۷] سے پھر اصلی رتبہ ہاتھ آنا، کبھی[۱۸] ذاتی عداوت کا موروثی عداوت ہو جانا، دشمن[۱۹] کی لگاوٹ پر نہ اترانا سه
بر تواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا

خیر خواہ ہوں غرض دھوکے کے[1] سے ان دونوں کو اس (کے کھانے) کی طرف مائل کیا۔ غرض جونہی ان دونوں نے

الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ

اس درخت (کے پھل) کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور سمجھ پیدا ہوئی اور) انپر انکی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور

عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

بہشت کے پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے۔ تب انکے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس (جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور (کیا) یہ نہ جتا دیا تھا کہ

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ

شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے۔ یہ دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے پالنے والے ہم نے

لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہمپر رحم نہ کرے گا، تو ہم بالکل گھاٹے میں

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

رہیں گے۔ حکم ہوا کہ تم (میاں بیوی شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اُتر و۔ تم میں سے ایک کا ایک

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ

دُشمن ہے اور ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان ہے۔ خدا نے

فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا ع ١٥ / ٩

(یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم (زندہ کر کے) نکالے

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ

جاؤ گے۔ اے آدمؑ کی اولاد ہم نے تمہارے لئے پوشاک نازل کی تو جو تمہارے ستر کو چھپاتی ہے اور

ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

زینت کے کپڑے اور (اسکے علاوہ) پرہیزگاری کا لباس[2] (جو ہے) اور یہ سب لباسوں سے بہتر ہے یہ (لباس بھی)

[1] دھوکے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے کبھی کسیکو جھوٹی قسم کھاتے نہ دیکھا تھا نہ سُنا۔ اسی وجہ سے باور کر لیا کہ اتنی بڑی قسم خدا کی کوئی کیونکر کھائے گا۔ ١٢

[2] اس سے کوئی خاص کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا بلکہ باطنی صفت اور لفظ لباس استعارہ ہے کیونکہ جس طرح ظاہری لباس کسیقدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب اور بداخلاقیاں دُور ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ لباس سے مُراد وُہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مال و متاع، اور لباس تقوی سے عفت کیونکہ صاحب عفت کا ستر ظاہر نہیں ہوتا اگرچہ برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے اگرچہ وُہ کپڑے بھی پہنے ہو۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ
خدا کی قدرت کی نشانیوں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اے اولادِ آدم (رہو ہوشیار رہو) کہیں
مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ
تمہیں شیطان بہکا نہ دے جس طرح اُسنے تمہارے باپ ماں (آدم و حوّا) کو بہشت سے نکلوا چھوڑا۔ اسی نے ان
اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا
دونوں سے (بہشتی) پوشاک اتروائی تاکہ ان دونوں کو انکی شرمگاہیں دکھا دے۔ وہ اور اسکا کنبہ ضرور تمہیں اسطرح دیکھتا رہتا
جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (٢٧) وَ
ہے تم انہیں نہیں دیکھنے پاتے۔ ہمنے شیطان کو انہیں لوگوں کا رفیق قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ لوگ
اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ
جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا اور خدا نے (بھی) یہی
اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ
حکم دیا ہے۔ (اے رسول ص) تم صاف کہدو کہ خدا ہرگز برے کام کا حکم نہیں دیتا کیا تم لوگ خدا پر (افترا کرکے) وہ باتیں
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (٢٨) قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَ
کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ (اے رسول ع) تم کہدو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا
اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
ہے اور (یہ بھی فرمایا ہے) کہ ہر نماز کے وقت اپنے اپنے منہ (قبلہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور اس کے لیئے نری کھری عبادت
لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (٢٩) فَرِيْقًا هَدٰى
کرکے اس سے دعا مانگو جس طرح اسنے تمہیں شروع (شروع) پیدا کیا تھا اسیطرح پھر (دوبارہ) زندہ کیئے جاؤ گے۔ اسی نے ایک
وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (٣٠)
سرپرست بنا لیا۔ اور باوجود اس کے گمان کرتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں۔ اے اولادِ آدم!

ف۱ اسلام کے قبل عرب کے لوگ اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیئے ہیں ان میں طواف مناسب نہیں۔ مرد ننگے ہوکر اور عورتیں چمڑے کی ایک لنگوٹی باندھ کر طواف کرتیں۔ چنانچہ بنی عامر قبیلہ کی ایک عورت کے مشہور شعر کا ترجمہ یہ ہے آج کچھ یا کل پردہ فاش ہو جاتا ہے اور جو چھپا رہتا ہے اسے میں حلال نہیں جانتی اور اسے طواف کو صحیح نہیں سمجھتی۔ مقصود یہ ہے کہ تمام اعضا کھول کر طواف کرنا چاہیئے۔ غرض جب اسلام آیا اور اس کی روک تھام ہوئی تو کہنے لگے کہ ہمارے باوا دادا یونہی کرتے آئے ہیں اور خدا نے یہی حکم دیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا

ہر نماز کے وقت[۱] بن سنور کے نکھر جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو۔ ع

وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

(کیونکہ) خدا فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (اے رسول)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ

ان سے) پوچھو تو کہ جو زینت (کے ساز و سامان) اور کھانے کی (صاف ستھری) چیزیں خدا نے اپنے

الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي

بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں۔ تم خود کہدو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ

کے دن ان لوگوں[۲] کے لیئے خاص ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں اپنی آیتیں

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم (صاف) کہدو کہ ہمارے

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ

پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں یا باطنی اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ

حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا

اور یہ بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان[۳] باندھو اور ہر گروہ (کے ناپید ہونے) کا

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

ایک خاص وقت ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو نہ ایک گھڑی

اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اے اولادِ آدم

ع ۲۶ / ۱۰

فضول خرچی کی ممانعت

[۱] امام حسن علیہ السلام جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس کپڑے زیب تن فرماتے۔ اور اگر کوئی پوچھتا تو فرماتے تھے کہ "اللہ جمیل یحب الجمال"۔ (خدا جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے) اس لیئے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں۔ اور اس آیت کی تلاوت فرماتے: خذوا زینتکم عند کل مسجد ۱۲

[۲] شبِ معراج جب حضرت رسول کو دنیا اور اہلِ دنیا سے علٰحدگی کا حکم ہوا اور آپ نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آواز آئی جو بہت کھاتے بہت سوتے بہت ہنستے ہیں۔ ۱۲

[۳] اسی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا دو خصلتوں سے بچو کیونکہ اس میں جو پڑا ہلاک ہوا۔ ایک تو اپنی رائے سے فتویٰ دینا، دوسرے ایسی چیز کا اقرار کرنا جسے جانتا نہ ہو۔ ۱۲

قیامت ... [illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

جب تم میں کے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کریں تو (انکی اطاعت کرنا کیونکہ) جو شخص پرہیزگاری اور نیک کام کرے گا تو ایسے لوگوں پر نہ تو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

(قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان

اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

سے سرتابی کر بیٹھے وہ ہی لوگ جہنمی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ

بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا۔ پھر تو وہ لوگ ہیں جنہیں ان (کی تقدیر) کا لکھا حصہ

مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا

(رزق وغیرہ) ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) انکے پاس آکر ان کی قبض روح

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

کریں گے تو اُنسے پوچھیں گے کہ جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں۔ تو وہ (کفار) جواب

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ

دینگے کہ وہ سب تو ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور اپنے خلاف آپ گواہی دیں گے کہ وہ بیشک کافر تھے۔

ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ

(تب خدا اُنسے) فرمائے گا کہ جو لوگ جن و انس کے تم سے پہلے چل بسے ہیں اُنہی میں مل جل کر تم بھی

الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ

جہنم واصل ہو جاؤ۔ (اور اہل جہنم کا یہ حال ہوگا) کہ جب اس میں ایک گروہ داخل ہوگا تو اپنے ساتھی دوسرے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

گروہ پر لعنت کرے گا یہانتک کہ جب سب کے سب اس میں پہنچ جائیں گے تو انمیں کی پچھلی جماعت اپنے سے پہلی

رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۤءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ

جماعت کے واسطے بددعا کریگی کہ پروردگار انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انپر جہنم کا دوگنا عذاب فرما۔

النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

(اسپر) خدا فرمائے گا کہ ہر ایک کے واسطے دوگنا[۱] عذاب ہے لیکن (تمپر تعجب ہے) تم جانتے نہیں۔ اور انمیں سے پہلی

قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

جماعت پچھلی جماعت کی طرف مخاطب ہوکر کہے گی کہ اب تو تمکو ہمپر کوئی تفضیلت نہ رہی پس (ہماری طرح) تم بھی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ

اپنے کرتوت کی بدولت عذاب کے مزے چکھو۔ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

نہ انکے لیئے آسمان کے دروازے کھولے جائینگے[۲] اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونے پائیں گے یہانتک

السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰي يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ

کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے[۳] ہو کر نکل جائے (یعنی جس طرح یہ محال ہے اسی طرح انکا بہشت میں داخل ہونا

الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ

محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اُنکے لیئے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور اُنکے

مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

اُوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا بھی اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے اور ہم تو کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ

اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

تکلیف دیتے ہی نہیں یہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت ہی میں رہا (سہا) کریں گے۔

جنتیوں میں گُھٹا سرور خطا معاف

[۱] اگلے لوگوں پر دوگنا عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ ان لوگوں نے ایک تو گناہ کیا، دوسرے نمونہ قائم کرکے دوسروں کو بہکا گئے۔ اور پچھلوں پر اس وجہ سے کہ ایک تو گناہ کیا، دوسرے ان لوگوں کے انجام اور سزاؤں سے نہ متنبہ ہوئے نہ عبرت حاصل کی۔ ۱۲

ربع ۸

[۲] یعنی جس طرح مومنین کے اعمال اور انکی دعاؤں کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اسی طرح انکے واسطے نہیں کھلتے بلکہ لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲

[۳] مطلب یہ کہ جس طرح محال ہے کہ نہ اونٹ گھٹے اور نہ سوئی کا ناکہ بڑھے اور پھر اونٹ ناکہ میں سما جائے، اسیطرح کفار کا بہشت میں جانا بھی محال ہے۔ ۱۲

خدا کی تکلیف قوت سے باہر نہیں ہوتی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ

اور ان لوگوں کے دل میں جو کچھ (بغض و کینہ) ہو گا وہ سب ہم نکال (رہا ہی) کر دینگے انکے محلوں کے نیچے نہریں

الۡاَنۡهٰرُ ۚ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۚ وَ

جاری ہونگی۔ اور کہتے ہونگے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہنچا دیا۔

مَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدۡ

اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کسی طرح یہاں نہ پہنچ سکتے ۔ بیشک ہمارے پروردگار

جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ ؕ وَنُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡكُمُ

کے پیغمبر دین حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے ہانک پکار کر کہہ دیا جائیگا کہ یہ وہ

الۡجَـنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى

بہشت ہے جسکے تم اپنی کارگزاریوں کی جزا میں وارث و مالک بنائے گئے ہو۔ اور جنتی لوگ جہنم

اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا

والوں سے پکار کر کہیں گے ہمنے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پا لیا۔ تو

مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدْتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ

کیا تم نے بھی جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا (یا نہیں) اہل جہنم کہیں گے کہ ہاں

حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ

(پایا)، تب ایک منادی لہ ان کے درمیان ندا کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے

اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡ

جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے۔ اور اس میں (خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا چاہتے تھے۔

سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ

اور وہ روز آخرت سے انکار کرتے تھے ۔ اور بہشت کے درمیان

كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ

ایک حد فاصل ہے ۔ اور کچھ لوگ اعراف پر ہوں گے

منزل ٢

لہ ابن مردویہ نے جو اہلسنت کے ایک نامور عالم ہیں روایت کی ہے کہ اس آیت میں مؤذن سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔ دیکھو کشف الغمہ ۱۲

ؔ٢ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے اور اس میں وہ لوگ ہیں گے جنکے اچھے بُرے اعمال کا پلہ برابر ہے۔ اُن کے واسطے کوئی ایسا چین ہے نہ ایسی تکلیف اور اسکے درمیان ایک بلند مقام ہے جس کو بعض روایت میں پہاڑ، اور بعض میں ٹیلا اور بعض میں دیوار سے تعبیر کی گئی ہے اس بلند مقام پر خدا کے کچھ خاص بندے اس غرض سے جا کھڑے ہوں گے کہ اگر اب بھی کچھ لوگ جہنم یا اعراف کے قابل سفارش ہوں تو انکی شفاعت کی جائے۔ اور انہیں خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ جنتی جہنمی ہر شخص کو پیشانی دیکھ کر پہچان لیں گے اور جس کو چاہیں گے اعراف یا جہنم سے نکال کے بہشت میں لے آئیں گے۔ انہی کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وعلی الاعراف رجال۔ چنانچہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں ابن عباس سے روایت ہے کہ اعراف پر عباس حمزہ اور علیؑ ابن ابی طالب کھڑے ہونگے، اور اپنے دوستوں کو انکے چہروں کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو انکے چہرے کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی قلمی و تفسیر ثعلبی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

جو ہر شخص کو (بہشتی ہو یا جہنمی) انکی پیشانی سے پہچان لیں گے۔ اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے

أَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ﴿٤٦﴾

کہ تم پر سلام ہو۔ یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخل جنت نہیں ہوئے ہیں مگر وہ تمنا ضرور رکھتے

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصٰرُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوا

ہیں۔ اور جب انکی نگاہیں پلٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی (تو انکی خراب حالت دیکھ کر) خدا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰى

سے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا۔ اور اعراف والے کچھ

ع ۵ ۱۲

أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمٰهُمْ قَالُوا

(جہنمی) لوگوں کو جنہیں انکا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے آواز دیں گے اور کہیں گے اب نہ تو

مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾

تمہارا جتھا ہی تمہارے کام آیا اور نہ تمہاری شیخی بلندی ہی (سود مند ہوئی) جو تم (دنیا میں) کیا کرتے

أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ

تھے۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انپر خدا (اپنی) رحمت نہ کرے گا۔

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾

(دیکھو آج وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ بے تکلف) بہشت میں چلے جاؤ نہ تو تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم کسی

جہنمی لوگوں کی تمنا

وَنَادٰى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا

طرح آزردہ خاطر ہو گے۔ اور دوزخ والے اہل بہشت کو (بہ لجاجت) آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا

عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوا إِنَّ

پانی ہی انڈیل دو یا جو (نعمتیں) خدا نے تمہیں دی ہیں اس میں کچھ ہمیں ڈالو تو اہل بہشت جواب میں)

اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ

کہیں گے کہ خدا نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام کر دیا ہے۔ جن لوگوں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

نے اپنے دین کو کھیل[1] تماشا بنا لیا تھا اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انکو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج

الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ

(قیامت میں) انہیں (قصداً) بھول جائیں گے جسطرح یہ لوگ (ہماری) آج کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور

هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُونَ (۵۱) وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ حالانکہ ہمنے انکے پاس (رسولؐ کی معرفت) کتاب بھی بھیجدی جسے ہرطرح

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

سمجھ بوجھ کے تفصیل وار بیان کر دیا ہے اور (وہ) ایماندار لوگوں کے لیئے ہدایت اور رحمت ہے۔

يُّؤْمِنُونَ (۵۲) هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا تَاْوِيلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ

کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے منتظر ہیں (حالانکہ) جس دن اس کے انجام کا

تَاْوِيلُهٗ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

وقت آجائے گا۔ تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے تھے (بیساختہ) بول اُٹھیں گے

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسول حق لے کر آئے تھے تو کیا (اسوقت) ہماری بھی سفارش کرنے والے

فَيَشْفَعُوا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ

ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو جو جو کام ہم کرتے تھے انکو چھوڑ کر دوسرے

ع ٦ ٦ ١٣ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۵۳)

کام کریں۔ بیشک ان لوگوں نے اپنا سخت گھاٹا کیا اور جو افتراپردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب غائب (غلا)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ

ہو گئیں۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ خدا ہی ہے جس نے (صرف) چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

پیدا کر دیا پھر عرش[2] (کے بنانے) پر آمادہ ہوا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا)

[1] جس طرح مشرکین عرب عید کے دن خانہ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دن بھر کھیل کود میں بسر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ ۱۲

[2] عرش ہی کو قدیم فلاسفۂ آسمان نہم اور فلک الافلاک کہتے ہیں جو کل آسمانوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے۔ ۱۲

آسمان و زمین کی خلقت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ

رات دن کو پیچھے پیچھے تیزی سے ڈھونڈتی پھرتی ہے۔ اور اسی نے آفتاب اور مہتاب

بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۴﴾

اور ستاروں کو پیدا کیا۔ یہ سب کے سب اسی کے حکم کے تابعدار ہیں۔ دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بس خاص اسی کے لئے

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۵﴾

ہے وہ خدا جو سارے جہان کا پروردگار ہے بڑا برکت والا ہے۔ (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کے اور چپکے

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ

چپکے دعا کرو۔ وہ حد سے تجاوز کرنیوالوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے

خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾

پھرو اور (عذاب کے) خوف سے اور (رحمت کی) آس لگا کے خدا سے دعائیں مانگو (کیونکہ) نیکی کرنیوالوں سے

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

خدا کی رحمت یقیناً قریب ہے۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جو اپنی رحمت (ابر) سے پہلے خوشخبری دینے والی

حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ

ہواؤں کو بھیجتا ہے یہانتک کہ جب ہوائیں (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو لے اڑیں تو ہم نے انکو کسی

فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

شہر کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مرچکا تھا ہنکا دیا پھر ہمنے اس سے پانی برسایا پھر ہم نے ان سے

كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ

ہر طرح کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یونہی (قیامت کے دن زمین سے) مُردوں کو نکالینگے تاکہ تم لوگ نصیحت و عبرت

الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ

حاصل کرو۔ اور عمدہ زمین اسکے پروردگار کے حکم سے اس کا سبزہ (اچھا ہی) ہے اور جو زمین بُری ہے اس کی

لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے۔ ہم یوں اپنی آیتوں کو اُلٹ پھیر کر شکرگزار لوگوں کے واسطے

ل مقصود یہ ہے کہ دُعا ضرور کرو مگر فقط زبان سے نہیں دل سے گڑگڑا کے۔ اور بلند آواز سے نہیں چُپکے سے۔ تاکہ ریا سے بچے رہو۔ اور ایسی دُعا بھی نہ کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو جیسے انبیاء کا مرتبہ، یا آسمان پر جانے کی تمنا کرنا اور اصل مطلب تو یہ ہے کہ بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا اس سے ایک طرح کی بے پروائی اور استغنا پایا جاتا ہے تو تسلیم و رضا سے قطع نظر کرکے شان عبودیت کے منافی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

بیان کرتے ہیں۔ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (لوگوں

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ

سے) کہا کہ اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور میں تمہاری نسبت

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ

(قیامت کے سے) بڑے (خوفناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (تو) انکی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ

یقیناً دیکھتے ہیں کہ تم کھلا گمراہی میں (پڑے) ہو۔ (تب) نوحؑ نے کہا کہ اے میری قوم مجھ میں گمراہی (وغیرہ)

ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ

تو کچھ نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کی طرف سے رسول ہوں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

دیتا ہوں۔ اور تمہارے لئے تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم ہی میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

اس پر بھی لوگوں نے انکو جھٹلایا تب ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور باقی جتنے

اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو ڈبو مارا۔ یہ سب کے سب یقیناً اندھے لوگ تھے۔ اور (ہم نے)

عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

قوم عاد[۲] کی طرف انکے بھائی ہودؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (انہی لوگوں سے) کہا

منزل ۲

ع ۵ [۱] حضرت نوحؑ کا نام عبد الغفار یا عبد الملک یا عبد الاعلیٰ تھا۔ اور چونکہ پانسو برس تک خدا کے خوف سے رویا کیئے اسوجہ سے نوح کہتے ہیں آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور آپ کے قبل دس پیغمبر و اوصیا گذرے ہیں اول آپ کو آدم ثانی اور شیخ الانبیا بھی کہتے ہیں آپ نے دو ہزار برس زندگی کی آٹھ سو پچاس برس قبل نبوت اور نو سو پچاس برس بعد نبوت تعلیم و ہدایت و ارشاد میں گذارے دو سو برس کشتی کی تیاری اور طوفان پانسو برس طوفان کے بعد شہروں کے آباد کرنے لوگوں کے بسانے میں ختم ہوئے اس طولانی عمر پر بھی آپ نے مکان نہ بنایا ایک جھونپڑی میں بسر کر دی وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا اپنی قوم کے ہاتھ سے باوجود یکہ ساڑھے نو سو برس فہمائش کی ایسے مصائب اٹھائے کہ الحفیظ والاماں جب آپ لوگوں کو سمجھاتے وہ آپ کو اسقدر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے بعض اوقات اتنے پتھر مارتے تھے کہ آپ پتھروں کے نیچے دب جاتے تھے رات کو حضرت جبرئیل انکو نکالتے تھے اور اپنے پروں کو انکے زخموں پر ملتے تھے کہ سب زخم اچھے ہو جاتے۔ صبح کو آپ پھر لوگوں کی فہمائش شروع کر دیتے جب نو سو برس کے بعد عاجز ہو کر بد دعا کی تو عورتیں بانجھ ہو گئیں چوپائے ہلاک ہو گئے باغ جل گئے، ۴۰ برس تک پانی نہ برسا اور آپ کہتے رہے کہ ایمان لاؤ تو سب بلا دفع ہو جائیگی مگر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے۔ آپ فرماتے تھے کہ دنیا ایک ایسی جگہ ہے جیسے دھوپ سے سایہ میں آ جانا۔ جیسے ایک دروازہ سے آنا اور دوسرے دروازہ سے نکل جانا۔ ۱۲ [۲] اس قصہ کے اخلاقی نتیجے یہ ہیں لوگوں کو خدا کی عبادت کیطرف متوجہ کرنا مولوی کی شان سے تکبر ہے، خدا کے خاص بندوں کے جھٹلانیکا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ نبوت سے انکار کا باعث صرف وہم و قیاس ہوتا ہے نہ عقلی دلیل، ڈرانے والے کی ضرورت، تقوے کی عمدگی - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

نہیں ہو۔ (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے ہم تو بیشک تمکو حماقت میں

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ

(مُبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تمکو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہودؑ نے[1] کہا اے میری قوم

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

مجھ میں تو حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگارِ عالم کا رسول ہوں میں تمہارے پاس تمہارے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں۔ اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں کیا تمہیں اسپر تعجب ہے

اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس تمہی میں سے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے آیا کہ تمہیں

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

(عذاب سے) ڈرائے۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد خلیفہ (و جانشین)

مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

بنایا اور تمہاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کردی۔ تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ

فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا

تم دلی مرادیں پاؤ۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیئے آئے ہو

لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

کہ صرف خدا کی تو عبادت کریں اور جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ بیٹھیں۔

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾

پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ۔ ہودؑ نے جواب دیا کہ

---

[1] حضرت ہودؑ سام کی اولاد سے حضرت نوحؑ کی آٹھویں پُشت میں ہیں آپکا شجرہ یوں ہے ہودؑ بن عبداللہ بن رباح بن جلوث بن عاد بن عوص بن سام بن نوح آپکی نبوت کی پیشین گوئی حضرت نوحؑ کر گئے تھے۔ آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے قوم عاد کی اسوقت خوب بنی ہوئی تھی زمانہ موافق تھا اس وقت ساری دُنیا میں انکے برابر کوئی قوم نہ تھی اور یہ لوگ بہت بلند قد جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے اور ایک بُت کی پُوجا میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند فہمائش کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سُنی اور جب انکی شرارت حد سے زیادہ گذری تو پہلے پانی بند ہوا اور تین برس تک قطرہ نہ برسا جب اسپر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے ایک سیاہ بادل کو بھیجا کہ وہ انپر چھا گیا اور یہ لوگ یہ سمجھ کر کہ اب اس میں سے پانی برسے گا سب اسکے نیچے جمع ہوگئے۔ پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا ایک سخت آندھی چلی جس میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں اور آٹھ روز تک برابر چلتی رہی اور وہ اس شدت سے کہ بوجھ سے لدے ہوئے اُونٹ کو اُوپر لے جاتی اور اٹھا کے زمین پر دے مارتی حتّٰی کہ ایک بُڑھیا سُرنگ میں گھس گئی تھی اسکو بھی وہاں سے نکال پھینکا۔ غرضیکہ چہارشنبہ کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دُوسرے چہارشنبہ کی شام تک رہی اور ساری قوم کو ہلاک کر چھوڑا اور ایک متنفس باقی نہ رہا اور حضرت ہود اپنے چند ساتھیوں کو لے کر پہلے ہی چلے گئے تھے اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو پہلے قصہ میں مذکور ہوئے ۱۲۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ
(پس سمجھ لو) کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا ۔ کیا تم مجھ سے چند (بتوں
اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ
کے فرضی) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جنکو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے (خواہ مخواہ) گھڑ لیے
اٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا
ہیں حالانکہ خدا نے انکے لیئے کوئی سند نہیں نازل فرمائی ۔ پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو میں بھی تمہارے
اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
ساتھ منتظر ہوں ۔ آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے انکی جڑ کاٹ دی اور وہ لوگ ایمان لانے والے
بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِلٰي ثَمُوْدَ　ع ١٦
تھے بھی نہیں ۔ (اور ہم نے قوم) ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو (رسول بنا کر بھیجا) تو
اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
انہوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ
تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح و روشن دلیل آ ہی چکی یہ خدا کی (بھیجی ہوئی)
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اس کو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں جہاں چاہے چرتی
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے ۔ اور
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ
(وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد (زمین میں) خلیفہ (و جانشین) بنایا اور

منزل ٢

ف۱ حضرت صالح حضرت ہود کے بعد آئے تھے، اور آپ حضرت نوح کی نویں پشت میں ہیں صالح بن عبید بن آصف بن ناسخ بن عبید لو ذر بن ثمود بن عامر بن سام بن نوح ۔ اور چونکہ آپ اور آپکی قوم ثمود کی اولاد سے تھی اسوجہ سے انکو قوم ثمود کہتے ہیں یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح بہت مالدار تھے ۔ اور جب حضرت صالح انکی ہدایت کے واسطے نبی بنکر آئے تھے تو سولہ برس کے تھے ۔ آخر سمجھاتے سمجھاتے ایک سو بیس برس کے ہو گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا ۔ اور یہ لوگ پہاڑ کے ایک ٹکڑے کی پرستش کرتے اور ہر سال اسپر قربانی چڑھاتے جب آپ نے اسکو منع کیا تو وہ لوگ کہنے لگے اگر اسی پتھر سے ایک اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو ہم ایمان لائیں گے ۔ آپ نے دعا کی اور جو انکی تمنا تھی بر آئی اور یہ لوگ پھر ایمان نہ لائے اسوقت خدا کا حکم ہوا کہ اس شہر کا کل پانی ایک روز اونٹنی پیا کرے اور ایک روز تم اپنے تصرف میں لاؤ غرض یہی قاعدہ مقرر ہوا اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تھی اس روز اتنا دودھ دیتی تھی کہ سب کے سب سیر ہو جاتے تھے اسپر بھی ان لوگوں کو صبر نہ آیا اور مشورہ کر کے ایک شقی کو جس کا نام قدار تھا کچھ مال کی طمع دیکر اسکے پاؤں کٹوا دیئے اور پھر سب نے ملکر اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور چھوٹے بڑے سب نے ایک ہو کے اسکا گوشت کھایا اور اسکے بچہ نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ اپنا سر بلند کر کے فریاد کی اور پہاڑ میں چلا گیا ۔ حضرت صالح نے پھر انکو فہمائش کی اور کہا کہ اگر تین روز کے اندر تم توبہ کر لو تو تمہاری نجات ہو جائیگی ان لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا ۔ آخر جو تھے دن بدلت کے وقت ایک شدید چیخ چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے (باقی بر ۲۵۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ
تمہیں زمین میں اسطرح بسایا کہ تم ہموار و نرم زمین میں (بڑے بڑے) محل اٹھاتے ہو اور
مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ج
پہاڑوں کو تراش (تراش) کے گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور
فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾
روئے زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ تو
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ
اس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بیچارے غریبوں سے انمیں سے جو ایمان لائے تھے کہا کیا
اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ
تمہیں معلوم ہے کہ صالحؑ (حقیقۃً) اپنے پروردگار کے سچے رسول ہیں ان
صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ط قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ
بیچاروں نے جواب دیا کہ جن باتوں کا وہ پیغام لائے ہیں ہمارا تو اس پر ایمان
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
ہے۔ تب جن لوگوں کو (اپنی دولت دنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے لگے ہم تو جسپر تم ایمان
بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ
لائے ہو اُسے نہیں مانتے۔ غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں اور پیر کاٹ ڈالے
وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا
اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور (بیباکی سے) کہنے لگے اگر تم سچے رسول ہو تو جس
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ
عذاب سے ہم لوگوں کو ڈراتے تھے اب لاؤ۔ تب انہیں زلزلے نے لے ڈالا
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾
اور وہ لوگ زانو پر سر کیے (جس طرح تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ اس

بقیہ از صہ ۲۵۳۔ اور زمین کو زلزلہ ہو گیا اور ان کے دل وجگر پاش پاش ہو کے مر گئے اسکے بعد آسمان سے آگ نازل ہوئی اور سب جل کے خاک ہو گئے اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو حضرت نوحؑ کے قصہ میں بیان ہوئے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ

کے بعد صالحؑ انسے ٹل گئے اور (انسے مخاطب ہوکر) کہا اے میری قوم (آہ) میں نے تو اپنے پروردگار کے

رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَـكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿٧٩﴾

پیغام تم تک پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر (افسوس) تم (خیر خواہ)

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا

سمجھانے والے کو اپنا دوست ہی نہیں سمجھتے۔ اور لوطؑ کو ہمنے رسول بنا کر بھیجا تو جب انہوں نے اپنی قوم

سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمۡ

سے کہا کہ (افسوس) تم ایسی بدکاری (اغلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری ۳ ۵

لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ

نہیں کی تھی۔ (ہاں) تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے واسطے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو (حالانکہ اس کی

اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ

ضرورت نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی بیہودہ صرف کرنے والے (کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو۔ اس پر) اس کی قوم کا

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ

اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ تو وہ

اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا

لوگ ہیں جو پاک صاف بلنا چاہتے ہیں۔ تب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو تو نجات دی مگر (صرف ایک)

امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمۡطَرۡنَا

انکی بیوی کہ وہ (اپنی بداعمالی سے) پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔ اور ہمنے ان لوگوں پر (پتھر کا)

عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ

مینہ برسایا۔ پس ذرا غور تو کرو کہ گنہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا۔ اور (ہم نے)

الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ؕ قَالَ

مدین (والوں کے) پاس انکے بھائی شعیبؑ کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (ان

منزل ۲

۱ے قوم کے ہلاک ہونیکے بعد حضرت صالحؑ کا انسے خطاب کرنا طبیعت بشری کا تقاضا تھا کہ انکو زندہ فرض کر کے الزام دیا کہ اگر تم میری بات مان لیتے تو کاہے کو اسکی نوبت آتی ایسا ہی ایک واقعہ حضرت رسولؐ کو بھی پیش آیا تھا جنگ بدر کے مقتول مشرکین کیطرف آپؐ نے خطاب کر کے فرمایا تھا ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا جو تم سے تمہارے پروردگا نے وعدہ کیا تھا سو تم نے اسکو ٹھیک پایا۔ الغرض حضرت صالحؑ اس واقعہ کے بعد مکہ میں آگئے اور عبادت خدا میں مشغول تھے اور وہیں وفات پائی تفسیر ثعلبی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو کہ اگلوں میں بدترین خلائق کون تھا؟ آپؑ نے عرض کی خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جس شخص نے صالحؑ کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے اور پچھلوں میں بدترین خلائق وہ شخص ہے جو تم کو قتل کریگا۔ ایک مشابہت ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ جس عورت کے بہکانے سے قدار نے اونٹنی کے کاٹے تھے اسکا نام بھی قطامہ تھا اور ابن ملجم قاتل جناب امیرؑ کے بہکانے والی کا نام بھی قطامہ تھا۔ دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

۲ے حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے خالہ زاد بھائی تھے اور انہی کی حقیقی بہن سارہ زوجہ اولیٰ حضرت ابراہیمؑ کی تھیں حضرت لوطؑ اہل موتفکات کی ہدایت کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور انسے پانچ شہر آباد تھے جن میں سب سے بڑا سدوم تھا یہ لوگ مصر و شام کے درمیان شاہ راہ پر آباد تھے اور حد درجہ کے بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے آخر شیطان نے انکے کان میں یہ پھونکا کہ جو مسافر تمہارے پاس آئے اس سے اغلام کرو تو انکی آمد و رفت بند ہو جائیگی غرض یہ لوگ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اسکے ایسے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو بھی چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اُسے رسوا کرتے اس قوم کی فہمائش کے واسطے خدا نے حضرت لوطؑ کو بھیجا آپ نے تیس برس تک انکی ہدایت کی اور سمجھانے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر ان لوگوں نے نہ مانا آخر خدا کے غضب میں پڑے کہ حضرت جبرئیلؑ (باقی بر ۲۵۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ

لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی دوسرا تمہارا معبود نہیں

جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

(اور) تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح و روشن معجزہ (بھی) لا چکا تو ناپ اور تول

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا

پوری کیا کرو اور لوگوں کو انکی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اصلاح و درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو۔ اگر تم سچے ایماندار ہو تو یہی

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور تم لوگ جو راستوں پر (بیٹھ کر) جو خدا پر

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

ایمان لایا ہے اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور اس کی راہ میں (خواہ مخواہ)

اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

کجی ڈھونڈ نکالتے ہو اب نہ بیٹھا کرو۔ اور اس کو یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا ہی

فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

نے تمکو بڑھایا اور ذرا غور تو کرو کہ (آخر) فساد پھیلانے والوں کا انجام کار کیا ہوا۔ اور

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ

جن باتوں کا میں پیغام لے کر آیا ہوں اگر تم میں سے ایک گروہ نے ان کو مان لیا اور ایک گروہ

بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى

نے نہیں مانا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم صبر سے بیٹھے (دیکھتے) رہو یہاں تک کہ خدا (خود)

يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

ہمارے درمیان فیصلہ کر دے وہ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

منزل ۲

(بقیہ صفحہ ۲۵۵) انکے شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان تک لیگئے اور وہاں سے الٹ کے زمین پر پھینک دیا کہ سب کے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ اس شہر سے باہر تھے انپر پتھروں کا مینہ برسا اور وہ یوں ہلاک ہوئے ۲۰۔ ۳ے انکی بدکاری کے واسطے بس یہی بات کافی ہے کہ جو لوگ اسکے مرتکب ہوں انکی سزا شریعت نے یہ قرار دی ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرنا چاہیئے یا انپر دیوار گرادی جائے کہ دب کے مرجائیں یا بلندی سے گرا دیئے جائیں اور جب یہ مرجاتے ہیں تو انکی لاش قبر میں نہیں رہتی بلکہ قوم لوط کے ساتھ پہنچادی جاتی ہے اور اسکا حشر انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ شہ (حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہیں شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم انکی قوم مدین ہی کے خاندان سے تھی اور اسکی بستی کا نام بھی مدین تھا اور اس میں کل چالیس گھر تھے اور ایکہ کے لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے متعلق تھی۔ مدین والوں میں منجملہ اور بری باتوں کے دو باتیں بہت بری تھیں جس میں قریب قریب ہر شخص مبتلا تھا ایک رہزنی دوسری ناپ تول میں زیادہ لینا کم دینا غرض انکی ہدایت کیواسطے آپ مبعوث ہوئے اور آپنے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے پہلے انمیں سخت سے سخت گرمی پیدا کردی کہ وہ لوگ سرداب و زمین میں بھی چین سے نہ رہ سکتے تھے اسکے بعد ایک خنک و سہرا ابر آیا جسکے نیچے وہ سب کے سب جمع ہوگئے اور اس نے سائے سے شہر کو گھیر لیا پھر ایک چیخ کی آواز آئی زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی سب ہلاک ہوگئے آپکے معجزات میں سے یہ تھا کہ آپ جب پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے تو پہاڑ کی چوٹی زمین سے آ لگتی اور آپ چڑھ جاتے بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا اور حضرت موسیٰ کے قبل آپکے پاس اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔ واللہ اعلم ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

الجزء التاسع

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تو انکی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمت دنیا پر) بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے شعیبؑ ہم تمہیں

لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ

اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کردیں گے مگر جبکہ تم بھی

قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

ہمارے اسی مذہب وملت میں لوٹ کر آجاؤ (تو خیر) شعیبؑ نے کہا کیا ہم اگرچہ تمہارے

كٰرِهِیْنَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں۔ (تب بھی لوٹ جائیں معاذ اللہ) جب تمہارے باطل دین سے خدا نے ہمیں

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ

نجات دی اسکے بعد بھی اب اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تب تو ہم نے خدا پر بڑا جھوٹا بہتان باندھا (نا) اور

لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں مگر ہاں جب میرا پروردگار اللہ چاہے تو البتہ

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ

مضائقہ نہیں) ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام (عالم کی) چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کیا

بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿٨٩﴾

اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے اور تو سب سے بہتر فیصلہ

وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ

کرنیوالا ہے اور انکی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں) سے کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں نے شعیبؑ کی پیروی کی تو

شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

ہمیں شک ہی نہیں کہ تم سخت گھاٹے میں رہو گے۔ غرض ان لوگوں کو زلزلہ نے لے ڈالا[1] بس تو وہ اپنے

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿٩١﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا وہ (ایسے مر مٹے) گویا

---

[1] اس قصے کے اخلاقی نتیجے حسب ذیل ہیں: عبادت[1] کی ترغیب توحید کی تحریص، ناپ[3] تول میں خیانت نکرنا، مفسدہ[4] پردازی سے بچنا، رہزنی[5] سے بچنا، اپنے[6] جتھے پر نہ اترانا، حق[7] بات میں آپس کے پھوٹ سے نہ ڈرنا، مصیبت[8] کے وقت خدا پر بھروسا کرنا، نادان[9] کے بہکانے میں نہ آنا، ہٹ[10] دھرمو نپر پچھتانے اور ترس کھانے کا بیجا ہونا ۱۲۔

قصہ شعیبؑ کے اخلاقی نتیجے

رکوع ٣ ع

منزل ۲

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا
اُن بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہ ہی لوگ
كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ
گھاٹے میں رہے۔ تب شعیبؑ ان لوگوں کے سر سے ٹل گئے اور (ان سے مخاطب ہوکر) کہا
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ
اے میری قوم میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک پہنچا دیئے اور تمہاری خیرخواہی کی تھی۔ پھر اب میں
اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۹ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
کافروں پر کیونکر افسوس کروں۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں)
لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ
گڑگڑائیں۔ پھر ہم نے تکلیف کی جگہ آرام[1] کو بدل دیا یہاں تک کہ وہ لوگ بڑھ نکلے
الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا
اور کہنے لگے کہ اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پہنچ چکا ہے تب
الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
ہم نے (اس بڑھ نکلنے کی سزا میں) اچانک انکو (عذاب میں) گرفتار کیا اور وہ بالکل بے خبر تھے۔
يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی
لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
برکتوں (کے دروازے) کو کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾
ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت انکو (عذاب میں) گرفتار کیا۔ تو کیا (ان) بستیوں کے

[1] اس لحاظ سے کہ اُن کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا ہی میں ہو جائے اور قیامت میں جب وُہ ہمارے سامنے آئیں، تو نرے کھرے بدہی ہوں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ

رہنے والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ انپر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے جبکہ وہ پڑے بے خبر سوتے

نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم

ہوں۔ یا ان بستیوں والے اس سے بیخوف ہیں کہ انپر دن دہاڑے ہمارا عذاب آ پہنچے جبکہ وہ کھیل

بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ

کود میں مشغول ہوں تو کیا یہ لوگ خدا کی تدبیر سے ڈھیٹ ہو گئے ہیں۔ تو یاد رہے کہ) خدا کے داؤ سے

ع ١٢

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ

صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھے ہیں۔ کیا جو لوگ اہل زمین کے بعد زمین کے وارث (و مالک)

يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن

ہوتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو انکے گناہوں کی بدولت انکو مصیبت میں پھنسا

لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

دیتے مگر یہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ گویا) انکے دلونپر ہم خود مہر کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ

(اے رسول) یہ چند بستیاں ہیں جنکے حالات ہم تم سے بیان کرتے ہیں اور اس میں تو شک ہی

أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا

نہیں کہ انکے پیغمبر ان کے پاس بہت واضح و روشن معجزے لے کر آئے پر لوگ جس کو پہلے

لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ

جھٹلا چکے تھے اس پر بھلا کاہے کو ایمان لانے والے تھے۔ خدا یوں کافروں کے دلونپر علامت مقرر

عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ

کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے)۔ اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد ٹھیک نہ پایا۔

عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن

اور ہم نے ان میں سے اکثروں کو بدکار ہی پایا۔ پھر ہم نے ان پیغمبران مذکورین کے بعد موسٰے

لے وہ عہد جو ان لوگوں نے خوف وغیرہ کو دیکھ کر کیا تھا کہ اگر یہ بلا ہم سے دفع ہو گئی تو ہم ایمان لائیں گے ١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا
کو فرعون لہ اور اس کے سرداروں کے پاس معجزے عطا کر کے (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے ان
بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ
معجزات کے ساتھ (بڑی بڑی) شرارتیں کیں۔ پس ذرا غور تو کرو کہ آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا۔ اور موسےٰ
مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾
نے (فرعون سے) کہا اے فرعون میں یقیناً پروردگارِ عالم کا رسول ہوں۔ مجھ پر واجب ہے
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ
کہ خدا پر سچ کے سوا (ایک حرف بھی جھوٹ) نہ کہوں۔ میں یقیناً تمہارے پاس
جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾
تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح و روشن معجزہ لے کر آیا ہوں۔ تو تو بنی اسرائیل کو میرے
قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ
ہمراہ کر دے۔ (فرعون) کہنے لگا اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اسے دکھاؤ۔
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾
(یہ سنتے ہی) موسیٰؑ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی پس وہ یکایک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر اژدہا بن گئی۔
وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ
اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے۔ تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ
نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر ہے یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کر دے۔
مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ
تو اب تم لوگ اسکے بارے میں کیا صلاح دیتے ہو۔ (آخر) سب نے متفق اللفظ کہا کہ (اے فرعون) انکو اور
اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾
انکے بھائی (ہارونؑ) کو چندے مقید رکھیے اور (اطراف کے) شہروں میں ہرکاروں کو بھیجے کہ تمام بڑے بڑے

منزل ۲

لہ فرعون جسکا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا ریان حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا اور چونکہ حضرت یوسفؑ خریدے گئے تھے اسی وجہ سے یہ فرعون (ولید) بنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے پنجہ سے بنی اسرائیل کو چھڑانے کے واسطے حضرت موسیٰؑ مصر میں بھیجے گئے۔ فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدا کی شان اس کو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی۔ اسکی خوراک اکثر منقے تھے اس نے سات شہر بنائے تھے اور سب کے گرد نیستان تھے اور ان میں شیر چھڑوا دیئے تھے تاکہ حضرت موسےٰؑ سے محفوظ رہے مگر جب حضرت موسیٰؑ اونی ٹوپی کرتا پہنے اور بالوں کی رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود ڈر کر بھاگے جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہنچے خود بخود کھل گیا جب فرعون کے دروازے پر پہنچے تو دربانوں نے نہ جانے دیا ایکدن ان کمبختوں نے کہا کہ خدا کو دوسرا آدمی نہیں ملتا تھا کہ اس نے تم کو بھیجا یہ سنکر آپکو غصہ آیا اور ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اندر چلے اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتا یہانتک کہ فرعون کے پاس ۱۳
ع ۹
پہنچے تو اس نے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو آپؑ نے فرمایا کہ میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ آپؑ نے عصا کو زمین پر ڈالدیا کہ وہ ایک عظیم الشان اژدہا بنکر منہ کھولے فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اس کے پیٹ کے اندر آگ شعلہ زن ہے اور وہ اور اس کے ساتھی خوف سے بھاگے اور فرعون کو تو ڈر کے مارے دست آنے لگے اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کر مر گئے اس وقت فرعون کے منہ سے بیساختہ نکلا خدا کے واسطے اس کو اٹھالو۔ آپؑ نے اٹھا لیا تو پھر جیسا تھا ویسا عصا بن گیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا
جادوگروں کو جمع کر کے آپکے دربار میں حاضر کریں غرض[1] جادوگر سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہم
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
(موسیٰؑ سے) جیت جائیں تو ہمکو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیے۔ فرعون نے کہا ہاں (ہاں انعام ہی نہیں) بلکہ
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ
پھر تو تم ہمارے دربار کے مقربین سے ہو گے۔ اور (مقررہ وقت پر سب جمع ہوئے تو) بول اٹھے کہ اے موسیٰؑ یا تو تم اپنے منتر
الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ
پھینکو یا ہم ہی (اپنے اپنے منتر پھینکیں) موسیٰؑ نے کہا (اچھا پہلے) تم ہی پھینک (کے اپنا حوصلہ نکال) لو تب جونہی ان
النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ
لوگوں نے (اپنی رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کر دی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرا دیا اور ان
اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا
لوگوں نے بڑا (بھاری) جادو دکھا دیا اور ہم نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ (بیٹھے کیا ہو) تم بھی اپنی چھڑی ڈال دو کیا دیکھتے ہیں
يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
کہ وہ چھڑی انکے بنائے ہوئے (جھوٹے) سانپوں کو ایک ایک کر کے نگل رہی ہے۔ القصہ حق بات تو (جم کے) بیٹھی اور انکی
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ
ساری کارستانی ملیامیٹ ہو گئی پس فرعون اور اسکے طرفدار سب کے سب اس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل و رسوا ہو کر
السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾
پلٹے اور جادوگر سب موسیٰؑ کے سامنے) سجدے میں گر پڑے اور (عاجزی سے) بولے ہم سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری اجازت کے قبل اس پر ایمان لے
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي
آئے یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو یہاں سے

[1] بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے ان سب کے استاد چار شخص تھے سادور، غادور، خطط، مصفی۔ اور ان چاروں کا بھی ایک استاد تھا۔ جس کا نام شمعون تھا۔ مگر جب ان لوگوں نے مصر میں آتے ہی یہ سن لیا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے سوتے وقت بھی عصا اژدہا بنکر انکی حفاظت کرتا ہے اسیوقت انکی ہمت پست ہو گئی تھی کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی تمام خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا، اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ ۱۲

حضرت موسیٰؑ کا جادوگروں سے مقابلہ

منزل ۲

الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾

نکال باہر کرو پس تمہیں عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائے گا میں تو یقیناً تمہارے ز ایک طرف کے ہاتھ

لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ

اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا ڈالوں گا پھر تم سب کے سب کو سولی دے دونگا - جادوگر کہنے لگے ہم کو تو

لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

(آخر ایک روز) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا (مر جانا) ہے - اور تو ہم سے

مُنْقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا

اس کے سوا اور کاہے کی عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم ان پر

لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

ایمان لے آئے ۱ اور اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کا مینہ) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی

مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ

حالت میں دنیا سے اٹھا لے اور فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے (فرعون سے) کہا کہ کیا آپ موسیٰؑ اور اس کی قوم

مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ

کو اسی حالت پر چھوڑ دینگے کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپکو اور آپ کے خداؤں (کی پرستش) کو چھوڑ

وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ

بیٹھیں - فرعون کہنے لگا (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب ہی انکے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور انکی عورتوں کو

وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

(لونڈیاں بنانے کے واسطے) زندہ رکھتے ہیں اور ہم تو انپر ہر طرح قابو رکھتے ہیں - یہ سنکر موسیٰؑ نے اپنی قوم

اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا

سے کہا کہ (بھائیو) خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو ساری زمین تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے

مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾

جسکو چاہے اس کا وارث (و مالک) بنا دے - اور خاتمہ بخیر تو بس پرہیزگاروں ہی کا ہے -

۱ سبحان اللہ کیا دعا تھی اور کیسے وقت انکی زبان سے نکلی تھی کہ تاثیر میں تیر بہدف نکلی - خدا کی شان صبح کو یہ لوگ کافر تھے، کچھ دن چڑھے اپنا جادو لوگوں کو دکھلایا، اور فرعون کی عزت کی قسم کھائی، اور نماز ظہر کے وقت انپر خدا کا فضل ہوا اور ایمان لائے، اور نماز عصر کے وقت ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور مغرب کے وقت سولی دی گئی اور بہشت میں پہنچے - اللہ اکبر - ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں!

ع

صبح دوزخ میں ہوئی جنت فردوس میں شام - ان ہی کے واسطے موزوں ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

قَالُوٓا اُوذِينَا مِن قَبۡلِ اَن تَاۡتِيَنَا وَمِنۢ بَعۡدِ مَا

وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے کے قبل ہی سے اور تمہارے آنیکے بعد بھی ہمکو تو برابر تکلیف ہی

جِئۡتَنَا ۚ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَن يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ وَ

پہنچ رہی ہے (آخر کہاں تک صبر کریں) موسیٰ نے کہا عنقریب ہی تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک

ع ١ٵ ٥ يَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٢٩﴾

کریگا اور تمہیں (اس کا) جانشین بنائے گا پھر دیکھے گا کہ تم کیسا کام کرتے ہو ۔ اور

وَلَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ

بیشک ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں سے قحط اور پھلوں کی کمی (پیداوار گھٹنے کے عذاب) میں گرفتار کیا

مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ

تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں ۔ تو جب انہیں کوئی راحت ملتی تو کہنے

الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ

لگتے کہ یہ تو ہمارے لیئے سزاوار ہی ہے اور جب کوئی انہیں مصیبت پہنچتی تو موسیٰ

يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ

اور انکے ساتھیوں کی بد شگونی سمجھتے ۔ دیکھو ان کی بد شگونی تو خدا کے ہاں (لکھی جا چکی)

عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا

تھی ۔ مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں ۔ اور (فرعون کے لوگ موسیٰ سے ایک مرتبہ) کہنے لگے کہ

تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٣٢﴾

تم ہمپر جادو کرنیکے لیئے چاہے جتنی نشانیاں (لاؤ) مگر ہم تو تم پر کسی طرح ایمان نہیں لائیں گے ۔

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَ

تب ہمنے ان پر (پاداش) کے طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون (کا عذاب) بھیجا

الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا

کہ سب جدا جدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں تھیں اس پر بھی وہ لوگ تکبر ہی کرتے رہے

بنی اسرائیل کی مشکلات

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ
اور وُہ لوگ گناہگار تو تھے ہی۔ اور جب اُنپر عذاب آپڑتا تو کہنے لگتے اے موسےٰ تم سے
قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ
جو خدا نے (قبولِ دُعا کا) عہد کیا ہے اسی کی امید پر اپنے خدا سے دُعا مانگو۔ اور اگر تم نے ہم سے
كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ
عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور تمپر ایمان لائیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور بھیج
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ
دیں گے۔ پھر جب ہم ان سے اس وقت کے واسطے جس وقت تک وُہ ضرور پہنچتے عذاب کو
هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
ہٹا لیتے تو پھر فوراً بد عہدی کرنے لگتے۔ تب (آخر) ہمنے ان سے (ان کی شرارتوں کا) بدلہ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
لیا تو چونکہ وُہ لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُنسے غافل رہتے تھے ہم نے انہیں دریا میں ڈبو
عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
دیا۔ اور جن بیچاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے انہی کو (ملک شام کی) زمین کا جس میں ہم نے
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
(زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی اس کے پورب پچھم (سب کا) وارث (و مالک) بنا دیا۔ اور چونکہ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا تھا اس لیئے تمہارے پروردگار کا نیک وعدہ (جو اُسنے
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ
بنی اسرائیل سے کیا تھا) پورا ہو گیا اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم کے لوگ کرتے تھے اور جو
يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾
اُونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب ہم نے برباد کر دیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

منزل ۲

ﻟﮧ جادوگروں کے ایمان لانے پر مصر کے بہت سے لوگ ایمان لائے تھے ان سب کو فرعون نے اپنے وزیر ہامان کے بہکانے سے مقید کر دیا اور جب حضرت موسےٰؑ کی سفارش پر بھی نہ چھوڑا تو حضرت موسےٰؑ اپنے لوگوں کے ساتھ شہر کے باہر خیموں میں رہے اور ادھر خدا نے اُنپر طوفان بھیجا کہ انکے سارے مکانات منہدم ہو گئے اور شہر چھوڑ جنگل میں جا بسے اسوقت فرعون نے حضرت موسےٰؑ سے کہا کہ تم دعا کرو اگر یہ سب ہٹ گیا تو ہم قیدیوں کو چھوڑ دینگے جب طوفان ہٹ گیا تو وعدہ وفا نہ کیا اسکے بعد ٹڈیوں کا عذاب آیا اور انکی تمام کھیتیاں اور باغ برباد ہو گئے اسکے بعد چچڑیاں آئیں کہ ان لوگوں کے بدن پر اور کپڑوں میں پڑ گئیں اور تل بھر زمین خالی نہ تھی پھر مینڈکوں کا عذاب آیا انکے کان اور ناک سے نکلتے تھے کھانوں میں پڑ جاتے تھے۔ پھر دریائے نیل کو خدا نے خون بنایا مگر وہی پانی بنی اسرائیل کے واسطے اصل پانی تھا یہانتک کہ قبطی سبطیوں سے کہتے تھے کہ تم اپنے مُنہ میں پانی لیکر میرے مُنہ میں رکھ دو مگر اسپر بھی جب انکے مُنہ میں آتا تھا تو خون ہو جاتا تھا اسکے بعد پھر انپر برف کا عذاب آیا کہ اس سے دب کر بہت سے لوگ مر گئے غرض جب عذاب آتا تو فرعون حضرت موسےٰؑ کی خوشامد کرتا کہ اب کی تھوڑی دعا سے نجات ہو سے تو ضرور قیدیوں کو چھوڑ دونگا اور ایمان بھی لاؤنگا اور جب وہ بلا ٹل جاتی تو پھر کچھ نہیں غرض یہی چالیس برس گذر گئے آخر خدا نے انپر وبا بھیجی اور اس میں نصف شب کو ہر شخص کا بڑا بیٹا مر گیا غرض ہر شخص اپنے غم میں مبتلا ہوا حضرت موسےٰؑ بنی اسرائیل کو قید سے چھڑا چلتے ہوئے پھر کئی روز کے بعد جب فرعون کو اطمینان ہوا اور خبر لگی تو پیچھا کیا، آخر ڈوب مرا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ

دریا کے اُس پار اتار دیا تو ایک ایسے لوگوں پر سے گزرے جو اپنے (ہاتھوں سے بنائے ہوئے)

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ

بتوں (کی پرستش) پر جمے بیٹھے تھے (تو اُنکو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے) کہنے لگے اے موسیٰ

لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (۱۳۸)

جیسے ان لوگوں کے معبود (بہت) ہیں ویسے ہی ہمارے لیئے بھی (ایک معبود) بنادو موسیٰ نے جواب دیا کہ تم تو بڑے جاہل

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

لوگ ہو (ایسے کمبختو) یہ لوگ جس مذہب پر ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا اور جو عمل یہ لوگ کر رہے ہیں وہ سب

يَعْمَلُوْنَ (۱۳۹) قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ

ملیامیٹ ہو جائے گا۔ (موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا (تمہارا مطلب یہ ہے کہ) خدا کو چھوڑ کر میں دوسرے کو تمہارا معبود تلاش

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۱۴۰) وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

کروں حالانکہ اسنے تمکو ساری خدائی پر فضیلت دی ہے۔ (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے تمکو فرعون

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَ

کے لوگوں سے نجات دی جب وہ لوگ تمہیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو چن چنکر قتل کر

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کے واسطے) زندہ رکھ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار

عَظِيْمٌ (۱۴۱) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

کی طرف سے تمہارے صبر کی سخت آزمائش تھی۔ اور ہمنے موسیٰ سے (توریت دینے کیلیئے) تیس راتوں کا

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى

وعدہ کیا اور ہمنے اس میں دس روز بڑھا کر پورا کر دیا غرض اسکے پروردگار کا وعدہ چالیس رات میں پورا

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ

(چلہ) ہو گیا اور چلتے وقت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین رہو۔ اور

منزل ۲

۱ے ملک یمن میں قبیلہ لخم کے لوگ۔ ۱۲

۲ے حضرت موسیٰ نے خدا کے وعدہ کے موافق بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے پنجہ سے چھوٹنے کے بعد تمہارے واسطے ایک ایسی کتاب لاؤنگا جس میں تمام احکام موجود ہونگے بس۔ پھر کیا تھا دیوانہ را ہوئے بس است۔ ان لوگوں نے تقاضا شروع کیا حضرت موسیٰ کو درخواست کرنی پڑی کہ کتاب بھیجیے وہاں سے حکم ہوا ایک مہینہ کوہ طور پر آکر روزے رکھو آپ نے ذیقعدہ کے مہینہ میں روزے رکھے اور روزے سے جو بدبو آپ کے منہ میں ہو گئی تھی تو آپ کو شرم آئی کہ اس طرح خدا سے کیا مناجات کروں تو انہوں نے مسواک کرلی بس پھر کیا آئی کہ اے موسیٰ تم نے کیا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ روزے کی بو میرے نزدیک مشک کی لپٹ سے زیادہ اچھی ہے اسکے جرمانہ میں ذی الحجہ کے دس روزے اور رکھو کے بغیر مسواک کئے آؤ تب توریت ملے گی۔ چنانچہ آپ نے جب ایسا ہی کیا تب توریت ملی اور لے کر آئے۔ ۱۲

۳ے جب حضرت موسیٰ نے چالیس دن کے لیئے اپنی اُمت کا بغیر خلیفہ و جانشین کے خود سر بنا دینا مناسب نہ سمجھا تو کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو قیامت تک کے لیئے اپنی طرف سے بغیر خلیفہ بنائے چھوڑ جاتے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا

انکی اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا۔ اور جب موسیٰؑ ہمارا وعدہ پورا کرنے (کوہ طور پر)

وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ

آئے اور ان کا پروردگار ان سے ہمکلام لہ ہوا تو موسیٰؑ نے عرض کی خدایا تو مجھے اپنی ایک جھلک دکھلا دے کہ

تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ

میں تجھے دیکھوں خدا نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کیطرف دیکھو دہم اسپر اپنی تجلی

فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا

ڈالتے ہیں) پس اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے (ورنہ نہیں)

وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ

پھر جب انکے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو چکنا چور کر دیا اور موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر

إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي

جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے خداوند! تو (دیکھنے دکھانے سے) پاک پاکیزہ ہے میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ

پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں۔ خدا نے فرمایا اے موسیٰؑ میں نے تمکو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہمکلامی (کا

مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي

درجہ) دیکر برگزیدہ کیا ہے تب جو (کتاب تورات) ہمنے تمکو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گزار رہو۔ اور ہم نے

الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ

(تورات کی) تختیوں میں موسیٰؑ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھدیا تھا تو (اے موسیٰؑ)

شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

تم اسے مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دیدو کہ اس میں کی اچھی باتوں پر عمل کرو۔ اور میں بہت جلد

سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿۱۴۵﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ

تمہیں بدکرداروں کا گھر دکھا دوں گا (کہ کیسے اُجڑتے ہیں)۔ جو لوگ (خدا کی) زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے

لہ خدا کے کلام کرنے کا معاذاللہ یہ مطلب نہیں، کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی ۔۱۲

CC-Q. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ وَإِن

ہیں انکو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دونگا اور دئیں کیا پھیر دوں گا خود انکا دل ایسا سخت ہے کہ) اگر (دنیا جہان

يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ

کے) سارے معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی یہ انپر ایمان نہیں لائینگے۔ اور اگر سیدھا رستہ دیکھ بھی پائیں تو بھی اپنی راہ

لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ

نہ بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے تو جھٹ پٹ اس کو اپنا طریقہ بنالیں گے۔ یہ کج روی

سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا

اس سبب سے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت کرتے رہے

غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی حضوری کو جھٹلایا ان کا سب کیا کرایا اکارت

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا

ہوگیا ان کو بس ان ہی اعمال کی جزا (یا سزا) دی جائے گی جو وہ کرتے تھے۔

يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ

اور موسیٰ کی قوم نے (کوہ طور پر) ان کے جانے کے بعد (اپنے زیوروں کو گلا کر) ایک بچھڑے کی مورت بنائی

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا

(یعنی ایک جسم جس میں گائے کی سی آواز تھی (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو [2]

يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا

انسے بات ہی کر سکتا ہے اور نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کر سکتا ہے (خلاصہ) ان لوگوں نے اسے (اپنا معبود)

ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا

بنالیا اور آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اور جب وہ پچھتائے اور انہوں نے اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا

أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

تب کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمپر رحم نہیں کرے گا اور ہمارا قصور نہ معاف کرے گا تو

[1] سامری نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے سُم تلے کی زمین دیکھ لی تھی کہ وہ جی جاتی ہے اور ہلنے لگتی ہے تو اسکو اُٹھا رکھا تھا اور شیطان کے مشورے سے اُسے مورت کے خول میں رکھدی تو وہ بولنے لگی۔ اور اس کی کھال پر روئیں اور بال نکل آئے اور اس ذریعہ سے بنی اسرائیل کو اپنے قبضہ میں کر لیا کہ جس طرح درخت سے خدا کی آواز آتی تھی اسی طرح اس سے بھی آتی ہے۔ ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ یہی خدا ہے۔ ١٢

[2] اس بنا پر کہ ہمارے مصنوع مانع کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
ہم یقینی گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔ اور جب موسےٰؑ پلٹ کر اپنی قوم کی طرف آئے تو
مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا
(یہ حالت دیکھ کر) رنج و غصہ میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے میرے بعد بہت بری حرکت کی
خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ وَاَلْقَى
تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم (میرے آنے) میں کسقدر جلدی کر بیٹھے اور (توریت کی) تختیوں کو[۹۰] پھینک دیا
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ قَالَ ابْنَ
اور اپنے بھائی (ہارونؑ) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اسپر ہارونؑ نے) کہا اے میرے
اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِیْ
ماں جائے میں کیا کرتا قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور (میرا کہنا نہ مانا بلکہ) قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر
فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ
دشمنوں کو نہ ہنسوائیے اور مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ قرار دیجئیے۔ (تب)
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا
موسےٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہمیں اپنی رحمت
فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ
میں داخل کر اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ
بچھڑے کو (اپنا معبود) بنا لیا اُن پر عنقریب ہی انکے پروردگار کی طرف سے عذاب نازل
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ
ہوگا اور دنیاوی زندگی میں ذلت۔ اور (اسکے علاوہ) ہم بہتان باندھنے والوں کو
نَجْزِی الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ
ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی

حضرت موسیٰ کا غصہ

[۹۰] چونکہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجھلا کے تختیاں پھینک دیں اور حضرت ہارونؑ کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے کہنا نہ مانا تھا تو تم علیحدہ کیوں نہ ہو گئے کہ ان پر عذاب نازل ہو جاتا اور تمہارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا۔ اور چونکہ حضرت ہارونؑ بھی معصوم تھے مگر بنی اسرائیل اُن کے علٰحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چنداں ناراض نہیں ہیں، اس وجہ سے اس بدنما دھبے کے مٹانے کے واسطے آپنے بال پکڑے تاکہ اور لوگوں پر بھی ان کی بے قصوری ثابت ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے ۔ ۱۲

ع ۱۸/۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ثُمَّ تَابُوا مِنۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنۢ

اور ایمان لائے تو بے شک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا

بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَى

مہربان ہے ۔ اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو (تورات کی) تختیوں کو (زمین سے)

الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۖۚ وَفِىۡ نُسۡخَتِهَا هُدًى وَّ

اٹھا لیا اور توریت کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لیئے ہدایت

رَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ يَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخۡتَارَ مُوۡسٰى

اور رحمت ہے ۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ۵ ہمارا وعدہ پورا کرنے کو

قَوۡمَهٗ سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا لِّمِيۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ

(کوہ طور پر لے جانے کے واسطے) ستر آدمیوں کو چنا پھر جب ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو

الرَّجۡفَةُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ

حضرت موسیٰ نے عرض کی پروردگارا اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر

وَاِيَّاىَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ

ڈالتا ۔ کیا ہم میں سے چند بیوقوفوں کی کرتی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے یہ تو صرف

هِىَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ وَ

تیری آزمائش تھی تو جسے چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے اور جس کی چاہے ہدایت

تَهۡدِىۡ مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا

کرے ۔ تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر اور ہم پر رحم کر اور

وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغٰفِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكۡتُبۡ لَنَا

تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے ۔ اور تو ہی اس دنیا (فانی) اور

فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ اِنَّا

آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے ۔ ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں

۵ حضرت موسیٰ جب توریت لینے کوہ طور پر آئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے چنکر ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے ۔ جب باتیں ہوئیں ۔ اور یہ لوگ کھڑے سن رہے تھے تو کہنے لگے ہم نے سنا تو ضرور مگر جبتک ہم لوگ خدا کو دیکھ نہ لیں کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اسی نے بات کی ۔ آپ نے ہر چند سمجھایا کہ ہم اسکے دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کہاں ماننے والے تھے آخر اس گستاخی کی سزا اور انکو اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا کو ہم نہیں دیکھ سکتے انکے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور یہ سب کے سب مر گئے آخر حضرت موسیٰ کے گڑگڑانے اور دعا سے پھر زندہ ہوئے ۔ ۱۲

بنی اسرائیل کی گستاخی کی سزا

حضرت موسیٰ کی دعا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ

خدا نے فرمایا جس کو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھ کر) اپنا عذاب پہنچاتا ہوں۔ اور میری

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ

رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے ۔ میں تو اسے بہت جلد خاص ان لوگوں کے لیئے لکھ دوں گا جو

يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا

(بری باتوں سے) بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیا کریں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھا کریں

يُؤْمِنُوْنَ ۱۵۶ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ

گے (یعنی) جو لوگ ہمارے نبی امی[۱] پیغمبرؐ کے قدم بقدم چلتے ہیں جس (کی بشارت) کو اپنے

الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

ہاں توریت اور انجیل میں لکھا[۲] ہوا پاتے ہیں اور (وہ نبی) جو اچھے کام

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

کا حکم دیتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اور (جو) پاک و پاکیزہ

يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ

چیزیں تو انپر حلال اور ناپاک گندی چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے

يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

اور وہ (سخت احکام کا) بوجھ جو اُن کی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو ان پر

الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(پڑے ہوئے) تھے ان سے ہٹا دیتا ہے ۔ پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے

بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ

اور اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل ہوا

اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۱۵۷ ع

ہے تو یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے ۔ (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے)

ع ۱۹ ۶ ۹

[۱] اُمّی کے معنی مادر زاد کے ہیں اور ان پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں۔ یہ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرت رسولؐ کے واسطے ہنر تھا کہ دوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کیئے وحی الہام اور علم لدُنی کے ذریعہ سے علوم اوّلین و آخرین پر حاوی اور لکھنا پڑھنا بہت سب کچھ جانتے تھے ۔ ۱۲

[۲] چنانچہ توریت کی یہ عبارت ہے احمد الضحوک القتال یرکب البعیر و یاخذ الشملۃ و سیلد واثنا عشر و اوخرۃ لامۃ عظیمۃ۔ "احمدؐ تبسم کرنے والا جہاد کرنیوالا اونٹ پر سوار ہوگا تو شملہ کو لٹکائے گا اور قریب ہے کہ اس سے بارہ بزرگ پیدا ہوں۔ اور میں اسکو ایک عظیم الشان اُمت کے واسطے تاخیر کروں گا۔ اس سے صاف واضح ہے کہ حضرتؐ کے جانشین بارہ ہوں گے اور وہ بھی غیر لوگ نہیں بلکہ آپؐ کی نسل سے۔ اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہو سکتی ہے ۔ دیکھو توریت بشارات مثلیہ مترجمہ عربی ۔ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

حضرت رسولؐ کی مدح و ثنا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا

کہدو کہ لوگو میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں جس کے لیئے خاص سارے

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

آسمان وزمین کی بادشاہت (حکومت) ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ

ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو) خدا اور اس کے رسولؐ نبی اُمیؐ پر ایمان لاؤ جو (خود بھی)

الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

خدا پر اور اس کی باتوں پر (دل سے) ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو تاکہ تم ہدایت

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ

پاؤ - اور موسٰےؑ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی کرتے

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ

ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں - اور ہمنے بنی اسرائیل کے ایک

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى

ایک دادا کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ بنادیئے اور جب موسٰیؑ کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

ہمنے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا) کہ اس پتھر سے پانی

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

کے) بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور (ایسے صاف الگ الگ کر) ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا

گھاٹ معلوم کرلیا - اور ہمنے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من و

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

سلوٰے (سی تیمت) نازل کی - (لوگو) جو پاک و پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں

بنی اسرائیل کے لئے پتھر سے پانی نکلنا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾

انہیں (شوق سے) کھاؤ (پیئو) اور ان لوگوں نے (نافرمانی کر کے) کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

بگاڑتے ہیں اور جب اُنسے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور اسکے میووں کو جہاں سے تمہارا

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا

جی چاہے (شوق سے) کھاؤ (پیئو) اور (مُنہ سے) حطۃ کہتے اور سجدہ کرتے ہوئے دروازہ میں داخل ہو تو ہم

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓئٰتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ

تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم کچھ زیادہ ہی دیں گے۔ تو ظالموں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا

نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اُسے بدل کر کچھ اور کہنا شروع کیا تو

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

ہم نے ان کی شرارتوں کی بدولت ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا۔

مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع ۵ ۲۰ وَسْئَلْهُمْ

اور (اے رسولؐ) ان سے ذرا اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ وقف لازم

دریا کے کنارے واقع تھا جب یہ لوگ (ان کے بزرگ) شنبہ کے دن زیادتی

يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ

کرنے لگے کہ جب ان کا شنبہ (والا عبادت کا) دن ہوتا تب تو مچھلیاں سمٹ کے انکے سامنے

يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا

پانی پر اُبھر کے آجاتیں اور جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا تو مچھلیاں انکے پاس ہی نہ

تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ معانقہ ۲ النصف

بھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اسوجہ سے ہم بھی انکی یوں آزمائش کیا کرتے تھے۔ اور جب ان

ل یہ سب واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ دیکھو پارۂ اول رکوع چھٹا۔ ۱۲

وقف غفران

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ

میں سے ایک جماعت نے (ان لوگوں میں سے جو شنبہ کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنہیں خدا ہلاک کرنا یا سخت

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً

عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انہیں (بیفائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو وہ کہنے لگے کہ فقط تمہارے پروردگار

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

کی بارگاہ میں (اپنے کو) الزام سے بچانے کیلئے اور اسلئے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔ پھر جب وہ لوگ

بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا

جس چیز کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اسے بھول گئے تو ہمنے انکو تو نجات دے دی جو برے کام سے لوگوں کو روکتے

الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾

تھے اور جو لوگ ظالم تھے انکو انکی بدچلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کیا۔ پھر جس بات کی انہیں ممانعت

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا

کی گئی تھی جب ان لوگوں نے اس میں سرکشی کی تو ہمنے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے [1] بندر بن جاؤ (اور وہ

قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ

بنگئے)۔ (اے رسول) وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے پروردگار نے ہانک پکار کے (بنی اسرائیل سے) کہدیا تھا

عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ

کہ وہ قیامت تک انپر ایسے حاکم کو مسلط دے گا جو انہیں بری بری [2] تکلیفیں دیتا رہے (کیونکہ) اس میں تو

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾

شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَ

اور ہمنے انکو روئے زمین میں گروہ گروہ تتر بتر کر دیا ان میں کے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ اور طرح کے

مِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

(بدکار ہیں)۔ اور ہمنے انہیں سکھ اور دکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ وہ (شرارت سے) باز آئیں۔

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ اول رکوع ۸ آیت ۶۵ صفحہ ۱۵ میں ۱۲

[2] کیسی سچی پیشینگوئی ہے کہ اتنا زمانۂ دراز گزرنے پر بھی آج تک یہ لوگ کہیں کے بادشاہ نہیں، اور باوجود اس وسعت کے چپہ بھر زمین کے یہ لوگ مالک نہیں۔ اب سے چند برس بیشتر انکی حالت کوئی جا کے ایران میں دیکھتا تو اس کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

پھر ان کے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب خدا توریت کے (تو) وارث بنے (مگر

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ

لوگوں کے کہنے سے احکام خدا کو بدل کر اسکے عوض) اس (ناپاک) کمینی دُنیا کے سامان لے لیتے ہیں اور (لطف

يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

تو یہ ہے کہ) کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخشدیئے جائیں گے اور (جو لوگ انپر طعن کرتے ہیں) اگر انکے پاس بھی ویسا ہی

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ

(دُوسرا سامان آجائے تو اسے یہ بھی (نہ چھوڑیں اور) لے ہی لیں کیا انسے کتاب (خدا توریت) کا عہد وپیمان

اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا

نہیں لیا گیا تھا کہ خدا پر سچ کے سوا (جھوٹ کبھی) نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے انہوں نے

فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا

(اچھی طرح) پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم (اتنا

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ

بھی) نہیں سمجھتے۔ اور جو لوگ کتاب (خدا) کو مضبوطی سے پکڑے ہوتے ہیں اور پابندی سے نماز

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ

پڑھتے ہیں (انہیں اسکا ثواب ضرور ملے گا) کیونکہ ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے۔ تو

اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ

(اے رسولؐ یہود کو یاد دلاؤ) جب ہمنے ان (کے سروں پر) پہاڑ کو اسطرح لٹکا دیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ لوگ

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا

سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا (اب گرا) (اور ہمنے انکو حکم دیا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی

مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

سے پکڑ لو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنجاؤ۔ اور (اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے

منزل ۲

لہ یہ اقرار عہد الست کا ہے جب دُنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے محض اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسولؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت وولایت کا بھی اور وُہ بھی محض انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی۔ چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید یا تفسیر میں وارد ہوئی:۔ قال رسول اللہؐ لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وآدمؑ بین الروح والجسد قال عزوجل واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورھم ذریتہم واشہدھم علے انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلے۔ وقال اللہ تعالے انا ربکم ومحمدؐ نبیکم وعلیؑ امیرکم۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اسکی فضیلت سے انکار نہ کرتے علیؑ امیر المومنین اس وقت کہلائے جب آدمؑ کا روح وجسد درست نہ ہُوا تھا چنانچہ خدا فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ الآیۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں۔ تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نبی ہیں اور علی علیہ السلام تمہارے امیر ہیں۔ دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۱۴ دیلمی ۔ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

۲۱
ع
۹
۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

من بني ادم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم

پروردگار نے آدمؑ کی اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر) نکال کر ان کی اولاد کو خود انکے مقابلہ میں اقرار کر لیا۔

على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان

(پوچھا) کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے ہاں، ہم اس کے گواہ ہیں (یہ) ہم نے

تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غفلين ﴿١٧٢﴾

اس لیئے کہا کہ ایسا نہ ہو کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بیخبر تھے یا یہ کہو بیٹھو کہ (ہم کیا

او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية

کریں) ہمارے تو باپ دادوں ہی نے پہلے شرک کیا تھا اور ہم تو انکی اولاد تھے (کہ) انکے بعد (دُنیا میں) آئے تو کیا ہمیں

من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون ﴿١٧٣﴾

ان لوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک کرے گا جو پہلے ہی باطل کر چکے۔ اور ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل

وكذلك نفصل الايت ولعلهم يرجعون ﴿١٧٤﴾

وار بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ (اپنی غلطی سے) باز آئیں۔ اور (اے رسولؐ) تم

واتل عليهم نبا الذي اتينه ايتنا فانسلخ منها

ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سُنا دو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ ان سے

فاتبعه الشيطن فكان من الغوين ﴿١٧٥﴾ ولو

نکل بھاگا تو شیطان نے اس کا پیچھا پکڑا اور آخر کار وہ گمراہ ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم

شئنا لرفعنه بها ولكنه اخلد الى الارض

اسے انہیں آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو خود ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار

واتبع هوىه فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه

بن بیٹھا تو اس کی مثل اس کتے کی مثل ہے کہ اگر اس کو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے،

يلهث او تتركه يلهث ذلك مثل القوم الذين

اور اس کو چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے یہ مثل ان لوگوں کی ہے جنہوں نے

عہدِ الست اور حضرت علیؑ کی ولایت

بلعم باعور کا قصہ

۱؎ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اسکو اسم اعظم یاد تھا اور جب کبھی اس اسم کے ذریعہ سے دُعاء کرتا تھا تو اس کی دُعا قبول ہو جاتی تھی فرعون نے حضرت موسیٰؑ کا پیچھا کیا تو بلعم سے فرمائش کی تم دعا کرو کہ موسےؑ اور اسکے ساتھی ہمارے قبضہ میں آجائیں یہ سُنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اس نے ہر چند کوشش کی۔ گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا جب اسنے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا تجھ پر وائے ہو تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسولؐ اور مومنین پر بددُعا کرے۔ آخر اسنے نہ مانا یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اسکا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا کندہ بنا — ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾

ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو (اے رسولؐ) یہ قصے ان لوگوں سے بیان کر دو تاکہ یہ لوگ خود بھی غور کریں۔

سَآءَ مَثَلَا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے انکی بھی کیا بری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ

ستم ڈھاتے رہے۔ راہ پر بس وہی شخص ہے جس کی خدا ہدایت کرے۔ اور جس کو گمراہی

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ

میں چھوڑ دے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ اور گویا ہم نے (خود) بہتیرے جنات

ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور آدمیوں کو جہنم کے واسطے پیدا کیا اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫

سمجھتے ہی نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور ان کے کان

وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ

بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے۔ (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ انسے بھی

بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ

کہیں گئے گذرے ہوئے۔ یہی لوگ (امور حق سے) بالکل بے خبر ہیں۔ اور اچھے اچھے نام خدا ہی کے

الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

خاص ہیں تو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اسکے ناموں[1] میں کفر کرتے ہیں انہیں (انکے حال پر)

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ

چھوڑ دو۔ اور وہ بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے۔ اور ہماری مخلوقات سے کچھ[2] لوگ ایسے

خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ ع

بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں

ع ٢٢ ١٢

[1] ناموں میں کفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جن ناموں کی شریعت نے خدا کے واسطے اجازت نہیں دی ہے ان کے ساتھ خدا کو پکارنا جیسے عرب کے لوگ خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجوہ اور نصاریٰ ابو المسیح اور حکما علت اولیٰ کہتے تھے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کر کے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات وغیرہ۔ ١٢

[2] زاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتر جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی۔ یہ وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن خلقنا الآیۃ۔ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں۔ دیکھو کتاب علامہ ابن مردویہ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ

نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں بہت جلد اس طرح آہستہ آہستہ (جہنم میں) لے جائیں گے کہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾

انہیں خبر بھی نہ ہوگی اور میں انہیں (دنیا میں) ڈھیل دونگا بیشک میری تدبیر بہت (پختہ اور) مضبوط ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر ان کے رفیق (محمدؐ) کو کچھ جنون تو ہے نہیں وہ تو بس کھلم کھلا (عذاب سے)

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ

سے ڈرانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کی حکومت اور خدا کی پیدا کی ہوئی

وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اس بات میں کہ شاید ان کی موت قریب

اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ

آگئی ہو پھر اتنا سمجھانے کے بعد (بھلا) کس بات پر ایمان لائیں گے۔

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۚ وَ

جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے پھر اس کا کوئی رہبر نہیں۔ اور انہیں ان کی

يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

سرکشی (و شرارت) میں چھوڑ دے گا کہ سرگرداں رہیں۔ (اے رسولؐ) تم سے لوگ قیامت کے

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ

بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ کہیں اس کا تھل بیڑا بھی ہے تم کہدو کہ اس کا علم

لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

بس فقط میرے پروردگار ہی کو ہے وہی اسکے وقت معین پر اس کو ظاہر کر دے گا وہ سارے آسمان و

الْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ

زمین میں ایک کٹھن وقت ہوگا وہ تمہارے پاس بس اچانک آجائے گی تم سے لوگ اس طرح پوچھتے

وقف لازم
وقف منزل

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ہیں کہ گویا تم ان سے بخوبی واقف ہو تم (صاف) کہدو کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے مگر بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

نہیں جانتے ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں خود اپنا آپ تو اختیار رکھتا ہی نہیں نہ نفع نہ ضرر کا مگر بس وہی جو

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

خدا چاہے ۔ اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو یقیناً میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا

مِنَ الْخَيْرِ ښ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ڔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

اور مجھے کبھی کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی میں تو صرف ایماندار لوگوں کو (عذاب سے) ڈرانے والا اور (بہشت کی)

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

خوشخبری دینے والا ہوں ۔ وُہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص (آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

(کی بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا بھی بنا ڈالا تاکہ اس کے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بیوی

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

سے ہمبستری کرتا ہے تو بیوی ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لیئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا

(زیادہ دن ہونے سے) بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار خدا سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

ہمیں نیک فرزند عطا فرمائے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہونگے ۔ پھر جب خدا نے انکو (فرزند) صالح عطا فرما دیا تو جو (اولاد)

لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

خدا نے انہیں عطا کیا تھا لگے اس میں خدا کا شریک بنانے تو (خدا کی) شان شرک سے بہت اونچی ہے ۔ کیا وہ

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود (خدا کے) پیدا کیئے ہوئے ہیں ۔

ل اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدمؑ سے ہے مگر پھر ان کی اولاد کا بیان شروع کر دیا ۔ اور یہ حالت بھی انکی اولاد ہی کی ہے ۔ اسی وجہ سے خدا نے فتعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے ۔ اور اس کے قبل تثنیہ کے صیغہ میں عام میاں بیوی کی حالت بیان کی ہے مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش، سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں یعنی خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر میاں یا مدار میاں نے عطا کیا ہے ۔ ہاں اگر یہ مطلب نہ ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو شائد کچھ مضائقہ نہ ہوگا ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

ع ۸ ۲۴

ع ۲۳ ۷ ۱۴

انسانی فطرت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾

اور نہ وہ ان کی مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں ۔ اور اگر تم انہیں ہدایت

وَاِنْ تَدْعُوهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ

کی طرف بلاؤ گے بھی تو یہ تمہاری پیروی نہیں کرنے کے ۔ تمہارے واسطے برابر ہے خواہ

عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ

تم ان کو بلاؤ یا تم چپ چاپ بیٹھے رہو ۔ بیشک وہ لوگ جن کی تم خدا کو

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے) بندے ہیں بھلا تم انہیں پکار کے تو

فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١٩٤﴾

دیکھو تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری کچھ سن لیں ۔ کیا ان کے ایسے پاؤں بھی ہیں

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ ۚ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ ۚ

جن سے چل سکیں یا انہیں ایسے ہاتھ بھی ہیں جن سے (کسی چیز کو) پکڑ سکیں یا انہیں

اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُونَ بِهَآ ۚ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ

ایسی آنکھیں بھی ہیں جن سے دیکھ سکیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سن سکیں ۔ اے رسول صلعم

بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿١٩٥﴾

ان لوگوں سے) کہدو کہ تم اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو بلاؤ پھر سب ملکر مجھ پر داؤ چلاؤ پھر مجھے (ذرا بھی)

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِی نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

مہلت نہ دو (پھر دیکھوں تو میرا کیا بنا سکتے ہو) بیشک میرا مالک و مختار تو بس خدا ہے جس نے کتاب (قرآن)

الصّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ لَا

کو نازل فرمایا اور وہی (اپنے) نیک بندوں کا حامی ہے ۔ اور وہ لوگ (بت) جنہیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد کو)

يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٧﴾

پکارتے ہو نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں ۔ اور اگر

ل جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے، ہمارے معبودوں کی مذمت مت کرو ۔ ایسا نہ ہو کہ انکی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آجائے ۔ اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

مشرکین عرب کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۖ وَتَرٰىهُمْ

تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے گا بھی تو یہ سن ہی نہیں سکتے اور تو تو سمجھتا ہے کہ وہ تجھے (آنکھیں کھولے)

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ

دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں۔ (اے رسولؐ) تم درگزر اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں

وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا

کی طرف سے منہ پھیر لو اور اگر شیطان کی طرف سے تمہاری دُمت کے، دل میں کسی طرح کا دغدغہ پیدا ہو تو تم

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ

خدا سے پناہ مانگو (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ

بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی انہیں شیطان کا خیال چھو بھی گیا تو چونک پڑتے ہیں

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ ج وَ

پھر فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ ان کافروں کے بھائی بند شیطان ان کو دھر پکڑ کے

اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ وَاِذَا

گمراہی کی طرف گھسیٹتے ہیں پھر کسی طرح کی کوتاہی (بھی) نہیں کرتے۔ اور جب تم ان کے

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا

پاس کوئی (خاص) معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اسے کیوں نہیں بنا لیا (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ

میں تو بس اسی وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتی ہے یہ (قرآن) تمہارے پروردگار

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ

کی طرف سے حقیقت کی دلیلیں ہیں اور ایمانداروں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے۔ (لوگو) جب قرآن پڑھا

الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

جائے تو کان لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے

لہ احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورة پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اُسے توجہ سے سُنے، اور چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اس کے سامنے بیٹھ کے گپ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ

پروردگار کو اپنے جی ہی (جی) میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت چیخ کے نہیں (دھیمی)

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن

آواز سے صبح وشام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے) بالکل غافل نہ ہو جاؤ۔ بیشک

مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

جو لوگ لہ (فرشتے وغیرہ) تمہارے پروردگار کے پاس مقرب ہیں اور وہ اس کی عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ ﴿٢٠٦﴾ ع

سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کا سجدہ کرتے ہیں۔

سُورَةُ الْأَنفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ انفال مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ ۖ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَ

(اے رسول) تم سے لوگ انفال سے (مال غنیمت) کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہدو کہ انفال مخصوص لہ

الرَّسُولِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَ

خدا اور رسول کے واسطے ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو اور اگر تم سچے

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١﴾ إِنَّمَا

ایماندار ہو تو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ سچے ایماندار تو بس وہی لوگ ہیں

الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

کہ جب (انکے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ

کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں

منزل ۲

لہ اس آیت کا سجدہ سنت ہے ۱۲ ۲ اس سورۃ میں بھی خدا نے بہت سے امور اخلاقی و تمدنی ارشاد فرمائے ہیں جیسے انفال کا فیصلہ، جنگ بدر کا قصہ، ابو لبابہ کی توبہ، ہجرت کا واقعہ، قرآن کا مقابلہ اور ناکامی، غنیمت کا حکم، نزاع کے نقصانات، خدا بغیر زیادتی کے کوئی نعمت نہیں چھینتا، کفار کی مذمت، بزدلی کی برائی، صلح جو سے صلح کر لو وغیرہ وغیرہ ۱۲ ۳ انفال نفل کی جمع ہے اور اسکے لغوی معنی زیادتی اور فضل کے ہیں اور عرفاً مال غنیمت کو کہتے ہیں اس میں مناسبت یہ ہے کہ یہ بھی خدا کا ایک فضل ہے۔

اور شرعاً انفال چند چیزوں کو کہتے ہیں۔ ۱ جو مال حرب سے بغیر لڑائی کے مل جائے ۲ وہ زمین جسکے باشندے بغیر لڑائی کے جلا وطن ہو گئے ہوں، ۳ جو زمین بغیر لڑے بھڑے خوشی سے مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے، جیسے بحرین کی زمین، ۴ جسکے سب باشندے مر جائیں مسلمان ہوں یا کفار ۵ نیستان و صحرا و رودخانہ جو کسی کی ملک نہ ہوں ۶ پہاڑوں کے نیچے کی زمین، ۷ بادشاہوں کے شاہی سامان جو خاص اپنے واسطے ہوں، ۸ کانیں وغیرہ ۱۲ ۴ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر میں نازل ہوئی کیونکہ کفار نے لڑ کے فرار اختیار کی اور مال غنیمت اور قیدی جمع ہونے لگے تو صحابہ تین قسم کے تھے سعد بن معاذ وغیرہ حضرت کے خیمہ کے گرد آپ کی حفاظت میں تھے حضرت علیؑ وغیرہ کفار کو قتل کر رہے تھے کچھ لوگ مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے جنگ کرنے والوں میں بعض کو یہ خیال ہوا کہ مال غنیمت کل ہمارا ہونا چاہیے اور جمع کرنے والوں کو الگ ہی فکر تھی غرض کہ آپس میں کچھ باتیں بھی ہونے لگیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور انکو سمجھا دیا گیا کہ یہ محض خدا اور رسولؐ کا ہے جسکو جتنا چاہیں دیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

اور وہ لوگ بس اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ

دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو سچے ایماندار ہیں انہی کے لیے انکے پروردگار

حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت و آبرو کے ساتھ روزی ہے (یہ مال غنیمت کا

كَرِيمٌ ﴿٤﴾ كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ

جھگڑا ویسا ہی ہے) جسطرح تمہارے پروردگار نے تمہیں بالکل ٹھیک (مصلحت سے) تمہارے گھر سے

إِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكٰرِهُونَ ﴿٥﴾ يُجٰدِلُونَكَ

(جنگ بدر میں) نکالا تھا اور مومنین کا ایک گروہ (اس سے) ناخوش تھا کہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے

فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ

بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات میں جھگڑتے تھے اور اس طرح (کرنے لگے) گویا وہ (زبردستی) موت کے منہ میں

وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٦﴾ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ

دھکیلے جا رہے ہیں۔ اور اسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں۔ اور (یہ وہ وقت تھا) جب خدا تم سے وعدہ کر

أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ

رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے لیے ضروری ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ کمزور جماعت

لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ

تمہارے ہاتھ لگے (تاکہ بغیر لڑے بھڑے مال غنیمت ہاتھ آئے) اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت

دَابِرَ الْكٰفِرِينَ ﴿٧﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ

(قائم) کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے تاکہ حق کو (حق) ثابت کر دے اور باطل کا ملیامیٹ کر دے اگرچہ گنہگار

لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨﴾ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

(کفار) اس سے ناخوش ہی کیوں نہ ہوں۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو

منزل ۲

ف۱ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم گئے اور مارے گئے یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے اور اسکا قصہ یوں ہے کہ کفار قریش کا ایک قافلہ جسکے سردار ابوسفیان اور عمرو عاص وغیرہ تھے شام سے تجارت کا مال لیے جا رہے تھے یہ خبر حضرت رسول کو دی گئی اور جہاد کا حکم ہوا۔ آپ تین سو تیرہ آدمیوں کا چھوٹا سا لشکر لیے ہوئے انکی طرف چلے یہ خبر ابوسفیان کو معلوم ہو گئی اور اس نے مکہ سے قریش کو اپنی مدد کے لیے بلا بھیجا وہاں یہ خبر پہنچتے ہی ایک اچھا خاصا ہنگامہ ہو گیا اور ابوجہل وغیرہ نے منادی کرادی کہ قریش پر ایسی مصیبت کبھی نہ پڑی تھی تم سے کوئی ایسا آدمی نہیں جسکا مال اس قافلہ میں نہ ہو غرض بڑے ساز و سامان سے ایک بڑا لشکر روانہ ہو گیا ابوسفیان اپنی چالاکی سے مشہور راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ سے مکہ کو چلدیا اور ان دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کیونکہ یہ لوگ اپنی قلت سے بہت گھبرائے ہوئے تھے حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ کی رائے نہ تھی مگر حضرت سعد بن معاذ اور مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ جو حکم دینگے ہمیں عذر نہیں غرض جنگ کی ٹھہری کیونکہ خدا مدد کا وعدہ کر چکا تھا قریش کے کچھ غلام نہر سے پانی لینے آئے انکو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا انسے انکی تعداد کا پتہ چل گیا کہ قریب ایک ہزار کے ہیں اور اونٹوں کے علاوہ چار سو گھوڑے بھی تھے اور مسلمانوں کے پاس کل دو گھوڑے تھے حضرت عمار یاسر جاسوس بنکر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ اس کثرت پر بھی بہت خائف و ترساں ہیں چنانچہ عتبہ کی رائے پھر جانیکی تھی مگر ابوجہل نے سب کو غیرت دلائی اور سب سے پہلے عتبہ اور اسکے بھائی شیبہ اور عتبہ کا بیٹا ولید مقابلہ کو نکلا ادھر سے بھی تین آدمی انصار سے گئے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے غرض انصار پھر آئے اور حضرت رسول نے عتبہ کے مقابلہ میں حضرت عبیدہ کو اور شیبہ کے مقابلہ میں حضرت حمزہ کو اور ولید کے مقابلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا سب سے پہلے حضرت علی نے ولید کو واصل جہنم کیا شیبہ اور حمزہ میں کشتی ہوئی اور دونوں زمین پر تھے کہ حضرت علی نے شیبہ کا ایک ہی وار میں کام تمام کیا عتبہ اور عبیدہ دونوں زخمی ہو کر اپنی جگہ پڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی نے عتبہ کو بھی جہنم کی راہ دکھائی حضرت عبیدہ میں تھوڑی سی جان باقی تھی (باقی بر ۳۴۳)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

اس نے تمہاری سن لی اور جواب دیا کہ میں تمہاری لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کرونگا۔ اور (یہ امداد غیبی) خدا نے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ

صرف تمہارے خوشی خاطر کے لیئے کی تھی اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور یاد رکھو کہ مدد خدا

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

کے سوا کسی اور کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی۔ بے شک خدا غالب اور حکمت والا

حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ

ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کے لیئے تم پر نیند کو غالب کر رہا

عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ

تھا اور تم پر آسمان سے پانی ؎ برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک و پاکیزہ کر دے اور تم سے

رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

شیطان کی گندگی دفع کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور (پانی سے ریت جم جائے)

بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ

اور تمہارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے۔ (اے رسولؐ یہ وہ وقت تھا) جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے

مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ

فرما رہا تھا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔ میں بہت جلد کافروں

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دوں گا (بس پھر کیا ہے اب) تو ان کفار کی گردنوں پر

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ؕ

مارو اور ان کی پور پور کو چٹیلی کر دو یہ (سزا) اس لیئے ہے کہ ان لوگوں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

نے خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور جو شخص (بھی) خدا اور اس کے رسولؐ کی

منزل ۲

(بقیہ ص۳۴۲) کہ حضرت رسولؐ کے پاس اٹھا کر لائے گئے اور آپؐ نے فرمایا تم میرے خاندان میں پہلے شہید ہو اور بہشت کی خوشخبری دی۔ خلاصہ اسکے بعد خوب جنگ ہونے لگی اور آخر خدا نے فرشتوں کو مدد کیلئے بھیجا اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

؎ چونکہ ابو جہل نے چالاکی سے تالاب کے کنارے پہلے ہی سے خیمے ڈال دیئے تھے اور مسلمان بڑی گہری ریت میں تھے کہ چلنے میں گھٹنے تک انکے پاؤں دھنس جاتے تھے اسوجہ سے ان لوگوں کو سخت تردد تھا تو خدا نے انکے رفع تردد کے واسطے انپر نیند غالب کر دی تو شیطان نے ان میں سے اکثروں کو محتلم کر دیا اسکے جواب میں خدا نے خوب پانی برسا دیا کہ ریت بھی جم گئی اور ان لوگوں کو پانی کا بھی آرام ہوا اور کفار کی سخت زمین کیچڑ ہو گئی پھر انکی قلت پر رحم کھا کر انکی مدد کو فرشتے بھیجے پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار اگرچہ اُس کا حکم ہی کفار کی تباہی کے لیئے کافی تھا مگر یہ مسلمانوں کا دل بڑھانے کی ایک ظاہری تدبیر تھی۔ چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی مشرک کے مقابل ہوتا تو کوڑے کی آواز سنتا اور پھر ساتھ ہی اُسکے مشرک کو زمین پر پڑا ہوا پاتا اور کوڑے کا نشان اسکے سر پر موجود۔ اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں کے کشتوں میں یہ فرق تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم کا نشان موجود رہتا اور انمیں نہیں خود مشرکین کا بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے لیئے ہوئے گھوڑوں پر سوار شملہ لٹکائے ہوا میں زمین سے بے لگاؤ کھڑے تھے اور جسپر کوڑا مارتے فوراً مر جاتا ہے یہ دیکھ کر ہمارے حواس بجا نہ رہے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے ۱۲-

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑬
مخالفت کرے گا تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (کافرو!) دنیا میں تو
ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ⑭
لو پھر اس (سزا) کا مزا چکھو اور (پھر آخرت میں تو) کافروں کے واسطے جہنم کا عذاب ہے۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اے ایماندارو! جب تمسے کفار سے میدان جنگ میں مقابلہ ہو تو (خبردار) انکی طرف پیٹھ نہ پھیرنا۔
زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ⑮ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
اور (یاد رہے کہ اس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے کترائے یا کسی جماعت کے پاس (جا کر)
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى
موقع پائے (اور) جو شخص بھی اسدن ان کفار کی طرف اپنی پیٹھ پھیرے گا وہ یقینی (ہیر پھر کے) خدا
فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ
کے غضب میں آگیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور وہ (کیا) بُرا ٹھکانا ہے۔
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑯ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ
اور (مسلمانو) ان کفار کو کچھ تم نے تو قتل کیا نہیں بلکہ ان کو تو خدا نے قتل کیا اور (اے رسول) جب
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ
تم نے تیر مارا تو کچھ تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا نے تیر مارا اور تاکہ اپنی طرف سے مؤمنین پر خوب
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
احسان کرے بیشک خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ یہ تو یہ اور
عَلِيْمٌ ⑰ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ⑱
خدا تو کافروں کی مکاری کا کمزور کر دینے والا ہے۔ (کافرو!) اگر تم یہ چاہتے تھے کہ (جو حق پر ہو اس کی)
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا
فتح ہو تو (مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آموجود ہوئی (اب کیا عذر باقی ہے) اور اگر تم (اب بھی

لے کفارِ قریش جب مکہ سے رخصت ہونے لگے تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کے دعا کی تھی کہ خداوندا ان دونوں لشکروں میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ اور سچا دین رکھتا ہو اس کی مدد کرنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ اور اس دعا کا متمنی سب سے زیادہ ابوجہل تھا جو عمرو بن الجموع کے وار سے اپنے خون میں لوٹ رہا تھا اور چلتے چلاتے اس نے عمرو بن الجموع پر وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ اتنے میں حضرت ابن مسعود موقع پر پہنچ گئے اور ابوجہل کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا سر کاٹا اور حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کا دل ٹھنڈا ہوا اس لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے نو۹ آدمی کام آئے اور کفار کی طرف سے ستر آدمی قتل ہوئے جن میں ستائیس آدمی صرف حضرت علیؑ کے مقتول تھے اور ستر آدمی قیدی تھے۔ منجملہ ان کے حضرت عباس اور حضرت عقیل بھی تھے جب باقی کفار بھاگ گئے تو حضرت رسولؐ نے شب کو وہیں قیام کیا۔ سب اصحاب تو سو گئے مگر خود حضرتؐ کو حضرت عباس کے کراہنے کی وجہ سے نیند نہ آئی یہاں تک کہ جب انکی مشکیں ڈھیلی کر دی گئیں اور چپ ہوئے تو آپؐ کو نیند آئی۔ انہی قیدیوں میں ابوالعاص حضرت خدیجہؓ کی بیٹی زینبؓ کا شوہر بھی تھا۔ زینبؓ نے اپنے شوہر کی رہائی کے واسطے وہ زیورات جو حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں دیئے تھے آپؐ کے پاس بھیجے جب ان زیورات پر آپؐ کی نظر پڑی آبدیدہ ہو گئے۔ اللہ رے رحم! آپؐ نے سب مسلمانوں سے بحل کرا کے وہ زیورات زینبؓ کو واپس کیئے اور اس کے شوہر کو بھی رہا کر دیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ

مخالفتِ اسلام سے) باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم کہیں پلٹ پڑے تو (یاد رہے) ہم بھی پلٹ پڑیں

عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ

گے (اور تمہیں تباہ کر چھوڑیں گے) اور تمہاری جماعت اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو ہرگز کچھ کام نہ آئے گی اور خدا تو

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ

یقینی مومنین کے ساتھ ہے۔ اے ایماندارو خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اس سے

رَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا

منہ نہ موڑو جب تم سن رہے ہو۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو

تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

(منہ سے تو) کہتے تھے کہ ہم سن رہے ہیں حالانکہ وہ سنتے (سناتے خاک) نہ تھے۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ

اس میں شک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے گونگے (کفار) ہیں جو کچھ نہیں

لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَ

سمجھتے۔ اور اگر خدا انمیں نیکی (کی بو بھی) دیکھتا تو ضرور ان میں سننے کی قابلیت عطا کرتا مگر یہ ایسے بدسرشت ہیں کہ

لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اگر ان میں سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر کر بھاگتے۔ اے ایماندارو جب تمکو (ہمارا) رسول (محمدؐ) ایسے

آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

کام کے لیئے بلائے جو تمہاری روحانی زندگی کا باعث[1] ہو تو تم خدا اور رسولؐ کا حکم دل سے قبول کرلو۔ اور

يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ

جان لو کہ خدا (وہ قادرِ مطلق ہے کہ) آدمی اور اسکے دل (ارادے) کے درمیان[2] اس طرح آجاتا ہے اور یہ بھی

إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ

(دیکھ لو) کہ تم سب کے سب اسکے سامنے حاضر کیئے جاؤ گے۔ اور اس فتنہ[3] سے ڈرتے رہو جو خاص انہی لوگوں پر نہیں پڑے گا[4]

منزل ۲

[1] اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے جو زندگی جاوید کا باعث ہوتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت ہے اور یہی قرین قیاس ہے واللہ اعلم ۱۲

رکوع ۹ — ع ۱۶

[2] یعنی اگر وہ چاہے تو دل کو پلٹ دے یا یہ کہ اگر چاہے تو جو کام انسان کرنا چاہتا ہے اسکو نہ کرنے دے بلکہ خلاف ہو جائے چاہتا کچھ تھا ہو گیا کچھ۔ اسی کی طرف اشارہ کرکے جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا ہے عرفت ربی بفسخ العزائم میں نے اپنے پروردگار کو قصد کے ٹوٹ جانے سے پہچانا۔ ۱۲

[3] حضرت علیؑ، امام محمد باقرؑ، زید بن ثابت، ربیع بن انس اور ابو العالیہ وغیرہ نے لا تصیبن کے لام کو لام تاکید پڑھا ہے یعنی لتصیبن تب معنی یوں کیے جائیں گے اس فتنہ سے ڈرو جو خاص کر ظالموں ہی پر پڑیگا واللہ اعلم ۱۲

[4] امام حسنؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ، عمار، طلحہ اور زبیر کی شان میں خاص جنگ جمل کے متعلق نازل ہوئی اسیوجہ سے خود زبیر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ہمنے ایک زمانہ تک اس آیت کو پڑھا اور کوئی شخص اس کا مصداق نہ معلوم ہوا تو ہم ہی اس سے مراد ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن زبیر رسول اللہؐ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت علیؑ سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو زبیر ہنس پڑے حضرت رسولؐ نے پوچھا تم علیؑ کو کتنا چاہتے ہو۔ یہ بولے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں انکو اپنے لڑکے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارا اسدن کیا حال ہوگا جب تم اسکے مقابلہ میں لڑنے جاؤ گے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد دوم ص ۱۱ سطر ۴۔ مطبوعہ مصر ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ

جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا (بلکہ تم سب کے سب اس میں پڑ جاؤ گے) اور یہ یقین جانو کہ خدا بڑا سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ

کرنے والا ہے۔ (مسلمانو وہ وقت) یاد کرو جب تم سر زمین (مکہ) میں بہت کم اور بالکل بے بس تھے اس سے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ

سہمے جاتے تھے کہ کہیں لوگ تمکو اچک لے جائیں تو خدا نے تمکو (مدینہ میں) پناہ دی اور خاص اپنی مدد سے

وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

تمہاری تائید کی اور تمہیں پاک و پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکر گزاری کرو لـه اے ایماندارو

تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَ

نہ تو خدا اور رسول کی (امانت میں) خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو حالانکہ تم

الرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوا

سمجھتے بوجھتے ہو۔ اور یقین جانو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش کی چیز

أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ

ہیں (کہ جو انکی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے وہ دیندار ہے) اور یقیناً خدا کے ہاں بڑی مزدوری

عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ

ہے۔ اے ایماندارو اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے واسطے امتیاز پیدا

لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

کر دے گا اور تمہاری طرف سے تمہارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ خدا بڑا صاحب

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

فضل (و کرم) ہے۔ (اے رسول وہ وقت) یاد کرو جب کفار (مکہ) تم سے فریب کر رہے تھے تاکہ تمکو

لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَ

قید کر لیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمہیں (گھر سے) نکال باہر کریں۔ وہ تو یہ تدبیر کر رہے تھے اور

منزل ۲

لـه جب یہودان بنی قریظہ کے محاصرہ کو اکیس دن گزر گئے تو تنگ آ کر ان لوگوں نے کہلا بھیجا کہ جس طرح آپ نے بنی نضیر سے صلح کی ہم سے بھی صلح کر لیجیے کہ ہم لوگ یہاں سے نکل کر شام کو چلے جائیں۔ آپ نے جواب دیا کہ ہم صلح تو نہ کروں گا مگر تم لوگ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر نکل آؤ تو جو مناسب ہوگا کیا جائے گا یہودیوں نے ابو لبابہ انصاری کو بلا بھیجا انہوں نے گلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اگر اترے تو مارے جاؤ گے ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر یہ آیت نازل ہوئی اب تو ابولبابہ کے قدم نہیں اٹھتے۔ رسول اکرم کے پاس پہنچے تو آیت نازل ہونے کا حال معلوم ہوا پھر کیا تھا روتے ہوئے مسجد رسول میں پہنچے اور اپنے کو ایک ستون سے باندھ کر قسم کھائی کہ جبتک میری توبہ قبول نہ ہوگی نہ کھاؤنگا نہ پیوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں۔ آخر جب متواتر سات دن یونہی گزر گئے تو بیہوش ہو کر گر پڑے خدا نے توبہ قبول کی انکے پاس خبر آئی تو بولے جبتک رسول خود مجھے آ کر نہ کھولیں گے میں نہ مانونگا آخر رسول اللہ نے خود آ کر کھولا۔ ابتک وہ ستون مسجد میں موجود ہے اور اس پر استوانہ ابولبابہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۲

لـه مطلب یہ ہے کہ جو دیر کہ دو بند مال و فرزند ماندہ نہ دانا قل باند کہ طفلاں نا خردمند اند

لـه جب انصار مکہ میں آ کر مسلمان ہو گئے اور آپ سے نصرت کا وعدہ کر گئے تو کفار قریش کو خوف پیدا ہوا اور انتقامی جوش نے دار الندوہ میں جو قصی بن کلاب کا بنایا ہوا ایک بیٹھک کا مکان اور عام پنچایتی ہال تھا تمام قبائل کو اکٹھا کر دیا اور شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت میں انکا اعلیٰ مشیر تھا غرض ابو البختری نے کہا کہ محمد کو ایک تنگ مکان میں قید کر کے دروازہ بند کر دو اور صدر رستی پر ایک رکھا تا ایک سوراخ سے دیتے رہو کہ گھبرا کے مر جائے ہشام بن عمرو بولا اسکو ایک اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر کر دیا جائے یہ دونوں رائیں ناپسند ہوئیں ابو جہل نے کہا کہ میری رائے ہے کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک شخص لیا جائے اور تمام اشخاص ملکر اسکو قتل کر ڈالیں تاکہ اس کا خون تمام قبائل پر تقسیم ہو جائے اور بنی ہاشم کا خون بہا لینے کے سوا (باقی بر صفحہ ۲۸۷)

ع ۹ ۱۷

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

خدا بھی (انکے خلاف) تدبیر کر رہا تھا - اور خدا تو سب تدبیر کرنیوالوں سے بہتر ہے - اور جب انکے سامنے ہماری

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِ

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ ہمنے سنا تو (لیکن) اگر ہم چاہیں تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم بھی

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ

کہہ سکتے ہیں یہ تو بس اگلوں ہی کے قصے ہیں - اور (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

دعائیں مانگی تھیں کہ خداوندا اگر یہ (دین اسلام) حق ہے اور تیرے پاس سے آیا ہے تو ہمپر آسمان سے پتھر

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

برسا ئے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب ہی نازل فرما - حالانکہ جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو

لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

ہو خدا انپر عذاب نہیں کرے گا - اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ

اور خدا انپر عذاب نازل فرمائے - اور جب یہ لوگ لوگوں کو مسجد الحرام (خانہ کعبہ کی عبادت) سے روکتے ہیں تو

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ

پھر ان کے لیئے کونسی بات باقی ہے کہ انپر عذاب نہ نازل فرمائے اور یہ لوگ تو خانہ کعبہ کے متولی بھی نہیں (پھر کیوں

اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ

روکتے ہیں) اسکے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں مگر ان کافروں میں سے بہتیرے نہیں جانتے ہیں - اور خانہ کعبہ کے

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا

پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا انکی نماز ہی کیا تھی تو (اے کافرو) جب تم کفر کیا کرتے تھے اس کی

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سزا میں (پڑے) عذاب کے مزے چکھو - اس میں شک نہیں کہ یہ کفار اپنے مال

منزل ۲

(بقیہ ص ۲۸۶) کوئی چارہ نہ ہو کیونکہ یہ لوگ تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے ادھر تو یہ مشورہ ہو رہا تھا اور ادھر خدا نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعہ سے تمام کارروائیوں کی اطلاع دیدی اور حکم دیا کہ تم علیؑ کو اپنی جگہ سلا کر شہر سے باہر نکل جاؤ آپ نے تمام مسلمانوں کو کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر سے آج کی شب باہر نہ نکلے غرض آپؐ حضرت علیؑ کو اپنی جگہ سلا کر باہر نکلے حضرت علیؑ کا قصہ ۹۴ میں دیکھو - تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا انکو اپنے ساتھ لے لیا آگے بڑھ کر کچھ لوگ ملے آپؐ نے ایک مٹھی خاک کی ان کی طرف پھینکی کہ انمیں سے کوئی آپؐ کو دیکھ نہ سکا اور پھر آپؐ شہر سے باہر ہو کر غار ثور میں جا کر چھپ رہے اور فوراً مکڑی نے جالا تن دیا مشرکین رات بھر محاصرہ کیئے رہے صبح کو تلواریں کھینچے اندر گھسے تو حضرت علیؑ کو پایا - پوچھا محمدؐ کہاں ہیں؟ فرمایا میں ان کا نگہبان تو ہوں نہیں - غرض وہ اپنا سا منہ لیئے باہر نکلے اور نشانِ قدم کو دیکھتے اس غار تک پہنچے ابوکرز جو نشانِ قدم کا استاد تھا کہنے لگا یہاں تک تو حضورؐ آئے ہیں اسکے بعد خواہ زمین میں چلے گئے یا آسمان پر غرض وہ لوگ واپس ہوئے اور آپؐ تین دن کے بعد مدینہ روانہ ہوئے - ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ نعمان بن حارث تجارت کی غرض سے ایران گیا تھا اور وہاں سے رستم و سہراب کا قصہ خرید کر عربی میں ترجمہ کیا اور یہاں آ کر کہنے لگا "دیکھو قرآن کی طرح ہمنے بھی اگلوں کے قصے گھڑے ہیں" عثمان بن مظعون نے کہا ارے خدا سے ڈر محمدؐ حق پر ہیں - وہ بولا میں بھی حق پر ہوں - عثمانؓ نے کہا محمدؐ "لا الٰہ الا اللہ" کہتے ہیں وہ بولا میں بھی یہی کہتا ہوں مگر اسکے ساتھ "ھؤلاء بنات اللہ" بھی کہتا ہوں - جب (باقی بر ص ۲۸۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ

محض اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روک دیں۔ تو یہ لوگ اسے

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَ

عنقریب ہی خرچ کرینگے پھر اس کے بعد ان کی حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر آخر یہ لوگ ہار جائیں گے

الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللّٰهُ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (قیامت میں) سب کے سب جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ خدا پاک کو

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ

ناپاک سے جدا کردے اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کے ڈھیر بنائے

عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ

پھر سب کو جہنم میں جھونک دے یہ لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ

(اے رسولؐ) تم کافروں سے کہدو کہ اگر وہ لوگ (اب بھی اپنی شرارتوں سے)

يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ

باز رہیں تو ان کے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں۔ اور اگر پھر کہیں پلٹے تو یقیناً اگلوں کے طریقہ

مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ

گذر چکے (جو انکی سزا ہوئی وہی انکی بھی ہوگی)۔ مسلمانو ان کافروں سے لڑے جاؤ یہانتک کہ کوئی

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ

فساد (باقی) نہ رہے اور (بالکل ساری خدائی میں) خدا کا دین ہی دین ہوجائے۔ پھر اگر یہ لوگ (فساد سے)

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا

باز آئیں تو خدا انکی کارروائیوں کو خوب دیکھتا ہے۔ اور اگر سرتابی کریں تو (مسلمانو) سمجھ لو کہ خدا

أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

یقیناً تمہارا مالک ہے۔ اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

(بقیہ از صفحہ ۲۸۷) حضرتؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپؐ نے اسکو جھڑکا۔ وہ کہنے لگا خداوندا اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی آخر یہ کمبخت جنگ بدر میں واصل جہنم ہوا۔ ۱۲ منہ۔ علامہ ابن حجر نے اس آیت کو بھی فضائل اہلبیت میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اس مطلب کا اشارہ حضرت رسولؐ نے اپنے اہلبیتؑ کی طرف خود بھی کیا ہے کہ جس طرح رسول اللہؐ اہل زمین کے امان کے باعث ہیں اسیطرح آپؐ کے اہلبیتؑ بھی انکے امان کے ذریعہ ہیں اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ ایک حدیث ہے کہ جس طرح ستارے آسمان والوں کے امان ہیں اسی طرح میرے اہلبیت زمین والوں کے امان ہیں۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی قلمی

ع ۹ / ۱۸

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال لوٹ کر) لوٹو اس میں کا پانچواں حصہ مخصوص خدا اور رسولؐ اور

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

(رسولؐ کے) قرابتداروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ

اگر تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے (خاص) بندے

مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى

(محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں باہم گتھ

الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٤١) اِذْ اَنْتُمْ

گئی تھیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم (میدان جنگ میں مدینہ کے) قریب کے

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ

ناکہ پر تھے اور وہ کفار بعید کے ناکہ پر اور (قافلہ کے) سوار تم سے نشیب میں تھے اور اگر تم ایک

الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ

دوسرے سے (وقت کی تقرری کا) وعدہ کر لیتے تو اور وقت پر گڑبڑ کر دیتے مگر (خدا نے تو تم لوگوں کو

فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا

اچانک اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات شدنی تھی وہ پوری کر دکھائے تاکہ جو شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ

(حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ ہدایت کی حجت تمام ہونے کے

عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (٤٢) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ

بعد زندہ رہے۔ اور خدا یقیناً سننے والا خبردار ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب خدا نے تمہیں خواب میں

فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا اور اگر ان کو تمہیں زیادہ کر کے دکھلاتا تو تم یقیناً ہمت ہار دیتے

منزل ٢

١؎ مال غنیمت کے علاوہ اور بھی چند چیزوں میں خمس واجب ہے۔ کان سونے چاندی وغیرہ کی، دفینہ اگر کسی کو مل جائے، جو چیز دریا سے نکالی جائے، پیشہ یا زراعت کے نفع میں سے لڑکے بالوں کے سال بھر کے خرچ کے بعد جو بچ رہے، جب اہل کتاب مسلمان سے زمین خریدے، جو حرام مال حلال مال سے مل جائے اور باہم تمیز نہ ہو۔ ١٢

٢؎ انسانوں میں یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ مر جائے مگر جانوروں میں یتیم وہ ہے جس کی ماں مر جائے۔ ١٢

٣؎ یعنی جنگ بدر روز جمعہ ١٧ رمضان سنہ ٢ ھ۔ ١٢

٤؎ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا حصہ تو رسولؐ کا ہی اور اس کے بعد امام کا اور رسولؐ کا حصہ تو انکے قرابتداروں کا اور یتیم و مسکین اور پردیسی میں بھی شرط ہے کہ رسولؐ کا قرابتدار ہو۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ خمس کے تمام حصے رسولؐ اور انکی اولاد کے لیئے خاص ہیں اسی وجہ سے خدا نے غیر سید کی زکوٰۃ سادات پر حرام کر دی کیونکہ وہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور صدقہ اولاد رسولؐ کے واسطے ایک ذلیل کام ہے۔ اللہ اللہ۔ خدا اور رسولؐ کو تو سادات کی عزت کا یہ خیال ہے اور اس زمانہ میں بھیک مانگنا صدقہ لینا سادات کا ایک اعلیٰ فرض قرار پایا ہے جنکے بارے میں رسول اللہ یہ فرماتے ہیں اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی۔ میری اولاد کی تعظیم و اکرام کرو نیکوں کی خدا کی خوشی کے واسطے اور بدوں کی میری خاطر سے۔ افسوس معاذ اللہ اب یہ حالت ہے کہ اچھوں کو اپنے تئیں "سید" کہتے شرم آتی ہے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَلَتَنَازَعۡتُمۡ فِي ٱلۡأَمۡرِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَۗ إِنَّهُۥ

اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے اس (بدنامی) سے بچا لیا۔ اس میں تو

عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذۡ يُرِيكُمُوهُمۡ إِذِ

شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات سے واقف ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم لوگوں نے مٹھ بھیڑ کی تو

ٱلۡتَقَيۡتُمۡ فِيٓ أَعۡيُنِكُمۡ قَلِيلٗا وَيُقَلِّلُكُمۡ فِيٓ أَعۡيُنِهِمۡ

خدا نے تمہاری آنکھوں میں کفار کو بہت کم کر کے دکھلایا اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا کر دیا

لِيَقۡضِيَ ٱللَّهُ أَمۡرٗا كَانَ مَفۡعُولٗاۗ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ

تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے۔ اور کل باتوں کا دارومدار تو خدا ہی پر

ٱلۡأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا لَقِيتُمۡ فِئَةٗ ع ٥

ہے۔ اے ایماندارو جب تم کسی فوج سے مٹھ بھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو

فَٱثۡبُتُواْ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَ

اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور خدا کی اور

أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفۡشَلُواْ

اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے اور

وَتَذۡهَبَ رِيحُكُمۡۖ وَٱصۡبِرُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ

تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور (جنگ کی تکلیف کو) جھیل جاؤ (کیونکہ) خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں

ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ خَرَجُواْ مِن

کا ساتھی ہے۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کے

دِيَٰرِهِم بَطَرٗا وَرِئَآءَ ٱلنَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن

دکھلانے کے واسطے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے، اور لوگوں کو خدا کی راہ

سَبِيلِ ٱللَّهِۚ وَٱللَّهُ بِمَا يَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ ﴿٤٧﴾

سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ لوگ کرتے ہیں خدا اس پر (ہر طرح سے) احاطہ کیے ہوئے ہے۔

جنگ سے نہ بھاگو

لے کیونکہ اگر پہلے ہی مسلمان ان کو زیادہ سمجھ ہوتے تو راہ فرار اختیار کرتے۔ اور جنگ نہ ہونے پاتی اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے اور خدا کس کے ساتھ ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا
اور جب شیطان نے[1] ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونک دیا کہ لوگوں
غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ
میں آج کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا مددگار ہوں ہی پھر جب دونوں لشکر
فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
مقابل ہوئے تو اپنے اُلٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہنے لگا کہ میں تو تم سے الگ ہوں
إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي
میں تو وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نہیں سوجھتی ہیں میں تو خدا سے ڈرتا ہوں اور
أَخَافُ اللّٰهَ ۚ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ
خدا بہت سخت عذاب والا ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب منافقین اور جن لوگوں کے[2]
الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ
دل میں (کفر کا) مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے
دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ
(کہ اترائے پھرتے ہیں) حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے (وہ غالب رہتا ہے کیونکہ) خدا تو یقیناً غالب اور
حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ
حکمت والا ہے۔ اور کاش (اے رسولؐ) تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جانیں نکال لیتے تھے اور ان کے
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَ
منہ اور پشت پر (کوڑے) مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ عذاب جہنم کے مزے چکھو۔ یہ
ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
سزا اس کی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا کرایا ہے۔ اور خدا بندوں
أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾
پر ہرگز ظلم نہیں کیا کرتا۔ (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان سے پہلے لوگوں

[1] چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بنکر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے لوگوں کو لڑائی پر اُبھار رہا تھا یکایک فرشتوں کا لشکر دیکھ کر بھاگا۔ جب یہ لوگ مدینے آئے تو سراقہ کی مذمت کی اسنے قسم کھائی کہ میں تمہارے ساتھ نہ تھا اور لوگوں نے بھی کہا کہ یہ مدینہ سے باہر نہیں گیا مگر انکو یقین نہ ہوا۔ جب مسلمان ہوئے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا۔ ۱۲

[2] قیس بن ولید، حارث بن ربیعہ، علقمہ بن اُمیہ، عاص بن شیبہ وغیرہ مکہ میں مسلمان ہو گئے مگر اُنکے خیالات درست نہ ہونے پائے تھے کہ رسول اللہ نے ہجرت کی تو ان کے بزرگوں نے انہیں قید کیا اتنے میں بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہو لیئے۔ اور ارادہ یہ تھا کہ جو فریق زبردست ہوگا اس کی طرف ہولیں گے جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے کہ ان بے چاروں کو ان کے دین نے قربانی چڑھائی ہے ابھی تو ان کا وارا نیارا ہوا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا
کی سی ہے۔ جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں آ پکڑا۔ بیشک خدا زبردست اور
قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ
بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ سزا اس وجہ سے (دی گئی) کہ جب کوئی نعمت خدا
مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
کسی قوم کو دیتا ہے تو تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی حالت (نہ) بدلیں خدا بھی اسے نہیں
بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ
بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور
فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے بھی
رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ
ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈبو مارا اور (یہ)
فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ
سب کے سب ظالم تھے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک جانوروں ا؎
الدَّوَاۤبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا
میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اس کے) پھر ایمان نہیں لاتے۔ (اے رسول ۲؎)
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ
جن لوگوں سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر وہ لوگ اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾
ہیں اور پھر (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ تو اگر وہ لڑائی میں تمہارے

ا؎ اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہے اور ایک جگہ فرماتا ہے اولٰئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا یہ لوگ گویا جانور بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہیں کیونکہ جانوروں کو تو عقل ہی نہیں کہ اس سے کام لیں انکو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے۔۱۲

۲؎ بنی قریضہ یہودیوں نے رسولؐ سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت نہ کریں گے مگر بدر میں ہتھیاروں سے انکی مدد کی۔ جب باز پرس ہوئی تو کہنے لگے ہم بھول گئے تھے پھر جنگ خندق میں ابوسفیان کا ساتھ دیا ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ

ہتّھے چڑھ جائیں تو (ایسی سختی کرو کہ) تماشا دو کہ ان کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی تتر بتر کر دو جو ان کے پشت

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ

پر ہوں تاکہ یہ عبرت حاصل کریں ۔ اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت (عہد شکنی) کا خوف ہو تو تم بھی برابر

خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا

انکا عہد انکی طرف پھینک مارو (عہد شکن کے ساتھ عہد شکنی کرو) خدا ہرگز دغا بازوں کو دوست نہیں

يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ ع وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

٧ ع ٢

رکھتا ۔ اور کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ (مسلمانوں سے) آگے بڑھ نکلے (کیونکہ) وہ

سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا

ہرگز (مسلمانوں کو) ہرا نہیں سکتے ۔ اور (مسلمانو) ان کفار کے (مقابلہ کے) واسطے جہاں تک

اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ

تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑے سے (لڑائی کا) سامان مہیا کرو

بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ

اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اس کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی اپنی دھاک بٹھالو

لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن

جنہیں تم نہیں جانتے ہو ۔ مگر خدا تو ان کو جانتا ہے ۔ اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے

شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا

وہ تم پورا پورا بھر پاؤ گے اور تم پر کسی طرح ظلم نہیں کیا جائے گا ۔ اور اگر یہ کفار صلح کی طرف

تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ

مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو اور خدا پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) وہ

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾

بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے ۔ اور اگر وہ لوگ تمہیں فریب دینا چاہتے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ

تو (کچھ پروا نہیں) خدا تو تمہارے واسطے یقینی کافی ہے (اے رسولؐ) وہی تو وہ (خدا) ہے

اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

جس نے اپنی خاص ؎ مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی اور اسی نے ان مسلمانوں کے دلوں میں

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ

باہم ایسی الفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ

دلوں میں ایسی الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی تھا جس نے ان میں باہم الفت پیدا کی۔

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے رسولؐ تم کو بس خدا اور جو مومنین تمہارے ع

﴿۶۴﴾ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تابع فرمان ہیں کافی ہیں۔ اے رسولؐ تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو (وہ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ

گھبرائیں نہیں خدا ان سے وعدہ کرتا ہے کہ) اگر تم لوگوں میں کے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی

اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا

ہونگے تو دو سو (کافروں) پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

ہونگے تو ہزار (کافروں) پر غالب آ جائیں گے اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں۔

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اب خدا نے تم سے (اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف کر دی اور دیکھ لیا کہ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ

تم میں یقیناً کمزوری ہے۔ تو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے سو

؎ ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے:۔ قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللّٰہ انا وحدی لا شریک لی محمد عبدی و رسولی ایدته بعلیؑ وذٰلک قوله هو الذی ایدک بنصره وبالمؤمنین۔ کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں یکتا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے اسکی علیؑ سے مدد کی۔ اور یہی مطلب ھو الذی ایدک الآیۃ۔ کا ہے دیکھو درمنثور ص ۱۹۹ جلال الدین سیوطی جلد سوم سطر ۱۹ مطبوعہ مصر۔ اور یہی روایت ابن عدی و ابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے۔ اور کتاب زین الفتی میں بھی مذکور ہے ۱۲ - ۱۲ ۱۲

حضرت علیؑ کی مدد کی شہادت

عرش پر حضرت علیؑ کا نام

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ

ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے

صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ

(ایسے) ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے

يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٦٦﴾

اور (جنگ کی تکلیفوں کو) جھیل جانے والوں کا خدا ساتھی ہے - کوئی

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ

نبی جبتک کہ روئے زمین پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اس کے یہاں قیدیوں کا رہنا

يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا

مناسب نہیں - تم لوگ تو دنیا کے سازوسامان کے خواہاں ہو اور خدا (تمہارے لیئے) آخرت (کی

وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا

بھلائی) کا خواہاں ہے - اور خدا زبردست حکمت والا ہے - اور اگر خدا کی طرف سے پہلے ہی

كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ

(اس کی معافی کا) حکم نہ آچکا ہوتا تو جتنے جو (بدر کے قیدیوں کے چھوڑ دینے کا بدلہ) فدیہ لیا تھا اسکی سزا میں

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا

تمہیں بڑا عذاب نازل ہو کر رہتا - تو (خیر جو ہوا سو ہوا) اب تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا ہے اُسے

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا ع ۹ ۵

کھاؤ (وہ تمہارے لیئے) حلال طیب ہے - اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے - اے

النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ

رسول جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے کہدو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو

إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا

جو (مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر تمہیں عطا فرمائے گا -

منزل ۲

۱؎ ملا عبدالرزاق محدث حنبلی نے اپنی کتاب عز الدین میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی - دیکھو کشف الغمہ ۱۲

۲؎ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں رسولؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابوبکر نے کہا یہ لوگ آپکی قوم کے ہیں اور رشتہ دار ہیں انکو فدیہ لیکر چھوڑ دیجیئے حضرت حمزہ نے کہا یہ لوگ مشرکوں کے پیشوا ہیں انہوں نے آپکو شہر بدر کیا ہے انپر رحم مناسب نہیں حکم دیجیئے کہ سب کی گردن ماری جائے عباس کو میرے حوالہ کرو عقیل کو علیؑ کے علیٰ ہذا القیاس - اللہ رے جوش ایمان - سعد بن معاذ نے کہا ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے کوڑا رکھ کر آگ لگا دیجیئے - حضرت رسولؐ نے فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا یہ لوگ فدیہ دیں یا اسلام قبول کریں یا قتل کیئے جائیں - مگر کچھ اصحاب نے فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا اور کسی کو قتل نہ کیا دوسرے روز حضرت رسولؐ نے دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی طمع میں فدیہ لینے سے عذاب اتنا قریب تھا جیسے یہ درخت اسی بنا پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی - ۳؎ تمام قیدیوں سے چالیس چالیس اوقیہ سونے کا لیا اور حضرت عباس سے سو اوقیہ لو ایک اوقیہ سونے تین تولہ کا ہوتا ہے - کفار قریش کے ساتھ جب حضرت عباس بھی مکہ سے چلے تو سونے کے چالیس اوقیہ اپنے پاس رکھ لیئے تھے اور باقی مال کی اپنی بیوی سے وصیت کر آئے تھے غرض وہ سو اوقیہ تو مال غنیمت میں گئے جب فدیہ دینے کی باری آئی تو حضرت عقیل اور نوفل دربانی بر صفحہ ۲۹۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۷۰﴾

اور تمہیں بخش بھی دے گا ۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور اگر یہ لوگ تم سے

وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِن قَبْلُ

فریب کرنا چاہتے ہیں تو خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں) خدا نے انپر

فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۷۱﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

تمہیں قابو دیدیا اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے ۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ

ہجرت کی اور اپنے اپنے جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت

اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ

کرنے والوں کو) جگہ دی اور (ہر طرح) انکی خبر گیری کی یہی لوگ ایک دوسرے کے (باہم)

بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن

سرپرست و دوست ہیں ۔ اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو

وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ

انکی سرپرستی سے سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور اگر وہ دینی امر میں تم سے

فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ

مدد کے خواہاں ہوں تو تم پر (ان کی) مدد کرنی لازم و واجب ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ میں نہیں

بَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۷۲﴾

جنمیں اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا (سبکو) دیکھ رہا ہے ۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا

اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں ۔ اگر تم (اس طرح) مدد

تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿۷۳﴾

نہ کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد ہوگا

منزل ۲

(بقیہ از صفحہ ۲۹۵) بن حارث بن عبدالملک کا فدیہ بھی ان ہی سے مانگا گیا حضرت عباس نے کہا اے محمدؐ میں تو مسلمان ہو چکا تھا یہ کفار مجھے زبردستی لے آئے آپؐ نے فرمایا کچھ ہو آپ کے دل کا حال تو خدا جانتا ہے فدیہ دینا ہوگا۔ عباس نے کہا اچھا تو میرے اوقیہ مسلمانوں نے لے لیئے ہیں انہی کو فدیہ سمجھو۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو مالِ غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں ہو سکتا عباس بھلے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اس بڑھاپے میں دروازے دروازے بھیک مانگے آپؐ نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی بیوی کے سپرد کر آئے تھے۔ عباس بولے میں تو اس کام کو بہت پوشیدہ کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم نہیں تمہیں کیونکر معلوم ہوا آپؐ نے فرمایا مجھے خدا نے بتایا یہ سنکر حضرت عباس کو آپؐ کی سچائی کا یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے۔ پھر مکہ سے مال لاکر فدیہ ادا کیا۔ ۱۲ ؎ چونکہ فدیہ لینے پر عتاب آیا تھا اسوجہ سے بعض اصحاب کو اس کا حصہ لینے میں تامل ہوا اسوقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲ ؎ اکثر جہاں کہیں سے مال آیا تو حضرت رسولؐ نے حضرت عباس سے فرمایا اے چچا چادر بچھایئے اور جتنا جی چاہے لیجیئے۔ یہ وہ وعدہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا تھا ”کہ اگر تمہارے دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا کرے گا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

؎ جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو مہاجرین و انصار میں باہم ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوئے جب آیہ اولوالارحام نازل ہوا تو یہ وراثت موقوف ہوئی۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لڑے بھڑے اور جن

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) ہر طرح کی خبرگیری کی یہی لوگ

حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ

سچے ایماندار ہیں۔ انہی کے واسطے مغفرت اور عزت و آبرو والی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے (صلح

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ

حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ لوگ بھی

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

تمہی میں سے ہیں اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کے

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

(بہ نسبت اوروں کے) زیادہ حقدار ہیں۔ بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ اٰخِرُ مَا نَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ لَقَدْ جَآءَكُمْ غَيْرَ الْاٰيَتَيْنِ قِيْلَ الْعَصْرِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ توبہ [1] مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(اے مسلمانو تم) جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا اب خدا اور اس کے رسول

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

کی طرف سے ان سے (ایکدم) بیزاری ہے۔ تو اے مشرکو) بس تم چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب)

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

تو (چین سے بیٹھ) رہو (زمین میں سیر و سیاحت کر لو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر

مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

سکتے اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کر کے رہے گا۔ اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے

منزل ۲

[1] یہ آیت اور اس کے قبل کی آیت بھی مہاجرین و انصار کی تعریف میں نازل ہوئی ہے اور اس میں شک بھی نہیں کہ ان میں سے اکثر ایسے ہی تھے اور بعض تو اولیا کاملین سے تھے۔ مگر کچھ ایسے بھی تھے جو رسول اللہ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور آل رسول سے بری طرح پیش آئے اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ چار یا پانچ کے سوا کوئی اچھا نہ تھا اسکا مطلب یہ ہے کہ اپنے جان و مال آبرو عزت کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے اہلبیت کا ساتھ دینے والے چار پانچ تھے ورنہ بہت سے لوگ اصحاب رسول سے خوش صفت اور صاحب ایمان تھے مگر آبرو یا جان و مال یا اولاد کے خوف سے کچھ بول نہ سکتے تھے اور جب موقع خالی پاتے تو بولتے بھی تھے۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] اس سورہ کے بعض اخلاقی تمدنی نتیجے یہ ہیں: حضرت علیؑ کی فضیلت، مشرکین سے بیزاری، جو مشرکین عہد نہ توڑیں تم بھی باقی رکھو، مشرکین تم سے پناہ مانگیں تو دو، سب مومنین بھائی بھائی ہیں، کفار کے پیشواؤں سے لڑو، خانہ کعبہ کی آبادی مشرک کا کام نہیں، حضرت علیؑ طلحہ عباس کے مناظرہ کا فیصلہ، جنگ حنین کا قصہ، غرور کی برائی، مشرک نجس العین ہیں، حضرت مہدیؑ کی نسبت پیشینگوئی، زکوٰۃ نہ دینے کی مذمت، ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں، حرمت کے چار مہینے ہیں، جنگ تبوک کا قصہ، غار ثور کی حالت، حضرت علیؑ کی بیت، خوارج کی نسبت پیشینگوئی،

منافقین کے تذکرے، مومنین... عبد اللہ بن ابی کی (باقی بر صفحہ ۲۹۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ

حج اکبر کے دن (تم) لوگوں کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن

(اور الگ) ہے تو (مشرکو) اگر تم لوگوں نے (اب بھی) توبہ کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ

تم لوگوں نے (اس سے بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔ اور جن لوگوں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٣ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم

کفر اختیار کیا انکو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ مگر (ہاں) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیمان

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا

کیا تھا پھر ان لوگوں نے بھی کچھ تم سے (وفاء عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی

عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ

مدد کی تو ان کے عہد و پیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کر دو خدا پرہیزگاروں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٤ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ

کو یقیناً دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَ

جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کرو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کو قید کرو اور

خُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

ہر گھات کی جگہ میں ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا

آئیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (ان سے تعرض

سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥ وَإِنْ أَحَدٌ

نہ کرو) بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ) اگر مشرکین میں سے

منزل ۲

(بقیہ از صفحہ ۲۹۷) نماز جنازہ، صحرائی گنٹے کافر ہیں، بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں، سابقین اولین، اوس وغیرہ کا قصہ، مسجد حرام کا قصہ، مسجد قبا کی مدح، مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں، کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ، صادقین کون ہیں، علم دین سیکھنے کا حکم، رسولؐ کی مدح و ثنا وغیرہ۔۱۲ ۳ بعض احادیث میں ہے کہ چونکہ بسم اللہ میں امانی و رحمت ہے اور اس سورۃ میں کفار پر غضب و لعنت کی آیتیں ہیں اس وجہ سے اس میں بسم اللہ نہیں ہے اور نہ کہنا چاہیئے۔۱۲ ۴ حضرت رسولؐ نے اس سورۃ کے شروع کی دس آیتیں حضرت ابوبکر کو دیں اور کچھ آدمیوں کو ساتھ کر کے حکم دیا کہ مکہ میں جا کر کفار و مشرکین کے مجمع عام میں پڑھ کر سنا دو۔ حضرت ابوبکر روانہ ہوئے اس کے بعد حضرت جبرائیلؑ یہ حکم خدا لیکر آئے کہ یہ ہر ایک شخص کا کام نہیں اسکے لیے یا تو تم خود جاؤ یا جو شخص تم سے ہو اسکو بھیجو۔ آپؐ نے فوراً حضرت علیؑ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ان آیتوں کو ابوبکر سے لیکر تم خود پڑھ کر سنا دو اور ابوبکر کو واپس کر دو۔ حضرت ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے بارے کوئی حکم آیا فرمایا نہیں بلکہ ایسا حکم آیا۔ غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور جمرۂ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا لوگو میں رسولِ خدا کا رسولؐ ہوں اسکے بعد بہت بیباکی سے وہ آیتیں پڑھ دیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۰۹، مطبوعہ مصر۔ اور اس کے تمام شیعہ سنی بالاتفاق قائل ہیں اور کسی کو اختلاف نہیں چنانچہ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی تعریفاً جناب امیر کی مدح میں لکھتے ہیں ولا کان منزولا عنه براءة ولا فی صلوٰة ام فیها مؤخرا۔ اور تفسیر معالم التنزیل، درمنثور، مسند امام احمد بن حنبل اور تفسیر کوشی، ترمذی، نسائی، دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں بھی یہ روایت مندرج ہے۔۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب (باقی برصفحہ ۲۹۹)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

لہ کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام سن لے ۔ پھر

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اسے اس کے امن کی جگہ واپس پہنچا دو ۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ ناداں ہیں ۔ (جب

ع ٦ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ

٧ مشرکین (نے خود عہد شکنی کی تو ان) کا کوئی عہد و پیمان خدا کے نزدیک اور اس کے رسول کے

اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ

نزدیک کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے خانہ کعبہ کے پاس معاہدہ کیا تھا تو

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں تو تم بھی ان سے (اپنا عہد) قائم رکھو بیشک

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَاِنْ

خدا (بد عہدی سے) پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ (ان کا عہد) کیونکر (رہ سکتا ہے) جب

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

(انکی یہ حالت ہے) کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ کریں گے اور نہ اپنے قول و

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

قرار کا ۔ یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی (دجمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ انکے دل نہیں مانتے اور ان میں

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کے بہتیرے تو بد چلن ہیں ۔ اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیاوی

قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

فائدے) حاصل کر کے (لوگوں کو) اس کی راہ سے روک دیا ۔ بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے بہت ہی

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا

برا ہے ۔ یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ قول و قرار کا

اگر مشرک بھی پناہ مانگے تو پناہ دو

(بقیہ از صفحہ ٢٩٨) جمعہ کے دن حج ہو تو حج اکبر کہتے ہیں مگر شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں بلکہ ہر حج حج اکبر ہے کیونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں اور چونکہ اس سال تمام مشرکین اور چند مسلمانوں نے حج کیا تھا اور بڑا مجمع تھا اس وجہ سے حج اکبر کہا کیونکہ اس سال کے بعد مشرکین نے حج کرنا چھوڑ دیا ۔ ١٢

لہ سبحان اللہ کیا رحم و کرم ہے اور کیسی اچھی تعلیم ہے کہ اگر مشرک بھی تمہارے پناہ میں آ جائے تو اسے پناہ دو، اور بحفاظت اس کے گھر تک پہنچا دو تاکہ تم کو کوئی خائن یا دغاباز نہ کہے ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ⑩ فَإِن تَابُوا

اور (واقعی) یہی لوگ زیادتی کرتے ہیں۔ تو اگر (اب بھی شرک سے) توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي

اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو واقف کار لوگوں

الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ⑪ وَ

کے واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ اور اگر یہ لوگ عہد کر چکنے کے بعد

إِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا

اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو طعنہ دیں تو تم کفر کے سربر آوردہ

فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا

لوگوں سے خوب لڑائی کرو ۱؎ ان کی قسموں کا ہرگز کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ

أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ⑫ أَلَا تُقَاتِلُونَ

(اپنی شرارت سے) باز آئیں۔ (مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے

قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ

جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسولؐ کا نکال باہر کرنا (اپنے دل میں) ٹھان لیا

وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ

تھا اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں ہی نے شروع کی تھی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔

أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ⑬

تو اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ان سے کہیں بڑھ کر تمہارے ڈرنے کے قابل ہے ان سے بخوف و خطر لڑو

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ

خدا تمہارے ہاتھوں سے ان کی سزا کرے گا۔ اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر فتح عطا کرے گا

يَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ⑭

اور ایماندار لوگوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا اور ان مومنین کے دل کی کدورتیں جو (کفار سے پہنچی ہیں) دفع

۱؎ ابن عباس سے مروی ہے کہ آئمہ کفر سے ابوسفیان حارث سہیل اور عکرمہ مراد ہیں اور حذیفہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور ان سے ایک ولی خدا لڑے گا۔ اسی بنا پر جنگ جمل میں حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، اور فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم ناکثین بیعت کے توڑنے والوں، اہل جمل اور قاسطین ظلم کرنیوالوں اہل صفین اور مارقین خوارج اہل نہروان سے جنگ کروگے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ

دفع کردے گا اور خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور خدا بڑا واقف کار (اور)

يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا

حکمت والا ہے ۔ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ گے

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں سے (راہ خدا میں) جہاد کرتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ

اور خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ

بھی تم کرتے ہو خدا اس سے بھی باخبر ہے ۔ مشرکین لہ کا یہ کام نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا خود

يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ

اقرار کرتے ہیں تو خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا کرایا

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

سب اکارت ہوا ۔ اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ۔ خدا کی مسجدوں کو بس صرف

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وہی شخص (جاکر) آباد کرسکتا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نماز

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ

پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور) کسی سے نہ ڈرے تو

اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے ۔ کیا تم نے لوگوں نے

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ

حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی آبادی کو اس شخص کے ہمسر بنا دیا ہی

منزل ۲

لہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عباسؓ وغیرہ جنگ بدر میں مقید ہو کر آئے تو اور مومنین نے دوسرے قیدیوں کی اور حضرت علیؑ نے حضرت عباس کی سرزنش کی کہ تم نے قطع رحم کیا اور اپنے بھتیجے سے یہاں لڑنے آئے اس پر حضرت عباس بولے تم ہماری برائیوں کو گنتے ہو اور نیکیوں کو خیال نہیں کرتے آپ نے پوچھا نیکیاں کیا ہیں کہنے لگے ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے خانہ کعبہ کی تعظیم کرتے حاجیوں کو پانی پلاتے قیدیوں کو چھڑاتے ہیں۔ اسکے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۲ سہ ایک دفعہ حضرت عباس اور حضرت طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے اور ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ رہا تھا طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ خانہ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے گویا میں اس کا مالک ہوں حضرت عباس بولے میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں اتنے میں حضرت علیؑ کا گذر ہوا آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام عالم سے پہلے رسولؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایمان لایا خدا کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ یہ تینوں جھگڑتے ہوئے حضرت رسولؐ کی خدمت میں پہنچے اور فیصلہ کے خواستگار ہوئے اسوقت یہ آیت اجعلتم سے اجر عظیم تک نازل ہوئی اور خدا نے سمجھا دیا کہ حضرت علیؑ سب سے افضل ہیں۔ دیکھو تفسیر درّ منثور جلد ۳ صفحہ ۲۱۹ سطر ۱ ۔ اور اس روایت کو اور بہت سے لوگوں نے مثل واحدی وغیرہ کے نقل کیا ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ

جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا خدا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا

کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کی ہدایت

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نہیں کرتا ہے ۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور (خدا کے لیے)

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

ہجرت اختیار کی اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا وہ

اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

لوگ خدا کے نزدیک درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں ۔ اور یہی لوگ (اعلیٰ درجہ پر) فائز ہونے

الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ

والے ہیں ۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے (ہرے بھرے)

رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾

باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جس میں ان کے لیے دائمی عیش (و آرام) ہوگا ، اور یہ لوگ ان باغوں میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے ۔ بیشک خدا کے پاس تو بڑا اجر (وثواب) ہے ۔ اے ایماندارو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ

اگر تمہارے (ماں) باپ اور تمہارے (بہن) بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر

اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَ

کو ترجیح دیتے ہیں تو تم ان کو (اپنا) خیرخواہ نہ سمجھو اور تم میں جو شخص

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

ان سے الفت رکھے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں ۔ (اے رسولؐ) تم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَ

کہدو [1] کہ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیویاں

أَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا

اور تمہارے کنبہ والے اور وہ مال جو تم نے کماکے رکھ چھوڑے ہیں اور وہ تجارت

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا

کہ جسکے مندا پڑ جانے کا تمہیں اندیشہ ہے اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي

اگر تمہیں خدا سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز

سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ

ہیں تو تم ذرا ٹھہرو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (عذاب) موجود کرے اور خدا نافرمان لوگوں کی

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ

ہدایت نہیں کرتا۔ (مسلمانو) خدا نے تمہاری بہتیرے مقامات پر (غیبی) امداد کی اور

فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ

(خاصکر) جنگ حنین [2] کے دن جب تمہیں اپنی کثرت (تعداد) نے مغرور کر دیا تھا

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ

پھر وہ کثرت تمہیں کچھ بھی کام نہ آئی اور (تم ایسے گھبرائے کہ) زمین باوجود اس وسعت

الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ﴿٢٥﴾

کے تم پر تنگ ہو گئی تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تب خدا نے اپنے رسول

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى

پر اور مومنین پر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (رسول کی خاطر سے)

الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَ

فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور کفار پر عذاب نازل

---

[1] یہ حکم اگرچہ ابتدا میں مسلمانوں پر بہت شاق ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی مستحکم نہ ہوتی اور آخر یہی ہوا کہ چند ہی روز میں مسلمان ثابت قدم رہے اور تھوڑے دنوں تکلیف اٹھائی کہ پھر گروہ کے گروہ کفار مسلمان ہو گئے۔

[2] مکہ اور طائف کے درمیان ایک میدان کا نام حنین ہے فتح مکہ کے بعد حضرت رسول کو یہ خبر ملی کہ ہوازن و ثقیف کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں آپ نے بھی دس ہزار مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر انپر چڑھائی کی کفار کی طرف عورتوں بچوں اسباب جانوروں کے علاوہ لڑنے والے چار ہزار آدمی تھے

ع ٣/٨ ٩

اور انکا سردار مالک بن عوف نضری تھا حضرت ابو بکر کو اپنی کثرت کفار کی قلت پر بڑا غرہ تھا کہ یہاں تو ہماری فتح یقینی ہے مگر یہ غرہ تھا توکل کے خلاف۔ خدا کو برا معلوم ہوا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جب دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا تو کفار کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمان لوٹ میں مشغول ہوئے اس پر کفار کو غیرت آئی ایک نے دوسرے کو کہا جاتے کہاں ہو تمہاری عورتوں کو مسلمان قید کر رہے ہیں اور پھر کیسے چھوڑ دیئے جائینگے سب ایکبارگی پلٹ پڑے مسلمان لوٹ میں مشغول تھے اچانک جو انپر حملہ ہو گیا تو گھبرا گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے صرف دس آدمی حضرت رسول کے پاس رہ گئے تھے حضرت علی، عباس، ابو سفیان، نوفل، فضل بن عباس، ربیعہ، عبداللہ بن زبیر، عتبہ، معتب پسران ابو لہب، ایمن۔ حضرت علی حضرت رسول کے آگے آگے علم لیئے جہاد کر رہے تھے اور فضل و عباس داہنے بائیں تھے رسول اللہ بھاگنے والوں کو بہتیرا پکارتے رہ گئے مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ آخر حضرت عباس جو ایک بہت بلند آواز آدمی تھے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور حکم رسول سے آواز دینی (باقی برصفحہ ٣٠٤)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَذَابَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ (٢٦)
فرمایا اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر اس کے بعد خدا جس کی چاہے
ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ
توبہ قبول کرے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (٢٧) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا
اے ایماندارو مشرکین تو نرے نجس ہیں تو اب وہ اس سال کے
الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
بعد مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کے پاس پھر نہ پھٹکنے پائیں اور اگر تم (ان کے) وہاں سے
عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
جدا ہونے میں) فقرو فاقہ سے ڈرتے ہو تو عنقریب ہی خدا
يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
تم کو اگر چاہے گا تو اپنے فضل (وکرم) سے غنی کر دے گا۔ بیشک خدا
عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٢٨) قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی پر
بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ
ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ خدا اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ
چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں ان لوگوں
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ
سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ ذلیل ہو کر (اپنے ہاتھ سے جزیہ
عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (٢٩) وَقَالَتِ الْيَهُودُ
دیں۔ یہود تو یہ کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور

منزل ۲

(بقیہ صفحہ ۳۰۳) شروع کی اے خدا کے بندو اے او بیعت رضوان کے کرنے والو اے سورۂ بقر کے اصحابو اے کہاں جاتے ہو مسلمانو یہاں تنہا میں ہوں پھر جان نثار دوڑ پڑے اور بیعت کا خیال کر کر عرض کی آواز سنتے ہی سب لبیک کہتے ہوئے رسول اللہ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی اور انہیں بد حواس کیا فرشتے بھی مدد کو آموجود ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور چھ ہزار عورتیں بچے اور مرد قیدی چوبیس ہزار اونٹ چار ہزار گائیں اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں غنیمت میں ہاتھ لگے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) اس جنگ کے بعد کچھ حضرت رسول کی خدمت میں آکر مسلمان ہوگئے تو آپ سے عرض کی خدا آپ سب لوگوں سے افضل و بہتر و نیک ہیں ہماری عورتیں بچے لوٹ میں آگئے ہیں انہیں رہا فرمائیے۔ آپ نے پوچھا کیا تم اپنے مال بھی چاہتے ہو عرض کی نہیں۔ آپ نے سفارش کی اور تمام مجاہدین سے ان کے بال بچے واپس کرا دیئے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۲۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین کتے سؤر کی طرح نجس العین ہیں اور یہی امام حسن کا بھی قول ہے دیکھو تفسیر بیضاوی جلد ا صفحہ ۲۸۸ اور تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۹ مطبوعہ مصر اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ آیت مشرکین کے نجس العین ہونے کی نص صریح ہے اور اسپر صاف دلالت کرتی ہے کہ مشرکین نجس ہیں اور مسلمان نجس نہیں ہیں مگر کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے کہ مشرک تو طاہر ہے اور مسلمان حالت جنابت و حدث میں نجس ہے اور مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہے اور مسلمانوں کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے اور یہ ایک بہت ہی عجیب و غریب بات ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۳۰۷ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مشرکین کو صرف مسجد میں جانے سے روکا ہے اور چیزیں ان کی نجس نہیں بلکہ جس طرح یہاں بولا جاتا ہے کہ دیکھو یہ نجس ہے اسکو ہاتھ نہ لگانا اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ صرف ہاتھ نہ لگانا۔ بلکہ تمام مصارف کی ممانعت نکلتی ہے اسطرح یہاں بھی سمجھو ۵ جب مشرکین کی نجاست اور مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان گھبرائے اور حضرت سے عرض کی جب وہ لوگ حج میں نہ آئیں گے اور غلہ نہ لائیں گے تو ہماری تجارت جاتی رہے گی اور ہم تنگی میں ہوں گے ... آیت نازل ہوئی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri

منزل ٢

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ

نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (عیسیٰؑ) خدا کے بیٹے ہیں یہ تو ان کی بات ہے اور (وہ بھی خود) ان ہی کے

اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ

منہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کی سی باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے (گزر چکے) ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى

خدا ان کو قتل (نہس نہس) کرے (دیکھو تو) کہاں (سے کہاں) بھٹکے جا رہے ہیں۔

يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا

ان لوگوں نے تو اپنے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں ؎ کو اور اپنے زاہدوں کو اور مریمؑ کے بیٹے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

مسیحؑ کو اپنا پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انہیں سوا اسکے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ خدائے

لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

یکتا کی عبادت کریں۔ اس کے سوا (اور) کوئی قابل پرستش نہیں۔ جس چیز کو یہ لوگ اس کا شریک بناتے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

دیں اور خدا اس کے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر ہی کے رہے اگرچہ کفار برا مانیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

وہی تو (وہ خدا) ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے)

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا

بھیجا تاکہ اس کو تمام ؎ دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ اے ایماندارو اس میں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ) کے بہتیرے عالم زاہد لوگوں کے مال ناحق (ناحق) چکھ

؎ اس زمانے کے بہتیرے مسلمانوں کی حالت یہی ہے کہ خدا اور رسولؐ اور انکے سچے خلفا کو چھوڑ کر خدا جانے کس کس کو پوجنے لگے۔ انکو اس آیت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے ١٢

؎ یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعد بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدی ہیں جو اولادِ حضرت فاطمہؑ سے ہونگے۔ اور اس کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور درّ منثور وغیرہ میں سعید ابن منصورؒ اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ اسی وقت ہوگا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیئے سے نڈر ہوگی اور گائے شیر سے بیخوف اور انسان سانپ سے مطمئن نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہوگی اور نہ اس زمانہ میں جزیہ کا گزر ہوگا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائے گی سؤر مار ڈالے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے دیکھو تفسیر درّ منثور جلد ٣ صفحہ ٢٣١ سطر ٢٥، ٢٩۔ تفسیر کبیر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخر الزمان حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے

١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ

جلتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی لہ

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ط وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

جمع کرتے جاتے ہیں اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اسے رسولؐ)

وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾

ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن وہ (سونا چاندی) جہنم

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ

ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جسے

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

تم نے اپنے لیئے (دنیا میں) جمع کر کے رکھا تھا تو (اب) اپنے جمع کیئے کا مزہ چکھو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا

عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ

نے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب (لوح محفوظ) میں مہینوں

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط

کی گنتی بارہ مہینے ہے ان میں سے چار مہینے (ادب و حرمت) کے ہیں۔ یہی دین سیدھی راہ ہے

ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ

تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اوپر (کشت و خون کر کے) ظلم نہ کرو اور مشرکین جس طرح تم سے سب کے

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً

سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو۔ اور یہ جان لو کہ

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۶﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ

خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ مہینوں ۲ کا آگے پیچھے کر دینا بھی

زکوٰۃ نہ دینے والے مال جمع کرنے والوں کی مذمت

لہ اس میں اگرچہ زکوٰۃ کی تصریح نہیں ہے مگر بظاہر مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذمت انہی لوگوں کی ہے جو مال تو جمع کریں اور زکوٰۃ و خمس نہ دیں اس کی مذمت میں ایک آیت قبل میں گزر چکی ہے دیکھو ص ۱۱۵ آیت ۱۸۰ سورۃ آل عمران - ۱۲ ۱۲ ۱۲

ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں

۲ قمری مہینے تو فصل کے مطابق ہوتے ہیں وہی مہینہ کبھی گرمی میں ہے کبھی جاڑے میں مشرکین جب حرمت کے مہینے لڑائی کے دنوں میں پڑ جاتے تو انہیں کچھ گھٹا بڑھا دیتے اسی کی اس آیت میں ممانعت ہے - ۱۲ ۱۲ ۱۲

حرمت کے چار مہینے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں ایک برس تو اسی

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

ایک مہینہ کو حلال سمجھ لیتے ہیں ـ اور دوسرے سال اسی مہینہ کو حرام کہتے ہیں تاکہ خدا نے جو (چار

اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ

مہینے) حرام کیئے ہیں انکی گنتی ہی پوری کر لیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کر لیں ـ انکے برے (اعمال)

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کارستانیاں انہیں بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور خدا کافر لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ـ اے ایماندارو

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لیئے) نکلو تو تم لدھڑ ہو کے

اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو ـ کیا تم آخرت کے بہ نسبت دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو

مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

پسند کرتے ہو ـ تو (سمجھ لو کہ) دنیا دی زندگی کا ساز و سامان آخرت کے (عیش و آرام کے) مقابلے

إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ

میں بہت ہی تھوڑا ہے ـ اگر (اب بھی) تم نہ نکلو گے تو خدا تم پر دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ

(خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمہارے بدلے کسی دوسری قوم کو لے آئے گا ـ اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

نہیں سکتے ـ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ـ اگر تم اس رسولؐ کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پرواہ نہیں خدا

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

مددگار ہے) اس نے تو اپنے رسولؐ کی اس وقت (مدد) کی جب اس کو

لـ جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے مال تجارت لے کر مدینہ میں آئے ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرتؐ کے مقابلہ کے واسطے جمع کیا ہے اور وہ حمص تک آپہنچا ہے یہ سنتے ہی آپؐ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کے لیئے بلا بھیجا مگر چونکہ اسوقت گرمی کی شدت تھی کی پریشانی مسافت کی دوری اپنی قلت مد مقابل کی کثرت تھی، خرمے کی تیاری کا وقت تھا ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی ـ ۱۲

ع ۸ / ۱۱

جنگ تبوک کی تیاری کا حکم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

کفار (مکہ) نے (گھر سے) نکال باہر کیا (اسوقت صرف) دو آدمی تھے (اور) دوسرے (رسول) تھے جب وہ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ

دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو (اسکی گھبراہٹ پر) سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں خدا یقیناً ہمارے

اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

ساتھ ہے تو خدا نے انپر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر سے ان کی مدد کی

السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

جنکو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا نے کافروں کی بات نیچی کر دکھائی۔ اور خدا ہی کا بول بالا ہے۔ اور خدا تو غالب

حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

حکمت والا ہے۔ (مسلمانو) تم ہلکے پھلکے (رہتے) ہو یا بھاری بھر کم (مسلح) (بہرحال جب تم کو حکم

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

دیا جائے تو فوراً) چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم کچھ

تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا

جانتے ہو تو (سمجھ لو کہ) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (اے رسول) اگر سر دست فائدہ اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً

لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَ

یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر انپر مسافت کی مشقت طولانی ہوگئی۔ اور (اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو گے تو)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ

یہ لوگ فوراً خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی ضرور تم لوگوں کے ساتھ ہی چل کھڑے

يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾

ہوتے (یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جان آپ ہلاک کیئے ڈالتے ہیں اور خدا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بیشک

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

جھوٹے ہیں۔ (اے رسول) خدا تم سے درگزر فرمائے تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی

منزل ۲

ل؎ جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپ کے قتل کا حتمی ارادہ کر لیا تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علی کو رکھ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے مکہ کو خیرباد کہا اور ہجرت کی سب سے پہلے ایک غار میں جا چھپے یہ کوئی گڑھا نہیں ہے بلکہ جبل ثور جو مکہ معظمہ سے داہنی جانب دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے اسکی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کی طرح اندر سے خالی ایک گول پتھر ہے اسی میں ایک طرف سے قدرتی ایک دروازہ بھی تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا اسی مختصر دروازہ سے حضرت رسول و ابوبکر اسکے اندر پہنچے اور اسکے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ ایک پست قد آدمی کھڑا ہو سکے۔ اور خدا نے فوراً ہی اس کے دروازہ پر ببول کا غار اور درخت اگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا کبوتر نے انڈے بھی دے لیئے جس سے کفار کو کسی طرح آپ کے اندر ہونیکا وہم بھی نہ ہوا اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے اس میں دوسرا دروازہ بھی بنا لیا ہے جس سے لوگ آتے جاتے ہیں غرض عامر بن فہیرا اپنی گوسفندوں کو وہاں مکہ سے چرانے لاتا اور دونوں انکا دودھ پی لیتے۔ اسی طرح تین ۳ روز گزرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا تو حضرت علی سواریاں اور راہبر لیکر انکو حاضر ہوئے اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لیکر مدینہ روانہ ہوئے دیکھو در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۰ سطر ۱۶ تا ۱۲ ۱۲

۲؎ درمیان میں مثال کے طور پر ہجرت کے قصہ کا بیان آگیا تھا اب پھر جنگ تبوک ہی کا تذکرہ ہے ۱۲ ۳؎ چونکہ منافقین کی دلی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سفر تبوک نہ پیش آئے اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں بناتے چنانچہ جب حضرت رسول چلنے پر تیار ہوئے تو یہ لوگ کہنے لگے تبوک تو یہاں سے بہت دور سرحد روم کے قریب ہے جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے مدینہ خالی ہو جائے گا تو ہم لوگ خوب انکے گھر لوٹیں گے ان کی

(باقی ص ۳۰۹ پر)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا

تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر سچ بولنے والے (الگ) ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو (الگ) معلوم

يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

کر لیتے۔ (اے رسولؐ) جو لوگ (دل سے) خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مال سے

الْاٰخِرِ أَنْ يُّجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَ

اور اپنی جانوں سے جہاد (نہ) کرنے کی اجازت مانگنے کے نہیں۔ (بلکہ وہ خود جائیں گے) اور خدا

اللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے۔ (پیچھے رہ جانے کی) اجازت تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو خدا

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ

اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں

قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ

تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں۔ (کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں)۔ اور اگر یہ لوگ (گھر سے)

أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ

نکلنے کی ٹھان لیتے تو (کچھ نہ کچھ) سامان تو کرتے مگر (بات یہ ہے کہ) خدا نے ان کے ساتھ بھیجنے کو ناپسند

اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ

کیا تو انکو کاہل بنا دیا اور (گویا) ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے (مکھی مارتے) رہو اگر یہ

الْقٰعِدِينَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا

لوگ تم میں مل کر نکلتے بھی تو بس تم میں فساد ہی کو برپا کر دیتے اور تمہارے حق میں فتنہ انگیزی

خَبَالًا وَّلَأَوْضَعُوا خِلٰلَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ

کی غرض سے تمہارے درمیان (ادھر ادھر) گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں سے ان کے جاسوس

وَفِيكُمْ سَمّٰعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٤٧﴾

بھی ہیں (جو تمہاری اُن سے بیان کرتے ہیں)۔ اور خدا شریروں سے خوب واقف ہے۔ (اے رسولؐ)

منزل ۲

(بقیہ صفحہ سابق نمبر ۳۰۸)

عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں گے۔ خدا نے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ آپؐ کو مطلع کر دیا۔ آپؐ نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیئے حکم ہوا وہاں جنگ کی نوبت نہ آئے گی صلح ہو جائے گی تم اپنا نائب علیؑ کو کر کے چلے جاؤ، اور اہلبیت، محراب، منبر کو اس کے سپرد کر دو۔ غرض آپؐ جب یہ تدبیر کر کے روانہ ہوئے تو انکو دوسرا شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے چونکہ رسولؐ علیؑ سے ناراض تھے اس وجہ سے جنگ میں نہیں لے گئے اور عورتوں بچوں میں چھوڑ گئے جب حضرت علیؑ نے یہ جملہ سنا تو بہت شاق ہوا اور مسلح ہو کر بڑھتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا عرض کی منافقین کے طعنوں نے چھڑایا۔ آپؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے وصی، وزیر اور خلیفہ بنو۔ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے، تمہارا خون میرا خون ہے۔ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ مجھ سے تم کو وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ

اس میں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے[1] فساد ڈالنا چاہا تھا اور تمہارے بہت سی باتیں الٹ پلٹ

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

کیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا اور انکو ناگوار ہوتا ہی رہا۔ اور ان لوگوں میں سے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

بعض ایسے بھی ہیں جو صاف کہتے ہیں کہ مجھے تو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے بلا میں نہ پھنسائیے

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ

(اے رسولؐ) آگاہ ہو کہ یہ لوگ خود بلا میں (اوندھے منہ) گر پڑے۔ اور جہنم تو کافروں کو یقیناً گھیرے ہوئے ہی ہے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ

تم کو کوئی فائدہ[2] پہنچا تو انکو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ

تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ

(اسی وجہ سے) ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور (یہ کہہ کر) خوش (تمہارے پاس سے

قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا

اٹھ کر) واپس لوٹتے ہیں (اے رسولؐ) تم کہدو کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی مگر وہی

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

جو خدا نے ہمارے لیئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے۔ اور ایمانداروں کو چاہیئے بھی کہ خدا ہی

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى

پر بھروسہ رکھیں۔ (اے رسولؐ) تم (منافقوں سے) کہدو کہ تم تو ہمارے واسطے (فتح یا شہادت) دو

الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ

بھلائیوں میں سے ایک کے (خواہ مخواہ) منتظر ہی ہو اور ہم تمہارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ

(خاص) اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی

[1] کہ جنگِ احد میں بھاگ نکلے اور جنگِ خندق میں یہ آواز لگا دی: یا اهل يثرب لا مقام لكم بها ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد غنیمت ہے اور مصیبت سے شکست و بلا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تربصون ﴿٥٢﴾ قل انفقوا طوعا او كرها لن يتقبل

تمہارے ساتھ (ساتھ) انتظار کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری سے

منكم انكم كنتم قوما فسقين ﴿٥٣﴾ وما منعهم ان

تمہاری خیرات تو کبھی قبول کی نہیں جائے گی تم تو یقیناً بدکار لوگ ہو۔ اور ان کی خیرات کے قبول کیئے جانے

تقبل منهم نفقتهم الا انهم كفروا بالله وبرسوله

میں اور کوئی وجہ مانع نہیں مگر یہی کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اور نماز کو آتے

ولا ياتون الصلوة الا وهم كسالى ولا ينفقون

بھی ہیں تو الکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو بددلی سے۔ (اے

الا وهم كرهون ﴿٥٤﴾ فلا تعجبك اموالهم ولا

رسولؐ) تم کو نہ تو ان کے مال حیرت میں ڈالیں اور نہ ان کی اولاد (کیونکہ) خدا تو یہ

اولادهم انما يريد الله ليعذبهم بها في الحيوة

چاہتا ہے کہ ان کو آل و مال کی وجہ سے دُنیا کی (چندروزہ) زندگی (ہی) میں مبتلائے عذاب

الدنيا وتزهق انفسهم وهم كفرون ﴿٥٥﴾ ويحلفون

کرے اور جب ان کی جانیں نکلیں تب بھی وہ کافر (کے کافر ہی) رہیں۔ اور (مسلمانو) یہ لوگ تو خدا

بالله انهم لمنكم وما هم منكم ولكنهم قوم

کی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تم میں ہی کے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ تم میں کے نہیں ہیں۔ مگر ہیں یہ لوگ بزدلے

يفرقون ﴿٥٦﴾ لو يجدون ملجا او مغرت او مدخلا

کہ اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا چھپنے کے لیئے غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پا جائیں تو

لولوا اليه وهم يجمحون ﴿٥٧﴾ ومنهم من يلمزك

اسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔ (اے رسولؐ) ان میں سے کچھ تو ایسے لہ بھی ہیں جو تمہیں خیرات

في الصدقت فان اعطوا منها رضوا وان لم

(کی تقسیم) میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں پھر اگر ان میں سے انہیں کچھ (معقول مقدار) دے دیا گیا

منزل ٢

لہ بخاری' نسائی' ابن منذر' ابن جریر' ابن ابی حاتم' ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ حضرت رسولؐ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ہرقوص بن زہیر ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپؐ کے سامنے آکر گستاخانہ کہنے لگا یا رسول اللہ ذرا انصاف کیجیئے انصاف۔ آپؐ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر بولے اجازت ہو تو ابھی اسکی گردن اڑادوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اسے چھوڑدو۔ اسکے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص انکے ساتھ اپنی نماز و روزہ کو ذلیل سمجھتا ہے۔ یہ مارقین ہیں یہ لوگ دین سے اسی طرح علیحدہ ہوجائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ پھر کچھ ان کے اور حالات بیان کرکے فرمایا انکا سردار ایک سیاہ فام مرد ہوگا جس کی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہوجائے گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو خود رسولؐ اللہ سے سُنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو نہروان میں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا' تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسولؐ اللہ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو دُرِ منثور سیوطی' جلد ٣' صفحہ ٢٥٠' سطر ١' مطبوعہ مصر ۱۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ

تو خوش ہو گئے اور اگر (انکی مرضی کے موافق) اس میں سے انہیں کچھ نہیں دیا گیا تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے۔ اور جو کچھ

رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

خدا نے اور اس کے رسولؐ نے انکو عطا فرمایا تھا اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے کافی

سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ

ہے (اسوقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور اسکا رسولؐ دے ہی گا ہم تو یقیناً اللہ ہی

رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَ

کی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں۔ (تو انکا کیا کہنا تھا) خیرات تو بس خاص فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور اس

الْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

(زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا اور جنکی تالیفِ قلب کی گئی ہے (انکا) اور جنکی گردنوں میں (غلامی کا) پھندا پڑا

وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ

ہے انکا) اور قرضداروں کا (جو خود سے ادا نہیں کر سکتے) اور خدا کی راہ (جہاد) میں اور پردیسیوں کی

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ

کفالت میں (خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کیئے ہوئے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکمت والا

الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ

ہے۔ اور انہیں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (ہمارے) رسولؐ کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں

قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ (کان تو ہیں مگر) تمہاری بھلائی سننے کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ

(کی باتوں کا) یقین رکھتے ہیں۔ اور تم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ان کے لیئے رحمت اور جو

الَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

لوگ رسولؐ خدا کو ستاتے ہیں [1] ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ (مسلمانو) یہ لوگ

[1] عبداللہ بن نوفل منافق جو باتیں حضرت رسولؐ سے سنتا لوگوں کے سامنے اس کی نقل کرتا۔ خدا نے آپؐ کو اس کی خبر دے دی۔ اور اس کا پتہ بھی بتا دیا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے اُس کے سر پر گھنے بال ہیں بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ آپؐ نے اُسے بلا کر پوچھا کہ تو ایسا کرتا ہے اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا خیر میں اس وقت تیری بات مانے لیتا ہوں۔ وہ اپنے لوگوں میں واپس آکر کہنے لگا محمدؐ کے بڑے بڑے کان ہیں۔ جو کچھ ان سے بارے میں کہا تھا وہ سب انہوں نے سن لیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ١٤ ١٣

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ
تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں ۔ حالانکہ اگر یہ لوگ سچے ایماندار ہیں تو خدا اور
اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ
اس کا رسول تو کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی رکھیں ۔ کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس شخص
مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا
نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسکے لیئے جہنم کی آگ تیار
فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
رکھی) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا بھنتا) رہے گا یہی تو بڑی رسوائی ہے ۔ منافقین اس بات سے ڈرتے
اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ
ہیں کہ (کہیں ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر (رسول کی معرفت) کوئی سورۃ نازل ہو جائے جو ان کو
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ
جو کچھ ان منافقین کے دل میں ہے بتا دے (اے رسول) تم کہدو کہ (اچھا) تم مسخراپن کیئے جاؤ جس سے تم ڈرتے
لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ
ہو خدا اُسے ضرور ظاہر کر دے گا اور اگر تم انسے پوچھو (کہ یہ کیا حرکت تھی) تو ضرور یوں ہی کہیں گے کہ ہم تو یونہی
قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾
کہیں کہیں یونہی بات چیت (دل لگی) بازی کر رہے تھے تم کہو کہ ہائیں کیا تم خدا سے اور اسکی آیتوں سے اور
لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ
اسکے رسول سے ہنسی کر رہے تھے ۔ اب باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو بیٹھے اگر
عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کریں تاہم کچھ لوگوں کو سزا ضرور دیں گے اسوجہ سے کہ یہ لوگ قصوروار
ع ٨ ١٤ مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ
ضرور ہیں ۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے باہم جنس ہیں کہ (لوگوں کو) برے کام کا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وقف لازم

منافقین کے حالات

بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَ

توحکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے)

يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ

بند رکھتے ہیں۔ (سچ تو یوں ہے کہ) یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انہیں بھلا دیا بیشک

هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

منافقین بدچلن ہیں۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے خدا نے

وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَ

جہنم کی آگ کا وعدہ تو کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور یہی انکے لیئے کافی ہے۔ اور

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ

خدا نے ان پر لعنت کی ہے۔ اور انہی کے لیئے دائمی عذاب ہے۔ (منافقو تمہاری تو) ان کی مثل ہے

قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوٰلًا وَأَوْلٰدًا

جو تم سے پہلے تھے وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی کہیں بڑھ کر

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلٰقِكُمْ كَمَا

تھے تو وہ اپنے حصہ سے بھی بہرہ یاب ہو چکے تو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا

اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ

چکے ہیں اسی طرح تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا لیا اور جس طرح وہ باطل میں گھسے رہے اسی طرح

كَالَّذِي خَاضُوا أُولٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمٰلُهُمْ فِي الدُّنْيَا

تم بھی گھسے رہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا سب کیا دھرا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت

وَالْاٰخِرَةِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ

ہوا۔ اور یہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ کیا ان منافقوں کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی ہے

نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں نوحؑ کی قوم اور عادؑ اور ثمودؑ اور ابراہیمؑ کی قوم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَقَوْمِ إِبْرَٰهِيمَ وَأَصْحَٰبِ مَدْيَنَ وَٱلْمُؤْتَفِكَٰتِ

اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے کہ ان کے پاس ان کے رسول

أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ

واضح (و روشن) معجزے لے کر آئے تو (وہ مبتلائے عذاب ہوئے اور) خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَلَٰكِن كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَٱلْمُؤْمِنُونَ وَ

مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اور ایماندار مرد ؎ اور ایماندار

ٱلْمُؤْمِنَٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ

عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے

وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ

کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور

ٱلزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا۔

ٱللَّهُ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ

بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔ خدا نے ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں

وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ

سے (بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں

خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ

گے (بہشت) عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) اور خدا کی

۹ ع وَرِضْوَٰنٌ مِّنَ ٱللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾

خوشنودی ان سب سے بالاتر ہے۔ یہی تو بڑی (اعلےٰ درجہ کی) کامیابی ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ

اے رسول ؎ کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرو

؎ ترمذی اور نسائی میں روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرت رسولؐ کے زمانہ میں مومن و منافق کو حضرت علیؑ کی محبت سے پہچانتے تھے۔ ۱۲۔

؎ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگ تبوک کے بعد باہم یہ مشورہ کیا تھا کہ فلاں پہاڑ کی گھاٹی میں بیٹھ کر رسول اللہ کو قتل کریں۔ مگر جبرائیلؑ نے آپ کو خبر کر دی اور حضرت عمار یاسر نے ان لوگوں کو گرفتار کیا۔ اور آپکے پاس آئے تو کہنے لگے کہ ہم لوگ تو دل لگی کرتے تھے۔ ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

اور ان پر سختی کرو اور انکا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے - اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے - یہ منافقین خدا کی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

قسمیں کھاتے ہیں کہ (کوئی بری بات) نہیں کہی - حالانکہ ان لوگوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا اور اپنے

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا

اسلام کے بعد کافر ہوگئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے اسے ٹھان بیٹھے اور ان لوگوں نے

لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ

(مسلمانوں سے) صرف اسوجہ سے عداوت کی کہ اپنے فضل وکرم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ

رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ

نے دولتمند بنا دیا ہے تو ان کے لئے اسی میں خیر ہے کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کر لیں - اور اگر یہ نہ

وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي

مانیں گے تو خدا ان پر دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور تمام

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ

دنیا میں ان کا نہ کوئی حامی ہوگا نہ مددگار - اور ان (منافقین) میں سے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا

بعض ایسے بھی ہیں جو خدا سے قول و قرار کر چکے تھے کہ اگر ہمیں اپنے فضل (وکرم) سے

مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

(کچھ مال) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکار بندے ہو جائیں گے - تو جب

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انہیں عطا فرمایا تو لگے اس میں بخل کرنے اور کترا کے منہ

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

پھیرنے - پھر ان سے انکے خمیازہ میں اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک ان کے دل میں (گویا خود) نفاق

منزل ۲

لے ثعلبہ بن حاطب انصاری نے جو بڑا عابد زاہد تھا اپنے فقر و فاقہ سے تنگ آکر حضرت رسولؐ سے عرض کی آپ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے مال عطا فرمائے آپؐ نے فرمایا اس سے درگذر کر مگر اس نے نہ مانا اور دوبارہ کہنے لگا کہ میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ اس کے تمام حقوق ادا کرونگا قرابت داروں کا خیال رکھونگا اور کسی بات میں کمی نہ کرونگا۔ غرض آپؐ نے اس کی خواہش کے مطابق دُعا کی پھر کیا تھا دُعا مستجاب ہوئی دولت دن دُگنی رات چوگنی بڑھنے لگی اُسنے جو دُنبیاں بکریاں پالی تھیں اُنمیں اسقدر افزائش ہوئی کہ مدینہ میں رکھنے کی جگہ نہ رہی صحرا میں رہنے لگا اور اب اتنی بھی فرصت نہیں کہ نمازِ جماعت میں حاضر ہو یہانتک کہ نمازِ جمعہ بھی غائب ہو گئی کچھ دنوں بعد آپؐ نے دو آدمیوں کو اس کی زکوٰۃ کی تحصیل کو بھیجا، اور ایک خط بھی لکھ دیا - یہ لوگ پہنچے خط دیا اور زکوٰۃ کی آیت پڑھی - وہ بولا رسولؐ ہم سے جزیہ مانگتے ہیں - ابھی دوسرا دروازہ دیکھو جب تک کچھ غور کرتا ہوں - یہ لوگ پھر پلٹ کر آئے اُس نے پھر وہی جواب دیا آخر یہ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی آپؐ نے فرمایا وائے ہو ثعلبہ پر - اور ایک شخص کو بھیجا کہ یہ آیت ثعلبہ کے سامنے جا کر پڑھو جب اُس نے سُنا، تو گھبرایا ہوا حضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی آپؐ جس طرح فرمائیں زکوٰۃ دینے کو حاضر ہوں اور آپؐ کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں - آپؐ نے فرمایا تُونے زکوٰۃ کو جزیہ کہا اب میں تیری زکوٰۃ نہ لونگا اسی اثناء میں آپؐ نے وفات پائی - اسکے ثعلبہ حضرت ابوبکرؓ سے زکوٰۃ لینے کا خواستگار ہوا انہوں نے بھی انکار کیا پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مستدعی ہوا انہوں نے بھی انکار کیا مگر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں لے لیا - ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ

ڈال دیا اسی وجہ سے ان لوگوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اسو جہ سے کہ جھوٹ

بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

بولا کرتے تھے۔ کیا وُہ لوگ اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے (سارے) بھید اور ان کی

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ

سرگوشی (سب کچھ) جانتا ہے اور یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔ جو لوگ دل کھول کر

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ

خیرات کرنے والے مومنین پر (ریا کاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی مزدوری پاتے

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

(شیخی کا) الزام لہ لگاتے ہیں پھر ان سے مسخرا پن کرتے تو خدا بھی ان سے مسخر کریے گا اور

مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ (اے رسولؐ) خواہ تم ان (منافقوں) کیلئے

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ

مغفرت کی دُعا مانگو یا ان کے لیئے مغفرت کی دعا نہ مانگو (انکے لیئے برابر ہے) تم ان کے لیئے ٢

لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ

ستّر بار بھی مغفرت کی دعا مانگو گے تو بھی خدا ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ (سزا) اس سبب

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا

سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا۔ اور خدا بدکار لوگوں کو منزلِ

ع ١٠ ٨ ١٦

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ

مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (جنگ تبوک میں) رسولِ خدا کے پیچھے رہ جانے والے اپنی جگہ

بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد

ل منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی تھے کہ کوئی گرفت کا موقع ملے مومنین جو صدقات آپؐ کے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ منافقین دونوں کی ہنسی اُڑاتے زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ ناحق کی شیخی بگھارتا اور خواہ مخواہ پانچویں سواروں میں داخل ہوتا ہے۔ ١٢

٢ ستّر سے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں ہیں۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا

کرنا ان کو مکروہ معلوم ہوا اور کہنے لگے (اس) گرمی میں (گھر سے) نہ نکلو۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو

تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ

کہ جہنم کی آگ (جس میں تم جلو گے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ اگر وہ کچھ سمجھیں جو کچھ

كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

وہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بدلے انہیں چاہیئے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور بہت

كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ

روئیں۔ تو (اے رسولؐ) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف

اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ

(جہاد سے صحیح و سالم) واپس لائے پھر تم سے (جہاد کے واسطے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم صاف کہہ دو

فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا

کہ تم میرے ساتھ (جہاد کے واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤ گے اور نہ ہرگز دشمن سے میرے ساتھ

مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

لڑنے پاؤ گے۔ جب تم نے پہلی مرتبہ (گھر میں) بیٹھ رہنا پسند کیا تو (اب بھی) پیچھے رہ جانے والوں کے

فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ

ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو۔ اور (اے رسولؐ) ان منافقین میں سے جو مر جائے تو نہ کبھی کسی پر نماز

مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا

جنازہ[۱] پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا۔ ان لوگوں نے یقیناً خدا اور اس کے رسولؐ کے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ

ساتھ کفر کیا اور بدکاری ہی کی حالت میں مر (بھی) گئے۔ اور ان کے مال اور ان کی اولاد کی

اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

کثرت) تمہیں تعجب (حیرت میں) نہ ڈالے (کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں بھی ان کے

[۱] عبداللہ بن اُبی جو منافقین کا سردار تھا جب بیمار ہوا تو حضرت رسولؐ اُس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس نے عرض کی آپؐ مجھے اپنا ایک کرتا میرے کفن کے واسطے عنایت فرمائیں اور جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ پر نماز پڑھائیں۔ آپؐ نے کرتا تو دے دیا مگر جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیلؑ نے آپؐ کا دامن پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا مگر اور لوگ اس کے ذریعہ سے اسلام لائیں گے چنانچہ منافقین کے ساتھ آپؐ کے رحم و کرم کی حالت سن کر خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔ ۱۲

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

مال و اولاد کی بدولت انکو عذاب میں مبتلا کرے اور انکی جان نکلنے لگے تو اسوقت بھی یہ کافر کے کافر ہی رہیں

وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ

اور جب کوئی سورۃ اس بارے میں نازل ہوا کہ خدا کو مانو اور اس کے رسولؐ کے ساتھ (جا کر)

رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا

جہاد کرو تو جو ان میں سے دولت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں لہ اور کہتے ہیں کہ ہمیں

نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ

(یہیں) چھوڑ دیجیئے کہ ہم بھی (گھر) بیٹھنے والوں کے ساتھ (بیٹھے) رہیں۔ یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ

الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

جانیوالوں (عورتوں، بچوں، بیماروں) کے ساتھ بیٹھ رہیں اور (گویا) ان کے دل پر مہر کردیگئی ہے تو یہ کچھ نہیں

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا

سمجھتے۔ مگر رسولؐ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان لوگوں نے اپنے اپنے مال

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ

اور اپنی اپنی جانوں سے جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیئے (ہر طرح کی) بھلائیاں ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ

ہونے والے ہیں۔ خدا نے ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (ہرے بھرے) باغ تیار کر رکھے ہیں

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور) یہ اس میں (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی تو بڑی

ع ١١ ٩ ١٥ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ

کامیابی ہے۔ اور (تمہارے پاس) کچھ حیلہ کرنے والے گنوار دیہاتی (بھی) آموجود ہوئے تاکہ انکو بھی

مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ

(پیچھے رہ جانے کی) اجازت دی جائے۔ اور جن لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ سے جھوٹ کہا تھا

لہ یہ قبیلہ اسد اور غطفان کا ذکر ہے جو جنگ تبوک میں جان چراتے تھے ۱۲۔

ےہ یہ قبیلہ بنی غفار کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرنے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو بنی طے کے لوگ ہمارے مال مویشی لوٹ لے جائیں گے۔

١٢ ١٢ ١١

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا
وہ (گھر میں) بیٹھ رہے (آئے تک نہیں) ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی ان پر
مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَ
درد ناک عذاب آپہنچے گا۔ (اے رسول ص جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو کمزوروں پر کچھ گناہ ہے
لَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ
مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا
خدا اور اس کے رسول ص کی خیر خواہی کریں۔ نیکی کرنے والوں پر
عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٩١﴾
(الزام کی) کوئی سبیل نہیں۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ [1]
وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ
اور نہ انہی لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تمہارے پاس آئے کہ تم ان کیلئے
مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ
سواری بہم پہنچادو اور تم نے کہا کہ میرے پاس (تو کوئی سواری) موجود نہیں کہ تم کو
الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا
اس پر سوار کروں تو وہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور حسرت (و افسوس) سے اس غم میں کہ ان کو خرچ
السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ
میسر نہ آیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی) سبیل تو صرف انہی لوگوں پر ہے
أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ
جنہوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت چاہی اور ان کو پیچھے رہ جانیوالے
طَبَعَ اللّٰهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾
(عورتوں بچوں) کے ساتھ رہنا پسند آیا اور خدا نے انکے دلوں پر (گویا) مہر کردی ہے تو یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔

[1] جنگ تبوک کی جب تمام مسلمانوں کو منادی کردی گئی اور تاکیدی حکم رسول ص کا پہنچا تو انصار کے سات آدمی معقل بن یسار، جبیر بن حنادہ، عبداللہ بن کعب، سالم بن عمیر، عبداللہ بن معقل، عتبہ بن زید اور ابو عتبہ روتے ہوئے حضرت ص کے پاس آئے اور عرض کی کہ نہ ہم لوگوں کے پاس سواریاں ہیں، اور نہ زاد راہ ہم کیسے نکلیں اگر ہمیں دونوں چیزیں مل جائیں تو ہم بسرو چشم حاضر ہیں حضرت ص نے عذر کیا کہ اب میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں رہی۔ صرف ایک ابن عمیر کو سواری عطا کی باقی لوگ مجبوراً واپس ہوئے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس جنگ میں حضرت ص کے ساتھ بیس ہزار سوار تھے اور دس ہزار پیادے۔

١٢ ١٢ ١٢

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ

جب[1] تم ان کے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین) تم سے (طرح طرح کی) معذرت کریں گے

لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ باتیں نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ) ہمیں تو خدا نے تمہارے

اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ

حالات سے آگاہ کر دیا ہے عنقریب خدا اور اس کا رسولؐ تمہاری کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں گے پھر تم ظاہر و

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

باطن کے جاننے والے (خدا) کی حضوری میں لوٹا دیئے جاؤ گے تو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

(ذرا ذرا) بتا دے گا۔ جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس آؤ گے تو تمہارے سامنے خدا کی

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بیشک یہ لوگ

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ) سزا ہے اس کی جو یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ تو اگر تم ان سے راضی ہو

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ

(بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے ہرگز کبھی راضی نہیں ہو گا۔ (یہ) عرب کے گنوار[2] دیہاتی

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّ

کفر و نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے

اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی ہے اس کے احکام نہ جانیں۔ اور خدا تو بڑا دانا

منافقین کی خوشامد

[1] یہ بھی ان منافقین کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک سے جان چرا کے بیٹھ رہے تھے اور اب جب مسلمان صحیح سلامت واپس آ گئے تو لگے باتیں بنانے یہ قریب قریب اسی آدمی تھے جیسے جنبد بن قیس معقب بن قشیر وغیرہ اور یہ خوشامد بھی دل سے تو ہے نہیں مال کے لالچ سے منہ میں پانی بھر آیا تھا کیونکہ سلطان روم سے اسپر صلح ٹھہری تھی کہ ایکہزار طلائی اوقیے اور دو سو چھ نفیس جوڑے رجب میں اور اتنے ہی ماہ صفر میں دیا کرے گا ۱۲- [2] مدینہ کے گرد جو صحرا نشین عرب مثل بنی تمیم، بنی اسد اور غطفان کے تھے، یہ ان کا حال ہے ۱۲-

صحرائی عرب بڑے منافق ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

حکیم ہے ۔ اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں

يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ

اُسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں (زمانہ کی) گردشوں کے منتظر ہیں ۔ انہی پر

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ

(زمانہ کی) بُری گردش پڑے ۔ اور خدا تو سب کچھ سنتا جانتا ہے ۔ اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی

الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ

ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے خدا کی (بارگاہ

مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ

میں) نزدیکی اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں ۔ آگاہ رہو واقعی یہ (خیرات)

اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ

ضرور اُن کے تقرب کا باعث ہے خدا انہیں بہت جلد اپنی رحمت میں داخل کرے گا ۔ بیشک خدا

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور مہاجرین اور انصار میں سے (ایمان کی طرف) سبقت کرنیوالے

الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

اور وہ لوگ جنہوں نے نیک نیتی سے (قبول ایمان میں) ان کا ساتھ دیا ، خدا ان سے

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

راضی اور وہ خدا سے خوش اور ان کے واسطے خدا نے (وہ ہرے بھرے) باغ جن کے

تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں ۔ وہ ہمیشہ ابد الآباد تک ان میں رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے ۔ اور (مسلمانو) تمہارے اطراف کے گنوار دیہاتیوں میں سے

منزل ۲

ف جب حضرت رسولؐ کو کفارِ مکہ نے بہت ستایا تو آپؐ اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ مدینہ میں جا بسے اسی کا نام ہجرت ہے اور اسی سے ہجری سنہ کی ابتدا ہوتی ہے ۔ اور جو بیرونی مسلمان گھربار چھوڑ رسولؐ کے ساتھ جا بسے مہاجر کہلائے اور ان بیرونیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے خبر لی وہ انصار کہلائے ۔ ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے مگر سب نہیں ، ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ سے پہلے کوئی شخص آپؐ پر ایمان نہ لایا ۔ چنانچہ خود حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ دو شنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو میں ایمان لایا ۔ اس کے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک یہ شعر تحریر فرمایا تھا ؎

سبقتکم الی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی

" میں تمام اہلِ اسلام سے پہلے اسوقت ایمان لایا جب سن بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا " اس پر اہلِ اسلام کا اتفاق ہے ۔ کوئی اس کا مخالف نہیں دیکھو درِ منثور شرح العقیم ، فصولِ مہمہ ، ثعلبی ، صواعق محرقہ وغیرہ وغیرہ ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علیؑ ہی ہیں

١٢   ١٢   ١٢
١٢   ١٢
١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

مع ٥ نصف

الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا

بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق ہیں)، جو نفاق

عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ

پر اڑ گئے ہیں (اے رسولؐ) تم انکو نہیں جانتے (مگر) ہم ان کو خوب جانتے ہیں عنقریب ہم

مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۟ۚ (١٠١) وَاٰخَرُوْنَ

(دنیا ہی میں) ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ

اور کچھ لوگ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا (مگر) ان لوگوں نے بھلے کام کو اور کچھ

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (١٠٢)

بُرے کام کو ملا جلا (کر گول مول کر) دیا ہے کہ خدا انکی توبہ قبول کر لے (کیونکہ) خدا تو یقینی بڑا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو (اور) اس کی بدولت ان کو گناہوں سے

بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ

پاک صاف کر دو اور انکے واسطے دعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان (کا باعث) ہے اور

اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (١٠٣) اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ

خدا تو (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ

توبہ قبول کرتا ہے اور وہ ہی خیراتیں (بھی) لیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ کا

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (١٠٤) وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ

بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم کہدو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کیے جاؤ ابھی تو

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ

خدا اور اس کا رسولؐ اور مومنین تمہارے کاموں کو دیکھیں گے۔ اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و

ا جنگ تبوک میں مومنین میں سے بھی کچھ لوگ نہ گئے تھے۔ جب آپؐ واپس آئے اور بیٹھ رہنے والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں، تو ثعلبہ، اوس، ابولبابہ یہ تینوں کاٹ پچھتائے اور مسجدِ رسولؐ کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا۔ اور قسم کھائی کہ جب تک خود رسول اللہ نہ کھولیں گے یوں ہی بندھے رہیں گے۔ جب آپؐ نماز کو تشریف لے گئے تو یہ حالت معلوم ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئے گا میں بھی نہ کھولوں گا۔ بغرض جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے کھولا۔ تو وہ لوگ دوڑے ہوئے اپنے گھر گئے، اور اپنی جمع پونجی اٹھا لائے کہ یا حضرت اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا اب آپ اس کو خیرات کر دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی۔ ١٢

اول وقف غفران ونبی ... [illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَ

باطن کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے تب وہ جو کچھ بھی تم کرتے تھے تمہیں بتا دے گا۔ اور کچھ اور

آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ

لوگ ہیں جو حکم خدا کے امیدوار کیئے گئے ہیں (اس کو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر مہربانی

عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا

کرے۔ اور خدا (تو) بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اور (وہ لوگ بھی منافق ہیں) جنہوں نے لہ (مسلمانوں

ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا

کو) نقصان پہنچانے اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے

لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ

کے واسطے مسجد بنا کھڑی کی ہے جو خدا اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکا ہے۔ (اور لطف تو

أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا

یہ ہے) کہ یہ لوگ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ اور ارادہ ہی نہیں کیا اور خدا خود گواہی دیتا ہے کہ

تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ

یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے (بھی) نہ ہونا۔ وہ مسجد جس کی بنیاد روزِ اوّل

يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ

ہی سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ ضرور اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو (کیونکہ) اس میں وہ

يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا (بھی) پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ کیا جس شخص نے

عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ

خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد ڈالی ہو وہ زیادہ اچھا ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت

بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ

کی بنیاد اس بودے کرارے کے لب پر رکھی ہو جس میں دراڑ پڑ چکی ہو اور گرا چاہتا ہو پھر وہ اسے لے دے کے

منزل ٢

لہ قبیلہ خزرج کا ایک شریف آدمی توریت و انجیل سے خوب واقف ابو عامر مدینہ میں رہا کرتا تھا اور لوگوں سے برابر حضرت رسولؐ کی بڑائیاں کرتا اوصاف بیان کرتا جب آپ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو خدا برا کرے حسد کا یہ اس کی آگ میں جلنے لگا کیونکہ اس کی رونق جاتی رہی یہانتک کہ رشک کے مارے جنگ بدر کے بعد مدینہ سے بھاگ کر کفار مکہ سے جا ملا اور احد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکر اسلام پر اسی نے تیر مارا جنگ حنین میں بھی شریک ہوا جب کچھ نہ بن پڑا تو ہرقل بادشاہ روم کے پاس آپ کے خلاف بھڑکانے کو چل دیا اور منافقوں کو لکھا کہ تم لوگ مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بنا لو کہ جس وقت میں مدینہ میں آؤں تو علوم کے دینی فوائد میں مشغول ہو جاؤں اور اس کی غرض کچھ اور تھی۔ الغرض ثعلبہ بن حاطب وغیرہ بارہ منافقوں نے ایک مسجد جھٹ پٹ تیار کی۔ جب حضرت رسولؐ جنگ تبوک کو جانے لگے تو ان منافقوں نے آپ سے اسمیں نماز پڑھنے کی تمنا کی آپ نے واپسی کا وعدہ کیا جب واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھا دو اور جلا کر وہاں ایک مزبلہ بنا دو اور حکم کی تعمیل ہوئی کیونکہ اسکے بنانے سے عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہنچانا اور اپنے لیئے ایک چھوٹا سا قلعہ۔ اور اس کو لوگ مسجد ضرار کہتے تھے۔ ٢ لہ یہ مسجد قباء کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس فاصلہ پر ہے اسی کو ذو قبلتین اور قوت اسلام بھی کہتے ہیں کیونکہ اسی مسجد میں تبدیل قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی جب (باقی بر صفحہ ٣٢٥)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ
جہنم کی آگ میں پھٹ پڑے اور خدا ظالم لوگوں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ۔ یہ (عمارت کی) بنیاد جو ان
الَّذِي بَنَوْا رِيْبَةً فِي قُلُوْبِهِمْ اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ
لوگوں نے قائم کی اس کے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ دھکڑ پکڑ رہے گی یہانتک کہ انکے دلوں کے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
پرخچے اڑ جائیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے ۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین سے انکی جانیں اور
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِي
انکے مال اس بات پر خرید کر لیئے ہیں کہ (انکی قیمت) ان کے لیئے بہشت ہے ۔ (اسی وجہ سے) یہ لوگ خدا کی راہ میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
لڑتے ہیں تو (کفار کو) مارتے ہیں اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں ۔ (یہ) پکا وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) خدا پر لازم
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
ہے (اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا) ہے ۔ اور اپنے عہد کا پورا خدا سے
مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ
بڑھ کر اور کون ہے ۔ تم تو اپنی (خرید) فروخت سے جو تم نے خدا سے کی ہے خوشیاں مناؤ ۔ یہی تو بڑی کامیابی
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ
ہے ۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (اس کی راہ میں) سفر
السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے اور برے کام سے
وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ
روکنے والے اور خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کی نگاہ رکھنے والے ہیں ۔ اور (اے رسولؐ ان) مومنین کو
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا
(بہشت کی) خوشخبری دے دو ۔ نبیؐ اور مومنین پر جب ظاہر ہو چکا کہ مشرکین جہنمی ہیں تو اس کے بعد

ع ۱۳ ۱۱

(بقیہ از صفحہ ۳۲۴)

۲ آنحضرتؐ مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو یہیں چودہ[۱۴] روز ٹھہرے اور انہی دنوں میں اس کی نیو ڈالی گئی تھی ۔ آپؐ نے سب سے پہلے جس مسجد میں نماز پڑھی وہ یہی ہے آپؐ کو اس سے اتنی محبت تھی کہ جب تک زندہ رہے ہر ہفتہ مدینہ سے آ کر اس میں ایک مرتبہ نماز ضرور پڑھتے شاید اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اس میں دو[۲] رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے کیونکہ رسولؐ کی تاسی بھی ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا أُولِي قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

مناسب نہیں کہ انکے لیئے مغفرت کی دعائیں مانگیں اگرچہ وہ مشرکین ان کے قرابتدار ہی

لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ

(کیوں نہ) ہوں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے لیئے مغفرت کی دعا مانگنا صرف اس

لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ

وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا۔ پھر جب انکو معلوم ہو گیا کہ وہ یقینی خدا

أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾

کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیمؑ یقیناً بڑے دردمند بردبار تھے۔ خدا

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ

کی یہ شان نہیں کہ لہ کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اس کے بعد انہیں گمراہ کر دے

يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾ إِنَّ

حتیٰ کہ وہ انہیں ان چیزوں کو بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ اس میں تو

ٱللَّهَ لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن

شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت خدا ہی کے لیئے خاص ہے۔ وہی (جسے چاہے) جلاتا ہے

دُونِ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾ لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى

اور جسے چاہے مارتا ہے اور تم لوگوں کا خدا کے سوا کوئی سرپرست ہے نہ مددگار۔ البتہ خدا نے نبیؐ اور ان

ٱلنَّبِىِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ

مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں رسولؐ کا ساتھ دیا اور وہ بھی

فِى سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ

اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جائیں پھر خدا نے ان پر (بھی)

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾

فضل کیا اس میں شک نہیں کہ وہ ان لوگوں پر بڑا ترس کھانے والا مہربان ہے۔ اور

لہ جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی تو کچھ مومنین گھبرائے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے تو مشرکین کے واسطے بہت دعا کی ہے ہمارا کیا حال ہوگا اس وقت انکی تشفی کے لیئے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ

ان تینوں پر بھی (فضل کیا) جو (جہاد سے) پیچھے رہ گئے تھے۔ (اور انپر سختی کی گئی) یہاں تک کہ زمین

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ

باوجود اس وسعت کے انپر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں (تک) ان پر تنگ ہوگئیں اور ان لوگوں

وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ کی جگہ نہیں۔ پھر خدا نے انکو توبہ کی توفیق دی۔ تاکہ وہ (خدا

لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کی طرف) رجوع کریں۔ بے شک خدا ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ

خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ مدینے کے رہنے والوں اور

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ

ان کے گرد و نواح دیہاتیوں کو یہ جائز نہ تھا کہ رسول خدا کا ساتھ چھوڑ دیں اور نہ یہ جائز

يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ

تھا کہ رسول کی جان سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں کے بچانے کی فکر کریں یہ حکم اس سبب سے

نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا

تھا کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں جو تکلیف پیاس کی یا محنت یا بھوک کی شدت کی

مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔــوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ

پہنچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفار کے غیظ و غضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے کچھ

الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

یہ لوگ حاصل کرتے ہیں تو بس اس کے عوض میں (انکے نامۂ عمل میں) ایک نیک کام

بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

لکھ دیا جائے گا۔ بے شک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر (و ثواب) برباد نہیں

ع ۱۴ ۸ ۲

لہ قبیلہ اوس و خزرج کے نامی گرامی کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرارہ بن ربیع تینوں حضرات بھی جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے جب بیٹھ رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپؐ نے مومنین سے فرمایا کہ ان سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنی چھوڑ دی ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ڈیرہ جنگل میں ڈالا اور گریہ و زاری شروع کی۔ پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مومنین نے انکو قبولِ توبہ کی خوشخبری دی۔ ۱۲

ہ۲ ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳، صفحہ ۲۹۰، سطر ۱، مطبوعہ مصر۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٢

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا

کرتا اور یہ لوگ (خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے

يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

مگر فوراً (ان کے نامۂ عمل میں) ان کے نام لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کی کارگزاریوں کا انہیں

اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

اچھے سے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ اور یہ بھی) مناسب نہیں کہ کل کے کل (اپنے گھروں سے)

لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

نکل کھڑے ہوں۔ ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

دین[1] حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو ان کو (عذاب آخرت سے)

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا

ڈرائے تاکہ یہ لوگ ڈریں۔ اے ایماندارو کفار میں سے جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ

تمہارے آس پاس کے ہیں ان سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہیئے کہ وہ لوگ تم میں

وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

کرارا پن محسوس کریں۔ اور جان رکھو کہ بے شبہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ

الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ

ہے۔ اور جب کوئی سورۃ نازل کیا گیا تو ان منافقین میں سے ایک (دوسرے سے)

يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورۃ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا تو جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

لا چکے ہیں ان کا تو اس سورۃ نے ایمان بڑھا دیا اور وہ (اس کی) خوشیاں مناتے ہیں۔ مگر

[1] اسی بنا پر فقہ و اجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر ایک عورت مرد پر فرض ہے۔ اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں لوگو! دین کا کمال علم دین کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے تم پر مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے از ایں قبیل علم کے فضائل میں سیکڑوں حدیثیں ہیں ان میں بعض کو دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر ١٢

ع [illegible]

[illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۲

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ

جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے تو ان کی (پچھلی) خباثت پر اس سورۃ نے ایک خباثت

رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَ

اور بڑھا دی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں

لَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ

دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی نہ تو یہ لوگ

مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾

توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں۔ اور جب کوئی سورۃ

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى

نازل کیا گیا تو ان میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا (اور یہ کہہ کر) تم کو کوئی (مسلمان)

بَعۡضٍ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا

دیکھتا تو نہیں ہے پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ کیا پلٹیں گے گویا) خدا نے ان کے دلوں کو

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

پلٹ دیا ہے اس سبب سے کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں۔ لوگو تم ہی میں سے (ہمارا) ایک

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ

رسولؐ تمہارے پاس آچکا ہے (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ

مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ

اور (وہ) تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے (اور) ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔ اے رسولؐ

رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اگر اس پر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں تو تم کہہ دو کہ میرے لئے خدا کافی ہے اس کے

۱۶ ع ۷ اِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾

سوا کوئی معبود نہیں میں نے اس پر بھروسہ رکھا ہے وہی عرش (ایسے) بزرگ (مخلوق) کا مالک ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ اِلَّا فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ اٰيَاتٍ اَوْ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یونسؑ مکہ میں نازل ہوا القاس کی ایک سونو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ① اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ② اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۗ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

الٓر۔ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سرتاپا) حکمت سے مملو ہے۔ کیا لوگوں کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا کہ ہم نے انہیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں بلند درجہ ہے۔ (مگر) کفار (ان آیتوں کو سن کر) کہنے لگے کہ یہ (شخص) تو یقیناً صریحی جادوگر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے سارے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش کو بلند کیا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ (اس کے سامنے) کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا) مگر اس کی اجازت کے بعد۔ وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ تو کیا تم اب بھی غور

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منزل ۳

لہ اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں: حضرت علیؑ کی ولایت، سورج چاند کے بروج و منازل، بہشت کی تعریف، انسان کی حالت، کفار کی انوکھی فرمائش اور اس کا جواب، بت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، پہلے سب لوگ یکساں تھے، انسان کا مجبوری میں گڑگڑانا اور فارغ البالی میں اکڑنا، دنیا کی مثل، دنیا عبرت کی جگہ ہے، قیامت میں گنہگاروں کے منہ پر کالک لگی ہوگی، قیامت میں مشرکوں کے معبود الگ ہو جائیں گے، رہنما پیروی کا زیادہ حقدار ہے، گمان کی پیروی نہ کرو، مشرکین سے معارضہ، خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا، دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے، کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں، دنیا کے تمام خزانے گناہوں کا عوض نہیں ہو سکتے، قرآن قلبی امراض کی شفا ہے، ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے، اولیا خدا کون ہیں، خدا کی کوئی اولاد نہیں، ہر بات کی دلیل ضرور ہے، حضرت نوحؑ کا قصہ، حضرت موسیٰؑ کا قصہ، مسجد کی خاص حرمت، فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا، مشرکوں کے شک کا جواب، قوم یونسؑ کا قصہ، وغیرہ۔ ۱۲

۲ه ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ③ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

نہیں کرتے ۔ تم سب کو (آخر) اُسی کی طرف لوٹنا ہے خدا کا

جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا

وعدہ سچا ہے وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

پھر (مرنے کے بعد) وہی دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ جن لوگوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَ

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

فرمائے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے ان کے کفر کی سزا میں

حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا

پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا ۔ وہی وہ

يَكْفُرُوْنَ ④ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

(خدائے قادر) ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب کو

الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا

روشن بنایا اور اس کی منزلیں [1] مقرر کیں تاکہ تم لوگ

وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو ۔ خدا نے اُسے

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

حکمت و مصلحت سے بنایا ہے ۔ وہ (اپنی) آیتوں کو

ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

واقف کار لوگوں کے لئے تفصیل وار بیان کرتا ہے ۔ اس میں

[1] سبعہ سیارہ تو ظاہر ہے کہ شمس، قمر، زہرہ، مشتری، مریخ، زحل، عطارد کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان میں ہے اور آٹھویں آسمان کے خربزہ کے قاش کے سے بارہ ٹکڑوں کا نام بروج ہیں: حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ، عطارد دس روز، زہرہ پانچ روز، مریخ پینتالیس روز، مشتری ڈیڑھ برس، زحل دو برس، اور چاند دو روز اور آٹھ گھنٹے رہتا ہے۔ اور ہر مہینہ کے اخیر کی دو راتیں ۲۹/۳۰ یا ۲۸/۲۹۔ محاق کی ہیں باقی ۲۸ شبیں منازل کی ہیں کیونکہ ہر مہینہ کی ۲۸ منزلیں ہیں: شرطین، بطین، ثریا، دبران، ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرف، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عوا، سماک، غفرہ، زبانا، اکلیل، قلب، شولہ، نعائم، بلدہ، ذابح، سعد بلع، سعد سعود، سعد الاخبیہ، فرع المقدم، فرع المؤخر، بطن الحوت۔ اور چاند ہر منزل میں ایک قدر رہتا ہے اور اٹھائیس روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور چونکہ اور سیاروں کی آمد و رفت سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب ماہتاب کی گردش سے تمام خلائق کو علاقہ ہے اسی وجہ سے انہی دونوں کو بیان کیا۔ ۱۲

يَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

ذرا بھی شک نہیں ہے کہ رات دن کے اُلٹ پھیر میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

بنایا ہے (اس میں) پرہیزگاروں کے واسطے بہتیری نشانیاں ہیں۔ اس میں بھی

لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا

شک نہیں کہ جن لوگوں کو (قیامت میں) ہماری (بارگاہ کی) حضوری کا کھٹکا نہیں

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا

اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی سے نہال ہو گئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری

غٰفِلُوْنَ ۝۷ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸

آیتوں سے غافل ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کی کرتوت کی بدولت جہنم ہے۔ بیشک جن

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے انہیں انکا پروردگار ان کے ایمان کے سبب سے

بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ

منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا کہ آرام و آسائش کے باغوں میں رہیں گے اور انکے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ ان باغوں

فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ

میں ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا اے خدا تو پاک و پاکیزہ ہے اور آپس انکی باہمی خیر صلاح کی سلام سے ہوگی اور ان کا

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ ع ۱ / ۱۰ / ۶
وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

آخری قول یہ ہوگا کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور جس طرح لوگ

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ

اپنی بھلائی کے لیئے جلدی کر بیٹھے ہیں اسی طرح اگر خدا انکی شرارتوں کی سزا میں (برائی میں) جلدی کر بیٹھتا

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱ وَاِذَا مَسَّ

تو ان کی موت ان کے پاس کب کی آچکی ہوتی مگر ہم تو ان لوگوں کو جنہیں (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا

ف ۱ اس کا یہ مطلب نہیں کہ
سب کے آخر میں وہ "الحمد للہ
رب العالمین" کہیں گے اور
اس کے بعد پھر کچھ نہ بولیں
گے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے
کہ جب ان کے سامنے کوئی
نعمت آئے گی تو تعجب سے
سبحان اللہ کہیں گے اور جب
اس نعمت کو پالیں گے
تو الحمد للہ رب العالمین
کہیں گے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا
کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں آپ سرگرداں رہیں اور انسان کو جب کوئی نقصان چھو
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ
بھی گیا تو اپنے پہلو پر لیٹا ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا (غرض ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہی پھر جب ہم اس سے
كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ
اس کی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ) کھسک جاتا ہے کہ گویا اس نے تکلیف کو دفع کرنیکے لیئے جو اسکو پہنچی تھی

انسان کی حالت

أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ
ہمکو پکارا ہی نہ تھا جو لوگ زیادتی کرتے ہیں انکی کارستانیاں یونہی انہیں اچھی کر دکھائی گئی ہیں۔ اور تم سے پہلی امت والوں کو
رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَٰلِكَ نَجْزِي
جب انہوں نے شرارت کی تو ہم نے انہیں ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ انکے (وقت کے) رسول واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ
اور وہ لوگ ایمان (نہ لانا تھا) نہ لائے ہم گنہگار لوگوں کی یونہی سزا کیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے انکے بعد تم کو زمین میں (ان کا)
مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ
جانشین بنایا تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں
عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اسکے
ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي
علاوہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو رد و بدل کر ڈالو (اے رسول) تم کہدو کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اسے اپنے

کفار کا قرآن کی فرمائش اور جواب

أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ
جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اُسی کا پابند ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔ میں تو اگر اپنے پروردگار کی
إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾
نافرمانی کروں تو بڑے (کٹھن کے) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اے رسول) کہدو کہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ

اگر خدا چاہتا تو میں نہ تمہارے سامنے اس کو پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا کیونکہ میں تو

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۶

(آخر) تم میں اس سے پہلے مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی وحی کا نام بھی نہ لیا) تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۷ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اس میں شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے

مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

ہیں جو ان کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہے نہ نفع اور کہتے ہیں کہ خدا کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ

ہوں گے۔ (اے رسولؐ) تم (ان سے) کہو کیا تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۱۸ وَمَا

(کہیں) پاتا ہے اور نہ زمین میں۔ یہ لوگ جس چیز کو اس کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ پاک صاف اور برتر ہے۔

كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی امت تھے اور (اے رسولؐ) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۱۹

(قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (تو) اس کا فیصلہ (کبھی کا) ان کے درمیان (کب نہ کب)

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا

کردیا گیا ہوتا۔ اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر کوئی معجزہ (ہماری خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا تو (تم) کہہ دو کہ

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۲۰

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ غیب (دانی) تو صرف خدا کے واسطے خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ (انتظار) میں ہوں (یقیناً

ع ۲

پہنچا سکتے ہیں نہ نفع نقصان

لے مطلب یہ ہے کہ انکو یوں قائل کردو کہ بھائی جو چیز ہو بوجھ ہی نہیں تو وہ کسی کی سفارش یا نفع نقصان کیا کر سکتی ہے۔ ۱۲

پہلے سب لوگ یکساں تھے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
انتظار کرنیوالوں میں ہوں۔ اور لوگوں کو جو تکلیف پہنچی اس کے بعد جب ہم نے اپنی رحمت کا ذائقہ چکھا دیا تو یکایک
إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا
ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں حیلہ بازی شروع کر دی (جلدی والے رسول) تم کہدو کہ تدبیر میں خدا سب سے تیز[1] ہے
يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى ٱلْبَرِّ
تم جو مکاری کرتے ہو وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھتے جاتے ہیں۔ وہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی اور دریا
وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ
میں سیر کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان لوگوں کو بادِ موافق
طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ
کی مدد سے لے کر چلی اور لوگ اس کی رفتار سے خوش ہونے (یکایک) کشتی پر ہوا کا ایک جھونکا پڑا اور (آتا تھا کہ)
ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا۟
ہر طرف سے اس پر لہریں (بڑھتی چلی) آرہی ہیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان نہ بچے گی)
ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِۦ
تب اپنے عقیدے کو اسی کے واسطے نرا کھرا کر کے خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو نے اس
لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ
(مصیبت) سے ہمیں نجات دی تو ہم ضرور بڑے شکر گزار ہونگے۔ پھر جب خدا نے انہیں نجات دی تو وہ لوگ
فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ
زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو تمہاری سرکشی (کا وبال تو) تمہاری ہی جان
أَنفُسِكُم ۖ مَّتَٰعَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر ہماری (ہی) طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ تو
فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾ إِنَّمَا مَثَلُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا
(اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔ دنیاوی زندگی کی مثل تو

[1] ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط اور خشک سالی میں گرفتار رہے یہاں تک کہ بولیں پر جان آ گئی کوئی تدبیر بن نہ پڑتی تو خدا نے رحم کیا اور ان پر مینہ برسایا مگر جب ان لوگوں کے پیٹ میں دانہ پانی پڑا تو لگے شرارت کرنے اور حضرت رسولؐ کو ستانے۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

انسان کا مجبوری میں اللہ کو پکارنا اور فارغ البالی میں بھول جانا

دنیا کی مثال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ
بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کے ساگ پات جس کو لوگ اور چوپائے
مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ
کھاتے ہیں اس کے ساتھ مل جل کر نکلے یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار
زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ
کر لیا اور (ہر طرح) آراستہ ہو گئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر یقیناً قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے)
اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ
یکایک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو آپہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا بنا دیا کہ گویا کل اس میں
تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر[1] کرتے ہیں ان کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔
وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ
اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ
کرتا ہے۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی ان کے لیے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور
زِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ
کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوگی اور نہ (انہیں) ذلت ہوگی یہی لوگ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا کریں گے۔ اور جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں تو گناہ کی سزا
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
اس کے برابر ہے اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی خدا (کے عذاب) سے ان کا کوئی
مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ
بچانے والا نہ ہوگا۔ ان کے منہ ایسے کالے ہونگے کہ گویا ان کے چہرے شب دیجور کے ٹکڑے سے

دنیا عبرت کی جگہ ہے

[1] ہائے ہائے واقعی دنیا ایسی ہی چیز ہے کل کچھ تھا اور آج کچھ کسی اگلے شاعر نے اپنی پرانی زبان میں کیا خوب کہا ہے ~

کہتے تھے جو کہ دولت دنیا پہ فخر و ناز
باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا فخر و ناز

گل دن کی ہے بہار نہ غنچہ ہے اور نہ پھول
جاتا رہے گا بلبل شیدا کا فخر و ناز

١٢ ١٢ ١٢

قیامت میں گنہگاروں کے منہ میں کالک کالی ہوگی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ

ڈھک دیئے گئے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اے رسولؐ اس دن سے ڈرو) جس دن

يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ

ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے (بنائے ہوئے خدا کے) شریک ذرا اپنی

اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا

جگہ ٹھہرو پھر ہم باہم ان میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو ہماری

كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ

پرستش کرتے نہ تھے۔ تو (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا ہی کافی ہے۔

بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ

ہم کو تمہاری پرستش کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے پہلے

تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ

(دنیا میں) کیا ہے جانچ لے گا اور وہ سب کے سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ میں لوٹا کر لائے جائیں گے

ع ۳ النصف

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ

اور (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے سب ان کے پاس سے چل چلپت ہو جائیں گے۔ (اے رسولؐ تم

يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ

ان سے) ذرا پوچھو تو کہ تمہیں آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں

الْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

کا کون مالک ہے اور کون شخص مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ

اور ہر امر کا بندوبست کون کرتا ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا۔ (اے رسولؐ) تم کہو تو کیا تم پھر

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ

بھی (اس سے) نہیں ڈرتے ہو۔ پھر وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے۔ پھر حق بات کے بعد گمراہی کے سوا

قیامت میں مشرکین کے معبود الگ ہو جائیں گے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿۳۲﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ

اور کیا ہے۔ پھر تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو۔ یوں تمہارے پروردگار کی بات بد چلن لوگوں پر

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۳﴾

ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ تم نے جن لوگوں کو

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

(خدا کا) شریک بنایا ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر ان کو (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ

قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿۳۴﴾

کرے (وہ تو کیا جواب دینگے) تمہی کہو کہ خدا ہی پہلے بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے تو کدھر تم الٹے چلے جا رہے ہو۔

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ

(اے رسولؐ ان سے) کہو تو کہ تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو تمہیں دین حق کی راہ دکھا سکے بھی

اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن

کہہ دو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو جو شخص دین کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکے حکم کی

يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ

پیروی کی جائے یا وہ شخص جو (دوسرے کی ہدایت تو درکنار) خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے راہ دیکھ نہیں

تَحْكُمُونَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا

پاتا۔ تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے حکم لگاتے ہو اور ان میں کے اکثر تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں (حالانکہ گمان

يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔ بیشک وہ لوگ جو کچھ (بھی) کر رہے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے۔

وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ اللَّهِ

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ (یہ تو) جو (کتابیں پہلے کی)

وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ

اس کے سامنے موجود ہیں اس کی تصدیق اور (ان) کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ

حق کا رہنما پیروی کا زیادہ حقدار ہے

۱؎ اس سے واضح ہوا کہ عالم جاہل پر امامت میں مقدم ہوگا اور عالم کے رہتے جاہل کا پیشوا ہونا ہرگز شرعاً عقلاً کسی طرح جائز نہیں۔ اسی بنا پر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ راہ حق کی ہدایت کرنے والے محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ اور ہدایت میں دوسرے کے محتاج وہ قریش ہیں جو اہلبیت کے مخالف تھے

سچ ہے ؎

ہادی میں اور ضال میں فرق ہے بیشمار
ہادی نہ مثل ضال کے ہوئے گا زینہار
ہادی نکالتا ہے ضلالت سے ضال کو
اور ضال چاہتا ہے کہ سب ہوں تباہ کار

۱۲ ۱۲

۲؎ اس زمانہ کے بہتیرے لوگ بھی بس ٹکل سے مرید ہو رہے ہیں۔ ماں باپ کا جو مذہب ہے صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں مگر لکیر کے فقیر بے اختیار کئے چلے جاتے ہیں اور تحقیق سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ہیں۔ ۱۲

گمان کی پیروی نہ کرو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٣٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ

یہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو رسول نے خود

قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم

جھوٹ موٹ بنا لیا ہے (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) تو تم اگر (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو (بھلا) ایک ہی

مِّن دُونِ اللّٰهِ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا

سورۃ اس کے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو تمہیں (مدد کے واسطے) بلا سکو بلا لو۔ (یہ لوگ لاتے تو کیا) بلکہ

لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

(اُلٹے) جس کے جاننے پر ان کا دسترس نہ ہوا لگے اس کو جھٹلانے حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن میں اس کے معانی نہیں آئے۔

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٩﴾

اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے تب ذرا غور تو کرو کہ (ان) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ وَ

اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائیں گے اور بعض ایسے ہیں جو ایمان لائیں گے ہی نہیں اور (اے

ع ١٠ رَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي

رسول) تمہارا پروردگار تو فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم کہہ دو کہ ہمارے لیے ہماری کارگزاری

عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ

ہے اور تمہارے لیے تمہاری کارستانی۔ جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے تم ذمہ دار نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے

مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ

میں بری ہوں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری باتوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے ہر چند

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ

نہیں) اگرچہ وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تمہاری طرف (ٹکٹکی باندھے)

إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾

دیکھتے ہیں تو کیا وہ ایمان لائیں گے ہر گز نہیں) اگرچہ انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھا دو گے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ
خدا تو ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر (اپنی کرتوت سے) ظلم کیا کرتے ہیں
يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً
اور جس دن خدا ان لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا یہ لوگ (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس گھڑی دن بھر ٹھہرے
مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے جن لوگوں نے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے
كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ
میں ہیں، اور ہدایت یافتہ نہ تھے ۔ اے رسول ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے بعض
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
خواہ تمہیں دکھادیں یا تم کو پہلے ہی دنیا سے اٹھالیں پھر (آخر) تو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی ہے ۔ پھر جو کچھ
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلٌ
یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے ۔ اور ہر امت کا خاص (ایک) ایک رسول ہوا ہے ۔ پھر
فَإِذَا جَاءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا
جب انکا رسول (ہماری بارگاہ میں) آئے گا تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر
يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ
ظلم نہ کیا جائے گا ۔ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (عذاب کا وعدہ) کب پورا ہوگا
صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا
(اے رسول) تم کہدو کہ میں خود اپنے واسطے نہ نقصان پر قادر ہوں نہ نفع پر مگر خدا جو چاہے ۔
إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا
ہر امت (کے رہنے) کا (اس کے علم میں) ایک وقت مقرر ہے ۔ جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک
يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ
گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ۔ (اے رسول) تم کہدو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ

خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے

کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۰﴾

اگر اس کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آجائے تو (تم کیا کرو گے) پھر گنہگار لوگ آخر کاہے کی جلدی مچا رہے ہیں۔ پھر

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿۵۱﴾

کیا جب (عذاب) آچکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے (اس وقت کہا جائے گا کہ) کیا اب (ایمان لائے) حالانکہ تم تو اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ

پھر (قیامت کے دن) ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو (دنیا میں) جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں

إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ

(آخرت میں) ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ (اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کیا (جو کچھ تم کہتے ہو) وہ سب ٹھیک ہے

إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ

تم کہدو ہاں اپنے پروردگار کی قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور (دنیا میں) جس جس نے (ہماری

نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ

نافرمانی کر کے) ظلم کیا ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے ضرور فدیہ

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا

دے نکلے اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اظہار ندامت کریں گے اور ان میں باہم انصاف کے ساتھ حکم کیا جائے گا اور

يُظْلَمُونَ ﴿۵۴﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔

أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۵﴾

آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ وہی زندہ کرتا ہے

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۶﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اور وہی مارتا ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے

قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي

پروردگار کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) آچکی اور جو امراض (شرک وغیرہ) دل میں ہیں ان کی دوا

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۵ وقف غفران - وقف جبرئیل علیہ السلام

لے حیی بن اخطب مدینہ کا رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا جب اس نے رسول اللہ کے حالات سنے تو آپ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور جب اس نے قرآن کو سنا تو کہنے لگا تم جو پڑھتے ہو، حق ہے یا کھیل ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

لے اسروا کے معنی چھپانے ظاہر کرنے دونوں کے ہیں اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ چھپانا کیا بھی ہے۔ مگر یہ چسپاں نہیں۔ اس وجہ سے میں نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کیے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٥٧ قُلْ بِفَضْلِ

اور ایمان والوں کے لیئے ہدایت اور رحمت ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (وکرم)

اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اور اس کی رحمت سے تم کو ملا (ہی) تو ان لوگوں کو اس پر خوش ہونا چاہیئے ۔ اور جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں

يَجْمَعُونَ ۝٥٨ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ

اس سے یہ کہیں بہتر ہے ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے تم پر روزی نازل کی تو اب اس کیں

فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ

سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال بنانے لگے ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا تم

عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ۝٥٩ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

خدا پر بہتان باندھتے ہو ۔ اور جو لوگ خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا کرتے ہیں وہ روز قیامت کو

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ

کیا خیال کرتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تو لوگوں پر بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے مگر

عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝٦٠ وَمَا تَكُونُ ع ۷ / ۱۱

ان میں سے بہتیرے شکر گزار نہیں ہیں ۔ اور (اے رسولؐ) تم (چاہے) کسی حال میں

فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ

ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت کرتے ہو اور (لوگو) تم لوگ کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہر وقت)

مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ

جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے

وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ

ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا

چھوٹی ہے اور نہ اس سے بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں ضرور

قرآن تمام امراض کی شفا ہے

مومنوں کو خدا کے فضل پر خوشیاں منانا چاہیئے

ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦١﴾ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ

ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ جو دوست ہیں خدا کے ان پر (قیامت میں) نہ کچھ خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟

ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (خدا سے) ڈرتے

يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ

تھے۔ ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) خوشخبری ہے۔ خدا کی باتوں

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾

میں ادل بدل نہیں ہوا کرتا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے رسول) ان (کفار) کی

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ ٱلسَّمِيعُ

باتوں کا تم رنج نہ کیا کرو۔ اس میں تو شک نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا ہی کے لیئے ہے۔ وہی سب کی

ٱلْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى

سنتا جانتا ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (غرض سب کے)

ٱلْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ

خدا ہی کے ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ پر بھی

شُرَكَآءَ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾

نہیں چلتے بلکہ وہ تو صرف اپنی اٹکل پر چلتے ہیں۔ اور وہ صرف وہمی و خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔ وہ وہی

هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ وَٱلنَّهَارَ مُبْصِرًا

(خدائے قادر و توانا) ہے جس نے تمہارے نفع کے واسطے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں چین کرو اور دن کو بنایا کہ

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا۟ ٱتَّخَذَ

اس کی روشنی میں دیکھو بھالو۔ اس میں شک نہیں جو لوگ سن لیتے ہیں ان کے لیئے اس میں (قدرت کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔ لوگوں نے

ٱللَّهُ وَلَدًا سُبْحَٰنَهُۥ هُوَ ٱلْغَنِىُّ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا

تو کہہ دیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔ (یہ محض لغو ہے) وہ (تمام نقائص سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ (ہر طرح)

اولیائے خدا کون ہیں

۱ بعض احادیث میں ہے اولیائے خدا وہ ہیں جنکی خاموشی ذکر نظر عبرت گویائی حکمت اور رفتار برکت ہے اگر انکی موت کا معین وقت نہ ہوتا تو عذاب کے خوف اور ثواب کے شوق میں انکی روح ان کے بدن سے نکل جاتی۔ وہ فرائض کے پابند سنتوں کے عامل حرام سے پرہیز کار دنیا سے بے رغبت خدا کی اچھی چیزوں کے راغب ہیں حلال روزی حاصل کرتے ہیں فخر کے پاس نہیں جاتے۔ مال کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ رات کی بے خوابی سے ان کی آنکھوں سے پانی ٹپکتا ہے اور عبرت سے ان کے چہرے زرد ہیں بھوک سے ان کی آنکھیں خشک ہوگئی ہیں پیاس سے ان کے لب سوکھ کر سیاہ ہو گئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنکے رتبے کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ ۱۲

حضرت ابو الحسن ...

۲ ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی بشارت سچے خواب ہیں۔ خود دیکھے یا کوئی دوسرا۔ اور آخرت کی بشارت بہشت ہے ۱۲ ۱۲

خدا کی کوئی اولاد نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِي الْأَرْضِ ۗ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ

بے پرواہ ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے (جو کچھ تم کہتے ہو) اس کی کوئی دلیل تو[1]

أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۸﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ

تمہارے پاس ہے نہیں کیا تم خدا پر (یونہی) بے جانے بوجھے جھوٹ بولا کرتے ہو۔ (اے رسول) تم کہدو کہ بیشک

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ

جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (یہ) دنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں

فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ

پھر تو آخر تو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تب ان کے کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے

الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ

مزے چکھائیں گے۔ اور (اے رسول) تم ان کے سامنے نوحؑ کا حال پڑھ دو جب انہوں نے

نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ

اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق و گراں گزرتا

مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ

ہے تو میں صرف خدا ہی پر بھروسا رکھتا ہوں تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا

فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ

کام ٹھیک کر لو پھر تمہاری بات تم (میں) سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمہارا جی چاہے)

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ﴿۷۱﴾

میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے (دم مارنے کی بھی) مہلت نہ دو۔ پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

سے) منہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو نہ مانگی تھی۔ میری مزدوری تو صرف خدا ہی پر ہے اور

إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۷۲﴾

(اسی کی طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں۔

ع ۱۲/۷

وقف لازم

ہر بات کی دلیل ضروری ہے

حضرت نوحؑ کا قصہ

[1] اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضرور ہونا چاہیے۔ فقط یہ سمجھ کر کہ ہمارے باپ دادا اس مذہب پر تھے بھلا اگر یہ مذہب اچھا نہ ہوتا تو کیوں اختیار کرتے یا اس مذہب میں بہت بڑے بڑے مولوی ہیں ایسے لوگ تو بغیر سوچے سمجھے پسند کرنے والے نہیں کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہیے کیونکہ سب سے بڑا مولوی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی اُستاد تھا۔ بلکہ خود سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ !۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ

اسپر بھی ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور جو لوگ انکے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے (انکو) نجات دی اور

خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

انکو (اگلوں کا) جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو ڈبو مارا۔ پھر ذرا غور تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ

کرو کہ جو (عذاب سے) ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیا (خراب) انجام ہوا۔ پھر ہم نے نوحؑ کے بعد

بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا

اور رسولوں کو اپنی قوم کے پاس بھیجا تو وہ پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اس پر بھی

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اسپر ایمان (نہ لاتا تھا) نہ لائے۔ ہم یونہی حد سے گزر جانے والونکے

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

دلوں پر (گویا خود) مہر کر دیتے ہیں۔ پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰؑ و ہارونؑ کو اپنی

مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

نشانیاں (معجزے) لے کر فرعون اور اس (کی قوم) کے سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ

اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی قصوروار۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے

الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾

حق بات (معجزے) پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی کھلم کھلا جادو ہے۔ موسیٰؑ نے

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ

کہا کیا جب (دین) حق تمہارے پاس آیا تو اس کے بارے میں کہتے ہو کہ کیا یہ جادو ہے

هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰؑ) کیا تم ہمارے

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ

پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اس سے تم ہمیں بہکا دو اور ساری رُوئے

فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

زمین میں بس تم ہی دونوں کی بڑائی ہو۔ اور یہ لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانیوالے نہیں۔ اور فرعون نے حکم دیا، کہ

ائْتُونِي بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ

ہمارے حضور میں تمام کھلاڑی (واقف کار) جادوگروں کو تو لے آؤ۔ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آموجود ہوئے

مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ

تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ پھینکنا ہو پھینکو۔ پھر جب وہ لوگ رسیوں کو سانپ بنا کر ڈال چکے تو

مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ

موسیٰ نے کہا جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو (وہ تو سب) جادو ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا اسے فوراً ملیامیٹ کر

اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ

دے گا کیونکہ خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا۔ اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت سے

بِكَلِمٰتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۲﴾ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا — ع ۱۲ / ۱۳

ثابت کر دکھاتا ہے اگرچہ گنہگاروں کو ناگوار ہو۔ الغرض موسیٰؑ پر ان کی قوم کی نسل کے چند آدمیوں کے

ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ

سوا فرعون اور اس کے سرداروں کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈال دیں، کوئی

أَنْ يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ

ایمان نہ لایا۔ اور اس میں شک نہیں کہ فرعون رُوئے زمین میں بہت بڑھا چڑھا تھا، اور اس میں بھی شک نہیں کہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يٰقَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ

وہ یقیناً زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) خدا پر

آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿۸۴﴾

ایمان لا چکے تو اگر تم فرمانبردار ہو تو بس اسی پر بھروسا کرو۔ اس پر ان لوگوں نے

قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

عرض کی ہم نے تو خدا ہی پر بھروسا کر لیا ہے (اور دُعا کی ہے کہ) اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

ظالم لوگوں کا (ذریعۂ) امتحان نہ بنا، اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں (کے پنجے) سے نجات

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ

دے۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی (ہارونؑ) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے (رہنے

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

سہنے کے) لئے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں[1] قرار دے کر پابندی سے نماز

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَ

پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔ اور موسیٰؑ نے عرض کی اے

قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً

ہمارے پالنے والے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں (بڑی) آرائش اور

وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

دولت[2] دے رکھی ہے (کیا تو نے یہ سامان اس لئے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے راستہ سے لوگوں کو

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

بہکائیں۔ پروردگارا تو ان کے مال و (دولت) کو غارت کر دے اور ان کے دلوں پر سختی کر (کیونکہ)

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ

جب تک یہ لوگ تکلیف دہ عذاب نہ دیکھ لیں گے۔ ایمان نہ لائیں گے۔ (خدا نے) فرمایا تم

اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ

دونوں کی دُعا قبول کی گئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

چلو۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا

[1] ابن عساکر نے حضرت ابورافع سے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت رسولؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا تھا کہ اپنے اور اپنی قوم کیلئے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں بنا لو اور اے موسیٰ تمہاری مسجد میں ہارونؑ اور انکی اولاد کے سوا نہ کوئی جنب ہو کر شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری اس مسجد میں تمام اُمت میں سے علیؑ اور اس کی اولاد کے سوا کسی کو اسکی اجازت نہیں کہ اسمیں جنب ہو کر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے دیکھو تفسیر دُرِ منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ سطر ۳۴-۱۲

[2] مصر سے حبشہ تک کل پہاڑوں میں سونے چاندی اور زبرجد کی کان تھی، اور فرعون ہی کے زیر حکومت تھی اسی وجہ سے قبطی لوگ بہت مالدار ہو گئے تھے اور دولت ہی ان کی ضلالت و گمراہی کا باعث تھی اسی بناء پر حضرت موسیٰؑ نے جوشش دینی میں ان کے مال کی تباہی کی بددُعا کی تھی-۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا

پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی کی اور شرارت سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ

حَتّٰٓى إِذَآ أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ أَنَّهٗ لَآ

جب وُہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں میں بھی اس پر

إِلٰهَ إِلَّا الَّذِيٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوٓا إِسْرَآءِيلَ وَ

ایمان لاتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبردار بندوں سے

أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ

ہوں ۔ اب (مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تُو اس سے پہلے نافرمانی کرچکا

وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ

اور تُو تو مفسدوں میں سے تھا ۔ تو ہم آج تیری رُوح کو تو نہیں (مگر) تیرے بدن کو

بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا

(تہ نشین ہونے سے) بچالیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیئے عبرت (کا باعث) ہو اور اس میں تو

مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ

شک نہیں کہ بہتیرے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بے خبر ہیں ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

بَوَّأْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ

(ملک شام) میں بہت اچھی جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتّٰى جَآءَهُمُ

کے پاس جب تک علم (نہ) آچکا ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا اس میں تو شک ہی نہیں کہ

الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ

جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار

الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾

اس میں فیصلہ کردے گا ۔ پس جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف نازل کیا

منزل ۳

لے فرعون کا لشکر جو حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا پیچھا کیئے جارہا تھا سولہ لاکھ تھا۔ اور سب کے سب گھوڑوں پر سوار اور سروں پر خود رکھے ہوئے تھے اور حضرتؑ اپنی مٹھی بھر فوج کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارونؑ آگے آگے تھے۔ جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹا۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لیئے ہر ایک کے واسطے جداگانہ راہ بنائی گئی۔ اور ہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ جانے لگا۔ یہ خیال کرکے بولے اے موسیٰؑ ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں۔ تو خدا نے درمیان کے پانی کی دیواروں میں جالیاں بنادیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ جب فرعون دریا کنارے پہنچا تو دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جانا چاہا مگر اس کا گھوڑا ہچکا۔ آخر جبرئیلؑ ایک مادیان پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو ہزار روکتا رہا مگر نہ رکا۔ اور جب سارا لشکر دریا کے اندر آگیا تو پانی مل کر ایک ہوگیا، اور سب کے سب ڈوب مرے۔

ع ۹ ۱۰ ۱۴

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ

اگر اس کے بارے میں تم کو ؐ کچھ شک ہو جو لوگ تم سے پہلے سے کتاب (خدا) پڑھا

الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ

کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو تمہارے پاس یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق کتاب

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾

آچکی تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں سے ہونا اور نہ ہرگز ان لوگوں سے ہونا

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ

جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی گھاٹے اٹھانے والوں سے ہو

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ

جاؤ گے - (اے رسولؐ) اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں تمہارے پروردگار کی

رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى

باتیں پوری اُتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وہ لوگ جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں گے

يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ

ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ان کے سامنے ساری خدائی کے معجزے آموجود ہوں - کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی

فَنَفَعَهَاۤ اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا

کہ ایمان قبول کرتی تو اس کو اس کا ایمان فائدہ مند ہوتا ہاں یونسؑ کی قوم جب (عذاب دیکھ کر)

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ

ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ان سے رسوائی کا عذاب دفع کر دیا اور ہم نے انہیں

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ

ایک خاص وقت تک چین کرنے دیا - اور (اے پیغمبرؐ) اگر تیرا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں

كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا

سب کے سب ایمان لے آتے - تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایماندار ہو جائیں حالانکہ

لے اس آیت میں اگرچہ خطاب خود حضرت رسولؐ کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیونکہ اس وقت کے مشرکین طعن سے یہ کہا کرتے تھے کہ آخر یہ کیسا رسولؐ ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، تو رسولؐ کی تسلی اور ان لوگوں کا جواب دونوں بات ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئی اس وجہ سے رسولؐ کی طرف خطاب کیا گیا - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ

کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اذنِ خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصولِ دین میں) عقل سے کام نہیں

اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾

لیتے ان ہی لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِى

ذرا دیکھو تو سہی کہ آسمانوں اور زمین میں (خدا کی نشانیاں کیا) کیا کچھ ہیں (مگر سچ تو یہ ہے) اور جو لوگ

الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ

ایمان نہیں قبول کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں۔ تو یہ لوگ بھی انہیں سزاؤں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

کے منتظر ہیں جو ان سے قبل والوں پر گذر چکی ہیں۔ (اے رسولؐ) ان سے کہدو کہ

قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

اچھا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ یقیناً انتظار کرتا ہوں۔ پھر (نزول

نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا

عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو (عذاب سے) نکلوہ بچا لیتے ہیں یونہی ہم پر

نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ

لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو بھی بچا لیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے میں

شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

شک میں پڑے ہو تو میں بھی تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا تم بھی جن لوگوں کی پرستش کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ

میں تو ان کی پرستش نہیں کرنے کا۔ مگر (ہاں) میں اُس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں (اپنی قدرت سے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ

دنیا سے) اُٹھا لے گا۔ اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومن ہوں۔ اور (مجھے) یہ بھی (حکم ہے) کہ

منزل ٣

حضرت یونسؑ بن متی شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والوں پر تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہو کر آئے تھے اور انکی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے۔ تینتیس برس تک آپؑ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا ایک روبیل جو حکیم عالم اور آپؑ کا مصاحب تھا دوسرا تنوخا جو عابد اور جنگل کی لکڑیاں توڑ کر بسر کرتا تھا۔ آخر آپؑ نے بددعا کی حکم ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہونے پر بہت مصر ہوئے تو حکم ہوا شوال کی ١٥ ر چہار شنبہ کے دن عذاب نازل ہوگا۔ روبیل نے ہر چند فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپؑ نے تنوخا کے کہنے پر شہر میں منادی کرا دی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشہ میں جا چھپے اور عذاب کے منتظر بیٹھے۔ یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر قوم کو آواز دی ارے تم غافل بیٹھے ہو تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا اور یونسؑ پر ایمان لے آؤ اور خدا سے گریہ و زاری کر کے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے۔ روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور بوڑھوں کو جوانوں سے جدا کر کے سب گریہ و زاری میں مشغول ہوئے آخر وقت معین پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا۔ دوسرے دن حضرت یونسؑ یہ خیال کر کے کہ اب تو وہ تباہ ہو گئے ہوں گے (باقی بر ص ٣٥١)

ع ١١
١٥

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

تو (باطل سے) کترا کے اپنا رُخ دین کی طرف قائم رکھ۔ اور مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ

کو نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ تو اگر تم نے (کہیں

وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ

ایسا کیا تو اس وقت تم بھی ظالموں میں (شمار) ہو گے۔ اور (یاد رکھو کہ)

الظَّالِمِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اگر خدا کی طرف سے تمہیں کوئی برائی چھو بھی گئی تو پھر اس کے سوا کوئی اس کا دفع

لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ

کرنے والا نہیں ہو گا۔ اور اگر تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو پھر اس کے فضل (و کرم) کا

يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ

پلٹنے والا بھی کوئی نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے۔ اور وہ تو بڑا بخشنے والا

الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ

مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق (قرآن) آ چکا

مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي

پھر جو شخص سیدھی راہ پر چلے گا تو وہ صرف اپنے ہی دم کے لیئے ہدایت اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہی

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا

اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور میں کچھ تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں۔

أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ

اور (اے رسولؐ) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی پیروی کرو اور

وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع ۱۱ ۶ ۱۶

صبر کرو یہانتک کہ خدا تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ فرمائے اور وہ تو تمام فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے۔

(بقیہ از صفحہ ۳۵۰) شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور سمجھے کہ عذاب نہ آیا۔ اس وقت یہ خیال کر کے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گئے اور تنوخا شہر میں آیا تو روبیل نے کہا کیوں میری رائے صحیح نکلی یا تیری وہ بولا تیری۔ حضرت یونسؑ وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور چالیس روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپؑ کی تصدیق کی اور آپؑ خوش و خرم اپنی قوم میں رہنے لگے۔

۱۲ ۱۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ اٰيَةِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَ هِيَ مِائَةٌ وَّ ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشَرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ہود[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو تئیس آیتیں اور دس (۱۰) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

الرا۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں ایک واقف کار حکیم کی طرف سے (دلائل سے) مستحکم کردی گئیں،

خَبِيْرٍ ۝۱ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

پھر تفصیل وار بیان کر دی گئی ہیں یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تو اسی کی طرف سے تمہیں (عذاب سے) ڈرانے والا

وَّ بَشِيْرٌ ۝۲ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا (رسولؐ) ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ

(گناہوں سے) توبہ کرو وہی تمہیں ایک مقرر مدت تک اچھے لطف کے فائدے اٹھانے دیگا اور وہی ہر صاحب بزرگی[2] کو اس کی

ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

بزرگی کی داد عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نے (اس کے حکم سے) منہ موڑا تو مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى

(خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (یاد رکھو) تم سب کو (آخر کار) خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر (اچھی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

طرح) قادر ہے۔ (اے رسولؐ) دیکھو یہ کفار (تمہاری عداوت میں) اپنے سینوں کو گویا دوہرا کئے ڈالتے ہیں تاکہ خدا سے

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ

(اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں۔ (مگر) دیکھو جب یہ لوگ اپنے کپڑے خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی تو) خدا (ان کی

مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

باتوں کو) جانتا ہے جو چھپا کر کرتے ہیں اور جو کھلم کھلا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ سینوں کے بھید تک کو خوب جانتا ہے

---

[1] اس سورۃ کے بعض اخلاقی، ناموسی، تمدنی نتیجے یہ ہیں: خدا کا رازق ہونا، آسمان زمین چھ روز میں پیدا ہوئے، انسانی حالت، حضرت رسولؐ کی فہمائش، قرآن کی حقیقت کی دلیل، رسول کی تالی اور گواہ کون ہے، ظالموں پر خدا کی لعنت، مومن کافر کی تشبیہہ، حضرت نوحؑ کا قصہ، نافرمانی کی بدولت خاندان سے خروج، قوم ہودؑ کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، حضرت صالحؑ کا قصہ، حضرت اسحاق کی پیدائش، حضرت لوطؑ کا قصہ، حضرت شعیبؑ کا قصہ، حضرت امام آخر الزمانؑ کی نسبت پیشین گوئی، حضرت موسیٰؑ کا قصہ، قیامت میں دو قسم کے لوگ ہوں گے، ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے، پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ۔ ۱۲

[2] علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ صاحب فضل سے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

الجزء الثانی عشر (۱۲)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ
اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو اور خدا انکے

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِي
ٹھکانے اور (مرنے کے بعد) انکے سونپے جانے کی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے۔ سب کچھ روشن

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے۔ اور وہ تو وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن

فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ
میں پیدا کیا اور (اس وقت) اس کا عرش (فلک نہم) پانی پر تھا (اس نے آسمان و زمین اس غرض سے

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ
بنایا) تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگزاری والا کون ہے اور (اے رسولؐ) اگر تم (ان سے)

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ هٰذَآ
کہو گے کہ مرنے کے بعد تم سب کے سب دوبارہ (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہہ بیٹھیں گے

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک انپر عذاب کرنے میں دیر بھی کریں تو یہ

إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ أَلَا يَوْمَ
لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ (ہائیں) عذاب کو کونسی چیز روک رہی ہے۔ سن رکھو

يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
جس دن انپر عذاب آپڑے تو (پھر) ان کے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ

ع ۱ / ۸
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ
ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں پھر اس کو ہم اس سے

مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹
چھین لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے)

ہر جاندار کو خدا ہی رازق ہے

آسمان اور زمین چھ روز میں پیدا ہوئے

انسان کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ

اور اگر ہم تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی، راحت و آرام کا ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب تو

ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ اِلَّا

سب سختیاں مجھ سے دفع ہو گئیں اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا (جلدی) خوش ہو جانے والا شیخی باز ہے۔ مگر جن

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

لوگوں نے صبر کیا اور اچھے اچھے کام کئے (وہ ایسے نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا

(دھری) مزدوری ہے تو جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت)

يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا

شائد تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہو گئے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ

نازل کیا گیا یا (انکی تصدیق کے لئے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔ تم تو صرف (عذاب سے) ڈرانے والے ہو۔

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

(تمہیں انکا خیال نہ کرنا چاہیئے) اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص (تم) نے اس

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ

(قرآن) کو اپنی طرف سے گڑھ لیا ہے تو تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے

ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

ہو تو (زیادہ نہیں) ایسے دس سورتے اپنی طرف سے گھڑ کے لے آؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تمہیں بلانے

صٰدِقِيْنَ ۝۱۳ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ

بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو۔ اس پر اگر وہ تمہاری نہ سنیں تو تم سمجھ لو کہ یہ (قرآن) صرف خدا کے علم سے

بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۴

نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم اب بھی اسلام لاؤ گے (یا نہیں) نیکی کرنے

منزل ۳

حضرت امیرؑ کی خلافت کا حکم

لہ عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جبریلؑ عرفہ کی شام کو حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے یہ سنکر آپؐ مخالفین کی تکذیب کے خوف سے دلتنگ ہوئے باوجود اسکے کچھ لوگوں کو مشورہ کے واسطے بلایا اور منجملہ انکے میں بھی تھا مگر کچھ باتیں ایسی ہوئیں کہ آپؐ رونے لگے جبریلؑ نے کہا آپ خدا کے حکم سے ڈرتے ہیں آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ میرا خدا جانتا ہے کہ جبتک اُسنے جہاد کا حکم نہ دیا فرشتوں کو مدد کے واسطے نازل نہ کیا اسوقت تک یہ لوگ مجھ پر ایمان نہ لائے پھر یہ لوگ حضرت علیؑ کی خلافت کو بھلا کیونکر مانیں گے جبرائیلؑ واپس گئے اور یہ آیت لے کر نازل ہوئے اسی سے واضح طور پر ثابت ہے کہ حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم کئی مرتبہ نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اس کا وقت خدا نے معین نہیں کیا تھا اس وجہ سے حضرت رسولؐ موقعہ کے منتظر تھے آخر جب "یاایھا الرسول" الخ عتاب کے ساتھ نازل ہوا تو آپؐ نے غدیر خم میں اس فرض کو ادا کیا۔ ۱۲

قرآن کی حقیقت کی دلیل

ےہ یہ قرآن کی حقیقت کی بہت واضح دلیل ہے کیونکہ عرب کی سر زمین پہ ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا مگر باوجود اس کے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورۃ بھی نہ بنا سکے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ دوسرا شخص بناتا تھا تو بھی غلط کیونکہ اگر وہ دنیادار تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی اور اگر دیندار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا ہوتا تو بھلا کفار مکہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایک سورۃ بنوا نہ لاتے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ

والوں میں سے جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کا طالب ہو تو ہم انہیں انکی کارگزاریوں کا بدلہ دنیا ہی میں

اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ

پورا پورا بھر دیتے ہیں اور یہ لوگ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ مگر (ہاں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا

لیئے آخرت میں (جہنم کی) آگ کے سوا کچھ نہیں۔ اور جو کچھ دنیا میں ان لوگوں نے کیا دھرا تھا سب

صَنَعُوا فِيهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ

اکارت ہو گیا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے سب ملیامیٹ ہو گیا۔ تو کیا جو شخص اپنے پروردگار

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ

کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اس کے پیچھے ہی پیچھے انہی کا ایک گواہ ہو [۱] اور اس کے

كِتٰبُ مُوسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهٖ ۭ وَ

قبل موسیٰؑ کی کتاب (توریت) جو لوگوں کے لیئے پیشوا اور رحمت تھی (اس کی تصدیق کرتی ہو) وہ بہتر ہے یا کوئی دوسرا

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا

یہی لوگ سچے ایمان لانے والے اور تمام فرقوں میں سے جو شخص اس کا انکار کرے تو اس کا ٹھکانا بس

تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ

آتش (جہنم) ہے تو تم کہیں اس کی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا۔ بیشک یہ قرآن تمہارے پروردگار

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

کی طرف سے برحق ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور جو شخص خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیئے جائیں گے اور گواہ [۲]

يَقُولُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ

اظہار کریں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ (بہتان) باندھا

---

[۱] ابن ابی حاتم اور ابو نعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ منبر پر فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نازل نہ ہوا ہو یہ سنکر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے آپؑ نے فرمایا کیا تو نے سورۃ ہود کی یہ آیت افمن کان علیٰ بیّنة من ربه ویتلوه شاهد منه نہیں پڑھی ہے۔ تو علیٰ بینة سے مراد حضرت رسولؐ ہیں اور یتلوه شاهد منه سے میں مقصود ہوں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۶ مطبوعۂ مصر۔ اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابو ہریرہ سے کتاب الغارات میں منہال سے یہ روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور ان کے علاوہ مثل حافظ ابو نعیم کے حلیۃ الاولیا میں بہت سے لوگوں نے اہل سنّت کے علماء میں سے نقل و بیان کی ہے ۱۲۔

[۲] کراماً کاتبین یا پیغمبر یا ہر زمانہ کے آئمہ معصومین یا ہر شخص کے اعضاء۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ظالموں پر خدا کی لعنت

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ
سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے جو خدا کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں
عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ
اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت سے بھی منکر ہیں۔
هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
یہ لوگ روئے زمین میں نہ خدا کو ہرا سکتے ہیں اور نہ خدا کے سوا ان کا کوئی
وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ (وقف لازم)
سرپرست ہوگا ان کا عذاب دونا کردیا جائے گا۔ یہ لوگ (حسد کے
لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا
مارے) نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے نہ دیکھ سکتے تھے
كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ اپنا آپ ہی گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں
وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي
یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں سب انہیں چھوڑ کے) (چل چنبت) ہوگئیں۔ اس میں شک نہیں کہ
الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
(چار و) ناچار یہی لوگ آخرت میں بڑے گھاٹا اٹھانے والے ہونگے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور
الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ
اچھے اچھے کام کیے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی لوگ جنتی ہیں کہ بہشت میں ہمیشہ
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَ
رہیں گے۔ (کافر و مسلمان) دونوں فریق کی مثال اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے
الْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ ع ٢
والے کی سی ہے کیا یہ دونوں مثل میں برابر ہو سکتے ہیں تو کیا تم غور نہیں کرتے اور ہم نے

مومن و کافر کی تشبیہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

(۲۵) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ

نوحؑ کو ضرور اُن کی قوم کے پاس بھیجا (اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تو تمہارا (عذاب خدا سے) صریحی دھمکانے

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

والا ہوں (اور) یہ (سمجھاتا ہوں) کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ میں تم پر ایک دردناک (قیامت کے) عذاب

يَوْمٍ اَلِيْمٍ (۲۶) فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

سے ڈرتا ہوں۔ تو اُن کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں اپنا ہی سا ایک آدمی سمجھتے ہیں اور ہم تو

مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ

دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند رذیل[1] لوگ (اور وہ بھی بے سوچے سمجھے سرسری

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ

نظر میں) اور ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ (۲۷) قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

(نوحؑ نے) کہا اے میری قوم کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے

كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنی سرکار سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے اور وہ

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ (۲۸)

تمہیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اس کو (زبردستی) تمہارے گلے منڈھ سکتا ہوں اور تم ہو کہ اس کو ناپسند

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

کیئے چلے جاؤ۔ اور اے میری قوم میں تو تم سے اس کے صلہ میں کچھ مال کا طالب نہیں میری مزدوری تو بس

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْٓ

خدا کے ذمہ ہے اور میں تو (تمہارے کہنے سے) ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں نکال نہیں سکتا (کیونکہ) یہ

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (۲۹) وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ

لوگ بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہوں گے مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ تم ہی لوگ (ناحق) جہالت کرتے ہو۔

حضرت نوحؑ کا قصہ

[1] چونکہ حضرت نوحؑ پر ایمان لانے والے دُنیا کو بے اعتبار سمجھکر اس کی طرف توجہ نہ کرتے اور فقر و فاقہ میں اپنی بسر کرتے، اور خدا کی یاد میں مشغول رہتے اسوجہ سے کفار انہیں ذلیل کہا کرتے تھے بلکہ کبھی یہ بھی کہتے کہ تم ان رذیلوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمہارے پاس آیا جایا کریں۔ اسی کے جواب میں حضرت نوحؑ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

اللّٰہِ اِنْ طَرَدْتُّھُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ

اور اے میری قوم اگر میں ان (بیچارے غریب ایمانداروں) کو نکال دوں تو خدا کے عذاب سے (بچانے میں) میری مدد کون کرے گا تو کیا

عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ

تم اتنا بھی غور نہیں کرتے۔ اور میں تو تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب دان ہوں

اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ

اور نہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں ذلیل ہیں انہیں میں یہ نہیں کہتا کہ خدا ان کے ساتھ ہرگز بھلائی

لَنْ یُّؤْتِیَھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ

نہیں کرے گا۔ ان لوگوں کے دلوں کی بات خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی

اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

یقینی ظالم ہوں۔ (وہ لوگ) کہنے لگے اے نوحؑ تم ہم سے یقیناً جھگڑے اور بہت

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

جھگڑ چکے ہو۔ پھر اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو۔

الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰہُ اِنْ شَآءَ

نوحؑ نے کہا اگر چاہے گا تو بس خدا ہی تم پر عذاب لائے گا اور تم لوگ کسی طرح اسے ہرا نہیں سکتے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ

اور اگر میں چاہوں کہ تمہاری (کتنی ہی) خیر خواہی کروں اگر خدا کو تمہارا بہکانا منظور ہے تو میری خیر

اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ

خواہی کچھ بھی تمہارے کام نہیں آ سکتی۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر

ھُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ

جانا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا (کفار مکہ بھی) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس (تم) نے گھڑ لیا ہے

اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٣

تم کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو (گناہ کرکے) مجرم ہوتے ہو اس سے

حضرت نوحؑ کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا

میں بری الذمہ ہوں اور نوح ؑ کے پاس یہ وحی بھیج دی گئی تھی کہ جو ایمان لا چکا (وہ لا چکا) ان کے سوا اب

مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

کوئی شخص تمہاری قوم سے ہرگز ایمان نہ لائیگا تو تم خواہ مخواہ انکی کارستانیوں کا (کچھ) غم نہ کھاؤ اور (بسم اللہ

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ

کر کے) ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی بنا ڈالو اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ

سفارش نہ کرنا (کیونکہ) یہ لوگ ضرور ڈبا دیئے جائینگے۔ اور نوح کشتی ۱؎ بنانے لگے اور جب کبھی ان

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ

کی قوم کے سربرآوردہ لوگ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ان سے مسخراپن کرتے نوح ؑ (جواب میں) کہتے کہ

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

اگر اس وقت تم ہم سے مسخراپن کرتے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو اسی طرح ہم (تم پر ایک وقت) ہنسیں گے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ

اور تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے کہ (دنیا میں) اسے رسوا کر دے اور کس پر

عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ

(قیامت میں) دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا اور تنور ۲؎ جوش

قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ

مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا (اے نوح) ہر قسم کے جانوروں میں سے (نر و مادہ کا) جوڑا (یعنی) دو دو لے لو اور

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا

جس (کی) ہلاکت کا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اس کے سوا اپنے سب گھر والے ۳؎ اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان

قَلِیْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ

سب کو کشتی میں بٹھا لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی تھوڑے ہی لوگ لائے تھے اور نوح نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا بسم اللہ

۱؎ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بارہ سو گز لمبی آٹھ سو گز چوڑی اسی گز اونچی تھی اور اس کے تین درجے تھے نیچے کے درجہ میں چوپائے بیچ میں پرند اوپر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں اس میں موجود تھیں غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوح ؑ نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور اسی آدمیوں کو جو آپ پر ایمان لائے تھے، لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا، آفتاب کو گہن لگا، آسمان سے موسلادھار پانی کی چادریں گرنے لگیں پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے، اور تمام پانی پانی ہو گیا، اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ۱۲

۲؎ جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی، اور یہیں سے طوفان کی ابتداء ہوئی تھی۔ جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ گویا مسجد کوفہ ہی میں تھا۔ ۱۲

۳؎ حام، سام، یافث یہ تینوں بیٹے تھے اور تینوں ان کی بیویاں تھیں اور ایک خود حضرت ؑ کی بیوی جو ایماندار تھیں اور ایک خود ؑ۔ آٹھ ہوئے اور بہتر آدمی امت کے۔ اسی ہوئے۔ اسی سے تو خدا فرماتا ہے: وما آمن معه الا قلیل ۔۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

[illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

جنکا لو سرہار خدا ہی کے نام سے اسکا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہی) کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب

اور کشتی ہے پہاڑ کی سی (اونچی) لہروں میں ان لوگوں کو لیے ہوئے چلی جا رہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے کو جو ان سے الگ تھلگ ایک

مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ

گوشہ میں تھا آواز دی اے میرے فرزند (آ) ہماری کشتی میں سوار ہو لے اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ وہ بولا (مجھے معاف کیجیے) میں ابھی تو کسی پہاڑ

جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ

کا سہارا لیکر جا رہا ہوں جو مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے بچا لے گا۔ (نوح نے اس سے) کہا (اے کمبخت) آج خدا کے عذاب سے کوئی

اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر رحم فرمائے گا۔ اور یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ

الْمُغْرَقِينَ ﴿۴۳﴾ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي

ڈوب کر رہ گیا۔ اور جب (خدا کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان (برسنے سے) تھم جا اور

وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ

پانی گھٹ گیا اور (لوگوں کا) کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور ہر (چہار) طرف پکار دیا گیا کہ ظالم لوگوں کو

وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ

(خدا کی رحمت سے) دوری ہو۔ اور (جس وقت نوح کا بیٹا غرق ہو رہا تھا) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور

فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

عرض کی اے میرے پروردگار اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا میرے اہل میں شامل ہے اور (تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لونگا اور)

وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ

اس میں تو شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سارے (حاکموں) سے بڑا حاکم ہے (تو میرے بیٹے کو نجات دیدے۔ خدا نے) فرمایا اے نوح

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

(تم یہ کیا کہہ رہے ہو) ہر گز وہ تمہارے اہل میں شامل نہیں وہ بیشک بدچلن ہے تو دیکھو جس کا تمہیں علم نہیں ہے

منزل ۳

ف۱ اس کا نام کنعان تھا اور اس کی ماں کا نام واعلہ یہ دونوں کشتی پر نہیں سوار ہوئے اور پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچے اس کے علاوہ حضرت نوحؑ کے تین صاحبزادے اور تھے حام، سام، یافث جنکی اولاد سے ساری دنیا ہے کیونکہ جب حضرت نوحؑ کشتی سے اُترے تھے تو کوہ جودی ہی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہ گئے اور اس کا نام سوق الثمانین (اسی آدمی کا بازار) رکھا۔ خدا کی شان چند دن کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا، جس سے اولاد نوحؑ کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے اپنی بیویوں سمیت رہ گئے انہی سے دنیا پھیلی اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ ۱۲

ف۲ چونکہ کنعان ظاہری طور پر ایماندار تھا اور حضرت نوحؑ اسکے باطنی حال سے واقف نہ تھے اور خدا نے انکے لڑکے بالوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا سو جس سے آپؑ اس کے ڈوبنے پر بیچین ہو گئے اور خدا کی بارگاہ میں گویا محبت کا شکوہ کیا۔ مگر چونکہ خدا فرما چکا تھا کہ مجھ سے کافروں کی سفارش نہ کرنا اسوجہ سے ایسا جواب ملا۔ خلاصہ اس سوال و جواب کے دو نتیجے بہت عمدہ نکلے ایک تو یہ کہ عمدہ خاندانی کچھ کام نہیں آتا اپنی حالت اچھی ہونی چاہیے شعر

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

دوسرے یہ کہ انسان نافرمانی کی بدولت خاندان سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور اسی بناء پر والدین کی نافرمانی عاق ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ ۱۲

نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

إِنِّىٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ

مجھ سے اس کے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کیا کرو۔ نوح نے عرض کی اے میرے پروردگار

إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا

میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا مجھے علم نہ ہو میں اسکی درخواست کروں اور اگر تو مجھے (میرے قصور) نہ بخشیگا اور مجھ پر رحم نہ

تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٤٧﴾ قِيلَ يَٰنُوحُ

کھائے گا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤنگا۔ (جب طوفان جاتا رہا تو) حکم دیا گیا اے نوح ہماری طرف سے

ٱهْبِطْ بِسَلَٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن

سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں انمیں سے نہ کچھ لوگوں پر اور (تمہارے بعد)

مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں ہم تھوڑے ہی دن بعد بہرہ ور کریں گے پھر ہماری طرف سے انکو نافرمانی کی وجہسے دردناک عذاب

تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ

پہنچے گا۔ (اے رسول) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جنکو ہم تمہاری طرف وحی کے ذریعہ پہنچاتے ہیں (جو) اس کے قبل نہ تم

أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَٰقِبَةَ

جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ہی (جانتی تھی) تو تم صبر کرو۔ اس میں شک نہیں کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیز

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟

گاروں ہی کے واسطے ہیں۔ اور (ہم نے) قوم عاد کے پاس ان کے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور انہوں

ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾

نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تم بس

يَٰقَوْمِ لَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِى

نرے افترا پرداز ہو۔ اے میری قوم میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس اس شخص کے

فَطَرَنِىٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَٰقَوْمِ ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ

ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور اے میری قوم اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تُوبُوٓا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

پھر اسکی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تو وہ تم پر موسلادھار مینہ آسمان سے برسائے گا (کہ خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور

إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

قوت بڑھا دے گا ۱ اور مجرم بن کر اس سے منہ نہ موڑو۔ وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا

آئے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے

نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾ إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ

والے ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں مجنون بنا دیا ہے (اسی وجہ

بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ قَالَ إِنِّيٓ أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوٓا

سے تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔ ہود نے جواب دیا بیشک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو

أَنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِ فَكِيدُونِي جَمِيعًا

کہ تم خدا کے سوا دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہو اس سے میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری کرو اور

ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا

مجھے (دم مارنے کی) مہلت بھی نہ دو (تو بھی مجھے پرواہ نہیں) کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار

مِن دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَآ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ

ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ اور روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّآ

میرا پروردگار (انصاف کی) سیدھی راہ پر ہے۔ اس پر بھی اگر تم اسکے حکم سے منہ پھیرے ہو تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا

أُرْسِلْتُ بِهِۦٓ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ

تھا اسے تو میں یقیناً پہنچا چکا اور میرا پروردگار (تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کر کے) تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا

وَلَا تَضُرُّونَهُۥ شَيْـًٔا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾

جانشین کرے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اور

فوائد استغفار

۱ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے ایک فرزند کی تمنا کی آپ نے فرمایا خدا سے استغفار کر چنانچہ اس نے روزانہ سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدا نے اُسے فرزند نرینہ عطا فرمایا شُد شدہ یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو اس نے اس شخص سے کہا کہ تو نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے کہاں سے اخذ کیا۔ اتفاقاً ایک روز امام حسنؑ معاویہ کے پاس تشریف لیگئے تو وہ پوچھ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا تو نے ہود کے قصہ میں یزدکم قوۃ الی قوتکم نہیں پڑھا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَلَمَّا جَاۤءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے ہودؑ کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ

دی، اور ان سب کو سخت عذاب سے بچالیا۔ (اے رسولؐ) یہ حالات قوم عاد کے ہیں، جنہوں نے اپنے

عَادٌ ۟ ۖ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ

پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ

حکم پر چلتے رہے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

گی) دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار کیا۔ دیکھو ہود کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے) دھتکاری

ع ۵ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

پڑی ہے۔ اور (ہم نے) قوم ثمود کے پاس انکے بھائی صالحؑ کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (اپنی قوم سے

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

کہا) اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے پیدا

الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا

کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اس سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ بیشک میرا

اِلَيْهِ ۗ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ

پروردگار (ہر شخص کے) قریب (اور سب کی) سنتا اور دعا قبول کرتا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے اے صالحؑ اس

فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

کے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو کیا اب تم جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے

اٰبَاۤؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾

اس کی پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں

۱؎ چار ہزار آدمی تھے جنکو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکل جانے کا حکم دے دیا تھا اور یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہے ۱۲

۲؎ ان کا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں دیکھو۔ ۱۲

قصہ صالح

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

اس نے متحیر کر دیا ہے ۔ صالحؑ نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں

اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

اور اس نے مجھے اپنی (بارگاہ سے) رحمت (نبوت) عطا کی ہے اس پر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو خدا کے عذاب سے

عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ

(بچانے میں) میری مدد کون کرے گا۔ پھر تم سوا نقصان کے میرا کچھ بڑھا تو دو گے نہیں اے میری قوم یہ خدا کی (بھیجی ہوئی)

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک معجزہ ہے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴ فَعَقَرُوْهَا

چاہے) چرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ (ورنہ پھر) تمہیں فوراً ہی (خدا کا) عذاب لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کی

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

کونچیں کاٹ (کر مار) ڈالیں تب صالحؑ نے کہا اچھا تین دن تک (اور) اپنے اپنے گھر میں چین اڑا لو یہی (خدا کا) وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا

مَكْذُوْبٍ ۝۶۵ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ

نہیں ہوتا۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے صالحؑ اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لا چکے تھے اپنی

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ

مہربانی سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار ہی زبردست غالب ہے

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۶۶ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۶۷ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور ایسے مر مٹے کہ گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ تو

فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝۶۸ ع ۶

دیکھو قوم ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور سزا دی گئی) سن رکھو کہ قوم ثمود (اس کی بارگاہ سے)

۱ ان کا قصہ بھی سورۂ اعراف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا

دستکاری ہوئی ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے

سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

(ابراہیم کو) سلام کیا (اور ابراہیم نے) سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم بلا توقف ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

(اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی

مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ

میں ان سے ڈر گئے (اس کو وہ فرشتے سمجھے اور) کہنے لگے آپ ڈریئے نہیں ہم تو قوم لوطؑ کی طرف (ان کی سزا کے لئے) بھیجے

لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا

گئے ہیں۔ اور ابراہیمؑ کی بیوی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں وہ (یہ خبر سُن کر) ہنس پڑیں تو ہم نے (انہیں فرشتوں کے ذریعہ سے)

بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ

اسحٰقؑ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی اور اسحٰقؑ کے بعد یعقوبؑ کی۔ وہ کہنے لگی لے ہے کیا اب

يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۭ اِنَّ

میں بچہ جننے بیٹھوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں (بھی) بوڑھے ہیں یہ تو ایک بڑی

هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

تعجب خیز بات ہے۔ وہ فرشتے بولے (ہائیں) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو اے اہل بیت ۲

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ

(نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد (و ثنا)

مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ

بزرگ ہے۔ پھر جب ابراہیم (کے دل) سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد کی) خوشخبری بھی آچکی

الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

ہے تو ہم سے قوم لوطؑ کے بارے میں جھگڑنے لگے (ناز سے سفارش کرنے لگے) بیشک ابراہیمؑ بڑے

منزل ۳

۱ چونکہ یہ فرشتے نوجوان حسین لڑکے کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیمؑ سے کہا لے خلیل کیا تم مہمان نہیں چاہتے یہ سُنتے ہی آپ نے انکو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کے واسطے آئے مگر نجی کے گھر میں کھانا کہاں آپؑ نے فرمایا، اے سارہ ایسے حسین اور نیک اور خوش خلق مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کیلئے جلدی کھانا تیار کرو حضرت سارہ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں مگر میں نے ایک بچھڑا پالا ہے جسے بہت پیار کرتی ہوں۔ اگر کہیئے تو اسے ذبح کرا کے گوشت بھون دوں غرض گوشت تیار ہوا۔ اور آپؑ لیکر مہمانوں کے پاس آئے مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈرے کیونکہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس بُرے ارادے سے آتا تو اس کا کھانا نہ کھاتا مگر جب اُن لوگوں نے اپنا فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپؑ کو اطمینان ہوا۔ ۲ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کو خدا نے اہلبیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کردی گئی ہے ۳ یہ حضرت ابراہیمؑ کا منتہائے رحم و کرم تھا کہ آپؑ قوم لوطؑ کے بارے میں تاخیرِ عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے۔ مگر جب خدا نے اس سے منع کر دیا، تو چُپ ہو رہے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا

نرم دل (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ (ہم نے کہا) اے ابراہیمؑ اس بات میں ہٹ مت کرو۔

إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ

(اس بارے میں) جو حکم تمہارے پروردگار کا تھا وہ قطعاً آچکا اور اس میں شک نہیں کہ ان پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح

غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ

ٹل نہیں سکتا۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوطؑ کے پاس آئے تو انکے خیال سے رنجیدہ ہوئے

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾

اور انکے آنے سے تنگدل ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ (آج کا دن) سخت مصیبت کا دن ہے۔ اور انکی قوم (لڑکوں کا آنا سن کر)

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ

بُرے ارادے سے) انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ اسکے قبل بھی بُرے بُرے کام کیا کرتے تھے لوطؑ نے

كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ

(جب اُن کو آتے دیکھا تو) کہا اے میری قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں (موجود) ہیں ان سے نکاح کر لو

بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

یہ تمہارے واسطے (جائز اور) صاف ستھری ہیں تو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمان کے بارے میں

فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾

رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں ہے۔ ان (کم بختوں) نے جواب دیا تم کو

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ

تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے۔ اور جو بات

حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ

ہم چاہتے ہیں وہ تو تم خوب جانتے ہو۔ لوطؑ نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ

لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾

کی قوت[1] ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔ وہ فرشتے بولے

[1] ان سے پانچ شہر آباد تھے۔ سدوم، عاصبور، وادوان، طوایم، صعدا۔ ان پانچ شہروں میں سب کفار ہی رہتے تھے مگر صعدا میں کچھ مومنین بھی تھے اور حضرت لوطؑ سدوم میں رہتے اور زراعت کرتے تھے چنانچہ جب فرشتے پہنچے تو آپؑ کھیت ہی میں تھے۔ ۱۲

[2] اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فقط برگزیدۂ خدا یا نبی یا معصوم ہونا دشمن کے دفعیہ کے لیئے کافی نہیں ہے جب تک ظاہری سامان مہیا نہ ہو اسی بناء پر حضرت لوطؑ نے یہ تمنا کی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ

اے لوطؑ ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پا

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

سکیں گے تو تم کچھ رات رہے سے اپنے لڑکے بالوں سمیت نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی اِدھر مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر تمہاری

امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

بیوی کہ اسپر بھی یقیناً وہی عذاب نازل ہونے والا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہوگا اور ان (کے عذاب) کا وعدہ

الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۞ ۸۱ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

بس صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے (لبستی کی

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۵

زمین کے طبقے) اُلٹ کر اس کے اوپر کے حصہ کو اس کے نیچے کا بنا دیا اور اس پر ہم نے کھرنجے دار پتھر

مَّنْضُوْدٍ ۞ ۸۲ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ

تابڑ توڑ برسائے جن پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان بنائے ہوئے تھے۔ اور وہ بستی (ان)

الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۞ ۸۳ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

ظالموں (کفار مکہ) سے کچھ دور نہیں۔ اور ہم نے مدین والوں کے پاس ان کے بھائی شعیبؑ کو پیغمبر

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

بنا کر بھیجا انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ

اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو آسودگی میں دیکھ رہا ہوں (پھر گھٹانے کی کیا

وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۞ ۸۴ وَيٰقَوْمِ

ضرورت ہے) اور میں تو تم پر اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (سب کو) گھیر لے گا۔ اور اے میری قوم

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں

۵ کیونکہ حضرت لوطؑ اپنے لڑکے بالوں کو لے کر باہر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہنچی۔ انکی بیوی نے پیچھے مُڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم۔ اسی وقت ایک پتھر اسکے سر پر بھی گرا اور وہیں پر ٹھنڈی ہو گئی۔ اور اس پر عذاب اسوجہ سے ہوا کہ یہ بھی کافرہ تھی۔ اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو اسی نے خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑتے ہوئے آئے تھے اور حضرت لوطؑ نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور جس سے بات کرنا ہوتا تھا تو پچھواڑے کی کھڑکی سے بات کرتے۔ اسی پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے انکو مطمئن کیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ

کم نہ دیا کرو اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ لے

اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ﴿۸۶﴾

تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے۔ اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں۔ (وہ لوگ) کہنے لگے اے

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو) تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن (بتوں) کی پرستش ہمارے

آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ

باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں۔ تم ہی تو بس

لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ

ایک بردبار اور سمجھ دار (رہ گئے) ہو۔ شعیبؑ نے کہا اے میری قوم اگر میں اپنے پروردگار کی

عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا

طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے (حلال) روزی کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری طرح

أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ

حرام کھانے لگوں) اور میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں تمہارے برخلاف آپ اس کو کرنے لگوں

إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ

میں تو جہاں تک مجھ سے بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور) چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اور کسی سے ہو ہی نہیں سکتی۔ اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے میری قوم

شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ

میری ضد کہیں تم سے ایسا جرم نہ کرا دے جیسی مصیبت قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ

قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾

پر نازل ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر بھی آ پڑے اور لوطؑ کی قوم (کا زمانہ) تو (کچھ ایسا) تم سے

لے صباغی نے جو اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں فصول مہمہ میں ایک طولانی روایت امام آخر الزمان کے ظہور کی علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دیکر کھڑا ہوگا اور خالص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہوں گے تو سب سے پہلے وہ اس آیت بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین وما انا علیکم بحفیظ کی تلاوت کرے گا اور کہے گا میں بقیۃ خدا اور اس کا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں۔ اس وقت سے تمام لوگ یا بقیۃ اللہ کہہ کر اس کی طرف خطاب کریں گے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ

دُور نہیں (انہی سے عبرت حاصل کرو) اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دُعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ

وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ

کرو بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان اور محبت والا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو انمیں

وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ

سے اکثر تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آئیں اور اسمیں تو شک نہیں کہ ہم تمہیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ

وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ

ہوتا تو ہم تمکو (کبکا) سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آ سکتے۔ شعیبؑ نے کہا اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا دباؤ

عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ

تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے (کہ تم کو اس کا یہ خیال ہی) اور خدا کو تم لوگوں نے اپنے پس پشت ڈال دیا ہے بیشک میرا پروردگار تمہارے

إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾ وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا

سب اعمال پر احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ اور اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) کرو میں بھی (بجائے خود)

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن

کچھ کرتا ہوں عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اس کو (لوگوں کی

يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا

نظروں میں) رُسوا کر دے گا۔ اور (یہی معلوم ہو جائے گا کہ) کون جھوٹا ہے۔ تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ

إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَ

انتظار کرتا ہوں۔ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیبؑ اور ان لوگوں کو جو

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ

اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انکو ایک چنگھاڑ نے

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾

لے ڈالا پھر تو وہ سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (اور وہ ایسے مر مٹے)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

کہ گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ جس طرح ثمود خدا کی بارگاہ سے) دھتکارے گئے

ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ ع ۱۲ / ۸

اسی طرح اہل مدین کی بھی دھتکاری ہوئی۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل

مُبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ

دے کر فرعون اور اس کے امرا کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو لوگوں نے فرعون ہی کا حکم مان لیا اور موسیٰ

فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهُ

کی ایک نہ سنی) حالانکہ فرعون کا حکم کچھ جچا جچایا ہوا نہ تھا۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا،

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿٩٨﴾

اور ان کو دوزخ میں لے جا جھونک دے گا۔ اور یہ لوگ کس قدر برے گھاٹ اُتارے گئے۔

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ

اور (اس دنیا میں بھی) لعنت انکے پیچھے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) کیا برا انعام

الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿٩٩﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ

ہے جو انہیں ملا۔ (اے رسول) یہ چند بستیوں کے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے

عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ

بعض تو (اس وقت تک) قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہوگیا۔ اور ہم نے کسی طرح ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ

وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ

اُن لوگوں نے آپ اپنے اُوپر (نافرمانی کرکے) ظلم کیا پھر جب تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو

الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا

نہ اس کے وہ معبود ہی کام آئے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اور نہ ان معبودوں نے ہلاک کرنے

جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾

کے سوا کچھ فائدہ ہی پہنچایا (بلکہ انہی کی پرستش کی بدولت عذاب آیا) اور (اے رسول) بستیوں کے

ا ان کا قصہ بھی تفصیلاً سورۃ اعراف پارہ نہم میں گذر چکا ہے ۱۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ
لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے ۔ بیشک اس کی پکڑ
اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ
تو بڑی دردناک (اور) سخت ہوتی ہے ۔ اس میں تو شک نہیں کہ اس میں اس شخص کے واسطے
خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ
جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے ۔ یہ وہ روز ہوگا کہ سارے (جہان کے)
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾
لوگ جمع کیئے جائیں گے ۔ اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) سب حاضر کیئے جائیں گے ۔ اور ہم بس ایک معیّن
يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ
مدت تک اس میں دیر کر رہے ہیں ۔ جس دن وہ آپہنچے گا تو بغیر حکم خدا کوئی شخص بات بھی تو نہیں کر سکے گا ۔
وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا
پھر کچھ لوگ ان میں سے بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت تو جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہونگے اور اسی میں
زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
انکی ہائے واسئے اور چیخ پکار ہوگی ۔ وہ لوگ جب تک آسمان اور زمین ہے ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تمہارا
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
پروردگار (نجات دینا) چاہے ۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر ہی کے رہتا ہے اور جو
يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت میں ہوں گے (اور) جب تک آسمان [2] و زمین (باقی) ہیں
فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ
وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب آپ کا پروردگار چاہے (سزا دے کر آخر میں
عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ
جنت میں لے جائے) یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی ۔ تو یہ لوگ (خدا کے علاوہ) جس کی پرستش

منزل ۳

[1] اسی مطلب کو سورۃ نبا پارہ ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ ولا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن یہ ایک وقت کا حال ہے اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی ۔ چنانچہ سورۃ مرسلات میں فرماتا ہے ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون ۔۱۲۔

[2] اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ چونکہ عرب کے محاورات میں آسمان و زمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے اس وجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے موافق یوں فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا یہ نہیں کہ جب تک دنیا کے آسمان و زمین ہیں کیونکہ یہ دونوں تو قیامت میں فنا ہو جائیں گے ۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس سے دنیا کے آسمان زمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان و زمین ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ بہشت و دوزخ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے : یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوات وبرزوا للہ الواحد القہار ۔ جس دن یہ زمین و آسمان بدل کر دوسرے بنائے جائیں گے ۔ واللہ اعلم ۔۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

هٰۤؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ

کرتے ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا یہ لوگ تو بس ویسی عبادت کرتے ہیں جیسی انسے پہلے انکے باپ دادا کرتے تھے

قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ (١٠٩)

اور ہم ضرور (قیامت کے دن) ان کو (عذاب کا) پورا پورا حصہ بلا کم و کاست دیں گے۔ اور

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

ہمنے موسیٰؑ کو کتاب توریت عطا کی تو اسمیں (بھی) جھگڑے ڈالے گئے اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (تاخیر عذاب کا)

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ

حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا تو انکے درمیان (کب کا) فیصلہ یقیناً ہو گیا ہوتا۔ اور یہ لوگ (کفار مکہ) بھی اس (قرآن) کی

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (١١٠) وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کی کارستانیوں کا بدلہ

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (١١١) فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ

بھرپور دے گا (کیونکہ) جو انکی کرتوتیں ہیں اس سے وہ خوب واقف ہے۔ تو (اے رسولؐ) جیسا تمہیں حکم دیا ہے تم اور

اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا

وہ لوگ بھی جنہوں نے تمہارے ساتھ (کفر سے) توبہ کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو۔ اور سرکشی نہ کرو (کیونکہ) تم لوگ جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (١١٢) وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ

کچھ بھی کرتے ہو اُسے یقیناً وہ دیکھ رہا ہے۔ اور (مسلمانو) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی) کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے انکی طرف

النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (١١٣)

مائل نہ ہونا ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی۔ اور خدا کے سوا اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ

تو پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کرے گا۔ اور (اے رسولؐ) دن کے دونوں کنارے اور کچھ رات گئے نماز[2] پڑھا کرو

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (١١٤)

(کیونکہ) نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اور یاد کرنے والوں کیلئے یہ باتیں نصیحت و عبرت ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم

ع ٩ ١٤ ٩

[1] حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور اُن کے مددگار اور جن لوگوں نے ان کے واسطے دوات میں صوف ڈالا یا قلم سے مد کھینچا ہو۔ ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔ ١٢

[2] اس سے پانچوں وقت کی نمازوں کا وجوب نکل آیا۔ کیونکہ دونوں کنارے سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب و عشاء۔ ١٢

پانچوں وقت کی نماز کا وجوب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا

صبر کرو کیونکہ خدا نیکی کرنیوالوں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ پھر جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں انمیں کچھ لوگ ایسے عقل والے کیوں نہ ہوئے۔ جو (لوگوں کی)

كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

روئے زمین پر فساد پھیلانے سے روکا کرتے (ایسے لوگ تھے تو) مگر

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا

بہت تھوڑے سے اور یہ انہیں لوگوں سے تھے جن کو ہم نے (عذاب سے) بچالیا

مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا

اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ انہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے اور جو انہیں دی گئی تھی

مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ

اور یہ لوگ مجرم تھے ہی۔ اور تمہارا پروردگار ایسا (بے انصاف) کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو زبردستی اُجاڑ دیتا اور

وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

وہاں کے لوگ نیک چلن ہوں۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو بیشک تمام لوگوں کو ایک ہی (قسم کی)

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَنْ

اُمت بنا دیتا (مگر اُس نے نہ چاہا۔ اسی وجہ سے) لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کریں گے مگر جس پر تمہارا

رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ

پروردگار رحم فرمائے۔ اور اسی لیئے تو اُس نے ان لوگوں کو پیدا کیا۔ اور (اسی وجہ سے تو) تمہارے

رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

پروردگار کا حکم قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنّات اور آدمیوں سے بھر دیں گے

أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ

اور (اے رسول) پیغمبرانِ ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام قصوں کو تم سے بیان کیئے

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هٰذِهِ

دیتے ہیں جن سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کر دیں گے۔ اور ان ہی قصوں میں تمہارے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ

پاس حق (قرآن) اور مومنین کے لیئے نصیحت اور یاد دہانی بھی آ گئی - اور (اے رسولؐ) جو

لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا

لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو کہ تم بجائے خود عمل کرو ہم بھی کچھ (بجائے خود) کرتے ہیں

عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ

اور (نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں - اور سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

باتوں کا علم خاص خدا ہی کو ہے - اور اسی کی طرف ہر کام ہر پھر کر لوٹتا ہے تم بھی

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ ع ١٠ ١٢ ١٠

اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْحِجْرِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاحِدٌ عَشْرَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ (١٢) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے -

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ قف اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ

الٓر - یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں - ہم نے اس کتاب (قرآن) کو عربی میں نازل

قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ

کیا ہے تاکہ تم سمجھو - (اے رسولؐ) ہم تم پر یہ قرآن نازل کر کے تم سے

عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا

ایک نہایت عمدہ [١] قصہ بیان کرتے ہیں اگرچہ تم اس کے پہلے

الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾

(اس سے) بالکل بے خبر تھے - (وہ وقت یاد کرو) جب یوسفؑ نے

[١] اور قصوں سے اس قصہ کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں، حتیٰ کہ بعض لوگوں نے تین سو وجہیں بیان کی ہیں، مگر میرے خیال میں اس قصہ کے سب سے اچھا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اور قصوں میں اخلاق و ناموس کے جزئی نتیجے نکلتے ہیں، اور یہ قصہ اخلاق و ناموس کے کلیات کا حاوی ہے۔ واللہ اعلم ١٢

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ

اپنے باپ سے کہا اے ابّا میں نے گیارہ لہ ستاروں اور سورج چاند کو

عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

(خواب میں) دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یعقوبؑ

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

نے کہا اے بیٹا (دیکھو خبردار) کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دُہرانا (ورنہ) وہ لوگ تمہارے

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾

لیئے مکاری کی تدبیر کرنے لگیں گے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھُلا ہوا دشمن ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

اور (جو تم نے دیکھا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا۔ اور تمہیں خوابوں کی تعبیر سکھائے

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ

گا۔ اور جس طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر اپنی نعمتیں پوری

كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ

کر چکا ہے اور اسی طرح تم پر اور یعقوبؑ کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔ بیشک تمہارا

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ

پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔ (اے رسولؐ) یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں ؎ پوچھنے والے (یہود)

وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ

کے لیئے (تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں کہ جب (یوسفؑ کے بھائیوں نے) کہا کہ یاوجودیکہ ہماری بڑی جماعت

وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

ہے تاہم یوسفؑ اور اس کا حقیقی بھائی (بنیامینؑ) ہمارے والد کے نزدیک بہت زیادہ پیارے ہیں اس میں کچھ شک نہیں

اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۨ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی میں پڑے ہیں۔ (خیر تو اب مناسب یہ ہے کہ یا تو) یوسفؑ کو مار ڈالو یا (کم از کم) اسکو

منزل ۳

لہ حضرت یوسفؑ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے سارا جہان روشن ہو گیا دریا موجیں مارتا ہے مچھلیاں طرح طرح کی زبان میں تسبیح کرتی ہیں۔ میں ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا ہوں میرے گرد ہرے ہرے درخت ہیں نہریں جاری ہیں اور مجھے ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہو گئیں زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لا کے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے اُتر کر میرے سامنے سجدہ کیا۔ نور عظیم کی تعبیر سلطنت ہے نورانی پوشاک سے نبوت یا مصر کی عزت حکومت سورج سے حضرت یعقوبؑ چاند سے حضرت یوسفؑ کی خالہ جنہوں نے پالا تھا اور انہی کو ماں کہتے تھے گیارہ ستاروں سے گیارہ بھائی مراد ہیں۔ یہ خواب حضرت یوسفؑ نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا اور اگرچہ حضرت یوسفؑ نے صرف حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا تھا مگر اسوقت انکے کسی بھائی کی بیوی جاگتی تھی اس نے سنا اور اپنے شوہر سے کہا پھر تمام مشہور ہو گیا۔ ۱۲

۶ ۱۱

لہ چونکہ علماء یہود نے مسلمانوں سے آلِ یعقوبؑ کے مصر میں آنے کا سبب پوچھا تھا اس سبب سے خدا نے پورا قصہ بیان کر دیا اس کے علاوہ حضرت رسولؐ کی تشفی بھی مقصود تھی کہ جب یوسفؑ کو انکے بھائیوں نے اتنا ستایا تو تمکو تمہاری امت کا ستانا کیا بعید ہے۔ ۱۲

لہ اس پیار کا نتیجہ ظاہری انتظام میں اولاد کی الفت رسانی ہوتی ہے مگر غیبی انتظام نے یوسفؑ کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ۱۲

لہ پہلے حضرت یعقوبؑ نے لیا بنت لیان بن خوزائیل سے نکاح کیا تھا ان سے چھ بیٹے ہوئے۔ یہودا، روئیل، شمعون، لاوی، زبالون، یشجر۔ پھر آپؑ نے راعیل سے عقد کیا اس سے ایک لڑکی ربا (باقی بر صفحہ ۳۷۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَرۡضًا یَّخۡلُ لَکُمۡ وَجۡهُ اَبِیۡکُمۡ وَتَکُوۡنُوۡا مِنۡ بَعۡدِهٖ

کسی جگہ (چل کر) پھینک آؤ تو البتہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی اور اس کے بعد تم

قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ

سب کے سب (باپ کی توجہ سے) بھلے آدمی ہو جاؤ گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ

وَاَلۡقُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّیَّارَةِ

مارو ہاں اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو اس کو کسی اندھے کنوئیں میں (لے جا کر) ڈال دو کوئی راہ گیر اسے نکال کر

اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاۡمَنَّا

لے جائے گا (اور تمہارا مطلب حاصل ہو جائے گا)۔ سب نے (یعقوبؑ سے) کہا ابا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ

عَلٰی یُوۡسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوۡنَ ﴿۱۱﴾ اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا

یوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم لوگ تو اس کے خیر خواہ ہیں۔ آپ اسکو کل ہمارے ساتھ

غَدًا یَّرۡتَعۡ وَیَلۡعَبۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّیۡ

بھیج دیجئے کہ (ذرا جنگل کے) پھل پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم لوگ تو اسکے نگہبان ہیں ہی۔ یعقوبؑ نے کہا تمہارا

لَیَحۡزُنُنِیۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَاَخَافُ اَنۡ یَّاۡکُلَهُ الذِّئۡبُ

اس کو لے جانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بے خبر ہو جاؤ

وَاَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ اَکَلَهُ الذِّئۡبُ وَ

اور (مبادا) اُسے بھیڑیا پھاڑ کھائے ۱ے۔ وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی) اگر اس کو

نَحۡنُ عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَ

بھیڑیا کھا جائے تو ہم لوگ یقیناً بڑے گھاٹا اٹھانے والے (نکمّے) ٹھہریں گے۔ غرض یوسفؑ کو جب یہ لوگ لے گئے

اَجۡمَعُوۡۤا اَنۡ یَّجۡعَلُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ ۚ وَاَوۡحَیۡنَاۤ

اور اس پر اتفاق کر لیا کہ اس کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ۲ے اور (آخر یہ لوگ کر گذرے تو) ہم نے

اِلَیۡهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵﴾

یوسفؑ کے پاس وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچائیں گے۔ (تب تم) ان کے اس

منزل ۳

(بقیہ از صـ۳۷۵) پیدا ہوئی جس کا نام دینا تھا اور دو بیٹے بن یامین اور یوسف اور چونکہ حضرت یوسفؑ کی ماں آپ کی کم سنی میں مر گئی تھیں اسی وجہ سے انکی خالہ راحیل نے ان کو پالا تھا اور انہی کو ماں کہتے تھے۔ لیا کی ایک کنیز زلفا تھی اس سے دو بیٹے تھے جاد اور عشر۔ اور راحیل کی بھی ایک کنیز تھی اس سے بھی دو بیٹے تھے دوال اور نفتالی۔ غرض بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا):-

۱ے جسدن حضرت یعقوبؑ سے ان لوگوں نے اس کی خواہش کی تھی اسی شب کو حضرت یعقوبؑ نے خواب میں دیکھا کہ دس بھیڑیئے یوسفؑ پر حملہ کر رہے ہیں اور ان میں کا بڑا بھیڑیا دھکا ہی اتنے میں زمین شق ہوئی اور یوسف اس کے اندر چلا گیا اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ نے یہ جواب دیا۔ ۱۲

۲ے یہ سفر حالانکہ بہت مختصر سا تھا مگر اس پر بھی حضرت یعقوبؑ نے ہر چیز کا سامان ساتھ کر دیا۔ مگر حضرت یعقوبؑ کے اوجھل ہوتے ہی وہ سب سامان بے کار ہو گئے اور اُن بھائیوں نے طرح طرح کی مصیبت میں مُبتلا کیا تھا حتیٰ کہ انکے سامنے صراحی کی صراحی انڈیل دی اور یہ پیاس سے تڑپتے رہے۔ طمانچے مارے کپڑے اُتار لیئے اور یہ اس بیکسی کی حالت میں جسکے پاس طلب رحم کو جاتے وہ آزار پہنچاتا۔ ۱۲

۳ے بُرا ہو رشک و حسد کا ان لوگوں نے تو یہ چاہا تھا کہ حضرت یوسفؑ اسی اندھے کنوئیں میں ٹکرا ٹکرا کے مر جائیں مگر نظام غیب نے اُسے ایسا اُلٹا کہ وہی خواب کی تعبیر کے ظاہر ہونے کا ذریعہ ہو گیا۔

سچ ہے ۵ے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا

نقل (بد سے) متنبہ کروگے جب انہیں کچھ دھیان بھی نہ ہوگا۔ اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس (نہایت ہی) روتے پیٹتے ہوئے آئے

ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

اور کہنے لگے اے ابا ہم لوگ تو جا کر دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا

آکر اُسے کھا گیا اور ہم لوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں۔

صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

اور یہ لوگ یوسفؑ کے کُرتے پر جھوٹ موٹ (بھیڑ) کا خون بھی (لگاکے) لائے تھے۔ یعقوبؑ نے کہا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ

(بھیڑیئے نے نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچاؤ کے لیئے ایک بات گھڑی۔ (ورنہ کرتا

اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ

پھٹا ہوا ضرور ہوتا) پھر صبر و شکر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور (خدا کی شان دیکھو) ایک

فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا

قافلہ (وہاں) آکر اترا تو اُن لوگوں نے اپنے سقّے کو (پانی بھرنے) بھیجا۔ غرض اُسنے (اپنا) ڈول ڈالا ہی تھا کہ (یوسف اس میں

غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ

ہو بیٹھے اور اسنے کھینچا تو نکل آئے) وہ پکارا اہا یہ تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسف کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ

یہ لوگ کرتے تھے خدا اُس سے خوب واقف تھا (جب یوسفؑ کے بھائیوں کو خبر لگی تو آ پہنچے اور انکو اپنا غلام بتایا) اور ان لوگوں نے یوسفؑ

الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ

کو گنتی کے کھوٹے چند درہم (بہت تھوڑے دام) پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو یوسفؑ سے بیزار ہو ہی بیٹھے تھے (یوسفؑ کو لیکر مصر پہنچے اور وہاں

اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ

لے بڑے نفع سے بیچ ڈالا اور مصر کے لوگوں سے (عزیزِ مصر) جسنے انکو خریدا تھا اپنی بیوی (زلیخا) سے کہنے لگا اسکو عزت و آبرو سے رکھو

ل یہ بادشاہ مصر کا خزانچی تھا۔ اس کا نام قطفیر اور توریت میں پوطیفار لکھا ہے۔ بعض سابق صحیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور اس نے فقط جی بہلانے کو زلیخا سے شادی کر لی تھی۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ نامرد تھا۔ ۱۲

حضرت یوسف کا بکنا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ

عجب نہیں یہ ہمیں کچھ نفع پہنچائے یا (شائد) اسکو اپنا بیٹا ہی بنالیں غرض یوں ہم نے یوسفؑ کو ملک (مصر) میں (جگہ دیکر) قابض بنایا اور غرض

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهِ وَلٰكِنَّ

یہ تھی کہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے کام پر (ہر طرح) غالب و قادر ہے۔ مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنٰهُ

بہتیرے لوگ (اس کو) نہیں جانتے۔ اور جب یوسفؑ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم

حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ

(نبوّت) اور علم عطا کیا۔ اور نیکوکاروں کو ہم یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتے تھے

الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَ

(زلیخا) اس نے اپنے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کیلئے خود انسے آرزو کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور (اپنے تابانہ)

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ

کہنے لگی لو آؤ۔ یوسفؑ نے کہا معاذاللہ وہ (تمہارے میاں) میرے مالک ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے (میں ایسا

مَثْوَايَ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَ

ظلم کیونکر کر سکتا ہوں) بیشک ایسا ظلم کرنیوالے فلاح نہیں پاتے۔ زلیخانے تو انکے ساتھ (برا) ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر یہ بھی

هَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ

اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے (ہم نے اسکو یوں بچایا) تاکہ ہم اس سے برائی اور بدکاری کو

عَنْهُ السُّوٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾

دور رکھیں۔ بیشک وہ ہمارے خالص بندوں سے تھا۔ اور دونوں دروازے کی طرف جھپٹ پڑے اور

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا

زلیخانے پیچھے سے انکا کرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا اور دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ

پاس (کھڑا) پایا۔ زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے

خاندانِ اسرائیل کے مصر میں بسنے کی وجہ

زلیخا کا عاشق ہونا

ل اکثر یہود حضرت رسولؐ سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے اس کا یہ جواب ہے ۱۲۔

ل کیونکہ یہ پہلے ہی سے بھاس کی سن گن پا چکا تھا، اور اسی ٹوہ میں آیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوۡٓءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ

اس کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔ یوسف نے کہا اسی نے

رَاوَدَتۡنِىۡ عَنۡ نَّـفۡسِىۡ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ

خود مجھ سے میری آرزو کی تھی۔ اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ پیتے

اِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَهُوَ

بچے[ل]) نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے

مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ

اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچے۔ پھر

فَكَذَبَتۡ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيۡصَهٗ قُدَّ

جب عزیز مصر نے ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے) کہنے لگا کہ یہ

مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنۡ كَيۡدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾

تم ہی لوگوں کے چلتر ہیں، اس میں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں۔

يُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ٚ وَاسۡتَغۡفِرِىۡ لِذَنۡۢبِكِ ۖۚ

اور (یوسفؑ سے کہا) اے یوسفؑ اس کو جانے دو اور (عورت سے کہا کہ) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ

اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـئِيۡنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِى الۡمَدِيۡنَةِ ع ۳ ۹ ۱۳

بیشک توہی ازسرتاپا خطاوار ہے۔ اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی

امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ ۚ قَدۡ شَغَفَهَا

بیوی اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کی آرزومند ہے۔ بیشک غلام نے اسے اُلفت میں لبھا

حُبًّا ؕ اِنَّا لَـنَرٰٮهَا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتۡ

لیا ہے۔ ہم لوگ تو یقیناً اُسے صریح غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں۔ تو جب زلیخا نے ان کے طعنے سُنے تو اُس نے

بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَيۡهِنَّ وَاَعۡتَدَتۡ لَهُنَّ مُتَّكَاً

ان عورتوں کو بلا بھیجا[ک] اور اُن کے لیے ایک مجلس آراستہ کی اور اُن میں سے ہر ایک عورت کے

منزل ۳

حضرت یوسفؑ کی عصمت پر دودھ پیتے بچے کی گواہی

عورتوں کے چلتر غضب کے ہیں

ل یہ زلیخا کا ماموں یا خالہ زاد بھائی چار مہینے کا بچہ جھولے میں تھا اس کا نام غیغا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کے بادشاہ ہونے کے بعد بھی آپ کا وزیر ہوا۔ ۱۲

ک ایک حدیث میں ہے کہ یہ چالیس عورتیں تھیں اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسفؑ کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر مر گئیں۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حضرت یوسفؑ کے حسن پر عورتوں کا ہاتھ کاٹنا

وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

ہاتھ میں ایک چھری (اور ایک نارنج) دی (اور کہدیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کے ایک قاش اس کو دینا تھا اور

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

یوسفؑ سے کہا کہ اب انکے سامنے سے نکل تو جاؤ تو جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو اسکو بڑا حسین پایا تو سب نے (بیخودی میں)

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشا اللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے (تب زلیخا ان

مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝۳۱ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ

عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جس کی بدولت تم سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور ہاں بیشک میں اس سے

فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ

اپنا مطلب حاصل کرنے کی آرزومند تھی مگر یہ بچا رہا۔ اور جس کام کا میں حکم دیتی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو ضرور

وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ

قید بھی کیا جائے گا اور ذلیل بھی ہوگا (یہ سب باتیں سن کے یوسفؑ نے میری بارگاہ میں) عرض کی اے

الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں مجھ سے خواہش رکھتی ہیں اس کی بہ نسبت قیدخانہ مجھے زیادہ

يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ

پسند ہے۔ اور اگر تو ان عورتوں کے فریب مجھ سے دفع نہ فرمائے گا تو (مبادا) میں ان کی

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۳ فَاسْتَجَابَ

طرف مائل ہو جاؤں اور جاہلوں سے شمار کیا جاؤں۔ تو ان کے پروردگار نے ان کی سن لی

لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

اور ان سے ان عورتوں کے مکر کو دفع کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار

الْعَلِيْمُ ۝۳۴ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

ہے۔ پھر (عزیز مصر اور اس کے لوگوں نے) باوجودیکہ وہ یوسفؑ کی پاکدامنی کی نشانیاں دیکھ لی تھیں اس کے بعد بھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ

انکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کے لیئے انکو قید ہی کر دیں۔ اور یوسفؑ کے ساتھ اور بھی دو

فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ

جوان[۱] آدمی (قیدخانہ میں) داخل ہوئے (چند یکے بعد) انمیں سے ایک نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا

میں شراب (بنانے کے واسطے انگور) نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے (بھی خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ میں اپنے

تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اور چڑیاں اس میں سے کھا رہی ہیں (یوسفؑ) ہمکو اسکی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تم کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا

یقیناً نیکوکاروں سے سمجھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا جو کھانا تمہیں (قیدخانہ سے) دیا جاتا ہے وہ تمنے بھی نہ پایئے گا

نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا

کہ میں اس کے تمہارے پاس آنے کے قبل ہی[۲] تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں کے ہے

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے۔ میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر ایمان نہیں لاتے

بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ و اسحاقؑ و

اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ

یعقوبؑ کے مذہب کے پیرو ہوں۔ ہمیں مناسب نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ کسی

اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

چیز کو (اس کا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی ہے ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

مگر بہتیرے لوگ اس کا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے۔ اے میرے

حضرت یوسفؑ کا قید ہونا

دو قیدیوں کا خواب

حضرت یوسفؑ کی نصیحت

[۱] ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جس کا نام یونان تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جس کا نام مجیلہ تھا یہ دونوں بادشاہ کے زہر دینے کے شبہ میں قید ہوئے تھے۔ ۱۲ ۔ ے

[۲] یہ مہلت حضرت یوسف علیہ السلام نے اس لیئے لی تھی کہ پہلے اپنا فرض منصبی ہدایت و نصیحت ادا کر لیں، اس کے بعد تعبیر بتائیں۔

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

قیدخانہ کے دونو رفیقو (ذرا غور تو کرو کہ) بھلا جدا جدا معبود اچھے یا خدائے یکتا

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً

زبردست ۔ (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس ان چند ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گھڑ لیا ہے خدا نے تو ان کے لئے کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی۔

سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ

حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے ہے خاص ہے۔ اس نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾

یہی سیدھا دین ہے مگر (افسوس) بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں ۔ اے میرے قید خانہ کے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ

دونو رفیقو (اچھا اب تعبیر سنو) تم میں سے ایک (جس نے انگور دیکھا رہا ہوکر) اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام کریگا

اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ

اور دوسرا (جس نے روٹیاں سر پر دیکھی ہیں) تو سولی دیا جائے گا اور چڑیاں اس کے سر سے نوچ نوچ کر کھائینگی

الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ

جس امر کو تم دونوں دریافت کرتے تھے وہ ریہ ہے اور) فیصل ہو چکا ہے۔ اور ان دونوں میں سے جس کی نسبت یوسف

اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ

نے سمجھا تھا کہ وہ آزاد ہو جائے گا اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کر نا (کہ میں بے جرم قید ہوں) تو

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ

شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسفؑ قید خانہ میں کئی برس رہے اور اسی اثنا میں بادشاہ

سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ؑ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ

نے (بھی خواب دیکھا اور) کہا میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

ۛ چنانچہ تین روز کے بعد بادشاہی دربار ہوئی آئے اور ساقی کو اس کی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سولی دی گئی۔ ۱۲ ۲ سات برس تک حضرت یوسفؑ قیدخانہ میں رہے۔ ۱۲ ۳ اس کا نام ریان تھا اور اس کا لقب بھی فرعون تھا کیونکہ اس زمانہ میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ ۱۲

بادشاہ مصر کا خواب

ع ۵ ۷ ۱۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں) اور پھر (سات) سوکھی بالیاں ۔ اے (میرے

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ

دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی آتی ہو تو میرے (اس) خواب کے بارے

كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ

میں حکم لگاؤ۔ ان لوگوں نے عرض کی یہ تو (کچھ) خواب پریشان (سا) ہے اور ہم لوگ

مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْ

ایسے خواب (پریشان) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں۔ اور جس نے ان دونوں میں سے

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

رہائی پائی تھی (ساقی) اور اس کو ایک زمانہ کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا بول اٹھا کہ مجھے (قیدخانہ تک) جانے

فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ

دیجئے تو میں اس کی تعبیر بتائے دیتا ہوں (غرض وہ گیا اور یوسف سے کہنے لگا) اے یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ذرا ہمیں یہ

سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

تو بتائیے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری کچھ

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ

اور پھر (سات) سوکھی مرجھائی (اس کی تعبیر کیا ہے) تو میں لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں (اور بیان

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ

کردوں) تاکہ ان کو بھی (تمہاری قدر) معلوم ہو جائے ۔ یوسف نے کہا (اس کی تعبیر یہ ہے) تم لوگ

سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا

متواتر سات برس کاشت کاری کرتے رہو گے تو جو (فصل) تم کاٹو اس (کے دانہ) کو بالیوں ہی

قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

میں رہنے دینا (چھڑانا نہیں)۔ مگر تھوڑا (بہت) جو تم خود کھاؤ اس کے بعد بڑے سخت (خشک سالی کے)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا

سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان ساتوں سال کو واسطے پہلے سے جمع کر رکھا ہوگا سب کھا جائیں گے مگر وہ قلیل جو تم (بیج)

مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ

کے واسطے) بچا رکھو گے۔ (بس) پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لیئے خوب مینہ برسے گا (اور انگور بھی

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ع ۷ ۱۲

خوب پھلے گا) اور لوگ اس سال (انہیں) شراب کے لیئے نچوڑیں گے۔ (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے حکم دیا

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ

کہ یوسف ؑ کو میرے حضور میں تو لے آؤ پھر جب (شاہی) چوبدار (یہ حکم لے کر) یوسف ؑ کے پاس آیا تو یوسف ؑ نے کہا کہ تم

رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ

اپنی سرکار کے پاس پلٹ جاؤ اور ان سے پوچھو کہ (آپ کو) کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنہوں نے (مجھے دیکھ کر) اپنے اپنے

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا میرا ان کا طالب تھا یا وہ (میری) اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی انکے مکروں سے خوب

رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے (ان عورتوں کو طلب کیا اور) پوچھا کہ جس وقت تم لوگوں نے یوسف سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش سے

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ

تمنا کی تھی تو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی سب عرض کرنے لگیں حاش للہ ہمنے یوسف میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی (تب)

الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ

عزیز (مصر) کی بیوی زلیخا بول اٹھی اب تو ٹھیک ٹھیک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا (اصل بات یہ ہے کہ) میں نے خود اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے

لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۵۱﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ

کی تمنا کی تھی اور بیشک وہ یقیناً سچا ہے۔ (یہ واقعہ چوبدار نے یوسف ؑ سے بیان کیا یوسف ؑ نے کہا) یہ قصہ میں نے اسلیئے چھیڑا تاکہ تمہارے بادشاہ کو

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿۵۲﴾

معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اسکی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنے والوں کی مکاری ہرگز چلنے نہیں دیتا۔

حضرت یوسف کی پاکدامنی کی گواہی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

اور (یُوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (گناہ سے) بے لوث نہیں کہتا ہوں کیونکہ (میں بھی بشر ہوں اور) نفس برابر بُرائی کی طرف اُبھارتا

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ

ہی رہتا ہے مگر جسپر میرا پروردگار رحم فرمائے (اور گناہ سے بچائے) اسمیں شک نہیں کہ میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہی۔ اور

قَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا

بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ تو میں انکو اپنے ذاتی کام کے لیئے خاص کر لوں گا۔ پھر جب اس نے یوسفؑ سے

کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

باتیں کیں تو (یوسفؑ کی اعلےٰ قابلیت ثابت ہوئی اور) اس نے حکم دیا کہ تم آج (سے) ہمارے سرکار میں یقیناً باوقار (اور) معتبر ہو۔ یوسفؑ

اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾

نے کہا (جب آپنے میری قدردانی کی ہے تو) مجھے ملکی خزانوں پر مقرر کیجیئے کیونکہ میں (اسکا) امانتدار خزانچی (اور اسکے حساب کتاب سے

وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا

بھی) واقف ہوں۔ (غرض یوسفؑ شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے) اور ہمنے یوں یوسفؑ کو ملک مصر کا قابض بنایا کہ اسمیں جہاں

حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ

چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کے اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان

اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ان کے لیئے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے۔ (اور چونکہ کنعان میں بھی قحط

وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخۡوَةُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ

تھا اس وجہ سے) یوسفؑ کے (سوتیلے) بھائی (غلہ خریدنے کو مصر میں) آئے اور یوسفؑ کے پاس گئے تو یوسفؑ

فَعَرَفَہُمۡ وَہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ

نے انکو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ انکو نہ پہچان سکے۔ اور جب یوسفؑ نے انکے غلہ کا سامان درست کر دیا اور وہ رخصت

قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی

ہونے لگے تو یوسفؑ نے (ان سے) کہا کہ (اب کی آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو) میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے

اجعلنی علی خزائن الارض (الآیۃ)

۱؎ کلام کی پختگی سے حضرت یوسفؑ کی لیاقت و قابلیت ثابت ہوئی، سچ ہے "تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش نہفتہ باشد +" جب حضرت یوسفؑ کو یہ افسری ملی اس وقت آپکا سن ۳۳ برس کا تھا اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپکی حسن تدبیر پر کامل اطمینان ہو گیا تو اس نے اپنا چتر اور تاج آپ کے سر پر رکھا اور شاہی خلعت پہنایا اور اپنی خاص تلوار حمائل کی اور اپنے تخت پر بٹھایا اور تمام ارکین سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپکے سپرد کر کے خود دستبردار ہوا اور حضرت یوسفؑ کو یوں سلطنت ملی اور اسی وقت نبی بھی ہوئے اور ایک سو بیس ۱۲۰ برس کے سن میں انتقال فرمایا۔ انا للہ ۱۲۰

۲؎ جب ارزانی کے سات برس گذر گئے اور گرانی شروع ہوئی اور حضرت یوسفؑ نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال روپے کے عوض دوسرے سال زیورات و جواہرات تیسرے سال چوپایوں جانوروں کی چوتھے سال غلاموں لونڈیوں پانچویں سال گھر اور درختوں اور اثاث البیت چھٹے سال کھیتوں نہروں کے عوض غلہ دیا اور جب ان لوگوں کی ملک میں کوئی چیز باقی نہ رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول کر کے غلہ دیا غرض اس تمام ملک میں کوئی متنفس ایسا نہ تھا جو حضرت یوسفؑ کا غلام یا لونڈی نہ ہو۔ یوں خدا نے حضرت یوسفؑ سے غلامی کا دھبا مٹایا اور تمام ملک کو آپؑ کا غلام بنا دیا۔ ۱۲ ۳؎ چونکہ حضرت یوسفؑ نے ابتدائی کے زمانہ میں آئندہ کے قحط کے خیال سے بہت وافر غلہ جمع کر لیا تھا اور (باقی بر صفحہ ۳۸۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا

کہ میں یقیناً ناپ بھی پوری دیتا ہوں اور میں بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں لہ۔ پس اگر تم اس کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو تمہارے

كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

لئے نہ میرے پاس کچھ (غلہ وغیرہ) ہوگا نہ تم لوگ میرے قریب ہی پھٹکنے پاؤ گے۔ وہ لوگ کہنے لگے ہم ۲ اس کے والد سے اسکے

أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ

بارے میں جاتے ہی درخواست کرینگے اور ہم ضرور اس کام کو کر دیں گے۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ ان کی رقم جو بیچی تھی

فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

بوروں میں (چھپکے سے) رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل (وعیال) کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان لیں،

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا

(اور) اس طرح شاید پھر پلٹ کے آئیں۔ غرض جب یہ لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کے آئے تو سب نے مل کر عرض کی اے ابا!

يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ

ہمیں (آئندہ) غلہ ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی (بن یامین) کو بھیج دیجئے تاکہ ہم (بھی) غلہ

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا

لائیں گے اور اس کی پوری حفاظت کریں گے۔ یعقوب نے کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے

أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ

پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا۔ تو خدا اس کا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ

کرنے والا ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے اپنے اسباب کھولے تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ بعینہ واپس کر دی گئی ہے

رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا

تو (اپنے باپ سے) کہنے لگے اے ابا ہمیں (اور) کیا چاہیئے (دیکھئے) یہ ہماری (جمع) پونجی تک تو ہمیں واپس دیدی

رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

گئی اور (غلہ مفت ملا) ابن یامین کو جانے دیجئے تو ہم اپنے اہل وعیال کے واسطے غلہ لادلائیں اور اپنے بھائی

(بقیہ از صفحہ ۳۸۵) جب قحط کا زمانہ آیا تو اس طرح فروخت کرنا شروع کیا کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے تاکہ لوگ جمع یا تجارت نہ کرنے لگیں۔ اور یہ خبر تمام اطراف وجوانب میں مشہور ہوئی تو کنعان سے حضرت یوسف کے بھائی بھی غلہ لینے آئے۔ ۱۲

لہ یعنی چاہے کتنے ہی مہمان آئیں کبھی اکتاتا نہیں ہوں ۱۲

۲ حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا بادشاہ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ تمہارا ایک بھائی اور ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ جب ہم وہاں پہنچے تو بادشاہ نے ہم پر جاسوسی کا شبہ کیا جب ہمنے اپنا پورا حال بیان کیا تو بادشاہ نے کہا اب کی اپنے بھائی کو بھی لیتے آنا تاکہ تمہارا سچ جھوٹ ظاہر ہو۔ ورنہ تم کو غلہ نہ ملے گا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَيْلَ بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ

کی پوری حفاظت کریں اور ایک بار شتر غلہ اور بڑھوا لائیں گے یہ (جواب کی عوض لائے تھے) تھوڑا سا غلہ ہے۔ یعقوبؑ نے

مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ

کہا جبتک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کرو گے کہ تم اسکو ضرور مجھ تک (صحیح وسالم) لے آؤ گے مگر ہاں جب تم خود

اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ

گھر جاؤ (تو مجبوری ہی ورنہ) میں تو تمہارے ساتھ ہرگز اس کو نہ بھیجونگا پھر جب ان لوگوں نے انکے سامنے عہد کر لیا تو یعقوبؑ نے کہا

عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا

کہ ہم لوگ جو کہہ رہے ہیں خدا اس کا ضامن ہے۔ اور یعقوبؑ نے (نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے) کہا اے فرزندو (دیکھو

مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

خبردار) سب کے سب ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہ کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور

وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

میں تم سے اس (بلا) کو جو خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا۔ حکم تو (در اصل) خدا ہی کے واسطے ہے میں

لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾

نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والوں کو اسی پر بھروسا رکھنا چاہیئے لہ۔ اور جب یہ سب بھائی

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ

جس طرح ان کے والد نے حکم دیا تھا اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے۔ مگر جو حکم خدا کی طرف سے آنے کو تھا

عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ

اسے یعقوبؑ کچھ بھی ٹال نہیں سکتے تھے مگر (ہاں) یعقوبؑ کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے بھی یوں

قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پورا کر لیا کہ اس میں تو شک نہیں کہ ملسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا مگر بہتیرے لوگ (اس سے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ

بھی) واقف نہیں۔ اور جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس (بغل میں)

ع ٨ ١١

لہ ایکد روایت میں ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے ایک خط بھی بادشاہِ مصر کے نام لکھا تھا اور ایک عمامہ جو حضرت ابراہیمؑ کے ترکہ میں ملا تھا بن یامین اور یہودا کی معرفت تحفہ کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو شجرۃ الوداع تک پہنچانے آئے تھے اور اس وقت حضرت یوسفؑ کو یاد کر کے بہت روئے تھے کیونکہ انکو بھی یہاں تک پہنچانے آئے تھے ۔١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ إِنِّيٓ أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۶۹﴾

جگہ دی اور (چپکے سے) اس (ابنیامین) سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ تو جو کچھ (بدسلوکیاں) یہ لوگ تمہارے

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ

ساتھ کر رہے ہیں اسکا کچھ رنج نہ کرو۔ پھر جب یوسفؑ نے ان کا سازو سامانِ سفر (غلہ وغیرہ) درست کرادیا تو اپنے بھائی

أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿۷۰﴾

کے اسباب میں پانی کا کٹورہ (یوسف کے اشارہ سے) رکھوادیا پھر ایک منادی للکار کے بولا کہ اے قافلہ والو تم تو یقیناً

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ﴿۷۱﴾ قَالُوا نَفْقِدُ

ہی لوگ ضرور چور[۱] ہو (یہ سنکر) یہ پکارنے والوں کی طرف پھر پڑے اور کہنے لگے (آخر) تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے۔ ان

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿۷۲﴾

لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اسکا ضامن ہوں کہ جو شخص اسکو لا حاضر کرے گا اس کو ایک

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَ

بارِ شتر (غلہ انعام) ملے گا۔ (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ (تمہارے ملک میں) ہم فساد کرنے کی غرض سے

مَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿۷۳﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ﴿۷۴﴾

نہیں آئے تھے اور ہم لوگ کچھ چور تو ہیں نہیں۔ تب وہ ملازمین کہنے لگے اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہو گی یہ لوگ ربے دھڑک

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ

بول اٹھے کہ اسکی سزا یہ ہے کہ جسکے بورے میں وہ پیالہ نکلے تو وہی خود اس کا بدلہ[۲] ہے (تو وہ مال کے بدلہ میں غلام بنالیا جائے) ہم لوگ

نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ

تو اپنے یہاں ظالموں (چوروں) کو اسیطرح سزا دیا کرتے ہیں۔ غرض یوسفؑ نے اپنے بھائی کے شلیتہ کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ

کی تھیلیتوں سے (تلاشی) شروع کی اس کے بعد (آخر میں) اس کے پیالہ کو یوسفؑ نے اپنے بھائی کے شلیتہ سے برآمد کیا۔

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ

یوسفؑ کو بھائی کے روکنے کی ہمنے یوں تدبیر بتائی ورنہ بادشاہِ (مصر) کے قانون کے موافق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے

[۱] اس سے یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت یوسفؑ کے آدمیوں نے انپر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالہ کے چور ہو بلکہ انکو صرف چور اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ کو چرایا تھا۔ ۱۲ [۲] کیونکہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ

مگر ہاں جب خدا چاہے ہم جسکے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں اور (دنیا میں) ہر صاحب علم سے بڑھ کر ایک اور عالم ہے۔

عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ

(غرض بنیامین روک لیئے گئے تو یہ لوگ) کہنے لگے اگر اس نے چوری کی تو (کون تعجب ہے) اسکے پہلے اس کا بھائی (یوسف)

فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ

چوری کر چکا ہے تو یوسفؑ نے (اسکا کچھ جواب نہ دیا) اسکو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (مگر) یہ کہدیا کہ تم لوگ بڑے خانہ

شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ

خراب (برے آدمی) ہو اور جو (اسکے بھائی کی چوری کا) حال بیان کرتے ہو اس سے خدا خوب واقف ہے۔ (اس پر) ان لوگوں نے

اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ

کہا اے عزیز اس (بنیامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں (اور اسکو بہت چاہتے ہیں) تو آپ اس کے عوض ہم سے کسی کو لے لیجیے

مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ

(اور اسکو چھوڑ دیجیے) کیونکہ ہم آپکو بہت نیکوکار سمجھتے ہیں۔ یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے، ہم نے جسکے

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا

پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں (اگر ہم ایسا کریں) تو ہم ضرور بڑے بے انصاف ٹھہرے۔ پھر جب یوسفؑ

اسْتَایْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ۭ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ

کی طرف سے مایوس ہوئے تو باہم مشورہ کرنے کیلئے الگ کھڑے ہو گئے۔ تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا (یہوداؑ) کہنے لگا کہ بھائیو

تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں سے خدا کا عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم لوگ یوسف کے

مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ

بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو۔ تو (بھائی) جب تک میرے والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خود خدا

حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾

مجھے کوئی حکم (نہ) دے۔ میں اس سرزمین سے ہرگز نہ نکلوں گا۔ اور خدا تو سب حکم دینے والوں سے بہتر ہے۔ تم لوگ

ؔ حضرت یوسفؑ کو ان کی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا۔ حضرت یعقوبؑ جب یوسفؑ کی جدائی گوارا نہ کر سکے اور پھوپھی کے ہاں سے لانے گئے تو اُن کو بھی یوسفؑ کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا۔ آخر جب حضرت یعقوبؑ کا اصرار ہوا تو انہوں نے ایک حیلہ یہ کیا کہ وہ کمر بند جو حضرت اسحٰقؑ کے ترکہ سے ان کو ملا تھا حضرت یوسفؑ کی کمر میں باندھ دیا گویا ان کو چور بنایا اور چونکہ اس زمانہ میں چور ہی مال کے عوض لے لیا جاتا تھا، اس بنا پر حضرت یوسفؑ کو یوں اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے ان کے بھائی نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسفؑ نے خانہ خراب اس وجہ سے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے حضرت یعقوبؑ کو فراق یوسفؑ کی مصیبت جھیلنی پڑی اور گھر برباد ہوا۔ اس کے علاوہ پیغمبر زادگی کا دعوٰے، اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار۔ ۱۲

ع ۹ ۱۱ ۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ج

اپنے والد کے پاس پلٹ کے جاؤ اور (ان سے جا کر) عرض کرو کہ ابا آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم لوگوں نے تو اپنی

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿۸۱﴾

دانست کے مطابق (اس کے لے آنے کا) عہد کیا تھا اور ہم غیبی (آفت) کے نگہبان تو تھے نہیں۔ اور آپ اس بستی

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا

(مصر) کے لوگوں سے جس میں ہم لوگ تھے دریافت کر لیجیے اور اس قافلے سے بھی جس میں ہم آئے ہیں (پوچھ لیجیے)

فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور ہم یقیناً بالکل سچے ہیں۔ (غرض جب ان لوگوں نے جا کر بیان کیا تو) یعقوبؑ نے کہا (اس نے چوری نہیں کی)

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي

بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑ لی ہے تو خیر صبر (اور خدا کا شکر خدا سے تو مجھے) امید ہے کہ میرے سب

بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلَّىٰ

(لڑکوں) کو میرے پاس پہنچا دے۔ بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اور یعقوبؑ نے ان لوگوں کی طرف

عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ

سے منہ پھیر لیا اور (رو کر) کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر اور (اس قدر روئے کہ) آنکھیں ان کی صدمہ سے

عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوا تَاللَّهِ

سفید ہو گئیں وہ بڑے رنج کے ضابطہ تھے۔ (یہ دیکھ کر ان کے بیٹے) کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ

تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ

یوسف کو یاد ہی کرتے رہیے گا یہاں تک کہ بیمار ہو جائیے گا یا جان ہی دے دیجیے گا۔

تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿۸۵﴾ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي

یعقوبؑ نے کہا (میں تم سے کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنی بیقراری اور رنج کی شکایت خدا ہی سے

وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾

کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو۔

ل مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ خود بخود ہی چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہو سکتا تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا

اے میرے فرزندو (ایکبار اور پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈھ لے لاؤ اور

تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ

خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی نا امید

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ

نہیں ہوا کرتا۔ پھر جب یہ لوگ (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے لے تو (بہت گڑگڑا کر) عرض کی

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا

کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے سارے کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ

بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ

تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہم کو (اس کے عوض) پورا غلہ دلوا دیجئے اور (قیمت ہی پر نہیں ہمکو اپنا) صدقہ

عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ

خیرات دیجئے اسمیں تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا) کہا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ

مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾ قَالُوْٓا

جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ (اس پر وہ لوگ چونکے اور)

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ

کہنے لگے (ہائیں) کیا تم ہی یوسف ہو؟ (یوسف نے) کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں۔ اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک خدا نے

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

مجھ پر اپنا فضل و کرم) کیا اسمیں شک نہیں کہ جو شخص (اس سے) ڈرتا رہے اور (مصیبت میں) صبر کرے تو خدا ہرگز

يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

(ایسے) نیکو کاروں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے

وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـــِٕيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ

اور بیشک ہم ہی یقیناً (از سرتاپا) خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا اب آج سے تم پر کچھ الزام نہیں۔

منزل ۳

لہ اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: اے عزیز ہم اہلبیت نبوت ہمیشہ بلا میں گرفتار رہتے ہیں کیونکہ رنج و خوشی میں خدا ہمارا امتحان کرتا ہے۔ اور عرصہ بیس برس سے اور زیادہ مصیبت پر مصیبت کا سامنا ہے پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے سرور دل فرزند یوسف کو اسکے بھائی صبح کے وقت سیر و تماشہ کی غرض سے لیگئے اور شام کو روتے پیٹتے اس کا کرتہ خون آلودہ کرکے لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ اُسے بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا یہ سنکر دنیا میری نظروں میں سیاہ ہو گئی اور اسکے فراق میں اسقدر رویا کہ بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد اسکے چھوٹے حقیقی بھائی ابنیامین سے کچھ میرا دل بہلتا تھا کہ پہلی دفعہ مصر سے واپس آکر لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے اُسے بلایا ہے اور بغیر اس کے لیگئے غلہ نہ ملیگا تب میں نے مجبوراً اُسے تمہارے پاس جانے دیا۔ ابکی جو یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے کہ اُس نے چوری کی اور بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہلبیت نبوت چوری نہیں کرتے غرض تم نے جو اسکو قید کر لیا ہے اس سے میری مصیبت اور زیادہ ہو گئی۔ اب ہم پر رحم کرو اور احسان کرکے اس کو رہائی دو اور غلہ بھی پورا دو۔ فقط! راقم یعقوب اسرائیل بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ" یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسف کو تاب ضبط نہ رہی۔ تنہائی میں جاکر خوب روئے۔ پھر منہ دھو کر باہر آئے اور بھائیوں سے باتیں کرنے لگے۔ جونہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت دہرانی شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا اور اندر جاکر خوب روئے اسی طرح تین مرتبہ ایسا ہی کیا آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کھل پڑے اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ ۱۲

عزیز مصر کے نام حضرت یعقوب علیہ السلام کا خط

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ

خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے وُہ تو سب سے زیادہ رحیم ہے۔ یہ میرا کُرتا لے جاؤ ؎ اور اُس کو ابا جان

هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ

کے چہرہ پر ڈال دینا کہ وُہ　پھر بینا ہو جائیں گے　اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے

بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ

کر میرے پاس چلے آؤ۔　اور جونہی قافلہ　مصر سے چلا تھا　کہ ان لوگوں کے والد (یعقوبؑ) نے

اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا

کہدیا تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسف کی بو معلوم ہو رہی ہے۔ وہ لوگ

تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ

(کنبہ والے پوتے وغیرہ) کہنے لگے آپ یقیناً اپنے پرانے خبط (محبت) میں پڑے ہوئے ہیں۔ پھر (یوسفؑ کی)

الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ

خوشخبری دینے والا آیا اور اُنکے کرتے کو ان کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوبؑ فوراً پھر دوبارہ آنکھ والے ہو گئے (تب یعقوبؑ نے

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

بیٹوں سے) کہا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ان لوگوں نے

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

عرض کی اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی (خدا کی بارگاہ میں) ہمارے واسطے دُعا مانگیے ہم بیشک انتہا کے گنہگار

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

ہیں۔ یعقوبؑ نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دُعا کرونگا بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ

(غرض) جب پھر یہ لوگ (معہ یعقوبؑ کے) چلے اور یوسفؑ شہر کے باہر لینے آئے تو جب یہ لوگ یوسفؑ کے

اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے باپ ماں کو اپنے پاس جگہ دی اور (اُن سے) کہا اب انشاء اللہ بڑے اطمینان سے مصر میں چلیئے۔

ع ۱۲/۱۰

؎ یہ وُہی کُرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت جبرئیلؑ نے بہشت سے لاکر پہنایا تھا اور حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا۔ اور جب کنوئیں میں گرے تو حضرت جبرئیلؑ نے کھول کر اسے پہنا دیا تھا۔ اس کرتے کی خاصیت یہ تھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا، اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ فوراً بینا ہو گئے۔ غرض جب فرزندانِ یعقوبؑ اسے لے کر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہنچے تو بحکم خدا صبا نے اس کی خوشبو دس منزل سے حضرت یعقوبؑ کے دماغ تک پہنچائی، اور جب ہی سے بشارت کو بادِ صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں

۱۲　۱۲　۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ

(غرض پہنچکر) یوسفؑ نے اپنے باپ ماں کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب کے سب یوسفؑ کی تعظیم کے واسطے انکے سامنے سجدہ میں

يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا

گر پڑے (اسوقت) یوسفؑ نے کہا اے ابا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا

رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ

بیشک اس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں

وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اس کے بعد بھی آپ لوگوں کو گاؤں سے (شہر) لے آیا اور مجھ سے ملا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ

دیا) بیشک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کی تدبیر خوب جانتا ہے وہ بڑا واقف کار

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۱۰۰ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

حکیم ہے۔ (اس کے بعد یوسفؑ نے دعا کی) پروردگارا تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی

وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

باتوں کی تعبیر بھی سکھائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے

وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھالے، اور مجھے نیکو کاروں میں

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰۱ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

شامل فرما۔ (اے رسولؐ) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے

اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲

بھیجتے ہیں (اور تمہیں معلوم ہوتا ہے ورنہ) جسوقت یوسفؑ کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور (ہلاک کی)

وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ

تدبیریں کر رہے تھے تم انکے پاس موجود نہ تھے۔ اور کتنا ہی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانیوالے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے

منزل ۳

۱؎ جب سابق عزیز مصر جس کا نام قطفیر تھا اور زلیخا کا شوہر تھا مر گیا تو قحط کے زمانہ میں زلیخا بہت محتاج ہو گئی یہانتک کہ بھیک مانگنے لگی۔ لوگوں نے اس سے کہا تو حضرت یوسفؑ کے سامنے کیوں نہیں جاتی وہ بولی، میاں مانع ہے جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو ایک دن بر سر راہ کھڑی ہوئی جب حضرت یوسفؑ کی سواری اُدھر سے گزری، تو بیساختہ اس کی زبان سے نکلا: پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنا دیا اور غلاموں کو فرمانبرداری کی وجہ سے بادشاہ۔ جب حضرت یوسفؑ نے سنا تو پوچھا کیا تو ہی زلیخا ہے؟ وہ بولی ہاں۔ آپؑ نے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے؟ وہ بولی اب جب میں بڑھیا ہو گئی تو تم مجھ سے میری حاجت پوچھتے ہو۔ یہ سنکر حضرت یوسفؑ اُسے اپنے محل میں لیگئے اور پوچھا تم نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا وہ بولی ہاں مگر اب مجھے ملامت نہ کرو۔ آپؑ نے جب وجہ پوچھی تو کہا ایک تو یہ کہ تم سا حسین خدا نے پیدا ہی نہیں کیا! دوسرے مصر میں مجھ سا کوئی خوبصورت نہ تھا تیسرے میرا شوہر نامرد تھا۔ آپؑ نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے وہ بولی دعا کرو خدا پھر مجھے جوان بنا دے۔ غرض وہ پھر جوان ہوئی اور آپؑ نے اسی سے نکاح کیا۔ تو وہ باکرہ تھی اس سے حضرت یوسفؑ کو تین۳ اولاد ہوئی۔ ایک بیٹا، دوسرے افرائیم جو حضرت یوشع وصی موسیٰؑ کے دادا تھے، تیسری بیٹی رحیمہ جو حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ تھیں۔ ۱۲

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ

(تبلیغ رسالت کا) کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے نصیحت (ہی نصیحت) ہے۔ اور آسمانوں اور

مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ

زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات) گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے

هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا

ہیں۔ اور اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر ایمان تو نہیں لاتے مگر شرک کیئے جاتے

وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب آپڑے جو ان پر

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

چھا جائے یا انپر اچانک قیامت ہی آجائے اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ (اے رسولؐ) ان سے کہہ دو

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى

کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرا پیرو (دونوں) مضبوط دلیل

بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ

پر ہیں اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ (اے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

رسولؐ) تم سے پہلے بھی ہم گاؤں کے رہنے والے کچھ مردوں کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کیئے ہیں کہ

اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰىؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

ہم اُن پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انکا انجام کیا ہوا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

ان کے لیئے آخرت کا گھر (دنیا سے) یقیناً بدرجہا بہتر ہے۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ (پیغمبران سلف

لہ یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اسکا منکر نہیں کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو بچپن ہی میں اپنی پرورش و پرداخت میں لے لیا تھا اور ہر وقت سایہ کیطرح ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ جب حضرت رسولؐ خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو سب سے پہلے آپؑ پر ایمان لانے والے بھی یہی تھے۔ جب آیۂ انذار عشیرتک الاقربین نازل ہوا، اس وقت بھی آپؑ ہی نے سب پر سبقت کی۔ پھر اسلام کو عروج ہوا اور جہاد کا حکم ہوا اس وقت تکلیف و آلام میں آپؑ کے سوا دوسرا ساتھ دینے والا نہ تھا۔ ان تمام باتوں سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علیؑ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اس آیت میں مَنِ اتَّبَعَنِیْ کا مصداق آپؑ کے سوا کوئی اور نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے بصیغۂ واحد فرمایا۔ ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے تو وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْنِیْ فرماتا۔ ۱۲

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

نے تبلیغ رسالت) یہاں تک کہ جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہو گئے اور اُن لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

گئے تو ان کے پاس ہماری (خاص) مدد آ پہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں (کے

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ

سر) سے تو ٹالا نہیں جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصّوں میں عقل مندوں کے واسطے (اچھی خاصی)

عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ

نصیحت (و عبرت) ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو (خواہ مخواہ) گھڑ لی جائے بلکہ (جو آسمانی

لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ

کتابیں) اس کے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ایمانداروں کے واسطے (از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ ... وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ رعد[۵] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تینتالیس آیتیں ہیں اور (۶) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الۗمّۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

المّر[۲] یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اٹھا کھڑا کر دیا۔

---

[۱] اس سورۃ کے بعض اخلاقی، تمدنی نتیجے یہ ہیں: قرآن[۱] کی حقیقت، ہر[۲] شے کا خالق خدا ہی ہے، قدرت[۳] خدا میں غور و فکر کرنے کا حکم، ہر[۴] قوم کا ایک ہادی ہے، خدا[۵] ہر چیز کو جانتا ہے، آدمیوں[۶] کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں، خدا[۷] کسی کی نعمت بلا وجہ نہیں چھینتا، ہر[۸] شئے خدا کی تسبیح کرتی ہے حتی کہ گرج بھی، حق[۹] و باطل کی مثل، مومنین[۱۰] کی صفت، کفار[۱۱] کی صفت، خدا[۱۲] کی یاد تسلی بخش ہے، خدا[۱۳] کے سچے ہیں، طوبیٰ[۱۴] کا ذکر، اگلے[۱۵] پیغمبروں کی بھی متعدد بیویاں تھیں، حضرت[۱۶] علیؑ کی فضیلت۔ ۱۲

[۲] ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد "انا اللّٰہ المحی الممیت الرزاق" ہے یعنی میں ہوں خدا جلانے والا، مارنے والا، رزق دینے والا۔ واللّٰہ اعلم۔ ۱۲

ع ۱۲ / ۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقتِ مقرر تک

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ اور اسی غرض سے کہ تم لوگ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ② وَهُوَ الَّذِيْ

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اور وہی وہ ہے

مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ

جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنائے اور اس نے

الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ

ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہی رات (کے پردہ) سے دن کو ڈھک

النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③ وَ

دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لیئے اس میں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔ اور

فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے

وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ

درخت۔ بعض کی ایک جڑ اور دو دو[1] شاخیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ سب ایک ہی پانی سے سینچے

وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ

جاتے ہیں۔ اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں بیشک جو لوگ عقل والے ہیں ان کے لیئے اس میں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ

(قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔ اور اگر تمہیں (کسی بات پر) تعجب ہوتا ہے تو ان کفار کا یہ قول تعجب

قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ ⑤

کی بات ہے کہ جب ہم (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم (پھر دوبارہ) ایک نئی جنم میں آئیں گے۔ یہ وہی

---

[1] جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ کو کہتے ہوئے سنا دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور اے علیؑ تو اور میں ایک درخت سے ہوں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وجنات و زرع الخ دیکھو تفسیر ثعلبی فاتحہ سابعہ۔ غالباً یہ اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے جس کو آپؐ نے فرمایا ہے انا و علی من نور واحد ١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي

لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے

أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾

دن) طوق پڑے ہوں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (اے رسولؐ)

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ

یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب) کی جلدی مچارہے ہیں حالانکہ ان کے پہلے

مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ

(بہت سے لوگوں کی) سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار باوجود ان کی

لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾

شرارت کے لوگوں پر بڑا بخشش (کرم) والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً بہت سخت عذاب والا ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن

اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی (ہماری مرضی کے موافق)

رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ

کیوں نہیں نازل کی جاتی (اے رسولؐ) تم تو صرف (خوفِ خدا سے) ڈرانے والے ہو۔ اور ہر قوم کیلئے ایک ہدایت[1] کرنیوالا ہی۔

مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ

ہر مادہ جو کہ پیٹ میں لیئے ہوئے ہے اس کو خدا ہی جانتا ہے اور بچہ دانوں کا گھٹنا بڑھنا بھی وہی جانتا ہی اور ہر چیز

وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اس کے نزدیک ایک اندازے سے ہے۔ (وہی) باطن وظاہر کا جاننے والا (سب سے) بڑا (اور) عالی شان ہی۔

الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن

تم لوگوں میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور جو شخص ہانک پکار کے بولے اور جو شخص رات

جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾

(کی تاریکی) میں چھپا بیٹھا ہو اور جو شخص دن دہاڑے چلا جارہا ہو (اس کے نزدیک) سب برابر ہیں۔

منزل ۳

[1] ابن مردویہ، ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی نے اور ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیۂ: انما انت منذر ولکل قوم ھاد نازل ہوا تو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا انا منذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون بعدی اے علیؑ تم ہی ہدایت کرنے والے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے اور اسی روایت کو باختلافِ الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیا فی المختارہ نے ابن عباس سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور تصحیح بھی کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر۔ اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوئی بلکہ دوازدہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لیئے ایک ہدایت کرنے والا ہے۔ اور رسولؐ نے اس کو منحصر کردیا ذات علیؑ میں۔ تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی حضرت علیؑ ہوں گے یا ان کی اولاد۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
(آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اس کے لیئے اس کے آگے اس کے پیچھے اس کے نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں کہ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
اس کی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہیں جو (نعمت) کسی قوم کو حاصل ہو جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ
تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا اور جب خدا کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کا کوئی ٹالنے
مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ
والا نہیں اور نہ اس کا اس کے سوا کوئی والی (و سرپرست) ہے۔ وہ وہی تو ہے جو تمہیں ڈرانے اور لالچ دینے
الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫
کے واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ اور گرج [1] اور فرشتے
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ
اس کے خوف سے اس کی حمد و ثنا کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ وہی (آسمان سے) بجلیوں کو بھیجتا ہے۔ پھر
يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ
اُسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے
يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬ لَهٗ دَعْوَةُ
ہیں حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے۔ (مصیبت کے وقت) اُسی کا (پکارنا) ٹھیک پکارنا ہے
الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
اور جو لوگ اُسے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو اُن کی کچھ سنتے (تک) نہیں مگر جس طرح کوئی شخص
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ
(بغیر انگلیاں ملائے) اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ
وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ⑭
وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں اور (اسی طرح) کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی) بہکی پھرا کرتی ہے) اور آسمانوں

[1] تسبیح کے معنی ہیں خدا کو ہر برائی سے پاکیزہ سمجھنا اور یہ کبھی تو زبان سے ہوتی ہے کبھی فعل سے کبھی اعضاء کے اشارہ سے کبھی صرف ظاہری حالت سے یعنی ہر مخلوق کی ظاہری حالت خود زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ اس کا خالق ہر برائی سے پاک ہے۔ اسی بنا پر خدا نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے ان من شئ الا یسبح بحمدہ۔ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اُسے ہر برائی سے پاک نہ سمجھتی ہو اور گرج بھی اس کی مخلوقات سے ہی پھر اس کا تسبیح کرنا کبھی تعجب خیز نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

اور زمین میں (مخلوقات سے) جو کوئی بھی ہے خوشی سے یا زبردستی سے سب اللہ ہی کے آگے سربسجود

وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩ ﴿١٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

ہیں اور (اسی طرح) ان کے سائے بھی صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں۔) (اے رسول) تم پوچھو کہ (آخر) آسمان اور زمین کا

وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ

پروردگار کون ہے (یہ کیا جواب دیں گے) تم خود کہہ دو کہ اللہ ہے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ کیا تم نے اس کے سوا دوسرے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

کارساز بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے آپ نہ تو نفع پر قابو رکھتے ہیں نہ ضرر پر۔ (یہ بھی تو پوچھو کہ بھلا (کہیں) اندھا اور

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ

آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) یا (کہیں) اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) ان لوگوں

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں کیا انہوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جنکے سبب مخلوقات انپر مشتبہ

عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾

ہو گئی ہے (اور انکی خدائی کے قائل ہو گئے) تم کہہ دو کہ خدا ہی ف ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہی یکتا اور سب

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

پر غالب ہے اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنے اپنے انداز سے نالے بہہ نکلے پھر پانی کے ریلے پر (جوش کھا

السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین) آ گیا اور اس چیز (دھات) سے بھی جسے یہ لوگ زیور یا کوئی اسباب

ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں اسی طرح پھین آ جاتا ہے (پھر الگ ہو جاتا ہے) یوں خدا حق و

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ (کہ پانی حق کی مثال اور پھین باطل کی) غرض پھین تو خشک ہو کر

السجدة ٣

معبودوں کی بے اختیاری

ف اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے کیونکہ کوئی شخص کام کو چیز نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر ایسی ہی تعمیم کی جائے گی، تو خدا کو بھی چیز میں داخل ماننا پڑے گا اور خدا اپنا بھی خالق ہو جائیگا حالانکہ یہ محال ہے۔ ١٢ ١٢

حق و باطل کی مثال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ

غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے (پانی) وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ یوں خدا لوگوں کے

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

سمجھانے کے واسطے) مثلیں بیان فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے لیئے تو

لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ

(بہتری ہی) بہتری ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا (قیامت میں انکی یہ حالت ہوگی) کہ اگر انہیں

لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

روئے زمین کے سب خزانے بلکہ اس کے ساتھ اتنا اور مل جائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اس کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ

(بخوشی) دے ڈالیں (مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہیں) یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور آخر

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ

اُن کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے۔ (اے رسولؐ) بھلا وہ شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے کبھی اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو مطلق

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ

اندھا ہے (ہرگز نہیں اس سے تو) بس کچھ سمجھ والے ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں کہ

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ

خدا سے جو عہد کیا اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جن

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

(تعلقات) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾

ڈرتے ہیں اور (قیامت کے دن) بُری طرح حساب لیئے جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ اور

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

ع ۸/۲ النصف

لہ علامہ ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک بڑے عالم ہیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس شخص سے علی بن ابی طالب مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مومنین کی صفت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

(یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے (جو مصیبت ان پر پڑی) اُسے جھیل گئے

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

اور پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے انہیں (روزی) دی تھی اس میں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی راہ میں) خرچ

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۲۲

کیا اور یہ لوگ برائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کی خوبی مخصوص ہے (یعنی) ہمیشہ

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ

رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور انکے باپ داداؤں اور ان کی بیویوں اور ان کی

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ

اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں (وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے ہر) ہر دروازے سے ان کے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

پاس آئیں گے (اور) سلام علیکم (کہتے ہوئے کہیں گے) کہ (دنیا میں) تم نے صبر کیا یہ اسی کا صلہ ہے دیکھو تو

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۲۴ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے۔ اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں

اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ

اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں اور

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰۗىِٕكَ

روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۲۵ اَللّٰهُ يَبْسُطُ

اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے برا گھر (جہنم) ہے۔ اور خدا ہی جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

روزی کو بڑھا دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اور یہ لوگ دنیا کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

(چند روزہ) زندگی پر بہت نہال ہیں حالانکہ دنیاوی زندگی (نعیم) آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت چیز ہے

مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (شخص یعنی آپؐ) پر (ہماری خواہش کے موافق) کوئی معجزہ

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں نازل ہوتا آپ (ان سے) کہدو کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا

يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ

ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس نے اس کی طرف رجوع کی اسے اپنی طرف (پہنچنے کی) راہ دکھاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ

جنہوں نے ایمان قبول کیا اور انکے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کی تسلی

الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى

ہوا کرتی ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے ان کے واسطے (بہشت میں) طوبی[1] اور

لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔ (اے رسولؐ جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ

ہے جس سے پہلے اور بھی بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان کے سامنے جو قرآن ہم نے وحی کے ذریعہ سے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ

تمہارے پاس بھیجا ہے انہیں پڑھ کر سنا دو اور یہ (لوگ کچھ تمہارے ہی نہیں بلکہ سرے سے) خدا ہی کے منکر ہیں

رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

تم کہدو کہ وہی میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی نازل ہوتا) ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اس کی وجہ سے

منزل ۳

ع ۴ ۹

طوبیٰ کی حقیقت اور اہلبیت کی فضیلت

[1] ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی ابن ابی طالب کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو۔ اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث میں فرقد سنجی سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسےٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سعی کرو اور لغو نہ سمجھو اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہان کے لیئے اپنی قدرت کی نشانی بنائی تو تم میری عبادت کرو اور مجھی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو حضرت عیسیٰؑ نے عرض کی خدایا میں کونسی کتاب مضبوطی سے پکڑوں حکم ہوا انجیل کو مضبوطی سے لیئے رہو اور سریانیہ والوں کے سامنے اس کو بیان کرو اور انکو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں حی، قیوم، بدیع، دائم ہوں کبھی فنا نہ ہوں گا تو خدا اور اس کے رسولؐ نبی اُمی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کی متابعت کرو جو اونٹ پر سوار بدن پر بال کے کپڑے ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے ہوگا اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہونگی اور دونوں بھویں ملی ہونگی صاحب کسا ہوگا اس کی نسل اس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہؓ ہوگا اس عورت کے واسطے خدا نے بہشت میں ایک موتی محل بنوایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج۔ اس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہؑ ہوگا۔ اور اس کے دو بیٹے ہونگے حسنؑ و حسینؑ جو شہید ہونگے۔ جو شخص اس نبیؐ کے زمانہ میں موجود ہو (باقی بر ۴۰۳)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ

زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مُردے بول اُٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے والے نہ تھے) بلکہ (سچ

جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ

یوں ہے کہ) سب کام کا اختیار خدا ہی کو ہے تو کیا ابھی تک ایمانداروں کو چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو سب

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

لوگوں کو ہدایت کر دیتا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر انکی کرتوت کی سزا میں کوئی (نہ کوئی) مصیبت

كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا

پڑتی ہی رہے گی یا (ان پر نہ پڑی) تو ان کے گھروں کے آس پاس (غرض) نازل ہوگی (ضرور)

مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا

یہاں تک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ) پورا ہو کر رہے اور اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف

ع ۵ ۱۰ يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

وعدہ ہرگز نہیں کرتا۔ اور (اے رسولؐ) تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو میں نے

قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ

(چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخر کار) ہم نے انہیں لے ڈالا پھر (تو کیا پوچھتا ہے کہ) ہمارا عذاب

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ

کیسا تھا۔ تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (انکو یوں ہی چھوڑ دے گا ہرگز نہیں) اور

بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ

ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہرائے (اے رسولؐ) تم ان سے کہدو کہ تم آخر ان کے نام تو

تُنَبِّــــُٔـوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

بتاؤ لہ یا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں کہ وہ زمین میں (کدھر بستے) ہیں

مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

یا (نری اوپری) باتیں بناتے ہو۔ بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کافروں کو ان کی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں -

(بقیہ از صفحہ ۴۰۲) اور اس کی باتیں سُنیں اُس کے لیئے طوبیٰ ہے حضرت عیسیٰؑ نے عرض کی طوبیٰ کیا ہے؟ حکم ہُوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت ہے جس کو مَیں نے اپنی قدرت سے بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اُسے قائم رکھا ہے اس کی جڑ رضوان سے ہے اور اس کا پانی تسلیم سے۔ دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد چہارم صفحہ ۵۹ سطر ۲۵ و ۲۹ تا ۲۷ مطبوعہ مصر- ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ یہ نام اس واسطے خدا نے پوچھے ہیں تاکہ وہ لوگ اس پر غور کر کے اس کی توحید کے قائل ہوں کیونکہ جب وہ کوئی چیز ہی نہیں پھر ان کا کوئی نام کیا بتائے گا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

اور وہ (گویا) راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی ہدایت

مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ

کرنے والا نہیں۔ ان لوگوں کے واسطے دنیاوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو یقینی

الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ

بہت سخت ہونے والا ہی ہے اور (پھر) خدا (کے غضب) سے انکا کوئی بچانے والا (بھی) نہیں۔ جس باغ (بہشت)

الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے (اس کی صفت یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی،

أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ

اس کے میوے سدا بہار، اور ایسے ہی اس کی چھاؤں بھی۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو (دنیا میں)

وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

پرہیزگار تھے اور کافروں کا انجام (جہنم کی) آگ ہے۔ اور (اے رسول) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن

وہ تو جو (احکام) تمہارے پاس نازل کیے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں بعض فرقے اس کی باتوں

يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا

سے انکار کرتے ہیں۔ تم (ان سے) کہدو کہ (تم مانو نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں،

أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ

کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں (سب کو) اسی کی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو پھر کر اسی کی طرف جانا ہے۔ اور

أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا

یوں ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) کا فرمان نازل فرمایا اور (اے رسول) اگر کہیں تم نے اس کے بعد کہ تمہارے

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ ع ٥

پاس علم (قرآن) آچکا انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرلی (تو یاد رکھو کہ) پھر خدا کی طرف سے نہ کوئی تمہارا سرپرست ہوگا نہ

ے بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے انکو بیویاں بھی دیں اور اولاد

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ

(بھی عطا کی) اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن بغیر لا دکھائے۔

بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا

ہر ایک وقت (موعود) کے لیئے (ہمارے یہاں) ایک (قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے۔ پھر

اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ

خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس اصل

اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

کتاب (لوح محفوظ موجود) ہے۔ اور (اے رسول) جو جو وعدے (عذاب وغیرہ کے) ہم ان کفار سے کرتے ہیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ

چاہے ان میں سے بعض تمہارے سامنے کر دکھائیں یا تمہیں اس سے پہلے اٹھالیں بہر حال تم پر تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا فرض

يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ

ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے) اس کے تمام اطراف

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ

سے (سو کفر میں) گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد

الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ

حساب لینے والا ہے۔ اور جو لوگ ان (کفار مکہ) سے پہلے ہو گذرے ہیں ان لوگوں نے بھی پیغمبروں کی مخالفت میں بڑی بڑی تدبیریں

الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَ

کیں تو (خاک نہ ہو سکا کیونکہ) سب تدبیریں تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں اور جو شخص جو کچھ کرتا ہے وہ اسے خوب

سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ

جانتا ہے۔ اور عنقریب کفار کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کی خوبی کس کے لیئے ہے۔ اور (اے رسول)

ا ؎ مشرکین اور یہود حضرت رسولؐ پر طعن کیا کرتے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اس قدر بیویاں نہ کرتے اور اس زمانہ کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی مطلب یہ ہے، کہ اے رسولؐ بیوی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی نہیں لازم آتی چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی۔ مثلاً حضرت داؤدؑ کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمانؑ کی تین سو۔ از یں قبل اور پیغمبروں کی بھی۔ دیکھو توریت۔ ۱۲ ۲ ؎ مطلب یہ ہے، کہ اس کی مرضی جو چاہے کرے، جس کو چاہے باقی رکھے، اور جس کو چاہے رد و بدل کر دے

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ

کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر (بھیجے ہوئے) نہیں ہو تو تم (اُن سے) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی)

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص ؎ جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ غَيْرَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا الْآيَتَيْنِ ثُمَّ الْأَنْبِيَاءُ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ ابراہیم ؎ مکہ میں نازل ہوئا اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ

الرا۔ (اے رسول) یہ (قرآن وہ) کتاب ہے جس کو ہم نے تمہارے پاس اس لیئے نازل کیا ہے تاکہ تم

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ

لوگوں کو انکے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ غرض اس کی راہ پر لاؤ جو

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

سب پر غالب اور سزاوار حمد ہے وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ

اسی کا ہے اور (آخرت میں) کافروں کے لیئے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا) ہے افسوس ناک ہے

شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

وہ کفار جو دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت پر (جو نعیم ابدی ہے) ترجیح دیتے ہیں اور

عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَ

(لوگوں کو) خدا کی راہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا

يَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾

چاہتے ہیں۔ یہی لوگ بڑے پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ اور ہم نے

منزل ۳

؎ اکثر مفسرین اس کے قائل ہیں کہ اس شخص سے مراد علی بن ابی طالب ہیں چنانچہ عاصمی نے زین الفتی میں ذکر کیا ہے اور ثعلبی نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی بن ابی طالب ہیں اور اسی وجہ سے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے سلونی قبل ان تفقدونی مجھ سے میرے مرنیکے قبل جو چاہو پوچھو۔ دیکھو سوانح حیدری اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب ان سے پوچھا کہ من عندہ علم الکتاب سے عبداللہ بن سلام مراد ہیں تو کہنے لگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئا اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس سے بڑھ کر سنیئے کہ ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نہیں نازل ہوئی دیکھو تفسیر سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۹ سطر ۲۰ تا ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ ؎ اس سورۃ کے بعض اخلاقی نتیجے یہ ہیں:۔ قرآن خدا کی کتاب ہے، کفار کی شناخت، ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے، بنی اسرائیل کا حال، شکر سے نعمت اور کفران سے عذاب کی زیادتی، ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا، خدا مغفرت (باقی بر صفحہ ۴۰۷)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ

جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ (قوم) کے سامنے (ہمارے

لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

احکام) بیان کر سکے۔ تو یہی خدا جسے چاہتاہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ

اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے موسےٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور یہ حکم دیا) کہ

اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ

اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں خدا کے (وہ) دن یاد

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اسمیں شک نہیں کہ اسمیں تمام صبر و شکر کرنیوالوں کے واسطے (قدرتِ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور (وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا نے جو احسانات تم پر کیے

اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

ہیں انکو یاد کرو جب اُسنے تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تمکو بہت برے برے دُکھ دے کے ستاتے

وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

تھے اور تمہارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے واسطے) زندہ رہنے دیتے تھے

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ ع وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہارے صبر کی) بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد ہے) جب تمہارے

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

پروردگار نے تمہیں جتا دیا کہ اگر (میرا) شکر کروگے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کی) زیادتی کرونگا اور اگر کہیں تم نے ناشکری

لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ

کی تو (یاد رکھو کہ) یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔ اور موسےٰؑ نے (اپنی قوم سے) کہدیا تھا کہ اگر تم اور (تمہارے ساتھ)

(بقیۃ از ص ۴۰۶) کی طرف بلاتا ہے
ایمانداروں کو خدا ہی پر بھروسا
رکھنا چاہیئے، ہر سرکش منکی
کھائے گا، کفار کے اعمال جیسے
آندھی میں راکھ، کلمۂ طیبہ کی
تشبیہ، کلمۂ کفر کی تشبیہ ۱۲
مومنوں کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے
نعمت ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ
خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا
حضرت ابراہیم کی دعا، مکہ میں حضرت
اسمٰعیل کی سکونت اور آپکی آبادی،
تمہارے اعمال سے خدا بے خبر نہیں
قیامت کا ذکر، خدا وعدہ خلافی
نہیں کرتا۔ وغیرہ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱ اسی
بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم
نعمتِ اسلام کا شکر کروگے تو ایمان
کی نعمت ملے گی اور اگر اس پر شکر
کروگے تو مقام وصل تک پہنچوگے
اور اگر اسپر شکر کروگے تو مقام قربت
تک پہنچوگے فطوبیٰ لہ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ (۸)

جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب سب ملکر بھی خدا کی) ناشکری کرو تو خدا کو ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ وہ تو بالکل) بے نیاز ہے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ

اور سزاوار حمد ہے۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم اور عاد و ثمود

وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ

اور (دوسرے لوگ) جو ان کے بعد ہوئے (کیونکر خبر ہوتی) ان کو تو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ ان کے پاس ان کے

إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ

(وقت کے) پیغمبر معجزے لے کر آئے (اور سمجھانے لگے) تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ

فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ

پر اُلٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو (حکم لے کر) تم خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں

وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (۹)

مانتے اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو بڑے گہرے شک میں پڑے ہیں۔ (تب) ان

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ

کے پیغمبروں نے (ان سے) کہا کیا تم کو خدا کے بارے میں شک ہے جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا

الْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ

ہے (اور) وہ تم کو اپنی طرف بلاتا بھی ہے تو اس لئے کہ تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک وقت مقرر تک تم کو

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ

(دنیا میں چین سے) رہنے دے۔ وہ لوگ بول اُٹھے کہ تم بھی بس ہمارے ہی سے آدمی ہو (اچھا اب یہ سمجھے) تم

مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ

یہ چاہتے ہو کہ جن معبودوں کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تم ہم کو ان سے باز رکھو (اچھا اگر تم سچے

يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (۱۰) قَالَتْ

ہو تو) کوئی صاف کھلا ہوا صریح معجزہ ہمیں لا دکھاؤ۔ ان کے پیغمبروں نے ان کے جواب میں کہا کہ سچ

ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا

ع

النصف

خدا مغفرت ہی کی طرف بلاتا ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ

شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنا فضل (و کرم) کرتا ہے (اور

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

رسالت عطا فرماتا ہے) اور ہمارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ بے حکمِ خدا (تمہاری فرمائش کے موافق) ہم کوئی

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (١١)

معجزہ تمہارے سامنے لا سکیں اور خدا ہی پر سب ایمانداروں کو بھروسا رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں آخر

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَ

کیا ہے کہ ہم اس پر بھروسا نہ کریں حالانکہ ہمیں (نجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو اذیتیں

لَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہمیں پہنچائیں (انپر ہم نے صبر کیا اور) آئندہ بھی صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی پر توکل

الْمُتَوَكِّلُوْنَ (١٢) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ

کرنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اپنی سرزمین

مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ

سے ضرور نکال باہر کر دیں گے یہاں تک کہ تم پھر ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آؤ تو ان کے پروردگار نے انکی

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (١٣) وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کر دیں گے اور انکی ہلاکت کے بعد ضرور تمہیں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ

اس سرزمین میں بسائیں گے یہ (وعدہ) محض اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں (اعمال کی جوابدہی میں) کھڑے ہونے

وَعِيْدِ (١٤) وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ (١٥)

سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کھائے اور ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا مانگی (آخر وہ پوری ہوئی) اور ہر ایک

مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ (١٦)

سرکش عداوت رکھنے والا ہلاک ہوا (یہ تو انکی سزا تھی) اور اسکے پیچھے ہی پیچھے جہنم ہے اور (اسمیں) اسے پیپ لہو

ع ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے جبرئیل نے عرض کی اس بات کا یقین کرنا کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع نہ کچھ دے سکتا ہے نہ روک سکتا ہے اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا جب کوئی شخص اس حد تک پہنچ جائے گا تو خدا کے سوا نہ کسی سے اُمید رکھے گا، نہ ڈرے گا، نہ طمع رکھے گا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ

بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا (زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا پڑے گا اور اسے حلق سے آسانی نہ اُتار سکے گا.

مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾

اور وہ مصیبت ہے کہ اسے ہر طرف سے موت (ہی موت) آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مارے نہ مر سکے گا اور

مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ

پھر اس کے پیچھے عذاب سخت ہو گا۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہو بیٹھے انکی مثل ایسی ہے کہ انکی کارستانیاں گویا راکھ کا

بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا

ایک ڈھیر ہے جسے اندھڑ کے روز ہوا کا بڑے زور کا جھونکا اڑا لے گا جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا کرایا ہے اسمیں

عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿١٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ

سے کچھ بھی انکے قابو میں نہ ہو گا۔ یہی تو پلے سرے کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی نے سارے آسمان و

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

زمین ضرور مصلحت سے پیدا کیئے اگر وہ چاہے تو سب کو مٹا کر ایک نئی خلقت (کی بستی)

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾

لا بسائے اور یہ خدا پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ اور (قیامت کے دن) لوگ سب کے سب

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

خدا کے سامنے نکل کھڑے ہونگے تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے بڑی عزت رکھنے والوں سے (اس وقت)

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ

کہیں گے کہ ہم تو بس تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے

اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ

آڑے آسکتے ہو وہ جواب دیں گے (اصلاح کار کجا و من خراب کجا) کاش خدا ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری ہدایت

عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾ و

ع ٩ / ١٥

کرتے۔ ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے لیئے برابر ہیں۔ (کیونکہ عذاب سے) ہمیں تو اب

دوزخیوں کو پیپ پینے کو ملے گی

کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ

جہنمیوں پر صبر و بیقراری دونوں برابر ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

چھٹکارا نہیں اور جب (لوگوں کا آخیر) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ط وَمَا كَانَ لِيَ

تم سے سچا وعدہ کیا تھا وہ تو پورا ہو گیا) اور میں نے بھی وعدہ تو کیا تھا پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھے

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ

کچھ تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (برے کاموں کی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ

تو اب تم مجھے برا (بھلا) نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے نفس کو برا کہو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ط اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ

سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو میں تو اس سے پہلے ہی بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا)

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ

شریک بنایا۔ بیشک جو لوگ نافرمان ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے (صدق دل سے) ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

قبول کیا اور اچھے اچھے عمل کیے وہ بہشت کے ان باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ط تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

ہوں گی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہاں ان کی ملاقات کا تحفہ سلام ہوگا۔ (اے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

رسولؐ) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمۂ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال بیان کی ہے کہ (اچھی بات)

طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ

گویا ایک پاکیزہ ۱؎ درخت ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ٹہنیاں آسمان میں (لگی) ہوں (اپنے

اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھلا (پھولا) رہتا ہے۔ اور خدا لوگوں کے واسطے

۱؎ ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علیؑ اس کی ڈال اور آئمہ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس کے پھل، اور مومنین شیعہ اس کے پتے ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

(اس لیے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اور گندی بات (جیسے کلمۂ شرک) کی مثال گویا ایک

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہو) کہ زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ پھینکا جائے (کیونکہ) اس کو

مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں۔ جو لوگ پکی بات (کلمۂ توحید) پر (صدق دل سے) ایمان لا چکے ان کو خدا دنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ

(بھی) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور (انہیں سوال و جواب میں کوئی دقت

وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿۲۷﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا ع ۱۶

نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر

نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

غور نہیں کیا جنہوں نے میرے احسان کے بدلے ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جھونک

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

دیا کہ سب کے سب جہنم واصل ہونگے۔ اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ اور یہ لوگ دوسروں کو خدا کا ہمسر بنانے

أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ

لگے تاکہ (لوگوں کو) اس کی راہ سے بہکا دیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ (خیر چند روز تو) چین کر لو پھر تو

مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

تمہیں دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔ (اے رسول) میرے وہ بندے جو ایمان لا چکے ان سے کہہ دو کہ

يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

پابندی سے نماز پڑھا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) چھپا کر یا دکھلا کر اس

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿۳۱﴾

دن (قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ تو (خرید و فروخت ہی کام آئے گی) نہ دوستی محبت خرچ کیا کریں۔ خدا

شجرۂ خبیثہ کی مثال

مومنوں کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے

نعمت کی ناشکری سے پرہیز لازم ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ

ہی ایسا (قادر و توانا) ہے جس نے سارے آسمان و زمین پیدا کر ڈالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس کے

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ

ذریعہ سے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کیئے اور

سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ

تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر دیں تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے

لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ

ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور سورج اور چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

رات دن کو تمہارے قبضہ میں کر دیا (کہ ہمیشہ حاضر باش رہتے ہیں) اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ تم

سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

نے اس سے مانگا اس میں سے بقدر مناسب تمہیں دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو گن نہیں

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۠ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ

سکتے ہو۔ اس میں تو شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ

(خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگارا اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس

ع ۵/۷ ۱۴ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا

بات سے بچا لے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اے میرے پالنے والے اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے

مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ

لوگوں کو گمراہ بنا چھوڑا تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی (تو تجھے

عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ

اختیار ہے) تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ)

ف۱ کشتی ندی سورج چاند رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے:

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار ند ٭ تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ٭ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری۔ ۱۲

ف۲ چونکہ بت گمراہی کے ذریعہ ہوتے ہیں اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

کے پاس ایک بے کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی کچھ اولاد کو (لاکر) بسایا لہ ہے تاکہ اے ہمارے

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ

پالنے والے یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر

تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ

(تاکہ وہ یہاں آکر آباد ہوں) اور انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ لوگ (تیرا)

يَشْكُرُونَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ

شکر کریں۔ اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو (سب سے) خوب

وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

واقف ہے اور خدا سے کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اس خدا کا (لاکھ لاکھ)

السَّمَاءِ ﴿٣٨﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ

شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسمٰعیل و اسحاق (سے دو فرزند)

إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٩﴾

عطا کئے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔ اے میرے

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنادے، اور اے میرے پالنے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

والے میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ وَلَا

مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے ایمانداروں کو تو بخشدے۔ اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ)

تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

کیا کرتے ہیں اس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا (اور ان پر فوراً عذاب نہ کرنے کی) صرف یہ وجہ ہے

منزل ۳

لہ حضرت ابراہیمؑ شام میں رہتے تھے جب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہ بانجھ تھیں اسوقت تک لڑکا نہ تھا ان کے دل میں رشک و حسد کی آگ بھڑک اٹھی آخر جب ان دونوں میں کسی طرح نہ بنی تو حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ و اسمٰعیل کو لئے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ کے میدان میں آئے جبکہ وہاں پانی اور پتہ کے سوا کچھ خاک نہ تھا اور چونکہ سارہ سے پہنچ کر فوراً واپس آنیکا وعدہ کرلیا تھا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر کے چلے گئے اور ہاجرہ نے ایک درخت پر چادر ڈالکر اپنے ننھے سے بچے کو چھاؤں میں رکھا۔ مگر جب بچے کو پیاس لگی اور پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پہاڑ پر نکلے دوڑیں کئی مرتبہ اِدھر اُدھر دوڑیں اور پانی نہ ملا تو خدا کی قدرت اس بچہ کے پیاس میں ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹا جسے آب زمزم کہتے ہیں۔ غرض پانی نکلا تو چند پرندہ جمع ہونے لگے یہ دیکھ کر قبیلہ جرہم کے لوگ ہاجرہ کے پاس آئے اور انکی کیفیت و حالت معلوم کرکے وہاں رہنے کی اجازت چاہی۔ اور حضرت ابراہیمؑ دوبارہ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت ہاجرہ نے اجازت لے کر انکو سکونت کی اجازت دی یوں وہ جنگل اور چٹیل میدان آباد ہوا۔ سچ ہے

ہرکجا چشمہ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آئیند

جب حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو دونوں باپ بیٹے نے ملکر خانہ کعبہ اسجگہ بنایا جہاں خدا نے حضرت آدمؑ کے واسطے ایک قبہ نازل کیا تھا اور طوفان نوحؑ کے وقت وہ اٹھا لیا گیا اسی وجہ سے اسکو بیت العتیق (پرانا گھر) کہتے ہیں۔ غرض یوں خدا کا گھر اور مکہ بسا ۱۲ ۲ـ

ع ۱۸ ۶

۲ـ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحٰقؑ تو حضرت اسمٰعیل حضرت اسحٰق سے تیرہ برس بڑے تھے ۱۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝۴۲

کہ اس دن تک کی مہلت دیتا ہے جس دن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے (خوف کے مارے) پتھرا جائیں گے

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ

(اور) اپنے اپنے سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہے) ان کی طرف انکی نظر نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے

طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝۴۳ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

ہیں دیکھ رہے ہیں) اور ان کے دل ہوا ہو رہے ہیں۔ اور (اے رسول) لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ (جس دن)

يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا

انپر عذاب نازل ہوگا تو جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کریں گے کہ اے ہمارے پالنے والے ہم کو تھوڑی سی

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ

مہلت اور دیدے (اب کی بار) ہم تیرے بلانے پر (ضرور) اُٹھ کھڑے ہونگے اور سب رسولوں کی پیروی کریں گے

اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝۴۴

(تو انکو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو اس کے پہلے (اس پر) قسمیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو کسی طرح کا زوال نہیں

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور (کیا تم وہ لوگ نہیں کہ) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) آپ اپنے اوپر ظلم کیا انہی کے گھروں میں تم

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ

بھی رہے حالانکہ تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور ہم نے تمہارے (سمجھانے

الْاَمْثَالَ ۝۴۵ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ

کے) واسطے مثلیں بھی بیان کر دی تھیں۔ اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے (اور کبھی باز نہ آئے) حالانکہ ان کی سب

مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ

چالیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ ان کی مکاریاں اس غضب کی تھیں کہ ان سے پہاڑ (اپنی جگہ سے)

الْجِبَالُ ۝۴۶ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

ہٹ جائیں (مگر سب ہیچ تھیں)۔ تو تم یہ خیال (بھی) نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ

ل ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جا کر ابراہیم کے خدا کو دیکھونگا لوگوں نے ہر چند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اسپر جانا آسان نہیں مگر وہ کا ہے کو سُنتا۔ اس نے تین برس میں ایک بہت اونچا محل بنوایا جب اس پر چڑھا تو آسمان اتنا ہی دور نظر پڑا جتنا زمین سے معلوم ہوتا تھا اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دب کر مر گئے تو وہ اور غصہ ہوا اور کہنے لگا ابراہیم کے خدا نے میرا محل گرا دیا اب میں اس سے آسمان پر جا کر جنگ کرونگا۔ غرض اس نے چار گدھ پالے اور ایک صندوق کے چار کونوں پر چاروں کو باندھا انکے سامنے اوپر گوشت لٹکا دیا اور خود مع وزیر کے صندوق میں بیٹھ گیا اور ایک شب و روز اُڑنے کے بعد پھر اوپر دیکھا تو آسمان کو اتنی ہی دور دیکھا۔ اور جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ پھر ایک شب و روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی اس وقت نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا۔ تو گدھوں نے نیچے کا رُخ کیا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۴۷ يَوْمَ تُبَدَّلُ

کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا سب سے زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ (مگر کب) جس دن یہ زمین بدل[1] کر دوسری

الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ

زمین کر دی جائے گی اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۴۸ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ

روبرو (اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں

مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۴۹ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ

جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے (بدن کے) کپڑے قطران کے ہوں گے اور انکے چہروں کو آگ

وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۵۰ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ

(ہر طرف سے) ڈھانکے ہو گی تاکہ خدا ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دے (اچھا تو اچھا برا تو برا) بیشک

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۵۱

خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیئے ایک قسم کی اطلاع ہے تاکہ

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

لوگ اس کے ذریعے سے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں اور تاکہ یہ بھی بیقین جان لیں کہ بس وہی خدا

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵۲ ع

ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت و عبرت حاصل کریں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ تِمْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ حجر[2] مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۱

الرا۔ یہ کتاب (خدا) اور واضح و روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں۔

---

[1] اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اس کے بعد نہ یہ زمین ہوگی نہ یہ آسمان بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا۔ مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہوں گے۔ بعض میں ہے کہ چاندی کے سے سفید بُرّاق ہونگے بعض میں یہ ہے کہ زمین چاندی کی سی اور آسمان سونے کا سا۔ بعض میں ہے کہ ایسی ہی زمین ہوگی۔ یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی اور پستی نہ ہوگی۔ بعض میں ہے کہ زمین روٹی کی سی ہوگی کہ مومنین اگر چاہیں تو کھا سکیں اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ بہشت ہوگی اور دریاؤں کی جگہ جہنم۔ ازیں قبیل اور اختلافات بھی ہیں۔ ۱۲

[2] اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں :-

۱ قرآن کی حقیقت، ۲ موت کا وقت معیّن ہے، ۳ آسمان کے صنائع ۴ حضرت آدمؑ کا قصہ، ۵ جہنم کے طبقے، ۶ اہل بہشت کی صفت، ۷ حضرت ابراہیمؑ کے مہمان، ۸ قوم لوطؑ کا قصہ، ۹ قوم شعیبؑ کا قصہ، ۱۰ قوم صالحؑ کا قصہ، ۱۱ مال کی بے وقعتی، ۱۲ مومنین کے لیئے خدا ہر طرح کافی ہے۔ ۱۲

ع ۱۱ / ۱۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝۲

(ایک دن وُہ بھی آنے والا ہے کہ) جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ

(اے رسول) انہیں انکی حالت پر رہنے دو کہ کھا (پی) لیں اور (دنیا سے چند روز) چین کر لیں اور (انکی) تمنائیں

يَعْلَمُونَ ۝۳ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ

انہیں کھیل تماشے میں لگائے رہیں۔ عنقریب ہی (اس کا) نتیجہ انہیں معلوم ہو جائیگا۔ اور ہمنے کبھی کوئی بستی تباہ نہیں

مَعْلُومٌ ۝۴ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا

کی مگر یہ کہ اس (کی تباہی) کے لیئے (پہلے ہی سے) سمجھی بوجھی ہوئی میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی۔ کوئی اُمت اپنے وقت سے نہ

يَسْتَأْخِرُونَ ۝۵ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ (اے رسول کفار مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اے وُہ شخص (جسکو یہ سودا ہے

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝۶ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ

کہ اسپر وحی و کتاب نازل ہوئی ہے۔ تو تو (اچھا خاصا) سڑی ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا

سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا۔ (حالانکہ) ہم فرشتوں کو کھلم کھلا بس عذاب کے ساتھ فیصلہ ہی کے لیئے بھیجا کرتے ہیں۔

بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝۸ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

اور اگر (فرشتے نازل) ہو جائیں تو پھر انکو (جان بچانے کی) مہلت بھی نہ ملے۔ بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا

الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝۹ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ

اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔ اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی اُمتوں میں (اور بھی

قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝۱۰ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ

بہت سے) رسول بھیجے اور (انکی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہ آیا مگر ان لوگوں نے

رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝۱۱ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ

اس کی ہنسی ضرور اڑائی۔ ہم (گویا خود) اسی طرح اس (گمراہی) کو (ان) گنہگاروں کے

۱ اسی وجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ میں تمہاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کر دیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے دوسرے آرزؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ ۱۲

۲ مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لے کر آیا کرتے ہیں اور پھر جب عذاب آچکا تو مہلت کیسی۔ ۱۲

۳ ذکر سے ایک تو قرآن مُراد ہے جس کو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اسکی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسکو ضائع و برباد نہ ہونے دیں گے پس اگر تمام دُنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وُہ محفوظ ہے اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اسمیں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی۔ اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر فرد کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کی کثرت سے روزانہ سینکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کیئے جاتے ہیں۔ دوسرے ذکر سے مُراد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں تب مطلب یہ ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا آپکو محفوظ رکھے گا اور اس لفظ "ذکر" سے خدا نے حضرت رسول کو دوسرے مقام پر بھی یاد کیا ہے:۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایٰت اللہ الآیۃ

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ
دل میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہ لائیں گے اور یہ کچھ انوکھی بات نہیں اگلوں کی
سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ
روش بھی (ایسے ہی) رہی ہے۔ اور اگر ہم (اپنی قدرت سے) آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیں
فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ
اور یہ لوگ دن دہاڑے اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تب بھی یہی کہیں گے کہ ہو نہ ہو ہماری
أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ ع وَلَقَدْ
آنکھیں (نظربندی سے) متوالی کر دیگئیں یا نہیں تو ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے۔ اور ہم ہی نے آسمان
جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَ
میں ۱ برج بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے ان کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر شیطان مردود
حَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ
(کی آمد و رفت) سے انہیں محفوظ رکھا۔ مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی کسی بات پر) کان لگائے تو
السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ
شہاب ۲ کا دہکتا ہوا شعلہ اس کے (کھدیڑنے کو) پیچھے پڑ جاتا ہے۔ اور زمین کو (بھی اپنی مخلوقات
مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن
کے رہنے سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور اس میں (میخ کی طرح) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے اور ہمنے
كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَ
اس میں ہر قسم کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے انہیں تمہارے واسطے زندگی کے ساز و سامان بنا دیئے
مَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا
اور (ان جانوروں کے لئے بھی) جنہیں تم روزی نہیں دیتے۔ اور ہمارے یہاں تو ہر چیز کے (بے شمار)
عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾
خزانے (بھرے) پڑے ہیں اور ہم (اس میں سے) ایک جنچی تلی مقدار بھیجتے رہتے ہیں۔

۱ آٹھواں آسمان جسے شریعت میں کرسی کہتے ہیں اسکی خربزہ کی قاشوں کے سے بارہ ۱۲ ٹکڑے برابر کے ہیں انہی کو برج کہتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب تو ایک مہینہ رہتا ہے اور ماہتاب ایک ہی مہینہ میں سب برجوں کو طے کرتا اور ہر برج میں ڈھائی دن رہتا ہے۔ ۱۲
ع ۱۵ ۱
۲ کبھی کبھی رات کو جو ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے اسے شہاب کہتے ہیں۔ خدائی انتظام یوں واقع ہوا ہے کہ پہلے انتظام دنیا کے متعلق خدا کے جو احکام فرشتوں کے حوالہ ہوتے تو شیاطین جن کی آمد و رفت ہر آسمان پر تھی ان باتوں کو سنکر کاہنوں سے بیان کر دیتے اور وہ لوگ پیشگوئی کے طور پر لوگوں سے بیان کرتے۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد شیاطین کی آمد و رفت چوتھے آسمان تک بند کر دی گئی اور جب حضرت رسول ﷺ کی ولادت ہوئی تو کل آسمانوں سے منقطع کر دی گئی مگر پھر بھی آسمان کے قریب قریب جاتے اور کچھ باتیں چھپے چوری سے سن لیتے تو انکی تنبیہ کے لیئے شہاب پھینکا جاتا اور یہ لوگ مار کر بھگا دیئے جاتے ہیں یہ باتیں اگرچہ نئے خیال والوں کیلئے تو شاید مضحکہ کا باعث ہونگی مگر سچ یہ ہے کہ یہ باتیں انسانی معمولی عقل سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں جب خدا نے بیان کر دیا ہے تو ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے چپکے سے مان لینا چاہیئے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَأَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور ہم ہی نے وہ ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے ۱؎ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا

فَأَسْقَيْنٰكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخٰزِنِينَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا

پھر ہم ہی نے تم لوگوں کو وہ پانی پلایا۔ اور تم لوگوں نے تو کچھ اس کو جمع کرکے نہیں رکھا تھا۔ اور اس میں شک

لَنَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

نہیں کہ ہم ہی (لوگوں کو) جلاتے ہیں اور ہم ہی مار ڈالتے ہیں اور (پھر) ہم ہی سب کے والی و وارث ہیں۔

الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَ

اور بیشک ہمنے تم میں سے ان لوگوں کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے ہو گزرے اور ہمنے ان کو بھی جان لیا جو بعد کو

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ

آنے والے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ہے جو ان سب کو (قیامت میں قبروں میں سے) اٹھا

خَلَقْنَا الْإِنْسٰنَ مِنْ صَلْصٰلٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۶﴾

گا۔ بے شک وہ حکمت والا واقف کار ہے۔ اور بیشک ہم ہی نے آدمی کو (خمیر دی ہوئی) سڑی مٹی سے جو (سوکھ کر

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ وَ

کھنکھن بولنے لگے پیدا کیا۔ اور ہم ہی نے جنات کو آدمی سے بھی پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا۔ اور

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خٰلِقٌ بَشَرًا مِنْ

(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو خمیر دی ہوئی مٹی سے

صَلْصٰلٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَ

جو (سوکھ کر) کھن کھن بولنے لگے پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جس وقت میں اس کو ہر طرح سے درست کر چکوں

نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ﴿۲۹﴾

اور اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو سب کے سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ

غرض فرشتے تو سب کے سب سر بسجود ہو گئے مگر ابلیس (ملعون) کہ اس نے سجدہ کرنے

۱؎ زمین کا تین چوتھائی تو تہہ آب ہے جسے سمندر کہتے ہیں اور ایک چوتھائی پانی کے اوپر ہے اسی وجہ سے اس کا نام ربع مسکون ہے۔ آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے اور اوپر جاکر سردی سے منجمد ہو کر ابر کی صورت میں دکھائی دیتی ہے۔ پھر جب اس میں زیادہ ٹھنڈک پہنچنے سے نچوڑ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے۔ اور چونکہ ہوا ہی بھاپ کو اوپر لے جاتی اور اڑائے اڑائے پھرتی ہے اس وجہ سے فرما دیا کہ ہوا ہی بادل کو پانی سے بار دار کر دیتی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَبَىٰٓ أَن يَكُونَ مَعَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ

والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا۔ (اسپر خدا نے) فرمایا او شیطان آخر تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ ٱلسَّٰجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُن

کرنے والوں کے ساتھ شامل نہ ہوا۔ وہ (ڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا تو ہوں نہیں

لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُۥ مِن صَلْصَٰلٍ مِّنْ حَمَإٍ

کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر بیٹھوں جسے تو نے سڑی ہوئی کھنکھن بولنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَ

(خدا نے) فرمایا (نہیں تو) بہشت سے نکل جا (دور ہو) کہ بیشک تو مردود ہے۔ اور یقیناً تجھ پر

إِنَّ عَلَيْكَ ٱللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

روز جزا تک پھٹکار برسا کرے گی۔ (شیطان نے) کہا کہ اے میرے پروردگار خیر تو مجھے

فَأَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ

اس دن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے۔ خدا نے فرمایا [1] وقت مقررہ کے

مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ ﴿۳۷﴾ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْوَقْتِ ٱلْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ

دن تک کی تجھے مہلت دی گئی۔ شیطان نے کہا اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا

رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَ

میں بھی ان کے لئے دنیا میں (ساز و سامان کو) عمدہ کر دکھاؤں گا اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا مگر ان میں سے

لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾

تیرے نرے کھرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئیں گے) خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی

قَالَ هَٰذَا صِرَٰطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ عِبَادِى لَيْسَ

ہے کہ مجھ تک (پہنچتی) ہے [2]۔ جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ ٱلْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾

مگر ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے (اسپر تیرا زور چل جائے گا) اور (ہاں یہ بھی یاد

منزل ۳

[1] اس سے بھی صاف واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے خدا نے ہاں نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک مہلت دی گئی۔ اور اگر قیامت تک مہلت دینا مقصود ہوتا تو صرف اچھا یا ہاں کہدینا کافی ہوتا۔ اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں دیکھو۔ [2] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اسمیں علاوہ بھٹکے ہوئے معنی ہونے کے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا جملہ محذوف ماننا پڑے گا چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اصل اس کی یوں ہوگی هذا صراط علی حق علی ان اراعیه۔ حالانکہ محذوف ماننا اور وہ بھی جملہ کا ہر عبارت کیلئے عیب ہے خصوصاً قرآن کے واسطے تو کسی طرح جائز ہی نہ ہوگا اس کے علاوہ اس صورت میں خدا پر لحاظ و خیال کرنیکا وجوب ثابت ہوگا حالانکہ اہلسنت کسی چیز کو خدا پر واجب نہیں سمجھتے انہی خرابیوں پر نظر کرکے بعض قراء نے هذا صراط علی مستقیم پڑھا ہے اور اسکو بھی بیضاوی نے نقل کیا ہے اس بنا پر علی فعیل کے وزن پر بلند کے معنی میں ہوگا اور آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ بلند راستہ سیدھا ہے حالانکہ یہ توجیہ بھی صحیح نہیں کیونکہ راستہ کی خوبی سیدھا ہونا ہے نہ بلند ہونا۔ اس کے علاوہ بلندی ایک نسبتی اور اضافی چیز ہے پستی ہو تو بلندی ہو اور جب پستی اور بلندی دونوں پائی گئیں تو راستہ سیدھا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جب یہ دونوں صورتیں صحیح نہیں تو اب تیسری قرات هذا

صراط علی مستقیم کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اور اسمیں نہ کوئی لفظی خرابی لازم آتی ہے نہ معنوی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ علی کی راہ سیدھی راہ ہے اور اس میں خدا کی رضا باقی بد صفا (۱۲) ۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ

(بھی) ہے کہ) ان سب کے واسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے جس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ (میں

أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ

جانے) کے لیئے ان گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہوں گی۔ اور پرہیزگار تو (بہشت کے) باغوں

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾

اور چشموں میں یقیناً ہوں ہی گے (داخلہ کے وقت فرشتے کہیں گے کہ) انمیں سلامتی اطمینان سے چلے چلو۔ اور دنیا

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ

کی تکلیفوں سے) جو کچھ ان کے دل میں رنج تھا اس کو بھی ہم نکال دیں گے اور یہ تو باہم ایک دوسرے کے

مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا

آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہونگے جیسے بھائی بھائی۔ انکو بہشت میں تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کبھی ان

بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾

میں سے نکالے جائیں گے۔ (اے رسول) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ بیشک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں مگر

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَن

ساتھ ہی اس کے یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔ اور انکو ابراہیم کے مہمان کا حال سنا دو

ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ

کہ جب یہ ابراہیم کے پاس آئے تو (پہلے) انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے (جواب سلام کے بعد) کہا ہم کو

إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ

تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجیئے (کیونکہ) ہم تو آپ کو ایک دانا (بیٹا)

بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

فرزند (کی پیدائش) کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا (بیٹے کے ہونے کی) کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب

فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ

مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو پھر اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو۔ وہ فرشتے بولے ہم نے آپکو بالکل ٹھیک خوشخبری دی ہے

وقف لازم

منزل ۳

(بقیہ ۱۴ انصف ۲۰) طرف سے حضرت علیؑ کے نام کی تصریح اور اعلان عام ہے کہ حضرت ہی کا دین سیدھا اور مستقیم ہے اور انہی کے ہی وسیلے سے جنت میں پہنچیں گے اور یہ آپ کا شرف عظیم اور فخر جسیم ہے اور یہی تفاسیر اہلبیت کا بھی منشا ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یونہی پڑھتے تھے اور کہتے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ علی بن ابی طالب کی راہ ہے اور اس کا دین سیدھا دین اور راستہ ہے اسی کی پیروی کرو اور اسی کو تھامے رہو کیونکہ اس میں کوئی کجی نہیں۔ دیکھو مناقب خوارزمی ۲۰۱۴ (حاشیہ صفحہ ھذا) ۱۵

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے جناب رسالتمآبؐ سے عرض کی کہ میں آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ! آپ نے فرمایا وہ زیادہ محبوب ہے اور تم زیادہ عزیز ہو اور گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹا رہے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں لوٹے اور کٹورے رکھے ہیں۔ اور تم حسنؑ حسینؑ فاطمہؑ عقیل اور جعفر بہشت میں ہو۔ اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہو اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہونگے اس وقت آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے تمام اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیرؑ کو چھوڑ دیا تو آپ نے حضرت رسولؐ سے عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو نا امید اور یاس کی وجہ سے میری روح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر یہ کسی خفگی کی وجہ سے ہے تو معاف فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اے علی قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے تمہیں صرف اپنے واسطے پیچھے کیا ہے تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ تھے اور تم میرے وارث ہو حضرت علیؑ نے عرض کی میں آپ کا کس چیز میں وارث ہونگا؟ آپ نے فرمایا جن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ پھر پوچھا آخر انبیاء کے وارث کن کن چیزوں کے ہوتے ہیں۔ فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے۔ اور تم میرے ساتھ میرے قصر میں جنت میں فاطمہ کے ساتھ رہوگے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا ہم سب باہم خدا کے بندے ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

الْقٰنِطِيْنَ ۝۵۵ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ
تو آپ (بارگاہِ خداوندی سے) ناامید نہ ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے[1]
اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝۵۶ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۷
ناامید ہو۔ (پھر) ابراہیمؑ نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہیں آخر کیا مہم درپیش ہے۔ انہوں نے کہا
قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝۵۸ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ
کہ ہم تو ایک گنہگار قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کیلئے) بھیجے گئے ہیں مگر لوطؑ کے لڑکے بالے کہ ہم ان سب کو
اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۹ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا
ضرور بچا لیں گے مگر اُن کی بیوی[2] جسے ہم نے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور (اپنے لڑکے بالوں کے) پیچھے (عذاب میں) رہ
لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۶۰ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝۶۱
جائے گی۔ غرض جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے بال بچوں کے پاس آئے تو لوطؑ نے کہا تم تو (کچھ)
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۶۲ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا
اجنبی لوگ (معلوم ہوتے) ہو۔ فرشتوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لے کر آئے ہیں جس کے بارے
كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝۶۳ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۶۴
میں آپ کی قوم کے لوگ شک کرتے تھے (کہ آئے نہ آئے) اور ہم آپ کے پاس (عذاب کا) قطعی حکم لے کر آئے ہیں اور
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا
ہم بالکل سچ کہتے ہیں بس تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لے کر نکل جائیے اور آپ سب کے پیچھے پیچھے رہیئے گا اور
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۵ وَ
ان لوگوں میں سے کوئی مُڑ کے پیچھے نہ دیکھے اور جدھر جانے کا حکم دیا گیا ہے (شام) اُدھر سیدھے چلے آؤ۔ اور ہم نے لوطؑ
قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ
کے پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ بس صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جائے گی اور (یہ باتیں) ہو
مُّصْبِحِيْنَ ۝۶۶ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۶۷
ہی رہی تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں کی خبر سن کر بُری نیت سے) خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے

ع ۱۶ / ۴

بقیہ از صفحہ ۴۲۱
دوست ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہوگا۔ دیکھو درّ منثور ملا جلال الدین سیوطی۔ جلد ۳۔ مطبوعہ مصر ۱۲

حاشیہ ھذا

[1] مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں بلکہ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے تعجب ہوتا ہے ۱۲

[2] اس سے واضح ہوا کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بیوی ہی کیوں نہ ہو اسی بنا پر تو امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہشت پرہیزگاروں کے لیئے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو۔ اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہو ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا

(لوطؑ نے اُنسے) کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تو تم (انہیں ستاکر) مجھے رُسوا بدنام نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو

اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾

اور مجھے ذلیل نہ کرو۔ وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہم نے تمکو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے) کی مناہی

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ

نہیں کردی تھی۔ لوطؑ نے کہا اگر تم کو (ایسا ہی) کرنا ہے تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں (انسے نکاح کرلو۔ اے

اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

رسولؐ) تمہاری جان کی قسم یہ لوگ (قوم لوطؑ) اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے۔ (لوطؑ کی سنتے کاہے کو) غرض

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا

سورج نکلتے نکلتے انکو بڑے زور کی چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر ہمنے (اسی بستی کو الٹ کر) اس کے اوپر کے طبقہ

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ

کو اس کے نیچے کا طبقہ بنادیا اور اُسکے اُوپر انپر کھرنجے کے پتھر برسا دیئے ۔ اس میں شک نہیں کہ اسمیں (اصلی بات)

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ

تاڑ جانے والوں کے لیئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور وہ اُلٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے راستہ پر

مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَاِنْ

ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ اس میں ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے۔ اور ایکہ کے

كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

رہنے والے (قوم شعیب، قوم لوط کی طرح) بڑے سرکش تھے تو اُن سے بھی ہمنے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور یہ دو

وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ

بستیاں (قوم لوط و شعیب کی) ایک کھلی ہوئی شاہراہ پر (ابھی تک موجود ہیں۔ اور اسی طرح حجر کے رہنے والوں (قوم صالح)

الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (اور باوجودیکہ) ہمنے انہیں اپنی نشانیاں دیں اس پر بھی وہ لوگ ان سے رُو گردانی

منزل ۳

۱؎ توسم کے اصل معنی تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں۔ مگر میں نے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کر کے پہچاننے والے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنیوالے کے لیئے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں۔ اور اس کی تفسیر میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ اصل متوسم حضرت رسولؐ تھے اور پھر میں ہوں اور میرے بعد ائمہ معصومین متوسم ہیں اور اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصر ظہور کریں گے تو ہر شخص کو اس علامت کی وجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ نیک ہے یا بد ۱۲

۲؎ ایکہ کے معنی بن کے ہیں۔ یہ لوگ مدین میں رہتے تھے۔ اور چونکہ ان کے قریب ایک بہت بڑا اتنا سو جبر سے بن والے بھی کہلاتے ہیں۔ ان کی شرارت پر حضرت شعیب ہدایت کے لیئے بھیجے گئے تھے انکا تفصیلی قصہ سورۃ اعراف میں گزر چکا ہے ۱۲

۳؎ قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ سب آس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے سر راہ اب بھی دکھائی دیتی ہیں اگرچہ وہ تباہ ہو گئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں۔ ۱۲

۴؎ حجر اس بستی کا نام ہے جس میں حضرت صالحؑ کی قوم ثمود رہتی تھی یہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے انکا قصہ بھی سورۃ ہود میں بہ تفصیل مذکور ہو چکا ہے ۱۲۔

ع ۱۹ ۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُعْرِضِينَ ۝۸۱ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

کرتے رہے اور بہت دل جمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے۔ آخر ان کو صبح ہوتے

آمِنِينَ ۝۸۲ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۝۸۳ فَمَا

ہوتے ایک بڑی (زوروں کی) چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر جو کچھ وہ اپنی حفاظت کی تدبیریں

أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝۸۴ وَمَا خَلَقْنَا

کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کچھ بھی کام نہ آئیں۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ

جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے حکمت و مصلحت سے پیدا کیا ہے۔ اور قیامت یقیناً ضرور آنے والی ہے۔

السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝۸۵ إِنَّ رَبَّكَ

تو تم (اے رسولؐ) ان کافروں سے شائستہ عنوان کے ساتھ درگذر کرو۔ اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝۸۶ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي

بڑا پیدا کرنے والا (اور) بڑا دانا (و بینا) ہے۔ اور ہم نے تم کو سبع مثانی لہ (سورۂ حمد) اور قرآن عظیم عطا

وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝۸۷ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا

کیا ہے۔ اور ہم نے جو ان کفار میں سے کچھ لوگوں کو دنیا کی مال و دولت سے نہال کر دیا ہے تم اس کی

بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

طرف ہرگز نظر بھی نہ اٹھانا اور نہ ان کی بے دینی پر کچھ افسوس کرنا اور ایمانداروں سے (اگرچہ غریب ہوں) جھک کر

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝۸۸ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ

ٹہ ملا کرو۔ اور کہہ دو کہ میں تو (عذاب خدا سے) صریحی طور سے ڈرانے والا ہوں۔ (اے رسولؐ) ہم ان کفار

الْمُبِينُ ۝۸۹ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝۹۰ الَّذِينَ جَعَلُوا

پر اسی طرح عذاب نازل کریں گے جس طرح ہم نے ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے قرآن کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر

الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝۹۱ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝۹۲

ڈالا سہ (بعض کو مانا اور بعض کو نہیں)۔ تو (اے رسولؐ) تمہارے ہی پروردگار کی (اپنی) قسم کہ ہم ان سے جو کچھ یہ دنیا میں کیا کرتے تھے (اس

لہ سبع مثانی سورۂ حمد کا نام ہے سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اس وجہ سے کہ یہ دو دو مرتبہ (ایک دفعہ مکہ میں اور ایک دفعہ مدینہ میں) نازل ہوا۔ یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ سورۂ حمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورے مراد ہیں: بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، انفال۔ واللہ اعلم ۱۲

ٹہ واخفض جناحک کے لفظی معنی اپنے بازو جھکا دو کے ہیں مگر ہم نے محاورہ کے موافق یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

سہ ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو قرآن کے مطالب کو جو ان کی کتابوں کے مطابق مانتے تھے اور جو مخالف تھے انہیں نہیں مانتے تھے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

لہ حضرت رسولؐ جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کچھ کفار اس کی ہنسی اُڑاتے جب حضرت نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تھوڑا انتظار کرتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرتؐ نے اس بنا پر اپنا دروازہ بند کر لیا اور غمگین گھر میں بیٹھے مگر خدا نے اس کا عوض یہ کیا کہ انہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کیا اور یوں حضرت کی کفایت کی یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر بانی فساد پانچ آدمی تھے: (١) ولید بن مغیرہ اس کے پاؤں میں راستہ چلتے تیر کی پیکان اُلجھی اور اس سے خون اسقدر جاری ہوا کہ فی النار ہو گیا (٢) عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا گڑ کر ورم ہو گیا اور اسی میں مرا (٣) اسود بن المطلب اندھا ہو کر مر گیا (٤) اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا (٥) حرث بن طلاطلۃ الخزاعی کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا ۔ ١٢

ع ٦

لہ اس سورۃ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا انسان کی فطرت خدا کی مختلف قدرتیں اور اس کے احسانات ۔ کفار مکہ کی حالت ۔ پرہیزگار اور انکی جزا ۔ آئمہ معصومین کی فضیلت ۔ اپنی توحید ۔ انسان کی عمر کی تقسیم ۔ قیامت کا اچانک آجانا ہر پیغمبر اپنی اُمت کا گواہ ۔ قسم توڑنے کی مذمت ۔ نسخ کا حکم ۔ حرام چیز میں طریقہ ابراہیم کی پیروی کا حکم لوگوں کی مکاری سے دل تنگ نہ ہو ۔ وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۔

١٢

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ

سختی سے) ضرور باز پرس کریں گے ۔ پس جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے واضح کر کے سُنا دو اور مشرکین کی طرف

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾

سے مُنہ پھیر لو ۔ جو لوگ تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسرے پروردگار کو (شریک

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

ٹھہراتے ہیں ۔ ہم تمہاری طرف سے ان کے لیئے کافی لہ ہیں ۔ تو عنقریب ہی انہیں معلوم ہو

يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا

جائے گا ۔ کہ جو ان (کفار و منافقین) کی باتوں سے دلتنگ ہوتے ہو ہم اس کو ضرور جانتے ہیں ۔

يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾

تو تم اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) سے اس کی تسبیح کرو اور (اس کی بارگاہ میں) سجدہ کرنے والوں میں

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

ہو جاؤ اور جب تک تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو ۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۃ لہ نحل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ (١٦) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہنچا تو (اے کافرو بیفائدہ) تم اس کی جلدی نہ مچاؤ ۔ جس چیز کو یہ لوگ

يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک و پاکیزہ اور برتر ہے ۔ وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

چاہتا ہے وحی دے کر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

تو مجھی سے ڈرتے رہو۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین مصلحت و حکمت سے پیدا کیے۔ تو یہ لوگ جس کو اس

بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ (کہیں) برتر ہے۔ اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک

مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ

(ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا۔ اسی نے چارپایوں کو بھی پیدا کیا۔ کہ تمہارے لیے

خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

ان (کی کھال اور اون) سے جڑاول (کا سامان) ہے۔ (اس کے علاوہ) اور بھی فائدے ہیں اور ان میں سے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ

بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور جب تم انہیں سر شام چراگاہ سے لاتے ہو اور جب سویرے ہی سویرے چرانے

وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ

لے جاتے ہو تو ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک بغیر بڑی جان جوکھوں کے پہنچ نہ

لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ

سکتے تھے وہاں تک یہ چوپائے تمہارے بوجھے بھی اٹھائے لیے پھرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ

تمہارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے اور (اسی نے) گھوڑوں خچروں، گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم

لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا

ان پر سوار ہو اور (ان میں) زینت (بھی) ہے۔ (اس کے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا کرے گا جن کو

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ

تم نہیں جانتے ہو۔ اور (خشک و تر میں) سیدھی راہ (کی ہدایت) تو خدا ہی کے لے ذمہ ہے اور

مِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ ع ۱

بعض رستے ٹیڑھے ہیں۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا۔

ل مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے اس کی ہدایت خدا کے ذمہ ہے باقی راستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے راستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں جیسے مذہب حق کے علاوہ اور مذاہب ۔ ١٢

خدا کی قدرتیں اور احسانات

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ

وہ وہی (خدا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت

وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿١٠﴾ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ

شاداب ہوتے ہیں جن میں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے ہو۔ اسی پانی سے تمہارے واسطے

الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَ

کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اُگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے)

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

اس میں شک نہیں کہ اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی

یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ

نشانی ہے۔ اسی نے تمہارے واسطے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو (تمہارا)

وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

تابع بنا دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے (تمہارے) فرمانبردار ہیں کچھ شک ہی نہیں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ

کہ اس میں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور جو طرح طرح کے رنگوں

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

کی چیزیں اس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی عبرت و نصیحت

یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ

حاصل کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے۔ اور وہی وہ خدا ہے جس نے دریا کو (بھی

لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

تمہارے) قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اس میں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور

وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

(کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (آمد و رفت میں)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آتی جاتی ہیں اور (دریا کو تمہارے تابع) اس لیے کر دیا کہ تم لوگ اس کے فضل (نفع تجارت) کی

أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾

تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑ گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن يَخْلُقُ

کہیں جھک جائے (اور تمہارے قدم نہ جمیں) اور (اسی نے) ندیاں اور رستے بنائے تاکہ (تم اپنی اپنی) منزل مقصود تک پہنچو۔

كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تَعُدُّوا

(اسکے علاوہ رستوں میں) اور بہت سی نشانیاں (پیدا کیں) ہیں اور بہت سے لوگ ستارہ سے (بھی) راہ معلوم کرتے ہیں تو کیا

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾

جو (خدا اتنے مخلوقات کو) پیدا کرتا ہے وہ ان (بتوں) کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَ

سمجھتے۔ اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اس کثرت سے ہیں کہ) تم نہیں گن سکتے ہو۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ

تمہاری نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہے) اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہو (غرض) خدا سب کچھ جانتا ہے۔

شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ

اور یہ کفار خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو (حاجت کے وقت) پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ) وہ خود (دوسروں

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ ع ٢ ١٢ ٨

کے) بنائے ہوئے مردے بے جان ہیں۔ اور انہیں بھی خبر نہیں کہ کب قیامت ہوگی۔ اور مردے کب اٹھائے جائیں گے

وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

(پھر کیا کام آئیں گے)۔ تمہارا پروردگار یکتا خدا ہے۔ تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ہی

قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾

(اس وضع کے ہیں کہ ہر بات کا) انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ

خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ

خدا ضرور جانتا ہے (غرض سب کچھ) جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہیں اور چھپا کر کرتے ہیں۔

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ مَّا

وہ ہرگز تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا

ذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ قَالُوْٓا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْٓا

نازل کیا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ (اجی کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں ان کو بکنے دو تاکہ قیامت کے

اَوْزَارَھُمْ کَامِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ

دن اپنے (گناہوں کے) پورے بوجھ اور جن لوگوں کو انہوں نے بے سمجھے بوجھے گمراہ کیا ہے انکے

یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع قَدْ

(گناہوں کے) بوجھ بھی ان ہی کو اٹھانے [1] پڑیں گے ذرا دیکھو تو کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لادے چلے جاتے ہیں

مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَاَتَی اللّٰہُ بُنْیَانَھُمْ مِّنَ

ہیں۔ بیشک جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو خدا کا حکم (ان کے خیالات) کی عمارت

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْھِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَاَتٰھُمُ

کی جڑ بنیاد کی طرف سے آپڑا (اور بس پھر کیا تھا) اس (خیالی) عمارت کی چھت انپر ان کے اوپر سے دھم سے گر پڑی

الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(اور سب خیالات ہوا ہو گئے) اور جدھر سے انپر عذاب آپہنچا اس کی انکو خبر تک [2] نہ تھی پھر (اسی پر اکتفا نہیں) اس کے

یُخْزِیْھِمْ وَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ

بعد قیامت کے دن خدا انکو رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ (اب بتاؤ) جس کو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا اور جن کے بارے

تُشَآقُّوْنَ فِیْھِمْ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ

میں تم (ایمانداروں سے) جھگڑتے تھے کہاں ہیں (وہ تو کچھ جواب دیں گے نہیں مگر) جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے

الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ﴿۲۷﴾

کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب

ع ۳ ۹

بدعت کرنے والوں کی مذمت

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے دین میں پہلے پہل رخنہ ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر کے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو ان کے پیرو بنے اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے تھے کہ بدعت کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کیونکہ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ۱۲

[2] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے نمرود کا محل مراد ہے جو اس نے خدا کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنوایا تھا اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا پھر آخر چشم زدن میں ہوا ہو گیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا

فرشتے اُن کی رُوح قبض کرنے لگتے ہیں (اور) یہ لوگ (کفر کر کے) اپنے اوپر ستم کرتے ہیں تو اطاعت

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

پر آمادہ ہوتے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو (اپنے خیال میں) کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے (تو فرشتے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ (اچھا تو لو) جہنم کے دروازوں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ

میں داخل ہو اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔ غرض تکبر کرنے والوں کا بھی کیا بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جب پرہیزگاروں

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ

سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے۔ تو کہتے ہیں سب سے اچھا۔ جن

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

لوگوں نے نیکی کی ان کے لیئے اس دُنیا میں (بھی) بھلائی (ہی بھلائی) ہے۔ اور آخرت کا گھر تو (ان کے لیئے)

خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

اچھا ہی ہے۔ اور پرہیزگاروں کا بھی (آخرت کا) گھر کیسا عمدہ ہے (وہ سدا بہار بہشت ہیں) باغ ہیں جن

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ

میں (بے تکلف) جا پہنچیں گے ان کے نیچے (نیچے) نہریں جاری ہوں گی۔ اور یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لیئے

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ

مہیا ہے یوں خدا پرہیزگاروں کو (ان کے نیکی کی) جزا عطا فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ

اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے اُن سے (نہایت تپاک سے)

عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾

کہتے ہیں سلام علیکم جو نیکیاں (دنیا میں) تم کرتے تھے اس کے صلہ میں جنت میں (بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ

کیا یہ (اہلِ مکہ) اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے (قبضِ روح کو) آ ہی جائیں یا (ان کے ہلاک کرنے کو) تمہارے

رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا

پروردگار کا عذاب ہی آ پہنچے جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ ایسی باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے انپر (ذرا بھی) ظلم

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے پھر جو کرتوتیں ان کی تھیں ان کی سزائیں برے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

نتیجے ان کو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس نے انہیں (چاروں طرف

ع ۵ ۱۰

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ

سے) آ گھیر لیا۔ اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی

اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا

عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم بغیر اس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ

بیٹھتے۔ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسے (حیلے حوالے کی) باتیں ہی کر چکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾

تو کیا کریں (ہمارے) پیغمبروں پر تو اس کے سوا کہ احکام کو صاف صاف پہنچا دیں اور کچھ بھی نہیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور ہم نے تو ہر امت میں ایک (نہ ایک) رسول اس بات کے لئے ضرور بھیجا کہ لوگو خدا کی عبادت

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ

کرو اور بتوں کی عبادت سے بچے رہو۔ غرض ان میں سے بعض کی تو خدا نے ہدایت کی اور بعض

مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي

(کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۳۶﴾

(پیغمبرانِ خدا کے) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ (اے رسولؐ) اگر تم کو ان لوگوں کے راہِ

إِنْ تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ

راست پر لانے کا ہوکا ہے (تو بیفائدہ ہے کیونکہ خدا ہرگز اس شخص کی ہدایت نہیں کرے گا جس کو

يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿۳۷﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ

(نااہل ہونے کی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ انکا کوئی مددگار ہے (کہ عذاب سے بچالے) اور یہ کفار خدا کی جتنی

جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا

قسمیں کھا سکتے ہیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص مرجاتا ہے پھر خدا اس کو دوبارہ زندہ نہیں کریگا۔ (اے رسولؐ تم کہدو کہ) ہاں!

عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ

(ضرور ایسا کریگا) اسپر اپنے وعدہ کی وفا لازمی و ضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں جانتے ہیں کہ (دوبارہ زندہ کرنا اس

لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا

لیئے ضروری ہے کہ جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں انہیں ان کے سامنے صاف واضح کردے گا اور تاکہ کفار یہ

أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿۳۹﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ

سمجھ لیں کہ یہ لوگ (دنیا میں) جھوٹے تھے۔ ہم جب کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اس کے بارے میں

أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

(بس) اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا بس فوراً ہو جاتی ہے۔ (تو پھر مردوں کا جلانا بھی کوئی بات ہے) اور جن لوگوں نے

ع ۵

فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

(کفار کے) ظلم پر ظلم سہنے کے بعد خدا کی خوشی کے لیئے (گھر بار چھوڑ) ہجرت کی ہم انکو ضرور دنیا میں بھی اچھی طرح پہنچا

حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾

بٹھائیں گے اور آخرت کی جزا تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کاش یہ لوگ جنہوں نے (خدا کی راہ میں سختیوں پر) صبر

وقف لازم

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۴۲﴾

کیا اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہیں (آخرت کا ثواب) جانتے ہوتے۔ اور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

(اے رسول) تم سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا کیئے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (٤٣)

کہو کہ) اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل لہ ذکر (عالموں سے) پوچھو اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو) روشن دلیلوں اور

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

کتابوں کے ساتھ۔ اور تمہارے پاس قرآن نازل کیا ہے۔ تاکہ جو احکام لوگوں کے لیئے نازل کیئے گئے ہیں تم

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (٤٤)

ان سے صاف صاف بیان کر دو تاکہ وہ لوگ خود سے کچھ غور و فکر کریں۔ تو کیا جو لوگ بڑی بڑی مکاریاں

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

(شرک وغیرہ) کرتے تھے ان کو اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے (اور مطلق خوف نہیں) کہ خدا انہیں زمین میں

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آ پہنچے کہ اس کی ان کو خبر بھی نہ ہو یا ان کے چلتے پھرتے

لَا يَشْعُرُوْنَ (٤٥) اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

(خدا کا عذاب) انہیں گرفتار کرلے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے

بِمُعْجِزِيْنَ (٤٦) اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

ہوں تو (اسی حالت میں) دھر پکڑ کرے اس میں تو شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (٤٧) اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ

شفیق رحم والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس کا سایہ

شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا

کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف پلٹا کرتا ہے کہ (گویا) خدا کے سامنے سر بسجود

لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ (٤٨) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے ہیں۔ جتنی چیزیں (چاند سورج وغیرہ) آسمانوں میں ہیں اور

لہ قرآن میں جا بجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسول کو مراد لیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیاتہ الآیۃ اور اس آیت میں بھی ذکر سے حضرت رسولؐ مراد ہیں۔ تو اہل ذکر سے حضرتؐ کے اہل بیت آئمہ معصومین مراد ہوئے۔ اسی بنا پر معاویہ بن عمار ذہبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں دیکھو فصول مہمہ۔ اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے، کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجودیکہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور حج وعمرہ کرتے ہیں مگر منافق کے منافق ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ ایسے شخص پر نفاق کیونکر داخل ہوا آپؐ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اس کو برا کہتا ہے اور اس کا امام وہ شخص ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون" سے ذکر فرمایا ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ٣، صفحہ ١١٩۔ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا

جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سربسجود ہیں اور فرشتے (تو ہی ہیں) اور وہ حکم

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ

خدا سے سرکشی نہیں کرتے۔ اور اپنے پروردگار سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ۩ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ

ہیں۔ اور جو حکم دیا جاتا ہے اُس کو بجا لاتے ہیں لہ اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ۔ معبود

اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾

تو بس وہی یکتا خدا ہے۔ تو صرف مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور جو کچھ آسمانوں

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض) سب کچھ اُسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری ہمیشہ اسی

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

کی لازم ہے تو کیا تم لوگ خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرتے ہو۔ اور جتنی نعمتیں تمہارے ساتھ ہیں (سب)

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا

خدا ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسی کے آگے فریاد کرنے لگتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ

تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کا شریک ٹھہراتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں)

يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ

ہم نے انکو دی ہیں انکی ناشکری کریں۔ تو (خیر) دنیا میں چند روز چین کر لو پھر تو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے

تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا

گا۔ اور ہم نے جو روزی ان کو دی ہے اس میں سے یہ لوگ ان بتوں کا حصہ بھی قرار دیتے ہیں جن کی

مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

حقیقت تک جانتے۔ تو خدا کی (اپنی) قسم جو افترا پردازیاں تم کرتے تھے (قیامت میں) انکی باز پرس تم سے ضرور کی جائیگی

فرشتوں کی حالت

السجدة ١٢ [illegible] ع

لہ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کیے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں، برابر سجدہ میں ہیں اور خوفِ خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں، آنسو آنکھوں سے جاری ہیں جب قیامت آئے گی تو سر اٹھائیں گے اور عرض کرینگے خدایا! جو تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے ادا نہ ہو سکا۔

انعام الٰہی [illegible]

١٢ ١٢

١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾

اور یہ لوگ خدا کیلئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (سبحان اللہ) وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ اور اپنے لیئے (بیٹے) جو

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

مرغوب (و دلپسند) ہیں۔ اور جب انہیں سے کسی ایک کو لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو رنج کے مارے اسکا

وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا

منہ کالا ہو جاتا ہے۔ اور وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے۔ (بیٹی کی) عار ہے جس کی اس کو خوشخبری دیگئی ہے،

بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ

اپنی قوم کے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا رہتا ہے) کہ آیا اسکو ذلّت اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اس کو

أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

زمین میں گاڑ دے دیکھو تو یہ لوگ کس قدر برا حکم لگاتے ہیں[1]۔ یہی بری باتیں تو انہی لوگوں کیلئے زیادہ مناسب ہیں جو آخرت کا ع

مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾

یقین نہیں رکھتے۔ اور خدا کی شان کے لائق تو اعلیٰ صفتیں ہیں (الوہیت، ربوبیت) اور وہی تو غالب (اور) حکیم ہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا

اور اگر (کہیں) خدا اپنے بندوں کی نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی ایک جاندار کو باقی نہ چھوڑتا۔ مگر

مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا

وہ تو ایک مقرر وقت تک ان سب کو مہلت دیئے ہے۔ پھر جب انکا (وہ) وقت آجائیگا تو نہ ایک گھڑی پیچھے

جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾

ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے ان کو خدا کے واسطے

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

قرار دیتے ہیں اور اپنی ہی زبان سے جھوٹے دعوے بھی کرتے ہیں کہ (آخرت میں بھی) انہی کے لئے بھلائی ہے

أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم

(بھلائی تو نہیں مگر) ہاں ان کے لیئے جہنم کی آگ ضرور ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے

ع ٧ ١٠ ١٣

[1] مطلب یہ ہے کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونے کیوقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُفْرَطُوْنَ ۝۶۲ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ
(اسمیں) جھونکے جائیں گے۔ (اے رسول) خدا کی (اپنی) قسم تم سے پہلی اُمتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ
تو شیطان نے ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا۔ تو وُہی (شیطان) آج بھی ان لوگوں کا سرپرست بنا
الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
ہوا ہے حالانکہ انکے واسطے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو اسی لیئے نازل کی تاکہ
الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ
جن باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑا کیئے ہیں ان کو تم صاف صاف بیان کر دو اور (علاوہ ازیں یہ کتاب) ایمان
هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۶۴ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ
داروں کے لیئے تو (ازسرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے۔ اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا تو اس کے ذریعہ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ
سے زمین کو مُردہ (پڑتی) ہونے کے بعد زندہ (شاداب) کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں جو لوگ سنتے ہیں ان
فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۶۵ وَاِنَّ لَكُمْ فِى
کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ چوپایوں میں بھی تمہارے
الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ
لیئے عبرت (کی بات) ہے کہ ان کے پیٹ میں خاک بلا گوبر اور خون (جو کچھ بھرا ہے) (اس میں سے
فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۶۶ وَمِنْ
ہم تم کو خالص دودھ ۱ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیئے خوشگوار ہے۔ اور اسی طرح ہم تم کو
ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ
خرمے اور انگور کے پھل سے (شیرہ پلاتے ہیں) جس کی (کبھی تو) تم شراب بنا لیا کرتے ہو
رِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۶۷
اور (کبھی) اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اس میں تو شک نہیں کہ اس میں بھی سمجھدار لوگوں کے لیئے (قدرت خدا کی)

۱ یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانور کے پیٹ سے جس میں غذا جانے کیا الا بلا بھری ہے خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے سبحان اللہ ۔ انر
خون سرخ سبز سفید آورد برول
وز خارہائے خشک گل تر کند پدید
۱۲

ع ۵ ۱۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ

بڑی نشانی ہے اور (اے رسولؐ) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ تو پہاڑوں اور

بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ

درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا پھر ہر طرح کے

كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ

پھلوں (کے بور) سے (ان کا عرق) چوس پھر اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے ساتھ چلی جا۔ مکھیوں کے

مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ

پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں کی (بیماریوں

لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

کی) شفا (بھی) ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى

نشانی ہے۔ اور خدا ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو (دنیا سے) اٹھالے گا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں

اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ

جو ذلیل زندگی (سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد (ایسے سٹرٹیلے ہو گئے کہ) کچھ نہیں

اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى

جان سکتے۔ بیشک خدا (سب کچھ) جانتا اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔ اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر

بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ

رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے وہ لوگ اپنی روزی میں سے ان لوگوں کو

رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ

جن پر ان کا دسترس ہے (لونڈی غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ) اس مال میں تو سب کے سب (مالک

سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

غلام وغیرہ) برابر ہیں۔ تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمت کے منکر ہیں۔ اور خدا ہی نے تمہارے لئے تمہاری

منزل ۳

۱ منجملہ عجائبات قدرت کے شہد کی مکھی بھی ہے کیونکہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جسے دیکھ کر بڑے بڑوں کی عقل دنگ ہو جاتی ہے اس کے خانوں کو دیکھو کہ ٹھیک مسدس اور تمام زاویئے اس کے برابر ہوتے ہیں کہیں سے کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی اسی وجہ سے تمام خانے یکے بعد دیگرے بنتے چلے جاتے ہیں اور اگر وہ کوئی شکل بناتی تو خانوں کے برابر ایک دوسرے سے متصل بننا محال تھا یہ ریاضی آخر اسے خدا کے سوا کس نے بتائی؟ اس کے علاوہ اصول تمدن دیکھو کہ ان میں ایک ملکہ ہوتی ہے جسے 'یعسوب' کہتے ہیں۔ اور اس کے سر پر تاج ہوتا ہے اور سب مکھیاں اس کی تابع ہوتی ہیں حتیٰ کہ پہاڑی لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیوں میں شہد کی مکھی کا چھتا بھی دیتے ہیں۔ وہ لوگ چھتے میں سے پہچان کر ملکہ کو پکڑ کر بیٹی کے ساتھ کر دیتے ہیں تمام مکھیاں خود بخود اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں ملکہ انڈے بچے برابر نہیں دیتی بلکہ صرف ایک مرتبہ اور اس کے بعد مر جاتی ہے اور اسکا بچہ اسکے قائم مقام ہوتا ہے اگر یہ مر جائے یا گم ہو جائے تو تمام مکھیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں یہ مکھیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنے والی، کچھ پہرہ دار کچھ محافظ کہ بہار کے موسم میں شہد جمع کریں اور موسم خزاں کے واسطے ذخیرہ کر رکھتی ہیں۔ غرض یہ ایک اچھی خاصی سلطنت ہے آخر یہ باتیں انہیں خدا نے نہیں بتائیں تو اور کس نے بتائیں۔ ۱۲

۲ مطلب یہ ہے کہ روزی جو خدا کی دی ہوئی ہے سب اس میں برابر ہیں کیونکہ امیروں کو بھی نوکر چاکر لونڈی غلام کو دے دلا کر اپنا ذاتی خرچ قریب قریب اتنا ہی پڑتا ہے جتنا ایک مفلس کو اس پر بھی لوگ (باقی بر صفحہ ۴۳۸)

ع ۹ / ۵ / ۱۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ

بیویاں تم ہی میں سے (تمہاری سی آدمی) بنائیں اور اُسی نے تمہارے واسطے تمہاری بیویوں

أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ

سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمہیں پاک و پاکیزہ روزی کھانے کو دی۔ تو کیا یہ لوگ

الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ

بالکل باطل (شیطان بت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی نعمت (وحدانیت

هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا

وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں۔ اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزکی پرستش کرتے ہیں جو آسمانوں

لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور زمین میں سے ان کو رزق دینے کا کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں اور

شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ

نہ قدرت حاصل کر سکتے ہیں۔ تو تم (دنیا کے لوگوں پر قیاس کر کے) خدا کی مثالیں نہ گھڑو

الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾

بے شک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ایک مثل خدا نے

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا

بیان فرمائی ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص

يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا

وہ ہے کہ ہم نے اُسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے

حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ

چھپا کے اور دکھا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دو نو برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز

يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

نہیں) الحمد للہ (کہ وہ بھی اس کے مقر ہیں)۔ مگر ان کے بہتیرے (اتنا بھی) نہیں جانتے۔ اور خدا

خدا کے معبود اور بتوں کے معبود برابر ہونے کی مثل

(بقیہ از صفحہ ۴۳۷)

اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ لونڈی یا غلام میرے برابر ہو جائے یا ہم اسکے سے ذلیل ہو جائیں اپنی دولت نہیں دیتے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کے بندے اس کے پیدا کیئے ہوئے یا اس کے بندوں کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بُت اس کے برابر ہو جائیں۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

دوسری مثال

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ

ایک دوسری مثل بیان فرماتا ہے دو آدمی ہیں کہ ایک اُنمیں سے بالکل گونگا اس پر غلام جو کچھ بھی (بات وغیرہ کی) قدرت

عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ

نہیں رکھتا اور (اسوجہ سے) وہ اپنے مالک کو جو کچھ ہو رہا ہے کہ اسکو جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں

بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ

لاتا۔ کیا ایسا غلام اور وہ شخص جو لوگوں کو عدل (میانہ روی) کا حکم کرتا ہے اور وہ خود بھی ٹھیک سیدھی

ع ۱۶ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

راہ پر قائم ہے (دونو) برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں)۔ اور سارے آسمان وزمینوں کی غیب کی باتیں

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ

خدا ہی کے لیئے مخصوص ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی

هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ

جلد تر۔ بیشک خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ اور خدا ہی نے تمہیں تمہاری ماؤں کے

اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ۙ

پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل ناسمجھ تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں (عطا کیں)

وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ

دل (عنایت کیئے) تاکہ تم شکر کرو۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف غور

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ

نہیں کیا جو آسمان کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے (اُڑتے رہتے) ہیں۔ ان کو تو

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

بس خدا ہی (گرنے سے) روکتا ہے۔ بیشک اس میں بھی (قدرت خدا کی) ایماندار لوگوں کیلیئے

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور خدا ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارا ٹھکانا قرار دیا،

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا

اور اسی نے تمہارے واسطے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیئے (ہلکے پھلکے) ڈیرے (خیمے) بنائے جنہیں تم

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَ

سُبک پاکر اپنے سفر و حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان چارپایوں کی اُون اور روؤں اور بالوں سے ایک

أَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (٨٠) وَ

وقت خاص (قیامت) تک کے لیئے تمہارے بہت سے اسباب اور بکار آمد چیزیں (بنائیں)۔ اور خدا

اللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ

ہی نے تمہارے آرام کے لیئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اسی نے تمہارے (چھپکے بیٹھنے) کے

الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ

واسطے پہاڑوں میں گھونسلے (غار وغیرہ) بنائے اور اسی نے تمہارے لیئے کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی) گرمی

الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ

سے محفوظ رکھیں اور (لوہے کے) کرتے جو تمہیں ہتھیاروں کی زد سے بچائیں یوں خدا اپنی نعمت تم پہ پوری کرتا

نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (٨١) فَإِن تَوَلَّوْا

ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس پر بھی اگر یہ لوگ (ایمان سے) منہ پھیریں تو تمہارا فرض

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (٨٢) يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ

صرف (احکام کا) صاف صاف پہنچا دینا ہے (بس)۔ یہ لوگ خدا کی نعمتوں[1] کو پہچانتے ہیں پھر (دیدہ

اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ (٨٣) وَ ع ۷ / ۱۷

دانستہ) ان سے مکر جاتے ہیں اور ان میں کے بہتیرے ناشکرے ہیں۔ اور جس دن ہم ہر ایک امت

يَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ

میں سے (اس کے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) قبروں سے اٹھا کر کھڑا کریں گے پھر تو کافروں کو نہ (بات کرنے

لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (٨٤) وَإِذَا

کی) اجازت دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے (دنیا میں)

[1] بظاہر اس سے مراد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا

شرارتیں کی تھیں جب وُہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ انکے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ اُن کو مہلت ہی دی

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

جائے گی۔ اور جن لوگوں نے (دنیا میں خدا کا دوسرے کو) شریک ٹھہرایا تھا جب اپنے (ان) شریکوں کو

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ

(قیامت میں) دیکھیں گے تو بول اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی تو ہمارے وُہ شریک ہیں جنہیں

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى

ہم (مصیبت کے وقت) تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ تو وُہ شریک اُنہی کی طرف بات کو پھینک مارینگے کہ تم تو نرے

اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

جھوٹے ہو۔ اور اسدن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو افترا پردازیاں دنیا میں کیا کرتے تھے ان سے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

غائب (غلام) ہو جائیں گی۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا ان کی مفسدہ پردازیوں

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ

کی پاداش میں ان کے لیئے ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ اور (وُہ دن یاد کرو) جس دن ہم ہر ایک

يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

گروہ[1] میں سے انہی میں کا ایک گواہ ان کے مقابل لا کھڑا کریں گے اور (اے رسولؐ) تم کو ان لوگوں

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

پر (ان کے) مقابل گواہ بنا کر لا کھڑا کریں گے۔ اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) نازل کی جس میں ہر ع

۱۲ ع ۶ ۱۸ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾

چیز کا (شافی) بیان ہے اور مسلمانوں کے لیئے (سرتاپا) ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى

اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف[2] اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے اور قرابتداروں کو (کچھ) دینے کا

منزل ۳

[1] اس کی تفصیل دیکھو سورۃ بقر شروع پارہ دوم صہ ۳۳ میں۔ ۱۲

[2] یہ آیت اس قدر جامع و مانع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت اس سے تصریحی طور پر نکلتی ہیں کوئی بات اس سے نہیں چھوٹی ہے۔ حتیٰ کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوئی ہوتی تو بھی دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ انہ بنین لکل شئ اسمیں ہر چیز کا بیان ہے۔ اسی بنا پر عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اکبارگی آپ نے اپنی آنکھیں بند کیں پھر آہستہ نیچی کرنے لگے۔ اور داہنے بائیں اسس طرح دیکھتے جاتے تھے جیسے کوئی کسی کی بات سنتا ہے۔ میں نے عرض کی میں اکثر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کبھی اس طرح آپ کو نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا اسس وقت یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت میرے تمام شبہات زائل ہو گئے اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ ۱۲

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

حکم کرتا ہے اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتا ہے۔ (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا

نصیحت حاصل کرو۔ اور جب تم لوگ باہم قول و قرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو اور قسموں کو

تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ

ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو حالانکہ تم تو خدا کو اپنا ضامن بنا چکے ہو۔ جو کچھ

اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَ

بھی تم کرتے ہو خدا اس سے ضرور جانتا ہے۔ اور تم لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس

لَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ

عورت کے ایسے نہ ہو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ تم

أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ

عہدوں کو آپس میں اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے

أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ

(خواہ مخواہ) بڑھ جائے۔ اس سے بس خدا تم کو آزماتا ہے (کہ تم کس کی پالائش کرتے ہو) اور جن

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

باتوں میں تم دنیا میں جھگڑتے تھے قیامت کے دن خدا خود تم سے صاف صاف بیان کر دے گا۔ اور اگر خدا

لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَ

چاہتا تو تم سب کو ایک ہی (قسم کی) گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ وَ

جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اس کی باز پرس تم سے

لَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ

ضرور کی جائے گی۔ اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے بعد (اسلام

عہد و قسم کو مت توڑو

بد عہدی کی مذمت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

تَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ
سے) اکھڑ جائیں۔ اور (پھر آخر کار قیامت میں) تمہی لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں عذاب کا

اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۹۴) وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ
مزا چکھنا پڑے۔ اور تمہارے واسطے بڑا سخت عذاب ہو۔ اور خدا کے عہد و پیمان کے بدلے تھوڑی قیمت

ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
(دنیوی نفع) نہ لو۔ اگر تم جانتے (بوجھتے) ہو تو (سمجھ لو کہ) جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر[1]

تَعْلَمُونَ (۹۵) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَ
ہے۔ (کیونکہ مالی دنیا سے) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا) اور جو (اجر) خدا کے

لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور جن لوگوں نے دنیا میں صبر کیا تھا ان کو (قیامت میں) ان کے

يَعْمَلُونَ (۹۶) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ
کاموں کا ہم اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا کریں گے۔ مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایماندار

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
بھی ہو تو ہم اسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے[2] اور (آخرت میں بھی) جو کچھ وہ کرتے تھے

بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹۷) فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ
اس کا اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ (۹۸) إِنَّهُ لَيْسَ
(کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ طلب کر لیا کرو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایماندار ہیں

لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (۹۹)
اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا قابو نہیں چلتا۔ اس کا قابو

إِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِينَ هُمْ بِهٖ
چلتا ہے تو بس ان ہی لوگوں پر جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اس کو

بدعہدی کی ممانعت

[1] ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی ممانعت کی ہے اور اس کی مذمت بیان کی ہے کیونکہ اسلام کے قبل عرب والوں کا یہ گویا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اس کو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا اسی کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو لوگ فوراً ان سے اکھڑ جاتے اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا۔ اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے کیونکہ اتنی محنت کر کے اسلام کو ترقی دیتے اور ذرا سی بدعہدی میں سارا اگر بنا بنایا بگڑ جاتا۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

[2] اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیادار خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و خوشی سے بسر نہیں کرتا۔ صرف دین داری ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر فراغبالی ہے تو خدا کا شکر، اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

(خدا کا) شریک بناتے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم جب ایک آیت کے بدلے دوسری آیت نازل کرتے ہیں تو حالانکہ

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس (کی مصلحتوں) سے خوب واقف ہے (مگر) یہ لوگ (تم کو) کہنے لگتے ہیں کہ تم تو بس بالکل

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

مفتری ہو بلکہ خود انمیں کے بہتیرے (مصالح کو) نہیں جانتے۔ (اے رسولؐ) تم (صاف) کہدو کہ اس (قرآن) کو تو

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

روح القدس (جبرائیلؑ) نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق حق نازل کیا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ

ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے تو (از سر تا پا) ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ

الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ

کفار (آپکی نسبت) کہا کرتے ہیں کہ انکو (آپکو) کوئی آدمی قرآن سکھایا کرتا ہے (حالانکہ بالکل غلط ہے کیونکہ) جس شخص کی

مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ

طرف یہ لوگ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو

اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ

لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی انکو منزل مقصود تک نہیں پہنچائے گا اور انکے لئے دردناک عذاب ہے۔ جھوٹ بہتان تو بس

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور درحقیقت (امر یہ ہے کہ) یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ اس شخص

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

کے سوا جو (کلمۂ کفر پر) مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان کی طرف مطمئن ہو جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار

مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

کرے بلکہ خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر) کفر کرے تو ان پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے

لہ ابن عامر حضرمی کا ایک غلام ابو فکیہ رومی تھا اور وہ تلواروں کو صیقل کرتا اور شب و روز انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور شب کو حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا۔ بس پھر کیا تھا مشرکین عرب کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ ابو فکیہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن تعلیم کرتا ہے انکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو لا نہیں سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان کو اچھی طرح سمجھتا بھی نہیں کیونکر قرآن تعلیم کر سکتا ہے ۱۲

لہ کفار عرب جب رسولؐ کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے اور ہر طرح عاجز ہوئے تو لگے بیچارے غریب صحابہ کو اذیت و تکلیف پہنچانے۔ انکی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمار اور انکے ماں باپ یاسر و سمیہ وغیرہ کو مار پیٹ کی دھمکی سے کافر بنا چھوڑیں حتی کہ ان بدبختوں نے حضرت عمار کے ماں باپ دونوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عمار کو مارنا شروع کیا یہانتک کہ جب قریب بہ ہلاکت پہنچے تو مجبور ہو کر جو کلمہ وہ لوگ کہلانا چاہتے تھے کہہ دیا۔ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے کہا کہ عمار کافر ہو گئے۔ اور حضرت عمار روتے ہوئے آپکے پاس پہنچے۔ آپ نے فرمایا عمار کے گوشت و پوست میں ایمان پیوست ہو گیا ہے۔ اور آپ نے خود اپنے ہاتھ سے عمار کے آنسو پونچھے اور فرمایا عمار تم مطمئن رہو۔ اگر وہ لوگ پھر وہ کلمہ کہلوائیں تو کہو۔ انہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

بڑا (سخت) عذاب ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ

دنیا کی چندروزہ زندگی کو آخرت پر ترجیح دی۔ اور اس وجہ سے کہ

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ

خدا کافروں کو ہرگز منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے

الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ

دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر کر دی ہے (کہ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

ایمان نہ لائیں گے) اور یہی لوگ (اس سرے سے) بیخبر ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں بھی یقیناً

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ

گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو جنہوں نے مصیبت میں

مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور (تکلیفوں پر) صبر کیا۔ اس میں شک

ع ۱۴ ۱۰ ۲۰ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ

نہیں کہ تمہارا پروردگار ان سب باتوں کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور وہ (اس دن کو یاد کرو) جس دن

نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ

ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے کیا ہوگا اس کا پورا پورا بدلا ملیگا

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائیگا۔ خدا نے ایک گاؤں له کی مثال بیان فرمائی جس کے رہنے والے ہر طرح کے چین و

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا

اطمینان میں تھے ہر طرف سے بافراغت ان کی روزی انکے پاس چلی آتی تھی پھر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری

له اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت مالدار تھے اور ان کے قریب ایک نہر تھی جس کا نام بلیان تھا۔ آخر کثرتِ مال و دولت سے ان کا دماغ ایسا خراب ہوا کہ یہ لوگ خمیر کیے ہوئے آٹے سے استنجا کرتے اور نجاست کو صاف کرتے۔ اس کی سزا میں خدا نے سب نعمتیں بند کر دیں۔ اور بہت سخت قحط ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس آٹے کو ان لوگوں نے نجاست سے بھر کر پھینک دیا تھا اٹھا کر کھانے لگے۔ یہی حالت کفار مکہ کی بھی تھی کہ باوجود پہاڑی اور پتھریلی زمین ہونے کے خدا نے ہر قسم کی نعمتیں وہاں مہیا کر دیں۔ مگر کفار کی ناشکری پر قحط شدید آیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
کی تو خدا نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو مزا چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو (اوڑھنا بچھونا) بنا دیا۔ اور
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ
انہی لوگوں میں کا ایک رسول بھی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا پھر عذاب (خدا) نے انہیں
الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
لے ڈالا اور وہ ظالم تھے ہی۔ تو خدا نے جو کچھ تمہیں حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اس کو
حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
(شوق سے) کھاؤ۔ اور اگر تم خدا ہی کی پرستش (کا دعوےٰ) کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کیا کرو۔
تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ
تم پر اس نے مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت خدا کے
لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ
سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا ہے۔ پھر جو شخص (مارے بھوک کے) مجبور ہو اور نہ خدا سے سرتابی
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا
کرنے والا ہو اور نہ حد (ضرورت) سے بڑھنے والا ہو (اور حرام کھائے) تو بیشک خدا بخشنے والا
تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ
مہربان ہے۔ اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمہاری زبان پر آئے (بے سمجھے بوجھے) نہ کہہ بیٹھا کرو کہ یہ حلال ہے اور
هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ
یہ حرام ہے تاکہ اس کی بدولت خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ
خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (دنیا میں) فائدہ تو ذرا سا ہے
قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا
اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جو تم سے

حرام جانور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۳

مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے تو (اس کی وجہ سے) ان پر کچھ ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ستم توڑتے

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

رہے۔ پھر اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ کر بیٹھے اس کے بعد (صدق دل سے) توبہ

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا

کرلی اور اپنے کو درست کر لیا تو (اے رسول) اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

۱۵ ع ۹ ۲۱ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اس کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اس میں شک ہی نہیں کہ ابراہیمؑ

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ

(لوگوں کے) پیشوا، خدا کے فرمانبردار بندے اور باطل سے کترا کے چلنے والے تھے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ

اور مشرکین سے ہرگز نہ تھے اس کی نعمتوں کے شکر گزار۔ ان کو خدا نے منتخب کر لیا تھا اور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ

(اپنی) سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی۔ اور ہم نے انہیں دنیا میں بھی (ہر طرح کی) بہتری عطا کی

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ۭ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ

تھی۔ اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیکوکاروں سے ہوں گے۔ (اے رسول) پھر ہم نے تمہارے

اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ

پاس وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کے چلتے تھے۔ اور مشرکین سے

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى

نہ تھے۔ (اے رسول) ہفتہ لے (کے دن) کی تعظیم تو بس ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی (یہود و

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

نصاریٰ) اس کے بارے میں اختلاف کرتے تھے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس

لے مسلمانوں نے جو جمعہ کا دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ لگے اعتراض کرنے کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیئے اس کا خدا نے جواب دے دیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیمؑ کے بعد معظم قرار پایا تھا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں۔ ۱۲

ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٣

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

امر میں وہ جھگڑا کرتے تھے قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ (اے رسول) تم (لوگوں کو)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اپنے پروردگار کی راہ پر حکمت اور اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ۔ اور

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط

اور بحث و مباحثہ کرو بھی تو اس طریقہ سے جو (لوگوں کے نزدیک) سب سے اچھا ہو۔ اس

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے ان کو تمہارا پروردگار خوب

سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ

جانتا ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔ اور اگر (مخالفین کے ساتھ) سختی

عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ط

کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو جیسی سختی ان لوگوں نے تم پر کی تھی اور اگر تم صبر کرو

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ

تو صبر کرنے والوں کے واسطے بہتر ہے۔ اور (اے رسول) تم صبر ہی کرو اور

اصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے۔ اور ان مخالفین کے حال پر تم رنج نہ کرو۔ اور

وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

جو مکاریاں یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم تنگ دل نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ

ع مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ١٦ ٩ ٢٢

پرہیزگار ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہیں خدا ان کا ساتھی ہے۔

سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِمَكَّةَ اِلَّا وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ وَثَمَانِيْ اٰيَاتٍ اِحْدٰى ثُمَّ يُوْ عَشْرَ اٰيَة

سورۂ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

منسوخ ہوکر/ شرطِ احسن عنوان سے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۱۷) ... عشر (۱۲) ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک (و پاکیزہ) ہے جس نے اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصٰے (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جس کے چوگرد ہمنے

الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

ہر قسم کی برکت مہیا کو رکھی ہے تاکہ ہم اس کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں ۱ے۔ اس میں شک

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ

نہیں کہ (وہ سب کچھ) سنتا (اور) دیکھتا ہے۔ اور ہم نے موسٰیؑ کو کتاب (توریت) عطا کی اور

وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا

اس کو بنی اسرائیل کی رہنما قرار دیا۔ (اور حکم دیا کہ) اے ان لوگوں

تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ ② ذُرِّیَّةَ مَنْ

کی اولاد جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا میرے

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ③

سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بے شک نوحؑ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔ اور

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ

ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب (توریت) میں صاف صاف بیان کر دیا

لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ

تھا کہ تم لوگ روئے زمین پر دو مرتبہ ۲ے ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے

عُلُوًّا کَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا

پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا وقت آپہنچا تو ہم نے تم پر اپنے بندوں (بخت النصر

منزل ۴

۱ے اس آیت میں تصریحاً خدا نے حضرت رسولؐ کی معراج کو بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے مسجدِ اقصٰے سے بیت المقدس مراد لی ہے مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجدِ اقصٰے سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے بہرحال یہ تمامی اہلِ اسلام کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ آپکو معراج ہوئی اور بدنی۔ فقط روحی نہیں۔ اور اس کا منکر کافر ہے۔ اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی۔ بعض ۱۷ ربیع الاول کہتے ہیں بعض ۲۷ رجب بعض ۱۷ رمضان بعض ۱۲ رمضان۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایک مرتبہ ہوئی یا دو مرتبہ۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام کے حجرہ سے ہوئی یا اُم ہانی کے گھر سے۔ خلاصہ ہمارا مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے اور سچے نبی نے خبر دی ہے کہ اُسے دل سے مانیں اور عقلی ڈھکوں کے پیچھے نہ پڑیں اوّل تو ہماری عقل ہی کیا۔ اور فلسفیوں کے اقوال پر بھروسا ہے تو ان میں خود باہم اختلاف ہے پھر کس پر اعتبار ہو اور کس پر نہ ہو اسکے علاوہ خود انہی کی عقلی دلیلوں سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے پھر وہمی باتوں میں کوئی کیوں پڑے۔ ۱۲

۲ے پہلی دفعہ ارمیا پیغمبر کا حکم نہ ماننا اور اشعیا پیغمبر کا قتل کرنا دوسری دفعہ حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ کو شہید کرنا اور حضرت عیسٰیؑ کے قتل کا ارادہ کرنا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا

اور اس کی فوج) کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنے والے تھے تو وہ لوگ تمام گھروں کے اندر گھسے

خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۵ ثُمَّ

(اور خوب قتل و غارت کیا)۔ اور خدا (کے عذاب) کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان

رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ

پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑا جتھے والا

وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

بنا دیا۔ اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے فائدے کے لیئے اچھے کام کرو گے۔ اور اگر

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا

تم برے کام کرو گے تو (بھی) اپنے ہی لیئے۔ پھر جب دوسرے[۱] وقت کا وعدہ

جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا

آ پہنچا (تو ہم نے طیطوس رومی کو تم پر مسلط کیا)، تاکہ وہ لوگ (مار مار کے) تمہارے چہرے بگاڑ

الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا

دیں (کہ پہچانے نہ جاؤ) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں گھس گئے تھے اسی طرح پھر گھس جائیں

تَتْبِيْرًا ۷ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا

اور جس چیز پر قابو پائیں خوب اچھی طرح برباد کر دیں۔ اب بھی اگر تم چین سے رہو تو) امید ہے کہ تمہارا پروردگار

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

تم پر ترس کھائے۔ اور اگر (کہیں) وہی (شرارت) کرو گے تو ہم بھی پھر پڑیں گے۔ اور ہم نے تو کافروں کے لیئے جہنم کو

يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

قید خانہ بنا ہی رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار

يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۹ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ

اچھے کام کرتے ہیں انکو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلئے بہت بڑا اجر اور ثواب (موجود) ہے اور یہ بھی کہ بیشک

---

[۱] ان دونوں فسادوں میں جن کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے شدید اختلاف ہے کہ اس سے مراد و مقصود خدا کا کیا ہے۔ مشہور تو یہ ہے کہ پہلے سے اشارہ بخت النصر کی طرف ہے اور دوسرے سے طیطوس رومی کہ ان دونوں نے یکے بعد دیگرے یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور لاکھوں کا وارا نیارا ہو گیا۔ بیت المقدس جو انکی پرستش کی جگہ تھی وہ بھی مسمار کر دی گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ پہلے سے اشارہ جالوت اور دوسرے سے بخت النصر کی طرف ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۰ وَ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں انکے لیئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور آدمی کبھی (عاجز ہو کر

يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

اپنے حق میں) برائی (عذاب وغیرہ کی دعا) اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لیئے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی

عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ

تو بڑا جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا پھر ہم نے رات کی نشانی

اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا

(چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنا دیا (کہ سب چیزیں دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ

اپنے پروردگار کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب بھی جانو بوجھو۔ اور ہم

وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝۱۲ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ

نے ہر چیز کو خوب اچھی طرح تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ اعمال کو اسکے

طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ

گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ اسکی قسمت اسکے ساتھ رہے) اور قیامت کے دن ہم اسے اسکے سامنے نکال کے رکھ دیں

مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

گے کہ وہ اس کو ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائے گا۔ (اور ہم اس سے کہیں گے) کہ اپنا نامۂ عمل پڑھ لے اور

حَسِيْبًا ۝۱۴ ۭ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

آج اپنا حساب لینے کیلیئے تو آپ ہی کافی ہے لہ جو شخص راہ پر ہوتا ہے تو بس اپنے فائدے کیلیئے راہ پر

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

آتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس نے بھٹک کر اپنا آپ بگاڑا۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کے

اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵ وَاِذَآ

گناہ) کا بوجھ اپنے سر نہیں لے گا لہ۔ اور ہم تو جب تک رسول کو نہ بھیج کر اتمام حجت نہ کر لیں کسی پر عذاب

لہ کیونکہ اس دن تو ہر شخص کے تمام اعمال بھلے برے جو کچھ اس نے دنیا میں کیئے ہیں، لکھے ہوئے اس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہونگے۔ پھر دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کیا رہی وہ خود ہی فیصلہ کر دیگا کہ اس کو کیا بدلہ ملنا چاہیئے ۱۲۔

لہ ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہا کہ تم لوگ اسلام نہ قبول کرو۔ میری پیروی کرو۔ میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر کے اوپر لے لوں گا۔ اسی کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا

نہیں کیا کرتے۔ اور ہم کو جب کسی بستی کا ویران کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوشحال لوگوں کو اطاعت کا حکم

فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

دیتے ہیں تو وہ لوگ اس میں نافرمانیاں کرنے لگے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہو گئی۔ اس وقت ہم نے اسے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ

اچھی طرح تباہ و برباد کر دیا اور نوح کے بعد سے (اسوقت تک) ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا۔ اور اے محمد

عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا

تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لئے کافی ہے (اور گواہ شاہد کی ضرورت نہیں)۔ اور جو شخص

لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا

دنیا کا خواہاں ہو تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی دنیا میں سردست اسے عطا کر دیتے ہیں (مگر) پھر ہم نے

مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا

اس کے لئے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھا ہے کہ وہ اسمیں بری حالت سے راندہ ہو کر داخل ہو گا۔ اور جو شخص آخرت کا متمنی ہو اور

سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

اس کے لئے خوب جیسی چاہئے کوشش بھی کی اور وہ ایماندار بھی ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جنکی کوشش مقبول ہو گی۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ

(اے رسول) ان کو اور انکو (غرض سب کو) ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور

عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

تمہارے پروردگار کی بخشش تو عام ہے کسی پر بند نہیں۔ (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ہم نے بعض لوگوں کو بعض پر

عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

کیسی فضیلت دی ہے۔ اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی فضیلت بھی

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۲

تو کہیں بڑھ کے ہے۔ اور دیکھو کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اسکا) شریک نہ بنانا ورنہ تم برے حال میں ذلیل

بعض بعض سے افضل ہیں

والدین کے جواب میں اُف تک نہ کہو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

رسوا بیٹھے کے بیٹھے رہ جاؤ گے اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ

نہ کرنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا۔ اگر انمیں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو

لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ

(خبردار انکے جواب میں) اُف تک نہ کہنا اور نہ انکو جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سُننا ہو تو) بہت ادب سے کہا کرو لہ اور

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

ان کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (ان کے حق میں) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح ان

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا

دونوں نے میرے چھٹپنے میں میری پرورش کی ہے اسیطرح تو بھی انپر رحم فرما۔ تمہارے دل کی بات تمہارا پروردگار خوب

صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

جانتا ہے۔ اگر تم (واقعی) نیک ہوگے (اور بھولے سے انکی خطا کی ہے تو وہ تم کو بخشدیگا کیونکہ) وہ تو توبہ کرنیوالوں کا

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

بڑا بخشنے والا ہے۔ اور قرابتداروں کہ اور محتاج اور پردیسی کو انکا حق دے دو اور (خبردار) فضول خرچی

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنیوالے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ

کرنے والا ہے۔ اور تم کو اپنے پروردگار کے فضل و کرم کے انتظار میں (جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً) ان

رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ

غریبوں سے منہ موڑنا پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دو۔ اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا

يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

ہوا (بہت تنگ) کرلو کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول دو کہ سب کچھ دے ڈالو اور آخر تم کو

منزل ۴

لہ اس کی تفسیر میں وارد ہے کہ تیز نظر سے آنکھ بھر کر ان کی طرف نہ دیکھو انکی آواز پر اپنی آواز انکے ہاتھ پر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو انکے آگے نہ چلو ان کا نام لے کر نہ پکارو انکے آگے نہ بیٹھو۔ ایسا کام نہ کرو جس سے ان کو کوئی گالی دے اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں تو ہدایت و ایمان کی دعا کرو۔ ۱۲

کہ ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ بولا ہاں! آپ نے پوچھا کیا تو نے سورۃ بنی اسرائیل وآت ذا القربیٰ حقہ نہیں پڑھا ہے؟ اس نے عرض کی یقینی آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جس کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ پھر بزاز، ابو یعلےٰ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا۔ اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی ہے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ سطر ۱۹۔ اور صفحہ ۱۷۷ سطر ۱۵۔ مطبوعہ مصر۔ اور یہی روایت مدارج النبوۃ میں بھی ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ملامت زدہ حسرتناک بیٹھنا پڑے - اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار جس کے لیئے چاہتا ہے روزی کو

ع ٣ ٤
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾

فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ رکھتا ہے - اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں سے باخبر

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ

اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے - اور لوگو مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - (کیونکہ) انکو اور تم سب کو تو

اِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى

ہم ہی روزی دیتے ہیں - بیشک اولاد کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے - اور (دیکھو) زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

کیونکہ بیشک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت بری چلن ہے - اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کر دیا

الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ

ہے اس کو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (بفتوائے شرع) - اور جو شخص ناحق مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث

جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ

کو (قاتل پر قصاص کا) قابو دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ قتل (خون کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے - بیشک وہ

كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ

مدد دیا جائے گا (کہ قتل ہی کرے اور معاف نہ کرے) اور یتیم جب تک جوانی کو پہنچے اس کے مال کے قریب بھی

اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۭ اِنَّ الْعَهْدَ

نہ جانا مگر ہاں اس طرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو - اور عہد کو پورا کرو - کیونکہ (قیامت میں) عہد

كَانَ مَسْـــُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا

کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی - اور جب ناپ تول کر دینا ہو تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو اور (جب تول کر دینا

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾

ہو تو) بالکل ٹھیک ترازو سے تولا کرو - (معاملہ میں) یہی (طریقہ) بہتر ہے اور انجام (بھی اس کا) اچھا ہے -

مفلسی کے خوف سے اولاد کو نہ مارو

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ

کسی کو ناحق قتل نہ کرو

یتیموں کا مال نہ کھاؤ

ناپ تول پوری دو

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ

اور جس چیز کا کہ تمہیں یقین نہ ہو (خواہ مخواہ) اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کی

وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔوْلًا ۝۳۶ وَلَا تَمْشِ

(قیامت کے دن) یقیناً باز پرس ہوتی ہے۔ اور (دیکھو) زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تو اپنے

فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ

اس دھمکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالے گا اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے

الْجِبَالَ طُوْلًا ۝۳۷ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝۳۸

برابر پہنچ سکے گا۔ (اے رسولؐ) ان سب باتوں میں سے جو بات بری ہے وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ

ناپسند ہے۔ یہ بات تو حکمت کی ان باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس وحی بھیجی اور

مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝۳۹

خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ

(اے مشرکین مکہ) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں چن چن کر بیٹے دیئے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں (یعنی) فرشتے اس میں

اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝۴۰ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

شک نہیں کہ بڑی (سخت) بات کہتے ہیں۔ اور ہم نے تو اسی قرآن میں طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۱

کسی طرح سمجھیں مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی۔ (اے رسولؐ ان سے) تم کہدو کہ اگر خدا

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِـهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى

کے ساتھ جیسا یہ لوگ کہتے ہیں اور معبود بھی ہوتے تو اب تک ان[1] معبودوں نے مالکِ عرش تک (کی رسائی) کی

ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝۴۲ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

کوئی نہ کوئی راہ نکالی ہوتی۔ جو جو بیہودہ باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ ان سے بہت بڑھ کے

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ مشہور ہے کہ "دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند" اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش و کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑ مرتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا کے ہوتے ایک خدا ہمیشہ ہر نبی سے اپنے کو اکیلا خدا کہلاتا اور دوسرا دم بخود چپکا بیٹھا دیکھا کرتا ۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۱۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَ

پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اس کی تسبیح کرتے ہیں

مَنْ فِيهِنَّ ۚ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ

ہیں اور (سارے جہان میں) کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے حمد (و ثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کی

لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا

تسبیح نہیں سمجھتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب تم

قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا

قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان، جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے

يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى

ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں اور (گویا) ہم خود ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَّفْقَهُوهُ وَفِي اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَ

وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں۔ اور (گویا) ہم ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں (کہ نہ

إِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلٰى

سن سکیں)، جب تم قرآن میں اپنے پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار الٹے پاؤں نفرت

أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ

کر کے (تمہارے پاس سے) بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تم جو کچھ غور سے سنتے ہیں ہم تو

يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى إِذْ يَقُولُ الظّٰلِمُونَ

خوب جانتے ہیں اور جب یہ لوگ باہم کان میں بات کرتے ہیں تو اسوقت یہ ظالم (ایماندار وں) سے کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک دیوانے

إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٧﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا

آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے (اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ کمبخت تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں۔ تو

لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَ ع

(اسی وجہ سے) ایسے گمراہ ہوئے کہ اب (حق کی) راہ کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں رہ

ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے

ل سچ ہے اور
بالکل سچ ہے ہ
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست
کہ ہر برگے بہ تسبیحش زبانیست

رباعی

ہر گل کے ورق میں رنگ و بو تیری ہے
بلبل کو چمن میں گفتگو تیری ہے
ہر ذرہ ہے تر زباں ثنا میں تیری
ہر شے کو جہاں میں آرزو تیری ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا از سرِ نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کیئے جائیں گے (اے رسولؐ) تم کہدو کہ تم (مرنے

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾ اَوْ

کے بعد) چاہے پتھر بن جاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اس کا زندہ ہونا دشوار

خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ

ہو وہ بھی ضرور زندہ ہوگی) تو یہ لوگ عنقریب ہی تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا۔ تم

يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ

کہدو کہ وہی خدا جس نے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا (جب تم کچھ نہ تھے) اس پر یہ لوگ تمہارے سامنے

اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ

اپنے سر مٹکائیں گے اور کہیں گے (اچھا اگر ہوگا) تو آخر کب؟ تم کہدو کہ بہت جلد عنقریب ہی ہوگا

يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

جس دن تمہیں خدا (اسرافیل کے ذریعہ سے) بلائے گا تو اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کی تعمیل کروگے

ع ٥ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ

(اور قبروں سے نکلوگے) اور تم خیال کروگے کہ (مرنے کے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے۔ اور (اے رسولؐ) میرے

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ

(سچے) بندوں (مومنوں) سے کہدو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقے سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ شیطان تو (ایسی

بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾

ہی) باتوں سے فساد ڈلواتا ہے۔ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ تمہارا پروردگار

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ

تمہارے حال سے خوب واقف ہے۔ اگر چاہے گا تم پر رحم کرے گا اور اگر چاہے گا تم پر عذاب کرے گا۔ اور (اے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ

رسولؐ) ہم نے تم کو کچھ ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP,, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ

(سب) کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ اور ہم نے یقیناً بعض[1] پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی۔ اور ہم ہی نے

عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (55) قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

داؤد کو زبور عطا کی۔ (اے رسول) تم اُنسے کہدو کہ خدا کے سوا اور جن لوگوں کو معبود سمجھتے ہو انکو (وقت

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ

پڑے) پکار تو دیکھو کہ وہ نہ تو تم سے تمہاری تکلیف ہی دفع کر سکتے ہیں اور نہ اس کو بدل سکتے ہیں۔ یہ لوگ

لَا تَحْوِيْلًا (56) اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى

جن کی مشرکین (اپنا خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کی قربت کے ذریعے[2] ڈھونڈتے

رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

پھرتے ہیں کہ (دیکھیں) انمیں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور اس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اس کے

وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا (57)

عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ اور کوئی بستی

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اُسے تباہ و برباد کر چھوڑیں گے (یا نافرمانی کی سزا میں)

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے۔ (اور) یہ بات کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی جا چکی

مَسْطُوْرًا (58) وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ

ہے۔ اور ہمیں معجزات کے بھیجنے سے بجز اس کے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ اگلوں نے

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

انہیں جھٹلا دیا۔ اور ہم نے قوم ثمود کو (معجزہ سے) اونٹنی عطا کی جو ہماری قدرت کی دکھانے

فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (59) وَاِذْ قُلْنَا

والی تھی تو انلوگوں نے اس پر ظلم کیا (یہانتک کہ مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں۔ اور

بعض انبیاء بعض سے افضل ہیں

[1] چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسےٰؑ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ہمارے رسولؐ ان چاروں سے بھی افضل ہیں۔ ۱۲

[2] یہ اُن لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسٰیؑ یا حضرت مریمؑ یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچ مچ خدا ہوتے تو پھر اصلی خدا کا تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈتے۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِیْۤ

(اے رسولؐ) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے کہدیا تھا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے (کہ تمہارا

اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ہمنے جو خواب تمکو دکھلایا تھا تو بس اسے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ ٹھہرایا) تھا۔ اور

الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ وَ

(اسی طرح) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کو (طرح طرح سے) ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا انکی

اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ

سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ (غرور سے)

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور (شوخی سے) بولا بھلا دیکھو تو سہی یہی

هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے تو میں (دعوے سے)

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

یہ کہتا ہوں کہ تھوڑے قلیل کے سوا اس کی نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ خدا نے فرمایا چل (دور ہو) ان میں جو شخص تیری

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَ

پیروی کریگا تو (یاد رہے کہ) تم سب کی سزا جہنم ہے اور وہ بھی پوری پوری سزا ہے۔ اور ان میں سے

اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ

جس پر اپنی (چکنی چپڑی) بات سے قابو پا سکے بہکا اور اپنے (چیلوں کے لشکر) سوار اور

عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ

پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد میں ان کے ساتھ ساجھا کرلے اور

الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾

ان سے (خوب جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان سے جو وعدے کرتا ہے دھوکے (کی ٹٹی) کے سوا کچھ ہوتا ہی نہیں

ملعون درخت کون ہے

۶۰ ابن جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسینؑ سے اور ابن عباس اور حضرت عائشہ سے بیہقی و ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسولؐ نے دیکھا تھا کہ بنی امیہ میرے منبر پر اس طرح اوچک رہے ہیں جسطرح بندر اوچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھتے ہی حضرتؐ ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اس کے بعد عمر بھر کبھی نہ ہنسے اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمانؓ کا وزیر تھا اور حضرت رسولؐ نے اپنی حیات میں اس کی شرارت و خباثت کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اس کو لوگ طرید رسول کہا کرتے تھے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۔ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۶ ۸

حضرت آدم و شیطان کا قصہ

۶۴ اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے زنا کی اور اس سے اولاد ہوئی۔ تو چونکہ یہ شیطانی حرکت تھی اس لئے گویا شیطان بھی شریک ہو گیا۔ یا یہ مطلب ہوا کہ حرام مال سے لونڈی خرید کرے اور اس سے اولاد ہو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَکَفٰی بِرَبِّکَ

بیشک جو میرے (خاص) بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں (چل سکتا) اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی ہے

وَکِیْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ

(لوگو) تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لیئے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کے

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّکُمُ

فضل وکرم (معاش) کی تلاش کرو۔ اس میں شک نہیں کہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں کبھی تم کو

الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰکُمْ

کوئی تکلیف پہنچے تو جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے غائب (غلا) ہو گئے مگر بس وہی (ایک خدا یاد رہتا ہے)

اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ

اس پر بھی جب خدا نے تم کو چھٹکارا دے کر خشکی تک پہنچا دیا تو پھر تم ان سے منہ موڑ بیٹھے اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے

اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا

تو کیا تمکو اس کا بھی اطمینان ہو گیا کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لے جا کر (قارون کی طرح) زمین میں دھنسا دے یا تم پر (قوم

ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ

لوط کی طرح) پتھروں کا مینہ برسا دے پھر (اسوقت) تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ گے یا تم کو اس کا بھی اطمینان ہو گیا ہے

تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ

کہ خدا پھر تمکو دوبارہ اسی سمندر میں لے جائے گا اس کے بعد ہوا کا ایسا جھونکا جو جہاز کے (پرخچے اڑا دے) تم پر

بِمَا کَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ

بھیجے پھر تمہیں تمہارے کفر کی سزا میں ڈبو مارے پھر تم کسی کو (ایسا حمایتی) نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا کرے اور تمہیں

کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

چھڑائے) اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت دی اور خشکی اور تری میں انکو (جانوروں کشتیوں کے ذریعے) لیئے لیئے

الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع ۷

پھرے اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر انکو اچھی خاصی فضیلت دی۔

انسان بڑا ناشکرا ہے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں[1] کے ساتھ بلائیں گے تو جس کا نامۂ عمل ان کے

بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں گے اور ان پر ریشہ برابر ظلم نہیں

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَ

کیا جائے گا۔ اور جو شخص اس دنیا میں (جان بوجھ کر)[2] اندھا بنا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور (نجات

أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي

کے) رستہ سے بہت دور بھٹکا ہوا۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے جو (قرآن) تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا اگرچہ لوگ تو

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ ۖ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ

تمہیں اس سے بہکانے ہی لگے تھے تاکہ تم قرآن کے علاوہ پھر (دوسری) باتوں کا افترا باندھو[3] اور (جب تم یہ کر گزرتے

خَلِيلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ

اسوقت یہ لوگ تمکو اپنا سچا دوست بنا لیتے اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رکھتے تو ضرور تم بھی ذرا (ذ) ہو(ر) جھکنے

شَيْئًا قَلِيلًا ﴿٧٤﴾ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ

ہی لگتے اور (اگر تم ایسا کرتے تو) اس وقت ہم تمکو زندگی میں بھی اور مرنے پر بھی دوہرے دوہرے (عذاب

الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ وَإِنْ كَادُوا

کا مزا چکھا دیتے اور پھر تم کو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا۔ اور یہ لوگ تو تمہیں (سر) زمین (مکہ)

لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا ۖ وَإِذًا

سے دل برداشتہ کرنے ہی لگے تھے تاکہ تم کو وہاں سے (شام کی طرف) نکال باہر کریں[4] اور ایسا ہوتا تو

لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ

تمہارے پیچھے یہ لوگ چند روز کے سوا ٹھہرنے بھی نہ پاتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے

أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

ہیں ان کا برابر یہی دستور رہا ہے اور جو دستور ہمارے (ٹھہرائے ہوئے) ہیں ان میں تم تغیر تبدل نہ پاؤ گے۔

---

[1] ابن مردویہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یدعی کل قوم بامام زمانھم و کتاب ربھم وسنۃ نبیھم کہ ہر قوم اپنے زمانہ کے امامؑ اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سُنّت کیساتھ بلایا جائے گا۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ سطر ۵۔ مطبوعہ مصر۔ اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانہ میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے اور اس بنا پر اس وقت امام عصرؑ کا موجود رہنا بھی ضروری ہوا۔ ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں سمجھ اور عقل رکھ کر اس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اُسے نجات کا رستہ نہ سوجھ پڑے گا۔ ۱۲

[3] فتح مکہ کے روز جب آپؐ نے خانۂ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفارِ قریش نے بہت لجاجت سے کہا کہ ایک بُت جو کوہِ مروہ پر ہے اُسے چھوڑ دیجئے اور نہ توڑیئے آپؐ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا مگر پھر توڑ دینے کا حکم دے دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[4] کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں رہے اگر آپؐ بھی شام میں جا کر رہیں تو ہم لوگ آپؐ پر ایمان لائیں اس کے بعد آپؐ نے شام کا قصد کیا تھا مگر خدا نے منع کیا تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَحْوِيلًا ۝٧٧ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ

(اے رسولؐ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر، عصر، مغرب، عشا) پڑھا کرو اور

اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝٧٨

نماز صبح (بھی) کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات دونوں کے فرشتوں کی) گواہی ہوتی ہے اور رات

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ

خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو یہ سنت تمہاری (خاص) فضیلت ہے قریب ہے کہ (قیامت کے دن) خدا

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝٧٩ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ

تم کو مقام محمود تک پہنچائے۔ اور یہ دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہنچا اچھی طرح

صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ

پہنچا اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک حکومت

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ۝٨٠ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

عطا فرما جس سے (ہر قسم کی) مدد پہنچے۔ اور (اے رسولؐ) کہدو کہ (دین) حق آگیا اور (دین) باطل

الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝٨١ وَنُنَزِّلُ مِنَ

نیست و نابود ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا۔ اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ

ہیں جو مومنوں کے لئے (سراسر) شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا

الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝٨٢ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ

ہی نہیں۔ اور جب ہم نے آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اس نے (ہم سے) منہ پھیر اور

أَعْرَضَ وَنَأٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ۝٨٣ قُلْ

پہلو تہی کرنے لگا اور جب اسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا۔ (اے رسولؐ)

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۖ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدٰى سَبِيلًا ۝٨٤

تم کہدو کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کارگزاری کرتا ہے پھر تم میں سے جو شخص بالکل ٹھیک سیدھی

منزل ۴

ف ابن عباس سے روایت ہے کہ جب ۷
حضرت رسولؐ مکہ سے ہجرت کر کے
مدینہ تشریف لے چلے تو خدا کا یہ
حکم پہنچا غرض آپ نے یہ دعا کی
اور خدا نے اسے قبول فرمایا اور یوں
سچ کر دکھایا کہ جب فتح مکہ ہوا تو آپ
خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور بتوں
سے پاک کیا۔ چنانچہ اس وقت کے واقعہ کو
امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں جابر بن
عبد اللہ انصاری سے یوں بیان کیا ہے
کہ جب ہم مکہ میں رسول اللہ کے ساتھ داخل
ہوئے اور خانہ کعبہ میں آئے تو تین سو ساٹھ
بت جو خانہ کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں
کے پوجنے کے واسطے نصب تھے حضرت رسولؐ
نے ان کے گرانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ سب
بت گر گئے۔ آخر ایک بہت بڑا بت
جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا
باقی رہ گیا جب اس کو آپ نے دیکھا تو حضرت
علیؑ سے فرمایا تم میرے شانے پر چڑھو یا میں
تمہارے شانے پر چڑھوں اور
اسی کو گرائیں۔ حضرت علیؑ نے عرض کی
آپ میرے شانے پر سوار ہوں۔ غرض
رسول اللہ حضرت علیؑ کے شانے پر چڑھے تو
حضرت علیؑ فرماتے ہیں مجھے اس وقت نبوت
کا بار بہت گراں گزرا اور مجھ سے یہ ممکن
نہیں تھا کہ آپ کو حرکت دے سکوں تب آپ اتر
آئے اور مجھے اپنے شانہ پر سوار کیا غرض جب
میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اس
قدر بلند پایا کہ اگر چاہتا تو آسمان کو
چھو لیتا۔ سچ ہے ۔
علی بر دوش احمد چشم بد دور
عیاں شد معنی نور علی نور

غرض ہبل کو گرا کر زمین پر پھینکا اور حضرت رسولؐ نے پڑھا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ ایک بعد میں آپ کے شانے سے کود پڑا تو مجھے خدا کی قسم کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

راہ پر ہے تمہارا پروردگار (اس سے) خوب واقف ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۸۵ وَلَىِٕنْ شِئْنَا

کرتے ہیں تم (انکے جواب میں) کہدو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے۔ اور تمکو بہت ہی تھوڑا سا

لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

علم دیا گیا ہے (اس کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے)۔ اور (اے رسولؐ) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہمنے تمہارے پاس وحی

بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۸۶ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ

کے ذریعہ بھیجا ہے (دنیا سے) اُٹھالے جائیں پھر تم اپنے واسطے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاؤ گے مگر یہ صرف تمہارے

كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۸۷ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ

پروردگار کی رحمت ہے (کہ اسنے ایسا کیا) اس میں شک نہیں کہ اس کا تمپر بڑا فضل و کرم ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر

الْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ

(سارے دنیا جہان کے) آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے ہوں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو (غیر ممکن) اس کے برابر نہیں

بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۸۸ وَ

لاسکتے اگرچہ (اس کوشش میں) ایک کا ایک مددگار بھی بنے۔ اور ہم نے تو لوگوں (کے سمجھانے)

لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں ادل بدل کے بیان کر دیں اس پر بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کیئے

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۸۹ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

نہیں رہتے۔ اور (اے رسولؐ کفار مکہ نے) تم سے کہا کہ جبتک تم ہمارے واسطے زمین سے چشمہ

حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۹۰ اَوْ تَكُوْنَ

نہ بہا نکالو گے تو ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا

لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ

کوئی باغ ہو اس میں تم بیچ بیچ میں نہریں جاری کر کے دکھلادو یا جیسا تم گمان رکھتے تھے

لے مکہ کے کفار قریش نے حضرت رسولؐ کے مبعوث ہونے کے بعد نضر بن حارث، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ کے یہودیوں کے پاس حضرتؐ کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا ان پر یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبر آخرالزماں کا ظہور کا زمانہ قریب ہے اور جو باتیں تم لوگ اس کی بیان کرتے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص پیغمبر ہے تم لوگ اس کا یوں امتحان کرو کہ اس سے پوچھو کہ سابق زمانہ میں جو چند جوان گم ہو گئے تھے انکا قصہ کیا ہے اور روح کیا چیز ہے۔ اگر وہ روح کی حقیقت کچھ نہ بتائے تو جھوٹا سمجھنا ورنہ وہ ضرور سچا پیغمبر ہے۔ غرض وہ لوگ مکہ میں واپس آئے اور مشورہ کر کے آپ سے سوال کیا۔ آپنے فرمایا میں کل جواب دونگا۔ آخر جوانوں کے بارے میں تو یہ جواب ملا ان لصحاب الکھف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا جو سورۃ کہف میں مذکور ہے۔ اور روح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ

ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے (ٹکڑے) کرکے گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (اپنے قول کی تصدیق میں

عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ

ہمارے سامنے) گواہی میں لا کھڑا کرو یا تمہارے (رہنے کے) لیئے کوئی طلائی محل ہو

يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ

ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب نہ نازل کروگے کہ

وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا

ہم اُسے خود پڑھ بھی لیں، اس وقت تک ہم تمہارے (آسمان پر چڑھنے کے بھی قائل نہ ہوں گے.

نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ سبحان اللہ! میں ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا آخر اور کیا ہوں (جو یہ بے ہودہ

رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ ع ۱۰

باتیں کرتے ہو). اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا اور کسی چیز

الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے. (اے رسولؐ)

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ

تم کہدو کہ اگر زمین پر فرشتے (بسے ہوئے) ہوتے کہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم

مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

ان لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو رسول بنا کر نازل کرتے. (اے رسولؐ) تم کہدو

رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَ

کہ ہمارے تمہارے درمیان گواہی کے واسطے بس خدا ہی کافی ہے. اس میں

بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾

شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف اور دیکھتا رہتا ہے.

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ

اور خدا جس کی ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے ۔ اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو (یاد رکھو کہ) پھر اس کے

لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي

سوا کسی کو اس کا سرپرست نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے بل اوندھے اندھے

وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا

اور گونگے اور بہرے قبروں سے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب کبھی بجھنے کو ہوگی تو ہم ان

النصف

خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

لوگوں پر (اسے) اور بھڑکا دیں گے ۔ یہ سزا ان کی اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ

ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے ۔ کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نہیں غور کیا کہ وہ خدا جس نے سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

آسمان اور زمین بنائے اس پر بھی (ضرور) قادر ہے کہ ان کے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اس نے

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا

ان (کی موت) کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں ۔ اس پر بھی یہ ظالم انکار کئے بغیر نہ

كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ

رہے ۔ (اے رسول ان سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کے رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار

اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (انکو) بند رکھتے ۔ اور آدمی بڑا ہی تنگ دل ہے ۔

ع ۱۱

قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰي تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔـلْ

اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو کھلے ہوئے نو معجزے[1] عطا کئے تو (اے رسول) بنی اسرائیل سے (یہی) پوچھ

[1] ایک روایت میں ہے کہ وہ نو معجزے یہ تھے عصا، ید بیضا، قحط، طوفان، ٹڈی، جوں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی اس کی تفصیل دیکھو پارہ نہم سورۂ اعراف، صفحہ ۲۶۴-۱۳

حضرت موسیٰ کو نو معجزے عطا ہوئے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ

دیکھو کہ جب موسیٰؑ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو

لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ

کر کے دیوانہ بنا دیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار

اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ

نے نازل کیئے (اور وہ بھی لوگوں کی) سوجھ کی باتیں ہیں۔ اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ

شامت آئی ہے۔ پھر فرعون نے یہ ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو (سر) زمین (مصر) سے نکال باہر

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿١٠٣﴾

کرے تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے سب کو ڈوبا مارا اور اس کے بعد ہم نے

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ

بنی اسرائیل سے کہا کہ (اب تم ہی) اس ملک میں (خوب آرام سے) رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آ

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ

پہنچے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے اس قرآن کو بالکل ٹھیک نازل کیا

﴿١٠٥﴾ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

وقف لازم

اور بالکل ٹھیک لہ نازل ہوا اور تم کو تو ہم نے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ

والا اور رسول بنا کر) بھیجا ہے اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیئے نازل کیا کہ تم لوگوں کے سامنے

تَنْزِیْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

(حسب ضرورت) مہلت دے دے کر اس کو پڑھ دیا کرو اور (اسی وجہ سے) ہمنے اس کو رفتہ رفتہ نازل کیا

الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

تم کہدو کہ خواہ تم اسپر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کو اسکے قبل ہی (آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا

لہ مطلب یہ ہے اسمیں
جتنی باتیں ہیں سب
ٹھیک اور مطابق واقع
ہیں اور خدا ہی کا نازل
کیا ہوا ہے اور جس طرح
خدا نے نازل کیا اسی طرح
بلا کم و کاست رسولؐ کے
پاس پہنچا۔ راہ میں کسی قسم
کی کمی یا خرابی واقع
نہیں ہوئی - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُولُونَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا

گیا ہے ان کے سامنے جب یہ پڑھا جاتا ہے تو ٹھڈیوں سے (منہ کے بل) سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں

لَمَفْعُولًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ

کہ ہمارا پروردگار (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور یہ لوگ (سجدے کے

خُشُوعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا

لیئے) منہ کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور یہ قرآن انکی خاکساری کو بڑھاتا جاتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم انسے کہدو کہ

تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ

(تمکو اختیار ہے) خواہ اسے اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو (غرض) جس نام کو بھی پکارو اسکے تو سب نام اچھے (سے اچھے)

لَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ

ہیں اور (اے رسولؐ) نہ تو اپنی نماز بہت چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اسکے درمیان ایک اوسط طریقہ اختیار کر لو اور کہو کہ

لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ

ہر طرح کی تعریف اس خدا کو (سزاوار) ہے جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اس کا کوئی

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

ساجھی دار ہے اور نہ اسے کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اسکا سرپرست ہو اور اسی کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو۔

سُورَةُ الْكَهْفِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ غَيْرَ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ الْاٰيَةَ ثُمَّ النَّحْلِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ کہف لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور اسمیں

لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيدًا

کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ) ہر طرح سے سدھا۔ تاکہ جو کہ سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے کافروں پر نازل

خدا کے سب نام اچھے ہیں

متوسط آواز سے نماز پڑھو

لہ اس سورۃ کے بعض امور تمدنی و اخلاقی یہ ہیں: حمد، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کو کوئی اولاد نہیں، اصحاب کہف کا قصہ، ہر کام کے واسطے انشاء اللہ ضرور کہو، صبر کی تلقین، جنت و نار کی کیفیت، مومن و کافر کی تشبیہ، زندگانی دنیا کی مثال، نامۂ اعمال کا ذکر، کفار کی حسرت، حضرت آدمؑ و ابلیس کا قصہ، ذوالقرنین کا قصہ، سد سکندری، قیامت کا تذکرہ، کلمات خدا کی انتہا نہیں وغیرہ۔

۱۲ ع ۱۱ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

قرآن منزل من اللہ ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

ہونیوالا ہے اس سے لوگوں کو ڈرائے اور جن مومنین نے اچھے اچھے کام کیئے ہیں انکو اس بات کی خوشخبری دے کہ

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

ان کے لیئے بہت اچھا اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وُہ ہمیشہ (باطمینان تمام) رہیں گے اور جو لوگ

اَبَدًا ﴿٣﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾

اسکے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے ان کو (عذاب سے) ڈراؤ ۔ نہ تو ان ہی کو اس کی کچھ خبر

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

ہے اور نہ ان کے باپ دادائوں ہی کو تھی ۔ (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾

نکلتی ہے ۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا (کچھ اور) بولتے ہی نہیں ۔ تو (اے رسولؐ)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان دے

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

ڈالوگے ۔ جو کچھ رُوئے زمین پر ہے ہم نے اسے اس کی زینت (رونق) قرار دی تاکہ

زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَاِنَّا

ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے اچھے چلن کا ہے ۔ اور (پھر) ہم (ایک نہ ایک

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

دن) جو کچھ بھی اس پر ہے (سب کو نابود کر کے) چٹیل میدان بنا دیں گے ۔ (اے رسولؐ) کیا تم یہ خیال کرتے

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾

ہو کہ ؎۱ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ) اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجیب (نشانی)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا

تھے کہ ایکبارگی کچھ جوان غار میں آ پہنچے اور دُعا کی اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت

منزل ۴

؎۱ یہ چھ آدمی تھے اور ان کے نام یہ تھے کسلمینا، سارنیولس، تملیخا، مرطونس، نینونس، دیونس۔ اور جس شہر میں یہ لوگ رہتے تھے نام اس کا افسوس تھا اور ان کا بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا۔ اور جو پرستش نہ کرتا مارا جاتا۔ اور شہر کے دروازے پر بھی دربان معین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدے کرے۔ اور یہ لوگ باایمان اور یکتا خدا کی عبادت کرنے والے تھے۔ جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کو پوجیں، تو آخر ایک دن شکار کے بہانے چپکے سے باہر نکلے۔ جب آبادی سے دُور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام کشوطینونس تھا ان لوگوں نے اس کو ہدایت کر کے اپنا ساتھی بنانا چاہا مگر ان کے کہنے میں نہ آیا۔ غرض ان لوگوں نے اُسے بھی چھوڑا اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا، اُن کے ساتھ ہو لیا۔ ١٢ ١٢ ١٢

١٢ ١٢ ١٢

خدا کی اولاد نہیں

اصحاب کہف کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾
عطا فرما اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر۔ تب ہم نے کئی برس تک غار میں انکے
فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾
کانوں پر پردے ڈال دیئے (انہیں سلا دیا) پھر ہم نے انہیں جونکایا تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گروہوں
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا
میں سے کسی کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہے۔ (اے رسول اب) ہم ان کا حال تم سے
اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ
بالکل ٹھیک تحقیقاً بیان کرتے ہیں۔ وہ چند جوان تھے کہ اپنے (سچے) پروردگار پر ایمان لائے تھے
اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ
اور ہم نے انکی سوجھ بوجھ اور زیادہ کردی اور ہم نے ان کے دلوں پر (صبر و استقلال کی) گرہ لگا دی کہ
قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟
جب دقیانوس بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اٹھ کھڑے ہوئے اور (بے تامل) کہنے لگے ہمارا پروردگار تو بس سارے
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا
آسمان و زمین کا مالک ہے ہم تو اسکے سوا کسی معبود کی ہرگز عبادت نہ کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم نے عقل سے
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ
دور بات کہی (افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنائے ہیں (پھر) یہ
بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ
لوگ ان (کے معبود ہونے) کی کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ
اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى
ظالم اور کون ہوگا (پھر باہم کہنے لگے کہ) جب تم نے ان لوگوں سے اور خدا کے سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں
الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ
انسے کنارہ کشی کرلی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر وسیع کردے گا اور تمہارے کام میں

لے غرض جب یہ لوگ اس میدان کو طے کر چکے تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اس نے چند سواروں کے ساتھ انکا پیچھا کیا جب اُن لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا چھپے اور بے ساختہ انکی زبان سے نکلا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ غرض ان کا اس کھوہ
ع ۱۲
میں جانا تھا کہ خدا نے انپر نیند کو غالب
۱۳
کر دیا کہ سب کے سب سو گئے اور کتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا۔ چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انہیں اصحاب کہف کہتے ہیں آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا، کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور ان کا حال دیکھ کہ کیا ہے۔ داریوس نے اندر جا کر ہر چند ان لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اس کو حقیقی انکی نجات مقصود تھی کہنے لگا وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے۔ یہ سن کر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کر دو۔ داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور نسب اور بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی اسی وجہ سے انکو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں کیونکہ رقیم کے معنی "تختی" کے ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مِرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ

تمہارے لیئے آسانی کے سامان مہیا کریگا (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے) جب سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ ان

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

کے غار سے داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ

وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

لوگ (مزے سے) غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں (لیٹے) ہیں یہ خدا کی (قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی)

فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع

ہے۔ جس کو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرے تو پھر تم اس کا کوئی سرپرست رہنما ہرگز نہ پاؤ گے

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ڰ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ

اور آپ انکو سمجھیں گے کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سو رہے ہیں۔ اور ہم کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں

وَذَاتَ الشِّمَالِ ڰ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ

طرف انکی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور ان کا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے چوکھٹ پر ڈٹا بیٹھا ہے (انکی یہ

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ

حالت ہے کہ) اگر کہیں تو ان کو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں ضرور بھاگ کھڑا ہو اور تیرے دل میں وحشت سما

مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ

جائے۔ اور (جس طرح اپنی قدرت سے انکو سلایا) اسی طرح (اپنی قدرت سے) انکو (جگا) اٹھایا تاکہ آپس میں کچھ پوچھ

قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

گچھ کریں (غرض) انمیں ایک بولنے والا بول اٹھا کہ (بھئی آخر اس غار میں) تم کتنی مدت ٹھہرے۔ کہنے لگے (اے ٹھہرے کیا

يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ

بس ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (اسکے بعد) کہنے لگے کہ کتنی دیر تم غار میں ٹھہرے اسکو تمہارا پروردگار ہی (کچھ تم سے) بہتر جانتا ہے

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا

(اچھا) تو اب اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ روپیہ دیکر شہر کیطرف بھیجو تو وہ (جاکر) دیکھ بھال لے کہ وہاں کا کونسا کھانا بہت اچھا ہے

ل غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کاہے کو اٹھتے ہیں تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنا میں دقیانوس کا زمانہ بھی ختم ہوگیا وہ مرا اور اس کے بعد کئی بادشاہ ہوئے۔ جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا متحیر ہوئے کہ کیونکر کھولیں تو ان میں سے ایک

۲ ع ۵ ۱۴

شخص نے بارگاہ خدا میں عرض کی کہ میں نے ایک روز مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کرکے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اس نے نہ لی اور خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا اس کی نسل بڑھتی اور کئی ہوگئے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر صحرا میں پہنچا دیا۔ اور کہا کہ یہ گلہ تیرا مال ہے وہ بولا تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو۔ آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اسپر قبضہ کیا۔ بس خداوندا اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھول دے اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ

پھر اُسمیں سے (بقدرِ ضرورت) کھانا تمہارے واسطے لے آئے اور اُسے چاہیئے کہ وُہ آہستہ چپکے سے آجائے اور کسی کو تمہاری

أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي

خبر نہ ہونے دے۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہو گئی تو بس پھر تم کو سنگسار ہی کر دیں گے یا پھر تم کو

مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

اپنے دین کی طرف پھیر کر لے جائینگے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہو گے۔ اور ہم نے یوں انکی قوم کے لوگوں کو انکی

لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ

حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وُہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور یہ (بھی سمجھ لیں) کہ قیامت (کے آنے)

فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم

میں کچھ بھی شبہ نہیں۔ اب (اطلاع ہونیکے بعد) انکے بارے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار)

بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ

پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنا دو ان کا پروردگار تو ان کے حال سے خوب واقف ہی ہے۔ اور ان کے

لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ

بارے میں جن (مومنین) کی رائے غالب رہی انہوں نے کہا کہ ہم تو ان (کے غار) پر ایک مسجد بنائیں گے۔ قریب ہے کہ لوگ

كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ

(نصارٰی نجران) کہینگے کہ وُہ تین آدمی تھے چوتھا انکا کُتا (قطمیر) ہے۔ اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ پانچ

وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ

آدمی تھے چھٹا انکا کتا ہے (یہ سب) غیب میں اٹکل لگاتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں اور آٹھواں انکا کتا ہے۔ (اے رسول)

بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً

تم کہدو کہ انکا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان (کی گنتی) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ

سے) اصحاب کہف کے بارے میں سرسری گفتگو کے سوا (زیادہ) نہ جھگڑو اور ان کے بارے میں ان لوگوں میں سے

منزل ۴

نصف القرآن

لے جب تہائی دروازہ کھل گیا تو دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی۔ یہ سنکر واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دوبارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وُہ پھر واپس چلی گئی غرض اسی طرح جب چوتھی بار آئی تو بہت بے قراری اور مجبوری سے راضی ہو گئی۔ جب میں نے ارادہ کیا تو وُہ کانپنے لگی میں نے سبب پوچھا تو بولی، خدا سے ڈرتی ہوں۔ یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو غلّہ دے کر رخصت کیا۔ خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لیئے تھا تو تو اس کا دروازہ کھول دے اس کے ساتھ دو تہائی دروازہ کھل گیا۔ تب تیسرے نے کہا میرے والدین بوڑھے تھے میں ایک شب انکے واسطے دودھ لیے گیا تو دیکھا وُہ سو رہے ہیں میں نے تکلیف کے خیال سے انکو نہ جگایا اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا اور اپنی گوسفندوں کی بربادی کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو تو دروازہ کھول دے اسی وقت پورا دروازہ کھل گیا اور غار میں روشنی ہوئی۔ اس کے بعد باہم مشورہ ہوا کہ ایک شخص شہر میں جا کر کچھ کھانے کو لائے مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو اور اس خیال
٣ میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی
ع ٥ کم سوئے غرض تملیخا دس درہم لے کر
١٥ شہر میں آئے، شہر کو دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے الٰہی ایک دن میں اس شہر کا حال اسقدر متغیر ہو گیا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز

کسی سے کچھ پوچھو بھی نہیں اور کسی کام کی نسبت نہ کہا کرو کہ میں اس کو کل کر دونگا مگر انشاء اللہ کہہ کر اور اگر انشاء اللہ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ

کہنا بھول جاؤ تو جب یاد آئے اپنے پروردگار کو یاد کر لو (انشاء اللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی

رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ

ہدایت فرمائے جو رہنمائی میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو۔ اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس رہے۔

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ

(اے رسول اگر وہ لوگ اس پر بھی نہ مانیں تو) تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے بخوبی

بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَ

واقف ہے۔ سارے آسمان اور زمین کا غیب اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا اور کیا ہی

اَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ

سننے والا ہے۔ اس کے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا۔ اور اے

اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا

رسول جو کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کے ذریعہ سے نازل ہوئی ہے اس کو پڑھا کرو اس کی

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ

باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور تم اس کے سوا کوئی کہیں ہرگز پناہ کی جگہ (بھی) نہ پاؤ گے۔ اور (اے رسول)

نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

جو لوگ اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں

الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ

ہیں ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں زندگی کی

تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ

آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی

منزل ۴

اے تملیخا جب بازار میں آئے تو نہ یہ کسی کو پہچانتے تھے نہ انکو کوئی۔ دوسرا جب نانبائی کی دُکان پر پہنچے اور اسکو دقیانوسی درہم دیئے تو نانبائی نے کہا تم نے خزانہ کہاں سے پایا؟ وہ بولے کہیں نہیں۔ یہ سُنکر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور ان کو قاضی کے پاس لے گئے جس کا نام نسطوس تھا قاضی نے درہموں کا حال پوچھا تو یہ بولے میں اپنے باپ کے گھر سے فلاں روز لے گیا تھا۔ یہ سُنکر وہ متحیر ہوا۔ آخر لوگ ان کو بادشاہ کے پاس لے چلے تو یہ رونے لگے کہ مجھے دقیانوس کے پاس نہ لے جاؤ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ لوگوں نے پوچھا دقیانوس کون؟ کہنے لگے شہر کا بادشاہ۔ لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہوا ہے؟ اسکو مدت ہوئی جہنم واصل ہوا۔ اب اسکا پتہ کہاں۔ اب تو فلاں شخص بادشاہ ہے جو دیندار اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے دین کا پابند ہے۔ غرض اسکو بادشاہ کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے اپنا پورا قصہ بیان کیا تو بادشاہ نے علماء کو بلایا اور تملیخا کے ساتھ غار کے پاس آیا تو تختی پر ان لوگوں کے نام دیکھے۔ تملیخا اندر گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا حال بیان کیا ان لوگوں نے یہ سُنکر سجدے میں یہ دُعا کی خداوندا پھر ہم پر نیند کو غالب کر غرض وہ لوگ پھر سو رہے بادشاہ کچھ دیر بعد خود اندر گیا تو ان کو سوتا پایا۔ بادشاہ کے ساتھیوں نے ان کی تعداد میں اختلاف کیا۔ جس نے جو دیکھا وہ بیان کیا۔ الغرض وہ سوئے تو پھر ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کے زمانہ میں چونکے اور پھر سو رہے۔ تو اب رجعت کے وقت جب امام آخر الزمان ظہور فرمائیں گے اس وقت وہ جاگیں گے اور حضرت کا ساتھ دیں گے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸ وَ

خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام ۱؎ سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا ۔ اور (اے رسولؐ)

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

تم کہدو کہ سچی بات (کلمہ توحید) تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہو چکی) ہے ۔ پس جو چاہے مانے اور جو

فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

چاہے نہ مانے (مگر) ہم نے ظالموں کے لیئے وہ آگ (دھکا کے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ

اور اگر وہ لوگ دُہائی دیں گے تو ان کی فریاد رسی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی جو مثل پگھلے ہوئے تانبے

بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے ہوگا (اور) وہ منہ کو بھون ڈالے گا ۔ کیا برا پانی ہے اور (جہنم بھی) کیا بری جگہ ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝۳۰

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کرتے رہے تو ہم ہرگز اچھے کام والے کے اجر کو اکارت نہیں کرتے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

یہ وہی لوگ ہیں جن کے (رہنے سہنے کے) لیئے سدا بہار (بہشت کے) باغات ہیں ان کے (مکانات کے) نیچے نہریں

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

جاری ہوں گی وہ ان باغات میں دمکتے ہوئے کندن کے کنگن ۲؎ سے سنوارے جائیں گے اور انہیں باریک ریشم

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

(کریب) اور دبیز ریشم (بافتے) کے دھانی جوڑے پہنائے جائیں گے اور تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے

عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ ع ۴ / ۹ / ۱۶

کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی آسائش کی) کیسی اچھی جگہ ہے ۔ اور (اے رسولؐ) ان لوگوں

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ

سے ان دو شخصوں کی مثال بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے ہیں ۔ اور ہم نے

۱؎ اصحاب رسولؐ تو عموماً پریشان ہی رہا کرتے تھے حضرت سلمان جو بڑے معزز اور مقرب بارگاہ صحابی تھے ان کے پاس ایک اُونی چادر تھی اُسی سے سب کام لیتے ضرورت کے وقت اُسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اسی کو اوڑھتے بھی ۔ ایک دن یہی چادر اوڑھے آپ کے پاس بیٹھے تھے ۔ گرمی کے دن تھے پسینہ سے چادر تر تھی اتنے میں عیینہ بن حصین یہودی آپ سے ملنے آیا تو اُسے حضرت سلمانؓ کی چادر کی بُو بری معلوم ہوئی ۔ بے ساختہ بول اُٹھا جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

۲؎ جن شہروں میں طوق اور کنگن وغیرہ خاص عورتوں کے زیور شمار کیئے جاتے ہیں وہاں کے لوگ کبھی ایسے مضامین پر تعجب کرتے ہیں کہ مردوں کو طوق اور کنگن سے کیا واسطہ ۔ حالانکہ یہ تعجب صرف رسم و رواج کی وجہ سے ہے جس کا عقلاً کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ایک شہر کا رواج دوسرے شہر میں بدل جاتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ دنیا کا رواج آخرت میں باقی رہے اس کے علاوہ اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں بہر حال یہ اعتراض ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ ط

ان کے چوگرد خرمے کے درخت لگا دیئے ہیں اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی بھی لگائی ہے ۔

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا

وہ دونوں باغ خوب پھل لاتے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کی ۔ اور ہم نے ان

وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ

دونوں باغوں کے درمیان نہر بھی جاری کر دی ہے ۔ اور اُسے پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو

لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ

اس سے باتیں کر رہا تھا بول اُٹھا کہ میں تو تجھ سے مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَاۤ

(بھی) بڑھ کر ہوں ۔ اور (یہ باتیں کرتا ہوا) اپنے باغ میں بھی جا پہنچا ۔ حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ

اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

سے) اپنے اوپر آپ ظلم کر رہا تھا ۔ (غرض) وہ کہہ بیٹھا کہ مجھے تو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا کہ کبھی بھی یہ باغ اجڑ

قَآئِمَةً لا وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ

جائے اور میں تو یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور بالفرض ہوگی بھی تو جب میں اپنے پروردگار

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ

کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو یقیناً اس سے کہیں اچھی جگہ پاؤں گا ۔ اس کا ساتھی جو اس سے باتیں کر رہا

هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ

تھا کہنے لگا کیا تو اس پروردگار کا منکر ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ ط

سے ۔ پھر تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) بنا دیا ۔ لیکن (ہم تو یہ کہتے ہیں کہ)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

وہی خدا میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتا ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ ٱللَّهُ لَا قُوَّةَ

اور جب تو اپنے باغ میں آیا تو دیہ) کیوں نہ کہا کہ یہ سب (ما شاء اللہ) لے خدا ہی کے چاہے سے ہوا ہے (میرا

إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٣٩﴾

کچھ بھی نہیں کیونکہ) بغیر خدا (کی مدد) کے (کسی میں) کچھ سکت نہیں۔ اگر مال اولاد کی راہ سے تو مجھے کم سمجھتا ہے۔

فَعَسَىٰ رَبِّىٓ أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

تو عنقریب ہی میرا پروردگار مجھے وہ باغ عطا فرمائے گا جو تیرے باغ سے کہیں بہتر ہوگا اور تیرے باغ پر

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾

کوئی ایسی آفت آسمان سے نازل کردے کہ (خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفاچٹ میدان ہو جائے اس کا

أَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُۥ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَ

پانی نیچے (اُتر کے خشک) ہو جائے پھر تو اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے۔ (چنانچہ عذاب نازل ہوا)

أُحِيطَ بِثَمَرِهِۦ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَآ أَنفَقَ فِيهَا

اور اس کے (باغ کے) پھل (آفت میں) گھیر لئے گئے تو وہ اس مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا

وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَـٰلَيْتَنِى لَمْ

(افسوس سے) ہاتھ ملنے لگا۔ اور باغ کی یہ حالت تھی کہ اپنی ٹہنیوں پر اوندھا گرا پڑا تھا تو کہنے لگا کاش

أُشْرِكْ بِرَبِّىٓ أَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن

میں اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا۔ اور خدا کے سوا اس کا کوئی جتھہ بھی نہ تھا کہ اس کی مدد کرتا

دُونِ ٱللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ ٱلْوَلَـٰيَةُ لِلَّهِ

اور نہ وہ بدلا لے سکتا تھا۔ (اسی جگہ سے ثابت ہو گیا کہ) سرپرستی خاص خدا ہی کے لئے ہے جو

ٱلْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم ع ۵

سچا ہے وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر ہے۔ اور (اے رسولؐ) ان سے

مَّثَلَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَـٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخْتَلَطَ

دنیا کی زندگی کی مثل بھی بیان کردو کہ اس کی حالت اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے

لے اسی بنا پر انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو اور "ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ" کہہ دے تو اس کو نظر نہیں لگتی۔ ۱۲

زندگانی دنیا کی تمثیل

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ

برسایا تو زمین کی روئیدگی اس میں مل جل گئی اور (خوب ہلکی پھولی پھر) آخر ریزہ ریزہ (بھوسہ) ہو گئی کہ اسکو

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (اے رسولؐ) مال اور اولاد (اس ذراسی) دنیا کی

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

زندگی کی زینت ہیں لہ اور باقی رہنے والی ٹہ نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب میں اس سے

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى

کہیں زیادہ اچھی ہیں۔ اور تمنا و آرزو کی راہ سے بھی بہتر ہیں۔ اور (اسدن سے ڈرو) جس دن ہم پہاڑوں کو

الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ ج

چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (پہاڑوں سے خالی) دیکھو گے اور ہم ان سبھوں کو اکٹھا کریں گے تو ان میں سے ایک

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا

کو نہ چھوڑیں گے اور سب کے سب تمہارے پروردگار کے سامنے قطار قطار پیش کیئے جائیں گے اور اسوقت ہم یاد دلائیں گے کہ جسطرح

خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

ہمنے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح) تم لوگوں کو آخر) ہمارے پاس آنا پڑا مگر تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے

مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

(دوبارہ پیدا کر نیکے) لیئے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور (لوگوں کے اعمال کی) کتاب سامنے رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو

مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا

دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہے دیکھ دیکھ کر سہمے ہوئے ہیں اور کہتے جاتے ہیں ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے

يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ

کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو بے قلمبند کیئے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ

وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع ٦ ٥ ٨

سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے۔ اور تیرا پروردگار کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کرے گا۔

لہ ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میری اُمّت کے لوگ تین قسم کے ہیں ایک وہ جنہیں نہ تو مال کے حاصل کرنے کی کد ہے نہ جمع کرنے کی رغبت بے سد رمق کے برابر حاصل کرتے ہیں اور بس یہی وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں خدا ولاخوف علیہم ولا ھم یحزنون فرماتا ہے۔ دوسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقہ سے حاصل کرتے ہیں حکمِ شرع کے موافق خرچ کرتے، اور محتاجوں کو دیتے ہیں۔ انکو اپنے کمانے اور خرچ کرنے کا حساب دینا ہوگا۔ پھر اگر مناقشہ کیا جائے تو عتاب ورنہ معاف کیا جائے تو بہشت ہے۔ تیسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں، حلال حرام کی تمیز کیئے بغیر جمع کرتے ہیں، واجبی حقوق ادا نہیں کرتے، ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں کی باگ دُنیا مالک ہوگئی ہے، اور آخر نتیجہ ان کا جہنم ہے۔ ١٢

ٹہ جیسے نیک اولاد، راستہ دکھانے والی کتابیں، پُل، کنواں، تالاب سڑک اور مہمان سرا وغیرہ۔ ١٢

نامۂ اعمال کا منظر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس لعین کے سوا سب نے سجدہ
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ
کیا (یہ ابلیس لعین) جنات سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اس کو اور
وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ
اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں۔ ظالموں نے خدا کے بدلے
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ
شیطان کو اپنا دوست بنایا یہ (ان) کا کیا برا عوض ہے۔ میں نے نہ تو آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت انکو (مدد
الْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ
کے لیئے) بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت اور میں ایسا (گیا گزرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنے والوں کو
عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
مددگار بناتا۔ اور (اس دن سے ڈرو) جسدن خدا فرمائے گا کہ اب تم جن لوگوں کو میرا شریک خیال کرتے تھے
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
ان کو (مدد کے لیئے) پکارو تو وہ لوگ ان کو پکاریں گے مگر وہ لوگ انکی کچھ نہ سنیں گے اور ہم ان دونوں کے بیچ میں
مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
مہلک آڑ بنا دیں گے۔ اور گنہگار لوگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ اس میں جھونکے جائیں گے اور اس سے
وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
گریز کی راہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ
پھیر بدل کر بیان کر دی ہیں مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے
جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى
پاس ہدایت آچکی تو (پھر) انکو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگنے سے

ابلیس و اولادِ ابلیس کا قصہ

انسان بڑا جھگڑالو ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

اس کے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی ریت رسم ان کو بھی پیش آئی یا ہمارا عذاب ان کے سامنے

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ

سے (موجود) ہو۔ اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیئے بھیجتے ہیں کہ (اچھوں کو نجات کی) خوشخبری سنائیں

وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ

اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں۔ اور جو لوگ کافر ہیں جھوٹی جھوٹی باتوں کا سہارا پکڑ کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ

لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

اس کی بدولت حق کو (اس کی جگہ سے) اکھاڑ پھینکیں۔ اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا

یہ لوگ ڈرائے گئے ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی

وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

جائیں اور وہ اُن سے روگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اس کے ہاتھوں نے کیئے ہیں بھول بیٹھے گویا ہمنے

أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ

خود انکے دلوں پر پردے ڈالدیئے ہیں کہ وہ حق بات کو نہ سمجھ سکیں۔ اور (گویا) ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے

إِلَى الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ

(کہ سن نہ سکیں) اور اگر تم ان کو راہ راست کی طرف بلاؤ بھی تو یہ ہرگز کبھی روبراہ ہونیوالے نہیں ہیں۔ اور

ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ

(اے رسولؐ) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر ان کے کرتوتوں کی سزا میں دھر پکڑتا تو فوراً (دنیا میں ہی)

بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ

ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر ان کے لیئے تو ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائینگے

الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع ۸ ۲۰

اور یہ بستیاں (جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو) جب ان لوگوں نے سرکشی کی تو ہم نے انہیں ہلاک کر مارا۔ اور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ

ہم نے ان کی ہلاکت کی میعاد مقرر کردی تھی۔ اور (اے رسولؐ) وُہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰؑ[۱] (خضرؑ کی ملاقات کو چلے تو اپنے

الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا

جوان (وصی یوشعؑ[۲]) سے بولے کہ جبتک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤں گا

نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا

(خواہ اگر ملاقات نہ ہو تو) برسوں یونہی چلا جاؤنگا۔ پھر جب یہ دونوں ان دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (بھنی

جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ

ہوئی) مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی۔ پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسیٰؑ نے اپنے جوان (وصی)

سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ

سے کہا (جی) ہمارا ناشتہ تو ہمیں دے دو ہمارے (آج کے) اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہوگئی۔ (یوشعؑ نے) کہا کیا آپ نے

اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسٰنِیْهُ

یہ دیکھا بھی کہ جب ہم لوگ (دریا کے کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں (اسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے آپ سے

اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ

اس کا ذکر کرنا شیطان ہی نے بھلا دیا۔ اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی۔ موسےٰؑ نے کہا وہی

عَجَبًا ۝۶۳ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا

تو وُہ (جگہ) ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے دیکھتے الٹے پاؤں پھرے

قَصَصًا ۝۶۴ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً

تو جہاں مچھلی چھوڑی تھی) دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ (خضرؑ[۳]) کو پایا جس کو ہم نے

مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝۶۵ قَالَ لَهٗ

اپنی بارگاہ سے رحمت (ولایت) کا حصہ عطا کیا تھا اور ہم نے اسے علم لدنی (اپنے خاص علم) میں سے کچھ سکھایا

مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝۶۶

تھا۔ موسیٰؑ نے ان (خضرؑ) سے کہا کیا آپ کی اجازت ہے کہ میں اس غرض سے آپ کے ساتھ رہوں کہ

منزل ۴

[۱] جب حضرت موسیٰؑ کو توریت عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لائے اور برسر منبر ان دونوں باتوں کو بھی بیان کیا اس وقت آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں بنایا۔ حضرت موسیٰؑ اگرچہ اولو العزم پیغمبروں میں تھے لیکن بندگی کی شان ہمیشہ تواضع وانکسار چاہتی ہے اگرچہ یہ خیال کچھ چنداں برا نہ تھا مگر پھر بھی تکبر کا شائبہ پایا جاتا تھا۔ اور جن کے رتبہ میں سوا ان کے سوا مشکل ہے خدا کے مقرب بندوں کی چھوٹی چھوٹی فروگزاشتیں بھی سخت سے سخت مواخذوں اور عتاب کے باعث ہوتی ہیں اسی کو ترک اولےٰ کہتے ہیں۔ غرض یہ خیال آتے ہی جبرئیلؑ کو حکم ہوا جاؤ موسیٰؑ سے کہو کہ سفر کریں اور دریائے روم و فارس کے ملنے کی جگہ ہمارے ایک بندہ سے ملاقات کریں اور اس سے کچھ علم سیکھیں انکو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ جہاں تمہارے ناشتہ کی بھونی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی جائے غرض حضرت موسیٰؑ اپنے وصی حضرت یوشعؑ کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے باقی قصہ قرآن میں دیکھو۔۱۲ [۲] حضرت یوشع بن نون بن افراہیم بن یوسف ۱۲ [۳] حضرت خضر علیہ السلام فریدوں بادشاہ کے زمانہ میں ایک بادشاہ کے بیٹے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے: بلیا بن ملکان بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ

جو رہنمائی کا علم آپکو (خدا کی طرف سے) سکھایا گیا ہے اسمیں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجیے۔ خضرؑ نے کہا میں سکھا تو دونگا مگر آپ سے

تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن

میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا اور (سچ تو یہ ہے) جو چیز آپ کے علمی احاطہ سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں۔ موسیٰ نے

شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ

کہا (آپ اطمینان رکھیے) اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے ضابط آدمی پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرونگا۔ خضرؑ نے کہا

اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ

(اچھا) تو اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو جبتک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ ع ۹ ۱۱ ۲۱

ل جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشع بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ تھے ۱۲ - ۱۲

بارے میں نہ پوچھیے گا۔ غرض یہ دونوں (مل کر) چل کھڑے ل ہوئے یہاں تک کہ (ایک دریا میں) جب دونوں کشتی میں

خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ

سوار ہوئے تو خضرؑ نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰؑ نے (آپ نے تو غضب کیا) کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے

جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن

کہ لوگوں کو ڈبا دیجیے! یہ تو آپ نے بڑی عجیب بات کی ہے۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے آپ سے (پہلے ہی) نہ کہدیا تھا کہ آپ

تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا

میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے۔ موسیٰؑ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا!) آپ میری فروگزاشت پر گرفت نہ کیجیے

نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانطَلَقَا

اور مجھ پر میرے اس معاملہ میں اتنی سختی نہ کیجیے۔ (خیر یہ تو ہو گیا)۔ پھر دونوں کے دونوں آگے چلے یہانتک

حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا

کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس بندۂ خدا نے اسے جان سے مار ڈالا۔ موسیٰؑ نے کہا اے معاذ اللہ کیا

زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا اور وہ بھی) کسی کے (خون کے) بدلہ میں نہیں آپ نے تو یقینی ایک عجیب حرکت کی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ

خضرؑ نے کہا کیوں میں نے آپ سے (مکرر) نہ کہدیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہیں صبر کر سکیں گے۔ موسیٰؑ نے

صَبْرًا (۷۵) قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا

کہا (خیر جو ہوا وہ ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا

تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا (۷۶) فَانطَلَقَا

بے شک آپ میری طرف سے معذرت (کی حد کو) پہنچ گئے۔ غرض (یہ سب ہو ہوا کر پھر) دونو کے دونو آگے چلے

حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا

یہانتک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو ان لوگوں نے

أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ

دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا۔ پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی چاہتی تھی تو

فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا (۷۷) قَالَ هَٰذَا

خضرؑ نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا (اس پر) موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو (ان لوگوں سے) اس کی مزدوری لے سکتے تھے

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع

(تا کہ کھانے کا سہارا ہوتا) خضرؑ نے کہا بس اب میرے اور آپکے درمیان علیحدگی ہے اب جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی آپ کو ان کی

عَّلَيْهِ صَبْرًا (۷۸) أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ

اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں لیجیئے سنئے وہ کشتی (جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا) تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت

فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ

کر کے گزارا کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں (کیونکہ) انکے پیچھے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ (آ تا) تھا کہ تمام

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا (۷۹) وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ

کشتیاں زبردستی بیگار میں پکڑ لیتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا (جس کو میں نے مار ڈالا) تو اس کے ماں باپ دونو بیچے

أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَ

ایماندار ہیں تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو کہ) بڑا ہو کر ان کو بھی اپنے سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے

---

۱ حضرت موسیٰؑ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے اور اس قدر اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے ۔۱۲

۲ کسی نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں کون سی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی؟ آپ نے فرمایا حضرت خضر کا هذا فراق بینی و بینک ۔ کہنا ۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَوٰةً وَّ

چاہا کہ (ہم اس کو مار ڈالیں اور) ان کا پروردگار اس کے بدلہ میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے پاک نفسی میں

أَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ

اور پاس قرابت میں بہتر ہو۔ اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے کھڑا کر دیا) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی

فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا

تھی اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ (گڑا ہوا) تھا اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو

صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا

تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے پروردگار کی مہربانی

كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي

سے اپنا خزانہ نکال لیں اور یہ میں نے (جو کچھ کیا کچھ) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم سے)۔

ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْأَلُونَكَ

یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور اے رسولؐ تم سے لوگ

عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

ذوالقرنین کا حال (امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں۔ تم (ان کے جواب میں) کہو کہ میں بھی تمہیں اس کا کچھ حال بتائے دیتا ہوں

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

(خدا فرماتا ہے کہ) بیشک ہم نے ان کو روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے اسے ہر چیز کے ساز و سامان

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

دے رکھے تھے وہ ایک سامان (سفر) کے پیچھے پڑا۔ یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب

تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا قُلْنَا

ان کو ایسا دکھائی دیا کہ (گویا) وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم کو بھی آباد

﴿٨٦﴾ يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا

پایا ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تم کو اختیار ہے) خواہ (ان کے کفر کی وجہ سے) ان کی سزا کرو (کہ ایمان لائیں) یا ان کے ساتھ حسن سلوک کا

ملہ اس میں اختلاف ہے کہ وہ خزانہ کیا تھا بعض کا قول ہے کہ وہ سونے چاندی کی کتابیں تھیں۔ ابن عباس کا خیال ہے کہ وہ علوم کی کتابیں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ لکھا ہوا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا۔ جس کو موت کا یقین ہو گا وہ کبھی خندان نہ ہو گا۔ اور جس کو حساب کا یقین ہو گا اس کا دل کبھی خوش نہ ہو گا اور جس کو قضا و قدر کا یقین ہو گا وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کرے گا۔ واللہ اعلم ۱۲۔

ملہ ان کا نام عبداللہ یا عیاش تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں۔ یہ روم کے شاہنشاہ تھے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں۔ لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریر لوگوں نے آپ کے سر پر داہنی طرف ایسی سخت وار کی کہ آپ شہید ہو گئے اور پانسو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے اب کی دفعہ بائیں طرف ضرب لگی اور پھر پانسو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو کے آئے اور دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہو گئے تھے اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ تھے اور دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپکا نام ذوالقرنین ہوا۔ دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمانؑ دوسرے سکندر۔ اور دو کافر ایک نمرود اور ایک بخت نصر۔ ۱۲

ملہ ان کو ناسک کہتے تھے یہ لوگ چھوٹے قد اور سرخ بال کرنجی آنکھ والے تھے ان کا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ

شیوہ اختیار کرو کہ خود ایمان قبول کریں) ذوالقرنین نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی فوراً سزا دینگے (آخرت میں) پھر تو وہ (قیامت

فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

میں) اپنے پروردگار کے سامنے لوٹا کر لایا ہی جائیگا اور وہ بری سے بری سزا دیگا۔ اور جو شخص ایمان قبول کریگا اور اچھے اچھے

فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾

کام کریگا تو (ویسا ہی) اس کے لیے اچھے سے اچھا بدلا ہے اور ہم بہت جلد اسے اپنے کاموں میں سے آسان کام (کرنے

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

کو) کہیں گے۔ پھر اس نے ایک دوسری راہ اختیار کی۔ یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے طلوع ہونیکی جگہ پہنچا تو آفتاب اسے

تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

ایسا ہی دکھائی دیا کہ (گویا) کچھ لوگوں کے سر پر اسی طرح طلوع کر رہا ہے جن کے لیئے ہم نے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں بنایا

كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾

تھا اور تھا بھی ایسا ہی۔ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اس سے پوری واقفیت تھی۔ (غرض) اس نے پھر ایک (اور) راہ اختیار

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا

کی یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) روم میں ایک پہاڑ کے کنگرے دیوار جنکے بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دیواروں کے اسطرف

يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ

ایک قوم کو (آباد) پایا جو بات چیت کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی۔ ان لوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض کی اسے

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ

ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے ادھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے (جو) ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپکی اجازت ہو تو ہم

لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي

لوگ اس غرض سے آپکے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں۔ ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پروردگار

فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ (تمہارے چندہ سے) کہیں بہتر ہے (مال کی ضرورت نہیں) تم فقط مجھے

منزل ۴

لہ یعنی یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انہیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا۔ اور دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سہارا نہ تھا گھاس ان کی غذا تھی۔ جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی۔ دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔۱۲

ٹہ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں۔ بعض ان کو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں۔ بہر حال یہ لوگ تین قسم کے تھے۔ ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر دوسرے ایسے چوڑے کہ ان کی لمبان چوڑان برابر تیسرے بڑے کہ ان کا ایک کان اوڑھنا اور دوسرا بچھونا بنتا۔ اور ان کی تعداد چار لاکھ تھی۔ اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جبتک کہ اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنے والے نہ دیکھ لیتا۔ یہ اس قدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کی بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی۔ گھاس پتے آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ
قوت سے مدد دو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک روک بنا دوں (اچھا تو) مجھے (کہیں سے) لوہے کی سلیں لا دو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی
الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ
دیوار بنائی) یہانتک کہ جب دونوں کگر(وں) کے درمیان (دیوار کو) بلند کرکے انکو برابر کردیا تو حکم دیا کہ (اسکے گرد آگ لگا کر) دھونکو یہانتک
اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ
کہ جب اسکو (دھونکتے دھونکتے) لال انگارا بنا دیا تو کہا کہ اب ہم کو تانبا دو کہ اسکو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں (غرض) وہ ایسی
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ
اونچی مضبوط دیوار بنی کہ نہ تو یاجوج ماجوج اسپر چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے (ذوالقرنین نے دیوار کو
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ
دیکھ کر) کہا یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے مگر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئے گا تو اسے ڈھا کر ہموار کردے گا اور
حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ
میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن (انہیں انکی حالت پر) چھوڑ دیں گے کہ ایک دوسرے میں (گھس کر) لہروں کی طرح (جیسے دیا کی)
نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ
لہروں کی طرح گڈمڈ ہو جائیں اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو اکٹھا کریں گے اور اسی دن جہنم کو ہم ان کافروں کے سامنے
یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ
کھلم کھلا پیش کریں گے جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں تھیں اور (رسولؐ کی دشمنی کی وجہ
فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾
سے سچی بات) کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اس خیال
اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ
میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا سرپرست بنا لیں (اور کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی اچھا سنو)
دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾
ہم نے کافروں کی مہمانداری کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ

منزل ۴

ف۱ مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے۔ مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑ جائے گی اور سب آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے۔ غرض یاجوج ماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے۔ اس کی تفصیل دیکھو سورۃ انبیا میں ۱۲۔

ف۲ اس قصہ کے اخلاقی و تمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں ۱؎ یہ نظیر ہے رجعت جناب امیرؑ کی ۲؎ امام عصرؑ کی غیبت کی نظیر ہے۔ ۳؎ مرنیکے بعد پھر زندہ ہونا ۴؎ سیاست تمدن کا خدا کی طرف سے عطا ہونا ۵؎ دنیا دار اسباب ہے ۶؎ حکمت ناموس کی مدد سے تمدن کی پختگی ۷؎ سیاحت کی عمدگی ۸؎ ظلم کی برائی ۹؎ مظلوم رعایا کی مدد بادشاہ حال پر واجب ہونا ۱۰؎ بے طمع رعیت پروری کرنا ۱۱؎ خلائق کا عجیب و غریب ہونا ۱۲؎ سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخل ہونا ۱۳؎ بادشاہ کو اپنے ارادہ میں یکا ہونا ۱۴؎ اچھی بات پر غیب سے مدد ہونا ۱۵؎ قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ ۱۲۔

ع ۱۱ ۱۹ ۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ

کیا ہم ان لوگوں کا پتہ بتا دیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں۔ (یہ) وہ لوگ (ہیں) جن

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ

کی دنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت[1] ہو گئی اور وہ اس خام خیال میں ہیں کہ وہ یقیناً

أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ

اچھے اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور (قیامت

رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ

کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم اس کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا

لیئے قیامت کے دن میزان حساب بھی قائم نہ کریں گے (اور سیدھے جہنم میں جھونک دیں گے) یہ جہنم ان (کی کرتوتوں)

وَاتَّخَذُوٓا اٰيٰتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ

کا بدلہ ہے کہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا۔ بیشک جن[2]

اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے ان کی مہمانداری کے لیئے فردوس (بریں) کے باغات

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ

ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی ملنے کی خواہش نہ کریں گے۔ (اے رسولؐ

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ

ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں (کو لکھنے) کے واسطے سمندر (کا پانی) ہی سیاہی

رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّي

بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہوں سمندر ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَنَا

(ایک اور سمندر) اس کی مدد کو لائیں۔ (اے رسولؐ) کہدو کہ میں بھی تمہارا ایسا ہی ایک آدمی

خوارج کی مذمت

[1] ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا خوارج، اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج سے تھا۔ ١٢

[2] ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار یاسر ہیں واللہ اعلم۔ ١٢

ایمانداروں کی مدح

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَّاحِدٌ

ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے۔ تو جو شخص

فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

آرزومند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اُسے اچھے کام کرنے

صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

چاہئیں اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک[1] نہ کرے۔

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ بَعْدَ فَاطِرٍ ... آيَاتُهَا ٩٨ ... رُكُوعَاتُهَا ٦

سورۂ[2] مریم مکّہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھانوے ۹۸ آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهيعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ ﴿٢﴾

کہیعص۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو (اس نے) اپنے خاص بندے زکریا کے ساتھ کی

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ

تھی۔ کہ جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دبی[3] آواز سے پکارا۔ (اور) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور

ٱلْعَظْمُ مِنِّي وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ

ہو گئیں اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا (سفید ہو گیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَإِنِّي خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِيَ مِن وَرَآءِي وَ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں۔ اور میں (اپنے مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین کو

كَانَتِ ٱمْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾

برباد کریں) اور میری بیوی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا فرما جو

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اسکو اپنا پسندیدہ بندہ بنا۔ (خدا نے فرمایا)

[1] حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا و سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے۔ اسی وجہ سے ریا کو شرکِ خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے۔ ۱۲

[2] اس سورۃ میں خداوندِ عالم نے اخلاقی و تمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں ۱۔ حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ اور انکی فضیلت ۲۔ حضرت مریم و عیسیٰ کا قصہ اور مرتبہ اس کے اخلاقی و تمدنی نتیجے ۳۔ حضرت ابراہیم و موسیٰ و اسمٰعیل و ادریس کے تذکرے اور ان کے فضائل ۴۔ بہشت کا ذکر ۵۔ ابی ابن خلف کا ذکر ۶۔ ہر شخص جہنم پر ہو کر گذرے گا ۷۔ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۸۔ باقی رہ جانے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہت اچھی ہیں ۹۔ عاص بن وائل کا خیال اور جواب ۱۰۔ پرہیزگار و گنہگار کی تشبیہ ۱۱۔ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ۔ ۱۲

[3] کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بیوی اٹھاسی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ۔ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کہتے شرم معلوم ہوتی تھی۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس کا ہمنام نہیں پیدا کیا ہے

قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

زکریا نے عرض کی یا الٰہی (بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ ہے کہ میری بیوی تو بانجھ ہے اور

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ

میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں۔ (خدا نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ تمہارا پروردگار فرماتا ہے

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ

کہ یہ بات ہم پر (کچھ دشوار نہیں) آسان ہے۔ اور (تم اپنے کو تو خیال کرو کہ) اس سے پہلے تم کو پیدا کیا

وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ

حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔ زکریا نے عرض کی الٰہی میرے لیئے کوئی علامت مقرر کر دے۔ حکم ہوا تمہاری پہچان یہ

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

ہے کہ تم تین رات (دن) برابر لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے۔ پھر زکریا اپنے عبادت کے حجرے سے اپنی قوم

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾

کے پاس (ہدایت دینے کے لیئے) نکلے تو ان سے اشارہ کیا کہ تم لوگ صبح و شام (برابر) اس کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّ

(غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے ان سے کہا) اے یحییٰ کتاب (توریت) مضبوطی سے لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ کی بہت

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّا ۢبِوَالِدَيْهِ

اور رحمدلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور وہ (خود بھی) پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے حق میں سعادت مند تھے اور سرکش

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ

نافرمان نہ تھے۔ اور (ہماری طرف سے) ان پر (برابر) سلام ہے جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے اور

يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ

جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑے کیئے جائیں گے۔ اور (اے رسول) قرآن میں مریم کا (بھی) تذکرہ کرو۔ کہ جب وہ اپنے

منزل ۴

لہ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اُسنے اس سن میں لڑکا عطا کیا اور پھر نام بھی خود ہی تجویز فرما دیا اور وہ بھی بہت اچھا اور پیارا نام جسکے معنی ہوئے جیتا جاگتا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ١٢

لہ حضرت یحییٰ کا حال امام حسین کے حال سے کسقدر اشبہ ہے مدینہ حال کسی کا ہو نام اسکا ہونا آخر وقت یہ سب باتیں یکساں ہیں اسیوجہ سے سفر کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰ کو یاد فرماتے تھے حضرت یحییٰ اللہ کے مخصوص بندوں میں بھی ایک خاص خصوصیت رکھتے تھے چار برس کی سن میں توریت حفظ کیا دس برس تمام احکام سے واقف ہوئے خدا کے خوف کی تو یہ حالت تھی کہ خشک روٹی کبھی کبھی کھالیتے ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور اسقدر روتے تھے کہ رخساروں کا گوشت گل کر دانت نمایاں ہو گئے تھے اور شفقت مادری نے نمدے کے دو ٹکڑے رکھ دیئے تھے مگر وہ بھی رہنے نہ پاتے۔ حضرت زکریا نے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایکدفعہ اتفاقاً سن لیا تھا تو روتے پیٹتے آہ و نالہ کرتے صحرا میں نکل گئے تو ماں باپ کی تلاش کو نکلے تو تین دن کے بعد ایک پہاڑی پر سجدہ میں بیہوش پایا اور وہاں کی مٹی آنسوؤں سے کیچڑ ہو گئی تھی جب ماں نے چہرہ کو پاک کرنا شروع کیا تب سمجھے کہ عزرائیل ہے فرمایا کہ تھوڑی مہلت دو ماں باپ بوڑھے ہیں بس اتنا ٹھہر جاؤ کہ انکی ملاقات کر لوں تب ماں نے رو کر کہا کہ بیٹا میں ہوں تیری ماں۔ یہ سنکر آنکھ کھولی اور پھر صحرا کی طرف بھاگنا چاہا مگر ماں باپ جبر کر کے گھر لائے عمر بھر شادی نہیں کی آپکی شہادت کا یہ سبب ہوا کہ اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی اور اسکو پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی جب خود بوڑھی ہوئی اور بادشاہ کی توجہ اپنی طرف کم پائی تو اسی لڑکی کے ذریعہ تعلقہ بڑھانی چاہی مگر جب بادشاہ حضرت یحییٰ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے ایک دن وہ بادشاہ جب نشہ میں مست تھا تو اس کمبخت عورت نے اس لڑکی کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا جب بادشاہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اسنے کہا اس کا مہر یحییٰ کا سر ہے بادشاہ نے آپکے قتل کا حکم دیا جب علماء کو خبر ہوئی تو بادشاہ سے کہا اگر انکا خون زمین پر گریگا تو کوئی دانہ نہ اگیگا اسنے کہا انکا سر طشت میں لو اور خون کنوئیں میں گرا دو غرض آپ اسی طرح شہید ہوئے اور آپکا سر لایا گیا اور آپکے خون ناحق نے کنوئیں سے جوش زیادتی پر دکھایا ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

لوگوں سے الگ ہو کر پورب طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا بیٹھی، پھر اس نے ان لوگوں کے سامنے پردہ

مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ

کرلیا۔ تو ہم نے اپنی روح (جبرائیلؑ) کو ان کے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی صورت بن کر ان کے سامنے

لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ

آکھڑا ہوا۔ (وہ اس کو دیکھ کر گھبرائیں اور) کہنے لگیں اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے

إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ

پاس سے ہٹ جا)۔ جبرائیلؑ نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام بر (فرشتہ) ہوں۔ تاکہ تم کو پاک و پاکیزہ

لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي

لڑکا عطا کردوں۔ مریمؑ نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ کسی (مرد) آدمی نے مجھے چھوا تک نہیں ہے اور

بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

نہ میں بدکار ہوں۔ جبرائیلؑ نے کہا تم نے کہا ٹھیک (مگر) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کے

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ وَكَانَ

لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ اس کو (پیدا کر کے) لوگوں کے واسطے اپنی (قدرت کی) نشانی قرار دیں اور خاص رحمت (کا

أَمْرًا مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے۔ غرض لڑکے کے تھا وہ آپ ہی آپ حاملہ ہوگئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دور کے

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي

مکان میں چلی گئیں۔ پھر جب جننے کا وقت قریب آیا، تو درد زہ انہیں ایک کھجور کے (سوکھے) درخت کی جڑ میں لے آیا اور بیکسی میں فرمانے

مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادَاهَا

لگیں کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور دنیا پیدا ہو کر بالکل بھولی بسری ہو جاتی۔ تب جبرئیلؑ نے مریمؑ کے پائیں کی طرف

مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

سے آواز دی کہ تم کڑھو نہیں دیکھو تو تمہارے پروردگار نے تمہارے قریب ہی نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

منزل ۴

(بقیہ صفحہ ۴۸۷) مارا اور لوگوں نے مٹی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اونچا ٹیلہ ہو گیا مگر بند نہ ہوا حتی کہ بخت النصر بادشاہ ہوا اور ان لوگوں کو مع بادشاہ کے ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا ۱۲۔ ف۴ یہی تین وقت انسان پر سخت ہیں ایک پیدائش دنیا کا طلسم دیکھنا دوسرے موت آخرت کا کارخانہ دیکھنا تیسرے قیامت دنیا آخرت اور برزخ کے خلاف ایک نہایت خوفناک بندو بست دیکھنا ۱۲۔ ف۵ اس قصہ کے اخلاقی و ناموسی نتائج حسب ذیل ہیں ۱ اعتکاف ۲ عبادت کی عمدگی ۳ زنا کی برائی ۴ عبادت کی وجہ سے دین و دنیا کی نعمتوں سے کامیاب ہونا ۵ فرشتوں کا نیکوں کی مدد کرنا ۶ معجزہ کا ثبوت ۷ حیا کی عمدگی ۸ بے حیائی موت سے بدتر ہے ۹ شیر خوار لڑکوں کی نبوت ۱۰ حضرت امیر کے بچپن میں ایمان لانے کا ثبوت ۱۱ حیض کا روزہ ۱۲ گناہ ہونا کا باعث ملامت خلق ہونا ۱۳ اعتدال پسندی کی عمدگی ۱۴ افراط و تفریط کی برائی ۱۵ زنا کے ثبوت کا مشکل ہونا ۱۶ ظاہری شہادت پر ہر جگہ بھروسہ کرنا بیجا ہے وغیرہ۔ واللہ اعلم ۱۲ (حاشیہ نسخہ ہذا) ف۱ یعنی اسوقت تو مجھ کو سب لوگ جانتے ہیں کہ میں انکے امام اور پیشوا کی بیٹی ہوں زکریا سے بزرگ مریم نے مجھ کو پالا ہے میرا کسی سے نکاح ہوا نہیں پھر لڑکا ہوا لوگ کیا کہیں گے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب آپ کو درد زہ شروع ہوا تو آپ بیت المقدس کے اندر چلی گئیں مگر آواز غیب آئی اے مریم یہ جننے کی جگہ نہیں عبادت کی جگہ ہے آپ باہر نکلیں تو کسی درخت کا سہارا چاہتی تھیں پہلے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کپڑا بننے کا پیشہ کرتے ان لوگوں نے آپ سے مذاق کیا آپ نے ان کے حق میں بد دعا کی آگے بڑھیں تو کچھ تاجروں سے ملاقات کی ان لوگوں نے آپکو پتہ بتایا آپ نے دعائے خیر دی جب آپ قریب پہنچیں تو وہ درخت بالکل خشک تھا۔ جب آپ اسکی جڑ پر تکیہ کر کے بیٹھیں تو فوراً ہرا ہو گیا شاخیں پھوٹیں خوشے نکلے اور آپ سے اس قدر قریب آ جھکے کہ آپ اسمیں سے بے تکلف کھا سکتی تھیں غرض حضرت عیسیٰ وہیں پیدا ہوئے اور اس وقت آپکا سن دس گیارہ سال کا تھا آپنے خرمے بھی کھائے پانی بھی چشمہ کا پیا۔ غالباً یہ شب کا وقت تھا یہ حکم خدا ہوا کہ تم اس کے شکریہ میں روزہ رکھو غرض آپ با اطمینان حضرت عیسیٰ کو گلے لگائے اپنے محراب عبادت کی طرف چلیں اور لوگ آپ کی تجسس میں نکلے تھے۔ غرض چونکہ آپ روزہ سے تھیں بات کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ اس وقت کی شریعت کا یہی حکم تھا۔ آپ سیدھی اپنی محراب میں آئیں اور لوگوں نے مع حضرت زکریا آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
اور خرمے کی جڑ (پکڑ کر) اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکے پکے تازہ خرمے جھڑ پڑیں گے پھر (شوق سے خرمے) کھاؤ اور (چشمہ کا
جَنِيًّا (٢٥) فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
پانی) پیو اور (لڑکے سے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے کچھ پوچھے) تو تم
الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا
(اشارہ سے) کہدینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزہ کی نذر کی تھی تو میں آج ہرگز کسی سے بات
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا (٢٦) ۚ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ
نہیں کر سکتی۔ پھر مریم ١٢ اس لڑکے کو اپنی گود میں لیئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ وہ
قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَـيْـــًٔا فَرِيًّا (٢٧) يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ
لوگ (دیکھ کر) کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقیناً بہت بڑا کام کیا۔ اے ہارون [1] کی بہن نہ تو تیرا
مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (٢٨) ښ
باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تم نے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ
کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لوگ بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات
صَبِيًّا (٢٩) قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ڼ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ
کریں (اس پر وہ بچہ قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ میں بیشک خدا کا بندہ ہوں۔ مجھ کو اسی نے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے
نَبِيًّا (٣٠) ۙ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ
اور مجھ کو نبی بنایا۔ اور میں (رہا ہے) کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (٣١) ښ وَّبَرًّۢا
زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا۔ اور (الحمد للہ کہ)
بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا (٣٢) وَالسَّلٰمُ
مجھ کو سرکش نافرمان نہیں بنایا اور (خدا کی طرف سے) جس دن میں پیدا ہوا ہوں

[1] ہارون اس زمانہ میں ایک شخص کا نام تھا جو نہایت درجہ بدکار اور زانی مشہور تھا۔ چونکہ آپ کو بغیر شوہر کے لڑکا پیدا ہوا تھا اس وجہ سے بنی اسرائیل نے آپ کو متہم کیا، اور ایسے بُرے آدمی کی بہن کہا۔ ١٢

بچہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

اور جس دن مروں گا مجھ پر سلام ہے اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا ۔ یہ ہے

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۳۴﴾

مریم کے بیٹے عیسےٰ کا سچا سچا قصہ جس میں یہ لوگ (خواہ مخواہ) شک کیا کرتے ہیں لہ ۔ خدا کے

مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ إِذَا قَضٰى

لیئے یہ کسی طرح سزاوار نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے ۔ وہ پاک و پاکیزہ ہے ۔ جب وہ

أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهٗ كُنْ فَيَكُونُ ﴿۳۵﴾ وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَ

کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ۔ اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ

خدا ہی میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے ۔ تو سب کے سب اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ

(اور یہی دین عیسےٰ لے کر آئے تھے) پھر (کافروں کے) فرقوں نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے بڑے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لٰكِنِ

(سخت) دن (خدا کے حضور) حاضر ہونے سے خرابی ہے ۔ جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیا کچھ سنتے

الظّٰلِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

دیکھتے ہوں گے مگر آج تو نافرمان لوگ کھلم کھلا گمراہی میں ہیں ۔ اور (اے رسول) تم ان کو حسرت (و افسوس)

الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا

وقف لازم

کے دن سے ڈراؤ جب قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا ۔ اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں (پڑے) ہیں اور ایمان

يُؤْمِنُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا

نہیں لاتے ۔ اس میں شک نہیں کہ (ایک دن) زمین اور جو کچھ اس پر ہے (اس کے) ہم ہی وارث ہوں گے (اور سب نیست و

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

ع ۲ ۲۵ ۵

يُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِبْرٰهِيمَ إِنَّهٗ كَانَ

نابود ہو جائینگے) اور سب کے سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے ۔ اور (اے رسول) قرآن میں ابراہیم کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک

لہ کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں ۔ اور نصرانی خدا کا بیٹا ۔ حالانکہ یہ دونوں غلط ہیں ۔ وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے نہ خدا کے ۔ بلکہ صرف مریم کے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝۴۱ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا

نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے (چچا اور منہ بولے) باپ سے کہا تھا کہ اے ابا آپ کیوں ایسی چیز

يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۝۴۲ يَا أَبَتِ إِنِّي

(بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ کچھ آپکے کام ہی آسکتا ہے۔ اے میرے ابا یقیناً میرے

قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ

پاس وہ علم آچکا ہے جو آپکے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجیے میں آپ کو (دین کی) سیدھی راہ

صِرَاطًا سَوِيًّا ۝۴۳ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

دکھا دوں گا۔ اے ابا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجیے (کیونکہ) شیطان یقیناً خدا کا نافرمان

كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝۴۴ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن

(بندہ) ہے۔ اے ابا! میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے

يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ

آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھی بن جائیے۔ (آذر نے) کہا

وَلِيًّا ۝۴۵ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن

(کیوں) اور ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے؟ اگر تو (ان باتوں سے) اسی طرح

لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝۴۶ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ

باز نہ آئیگا تو (یاد رہے) میں تجھے سنگسار کردوں گا۔ اور تو میرے پاس سے ہمیشہ کے لیئے دور ہوجا۔

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝۴۷ وَأَعْتَزِلُكُمْ

ابراہیم نے کہا اچھا تو میرا سلام لیجیے (مگر اس پر بھی) میں اپنے پروردگار سے آپکی بخشش کی دعا کرونگا (کیونکہ) بیشک وہ مجھ پر بڑا

وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ

مہربان ہے اور میں نے آپکو (بھی) اور (ان بتوں کو بھی) جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سبکو) چھوڑ کر اپنے پروردگار

أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝۴۸ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا

ہی کی عبادت کروں گا۔ امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ رہوں گا۔ غرض جب ابراہیم نے

ف یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام رخصت ہوئے اور بابل سے کوہستان، فارس میں آکر سات برس تک وہیں بسر کی۔ اس کے بعد پھر بابل میں آئے، اور بتوں کی مذمت شروع کی اور آخر بتوں کو توڑا اور نمرود نے آگ میں پھینکا اور وہ گلزار بنی۔ اور جب اس دفعہ وہاں سے علیحدہ ہوئے تو حران میں پہنچ کر حضرت سارہ سے نکاح کیا اور مع سارہ اور ان کے بھائی حضرت لوط کے شام کو روانہ ہوئے۔ اسی اخیر علیحدگی کو خدا فلما اعتزلہم سے بیان کرتا ہے۔ اس کی تفصیل سورۃ انبیاء میں آئے گی ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

ان لوگوں کو اور جس کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے انہیں اسحاقؑ و یعقوبؑ

يَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ

(سی اولاد) عطا فرمائے اور ہر ایک کو نبوت کے درجہ پر فائز کیا - اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایا

رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ وَ

اور ہم نے ان کے لیئے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر (دنیا میں بھی) قرار دیا - اور (اے رسولؐ) قرآن میں (کچھ)

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ

موسیٰؑ کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ (میرا) بندہ اور صاحب کتاب و شریعت

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

نبی تھا - اور ہم نے ان کو (کوہ طور کی) داہنی طرف سے آواز دی اور ہم نے انہیں راز

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

و نیاز کی باتیں کرنے کے لیئے اپنے قریب بلایا - اور ہم نے انہیں اپنی خاص مہربانی سے ان کے بھائی ہارون کو ان کا

نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

وزیر بنا کر (عنایت فرمایا - اور (اے رسولؐ) قرآن میں اسمٰعیلؑ کا تذکرہ کرو - اس میں شک نہیں کہ وہ وعدہ کے سچے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ

تھے اور بھیجے ہوئے پیغمبر تھے - اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

تاکید کیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے - اور (اے رسولؐ) قرآن

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

میں ادریسؑ کا بھی تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے اور) نبی

نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

تھے اور ہم نے ان کو بہت اونچی جگہ (بہشت میں بلند کر کے) پہنچا دیا - یہ انبیاء لوگ جنہیں خدا نے

منزل ۴

۱ یہ ہی وجہ ہے تمامی اہل کتاب یہود ہوں یا نصاریٰ مسلمان ہوں یا کوئی سب ایک زبان ہو کر آپ کے معترف اور آپ کے اتباع کے مدعی ہیں ۱۲

۲ آپ کے وعدہ کی سچائی کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ تو جب تک نہ آئیگا میں یہاں سے نہ جاؤنگا اتفاقاً وہ شخص وہاں ایک برس تک نہ آیا اور نہ آپ وہاں سے نہ ٹلے اور اسکے منتظر رہے - باوجودیکہ اس اثنا میں سخت سے سخت تکلیف اٹھائی حتیٰ کہ بعض اوقات درختوں کے چھلکے تک کھائے - ۱۲

ع ۳ ۱۰ ۶

۳ حضرت ادریسؑ حضرت آدمؑ کی پانچویں پشت میں ہیں آپ حضرت نوحؑ کے پردادا ہیں سلسلۂ نسب قصۂ نوحؑ میں دیکھو آپ پر بکثرت صحیفے نازل ہوئے آپ ہی فن کتابت، علم نجوم، حساب ہیئت، فن خیاطت، ترازو و پیمانہ اور اوزار کے موجد ہیں آپ ہی کا نام توریت میں اخنوخ ہے آپ ہی کے زمانہ میں قوم کی شرارت سے بیس برس تک پانی نہ برسا تھا - اور جب قوم نے توبہ کی تو پھر آپ کی دعا سے بارش ہوئی آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اسقدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوئی - ایک مرتبہ ملک الموت باجازت خدا آپ کی زیارت کو آئے تو آپ نے فرمایا تم میری روح قبض کر دو تا کہ اس کی تلخی معلوم کر لوں ملک الموت نے آپکی روح قبض کی پھر داخل بدن کر دیا اسوقت آپ نے فرمایا تم مجھ کو آسمان پر لے چلو اور دوزخ و بہشت کی سیر کرا دو غرض آسمان پر گئے اور دوزخ پر سے ہوتے ہوئے بہشت میں پہنچے جب سیر کر چکے تو ملک الموت نے کہا اب چلیئے میں آپکو زمین پر پہنچا دوں - اس پر خدا کا حکم ہوا، اے ملک الموت اب انہیں یہیں رہنے دو کیونکہ دنیا کی تکلیف موت کی سختی اٹھا چکے دوزخ پر سے گزر چکے یہی مطلب ہے قول خدا ورفعنٰہ مکاناً علیاً ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ

اپنی نعمت دی آدمؑ کی اولاد سے ہیں اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے وقت)

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ

نوحؑ کے ساتھ (کشتی پر) سوار کر لیا تھا اور ابراہیمؑ و یعقوبؑ کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

سے ہیں جن کی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا۔ جب ان کے سامنے خدا کی (نازل کی ہوئی) آیتیں

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ میں زار و قطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ پھر ان کے بعد کچھ ناخلف (ان کے)

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ

جانشین[1] ہوئے جنہوں نے نمازیں کھوئیں اور نفسانی خواہشوں کے چیلے بن بیٹھے عنقریب ہی یہ لوگ

يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

(اپنی گمراہی (کے خمیازے) سے ملیں گے۔ مگر (ہاں) جس نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کیے، تو ایسے

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾

لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (وہ) سدا بہار باغات میں

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

(رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر لیا ہے۔ بے شک وہ اس کا

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

وعدہ آنے والا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بے ہودہ بات سنیں گے ہی نہیں مگر (ہر طرف

اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ

سے) سلام ہی سلام (کی آواز آئے گی) اور وہاں ان کا کھانا صبح و شام (جس وقت چاہیں گے) انکے لیے (تیار) رہیگا۔

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہو گا ہم اسے اس کا وارث بنائیں گے۔

[1] ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں اور ایک روایت حضرت رسولؐ سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد میری ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہوں گے اور جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے واسطے بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں گے، اور نامی گھوڑوں پر سوار ہونگے اور شہرت کی غرض سے مشہور لباس پہنیں گے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

اور (اے رسول) ہم لوگ (فرشتے) آپ کے پروردگار کے حکم بغیر (دنیا میں) نہیں نازل ہوتے۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ

پیٹھ پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے۔ اور تمہارا پروردگار کچھ بھولنے والا نہیں ہے سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

آسمان و زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو دونوں کے درمیان میں ہے تو تم اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت

لِعِبَادَتِهٖ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا

پر ثابت قدم رہو۔ بھلا تمہارے علم میں اس کا کوئی ہمنام بھی ہے؟ ۔ اور (بعض آدمی (ابی بن خلف) تعجب سے) کہا کرتے

مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا

ہیں کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا (وہ) آدمی اس کو نہیں یاد کرتا کہ اس کو

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

اس سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا۔ تو (اے رسول) تمہارے پروردگار کی (اپنی) قسم ہم ان کو اور

وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

شیطانوں کو اکٹھا کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے گرداگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔ پھر ہر گروہ

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

میں سے ایسے لوگوں کو الگ نکال لیں گے جو (دنیا میں) خدا سے اور وں کی نسبت اکڑے اکڑے پھرتے

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

تھے۔ پھر جو لوگ جہنم میں جھونکے جائیں گے زیادہ سزاوار ہیں، ہم ان سے خوب واقف ہیں۔ اور تم میں سے کوئی

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے (کیونکہ پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار پر حتمی اور لازمی (وعدہ)

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو بچائیں گے اور نافرمانوں کو گھٹنے کے بل اسی میں چھوڑ دیں گے۔

ع ۵

اصحاب کہف کا قصہ

لہ جب کفار قریش نے حضرت رسولؐ سے اصحاب کہف و ذوالقرنین و روح کا سوال کیا تھا اور آپ نے وحی کے انتظار میں جواب نہ دیا اس پر کفار دیر ہونی تو لگے طعنہ زنی کرنے کہ خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا۔ اس پر آپ دلتنگ ہوئے۔ اور جب حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر آئے تو آپ نے وجہ دیر کی پوچھی تو یہ جواب ملا۔ ۱۲ ۔ ۲ اس نے ایک بوسیدہ ہڈی لا کر حضرت کے سامنے ہاتھ سے مل دی، اور ہوا میں اڑا دی اسی کا یہ بیان و جواب ہے۔ ۱۲

جہنم پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جب ہماری واضح و روشن آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ایمان والوں سے پوچھتے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ

ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم تم) دونوں فریقوں میں سے مرتبہ میں کون زیادہ بہتر ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے۔

نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ

حالانکہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چھوڑا جو ان سے ساز و سامان اور ظاہری نمود میں

اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ

کہیں بڑھ چڑھ کے تھیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے تو خدا اس کو ڈھیل ہی

لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا

دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے

الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ

یا عذاب یا قیامت۔ تو اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور لشکر

مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

(جتھے) میں کون کمزور (بےکس) ہے۔ اور جو لوگ راہ راست پر ہیں خدا ان کی ہدایت اور زیادہ کرتا

هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

جاتا ہے۔ اور باقی رہ جانے والی نیکیاں[۱] تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے

وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ

اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے اس شخص[۲] پر بھی نظر کی جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہنے

لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ

لگا کہ (اگر قیامت ہوئی تو بھی) مجھے مال اور اولاد ضرور ملے گی۔ کیا اسے غیب کا حال معلوم ہو گیا ہے یا اس نے خدا

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ

سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے ہرگز نہیں۔ جو کچھ یہ بکتا ہے (سب) ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے

---

[۱] جیسے پل، سڑک، کنواں، مہمان سرائے، تالاب وغیرہ جس سے رفاہ عام ہوتا ہے۔ ۱۲

[۲] خباب ابن الارت رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل قرشی کافر کے ذمہ باقی تھا جب خباب نے تقاضہ کیا تو عاص نے اس کے جواب میں کہا کیا تم گمان نہیں کرتے کہ بہشت میں سونا اور چاندی ریشمی پوشاکیں وغیرہ نعمتیں موجود ہیں۔ وہ بولے بیشک ہیں۔ عاص نے کہا تو بس میرے تمہارے وعدہ کی جگہ بہشت ہی رہے وہاں مجھ سے لے لینا۔ واللہ میں تم سے وہاں دنیا کی نسبت بہتر جگہ میں رہونگا اور مال و اولاد بھی زیادہ ہوگی اسی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اور زیادہ عذاب بڑھاتے ہیں اور جو (مال و اولاد کی نسبت) بک رہا ہے ہم ہی اسکے مالک ہو بیٹھیں گے اور یہ ہمارے پاس تنہا

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا

(بیک بینی و دو گوش) آئے گا اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تا کہ وہ انکی عزت کے

سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع ٥ / ٨

باعث ہوں ہرگز نہیں (بلکہ) وہ معبود خود انکی عبادت سے انکار کریں گے اور الٹے ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ (اے

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ

رسول) کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطان کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں بہکاتے رہتے ہیں۔ تو (اے

أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ

رسول) تم ان کافروں پر (نزول عذاب کی) جلدی نہ کرو۔ ہم تو بس ان کے لیئے (عذاب کے دن) گن رہے ہیں۔ کہ جس دن پرہیز

نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

گاروں کو (خدائے) رحمٰن کے (اپنے) سامنے مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں) کی

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

طرح ہنکائیں گے۔ (اس دن) یہ لوگ سفارش پر (بھی) قادر نہ ہوں گے مگر (ہاں) جس شخص نے خدا سے

عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾

(سفارش کا) اقرار[1] لے لیا ہو۔ اور (یہودی) لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے (عزیر کو) بیٹا بنا لیا ہے۔ (اے رسول) تم

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ

کہدو کہ تم نے اتنی بڑی سخت بات (اپنی طرف سے گھڑ کے) کہی ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں، اور زمین

مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَن دَعَوْا

شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس بات سے کہ ان لوگوں نے خدا

لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

کے لیئے بیٹا قرار دیا۔ حالانکہ خدا کے لیئے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے۔

وقف لازم

وقف لازم

[illegible]

خدا کی اولاد کسی طرح نہیں ہو سکتی

[1] بعض احادیث میں ہے کہ عہد و پیمان سے مراد دوستی دوازدہ امام کی ہے یعنی وہی شخص سفارش کر سکے گا جو آئمہ سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو حاشیہ نمبر ٦ میں بیان کی گئی ہے - ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي

سارے آسمان و زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی بن کر آنے والی ہیں۔ اس نے

الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ

یقیناً ان سب کو اپنے (علم کے) احاطہ میں گھیر لیا ہے اور سب کو اچھی طرح گن لیا ہے۔ اور یہ سب کے سب اس

اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کے سامنے قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) حاضر ہونگے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

کیئے عنقریب ہی خدا ان کی محبت[1] (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کر دے گا۔ تو (اے رسول) ہم نے اس قرآن کو تمہاری

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

(عربی) زبان میں صرف اس لیئے آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو (جنت کی) خوشخبری دو اور (عرب کی)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ

جھگڑالو قوم کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر ڈالا۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو (کہیں)

مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

دیکھتے ہو یا اس کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو۔

سُوْرَةُ طٰهٰ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْوَاقِعَةُ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ طٰہٰ[2] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا

اے طٰہٰ[3] (رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لیئے نازل نہیں کیا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ مگر

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ

جو شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اس کے لیئے نصیحت (قرار دیا) ہے (یہ) اس شخص کی طرف سے نازل ہوا ہے

منزل ۴

[1] ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی کہو خداوندا اپنی بارگاہ میں میرے لیئے عہد وپیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کر اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس اور خود حضرت علی سے بھی یہ روایت منقول ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۸۷ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر اور مواہب لدنیہ صواعق محرقہ وغیرہ ۱۲

[2] اس سورۃ کے امور مذکورہ یہ ہیں: حضرت رسول کی فضیلت اور ان کو مشقت عبادت سے ممانعت، حضرت موسےٰ کا تفصیلی قصہ اور اس سے نتائج، قرآن کی حقیقت قیامت کا حال، حضرت رسول کی وحی میں جلدی اور اس کی فہمائش، حضرت آدم کا قصہ، جس نے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا نماز پنجگانہ کے اوقات، اپنے اہل کو نماز کا حکم اور مشرکین کا اعتراض و جواب وغیرہ ۱۲۔

ع ۱۶ ۹

[3] طٰہٰ حضرت رسول کا نام ہے اور اس کے معنی طالب ہادیِ حق کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ طٰہٰ اس سورۃ کا نام ہے بعض کہتے ہیں قرآن کا بعض خدا کا نام بتاتے ہیں اور بعض طا سے طیبہ اور ہا سے مکہ مراد لیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ ط کے ۹ اور ہ کے ۵۔ ۱۴ ہوئے اس سے چہاردہ معصومین مراد ہیں اور واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت رسول ابتدائے رسالت میں علاوہ فرائض نبوت کے عبادت میں بھی بہت مشقت کرتے۔ دس برس تک پنجوں کے بل کھڑے ہو کر رات رات بھر نماز پڑھی حتی کہ آپ کے پاؤں سوج گئے اور رنگ زرد ہو گیا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ کو اس قدر مشقت سے روکا گیا۔ ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝۴ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝۵

جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا۔ وہ رحمٰن ہے جو عرش پر (حکمرانی کے لیئے) آمادہ و مستعد ہے۔ جو کچھ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے (غرض سب

الثَّرٰى ۝۶ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ

کچھ) اُسی کا ہے۔ اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو بھی) (آہستہ کرے) تو بھی وہ یقیناً چھپا اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز

اَخْفٰى ۝۷ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝۸ وَ

کو جانتا ہے۔ اللہ وہ (معبود) ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اچھے (اچھے) اُسی کے نام ہیں۔ اور (اے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۹ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

رسولؐ) کیا تم تک موسےٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ کہ جب انہوں نے دُور سے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

سے کہنے لگے کہ تم لوگ (ذرا یہیں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب ہے کہ میں (وہاں جا کر) اس میں سے ایک

بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ

انگارا تمہارے پاس لے آؤں یا آگ کے پاس کسی راہ کا پتہ پا جاؤں۔ پھر جب موسیٰؑ آگ کے پاس آئے تو انہیں آواز

يٰمُوْسٰى ۝۱۱ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

آئی کہ اے موسےٰ! بیشک میں ہی تمہارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم (اس وقت) طویٰ

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝۱۳

(نامی) پاکیزہ جنگل میدان میں ہو۔ اور میں نے تم کو (پیغمبری کے واسطے) منتخب کیا ہے تو جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

اُسے کان لگا کے سنو۔ اس میں شک نہیں کہ میں ہی وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری

لِذِكْرِيْ ۝۱۴ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى

یاد کے لیئے نماز (برابر) پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت ضرور آنے والی ہے اور میں اسے لامحالہ چھپائے رکھوں گا تاکہ ہر شخص

منزل ۴

۱؎ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب آپ اپنی شادی کے دس برس بعد اپنی بیوی صفورہ بنت شعیبؑ کو سسرال سے رخصت کرا کے اپنی ماں کے پاس لے چلے تھے یہاں پہنچ کر لڑکا پیدا ہوا اندھیری رات شدت کی سردی راہ سے نابلد یوڑ الگ تتر بتر ہو گئے بیوی کا حال اس حالت میں طور کی طرف آگ دیکھی تو اس کی طرف بڑھے۔ ۱۲

۲؎ جب حضرت موسےٰؑ آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک درخت میں اُوپر سے نیچے تک آگ روشن ہے اور تسبیح کی آواز آتی ہے اور ایک نور آسمان تک بلند ہے نہ آگ درخت کو جلاتی ہے نہ درخت کا ہرا پن کم ہوتا ہے یہ دیکھ کر ڈر گئے اور بیہوش ہو گئے خدا نے ان کے قلب کو مضبوط کر دیا۔ جب ہوش آیا تو آواز آئی یا موسےٰ آپ نے لبیک تو کہا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ پکارنے والا کون ہے پھر خود کہنے لگے میں نے تیری آواز سُنی مگر تیری جگہ نہیں دیکھی۔ آواز آئی میں تیرے اُوپر نیچے داہنے بائیں آگے پیچھے ہر طرف ہوں اور تیرے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ تب موسےٰؑ سمجھے یہ خدا کا کلام ہے اور متوجہ ہوئے۔ ۱۲

۳؎ جوتیاں اُتارنے کا حکم دیا تو اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک متبرک جگہ اور گویا خداوندی دربار تھا وہاں جوتیاں پہن کر جانا مناسب نہ تھا یا اس وجہ سے کہ جوتیوں سے مراد لڑکے بالوں کی محبت تھی اور اس سے دل کا خالی کرنا مقصود تھا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مردار کھال کی جوتیاں تھیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا

(اس کے خوف سے نیکی کرے) اور جیسی کوشش کی ہو اس کا اسے بدلہ دیا جائے ۔ تو کہیں (ایسا نہ ہو کہ) جو شخص اسے دل سے نہیں مانتا

يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ

اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس (فکر) سے روک دے تو تم تباہ ہو جاؤ گے ۔ اور اے موسےٰ یہ تمہارے داہنے

يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا

ہاتھ میں کیا چیز ہے ۔ عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے ۔ میں اس پر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کی) پتیاں

عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾

جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی مطلب ہیں ۔ فرمایا اے موسیٰ اس کو ذرا زمین پر ڈال تو دو ۔ موسیٰؑ نے

فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

اُسے ڈال دیا تو فوراً وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا ۔ (یہ دیکھ کر موسےٰؑ گھبرا گئے تو) فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں ہم ابھی

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ

اس کی پہلی سی صورت پھر کیئے دیتا ہوں ۔ اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بغل میں تو کر لو (پھر دیکھو کہ) وہ

جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾

بیماری کے بغیر سفید چمکتا دمکتا ہوا نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ

بڑی نشانیاں دکھائیں ۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اُٹھایا ہے ۔

١ ع ١٠ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي

موسےٰؑ نے عرض کی پروردگارا (میں تو جاتا ہوں مگر) تو میرے لیئے میرے سینہ کو کشادہ فرما (دلیر بنا) اور میرا

أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾

کام میرے لیئے آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ

وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾

لیں ۔ اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنا دے ۔

٥١ ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول ﷺ کو ثبیر (مکہ میں ایک پہاڑ ہے) کے مقابلہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کیا تھا۔ کہ میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیئے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں۔ اور میرے اہلبیت سے میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں، اور کثرت سے تیری یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۷۔ مطبوعہ مصر ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ

اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کردے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں (مل کر)

كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾

کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ فرمایا

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا

اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں منظور کی گئیں۔ اور ہم تو تم پر ایک بار اور

عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو اب تمہیں وحی کے ذریعہ سے

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ

بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰؑ کو) صندوق میں رکھ کر صندوق کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے

الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ وَأَلْقَيْتُ

دھکیل کے کنارے ڈال دے گا کہ موسیٰؑ کو میرا دشمن اور موسیٰؑ کا دشمن (فرعون) اٹھا لے گا۔ اور

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي

میں نے تم پر اپنی محبت کا (پرتو) ڈال دیا (کہ جو دیکھتا پیار کرتا) تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پالے پوسے جاؤ۔

أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ

(اس وقت) جب تمہاری بہن چلی (اور فرعون کے گھر میں آ کر) کہنے لگی کہ کہو تو میں تمہیں ایسی دایہ بتاؤں کہ جو اسے

فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَ

اچھی طرح پالے۔ تو (اس تدبیر سے) ہم نے پھر تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور

قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا

(تمہاری جدائی پر) کڑھے نہیں۔ اور تم نے ایک شخص[1] (قبطی) کو مار ڈالا تھا اور سخت پریشان تھے) تو ہم نے تم کو اس

فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ

غم سے نجات دی اور ہم نے تمہارا اچھی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس تک مدین کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰؑ

موسیٰ پر خدا کا احسان جتانا

[1] اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی سواری جا رہی تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کیے ہے۔ اس نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپ نے سفارش کی اس نے نہ مانا آخر موسیٰؑ نے ایک گھونسا مارا کہ وہ قبطی مر گیا۔ دوسرے دن موسیٰؑ جا رہے تھے دیکھا، وہی شخص دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پھر اس نے فریاد کی وہ قبطی بولا کیا تم مجھے بھی مار ڈالو گے اسی وقت یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرعون ان کے قتل کی فکر میں ہے آپ کو حکم خدا ہوا تم مدین کو ہجرت کر جاؤ۔ آپ چلے گئے۔ ہجرت کا قصہ سورۂ قصص میں بیان ہو گا۔ ۱۲

وقف لازم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يٰمُوسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوكَ

پھر تم (عمر کے) ایک اندازہ پر آ گئے (اور نبوت کے قابل ہوئے) اور میں نے تم کو اپنی رسالت کیواسطے چن لیا۔ تم اپنے بھائی

بِاٰيٰتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ

سمیت ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور دیکھو میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس لے جاؤ بیشک

اِنَّهُ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ

وہ بہت سرکش ہو گیا ہے پھر اس سے (جاکر) نرمی سے باتیں کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے۔ دونوں

يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ

نے عرض کی اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی (نہ) کر بیٹھے یا اور

اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِي مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

زیادہ سرکشی کر بیٹھے۔ فرمایا تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا اور دیکھتا ہوں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُولَا اِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا

غرض تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

بھیج دیجیے اور انہیں ستایئے نہیں ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کا معجزہ لے کر آئے ہیں اور جو

مِّنْ رَّبِّكَ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا

راہ راست کی پیروی کرے اسی کے لیئے سلامتی ہے۔ ہمارے پاس خدا کی طرف سے یہ وحی

قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ

نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب اسی شخص پر ہے جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اس کے حکم سے) منہ

تَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

موڑے۔ (غرض گئے اور کہا)۔ فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر تم دونوں کا پروردگار کون ہے؟ موسےٰؑ نے کہا ہمارا

اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لیئے (مناسب) صورت عطا فرمائی پھر اسی نے (زندگی بسر کرنیکے) طریقے بتلائے۔

حضرت موسیٰؑ کی نبوت

لہ یہ حکم سنتے ہی اپنے عیال کی خبر بھی نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے اُدھر حضرت ہارونؑ کو الہام ہوا یہ استقبال کو نکلے، مصر سے باہر دونوں ملے اور پھر اپنے کام میں مشغول ہوئے اور ان کی بیوی وہاں دو روز تک اُن کی منتظر رہیں تیسرے دن مدین کے کچھ لوگ آئے، اور اُن کو پہچان کر حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچا دیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ فِىْ كِتٰبٍ

فرعون نے پوچھا بھلا اگلے لوگوں کا حال (تو بتاؤ کہ) کیا ہوا۔ موسیٰؑ نے کہا ان باتوں کا علم میرے پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوحِ محفوظ)

لَا يَضِلُّ رَبِّىْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

میں (لکھا ہوا) ہے۔ میرا پروردگار نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے وہ وہی ہے جس نے تمہارے (فائدہ کے) واسطے زمین کو بچھونا

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ

بنایا اور تمہارے لیئے اس میں راہیں نکالیں اور اسی نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر (خدا فرماتا ہے کہ)

فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَ

ہم ہی نے اس پانی کے ذریعہ مختلف قسموں کی گھاسیں نکالیں (تاکہ) تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو

ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع ۲ / ۱۱

(بھی) چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقل مندوں کے واسطے (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ ہم نے

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً

اسی زمین سے تم کو پیدا کیا اور (مرنے کے بعد) اس میں لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے دوسری بار (قیامت کے دن)

اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

تم کو نکال کھڑا کریں گے۔ اور میں نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں دکھا دیں اس پر بھی اس نے (سب کو) جھٹلا دیا اور نہ

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

مانا (اور) کہنے لگا اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لیئے آئے ہو کہ تم ہم کو ہمارے ملک (مصر) سے اپنے جادو کے زور سے نکال باہر

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

کرو۔ اچھا تو (رہو) ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کرتے ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ نہ

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ

ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تم اور (مقابلہ) ایک صاف کھلے میدان میں ہو۔ موسیٰؑ نے کہا تمہارے (مقابلہ کی) میعاد

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾

(زینت / عید) کا دن ہے اور (اس روز) سب لوگ دن چڑھے[1] جمع کیئے جائیں گے۔ اس کے بعد فرعون (اپنی جگہ)

فرعون و موسیٰ کی باتیں

[1] دن چڑھے کی قید اس واسطے تھی کہ آرام طلب لوگ بھی آرام خاص سے فارغ ہو کر اُٹھ لیں اور سب کے سب شریک ہو سکیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ

لوٹ گیا پھر اپنے چلتر (جادو کے سامان) جمع کرنے لگا پھر (مقابلہ کو) آموجود ہوا۔ موسیٰؑ نے (فرعونیوں سے) کہا تمہارا ناس ہو

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

خدا پر جھوٹی جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ وہ عذاب نازل کر کے (اس) سے تمہارا ملیا میٹ

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

کر چھوڑے گا اور یاد رکھو کہ جس نے افترا پردازی کی وہ یقیناً نامراد رہا۔ اس پر وہ لوگ اپنے کام میں باہم

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

جھگڑنے لگے اور سرگوشیاں کرنے لگے۔ (آخر) وہ لوگ بول اٹھے یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

کہ اپنے جادو کے زور سے تم لوگوں کو تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب کو

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ

مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ) درست کر لو۔ پھر پرا باندھ کے (ان کے مقابلہ میں) آپڑو۔ اور جو

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ

آج ور رہا وہی فائز المرام رہا۔ (غرض جادوگروں نے) کہا اے موسےٰ یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو اور

اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ

یا یہ کہ پہلے جو جادو پھینکنے والے ہم ہی ہوں۔ موسےٰؑ نے کہا (میں نہیں ڈالوں گا) بلکہ تم ہی (پہلے)

بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ

ڈالو (غرض انہوں نے اپنے کرتب دکھائے) تو بس موسےٰؑ کو ان کے جادو کے زور سے ایسا معلوم ہوا کہ انکی رسیاں اور ان کی

سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

چھڑیاں دوڑ رہی ہیں۔ تو موسےٰؑ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی۔ ہم نے کہا

مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا

(موسےٰ سے) ڈرو نہیں یقیناً تم ہی ور رہو گے۔ اور تمہارے داہنے ہاتھ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

جادوگروں کا ایمان لانا

فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ

میں جو (لاٹھی) ہے اسے ڈال دو کہ جو کرتب ان لوگوں نے کی ہے اسے ہڑپ کر جائے۔ کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ کرتب کی وہ ایک

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

جادوگر کی کرتب ہے۔ اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (غرض موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا) یہ دیکھتے ہی

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ

وہ سب جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے۔ فرعون نے (ان لوگوں سے)

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ

کہا (ہائیں) اس سے پہلے کہ ہم تمکو اجازت دیں تم اس پر ایمان لے آئے اس میں شک نہیں کہ یہ تم سب کا بڑا (گرو) ہے جس نے

السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تم کو جادو سکھایا ہے۔ تو میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالوں گا اور تمہیں یقیناً خرموں کی شاخوں

وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ

پر سولی چڑھا دوں گا اور اس وقت تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دونوں فریقوں) سے عذاب میں زیادہ بڑھا

اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰي مَا

ہوا کون ہے اور کس کو قیام زیادہ ہے۔ جادوگر بولے کہ ایسے واضح و روشن معجزات جو ہمارے سامنے آئے ان پر

جَاۗءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ

اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا اس پر تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے تو جو تجھے کرنا ہو کر گزر۔ تو بس دنیا

اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾

کی (اسی ذرا) زندگی پر حکومت کر سکتا ہے۔ (اور کہا) ہم تو اپنے پروردگار پر

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا

اس لئے ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے گناہ معاف کر دے اور (خاصکر) جادو (کے گناہ) جس پر تو نے

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾

ہمیں مجبور کیا تھا۔ اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور (اسی کو) سب سے زیادہ قیام ہے۔ اس میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يَمُوتُ

شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کیلئے یقیناً جہنم (دھرا ہوا) ہے جس میں نہ تو وہ

فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ

مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہیگا (سسکتا رہیگا) اور جو شخص اس کے سامنے ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اور اس نے اچھے اچھے

الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿۷۵﴾ جَنَّاتُ

کام بھی کیئے ہونگے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کیلئے بڑے بڑے بلند درجے ہیں۔ وہ سدا بہار باغات ہیں جنکے نیچے نہریں

عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَ

جاری ہیں۔ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے

ع ۳ ۲۲ ۱۲ ذَٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكَّىٰ ﴿۷۶﴾ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

اس کا یہی صلہ ہے۔ اور ہم نے موسےٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ

(مصر سے) راتوں رات نکال لے جاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لیئے ایک سوکھی راہ نکالو (اور)

يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴿۷۷﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

تم کو نہ پیچھا کرنے کا کوئی خوف رہے گا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت۔ غرض فرعون نے اپنے لشکر

بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا

بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَأَضَلَّ

سمیت ان کا پیچھا کیا پھر دریا (کے پانی کا ریلا) جیسا کچھ ان پر چھا گیا۔ وہ چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم

فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿۷۹﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ

کو گمراہ (کر کے ہلاک) کر ڈالا اور ان کی ہدایت نہ کی۔ اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے

أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ

پنجہ) سے چھڑایا اور تم سے (کوہِ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا اور ہم ہی نے تم

الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿۸۰﴾ كُلُوا مِنْ

پر من و سلوےٰ نازل کیا اور (فرمایا کہ) ہم نے جو پاک و پاکیزہ روزیاں تمہیں دے رکھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

ہیں اُن میں سے کھاؤ (پیو) اور اس میں (کسی قسم کی) شرارت نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائیگا

غَضَبِيْ ج وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَ

اور (یاد رکھو کہ) جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا۔ اور جو شخص

اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم رہے[1] تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے ہیں۔ (پھر جب

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى

موسےٰؑ ستر آدمیوں کو لے کر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہمنے کہا کہ) اے موسےٰ تمنے اپنی قوم سے آگے چلے آنے میں جلدی کیوں کی؟

اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آرہے ہیں اور الٰہی میں جلدی کر کے تیرے پاس اسلئے آگے بڑھ آیا تاکہ تو مجھ سے

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

خوش رہے۔ فرمایا تو ہمنے تمہارے (آنیکے) بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا اور سامری[2] نے انکو گمراہ کر چھوڑا۔ پھر (تو) موسیٰؑ

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ

غصہ میں بھرے پچھتائے ہوئے اپنی قوم کی طرف پلٹے اور (آکر) کہنے لگے اے میری (کم بخت) قوم کیا تم سے

اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ

تمہارے پروردگار نے ایک اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہ کیا تھا۔ تو کیا تمہارے وعدے میں عرصہ لگ گیا یا تمنے

اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے کہ تم نے میرے وعدہ (خدا کی پرستش) کے خلاف کیا۔

فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

وہ لوگ کہنے لگے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ (بات یہ ہوئی کہ فرعون کی) قوم کے زیور کے بوجھے

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا

جو (مصر سے نکلتے وقت) ہم پر لاد دیے گئے تھے انکو ہم لوگوں نے (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈال دیا پھر اسی طرح

---

[1] عبداللہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے کہ ثابت البنانی نے کہا کہ اهتدى الى ولاية اهلبيته حضرت رسولؐ کے اہلبیت کی ولایت کی ہدایت ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ قلمی آیت ۸۔ فضائل ۱۲

[2] یہ بھی بنی اسرائیل میں تھا۔ اور جس وقت فرعون کے حکم سے لڑکے قتل کیئے جاتے تھے یہ بھی پیدا ہوا تھا اور اس کی ماں نے اس کو فوراً دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا۔ خدا نے حضرت جبرائیلؑ کو اس کی پرورش کا حکم دیا اس وجہ سے وہ حضرت جبرئیلؑ کی ظاہری صورت کو پہچانتا تھا۔ اور چونکہ حضرت موسےٰؑ سے سن چکا تھا کہ مرکب حضرت جبرائیلؑ کے سم کے نیچے کی خاک جس چیز پر ڈال دو بولنے لگتی ہے جس روز حضرت جبرائیلؑ فرعون لعنہ کو غرق کرنے آئے تھے، تھوڑی سی خاک اُٹھا کر رکھ چھوڑی۔ اور جب حضرت موسےٰؑ کوہ طور پر گئے، تو اس نے حضرت ہارونؑ سے کہا، ہم لوگوں نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اس میں سے کچھ باقی ہے اور اس میں تصرف جائز نہیں۔ اور بنی اسرائیل اس کو خرید و فروخت کرتے ہیں آپ حکم دیجیئے کہ سب کو جمع کر کے جلا ڈالیں۔ حسب الحکم سب زیور غار میں رکھ کر جلا ڈالے گئے۔ اور سامری فن زرگری میں بہت مشتاق تھا۔ ایک قالب بنا کر اس میں گلے ہوئے زیور ڈال دیئے۔ ایک بچھڑے کی صورت بن گئی، اس پر وہ خاک ڈالدی وہ بولنے لگا۔ اس نے لوگوں کو دھوکا دیا اور گوسالہ پرستی شروع کرا دی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا

سامری نے بھی ڈال دیا پھر سامری نے ان لوگوں کے لیئے (اسی زیور سے) ایک بچھڑے کی مورت بنائی جسکی آواز بھی بچھڑے کی سی

لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ﴿٨٨﴾ فَنَسِيَ

تھی۔ اس پر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمہارا (بھی) معبود ہے اور موسٰے کا بھی معبود ہے۔ مگر وہ بھول گیا ہے۔ بھلا ان لوگوں

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ

کو اتنی بھی نہ سوجھی کہ یہ بچھڑا نہ تو ان لوگوں کو پلٹ کر ان کی بات کا جواب ہی دیتا ہے اور نہ ان کا ضرر ہی اسکے

ع ٤ ١٣ ١٤ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ

ہاتھ ہے اور نہ نفع۔ اور ہارونؑ نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے میری قوم تمہارا صرف اس کے

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

ذریعہ سے امتحان کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بس (خدائے) رحمٰن ہے تو تم میری پیروی

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى

کرو اور میرا کہا مانو۔ وہ لوگ کہنے لگے جبتک موسٰی ہمارے پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم تو برابر اس کی پرستش پر ڈٹے

يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ

بیٹھے رہیں گے۔ موسٰےؑ نے (ہارونؑ کی طرف خطاب کرکے) کہا اے ہارون جب تم نے ان کو دیکھ لیا تھا کہ گمراہ

ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا

ہوگئے ہیں تو تمہیں میری پیروی (قتال) کرنے کو کس نے منع کیا۔ تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟ ہارونؑ

تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ

نے کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیئے اور نہ میرے سر کے بال۔ میں تو اس سے ڈرا کہ (کہیں

فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ

آپ (واپس آکر) یہ نہ کہیئے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا۔ (تب سامری سے)

فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

کہنے لگے کہو سامری! تیرا کیا حال ہے۔ (اس نے جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

بِہٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُہَا وَ

(جبرئیلؑ گھوڑے پر سوار جا رہے تھے) تو میں نے جبرئیلؑ فرشتے (کے گھوڑے) کے نشانِ قدم کی ایک مٹھی (خاک کی) اُٹھالی۔

کَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْہَبْ فَاِنَّ لَکَ

پھر میں نے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دی (تو وہ بولنے لگا) اور اس وقت مجھے میرے نفس نے یہی سوجھائی۔ موسٰیؑ نے کہا

فِی الْحَیٰوۃِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَ اِنَّ لَکَ مَوْعِدًا

چل (دور ہو) تیرے لئے (اس دنیا کی) زندگی میں تو یہ سزا ہے) کہ تو کہتا پھرے گا کہ مجھے نہ چھونا اور نہ بخار چڑھ آئے گا

لَّنْ تُخْلَفَہٗ وَ انْظُرْ اِلٰۤی اِلٰہِکَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْہِ

اور (آخرت میں بھی) یقینی تیرے لئے (عذاب کا) وعدہ ہے کہ ہرگز تجھ سے خلاف نہ کیا جائے گا۔ اور تو اپنے معبود کو تو دیکھ جس (کی

عَاکِفًا لَنُحَرِّقَنَّہٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّہٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمُ

عبادت) پر تو ڈٹا بیٹھا تھا کہ ہم اُسے یقیناً جلا دکر (راکھ کر) ڈالیں گے پھر ہم اسے تتر بتر کرکے دریا میں اُڑا دیں گے۔

اللّٰہُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

تمہارا معبود تو بس وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں کہ اس کا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے۔ (اے

کَذٰلِکَ نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ

رسولؐ) ہم تمہارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں اور ہم ہی نے تمہارے پاس اپنی بارگاہ

اٰتَیْنٰکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْہُ فَاِنَّہٗ یَحْمِلُ

سے قرآن عطا کیا۔ جس نے اس سے منہ پھیرا وہ قیامت کے دن یقیناً (اپنے بُرے اعمال کا) بوجھ اُٹھائے گا

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْہِ ؕ وَ سَآءَ لَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اور اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کیا ہی بُرا بوجھ ہے جو قیامت کے دن یہ لوگ اُٹھائے ہوں گے۔

حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ

جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن گنہگاروں کو (انکی) آنکھیں نیلی (اندھی) کرکے (اپنے سامنے) جمع کریں گے

زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَہُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾

(اور) آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ (دنیا یا قبر میں) ہم لوگ (بہت سے بہت) تو بس دس دن ٹھہرے ہوں گے

ؔ۱ کیونکہ اسے حضرت موسٰیؑ کی بد دعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا اور اس وجہ سے وہ خود چھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگا اپنی جان بچائے پھرتا تھا۔ اور یہی حال اس کی اولاد کا بھی تھا اور شائد اب تک مصر و شام میں موجود ہیں۔ جیسا کہ بعض علمائے لکھا ہے اگرچہ حضرت موسٰیؑ نے اُسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا مگر خود خدا نے سفارش کی کہ سخی ہے اسے چھوڑ دو ۱۲

قرآن کی حقیقت

قیامت کا حال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ

جو کچھ یہ لوگ (اسدن) کہیں گے ہم خوب جانتے ہیں کہ جو اُنمیں سب سے زیادہ ہوشیار ہوگا بول اُٹھے گا کہ تم تو بس (بہت سے بہت)

اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ ع ۵ ۱۴ ۱۴

ایک دن ٹھہرے ہوگے۔ اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کیا ہونگے

نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا

تو تم کہدو کہ میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کرکے اُڑا ڈالے گا اور زمین کو ایک چٹیل میدان کر چھوڑیگا کہ (اے شخص) نہ تو تو اس میں موڑ دیکھے

وَّلَا اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ

گا اور نہ اونچ (نیچ) اسدن لوگ ایک پکارنے والے (اسرافیل کی آواز) کے پیچھے (اس طرح سیدھے) دوڑ پڑیں گے کہ اس میں کچھ بھی کجی

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا

نہ ہوگی۔ اور آوازیں اسدن خدا کے سامنے (اسطرح) گھگھیا جائینگی کہ تو گھنگھناہٹ کے سوا اور کچھ نہ سنے گا۔ اس دن کسی کی

تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ

سفارش کام نہ آئیگی مگر جس کو خدا نے اجازت دی ہو اور اس کا بولنا پسند کرے۔ جو شخص ان لوگوں کے سامنے

قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ

ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ جانتا ہے اور یہ لوگ اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہو

بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ

سکتے۔ اور (قیامت میں) سارے (خدائی کے) منہ زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے۔ اور جس نے ظلم کا بوجھ

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ

(اپنے سر پر) اٹھایا وہ یقیناً ناکام رہا۔ اور جس نے اچھے کام کیے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ کسی طرح کی بے انصافی

مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

کا ڈر ہے اور نہ کسی نقصان کا۔ ہم نے اس کو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا اور اس میں عذاب کے

عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ

طرح طرح کے وعدے بیان کیے تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں یا ان کے مزاج میں عبرت پیدا کردے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ

پس (دو جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے اور (اے رسولؐ) قرآن (کے پڑھنے) میں اس سے پہلے کہ تم پر

بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ

اس کی وحی پوری کر دی جائے [1] جلدی نہ کرو اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میرے علم کو اور زیادہ

زِدْنِىْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ

فرما۔ اور ہم نے آدمؑ سے پہلے ہی عہد لے لیا تھا (کہ اس درخت کے پاس نہ جانا) تو آدمؑ نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے

وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

ان میں ثبات و استقلال نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

نے انکار کیا۔ تو ہم نے (آدمؑ سے) کہا اے آدم یہ یقینی تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو

لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ

کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم (دنیا کی) مصیبت میں پھنس جاؤ کچھ شک نہیں کہ (بہشت میں)

اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا

تمہیں یہ (آرام) ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہو گے۔ اور نہ ننگے اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ کھاؤ گے۔ [2]

تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ

تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا اے آدمؑ کیا میں تمہیں ہمیشگی (کی زندگی) کا درخت

اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا

اور وہ سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتا دوں۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی نے اسی میں سے کچھ کھایا تو ان کا آگا

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

پیچھا ان پر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے (درخت کے) پتے اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے اور

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ صلے ثُمَّ اجْتَبٰهُ

آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو (راہِ صواب سے) بے راہ ہو گئے۔ اس کے بعد ان کے پروردگار نے

وحی میں جلدی نہ کرو

[1] جب حضرت رسولؐ پر وحی نازل ہوتی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرائیلؑ کے ساتھ دہرانے لگتے اور اس وجہ سے جبرائیلؑ کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا۔ اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی سے ربط دے کر حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے۔ اور اسی کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے خلق الانسان عجولا ۔١٢

حضرت آدم کا قصہ

[2] چنانچہ جب بہشت سے علیحدہ ہوئے اور زمین پر آئے، تو جبرائیلؑ ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے، اور آپ کو زراعت کرنا بتایا گیا۔ جب زمین جوتتے تھے، اور پسینہ سر سے ٹپکتا تھا، تو فرماتے تھے آہ! یہ وہ رنج و مصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرمایا تھا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

جس نے خدا سے مُنہ پھیرا وُہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا

رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ
برگزیدہ کیا پھر اُنکی توبہ قبول کی اور اُنکی ہدایت کی۔ فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اُتر جاؤ تم میں سے ایک کا ایک
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (تم اُسکی پیروی کرنا) کیونکہ جو شخص میری ہدایت پر چلے گا نہ تو
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ
وُہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پھنسے گا۔ اور جس شخص نے میری یاد سے مُنہ پھیرا تو اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾
ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا (بناکے) اٹھائیں گے۔ وُہ کہے گا الٰہی! میں تو (دنیا میں)
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ
آنکھ والا تھا تُونے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا۔ خدا فرمائے گا ایسا ہی (ہونا چاہیئے)
اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ
ہماری آیتیں جبھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا بیٹھا اور اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جس نے (حد سے)
نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
تجاوز کیا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اس کو ایسا ہی بدلا دیں گے۔ اور آخرت کا عذاب تو یقینی بہت سخت اور
اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
بہت دیر پا ہے۔ تو کیا ان (اہل مکہ) کو اس (خدا) نے یہ نہیں بتادیا تھا کہ ہم نے ان کے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کر
ع ۷ ۱۳ ۱۶ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع
ڈالا جنکے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیئے (قدرت خدا کی) یقینی بہت
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ
سی نشانیاں ہیں۔ اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وعدہ اور (عذاب کا) ایک وقت
مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
معین نہ ہوتا تو (ان کی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی۔ (اے رسول)

۱؎ اسکی پوری تفصیل سورۂ بقر پارہ اول میں گذر چکی ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ

جو کچھ یہ کفار بکا کرتے ہیں تم اسپر صبر کرو اور آفتاب[1] نکلنے کے قبل اور اس کے غروب ہونیکے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کے وقتوں میں اور دن کے کناروں میں تسبیح کرو تاکہ تم نہال ہو جاؤ۔ اور (اے رسولؐ) جو ان میں سے کچھ

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

لوگوں کو دنیا کی اس ذرا سی زندگی کی رونق سے نہال کر دیا ہے تاکہ ہم ان کو اس میں آزمائیں تم اپنی نظریں ادھر[2] نہ بڑھاؤ

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

اور (اس سے) تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

دو[3] اور تم خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے روزی تو طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم تو خود تم کو روزی

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا

دیتے ہیں اور پرہیزگاری ہی کا تو انجام بخیر ہے۔ اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ

معجزہ (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں لاتا تو کیا جو پیشگوئیاں اگلی کتابوں (توریت انجیل) میں (اسکی) گواہ ہیں (وہ بھی)

الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا

انکے پاس نہیں پہنچیں۔ اور اگر ہم انکو اس (رسولؐ) سے پہلے عذاب سے ہلاک کر ڈالتے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے پالنے

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ

والے تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی

قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

کرتے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ ہر شخص (اپنے انجام کار کا) منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو پھر تو تمہیں بہت

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

جلد معلوم ہو جائے گا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں (اور کجی پر کون ہیں) اور ہدایت یافتہ کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)۔

منزل ۴

[1] یہ تو ظاہر ہے کہ قبل طلوع آفتاب سے نماز صبح معہ نافلہ اور قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف شب سے مغرب و عشا اور نوافل شب اور دن کے اطراف سے نماز ظہر و نافلہ ظہرین مراد ہے اور یوں پانچوں وقتوں کی تصریح ہو جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کو قبل طلوع و غروب دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھنا چاہیئے: لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علٰی کل شیٔ قدیر۔ ۱۲

[2] ایک مرتبہ آپ کے یہاں مہمان آیا۔ گھر میں کچھ موجود نہ تھا۔ ایک یہودی کے یہاں سے رجب کے وعدہ پر کچھ آٹا قرض مانگا اس نے کہا جبتک کوئی چیز گرو نہ ہو نہ دوں گا آپکو کمال صدمہ ہوا۔ اسی پر آپ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ آخر آپ نے اپنی زرہ گرو کی۔ ۱۲

[3] ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن نجار نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ مہینہ تک حضرت علیؑ کے دروازہ پر نماز صبح کے وقت آکر فرماتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللّٰہ انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ خدا تم پر رحم فرمائے نماز کے واسطے آمادہ ہو جاؤ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ اے اہلبیت تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے اسی طرح پاک و پاکیزہ رکھے۔ ۱۲

ع ۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکہ میں نازل ہوا　اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں　اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے　(شروع کرتا ہوں)　جو بڑا مہربان　رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

لوگوں کے پاس ان کا حساب (اس کا وقت) آ پہنچا　اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے منہ موڑ

مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

ہی جاتے ہیں۔ جب ان کے پروردگار کی طرف سے　ان کے پاس　کوئی نیا حکم آتا ہے　تو

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ

اسے صرف کان لگا کر سن لیتے ہیں اور پھر (اس کا) ہنسی کھیل اڑاتے ہیں　ان کے دل (آخرت کے خیال سے)

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَا

بالکل بے خبر ہیں　اور یہ ظالم چپکے چپکے کانا پھوسی کیا کرتے ہیں　کہ یہ شخص (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کچھ بھی نہیں

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

بس تمہارا ہی سا آدمی ہے۔　تو کیا تم　دیدہ و دانستہ　جادو میں پھنستے ہو۔ (تو اس پر رسول

تُبْصِرُوْنَ ۝۳ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ

نے) کہا کہ میرا پروردگار جتنی باتیں آسمان اور زمین میں　ہوتی ہیں　خوب جانتا ہے (پھر

وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْۤا

کیا کانا پھوسی کرتے ہو) اور وہ تو بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا نہ کی) بلکہ کہنے

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ

لگے (یہ قرآن تو) خواب ہائے پریشان کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے خود اپنے جی سے جھوٹ موٹ گھڑ لیا ہے بلکہ یہ

فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَاۤ

شخص شاعر ہے (اور اگر حقیقتاً رسول ہے تو) جس طرح اگلے پیغمبر (معجزوں کیساتھ) بھیجے گئے تھے اسیطرح یہ بھی کوئی معجزہ

ف۱ اس سورۃ میں امور ذیل مذکور ہیں: کفار کی حالت اور ان کا جواب، قرآن کی حقیقت، اگلوں کا تذکرہ، فرشتوں کی مدح، توحید کا ثبوت، خدا کی کوئی اولاد نہیں، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز پانی سے زندہ ہے، آدمی جلد باز ہے، قیامت میں ہر شخص کے اعمال تولے جائیں گے، توریت کی مدح، حضرت ابراہیمؑ کا قصہ اور مناظرہ، حضرت لوطؑ و نوحؑ کا ذکر، حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا قصہ و مرتبہ، حضرت یونسؑ کا قصہ اور فضیلت، حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ اور مریمؑ کا تذکرہ، قیامت کا ذکر، دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ ۱۲ ف۲ اس سے صاف واضح ہوا کہ قرآن قدیم نہیں ہے، بلکہ حادث ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

(جیسا ہم کہیں) ہمارے پاس بھلا لائے تو سہی ان سے پہلے ہم نے جن بستیوں کو تباہ کر ڈالا معجزہ دیکھ کر بھی تو ایمان نہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ

لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا کہ ان کے

اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾

پاس وحی بھیجا کرتے تھے تو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے ہو تو عالموں[۱] سے پوچھ دیکھو۔ اور ہم نے ان

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا

(پیغمبروں) کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے

كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ

والے تھے۔ پھر ہم نے انہیں (اپنا عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا (اور جب عذاب آ پہنچا تو) ہم نے

وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۹﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

ان پیغمبروں کو اور جس جس کو چاہا چھٹکارا دیا اور حد سے بڑھ جانے والوں کو ہلاک کر ڈالا۔ ہم نے تو تم لوگوں کے پاس وہ

اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَكَمْ — ع ۱

کتاب (قرآن) نازل کی ہے جس میں تمہارا (بھی) ذکر (خیر) ہے۔ تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور ہم نے

قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا

کتنی بستیوں کو جن کے رہنے والے سرکش تھے برباد کر دیا اور ان کے بعد دوسرے لوگوں کو

بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا

پیدا کیا۔ تو جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ سنی تو ایکا ایکی بھاگنے لگے۔

هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْۤا اِلٰى

(ہم نے کہا) بھاگو نہیں اور ان ہی بستیوں اور گھروں میں لوٹ جاؤ

مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

جن میں تم چین کرتے تھے تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کی جائے۔

[۱] علماء اہلسنت اس میں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں بعض اہل کتاب کے علماء بعض قرآن کو بعض ہر زمانہ کے علما کو۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی خدا لگتی بات نہیں۔ کیونکہ اگر اہل کتاب کے علما مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علما بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر یہی ہدایت میں کافی ہوتے تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا تو اس سے حضرات آئمہ کا مقصود ہونا منحصر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے چنانچہ جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْکَ

وہ لوگ کہنے لگے ہائے ہماری شامت بیشک ہم سرکش تو ضرور تھے۔ غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا کیے یہاں تک کہ

دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کر کے ڈھیر کر دیا۔ اور ہم نے آسمان

مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ

اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے بیکار لغو نہیں پیدا کیا۔ اگر ہم کوئی

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ

کھیل بنانا چاہتے تو بیشک ہم اُسے اپنی تجویز سے بنا لیتے لہ اگر ہم کو کرنا ہوتا مگر ہمیں

کُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

شایاں ہی نہ تھا)۔ بلکہ ہم تو حق کو ناحق (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے

فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

سر کو کچل دیتا ہے پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اور تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی ایسی ناحق

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا

باتیں بنایا کرتے ہو حالانکہ جو لوگ (فرشتے) آسمان اور زمین میں ہیں (سب) اسی کے (بندے) ہیں۔ اور جو (فرشتے)

یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اس سرکار میں ہیں نہ تو وہ اس کی عبادت کی شیخی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات اور دن اس کی تسبیح

یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا

کیا کرتے ہیں (اور) کبھی کاہلی نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے جو معبود زمین میں بنا رکھے

اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ

ہیں کیا وہی (لوگوں کو) زندہ کریں گے۔ اگر ٹہ (بالفرضِ محال) زمین و آسمان میں خدا کے سوا

اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

چند معبود ہوتے تو دونوں کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے۔ تو جو باتیں یہ لوگ اپنے جی سے (اسکے بارے میں) بنایا کرتے ہیں

لہ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سینکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں ہر چیز کیلئے سبب کا ہونا ہر اچھے برے کا نتیجہ لازمی ہونا ہر کام کا حکمت و تدبیر سے ہونا وغیرہ ہرگز کھیل سی نہیں ہو سکتا۔ اگر کھیل سے ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی۔ ۱۲

ٹہ یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے جسے دلیل تمانع کہتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اس کو روک سکتا یا نہیں اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز اور اگر نہیں روک سکتا ہے تو دوسرا کمزور و عاجز پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہ رہا وھو المطلوب۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿٢٣﴾ أَمِ

خدا جو عرش کا مالک ہے ان تمام عیبوں سے پاک (و پاکیزہ) ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی پوچھ گچھ نہیں (ہوگی) اور (جو لوگ) ان لوگوں سے باز پرس ہوگی۔

اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ هَٰذَا

کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو۔ جو میرے (زمانہ میں)

ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِي ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

ساتھ ہیں ان کی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے ان کی کتابیں (توریت وغیرہ) یہ (موجود) ہیں (ان میں خدا کا شریک

الْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢۴﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن

بتا دو) بلکہ ان میں سے اکثر تو حق (بات) کو جانتے ہی نہ تھے۔ تو (جب حق کا ذکر آتا ہے) یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور (اے رسولؐ)

رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢۵﴾

ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اس کے پاس ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ بس ہمارے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں تو میری

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ

عبادت کیا کرو۔ اور اہل مکہ کہتے ہیں کہ خدا نے (فرشتوں کو) اپنی اولاد (بیٹیاں) بنا رکھا ہے (حالانکہ) وہ اس سے پاک (و پاکیزہ) ہے۔ بلکہ (وہ)

مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ

فرشتے خدا کے معزز بندے ہیں یہ لوگ اس کے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے۔ اور یہ لوگ اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔ جو کچھ ان کے

يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَ

سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ (خدا) جانتا ہے اور یہ لوگ اس شخص کے سوا

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ

جس سے خدا راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے اور یہ لوگ خود اس کے خوف سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں۔

مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ

اور ان میں سے جو کوئی یہ کہہ دے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں تو وہ (مردودِ بارگاہ ہوا) ہم

فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ ٢ ع ١٩ ٢

اس کو جہنم کی سزا دیں گے۔ اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

ف اگرچہ یہ بات بھی ہے کہ اس کا کوئی حاکم یا مدمقابل نہیں کہ اس سے کچھ پوچھے مگر سچ یوں ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی۔ کوئی پوچھے تو کیا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا

جو لوگ کافر ہو بیٹھے کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند) تھے

رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ

تو ہم نے دونوں کو لہ شگافتہ کیا (کھول دیا)۔ اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ تو کیا

أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ

اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم نے ہی زمین پر بھاری بوجھل پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان

تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ

لوگوں کو لے کر کسی طرف جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اس میں لمبے چوڑے راستے بنائے تاکہ یہ

يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَ

لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہنچیں۔ اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے۔ اور یہ لوگ

هُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

اس کی آسمانی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں۔ اور وہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے رات

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ

اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ سب کے سب ایک (ایک) آسمان ۲ میں پیر (کر چکر لگا)

يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ

رہے ہیں۔ اور (اے رسول ؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی کسی فرد بشر کو سدا زندگی نہیں دی تو کیا اگر تم مر

أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

جاؤ گے، تو یہ لوگ ہمیشہ جیا ہی کریں گے۔ ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت کا مزا چکھنے والا ہے۔

الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾

اور ہم تمہیں مصیبت و راحت میں امتحان کی غرض سے آزماتے ہیں اور (آخر کار) ہماری ہی طرف لوٹائے

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَتَّخِذُونَكَ

جاؤ گے۔ اور (اے رسول ؐ) جب تمہیں کفار دیکھتے ہیں تو بس تم سے مسخرا پن کرتے ہیں کہ کیا یہی

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان زمین باہم ملے ہوئے تھے کہ انکو جدا جدا کر دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بستہ تھے یعنی آسمان برستا نہ تھا اور زمین اُگاتی نہ تھی۔ تو ہم نے ان کو شگافتہ کر دیا۔ اور اسی وجہ سے میں نے اور مترجمین سے الگ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

۲ کُلّ فی فلک کو اگر الٹ کر پڑھو تب بھی یہی پڑھا جائے گا اس میں ایک لطیف اشارہ اس بات کا ہے کہ ہر آسمان اپنے اوپر ایک جگہ رہ کر گردش کرتا ہے اور یہی قدیم فلاسفہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ

حضرت ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بُری طرح) یاد کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ خود خدا کی یاد سے انکار رکھتے

الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ

ہیں (تو ان کی بے وقوفی پر ہنسنا چاہیئے)۔ آدمی تو بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں عنقریب ہی تمہیں

سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاؤں گا تو تم مجھ سے جلدی (کی دھوم) نہ مچاؤ۔ اور (لطف تو یہ ہے کہ) کہتے ہیں کہ اگر

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ

سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش اس وقت

كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَ

کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہوں گے) اور نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو ہٹا سکیں گے اور نہ

لَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِم

اپنی پیٹھ سے۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ (قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی) بلکہ وہ تو اچانک

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ

ان پر آپڑے گی اور انہیں ہکا بکا کر دے گی۔ پھر اسوقت اس میں نہ اس کے ہٹانے کی مجال ہوگی اور نہ ان کو مہلت

يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

ہی دی جائے گی۔ اور (اے رسول کچھ تم ہی نہیں) تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا جا چکا ہے تو ان پیغمبروں

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ

سے مسخراپن کرنے والوں کو اس سخت عذاب نے آگھیرا جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ (اے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ع ٣

رسول) تم ان سے پوچھو تو کہ خدا (کے عذاب) سے بچانے میں رات کو یا دن کو تمہارا کون پہرا دے

مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾

سکتا ہے۔ (اسپر ڈرنا تو درکنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرتے ہیں۔ کیا

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

قیامت اچانک آجائے گی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ

ہمارے سوا ان کے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (وہ کیا بچائیں گے) یہ لوگ خود

نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ بَلْ

اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انہیں پناہ دی جائے گی۔ بلکہ ہم نے ان کو

مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ

اور ان کے بزرگواروں کو آرام و چین دی یہاں تک کہ ان کی عمریں بڑھ گئیں تو پھر۔ کیا یہ

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم روئے زمین کو چاروں طرف سے قبضہ کرتے اور اس کو فتح کرتے چلے

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ

آتے ہیں تو کیا اب بھی یہی لوگ (کفار مکہ) غالب اور قادر ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں تو بس تم لوگوں کو وحی کے

وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ ﴿٤٥﴾ وَ

مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر تم لوگ گویا بہرے ہو) اور بہرے کو جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ پکارنے ہی کو نہیں [1]

لَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ

سنتے (ڈرتے کیا خاک)۔ اور (اے رسولؐ) اگر کہیں ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی ہوا بھی لگ گئی تو

يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ

بلیاختہ بول اٹھے ہائے افسوس واقعی ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے بھلے برے

الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ

اعمال تولنے کے لیئے) انصاف کی ترازوئیں [2] کھڑی کر دیں گے۔ تو پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے

وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا

گا۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے۔ اور ہم حساب

بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

کرنے کے واسطے بہت کافی ہیں۔ اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (حق و

[1] یعنی جس طرح بہرا کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح یہ کفار دل کے بہرے ہیں کہ انکو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے۔ ۱۲

[2] یہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ترازو سے مراد علم خدا اور اعمال کی سنگینی و سبکی سے کمی اور زیادتی مراد ہے۔ جیسا کہ حدیث جناب امیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مُوسٰی وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا

باطل کی) جدا کرنے والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کے لیئے ازسرتا پا نور اور

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

نصیحت عطا کی جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں لہ اور یہ لوگ روز

هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ

قیامت سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے جس کو

اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ

ہم نے اُتارا ہے۔ تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہم نے

اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ

ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (کی حالت) سے خوب واقف تھے۔ جب

قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ

انھوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں لہ جن کی تم لوگ مجاوری کرتے ہو آخر کیا

لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

(بلا) ہیں۔ وہ لوگ بولے (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے ہو یا تم بھی (یوں ہی) دل لگی کرتے ہو۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ

ابراہیمؑ نے کہا مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود بت نہیں، بلکہ تمہارا پروردگار آسمان و زمین کا مالک ہے

فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾

جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں اور (اپنے جی میں کہا) خدا

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا ذکر

حضرت ابراہیمؑ کا قصہ

لہ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید، بہشت، دوزخ، قیامت، حساب، میزان کا اعتقاد رکھے، وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ ۱۲

لہ یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ماهذہ التماثیل التی انتم لها عاکفون ایک مرتبہ حضرت رسولؐ نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾

کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے ان بتوں کو

فَجَعَلَھُمْ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

(توڑ کر) چکنا چور کر ڈالا مگر ان کے بڑے بت کو (اسلئے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ (عید سے پلٹ کر) اس کی طرف رجوع

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَآ اِنَّہٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾

کریں۔ (جب کفار کو معلوم ہوا تو) کہنے لگے جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے اس نے یقینی بڑا ظلم کیا۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰھِیْمُ ط ﴿۶۰﴾

(کچھ لوگ) کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کو جس کو لوگ ابراہیمؑ کہتے ہیں ان بتوں کا (بری طرح) ذکر کرتے سنا تھا۔ لوگوں نے

قَالُوْا فَاْتُوْا بِہٖ عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّھُمْ

کہا تو اچھا اس کو سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کر کے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ اس کے گواہ رہیں۔

یَشْھَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا

(غرض ابراہیمؑ آئے اور لوگوں نے ان سے) پوچھا کہ کیوں ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت

یٰٓاِبْرٰھِیْمُ ط ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا

کی ہے؟ ابراہیمؑ لہ نے کہا بلکہ یہ حرکت ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا) نے کی ہے۔ تو اگر یہ بت بول

فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی

سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھو۔ اس پر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا تو (ایک دوسرے سے)

اَنْفُسِھِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُکِسُوْا

کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود برسر ناحق ہو۔ پھر ان لوگوں کے سر (اسی گمراہی میں) جھکا دیئے گئے

عَلٰی رُءُوْسِھِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا ھٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾

(اور تو کچھ بن نہ پڑا مگر یہ بولے کہ) تم کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بت بولا نہیں کرتے۔ (پھر ان سے کیا پوچھیں)

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ

ابراہیمؑ نے کہا تو کیا تم لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو، جو نہ تمہیں کچھ نفع ہی پہنچا سکتی

لہ اس مقام پر اکثر لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ معاذاللہ حضرت ابراہیمؑ جھوٹ بولے حالانکہ اس غلطی میں کلام اللہ کے الفاظ میں غور نہ کرنے اور صحیح ترجمہ نہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا کہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف دی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقۃً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیاءؑ کے کام وہ بھی ایسے کام گویا خدا ہی کے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسول کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی خلاصہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فعل کی نسبت اگر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا۔ اگرچہ سننے والوں نے بڑے بت کو سمجھا حالانکہ حضرتِ ابراہیمؑ کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف خدا کی نسبت دی جاتی ہے ان میں سب سے بڑے یعنی خدا نے یہ کام کیا ہے کیونکہ ہم کی ضمیر اللہ کی طرف پھرتی ہے۔

واللہ اعلم ١٢۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ
ہیں اور نہ تمہارا کچھ نقصان ہی کر سکتی ہیں۔ تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم خدا کے سوا پوجتے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ
ہو۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (آخر) وہ لوگ (باہم) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو
وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ
ابراہیمؑ کو آگ میں جلادو لہ اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔ (غرض ان لوگوں نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالدیا تو) ہم
كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ
نے فرمایا اے آگ تو ابراہیمؑ پر بالکل ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے) اور ان لوگوں نے ابراہیمؑ
كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا
کے ساتھ چالبازی کرنی چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا۔ اور ہم ہی نے ابراہیمؑ اور لوطؑ کو (ہر کشونت
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ
صحیح وسالم نکال کر اسی (سرزمین) شام (بیت المقدس) میں جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے جہان کے لیئے طرح طرح کی
وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا
برکت عطا کی تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو انعام میں اسحٰق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عنایت فرمایا۔ اور ہم نے سب کو
جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ
نیک بخت بنایا۔ اور ان سب کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (ان کی) ہدایت کرتے تھے
بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ
اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ
اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا
دینے کی وحی بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہماری ہی
لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
عبادت کیا کرتے تھے۔ اور لوطؑ کو بھی ہم ہی نے فہم سلیم اور نبوّت

منزل ۴

لہ

سب سے پہلے جس شخص کی زبان سے یہ
جملہ نکلا تھا وہ فارس کا رہنے والا تھا۔
جس کا نام ہون تھا اور اس کے بولنے
کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض
حکم نمرود سے ایک ٹیلہ پر تو ساٹھ گز اونچا
تھا ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئیں۔
اس کے بعد اس پر خوب تیل چھڑکا گیا اور اس
میں آگ سلگائی گئی۔ جب آگ کے شعلے بلند
ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب
جا سکے حتی کہ اس کے سامنے چڑیاں اُڑ نہ
سکتی تھیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالنے
کے لیئے یہ لوگ متردد تھے کہ آخر شیطان ایک
بڈھے آدمی کی صورت میں آیا اور یہ مشورہ
دیا کہ ابراہیمؑ کو ایک بڑی فلاخن (گوپھن یا
ڈھلوانس) میں رکھ کر پھینکا جائے۔ چنانچہ
یہی کیا گیا۔ مگر جب حضرتؑ اس کے قریب
پہنچے تو فرشتوں میں ایک ہل چل مچ
گئی اور باجازتِ خدا بہت سے فرشتے
آپکے پاس آپکی مدد کو آئے مگر آپنے قبول نہ
کیا اور خدا ہی سے جو کچھ کہنا تھا کہا۔ آخر یہ
حکم محکم آگ کو پہنچا اور فقط ٹھنڈی نہیں لیکہ
باغ بن گئی اور آپکے گرد پھلوں کے درخت
تھے چشمہ جاری تھا جب نمرود نے اپنے
محل پر چڑھ کر یہ حال آپکا دیکھا تو بے ساختہ
بول اٹھا کہ اگر کوئی خدا کو پسند کرے تو مثل
خدائے ابراہیمؑ کے۔ اس کے بعد بولا اے
ابراہیمؑ میں سمجھا کہ تیرا پروردگار بڑا قادر ہے میں
چاہتا ہوں کہ اس کے نام کی قربانی کروں۔ آپنے
فرمایا جبتک تو اپنے مذہب میں ہے تیری
قربانی قبول نہیں۔ غرض اس کے بعد نمرودؑ
نے آپکی ایذا رسانی چھوڑ دی۔ اسوقت آپکی عمر شریف سولہ ۱۶ برس کی تھی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ

عطا کی اور ہم ہی نے اُس بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے نجات دی

الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ ق

اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدکار آدمی تھے۔ اور ہم نے لُوطؑ کو

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَ

اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ نیکوکار بندوں سے تھے۔ اور (اے رسولؐ لوط سے

نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ

بھی پہلے ہمنے) نوحؑ کو نبوت پر فائز کیا) جب انہوں نے (ہمکو) آواز دی تو ہم نے ان کی (دُعا) سن لی پھر ان کو اور

وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

ان کے ساتھیوں کو (طوفان کی) بڑی سخت مصیبت سے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ

تھا ان کے مقابلہ میں ان کی مدد کی۔ بے شک یہ لوگ (بھی) بہت بُرے لوگ تھے۔

سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ

تو ہم نے ان سب کو ڈبا مارا۔ اور (اے رسولؐ) انکو داؤد اور سلیمان (کا واقعہ یاد دلاؤ)

اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ

جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں (گھس کر) چرگئی تھیں فیصلہ کرنے

الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ ق فَفَهَّمْنٰهَا

بیٹھے۔ اور ہم ان لوگوں کے قصہ کو دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلاف ہوا) تو ہم نے سلیمانؑ کو (اس کا)

سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ

صحیح فیصلہ سمجھا دیا اور (یوں تو) سب کو ہم ہی نے فہم سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا

دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

تابع بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی (یہ عجائب) کرتے تھے۔

منزل ٤

ع ٥ / ٢٥ / ٥

لہ قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سوتا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روندا کچھ کھایا۔ صبح کو ایلیا نے حضرت داؤدؑ کی عدالت میں نالش کردی۔ یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی نیند کا عذر کیا آپ نے جو ایلیا کے کھیت کے نقصان کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا۔ آخر آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دیدے جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمانؑ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ان دونوں کو ساتھ لیئے حضرت داؤدؑ کے پاس پہنچے اور عرض کی اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھا تھا۔ پوچھا تو بولے کہ جبتک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اس کی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا انکے دودھ اُون وغیرہ سے نفع اُٹھائے اس کے بعد جب اسکا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں واپس کر دے۔ یہ فیصلہ حضرت داؤدؑ کو بھی پسند آیا اور اپنا حکم کاٹ کر یہی حکم دیا۔ اس سے کفار کو تنبیہ اور نصیحت مقصود تھی جو کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ہیں۔ کیونکہ اگر بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اس کی تقلید نہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہ چاہیئے۔

١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ

اور ہم ہی نے ان کو تمہاری جنگی پوشش (زرہ) کا بنانا سکھادیا تاکہ تمہیں (ایک دوسرے کے) وار سے

بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ

بچائے تو کیا تم (اب بھی) اس کے شکر گزار نہ بنو گے۔ اور (ہم ہی نے) بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمانؑ کا (تابع)

عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا

کردیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی جس میں ہم نے طرح طرح کی

فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ

برکتیں عطا کی تھیں۔ اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف (رہتے اور) ہیں۔ اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں)

مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ

غوطہ لگا کر (جواہرات) نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور اور کام بھی کرتے تھے (سلیمانؑ کا تابع کردیا تھا)

وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ

اور ہم ہی انکے نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں)۔ اور (اے رسولؐ) ایوبؑ (کا قصہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنے

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

پروردگار سے دعا کی کہ (خداوندا) بیماری تو میرے (پیچھے) لگ گئی ہے اور تُو تو سب رحم کرنیوالوں سے کہیں بڑھ کے ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ

(مجھ پر ترس کھا)۔ تو ہم نے انکی دعا قبول کی تو ہم نے انکا جو کچھ دکھ درد تھا دفع کردیا اور انھیں ان کے

اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے

ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ

والوں کی عبرت کے واسطے عطا کیئے۔ اور (اے رسولؐ) اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفل

وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

(کے واقعات یاد کرو)۔ کہ یہ سب صابر بندے تھے، اور ہم نے ان سب کو اپنی (خاص) رحمت میں

منزل ۴

لہ حضرت سلیمانؑ کی سی سلطنت نہ دنیا میں کسی نے کی ہے نہ کرے گا۔ آپ نے سات سو برس اور چھ مہینے سلطنت کی اور آدمی جنات چوپائے پرند درخت ہوا غرض دنیا کی ہر چیز پر آپ کی حکومت تھی آپ نے لکڑیوں پر شیشوں کے ایک ہزار عالی شان محل بنوائے تھے آپ کا لشکر سو کوس طول سو کوس عرض میں پھیل جاتا تھا آپ نے ایک تخت بنوایا تھا جو بہت لمبا چوڑا تھا اس کے بیچ میں آپ کا منبر ہوتا اور اس کے گرد چھ سو کرسیاں سونے چاندی کی رکھی جاتیں، ان پر آپ کے مخصوصین بیٹھتے ان کے پیچھے اور لوگ کھڑے ہوتے اور ان کے پیچھے جن ہوتے اور ان سب پر پرندے صف باندھ کر اپنے پروں کا سایہ کرتے اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتی۔ اس پر پہلے کچھ لوگوں کو تعجب ہوتا تھا لیکن اب جبکہ ہوائی جہاز نکل آیا جو بہت سے آدمیوں کو لے کر سیکڑوں کوس جانے کی ہمت رکھتا ہے، لوگوں کا تعجب زائل ہوا۔ ١٢۔

٢ ہ حضرت ایوبؑ ایک نبی تھے اللہ نے دنیا کی ہر طرح کی نعمت عطا کی تھی۔ پانسو جوڑے بیل کے، بکریاں اونٹ گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے۔ چار سو چہرے والے غلام اور سائیس وغیرہ تھے۔ ہزاروں بیگھہ کاشت اور باغات تھے انکی اہلیہ حضرت یوسفؑ کی پوتی افراہیم کی بیٹی رحیمہ تھیں نسے سات بیٹے سات بیٹیاں تھیں ایک عرصہ تک اسی حالت عیش و آرام میں رہے اس پر بھی ہر وقت عبادت و شکر گزاری میں مشغول رہتے اس کے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا اور یہ سب چیزیں برباد ہوگئیں۔ اولادیں بھی مر گئیں۔ مگر آپ برابر شکر کرتے رہے۔ پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی ایسا مرض نہ تھا جو کہ خلق کی نفرت کا باعث ہو اس پر بھی آپ شکر کرتے رہے پھر جب امتحان کا زمانہ گزر گیا تو خدا نے دوبارہ سب چیزیں عطا کیں۔ اولاد بھی ہوئی، شفا بھی ملی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ (٨٦) وَذَا النُّونِ

داخل کر لیا ۔ بے شک یہ لوگ نیک بندے تھے ۔ اور ذوالنون (یونسؑ) کو یاد کرو) جب

إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

کہ غصے میں آکر چلتے ہوئے اور یہ خیال کیا کہ ہم انپر روزی تنگ نہ کریں گے (تو ہم نے انہیں مچھلی کے پیٹ

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ

میں پہنچا دیا) تو (گھٹا ٹوپ) اندھیرے میں (گھبرا کر) چلا اٹھا کہ (پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے)

إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (٨٧) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ

پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں قصوروار ہوں ۔ تو ہم نے انکی دعا قبول کر لی اور انہیں رنج سے نجات دلائی

الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ (٨٨) وَزَكَرِيَّا إِذْ

اور ہم تو ایمان داروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں ۔ اور زکریاؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے

نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ

(مایوسی کی حالت میں) اپنے پروردگار سے دعا کی اے میرے پالنے والے مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور

خَيْرُ الْوَارِثِينَ (٨٩) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ

تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے ۔ تو ہم نے ان کی دعا سن لی اور انہیں یحییٰؑ سا بیٹا عطا کیا اور

يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ

ہم نے ان کے لئے انکی بیوی کو اچھی بنا دیا ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی

فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا

کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے ۔ اور ہمارے آگے گڑگڑایا

لَنَا خَاشِعِينَ (٩٠) وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

کرتے تھے ۔ اور (اے رسولؐ) اس بی بی (مریمؑ) کو (یاد کرو) جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے

فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا

ان (کے پیٹ) میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو سارے جہان کے

ل حضرت یونسؑ کے دریا تک آنے کا قصہ پارہ ۱۱ سورۃ یونس صفحہ ۳۵۰ میں مذکور ہو چکا ہے ۔ غرض جب آپ کشتی میں سوار ہوئے اور ہوا چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی لگی ڈوبنے ۔ ناخدا بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر جاتا ہوا سوار ہوا ہے اسی وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا ۔ حضرت یونس بولے وہ میں ہوں ۔ ان لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا ۔ لیکن جب قرعہ ڈالا گیا، تو آپ ہی کا نام نکلا ۔ پھر لوگوں نے نہ مانا ۔ آخر تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی کا نام نکلا ۔ آپ وہاں سے اٹھے اور کشتی کے کنارے پہنچ کر دریا میں پھاندے ۔ ایک مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی ۔ آپ گرے اور اس کے پیٹ میں پہنچے ۔ کئی روز تک اس کے پیٹ میں رہے ۔ اس کے بعد زمین پر ڈال دیئے گئے ۔ آپ کا لقب اسی وجہ سے "ذوالنون" (مچھلی والا) مقرر ہوا ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

آيَةً لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۹۱﴾ إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً

واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی۔ بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار

وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

ہوں تو میری ہی عبادت کرو۔ اور لوگوں نے باہم (اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (حالانکہ)

كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُونَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

ع ۶

وہ سب کے سب ہر پھر کے ہمارے ہی پاس آنیوالے ہیں۔ (اسوقت فیصلہ ہو جائے گا) کہ جو شخص اچھے اچھے کام کرے گا،

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَإِنَّا لَهٗ كٰتِبُونَ ﴿۹۴﴾

اور وہ ایماندار بھی ہو تو اس کی کوشش اکارت نہ جائے گی۔ اور ہم اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۹۵﴾

قیامت کی علامات

بستی کو ہم نے تباہ کر ڈالا ممکن نہیں کہ وہ لوگ (قیامت کے دن ہر پھر کے ہمارے پاس) نہ لوٹیں۔ بس اتنا

حَتّٰىٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ

(توقف تو ضرور ہوگا) کہ جب یاجوج ماجوج (سد سکندری کی قید سے) کھول دیئے جائیں اور یہ لوگ (زمین کی) ہر بلندی

كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُونَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں۔ اور (قیامت کا) سچا وعدہ نزدیک آجائے پھر تو کافروں کی آنکھیں

فَإِذَا هِيَ شٰخِصَةٌ أَبْصٰرُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ يٰوَيْلَنَا

ایک دم سے پتھرا ہی جائیں (اور کہنے لگیں) ہائے ہماری شامت کہ ہم تو

قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿۹۷﴾

اس (دن) سے غفلت ہی میں (پڑے) رہے بلکہ (سچ تو یوں ہے کہ اپنے اوپر) ہم آپ ظالم تھے۔ (اس

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

دن کہا جائے گا کہ اے کفار!) تم اور جس چیز کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے یقیناً جہنم کا ایندھن (جلاون)

أَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُونَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا

ہوگے (اور) تم سب کو اس میں اترنا پڑے گا۔ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو انہیں دوزخ میں نہ جانا پڑتا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَرَدُوهَا ۖ وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ

اور (اب تو) سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ چنگھاڑ ہوگی اور یہ

وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ

سب لوگ (اپنے شور و غل میں) کسی کی بات بھی نہ سنیں گے ۔ (ہاں) البتہ جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف

لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾

سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے وہ لوگ دوزخ ہی سے دور رکھے جائیں گے (یہاں تک

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ

کہ یہ لوگ اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے ۔ اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی من مانگی مرادوں میں (چین سے) رہیں

أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ

گے ۔ اور ان کو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف بھی دہشت میں نہ لائے گا اور فرشتے ان سے

وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ

(خوشی خوشی) ملاقات کریں گے (اور یہ خوشخبری دیں گے) کہ یہی وہ تمہارا (خوشی کا) دن ہے جس کا (دنیا میں)

تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ

تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔ (یہ) وہ دن (ہوگا) جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح خطوں کا طومار

لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا

لپیٹا جاتا ہے ۔ جس طرح ہم نے (مخلوقات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح) دوبارہ (پیدا) کر چھوڑیں گے ۔

عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي

(یہ وہ) وعدہ ہے جس کا کرنا ہم پر (لازم) ہے ۔ اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے ۔ اور ہم نے تو نصیحت

الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا

(توریت) کے بعد یقیناً زبور میں لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے وارث ہمارے نیک

عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا

بندے ہوں گے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لیے

له

ابن ابی حاتم ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انا منھم میں ان ہی لوگوں میں ہوں ۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ مصر ۱۲

لہ

یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار بنیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے ۔ لیکن بظاہر یہ حکم اسی وقت کے واسطے مخصوص تھا ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

(اسلام خدا کی) تبلیغ ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تم کو سارے دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں از سرتا پا

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

رحمت بنا کر بھیجا۔ تم کہدو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آتی ہے کہ تم لوگوں کا معبود بس یکتا خدا ہے

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تو کیا تم (اس کے) فرمانبردار بندے بنتے ہو! پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) منہ پھیریں

فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ط وَاِنْ اَدْرِيْٓ

تو تم کہدو کہ میں نے تم سب کو یکساں خبر کردی ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا

اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

تم سے وعدہ کیا گیا ہے قریب آپہنچا یا (ابھی) دور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اس بات کو بھی

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾

جانتا ہے جو پکار کر کہی جاتی ہے، اور جسے تم لوگ چھپاتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے۔ اور میں یہ

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ

بھی نہیں جانتا کہ شائد یہ (تاخیر عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک (تمہارے لیئے)

اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ط وَ

چین ہو۔ (آخر رسولؐ نے) دعا کی اے میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک (میرے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ کردے

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾

دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے ان باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو۔

سورۃ الحج نزلت بمکۃ الا من الناس من يعبد الله والاثنين آيات وهي هذان خصمان الى صراط الحميد المنفقون ثم وهي ثمان وسبعون آية وعشر ركوعات

سورۃ حج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں اور دس (۱۰) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

منزل ۴

لہ

ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج حضرت رسولؐ نے فلاں یعنی بعض بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گزرا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

کے

اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے: قیامت کی سختی، شیطان کا دوست گمراہ ہے، انسان کی حالت ایک یہودی کی بیوقوفی، خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے، ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے، جسے خدا ذلیل کرے اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا قیامت میں مومن وکافر کا فرق، بہشتیوں کا حال، حج و قربانی کے احکام، خدا کے خاص بندوں کی مدح، پہلی بار جہاد کا حکم، اگلوں کا تذکرہ، قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے، جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کام میں خلل ڈالا، مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح، کفار کا اعتراض و جواب، بتوں کی ایک مثل، کفار نے خدا کی قدر نہ کی، آخر زمانہ میں جہاد کا حکم، خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ وغیرہ۔ ۱۲

ع ۱۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ
اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک بڑی (سخت)
عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ
چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی (لڑکے ماں سے) اپنے دودھ پیتے (بچے) کو
اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى
بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دیں گی اور (گھبراہٹ میں)
النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ
لوگ تجھے متوالے معلوم ہوں گے حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں بلکہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے (کہ لوگ
اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ
بدحواس ہو رہے ہیں۔) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ)
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ
جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جن (کی پیشانی) کے اوپر (خط تقدیر سے) لکھا جا
تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④
چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو یہ یقیناً اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور دوزخ کے عذاب تک پہنچاوےگا
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا
لوگو اگر تم کو (مرنے کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک ہے تو اس میں شک نہیں کہ ہم نے
خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
تمہیں (شروع شروع) مٹی سے [ل] اس کے بعد نطفہ سے اس کے بعد جمے خون سے پھر اس لوتھڑے
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ
سے جو پورا (سڈول) ہو یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کریں (پھر تمہارا دوبارہ
وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
زندہ کرنا کیا مشکل ہے) اور ہم عورتوں کے پیٹ میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک

[ل] مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ سب سے پہلے تمہارے ماں باپ آدمؑ و حواؑ کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کے بعد پھر جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت و مرد کی منی رحم میں جمع ہوئی۔ پھر اس سے خون بنا۔ پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا کسی کو ناقص پیٹ سے باہر نکالا یہ باتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو۔ کیونکہ جو شخص مٹی وغیرہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا دشوار ہے ١٢ ١٢ ١٢

جس شیطان سے دوستی کی وہ گمراہ کرے گا

انسان کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ
پھر (رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تمہیں پالتے ہیں تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کچھ
يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
لوگ تو ایسے ہیں جو (قبل بڑھاپے کے) مر جاتے ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ناکارہ زندگی (بڑھاپے) تک
يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً
پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ سمجھنے کے بعد سمجھ کے کچھ بھی (خاک) نہ سمجھ سکیں۔ اور تو زمین کو مردہ (بیکار افتادہ) دیکھتا ہے
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ
پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر طرح کی
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ
خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ گویہ (قدرت کے تماشے) اس لیے (دکھاتے) ہیں تاکہ تم جانو کہ بیشک خدا برحق ہے
وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَ
اور (یہ بھی) کہ بیشک وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت
أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ
یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بیشک جو لوگ قبروں میں ہیں ان کو خدا
مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي
دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے بے ہدایت بے
اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ﴿٨﴾ ثَانِيَ
بغیر روشن کتاب کے (جو اسے راہ بتائے) خدا کی آیتوں سے منہ موڑے (خواہ مخواہ) خدا کے بارے
عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا
میں لڑنے (مرنے) پر تیار ہیں تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکا دے۔ ایسے (نابکار) کے لیے دنیا
خِزْيٌ ۖ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٩﴾
میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے جہنم کے عذاب (کا مزا) چکھائیں گے

منزل ۴

انسان کی حالت

۱ے انسان پیدا ہونے کے وقت بہت کمزور اور
ہر طرح مجبور ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ تیس برس تک
ترقی کرتا رہتا ہے پھر تیس سے چالیس برس تک
ٹھہرا رہتا ہے پھر کمزور ہوتا اور مجبوری اور کمزوری
کی طرف آنا شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ آخر عمر میں پھر
وہی حالت انسان کی بعینہٖ ہو جاتی ہے جو بچپنے میں
تھی اسی وجہ سے یہ مثل مشہور ہے کہ بوڑھا اور بالا برابر
ہوتا ہے۔ ۱۲ـــ ۲ے حافظ بن محمد بن موسیٰ شیرازی
نے تفسیر اثنا عشر میں انس بن مالک سے روایت کی ہے
کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک
شخص کا ذکر خیر کر رہے تھے کہ وہ بڑا نمازی روزہ دار
اور زکوٰۃ دیتا ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں پہچانتا
اسی اثنا میں وہ وہی سامنے آیا اور ہم نے آپ سے عرض
کی یہ وہی ہے یہ سننا تھا کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے
فرمایا میری تلوار لو اور اس کا سر کاٹ لاؤ یہ شیطان کے
گروہ کا پہلا شخص ہے غرض حضرت ابوبکر تلوار لیے
مسجد میں آئے تو دیکھا کہ وہ رکوع میں ہے حضرت
ابوبکر یہ سوچ کر کہ رسول اللہ نے نمازی کے قتل سے
منع فرمایا ہے واپس آئے اور عرض کی میں نے اسے
نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے نمازی کے قتل کو منع کیا
ہے آپ نے فرمایا تم بیٹھو تم اس قابل نہیں ہو اور حضرت
عمر کو حکم دیا کہ تم مسجد میں جاؤ اور اس کا سر کاٹ لاؤ
حضرت عمر تلوار لیے آئے تو اسے سجدہ میں دیکھا
تو آپ بھی واپس ہوئے اور کیفیت عرض کی آپ نے
فرمایا تم بھی اس قابل نہیں ہو بیٹھ جاؤ پھر فرمایا
علی تم اٹھو اور میں جانتا ہوں کہ تم اس کو پاؤ گے تو
تم ہی قتل کرو گے اور اگر تم نے اس کو قتل کیا تو پھر
میری امت میں کبھی اختلاف نہ ہوگا غرض حضرت
علی گئے اور آپ نے اسے نہ پایا اور کیفیت آکر عرض
کی۔ اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا یا علی امت
موسیٰ کے اکہتر فرقے تھے ایک ناجی باقی ناری اور
امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی
ناری اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک ناجی باقی ناری حضرت علی نے پوچھا ناجی کون ہوگا آپ نے فرمایا جو تمہارے اور تمہارے اصحاب کے طریقہ پر چلے۔ اس وقت اس مرد کے (باقی بصفحہ ۵۳۱)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

اور (اسوقت اس سے کہا جائے گا) کہ یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے پہلے سے کیئے ہیں۔ اور بیشک خدا بندوں پر

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ

ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ایک کنارہ پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت کرتا ہے تو اگر اس کو

فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر (کہیں) اس کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے

فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

(کفر کی طرف) پلٹ پڑا۔ اس نے دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا۔ یہی تو صریحی گھاٹا

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

ہے۔ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ اس کو نقصان ہی

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

پہنچا سکتے ہیں اور نہ کچھ نفع ہی پہنچا سکتے۔ یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ

اور اس کو (اپنی حاجت روائی کے لیئے) پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے

لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

۲ بے شک ایسا مالک بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اچھے اچھے کام کیئے (ان کو) خدا بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغات میں لے جا کر داخل کرے گا

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ

جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو شخص (غصہ میں) یہ

يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

بدگمانی کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں خدا اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا تو اُسے چاہیئے کہ

(بقیہ صفحہ ۵۳۰) بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن عباس کہتے ہیں وائلہ اس آدمی کو حضرت علیؓ ہی نے جنگ صفین میں قتل کیا اور اس روایت کو علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں اور ان کے علاوہ اور علمائے اہلسنت نے بھی نقل کیا ہے۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ھذا

۱ ایک یہودی ایمان لایا اس کے بعد اس کی آنکھیں دکھنے لگیں یہانتک کہ بینائی جاتی رہی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی بلاؤں میں مبتلا ہوا۔ گھبرا کر حضرت رسولؐ کے پاس آیا کہ اسلام میرے حق میں بہت منحوس ہوا۔ آپ میرے اسلام کو توڑ دیجیئے۔ آپ نے فرمایا اسلام ٹوٹ نہیں سکتا۔ آخر وہ مرتد ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۲ کیونکہ بت پرست کو کبھی ہر مرنے کے ساتھ بتوں کی پوجا کرنے اور خدا کا شریک بنانے کا مزا چکھ لے گا اگرچہ زندگی میں تو یہ بت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ ۱۲

۳ جب بتوں پر یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تو کفار بھی خدا پر اعتراض کرنے لگے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں ہوا کرتے اس کا جواب خدا نے یوں دیا کہ بت مجبور ہیں ہم مجبور نہیں ہیں۔ ہم جو چاہیں کریں مگر تمہاری مرضی کے پابند نہیں ہیں۔ جس کام میں ہماری مصلحت ہوگی ہوگا خواہ تمہید... ہی چاہیے تم خوش رہو یا غصہ میں مر جاؤ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

آسمان تک ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈال دے) پھر اسے کاٹ دے (تاکہ گھٹ کر مر جائے)۔

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ

پھر دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ میں لا رہی تھی اسے اس کی تدبیر دور دفع کر دیتی ہے (یا نہیں)۔ اور ہم نے اس

اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ

(قرآن) کو یوں ہی واضح و روشن نشانیوں والا (بنا کر) نازل کیا اور بیشک خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَ

اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان) اور یہودی اور لامذہب لوگ اور نصاریٰ

النَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

اور مجوسی (آتش پرست) اور مشرکین (کفار) خدا ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

(ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ

زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ

(غرض کل مخلوقات) اور آدمیوں میں سے بہت سے لوگ سب خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہتیرے لوگ

وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا

ایسے بھی ہیں جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا) لازم ہو چکا ہے۔ اور جس کو خدا ذلیل کرے پھر

لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۩ ﴿۱۸﴾ ۭ السجدة

اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

السجدة ۲

ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے

جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

قیامت میں مومن اور کافر کا فرق

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا
یہ دونوں (مومن کافر) دو فریق ہیں له آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں لڑتے ہیں غرض جو لوگ کافر
قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ
ہو بیٹھے ان کے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں (وہ انہیں پہنائے جائیں گے اور) ان کے سروں پر
رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ﴿١٩﴾ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ
کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ جس (کی گرمی) سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ) اور کھالیں سب
الْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ
گل جائیں گی۔ اور ان کے (مارنے کے) لیئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ کہ جب صدمے کے مارے چاہیں گے
اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ
کہ دوزخ سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے) پھر اسی کے اندر دھکیل دیئے جائیں گے۔ اور (ان سے کہا جائے گا)
ع ٢ ١۴ ٩ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ
کہ جلانے والے عذاب کے مزے چکھو۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام بھی کیے ان کو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
خدا بہشت کے (ایسے ہرے بھرے) باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی
الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان کا لباس
لُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّیِّبِ
وہاں ریشمی ہوگا۔ اور (یہ اس وجہ سے کہ دنیا میں) انہیں اچھی بات (کلمۂ توحید)
مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
کی ہدایت کی گئی اور انہیں سزاوارِ حمد (خدا) کا راستہ دکھایا گیا۔ بیشک جو لوگ کافر ہو بیٹھے
كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) سے جسے ہم نے سب

له بخاری نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لیے کھڑا ہوں گا۔ قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علیؓ، حمزہ اور عبیدہ اور شیبہ اور عتبہ اور ولید۔ ١٢

بہشتیوں کا حال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الَّذِي جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ

لوگوں کے لیئے (معبد) بنایا ہے (اور) اس میں شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے (لوگوں کو) روکتے ہیں (انکو)

الْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

اور جو شخص اس میں شرارت سے گمراہی کریگا اس کو ہم دردناک عذاب کا مزا چکھادیں گے - اور (اے رسول)

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

وہ وقت یاد کرو جب ہم نے (الہام کے ذریعہ سے) ابراہیمؑ کے واسطے (خانہ کعبہ کی جگہ ظاہر کردی اور انسے کہدیا)

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ

میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور قیام اور رکوع سجود کرنے والوں کے واسطے

لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ

صاف ستھرا رکھنا - اور لوگوں کو حج کی خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس

فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ

(جوق جوق) پیادہ اور ہر طرح کی (دبلی) سواریوں پر جو راہ دور دراز طے کرکے

يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ

آئی ہوں گی (چڑھ چڑھ کے) آپہنچیں گے تاکہ اپنے (دنیا و آخرت کے) فائدوں پر فائز

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى

ہوں اور خدا نے جو جانور چارپائے انہیں عطا فرمائے ان پر (ذبح کے وقت) چند معین دنوں

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ (قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی

اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ

کھلاؤ - پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی بدن کی کثافت دور کریں اور اپنی نذریں

لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾

پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں - یہی (حکم) ہے - اور اسکے

منزل ۴

ف ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانۂ کعبہ یاقوت کا تھا - جب طوفانِ نوح آیا تو خدا نے اسے اٹھا لیا اور خالی زمین رہ گئی - پھر جب حضرت ابراہیمؑ کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو بردلیتے ہوائے اور بدلیتے ابر نے اور بردلیتے حضرت جبرائیلؑ نے خط کھینچ کر وہ جگہ بتادی اور آپ نے ٹھیک اسی جگہ پر خانہ کعبہ کو دوبارہ بنایا جہاں وہ پہلے تھا ۱۲

ف حج کی رسم اسلام سے قبل بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں پھیلی تھیں اسلام نے ان چیزوں سے پاک کرکے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا - ایام معلومات سے یا ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق - ۱۱ر - ۱۲ر - ۱۳ر ذی الحجہ - اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے - ذکر نام خدا سے یا تو لبیک اللّٰہم لبیک لا شریک لک لبیک مراد ہے یا ذکر خدا جس طرح بھی ہو یا ذبح کے وقت خدا کا نام لینا یا وہ تکبیریں جو صفحہ ۵۳۶ میں مذکور ہیں - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ

علاوہ) جو شخص خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کے یہاں

رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اس کے حق میں بہتر ہے۔ اور ان جانوروں کے علاوہ جو تم سے بیان کیے جائیں گے کل چارپائے تمہارے

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

واسطے حلال کیے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچتے رہو اور لغو باتیں (گانے وغیرہ) سے بچتے رہو

الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ

نرے ہو کے اللہ کے ہو کر (رہو) اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور جس شخص نے (کسی کو) خدا کا شریک

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

بنایا تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اس کو (یا تو درمیان ہی سے) کوئی (مردار خور) چڑیا ایک

تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ

لے گئی یا اسے ہوا کے جھونکے نے بہت دور جا پھینکا۔ یہ (یاد رکھو) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں

يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ

کی تعظیم کی تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ان چارپایوں کے

ع ۴ ۱۱ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾

ایک معین مدت تک تمہارے لیے بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم (عبادت) خانہ کعبہ ہے

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى

اور ہم نے تو ہر امت کے واسطے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے انہیں عطا کیے

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

ہیں ان پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیں۔ غرض تم لوگوں کا معبود (وہی) یکتا خدا ہے تو اسی کے فرمانبردار

فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا

بن جاؤ۔ اور (اے رسول) ہمارے گڑگڑانے والے بندوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو

لہ اگرچہ اردو محاورات میں زور کے معنی مکاری کے ہیں مگر عربی یعنی جس زبان کا یہ لفظ ہے اس میں اس کے چند معانی ہیں۔ جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر ہر ایک معنی مراد لے سکتے ہیں۔ اسی بنا پر میں نے ایسا ترجمہ کیا، جو سب کو شامل ہو ۱۲

ٰٰ

سلہ اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو سکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز ائمہ اہلبیت چند مخصوص لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسی وجہ سے ایک حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد علیؑ و سلمانؓ ہیں واللہ اعلم ۱۲

۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا

یہ وہ ہیں کہ جب (اُنکے سامنے) خدا کا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل سہم جاتے ہیں اور جب انپر کوئی مصیبت آپڑے تو صبر

اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

کرتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ

يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ

کرتے ہیں۔ اور قربانی (موٹے گدبدے) اونٹ بھی ہم نے تمہارے واسطے خدا کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے۔

اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

اس میں تمہاری بہت سی بھلائیاں ہیں پھر ان کا تانتے کا تانتا باندھ کر ذبح کرو اور اس وقت ان پر خدا کا نام

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ

لو۔ پھر جب ان کے دست و بازو (کاٹ کر) گر پڑیں تو انہیں سے تم خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے

اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ

والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ۔ ہم نے یوں ان جانوروں کو تمہارا تابع بنا دیا تاکہ تم شکر گذار بنو۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

خدا تک نہ تو ہرگز ان کے گوشت ہی پہنچیں گے اور نہ ان کے خون مگر (ہاں)

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

اس تک تمہاری پرہیزگاری البتہ پہنچے گی۔ خدا نے ان جانوروں کو (اس لئے) یوں تمہارے

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ

قابو میں کر دیا ہے تاکہ جس طرح خدا نے تمہیں بتایا ہے اسی طرح تم ان کی بڑائی کرو اور (اے

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ

رسولؐ) نیکی کرنے والوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ایماندار دل سے (کفار کی)

اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع

دور دفع کرتا رہتا ہے۔ خدا کسی بددیانت ناشکرے کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ (رجن)

منزل ۴

لہ

اگرچہ عموماً ہر جانور میں فائدے ہیں مگر جتنے اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہوں گے اس کی اون، کھال، گوشت، ہڈی، سب کام آتی ہیں۔ اس کے دودھ سے گھی، دہی، مکھن وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں۔ یہ خود سواری کا الگ کام دیتا ہے۔ جتنا تیز یہ چلے دوسرا چل نہیں سکتا۔ جتنا بوجھ یہ اٹھائے دوسرا اٹھا نہیں سکتا۔ زمین اس سے جوتی جائے، بھاری بوجھل گاڑیاں یہ کھینچے ازیں قبیل اور بہتیرے فائدے ہیں، اور اسپر غذا وہ جو کوئی جانور نہ پوچھے ببول اور نیم کی پتی۔ ۱۲

لہ

ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ تکبیرات مراد ہیں جو منیٰ میں رہنے والوں پر پندرہ نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے تیرھویں کی صبح تک اور دوسری جگہ رہنے والوں پر دس نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک پڑھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہیں:۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد۔ الحمد للّٰہ علٰی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام والحمد للّٰہ علٰی ما اولانا بعض علماء اس کے وجوب کے قائل ہیں۔

۱۲ ۱۲

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ

(مسلمانوں) سے (کفار) لڑا کرتے تھے چونکہ وہ (بہت) ستائے گئے اس وجہ سے انہیں له بھی (جہاد کی) اجازت دیدی گئی

عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ

اور خدا تو ان لوگوں کی مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے یہ وہ (مظلوم) ہیں جو (بیچارے) صرف اتنی بات کہنے پر کہ

دِيٰرِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَ

ہمارا پروردگار خدا ہے ناحق (ناحق) اپنے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ۔ اور اگر خدا لوگوں کو

لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ

ایک دوسرے سے دور و دفع نہ کرتا رہتا تو گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مجوس کے

صَوٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا

عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے ڈھا دیئے

اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ

گئے ہوتے ۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرے گا خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔

اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ

بیشک خدا ضرور زبردست غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں روئے زمین پر قابو

أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ

دے دیں تو (بھی) یہ لوگ پابندی سے نمازیں ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے اچھے کام کا حکم

وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عٰقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٤١﴾ وَإِنْ

کریں گے اور بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے ۔ اور (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کے

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ

اختیار میں ہے ۔ اور (اے رسولؐ) اگر یہ (کفار) تم کو جھٹلاتے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں) ان سے

وَثَمُودُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ إِبْرٰهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾

پہلے نوحؑ کی قوم اور (قوم) عاد ، ثمود اور ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم اور مدین کے رہنے والے اپنے

له یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے مشرکین برابر مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے۔ مگر جب آپ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اور حضرت جبرائیلؑ کے پابرکت ہاتھوں نے آپ کے پہلو میں تلوار لٹکائی اور آپ نے جہاد شروع کیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ اور موسیٰ (بھی) جھٹلائے جا چکے ہیں تو میں نے کافروں کو چندے

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ

ڈھیل دے دی پھر آخر انہیں لے ڈالا۔ تو تم نے دیکھا میرا عذاب کیسا تھا۔ غرض کتنی بستیاں

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ

ہیں کہ ہم نے انہیں برباد کر دیا وہ سرکش تھیں پس وہ اپنی چھتوں لہ پر ڈھی

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

پڑی ہیں اور (کتنے) بے کار اجڑے کنوئیں اور (کتنے) مضبوط بڑے بڑے اونچے محل (ویران ہو گئے)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ

کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق

يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا

باتوں کو) سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو) سنتے۔ کیونکہ آنکھیں

تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى

اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینے میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور

الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ

(اے رسولؐ) تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور خدا تو ہرگز اپنے وعدہ

اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۗ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا

کے خلاف نہیں کرے گا۔ اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہاری گنتی کے

تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ

حساب سے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے انہیں (چندے) مہلت دی حالانکہ وہ

ع ۶ ۱۳ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا

سرکش تھیں پھر آخر میں نے انہیں لے ڈالا۔ اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ لوگو

لہ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب مکانات خراب ہوتے ہیں تو پہلے چھتیں گرتی ہیں بعد خالی دیواریں کھڑی رہتی ہیں اس کے بعد دیواریں گرتی ہیں تو چھتیں نیچے پڑ جاتی ہیں اور دیواریں اوپر اسی وجہ سے خدا نے ایسا فرمایا

۱۳ ۱۲

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

ٱلنَّاسُ إِنَّمَآ أَنَا۠ لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾ فَٱلَّذِينَ

میں تو صرف تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ پس جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے

ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ

اچھے کام کیئے (آخرت میں) ان کے لیئے بخشش ہے اور (بہشت کی) بہت عمدہ

كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾ وَٱلَّذِينَ سَعَوْا۟ فِىٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُو۟لَٰٓئِكَ

روزی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے) میں (ہمارے) عاجز کرنے کیواسطے کوشش کی

أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن

یہی لوگ تو جہنمی ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تو آپ سے پہلے جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ ضرور ہؤا کہ

رَّسُولٍ وَلَا نَبِىٍّ إِلَّآ إِذَا تَمَنَّىٰٓ أَلْقَى ٱلشَّيْطَٰنُ

جس وقت اسؑ نے (تبلیغ احکام کی) آرزو کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر) خلل ڈال

فِىٓ أُمْنِيَّتِهِۦ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ ثُمَّ

دیا۔ پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اسے میٹ دیتا ہے۔ پھر اپنے احکام کو مضبوط کرتا ہے

يُحْكِمُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا

اور خدا تو بڑا واقف کار اور دانا ہے اور شیطان جو (وسوسہ) ڈالتا (بھی) ہے تو

يُلْقِى ٱلشَّيْطَٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اس لیئے تاکہ خدا اُسے ان لوگوں کی آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جن

وَٱلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَفِى شِقَاقٍۭ

کے دل سخت ہیں اور بیشک (یہ) ظالم (مشرکین) پرلے درجہ کی مخالفت میں (پڑے) ہیں اور

بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَلِيَعْلَمَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْعِلْمَ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ

(اس لیئے بھی) تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بیشک تمہارے

مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا۟ بِهِۦ فَتُخْبِتَ لَهُۥ قُلُوبُهُمْ

پروردگار کی طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل) ہوئی ہے پھر (یہ خیال کر کے) اس پر وہ لوگ ایمان لائیں۔ پھر

۵۲ اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ اُن انبیاء و مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے اور اسی کی کوشش کرتے تھے، اور یہی حالت حضرت رسولؐ کی بھی تھی۔ مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی، گمراہ اور جہنمی بن جائے۔ اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے ایمان لانے کی کوشش کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا۔ اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے۔ کسی تاویل کی ضرورت نہیں اور نہ کسی قصہ کی، اور نہ رسول کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے۔ صرف رسول کی خواہش کے لیئے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ مگر اگلے مفسرین نے خدا جانے اس مقام پر کیا کیا لغو باتیں کی ہیں اور خواہ مخواہ رسولؐ پر الزام لگایا ہے۔ اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اوندھے سیدھے اس کو مان کر بے جا اور بے ہودہ تاویلیں کی ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾

ان کے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ان کو خدا سیدھی راہ تک پہنچا

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

دیتا ہے ۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

یکا یک ان کے سر پر آ موجود ہو یا (یوں کہو کہ) ان پر ایک سخت منحوس[1] دن کا عذاب نازل ہو ۔ اس دن

عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ

کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی ۔ وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ کر دے گا ۔ تو جن لوگوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَ

ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے ہیں وہ نعمتوں کے (بھرے ہوئے) باغات بہشت میں رہیں گے ۔ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی وہ (کمبخت) لوگ ہیں جن کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ

ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔ اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے دیس چھوڑے پھر

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ

شہید کیے گئے یا (آپ اپنی موت سے) مر گئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی عطا فرمائے گا

رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾

اور بے شک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے ۔ وہ انہیں ضرور

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

ایسی جگہ (بہشت میں) پہنچا دے گا جس سے وہ نہال ہو جائیں گے ۔ اور خدا تو بے شک بڑا

لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

واقف کار بردبار ہے ۔ یہی (ٹھیک) ہے ۔ اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے جتنا یہ

[1] اصل معنی عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اسی وجہ سے عقیم اس دن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے بُرے واقعات پیش آئیں ۔ بہر حال یا تو مراد اس سے روز قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہو جائیں گی یا روز بدر ہے کہ باوجود مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے کفار پر وہ بہت سخت دن تھا ۔ اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہو گئیں یا وہ زمانہ مکہ کا مراد ہے جب حضرت کی بددعا سے وہاں قحط ہوا تھا ۔ ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا اس پر جب مسلمانوں کو سکت ہوئی تو انہوں نے اس کی کسر لی ۔ اس پر اگر کفار سکوت کرتے تو پھر ان کی سزا نہ ہوتی ۔ مگر چونکہ ان لوگوں نے بھی مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو غلبہ عطا کیا ۱۲

ع ۹ / ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مَا عُوقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ

اس کے ہاتھوں سے ستایا گیا تھا اس کے بعد پھر دوبارہ دشمن کی طرف سے اس پر زیادتی کی جائے تو خدا اس

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ

(مظلوم) کی ضرور مدد کرے گا بیشک خدا بڑا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ یہ (مدد) اس وجہ سے دی جائے گی کہ خدا

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

زبردست قادر ہے وہی تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ

بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

خدا (سب کچھ) جانتا ہے۔ (اور) اس وجہ سے (بھی) کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اس کے سوا جن کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ

لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب کے سب) باطل ہیں اور (یہ بھی) یقینی وجہ ہے کہ خدا ہی (سب

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

سے) بلند رتبہ بزرگ ہے۔ (ارے) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی

السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ

برساتا ہے تو زمین سرسبز (وشاداب) ہو جاتی ہے۔ بے شک خدا (بندوں کے حال پر)

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

بڑا مہربان واقف کار ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی

ع ٨ ١٥ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

کا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا (سب سے) بے پرواہ (اور) سزاوار حمد ہے۔ کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ ڈالی کہ

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ

جو کچھ روئے زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو (بھی) جو اس کے

وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا

حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر (جب) اس کا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ

حکم ہوگا (تو گر پڑے گا)۔ اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اور وہی تو وہ قادرِ

هُوَ الَّذِيْۤ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ

مطلق ہے جس نے تم کو (پہلی بار ماں کے پیٹ میں) جلا اٹھایا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو دوبارہ

الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

زندہ کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (اے رسولؐ) ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ

هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى

مقرر کر دیا کہ وہ اس پر چلتے ہیں پھر تو انہیں اس دین (اسلام) میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیئے اور آپ (لوگوں کو

رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ

اپنے پروردگار کی طرف بلائے جاؤ۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہو۔ اور اگر (اس پر بھی) لوگ آپ سے جھگڑا

فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

کریں تو آپ کہدو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ جن باتوں میں تم باہم جھگڑا کرتے ہو

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾

قیامت کے دن خدا تم لوگوں کے درمیان (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا۔ (اے رسولؐ) کیا تم

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا یقیناً جانتا ہے۔ اس میں تو شک نہیں کہ یہ سب

اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾

(باتیں) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں۔ بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے۔ اور

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیئے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند نازل کی ہے اور

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾

نہ اس (کے حق ہونے) کا خود انہیں علم ہے۔ اور قیامت میں تو ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔

ےلہ بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان نے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمہاری بھی عجیب حالت ہے جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اس کو تو کھاؤ، اور جس کو خدا نے مارا ہو اس کو نہ کھاؤ۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرے۔ باقی رہی اس کی مصلحت، تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اس کو کنہ اور حقیقت سمجھائی جائے کیونکہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور مردار میں یہ بات نہیں اس کے علاوہ مردار کے کھانے میں طبّاً بہت سے نقصانات ہیں۔ مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوتے اور سمجھتے۔ اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا۔ ١٢

کفار کا اعتراض و جواب

قیامت میں ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ
اور (اے رسولؐ) جب ہماری واضح و روشن آیتیں اُن کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان) کافروں
الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ
کے چہروں پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو یہاں تک کہ قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں
يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن
پڑھ کر سناتے ہیں ان پر یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تو کیا میں تمہیں اس سے بھی
ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ
کہیں بدتر چیز بتا دوں۔ (اچھا تو سن لو) وہ جہنم ہے جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے
وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ
اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ اے لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا کے
فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ
سنو۔ کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ لوگ اگرچہ سب کے سب اس کام
اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن
کے لیئے اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے۔ اور اگر کہیں مکھی
يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ
کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے (عجب لطف ہے کہ) مانگنے
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا
والا (عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود- دونوں) کمزور ہیں۔ خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے ان
اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ
لوگوں نے نہ کی۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا زبردست غالب ہے۔ خدا فرشتوں
يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ
میں سے بعض کو اپنے احکام پہنچانے کے لیئے منتخب کر لیتا ہے اور (اسی طرح) آدمیوں میں سے بھی۔

ع ٩/٨/١٦

له خانۂ کعبہ کے دروازے کے سامنے تو یغوث بت تھا اور داہنی جانب یعوق اور بائیں جانب نسر جب کفار اندر جاتے تو پہلے یغوث کے سامنے سجدہ کرتے، اس کے بعد اور بتوں کے پاس۔ اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں کو مشک و عنبر اور شہد مل دیتے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں۔ اس پر خدا نے کفار کی تحقیق کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی ١٢

كفار نے خدا كى قدر نہ كى

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

بے شک خدا (سب کی) سنتا دیکھتا ہے۔ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا

أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾

سب کچھ) جانتا ہے۔ اور تمام امور کی رجوع خدا ہی کی طرف ہوتی ہے۔ اے ایمان دارو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا

رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور

رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾ وَ

نیکی کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔ اور جو حق جہاد کرنے کا ہے

جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور امور

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ

دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔ تمہارے باپ ابراہیم

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ

کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے)۔ اسی (خدا) نے تمہارا پہلے ہی سے مسلمان (فرمانبردار بندے)

مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا

نام رکھا اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور تم

عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ

تمام لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو اور تم پابندی سے نماز پڑھا کرو اور

فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا

زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی (کے احکام) کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا

بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾ ع

سرپرست ہے۔ تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

منزل ۴

لہ ابن مردویہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) نہ پڑھتے تھے۔ میں نے کہا بے شک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنی امیہ حاکم ہونگے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی۔ اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو درّ منثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر۔ اھ یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا بکم اشتری ابوك و منھم (تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین و ایمان کتنے میں خرید کیا) وہ بولا چار سو دینار میں معاویہ نے کہا پھر بھی بہت ارزاں ہے اللہ اکبر! معاویہ کو بھی اپنی بے ایمانی اور مخالفت حق کا اس درجہ یقین تھا۔ بہر حال یہ زمانہ جس کو خدا فرماتا ہے امام حسین علیہ السلام کے جہاد کا زمانہ اور آپ کے جہاد عظیم کا ذکر ہے اور خدا آپ کے ساتھ جینے کا حکم فرماتا ہے۔ ۱۲

ع ١٠ ١٧

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ مَكِّيَّةٌ بَعۡدَ التَّنۡزِيۡلِ السَّجۡدَةِ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٍ اَوۡ تِسۡعَ عَشۡرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ مومنون مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ایک سو اٹھارہ یا انیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلَاتِهِمۡ

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے)

خٰشِعُوۡنَ ۝۲ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝۳

گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۝۴ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ

اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا کرتے ہیں اور جو (اپنی) شرمگاہوں

لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ

کو (حرام سے) بچاتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا اپنی زرخرید لونڈیوں

مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۝۶ فَمَنِ

سے کہ ان پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا۔ پس جو شخص اس کے سوا

ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝۷

(کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی) تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۝۸

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو اپنی نمازوں

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ

کی پابندی کیا کرتے ہیں۔ (آدمؑ کی اولاد میں) یہی لوگ سچے

هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝۱۰ الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ط

وارث ہیں جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے۔ (اور) یہی لوگ

منزل ۴

لہ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے سچے مومنوں کی مدح اور شناخت انسان کی خلقت خدا غافل نہیں ہے، جانوروں سے تحصیل عبرت، حضرت نوحؑ کا قصہ، حضرت صالحؑ کا قصہ، حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا بھی تذکرہ، جو جس کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے، مومنین کی مدح عیب لوگوں پر عذاب آئیگا تب چلائیں گے، خدا ہی کو ہر قسم کا اختیار ہے، برائی کا جواب بھی اچھا دو، قیامت میں کفار کی تمنا، خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وغیرہ ۱۲

ٹہ محمد بن محمود قزوینی شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور حضرت رسولؐ دیکھنے آئے تو رسولؐ کو دیکھتے ہی ہنسے اور عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور آپ کی طرف متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا حالانکہ اس وقت تک قرآن نازل ہونا شروع بھی نہیں ہوا تھا اور سورۂ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا۔ تو حضرتؐ نے فرمایا بیشک اے علیؑ تمہاری وجہ سے اہل مومنون نے رستگاری پائی۔ ۱۲

ٹہ ۳

وارث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں قرابت کی وجہ سے کسی شخص کا ترکہ بغیر قیمت خرچ کیئے ملتا ہے۔ اسی طرح یہاں ایمان اور نیکی کی وجہ سے خدا کی بارگاہ سے قربت حاصل ہوگی اور بغیر کچھ دام دیئے جنت مل جائے گی۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ
اس میں ہمیشہ (زندہ) رہیں گے۔ اور ہم نے آدمی کو گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا
سُلٰلَةٍ مِّنْ طِينٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿۱۳﴾
کیا۔ پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں نطفہ بنا کر رکھا پھر ہم ہی
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم ہی نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر ہم ہی
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ
نے لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم ہی نے
أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِينَ ﴿۱۴﴾
اس کو نئی طرح ڈال کر ایک دوسری ہی صورت میں پیدا کیا۔ تو سبحان اللہ خدا بابرکت ہے جو سب بنانیوالوں سے
ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بہتر ہے پھر اس کے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو ایک نہ ایک دن مرنا ہے۔ اس کے بعد قیامت کے دن تم سب کے سب
تُبْعَثُونَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا
قبروں سے اٹھائے جاؤ گے۔ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ سات آسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے
كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِينَ ﴿۱۷﴾ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
بے خبر نہیں ہیں۔ اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی
بِقَدَرٍ فَأَسْكَنّٰهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهِ
برسایا پھر اس کو زمین میں (حسب مصلحت) ٹھہرائے رکھا اور ہم تو یقیناً اس کے غائب کر
لَقٰدِرُونَ ﴿۱۸﴾ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّ
دینے پر بھی قابو رکھتے ہیں۔ پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے واسطے کھجوروں اور انگوروں کے باغات
أَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوٰكِهُ كَثِيرَةٌ وَّمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۱۹﴾
بنائے کہ ان میں تمہارے واسطے (طرح طرح کے) بہتیرے میوے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بعض کو تم لوگ

انسان کی خلقت

۱ منی جو خون سے بنتی ہے اس سے آدمی بنا دینا جس میں روح و عقل کی سی نعمت موجود قویٰ ایسے کہ جل جلالہ پھر آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضا ایسے دیئے کہ سبحان اللہ! حواس علاحدہ کیئے ان تمام امور سے اور منی سی ناچیز اور نجس چیز سے بھلا کوئی بھی مناسبت ہے۔ پھر دوسری خلقت نہیں تو اور کیا ہے ۱۲

۲ آسمانوں کو طرائق کے ساتھ شاید اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ آسمان بھی فرشتوں یا ستاروں کی گذرگاہ ہے ۱۲

پانی کے فوائد

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ
(کھاتے ہو اور) ہم ہی نے زیتون کا درخت (پیدا کیا) جو طور سینا کے پہاڑ میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے جس سے

صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ
تیل بھی نکلتا ہے اور کھانے والوں کیلئے سالن بھی ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارے واسطے چوپایوں میں

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
بھی عبرت کی جگہ ہے اور دیکھو بلا، جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے اس سے ہم تم کو دودھ پلاتے ہیں اور چارپاؤں میں تو تمہارے

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور انہی میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انہی جانوروں اور کشتیوں پر تم چڑھے پھرتے

تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ
بھی ہو۔ اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا تو (نوح نے ان سے) کہا اے میری

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا
قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تو کیا تم (اس سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
ڈرتے نہیں ہو۔ تو ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ بھی تو بس (آخر) تمہارا ہی سا

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ
آدمی ہے (مگر) اس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر بزرگی حاصل کرے۔ اور اگر خدا (پیغمبر ہی

عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا
بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو نازل کرتا ہم نے تو (کبھی) ایسی بات اپنے اگلے باپ

بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ
دادوں میں (کبھی ہوتی) نہیں سنی۔ ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جسے جنون ہو گیا ہے غرض تم

جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
لوگ ایک (خاص) وقت تک (اس کے انجام کا) انتظار کرو۔ دیکھو نوح نے (یہ باتیں سن کر) دعا کی اے میرے پالنے والے

ع ٢

حضرت نوح کا قصہ

ف
طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون بہت کثرت سے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں اگا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد جو درخت سب سے پہلے اگا تھا وہ زیتون ہی کا تھا واللہ اعلم ۱۲ روغنِ زیتون جلانے میں بھی کام آتا ہے اور ملنے میں بھی اور روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ ۱۲ سے چونکہ حضرت ادریس اور حضرت نوح میں ایک زمانہ دراز گزر چکا تھا اور ان لوگوں نے کسی آدمی سے یہ سنا ہی نہ تھا کہ آدمی بھی خدا کے پیغمبر ہوتے ہیں اور خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرنی چاہیے اس وجہ سے حضرت نوح کی امت نے ایسا سوال کیا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا
میری مدد کر اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا۔ تو ہم نے نوحؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تم ہمارے سامنے حکم کے
وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا
مطابق کشتی بنانا شروع کرو۔ پھر جب ہمارا عذاب آجائے اور تنور سے پانی ابلنے لگے تو تم اسمیں ہر قسم کے جانوروں میں سے
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ
(نر و مادہ) دو دو کا جوڑا اور اپنے لڑکے بالوں کو بٹھا لو مگر ان میں سے جس کی نسبت (غرق ہونے کا) پہلے سے
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا
ہمارا حکم ہو چکا ہے (انہیں چھوڑ دو) اور جن لوگوں نے (ہمارے حکم سے) سرکشی کی ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کہنا
إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ
سننا نہیں کیونکہ یہ لوگ یقیناً ڈوبنے والے ہیں۔ غرض جب تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی پر درست بیٹھو تو کہو
عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ
تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا
نجات دی۔ اور دعا کرنا کہ اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (درخت کے پانی کی) بابرکت جگہ میں اتارنا
مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
اور تو تو سب اتارنے والوں سے بہتر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں (ہماری قدرت کی)
وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس انکا امتحان لینا منظور تھا۔ پھر ہم نے ان کے بعد ایک اور قوم (ثمود) کو پیدا
قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ
کیا۔ اور ہم نے ان ہی میں سے ایک آدمی صالحؑ کو رسول بنا کر ان لوگوں میں بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم سے
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ ع
کہا) کہ خدا کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو۔ اور ان

ع ۲

ل۵ اُتارنے سے میزبانی مقصود ہے حضرت نوحؑ کا مطلب یہ تھا کہ جب ہم اتریں گے تو تیرے مہمان ہوں گے کیونکہ زمین تیری، درخت تیرے تمام کھانے پینے پہننے کی چیزیں تیری تو تو اچھی طرح میزبانی کرنا اور روزی میں فراخی عطا فرمانا۔ اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا کہ جب تم کسی مقام پر پہنچو تو کہو۔ رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین کہ خدا برکت عطا فرمادے ۱۲

حضرت صالحؑ کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا

کی قوم کے چند سرداروں نے جو کافر تھے اور (روزِ) آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دنیا کی (چند روزہ)

بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا

زندگی میں ہم نے انہیں ثروت بھی دے رکھی تھی آپس میں کہنے لگے (ارے) یہ تو بس تمہارا ہی

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ

سا آدمی ہے جو چیزیں تم کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتا ہے اور جو چیز تم پیتے ہو انہی میں سے یہ بھی

مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ

پیتا ہے اور اگر کہیں تم لوگوں نے اپنے ہی سے آدمی کی اطاعت کر لی تو تم ضرور گھاٹے میں

إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

رہو گے۔ کیا یہ شخص تم سے وعدے کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) صرف

تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

مٹی اور ہڈیاں (بنکر) رہ جاؤ گے تو تم (دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جاؤ گے بہت بعید ہے (بعید) جس کا تم سے وعدہ

لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ

کیا جاتا ہے بالکل (عقل سے) دور اور (قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ زندہ ہونا کیسا) یہی دنیا کی زندگی ہے کہ ہم

وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ

مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم تو پھر (دوبارہ) اٹھائے نہیں جائیں گے (ہو نہ ہو یہ صالح) وہ شخص ہے جس نے

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾

خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو کبھی اس پہ ایمان لانے والے نہیں۔ (یہ حالت دیکھ کر)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ

صالح نے دعا کی اے میرے پالنے والے چونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو میری مدد کر۔ خدا نے فرمایا (ذرا

نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً

ٹھہر جاؤ) عنقریب یہی لوگ نادم و پشیمان ہو جائینگے۔ غرض انہیں یقیناً ایک سخت چنگھاڑنے نے ڈالا تو ہم نے انہیں

ف ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سچے وعدے کے مطابق چنگھاڑنے گرفتار کیا یا گھیر لیا۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو واجبی طور پر بالاستحقاق گرفتار کیا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

کوڑے کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا پس ظالموں پر (خدا کی) لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا

قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا

کیا۔ کوئی اُمت اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ (اس سے) پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ پھر

يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ

ہم نے لگاتار بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب جب کسی اُمت کا پیغمبر ان کے پاس آتا تو یہ لوگ

اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا

کو جھٹلاتے تھے تو ہم بھی (آگے پیچھے) ایک کو دوسرے کے بعد (ہلاک) کرتے گئے

وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور ہم نے انہیں (نیست و نابود کر کے) افسانہ بنا دیا۔ تو ایمان نہ لانے والوں پر (ہمیشہ) خدا کی لعنت ہے۔ پھر

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ

ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیوں اور واضح و روشن دلیل کے

مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا

ساتھ فرعون اور اس کے درباری امراء کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے شیخی کی اور وہ تھے ہی

قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا

بڑے سرکش۔ لوگ آپس میں کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی ایسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی

لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾

(قوم کی) قوم ہماری خدمتگاری کرتی ہے۔ غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو آخر یہ سب کے سب ہلاک کر ڈالے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا

گئے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) اس لیے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور ہم نے مریمؑ کے بیٹے

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

(عیسیٰؑ) اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور ان دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے

حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر

حضرت عیسیٰ کا تذکرہ

لہ

جس طرح حضرت موسیٰؑ کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشینگوئیاں کی تھیں۔ اور فرعون دشمن ہو گیا تھا اسی طرح ہیرودوس جو بیت المقدس وغیرہ کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اسی بنا پر حضرت مریمؑ ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن تاماں اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں۔ اور جب وہ ہیرودوس مر گیا تب واپس آئیں۔ یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں۔ بعضے رملہ علاقہ مصر بعض دمشق، بعض فلسطین، بعضے نجف و فرات، اور بعض کوفہ و نہر فرات کو کہتے ہیں واللہ اعلم!

اتنے عرصۂ دراز تک حضرت مریمؑ سوت کاتتی تھیں، اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
کے قابل چشمہ داری زمین پر رہنے کی جگہ دی اور میرا حکم عام تھا کہ اے (میرے) پیغمبرو پاک پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے
صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ
اچھے کام کرو دکیونکہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ (لوگو) یہ (دین اسلام) تم سب کا مذہب
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا
ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ پھر لوگوں نے اپنے کام (دین)
اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾
اختلاف کر کے اس) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی میں نہال نہال ہے۔ تو
فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا
(اے رسول) تم ان لوگوں کو ان کی غفلت میں ایک خاص وقت تک (پڑا) چھوڑ دو۔ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں
نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي
کہ ہم جو انہیں مال و اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے
الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ
ہیں (ایسا نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے پروردگار کی دہشت سے لرز
رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾
رہے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ
لوگ اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو لوگ (خدا کی راہ میں) جو کچھ بن پڑتا ہے
مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾
دیتے ہیں اور پھر ان کے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے لوٹ
اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾
کر جانا ہے (دیکھئے کیا ہوتا ہے) یہی لوگ (البتہ) نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف (دوسروں سے)

لہ
ایک ایسا مسلمہ اور بر فطرت کے مطابق اور مضبوط اصول ہے کہ کسی جگہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتا اور چیزوں سے قطع نظر کر کے صرف انسان ہی کے امور تمدن معاش، معاد مذہبی خیالات عادات افعال حرکات لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصول اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ آیت اب عرب کی مثل ہو گئی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

خدا قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ

پہلے سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور ہم تو کسی شخص کو اس کی قوت سے بڑھ کر تکلیف دیتے ہی نہیں اور ہمارے پاس تو لوگوں کے اعمال کی کتاب

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

ہے جو بالکل ٹھیک ٹھیک حال بتاتی ہے اور ان لوگوں پر ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی بلکہ ان کے دل اس کی طرف سے غفلت

مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

میں پڑے ہیں اس کے علاوہ ان کے بہت سے اعمال ہیں جنہیں یہ برابر کیے جاتے ہیں اور باز نہیں آتے۔

عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ

یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا کرنے لگیں

اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا

گے۔ (اس وقت کہا جائے گا) آج واویلا مت کرو۔ تم کو اب ہماری طرف سے مدد نہیں مل

تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

سکتی۔ جب ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم الٹے قصہ کہتے

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ

بکتے ہوئے ان سے اپنے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تو کیا ان لوگوں نے

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ

(ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو

مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا

ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی۔ یا ان لوگوں نے اپنے رسول ہی

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ

کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے ان کا انکار کر بیٹھے۔ یا کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہو گیا ہے (بھرگز) اسے

بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

جنون نہیں بلکہ وہ تو ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر حق بات سے نفرت رکھتے ہیں۔

ف اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۳۰ سورۃ تطفیف صفحہ ۱۰۳ اور ۱۰۴

ف اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسول کی بددعا سے مکہ کا قحط، یا قیامت مراد ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

اور اگر (خدائے) حق ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو سارے آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب کے سب)

وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

برباد ہو جاتے بلکہ ہم نے ان ہی کے تذکرہ (یعنی قرآن) کے واسطے ان کے پاس بھیجا ہے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکرہ سے

مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔـلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّ

منہ موڑتے ہیں۔ (اے رسول) کیا تم ان سے (اپنی رسالت کی) اجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی اجرت اس سے

هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

کہیں بہتر ہے اور وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور تم تو یقیناً ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو۔ اور اس

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ

میں شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے

الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ

ہیں۔ اور اگر ہم ان پر ترس کھائیں اور جو تکلیفیں ان کو (کفر کی وجہ سے) پہنچ رہی ہیں ان کو

ضُرٍّ لَّـلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

دفع کر دیں تو یقیناً یہ لوگ اور بھی اپنی سرکشی پر اڑ جائیں اور بھٹکتے پھریں۔ اور ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

کیا تو بھی یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ گڑگڑائے یہاں تک کہ

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

جب ہم نے ان کے سامنے ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت فوراً یہ لوگ بے آس

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ

ہو کر بیٹھ رہے۔ حالانکہ وہی وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

اور دل پیدا کیے (مگر) تم لوگ ہو ہی بہت کم شکر کرنے والے۔ اور وہی

منزل ۴

لہ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ جتنے جی اتنی خواہشیں اس کے علاوہ ہر شخص کی خواہشیں بھی غیر محدود پھر ہر ایک کی مطابقت محال عقلی۔ اسی بنا پر اگر قانون شرعی خواہشوں کو بھی وہ اور آزادی کو مقید کرے تو ایک ہی دن میں سب کٹ مر کر بالکل فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ ۲ اسلام سے قبل عرب کا تمدن بہ وجوہ خراب تھا بعض مقامات پر تصریح مذکور ہو چکی ہے کہ ان کے حالات پر غور کر کے انہیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ قاعدے کی بات ہے کہ کڑی بات بری لگتی ہے اور انسان اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوا کرتا رسول اللہ نے جب ان کے عیوب ان پر ظاہر کر کے ان کی اصلاح کرنی چاہی۔ تو بجائے اس کے کہ شکر گزار ہوتے اور اصلاح کے بدلے الٹے ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ ۳ لہ یہ قحط مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند ان پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹنا تھا نہ ہٹے۔ بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر ہلکا عذاب آتا تو اور اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو مایوسی اور ناامیدی کی حالت طاری ہو جاتی۔ غرض کسی طرح وہ راہ پر نہ آئے۔ اور کافر کے کافر رہے۔ اولئک ھم کالانعام بل اضل سیپارہ ۱۳

ع ۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (٧٩)

وہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں (ہر طرف) پھیلا دیا اور پھر ایک دن سب اسی کے سامنے اکٹھے کئے جاؤ گے

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اور وہی وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کا پھیر بدل بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم دانا

أَفَلَا تَعْقِلُونَ (٨٠) بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ (٨١)

بھی نہیں سمجھتے۔ (ان باتوں کو کچھ خاک نہیں) بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے کہ جب

قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (٨٢)

ہم مر جائیں گے اور مر کر مٹی کا ڈھیر اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر دوبارہ (قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جائیں گے

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا

اس کا وعدہ تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی (برابر) کیا جا چکا ہے یہ تو بس صرف اگلے لوگوں

إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (٨٣) قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ

کے ڈھکوسلے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو تو (بتاؤ) یہ زمین اور جو لوگ اس

فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٨٤) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا

میں ہیں کس کے ہیں؟ وہ فوراً جواب دیں گے کہ خدا کے۔ تم کہدو کہ تو کیا تم اب بھی غور نہ

تَذَكَّرُونَ (٨٥) قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

کرو گے۔ (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اس) بڑے عرش کا

الْعَظِيمِ (٨٦) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (٨٧) قُلْ مَنْ

مالک کون ہے۔ تو فوراً جواب دیں گے کہ (سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ اب تم کہو تو کیا تم اب بھی (اس سے) نہیں ڈرتے۔ (اے رسول)

بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ جسے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (٨٨) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ (٨٩)

چاہتا ہے پناہ دیتا ہے اور اس کے عذاب سے پناہ نہیں دیا جا سکتی۔ تو یہ لوگ فوراً بول اٹھیں گے کہ (سب اختیار) خدا ہی کو ہے

خدا کی قدرت کے دلائل

توحید کا ثبوت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بَلْ أَتَيْنٰهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ
تم کہدو کہ تم پر جادو کہاں کیا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس حق بات پہنچادی اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔
مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ إِلٰهٍ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ
نہ تو اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس وقت ہر خدا اپنے
إِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
مخلوق کو لیئے لیئے پھرتا اور یقیناً ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا اور خوب جنگ ہوتی۔ جو جو باتیں یہ لوگ خدا
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا
کی نسبت بیان کرتے ہیں اس سے خدا پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ پوشیدہ اور حاضر سب سے خوب واقف ہے غرض وہ ان کے
يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ
شرک سے بالکل پاک و بالاتر ہے۔ اے رسول تم دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس عذاب کا ان لوگوں سے وعدہ
فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَإِنَّا عَلٰى أَنْ نُّرِيَكَ
کیا جاتا ہے اگر شاید تو مجھے دکھائے تو پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا۔ اور اے رسول ہم یقیناً اس پر قادر ہیں کہ
مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ
جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھا دیں۔ اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ رَّبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
لوگ تمہاری نسبت بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب واقف ہیں۔ اور تم بھی دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان کے
هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾
وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔
حَتّٰى إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾
(اور کفار تو سمجھتے نہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آئی تو کہنے لگے پروردگار تو مجھے (ایک بار) اس مقام (دنیا)
لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں پھر واپس کر دے تاکہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائے گا) ہرگز نہیں یہ ایک

منزل ۴

۱ کم سے کم اس کی مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں جن سے باہم تمیز ہو جاتی کہ یہ فلاں کی مخلوق اور وہ فلاں کی ہے ورنہ چند خداؤں کا ہونا لغو ہے ۱۲

۲ یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ اگر بفرض محال چند خدا ہوتے تو ہر ایک دعوائے خدائی و حکومت ہوتا اور اس صورت میں ہر ایک دوسرے پر غلبہ کا خواستگار ہوتا ۱۲

۳ اس آیت میں خدا نے حضرت کو کفار کے ساتھ اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ برائی کا جواب برائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فساد اٹھ جاتے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بروں کو برا سمجھنا اور اصلاح کے واسطے ان کی برائی بیان کرنا بھی منع ہے۔ ورنہ حضرت رسولؐ کے کفار مکہ دشمن نہ ہوتے کیونکہ آپ کے ساتھ دشمنی تو صرف بتوں کی مذمت کرنے سے ہوئی تھی اور وہ لوگ محض اسی کے دشمن تھے کہ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں اسکے علاوہ تبرا و لعنت جس کو عوام الناس اور جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے کوئی مذہب خالی نہیں خود خدا نے بھی قرآن مجید میں جا بجا مختلف لوگوں پر لعنت کی ہے۔ پھر اگر یہ برا کام ہوتا تو ہرگز خدا اس کا مرتکب نہ ہوتا ورنہ معاذ اللہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند کا مصداق ہوگا اور یہ خلاف عقل ہے ۱۲

ع ۵ ۱۵

۴ یہ کفار کی حالت ہے گو آخر وقت جب فرشتے مومنین سے پھر جاتے ہیں تو وہ دنیا کی طرف پلٹنے کو نفرت خیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ٹھہرنا ہے جیسے وہ بک رہا ہے اور انکے (مرنیکے) بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں) اسدن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے
فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
زندہ رہنا ہوگا۔ پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا تو اس دن نہ لوگوں میں قرابت کے رشتے باقی رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی
وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
بات پوچھیں گے۔ پھر جن کے (نیکیوں) کے پلّے بھاری ہوں گے تو یہی لوگ کامیاب ہونگے۔
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
اور جن کے (نیکیوں) کے پلّے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا آپ نقصان
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ
کیا کہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور (انکی حالت یہ ہوگی کہ) جہنم کی آگ ان کے منہ کو جھلس دے گی۔ اور
وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى
وہ لوگ منہ بنائے ہوئے ہوں گے۔ (اس وقت ہم پوچھیں گے) کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا
گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) مگر تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری
شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا
کم بختی نے آ دبایا اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ پروردگارا ہم کو (اب کی دفعہ) کسی طرح اس جہنم سے نکال دے
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا
پھر اگر ہم دوبارہ ہم ایسا کریں تو البتہ ہم قصوروار ہیں۔ خدا فرمائے گا دور ہو اسی میں (تم کو رہنا ہوگا) اور
تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ
(دیکھو) مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو (برابر) یہ دعا کرتا تھا کہ اے ہمارے
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
پالنے والے ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

منزل ۴

لے
اسی بنا پر حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا سب حسب و نسب منقطع ہو جائیں گے۔ یعنی ایک کو دوسرے سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور نہ کسی کی کوئی خبر لے گا۔ مگر حضرت رسولؐ کے خاندان کا وہاں بھی لحاظ ضرور کیا جائے گا۔
یہ بات اگرچہ سادات کے فخر کے واسطے کافی ہے مگر ایک دوسری حدیث "بہشت پرہیزگار کے لیے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور گنہگار کے لیے جہنم ہے اگرچہ سید ہو" دل ہلا دیتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ سادات بھی اگر گناہ کریں گے تو ان کو سزا ضرور دی جائیگی۔ اگرچہ آخر میں حضرت رسولؐ کی خاطر بہشت میں جائیں ۱۲

سلہ
اگرچہ اس کا ظاہر تعمیم ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ بلال عمار اور صہیب وغیرہ ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰىٓ اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

تو تم لوگوں نے انہیں مسخرا بنا لیا۔ یہاں تک کہ (گویا) ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلا دی اور تم ان سے

تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّىْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ

(برابر) ہنستے رہے۔ میں نے آج ان کو ان کے صبر کا اچھا بدلہ دیا کہ یہی لوگ اپنی خاطر خواہ

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ (پھر ان سے خدا) پوچھے گا کہ (آخر) تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

(رہے ہی) کیسا، ہم تو بس پورا ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم تو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

خدا فرمائے گا بیشک تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش تم (اتنی بات بھی دنیا میں) سمجھے ہوتے۔ تو کیا تم یہ

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یونہی) بیکار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے۔ تو

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

خدا جو سچا بادشاہ (اور ہر چیز سے) بلند تر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔

الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ

اور جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی بھی پرستش کرے گا اس کے پاس اس شرک کی کوئی دلیل تو

بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

ہے نہیں تو بس اس کا حساب (کتاب) اس کے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (دیکھ لے گا) کفار ہرگز فلاح پانے

ع ۶ ۲۶ ۶ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

والے نہیں۔ اور (اے رسول) تم کہو پروردگار تو میری امت کی بخش دے اور ترس کھا اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْحَجِّ وَهِىَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

(سورۂ نور مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی چونسٹھ آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں۔)

ف

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے نفعال میں گویا جنت تھی بہت کم محسوس ہوگی۔ اور یہ سچ بھی ہے کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گزر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے ابد کی غیر متناہی مدت کے مقابلہ میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں۔ ۱۲

سورۂ نور حضرت عائشہؓ کی شان میں نازل ہوئی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

(یہ) ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا اور اس میں ہم نے واضح مضمون

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا

نازل کیا ہے تاکہ تم (غور کرکے) نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد ان دونوں میں سے

كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا

ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں

رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

تم کو ان کے بارے میں کسی طرح کا ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے اور ان دونوں کی سزا کے

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیئے۔ زنا کرنے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫

والا مرد تو زنا کرنے والی ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے گا اور زنا کرنے والی عورت بھی

وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ

بس زنا کرنے والے مرد ہی یا مشرک سے نکاح کرے گی اور سچے ایمانداروں پر تو اس قسم کے یہ تعلقات

ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

حرام ہیں۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں پھر (اپنے دعوے

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

پر) چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

ان کی گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ) یہ لوگ خود بدکار ہیں۔ مگر

لے اس سورۃ میں قرآن کی فضیلت، زنا
کی تہمت، زنا کی سزا، لعان کا حکم اور
طریقہ، افک کا قصہ، بغیر اجازت کسی کے
گھر میں نہ جاؤ، نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت
پردہ کا حکم، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا
حکم، مکاتبت کا حکم، اپنی لونڈیوں سے ناجائز
خرچی نہ لو، نور خدا کی تشبیہ کہ نور ہدایت
خدا کا نور ہے، کفار کی کارگزاریوں کی
تشبیہ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے،
آیۃ استخلاف، خاص اوقات میں لڑکوں سے
بھی پردہ کرو، بہت بوڑھی عورتیں ننگے سر
رہ سکتی ہے، کھانے کی تہذیب، آپس میں
پکارنے کی طرح رسول کو نہ پکارو وغیرہ کا
ذکر ہے ۱۲ ۲ یہ حکم اسی وقت کے لیے ہے
جب زنا ثابت ہو جائے اور خود زنا کرنے والے
کے چار عادلوں کے سامنے مختلف مقامات
پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو
اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے
ثابت ہو تو ہی ۱۲ ۳ یہ حکم نہیں ہے
بلکہ ان کی حالت کا بیان ہے اور یہ
ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بروں
سے ملنے میں کیوں لگا کہ اور تبادلہ
نکاح کی نوبت پہنچے ۱۲ یہ حکم یا تو
اسی زمانہ کی مخصوص عورتوں کا ہے جو مدینہ
میں تھیں یا یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا
حکم آیۃ وانکحوا الایامی سے اٹھ گیا
یا نہی تحریمی نہ ہو بلکہ تنزیہی تب اس کا
ترجمہ یہ ہوگا کہ خالص مومنین کو اس قسم
کے تعلقات مناسب نہیں تب یہ حکم اس
وقت کے واسطے بھی ہو جائے گا۔
واللہ اعلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ
ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کی تو بیشک خدا بخشنے والا
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑤ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن
مہربان ہے - اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کا) عیب لگائیں اور (اس کے ثبوت میں)
لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ
اپنے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ادا ہوگی کہ وہ ہر
شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ⑥ وَالْخَامِسَةُ
مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ (اپنے دعوے میں) ضرور سچا ہے - اور پانچویں مرتبہ یوں
أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ⑦
(کہے گا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر خدا کی لعنت - اور عورت (کے سر)
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
سے اس طرح سزا ٹل جا سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کردے کہ یہ شخص
بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ⑧ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ
(اس کا شوہر اپنے دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص
اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ⑨ وَلَوْلَا فَضْلُ
(اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب (پڑے) - اور اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ⑩
مہربانی نہ ہوتی تو (دیکھتے کہ) تمہارا کیا حال ہوتا اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا
حکیم ہے - بیشک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے - تم اپنے حق میں اس تہمت
تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ
کو برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے - ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی

منزل ۴

ف ۱ ناحق تہمت کی برائی کو دنیا والوں کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اس سے لوگ پرہیز کریں اور ڈرتے رہیں ۱۲ ف ۲ علمائے اہلسنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لے جاتے تو بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسکو ساتھ لے جاتے چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی ادھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کے ساتھ رفع حاجت کو گئی جب اپنی جگہ پر آئی تو اپنے گلے کا ہار نہ پایا اور قافلہ کوچ پر تیار تھا پھر اس عورت کو ساتھ لے کر ہار ڈھونڈنے گئی اور ڈھونڈ لیا مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کر کے کہ میں اسکے اندر ہوں اونٹ پر رکھ کر کوچ کیا ہمارا میں وہیں بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد نیند آ گئی سو گئی صفوان جو قافلہ کے پیچھے رہ گیا تھا جب اس جگہ پہنچا تو مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا اور خود مہار کھینچتے ہوئے قافلہ میں پہنچے تو عبداللہ بن ابی منافق مجھے صفوان کے ہمراہ دیکھ کر مجھ پر ہنسنے لگے اور بہت سے لوگ اسکے ہم زبان ہو گئے اور مجھ پر تہمت لگائی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی تو حضرت کی توجہ میری طرف باقی نہ رہی حتی کہ میں ایک مہینہ تک بیمار ہوئی مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے اور اندر آتے بھی تو دوسروں سے میرا حال پوچھ لیتے اور میں اسکی وجہ بالکل نہ سمجھی آخر چند دن کے بعد میں پھر ایک مسطح کی ماں کے ساتھ رفع ضرورت کے لئے نکلی اور جب اسکا پاؤں پھسلا تو اس نے مسطح کو برا کہا میں نے منع کیا تو بولی تم کیا جانو مسطح نے تم پر کیسی تہمت لگائی ہے تو میں یہ سن کر سخت رنج ہوا اور اب حضرت کی بے توجہی کی وجہ سمجھ میں آئی غرض میں ایک روز حضرت سے اجازت حاصل کر کے اپنے باپ کے گھر گئی اور اپنی نسبت لوگوں کی خیالی باتیں سن کر بہت روئی ... اور حضرت نے اسامہ اور علی سے مشورہ کیا تو (باقی بر صفحہ ۵۶۰)

ع ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ

سزا) کو خود بھگتے گا اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا حصہ لیا اس کے لیئے

مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ

بڑی (سخت) سزا ہوگی۔ اور جب تم لوگوں نے اس کو سنا تھا تو اسی وقت ایماندار

الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ

مردوں اور ایماندار عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ بول اُٹھے کہ

اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ

یہ کھلا ہوا بہتان ہے۔ اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ

لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾

پیش کیے پھر جب ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کیے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَ

لوگوں پر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم لوگوں

الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾

نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت) عذاب آ پہنچتا۔ کہ تم اپنی

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا

زبانوں سے اس کو ایک دوسرے سے بیان کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تمہیں

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

علم (ویقین) نہ تھا اور (مطلق) تو یہ سمجھے کہ تم نے اس کو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی

عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ

(سخت) بات تھی۔ اور جب تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے لوگوں سے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو ایسی

اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾

بات منہ سے نکالنی مناسب نہیں۔ سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے۔ خدا تمہاری

(بقیہ از صفحہ ۵۵۹) اسامہ نے کہا میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا علیؑ نے کہا آپ رنج نہ کریں آپ کے واسطے ان کے سوا بہتیری عورتیں ہیں اور اگر اس عورت سے جو ساتھ تھی دریافت کریں آپکو تصدیق ہو جائے گی۔ غرض آپ نے بریرہ سے دریافت کیا اور اس نے میری پاک دامنی کی گواہی دی اور میں نے حضرتؐ کے سامنے قسم کھائی کہ میں اس تہمت سے بری ہوں' اس کے بعد خدا نے میری عفت پر آیتیں نازل کیں تب حضرت رسولؐ کو اطمینان ہوا۔۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ اسی بناء پر حسب روایات اہلسنت حضرت رسولؐ نے مسطح پر تہمت زنا کی حد جاری کی علاوہ مسطح حضرت رسولؐ کے بدری صحابی تھے اسی سے الصحابۃ کلہم عدول (صحابہ کل کے کل عادل ہیں) کا موضوع غلط ہونا واضح ہو گیا۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٤

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾

نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم سچّے ایماندار ہو تو خبردار پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ اور خدا تم سے (اپنے)

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

احکام صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ

يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا پھیل جائے بیشک ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

عذاب ہے اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے ہو

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت ہے اور یہ کہ خدا (اپنے

وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

بندوں پر) بڑا شفیق و مہربان ہے (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا)۔ اے ایماندارو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو

ع ١٠ — ٢ — ٨ — النصف

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

اور جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ یقیناً اُسے بدکاری اور بری

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

بات (کرنے) کا حکم دے گا۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت

وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہ ہوتا مگر خدا تو جسے چاہتا

يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ

ہے پاک صاف کر دیتا ہے۔ اور خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ

اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى

زیادہ دولت اور مقدور والے ہیں قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی

له
اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے گناہ کو مشہور کرے وہ ایسا ہی ہے کہ گویا وہ خود اسکا مرتکب ہوا ہے

له
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح (حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی) نے ان پر زنا کی تہمت لگائی تھی، اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرونگا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی

١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَ

رہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے (لینے) سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ انہیں چاہیے کہ (ان کی خطا)

لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ خدا تمہاری خطا معاف کر دے۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

مہربان ہے۔ بے شک جو لوگ پاک دامن بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَ

ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے اور ان پر بڑا سخت عذاب

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ

ہوگا جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے

وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

پاؤں ان کی کارستانیوں کی گواہی دیں گے۔ اس دن خدا ان کو

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ

ٹھیک ان کا پورا پورا بدلا دے گا اور جان جائیں گے کہ خدا بالکل برحق

هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ

اور حق کا ظاہر کرنے والا ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے (مناسب) ہیں

الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے (موزوں)

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا

ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ یہ (پاک لوگ) جو کچھ (بدگو) ان کی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ

يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾

لوگ بری الذمہ ہیں۔ ان ہی (پاک لوگوں) کے لیے (آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

ؐ یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیان فطرت ہے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کرے گا اور برا برے کو۔ ہم جنس سے کبوتر با کبوتر باز با باز کند ہم جنس با ہم جنس پرواز مگر اس سے عصمت غیر عصمت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر تھا۔ اور گندی سے بھی زنا کی گندگی مراد ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اے ایماندارو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں (دندنانہ) نہ چلے جاؤ جب تک ان سے

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اجازت نہ لو اور ان گھروں کے رہنے والوں سے صاحب سلامت کر لو یہی تمہارے حق میں

لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (٢٧) فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا

بہتر ہے یہ نصیحت اس لیے ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ پس اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو تاوقتیکہ تم کو

فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ

خاص طور پہ اجازت نہ حاصل ہو جائے ان میں نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو تم بے

ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تامل واپس پھر جاؤ یہی تمہارے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خوب

عَلِيْمٌ (٢٨) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

واقف ہے۔ اس بنا البتہ تم پر کوئی الزام نہیں کہ غیر آباد مکانات میں جن میں تمہارا کوئی اسباب ہو (بے اجازت)

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا

چلے جاؤ اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا (سب کچھ) جانتا ہے۔ (اے

تَكْتُمُوْنَ (٢٩) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ

رسول) ایمانداروں سے کہدو کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کریں۔ یہی ان کے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے یقیناً خوب

يَصْنَعُوْنَ (٣٠) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

واقف ہے۔ اور (اے رسول) ایماندار عورتوں سے بھی کہدو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی

وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ

شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگار کے مقامات کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔

ف۱ اس سے مقصود کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتی کہ ماں بہن کا بھی کیونکہ اکثر اوقات لوگ ایسی حالت میں بھی رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا بھی گھر میں جانا بھی مناسب نہیں ۱۲

ف۲ جیسے کاروان سرائے وغیرہ ۱۲

ف۳ اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ وار ہو میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں: ۱۔ سچ بولنا ۲۔ وعدہ کو پورا کرنا ۳۔ اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانا ۴۔ اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے نگاہ رکھنا ۵۔ حرام لقمہ سے ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا ۶۔ امانت میں خیانت نہ کرنا ۔۱۲

منزل ٤

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَ

مگر جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے (چھپ نہ سکتا ہو) اس کا گناہ نہیں اور اپنی اوڑھنیوں کو (گھونگٹ مار کر) اپنے

لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ

گریبانوں (سینوں) پر ڈالے رہیں اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ دادوں یا اپنے شوہر کے

آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ

باپ دادوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا

إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ

اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں یا (لڑکے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت

نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ

ہیں مگر (بہت بوڑھے ہونے کی وجہ سے) عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے یا وہ کم سن لڑکے

أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا

جو عورتوں کے پردے کی بات سے آگاہ نہیں ہیں ان کے سوا کسی پر اپنا

عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ

بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا جائے اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ

مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ

لوگوں کو ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے۔ اور اے ایماندارو تم سب کے سب

الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ

خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اپنی (قوم کی) بے شوہر عورتوں اور اپنے نیک بخت

وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ

غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح لہ کر دیا کرو۔ اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو خدا اپنے

يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾

فضل (و کرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا۔ اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے۔

پردے کا حکم

لہ اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سنت مؤکدہ ہے

بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ

اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہانتک کہ خدا ان کو اپنے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

فضل و کرم سے مالدار بنادے۔ اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے جو مکاتب[1] ہونے یعنی کچھ روپے کی شرط پر آزادی

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ

کا سرخط لینے کی خواہش کریں تو تم اگر ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو ان کو مکاتب کردو اور خدا کے مال سے جو اس نے

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ

تمہیں عطا کیا ہے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن[2] رہنا چاہتی ہیں ان کو دنیاوی زندگی کے فائدے

اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ

حاصل کرنے کی غرض سے حرام کاری پر مجبور نہ کرو اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو اس میں شک نہیں

يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

کہ خدا اس کی بے بسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا

(اے ایماندارو) ہم نے تمہارے پاس (اپنی) واضح روشن آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی حالتیں اور

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ ع ۸ ۱۰

پرہیزگاروں کے لئے نصیحت (کی باتیں) نازل کیں۔ خدا تو سارے آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے

الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ

نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق (سینہ) ہے جس میں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو۔ اور

فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

چراغ ایک شیشے کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ)

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو اور نہ پچھم کی طرف (بلکہ بیچوں بیچ)

منزل ۴

[1] مکاتبت کے معنی یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائے گا۔ اس کی دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں دوسری یہ کہ جب تک کل ادا نہ کرے کچھ بھی آزاد نہ ہو گا اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں۔ چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے اس وجہ سے مسلمانوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا مگر اس میں شرط بھی ہے کہ اس میں صلاحیت دیکھ لے یعنی چھوڑا اور آوارہ نہ ہو۔

[2] اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ جو لونڈی پاکدامن رہنا نہیں چاہتی اسکا مجبور کرنا جائز ہو گا کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا پر آمادہ ہے اسکو مجبور کرنا کیونکر کہہ سکتے ہیں خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ پر خرچی نہ کماؤ اور بس۔

[3] حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے حسنینؑ اور شجرۂ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ شرقی و غربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؑ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا یکاد زیتہا سے ان کا کثرت علم اور نور علیٰ نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے ان کی ولاء و محبت مراد ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالکؓ اور بریدہ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے اس کے بعد والی آیت فی بیوت اذن اللہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اس سے کون سے گھر مراد ہیں آپ نے فرمایا انبیاء کے گھر یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ گھر بھی انہی گھروں میں سے ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ ان میں یہی سب سے بہتر و افضل ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۵ سطر ۳۰ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی ذکر کیا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي

میدان میں اس کا تیل رایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ ہی آپ روشن ہو جائے گا۔

اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ

الغرض ایک نور نہیں بلکہ نور علیٰ نور (نور پر نور) کا نور ہے جو خدا ہی کا ہے۔ خدا اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں کے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (۳۵) فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ

سمجھانے کے واسطے مثلیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہی ہے۔ وہ قندیل ان گھروں میں روشن ہے جن کی نسبت خدا نے حکم

وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ (۳۶)

دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ لوگ اس کی تسبیح کیا کرتے ہیں ایسے لوگ

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ

جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت ہی غافل کر سکتی ہے نہ خرید و فروخت

الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ الزَّكٰوةِ ک يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ

کا معاملہ (کیونکہ) وہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں (خوف کے مارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی

الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ (۳۷) لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ

(اس کی عبادت اس لئے کرتے ہیں) تاکہ خدا انہیں ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے

يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ

فضل و کرم سے کچھ اور زیادہ بھی دے۔ اور خدا تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ اور

حِسَابٍ ۝ (۳۸) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی کارستانیاں والسی ہیں جیسے ایک چٹیل میدان کا چمکتا ہوا بالو کہ پیاسا اس کو

الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــــًٔا وَّوَجَدَ

دور سے تو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا (اور پیاس سے تڑپ کر مر گیا) اور

اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (۳۹)

اور خدا کو اپنے پاس موجود پایا تو اسے اس کا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا۔ اور خدا تو بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

لہ

خدا کے نور کا اصل مشبہ بہ تو حسن بصری کے قول سے گزشتہ صفحہ میں معلوم ہو چکا اب ظاہری تشبیہ بھی قابل غور ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز سے ہو نہیں سکتی مگر پھر بھی سمجھانے کے واسطے کوئی نمونہ لانا پڑے گا تو نور کی تشبیہ چراغ سے ہے اور وہ بھی طاق میں رکھا ہوا جس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر اس پر صاف شفاف شیشہ رکھا ہوا اور تیل بھی ہو تو زیتون کا جس کی روشنی تمام دنیا کے تیلوں سے زیادہ صاف ہوتی ہے، اس پر لطف یہ کہ جتنے مصارف اس کے ہیں اور کسی کے نہیں۔ کھانے میں یہ کام آئے ملنے میں یہ، دوا میں یہ، جلانے میں یہ۔ اور وہ بھی جو درخت بیچ باغ میں ہو۔ نہ پچھم کی طرف نہ پورب بلکہ اور درختوں کے بیچ میں سایہ پڑ رہا ہو اس کا تیل اور عمدہ ہوگا۔ اور جلتا بھی ہے تو ایسے گھر میں جہاں کے لوگ خدا کی عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہیں کرتے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوْ كَظُلُمٰتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ
یا (ان کے اعمال کی مثال) ایسی ہے جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے، جس پر لہر چڑھی چلی آتی ہو (اور) اس کے اوپر اور لہر (آرہی ہو)
مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ
اُوپر ابر (تہہ بہ تہہ) (غرض) اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک پر ایک (چھایا ہوا) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھ سکے اور جس کو
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ
شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدتِ تاریکی سے) اُسے دیکھ نہ سکے اور جس کو خدا روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی)
مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
(ملتی) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے ہیں
الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ
آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے (ہوئے) سب اسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں سب اپنی نماز اور تسبیح کا
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت خدا ہی کی ہے
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ
اور خدا ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو
يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ
آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے مینہ نکل (کر برس) رہا ہے
مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ
اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ ہیں ان سے اولے نازل کرتا ہے تو جس پر چاہتا ہے
فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا
اس کو برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا رکھتا ہے اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے اس کی چمک
بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ
آنکھوں (کی روشنی) کو اُچک لیے جاتی ہے اور خدا ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے

له
۵ جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ
ع ۲ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی
۱۱ اسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ
اس سے بہتر نہیں ممکن۔ ایک
تو اندھیری رات اس پہ
گہرا ابر اور پھر دریا کی تہ
میں ایک شخص ہو اور دریا
میں طوفان ہو کہ لہروں پہ
لہریں آرہی ہوں۔ بھلا اس
شخص کی تاریکی کی کوئی حد
ہو سکتی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ

بے شک اس میں آنکھ والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ اور خدا ہی نے تمام زمین پر چلنے والے (جانوروں)

دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ ۖ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن

کو پانی له سے پیدا کیا۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں ایسے ہیں جو

يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ

دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ لَّقَدْ أَنزَلْنَا

اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم ہی نے یقیناً واضح و روشن آیتیں

آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ

نازل کیں۔ اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا

(کچھ لوگ ایسے بھی ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسولؐ پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت قبول کی پھر اس

ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ

کے بعد ان میں سے کچھ لوگ (خدا کے حکم سے) منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور (سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ ایماندار ہی

بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

نہیں۔ اور جب وہ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ رسولؐ ان کے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا

تو ان میں کا ایک فریق رو گردانی کرتا ہے۔ اور دراصل یہ ہے کہ اگر حق ان کی طرف ہوتا تو گردن جھکائے (چپکے)

إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ

رسولؐ کے پاس دوڑے ہوئے آتے۔ کیا ان کے دل میں (کفر کا) مرض (باقی) ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے

أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾ ع

ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا اور اس کا رسولؐ ان پر ظلم کر بیٹھے گا (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں۔

ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا

له بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے مگر اس صورت میں دابہ سے صرف انسان اور چار پائے وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ بہتیرے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا اس میں تموج ہوا اور جھاگ نکل کر منجمد ہوا، اس سے بنی زمین اس کے بعد اور چیزیں۔ اس کی تفصیل دیکھئے نہج البلاغہ مجموعۂ خطبات امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب میں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ جب ان کو خدا اور اس کے رسولؐ کے پاس بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ
باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سنا اور (دل سے) مان لیا اور یہی لوگ (آخرت میں)
الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ
کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے
وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ
بچتا رہے گا تو ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔ اور (اے رسولؐ) (ان) منافقین نے تمہاری اطاعت میں خدا
أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ
کی سخت سے سخت قسمیں کھائی ہیں کہ اگر تم انہیں حکم دو تو بلاقصد گھربار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوں۔ تم کہدو کہ قسمیں نہ
مَعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا
کھاؤ دستور کے موافق اطاعت (اس سے) بہتر ہے۔ اور بیشک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو
اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
کہ خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اس پر بھی اگر تم سرتابی کرو گے تو بس رسولؐ پر اتنا ہی (تبلیغ) واجب
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى
ہے جس کے وہ ذمہ دار کیے گئے۔ اور جس کے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو تم پر واجب ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
ہدایت پاؤ گے اور رسولؐ پر تو صرف صاف طور پر (احکام کا) پہنچا نا فرض ہے۔ (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
کرے گا جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے

ــــہ اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا اور یہودی حضرت رسولؐ کے حق فیصلہ کرنے اور اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا اور بشر کعب بن اشرف یہودی کو مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علی بن ابی طالب اور مغیرہ بن وائل کا ہے اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا اور خواہ مخواہ ظلم کا الزام لگایا تھا۔ اور بلخی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت علی سے ایک زمین خرید کی تھی اور اس میں پتھر نکل آنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا۔ حضرت علی نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسولؐ کو قرار دیا اس پر حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم اس کو نہ مانو کیونکہ رسول اللہ اپنے چچا زاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کریں گے اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ــــہ یہ بھی ان ہی لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے حضرت رسولؐ کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا۔

۱۲ ۱۲
۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِىْ
(دین اسلام) اس پر انہیں ضرور بالضرور پوری قدرت دے گا اور انکے خائف ہونیکے بعد ان کے ہراس کو امن سے ضرور بدل دیگا
لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْــًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
کہ وہ اطمینان سے میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو شخص اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا
ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔ اور (اے ایماندارو) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (دل سے) رسول کی
الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور (اے رسول) تم یہ خیال نہ کرو کہ کفار (ادھر ادھر) زمین میں پھیل
مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع ۷ ۱۴
کر ہمیں عاجز کردیں گے (بلکہ) خود عاجز ہو جائیں گے اور ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور کیا برا ٹھکانا ہے۔ اے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
ایماندارو تمہاری لونڈی غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک بلوغ کی حد تک نہیں پہنچے ہیں ان کو
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۗ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ
بھی چاہیئے کہ (دن رات میں) تین مرتبہ (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (ایک)
الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ
نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم (گرمی سے) دوپہر کو (سونے کے لیے معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے ہو
صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۗ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا
اور (تیسرے) نماز عشاء کے بعد (یہ) تین (وقت) تمہارے پردہ کے ہیں ان اوقات کے علاوہ (بے اذن آنے میں)
عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۗ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى
نہ تم پر کوئی الزام ہے نہ ان پر (کیونکہ) ان اوقات کے علاوہ میں (بضرورت یا بے ضرورت) لوگ ایک دوسرے کے پاس
بَعْضٍ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾
چکر لگایا کرتے ہیں یوں خدا (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔

خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا

اور اے ایمان والو جب تمہارے بچے حد بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان سے قبل بڑی عمر والے (گھر میں آنے کی)

اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اجازت لیا کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں۔ یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ

بیان کرتا ہے۔ اور خدا خوب (بڑا) واقف کار حکیم ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ سے) نکاح

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اگر اپنے کپڑے (ردہ پٹہ وغیرہ) اتار (کر سر کھلا کر) ڈالیں تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

ہے بشرطیکہ ان کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا مقصود نہ ہو۔ اور (اس سے بھی) بچیں تو ان کے لیے اور بہتر ہے

لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

اور خدا تو سب کی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لیے مضائقہ ہے

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا

اور نہ لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ خود تم لوگوں

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ کے گھروں سے

اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں لہ یا اپنے دوستوں کے گھروں) سے اس میں بھی تم پر

جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ

کوئی الزام نہیں کہ سب کے سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب تم گھر والوں میں جانے لگو

بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

(اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو۔ جو خدا کی طرف سے ایک مبارک

مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

و پاکیزہ تحفہ ہے۔ خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

تاکہ تم سمجھو۔ سچے ایمان دار تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول

آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ

پر ایمان لائے اور جب کسی ایسے کام کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے

جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

رسول کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں نہیں جاتے (اے رسول) جو لوگ تم سے

يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ

(ہر بات میں) اجازت لے لیتے ہیں وہی لوگ (دل سے) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ تو جب

رَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ

یہ لوگ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کو (مناسب خیال کر کے) چاہو اجازت

فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ

دے دیا کرو اور خدا سے اس کی بخشش کی دعا بھی کرو۔ بے شک خدا

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے ایمان دارو) جس طرح تم میں سے ایک دوسرے کو نام

منزل ۴

ع ۸
۴
۱۲

لہ خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور تکبر کے کم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور واقعی اگر اہل اسلام ان قواعد کو برتیں اور باہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ہاں کھا لیا کریں تو یقیناً اتحاد اعلیٰ درجہ کا ہو جائے پھر رئیس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھائے تو انکساری کی اچھی خاصی مثال پیدا ہو جائے اسی طرح زمانہ کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب میں جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے جس پر اسے وثوق ہوتا ہے اپنے مکان کی کنجی دے جاتا ہے اور اس کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لینا اور اگر وہ شخص اتفاقاً کچھ لے لیتا ہے تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فتح موصلی کی حکایت مشہور ہے کہ اس نے اپنے ایک دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر دو درہم نکال لئے تھے جب اس کا دوست آیا اور یہ ماجرا سنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا

سچ ہے ؎

یاراں بجاں مضائقہ باہم نمے کنند
آخر چہ شد بمال جدائی چرا کنند

مگر افسوس اس زمانہ کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں، اور اسی کی بدولت تنزل کی تہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ۱۲

لہ جنگ احد کے ایک روز قبل حنظلہ بن عباس نے حضرتؐ سے اجازت لے کر عقد کیا، اور دوسرے دن لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے۔ ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

لے کر) بلایا کرتا ہے اس طرح آپس میں رسولؐ کا بلانا نہ سمجھو۔ خدا ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

آنکھ بچا کے (پیغمبرؐ کے پاس سے) کھسک جاتے ہیں۔ تو جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت آپڑے یا ان پر کوئی دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

عذاب نازل ہو۔ خبردار! جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب) یقیناً خدا ہی کا ہے۔ جس حالت

الْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس دن اس کے پاس یہ لوگ لوٹا کر لائے جائیں گے تو جو کچھ ان

۹ ع ۵ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

لوگوں نے کیا کرایا ہے بتا دے گا۔ اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِلٰى رَحِيْمًا فَبِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فرقان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ستتر ۷۷ آیتیں اور چھ ۶ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

(خدا) بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فرقان نازل کیا تاکہ

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴿۱﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

سارے جہان کے لیئے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو وہ خدا کہ سارے آسمان و زمین کی بادشاہت

الْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

اسی کی ہے اور اس نے (کسی کو) نہ (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے

ف اس سورۃ میں خدا نے حضرتؐ کی رسالت اپنا بے اولاد ہونا، ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے کفارِ مکہ کی شرارت، جہنم والوں کی حالت دنیا ہر شخص کے امتحان کی جگہ ہے قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت، قیامت میں رسولؐ کا استغاثہ، حضرت موسےٰؑ و ہارونؑ کا تذکرہ۔ عاد و ثمود کا قصہ۔ کفار کے رسولؐ پر اعتراضات شب و روز کی تقسیم، آسمان و زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾ وَ
اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا پھر اسے (اندازے سے) درست کیا۔ اور لوگوں نے
اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ
اس کے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود دوسرے کے
يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا
پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ خود اپنے لیے بھی نہ نقصان پر قابو رکھتے ہیں نہ نفع پر اور نہ موت پر کچھ اختیار
وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ﴿٣﴾ وَقَالَ
رکھتے ہیں اور نہ زندگی پر اور نہ مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے بول
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَ
اٹھے کہ یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے جسے اس شخص (رسولؐ) نے اپنے جی سے گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں
أَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ﴿٤﴾
نے اس پر افترا پردازی میں اس کی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود ان ہی لوگوں نے ظلم و فریب کیا ہے۔ اور
وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ
(یہ بھی) کہا کہ (یہ تو) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اس نے کسی سے لکھوا لیا ہے پس وہی صبح و شام
بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٥﴾ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي
اس کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اس کو اس شخص نے نازل کیا ہے جو سارے آسمان
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٦﴾ وَ
و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے
قَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي
(یہ بھی) کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے اس کے
الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾
پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا تا کہ وہ بھی اس کے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوتا۔ یا

لہ جس طرح انسان کے پیٹ میں بننے دودھ پینے بالغ ہونے نشوونما پانے عقل کی ترقی کرنے بڑھاپا آنے پر مرنے کا ایک اندازہ ہے اسی طرح تمام موجودات عالم میں ہر ایک کی حد بندی ہوتی ہے ۱۲

ٹہ اس زمانہ کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ معمولی علما جن کو حضرت رسولؐ کے خاک سے بھی کوئی نسبت نہیں بازار میں جانا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بالاتر امور میں مبتلا ہیں پیدل چلنا بلند آواز سے بولنا ہنسنا قوت کا کوئی کام کرنا خلاف نزاکت یا تیں شان عالمیت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں خدا رحم کرے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ

(کم سے کم) اسکے پاس خزانہ ہی (آسمان سے) گرا دیا جاتا یا اور نہیں تو، اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھاتا پیتا۔

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ

اور یہ ظالم (کافر مومنوں سے) کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (اے رسول)

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں نے تمہارے واسطے کیسی کیسی پھبتیاں گڑھی ہیں اور گمراہ ہو گئے۔ تو اب یہ لوگ کسی طرح راہ

سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ

پا ہی نہیں سکتے۔ خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو (ایک باغ کیا چیز ہے) اس سے بہتر بہتیرے ایسے

ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ

باغات پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں، اور (باغات کے علاوہ ان میں) تمہارے واسطے محل بنا

قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

دے۔ (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ (سچ یہ ہے) ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا ہے اور جس شخص نے قیامت کو جھوٹ سمجھا

سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا

اسکے لیے ہم نے جہنم کو دہکا کے تیار کر رکھا ہے۔ کہ جب جہنم ان لوگوں کو دور سے دیکھیگی تو (جوش کھائیگی) اور یہ لوگ اس کے جوش

وَّزَفِيْرًا ۝۱۲ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا

خروش کی آواز سنیں گے۔ اور جب یہ لوگ زنجیروں سے جکڑ کر اس کی کسی تنگ جگہ میں جھونک دیئے جائیں گے تو اس وقت موت

هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا

کو پکاریں گے۔ (اس وقت ان سے کہا جائیگا) کہ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہتیری موتوں کو پکارو (مگر اس سے کچھ

كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ

ہونا ہوانا نہیں)۔ اے رسول تم پوچھو تو کہ یہ جہنم بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جس کا پرہیزگاروں سے

الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵ لَهُمْ فِيْهَا

وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ ان کے اعمال کا صلہ اور آخری ٹھکانا ہے جس چیز کی وہ خواہش کریں گے ان کے واسطے وہاں موجود ہوگی

ع ۱ ۹ ۱۶

لہ اسی کی مؤید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے اور عرض کی خدا نے عطا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے رتبہ میں کسی طرح کمی نہ کروں گا۔ تو آپ نے مشورہ طلب نگاہوں سے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا جبرئیل نے زمین یعنی خاکساری کی طرف اشارہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں میں فقیری کو زیادہ دوست رکھتا ہوں تاکہ اس کا بندہ صابر و شاکر رہوں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۶

(اور) وہ ہمیشہ (اسی حال میں) رہیں گے۔ یہ تمہارے پروردگار پر (ایک لازمی اور) مانگا ہوا وعدہ ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

اور جس دن خدا ان لوگوں کو اور جس کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (اس کو) جمع کریگا اور پوچھے گا

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا

کیا تم ہی نے ہمارے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا یہ لوگ خود راہ راست سے بھٹک گئے تھے

السَّبِيْلَ ۝۱۷ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ

(ان کے معبود) عرض کریں گے سبحان اللہ (ہم تو خود تیرے بندے تھے) ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر

نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ

دوسروں کو اپنا سرپرست بناتے (پھر اپنے کو کیونکر معبود بنلاتے) مگر بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے انکو اور ان کے باپ

وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝۱۸ فَقَدْ

دادوں کو چین دیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (تیری) یاد بھلا دی۔ اور یہ خود ہلاک ہونیوالے لوگ تھے۔ تب (کافرو) ان سے

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا

کہا جائیگا کہ) تم جو کچھ کہتے ہو اس میں تو تمہارے معبودوں نے تمہیں جھٹلا دیا تو اب تم نہ (ہمارے عذاب کے) ٹال دینے

نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝۱۹ وَمَآ

کی سکت رکھتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور (یاد رکھو) تم میں سے جو ظلم کریگا ہم اسکو بڑے (سخت) عذاب (کا مزا)

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ

چکھائیں گے اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب یقیناً بلا شک [illegible] کھاتے تھے، اور

الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا (ذریعہ) آزمائش کا بنایا۔

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝۲۰ۧ ع ۲ ۱۷

(مسلمانو) کیا تم اب بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور پروردگار تمہارا (سب کی) دیکھ بھال کر رہا ہے۔

لہ جس طرح دنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں (کسی کا غریب ہونا، کسی کا امیر۔ کوئی کافر کوئی مومن) امتحان کی غرض سے ہیں، اسیطرح انبیاء اور خاصان خدا کا امتحان امت کی ایذادہی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے۔ اسیطرح امت کا احکام رسول کو ماننا بھی امتحان ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنْزِلَ

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی اُمید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے ہمارے پاس کیوں

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ

نہیں نازل کیئے گئے یا ہم اپنے پروردگار کو (کیوں نہیں) دیکھتے۔ ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے کو (بہت)

أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا

بڑا سمجھ لیا ہے اور بڑی سرکشی کی ہے۔ جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی

بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾

نہ ہوگی اور (فرشتوں کو دیکھ کر) کہیں گے (کہ خدا کرے تم) روکے (اور) بند کئے گئے ہو۔ اور ان لوگوں نے (دنیا میں) جو کچھ نیک کام

وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾

کیئے ہیں ہم اس کی طرف توجہ کریں گے تو ہم اس کو (گویا) اڑتی ہوئی خاک بنا کر برباد کر دیں گے۔ اس دن

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾

جنت والوں کا ٹھکانا بھی بہتر سے بہتر ہوگا اور آرام گاہ بھی اچھی سے اچھی۔ اور جس دن

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾

آسمان بدلی کے سبب سے پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق در جوق) نازل کیئے جائیں گے

أَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى

اس دن کی سلطنت خاص خدا ہی کے لیئے ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ اور

الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ

جس دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھ (مارے افسوس کے) کاٹنے لگے گا[1] اور کہے گا کاش رسول

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى

کے ساتھ میں بھی (دین کا سیدھا) رستہ پکڑتا۔ ہائے افسوس کاش میں فلاں شخص کو

لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ

(اپنا) دوست نہ بناتا۔ بے شک یقیناً اس نے ہمارے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا

منزل ۴

۱ اگر یقولون کی ضمیر سے فرشتے مراد لیئے جائیں تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا نے تم پر بہشت کو حرام کیا ہے تو تم وہاں ہو جاؤ۔ حجرا محجورا دشمن کی ملاقات یا بلا کے نازل ہونے کے وقت بولا جاتا ہے ۱۲ ۲ جب روشندان ہو کر آفتاب کی شعاع مکان کے اندر آئے اس میں جو چھوٹے چھوٹے ذرے دکھائی دیتے ہیں ان کا ہی نام ھبآ منثورا ہے ۱۲

۳ عقبہ بن معیط جب سفر سے آتا تو اکثر قوم کی دعوت کرتا اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں اکثر رہتا۔ ایک مرتبہ حسب دستور دعوت کی اور حضرتؐ کو بھی مدعو کیا۔ آپؐ گئے اور فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ اس نے کلمۂ شہادت کہا تو آپ نے نوش کیا۔ یہ خبر ابی بن خلف کو معلوم ہوئی جو عقبہ کا گہرا دوست تھا تو عقبہ کی سخت لے دے کی اور کہا تو نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا۔ عقبہ بولا میں نے محض مہمان کی خاطر سے کہہ دیا ورنہ میں اپنے مذہب پر باقی ہوں۔ ابی نے کہا اگر تو سچا ہے تو ان کے منہ پر تھوک دے تو جانوں غرض عقبہ کم بخت نے حضرتؐ پر نماز پڑھنے کی حالت میں تھوکا۔ مگر خدا کی شان اس کا تھوک اسی کے منہ پر پڑا اور شعلہ بن کر اس کے چہرے کو جلا گیا اور عمر بھر اس کی سیاہی نہ گئی۔ اور عقبہ اور ابی دونوں جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے۔ غرض یہ آیت ان ہی دونوں رو سیاہوں کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

اور شیطان تو آدمی کا رسوا کرنے والا ہی ہے۔ اور (اس وقت)

خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا

رسول (بارگاہ خداوندی میں) عرض کریں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بیکار

هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ

بنا دیا۔ اور ہم نے (گویا یوں) گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں اور

عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَ

تمہارا پروردگار ہدایت اور مددگاری کے لیئے کافی ہے۔ اور کفار

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ

کہنے لگے کہ انکے اوپر (آنحضرتؐ) قرآن کریم کا کل (ایک ہی دفعہ) کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم نے) اس طرح اسلیئے

كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا

(نازل کیا) تاکہ تمہارے دل کو تسلی دیتے رہے۔ اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا اور یہ

يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ ؕ

(لوگ) چاہے کیسی ہی (انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اسکا) بالکل ٹھیک اور نہایت عمدہ (جواب) بیان کر

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ

دینگے۔ جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے اپنے مونہوں کے بل جہنم میں ہنکائے جائیں گے وہی لوگ بدتر جگہ میں ہونگے

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور سب سے زیادہ راہ راست سے بھٹکنے والے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) عطا کی اور ان کے

وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى

ساتھ انکے بھائی ہارونؑ کو (ان کا) وزیر بنایا تو ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں کے پاس جو

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ ؕ

ہماری (قدرت کی) نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں جاؤ۔ (اور سمجھاؤ۔ جب نہ مانا) تو ہم نے انہیں خوب برباد کر ڈالا۔

قیامت میں رسول کی فریاد

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ

اور نوح کی قوم کو جب ان لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈبو دیا اور ہم نے ان کو لوگوں (کی

آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ

عبرت) کی نشانی بنایا۔ اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور (اسی طرح) عاد اور ثمود

وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا

اور نہر والوں اور ان کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا۔ اور ہم نے ہر ایک سے مثلیں

لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ

بیان کر دی تھیں (اور خوب سمجھایا) مگر نہ مانے) ہم نے انکو خوب ستیاناس کر چھوڑا۔ اور یہ لوگ (کفار مکہ) اس بستی پر (ہو) آئے

الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ

ہیں جس پر (پتھروں کی) بری بارش برسائی گئی۔ تو کیا ان لوگوں نے اس کو دیکھا نہ ہوگا مگر (بات یہ ہے کہ) یہ لوگ

كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ

مرنے کے بعد جی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے (پھر کیوں ایمان لائیں)۔ اور (اے رسول) یہ لوگ تمہیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے

إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِن كَادَ

مسخراپن ہی کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ) اگر ہم بتوں کی پرستش

لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ

پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس شخص نے ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں) جب یہ لوگ عذاب

حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ

کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ راہ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔ کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی

اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ

نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو (کہ وہ گمراہ نہ ہو) کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان

أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ

(کفار) میں اکثر (بات) سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو بس بالکل مثل جانوروں کے ہیں بلکہ ان سے بھی

منزل ۴

لہ رس کے معنی میں اختلاف ہے۔ کوئی کنواں کہتا ہے، کوئی گاؤں، کوئی نہر، کوئی بن۔ اسی طرح اصحاب رس میں بھی اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے اور ان کے بارہ شہر ایک نہر کے کنارے تھے جس کا نام رس تھا آباد تھے اور ان شہروں کے وہی نام تھے، جو فارسی مہینوں کے ہیں ہر شہر میں ایک صنوبر کا درخت تھا اس تک اسی نہر کی ایک شاخ وہ لائی تھی اور اس میں سے کسی کو پانی استعمال نہ کرنے دیتے ہر مہینہ میں ایک شہر میں جمع ہوتے اور اس درخت پر قربانی چڑھاتے سجدہ کرتے اور سال بھر میں ایک مرتبہ نوروز کے دن سب سے بڑے شہر میں جو دارالسلطنت اور اسفندار نام کا تھا وہیں صنوبر کا اصل درخت تھا جسے یافث بن نوح نے لگایا تھا اور اسی کے بیج سے ہر شہر میں ایک درخت لگایا گیا تھا سب کے سب جمع ہوتے اور خاص طور پر پرستش کرتے آخر ان کے سمجھانے کے واسطے یہود ابن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر آئے اور ان کی ہدایت کی مگر ان لوگوں نے نہ مانا۔ بلکہ ان کو اسی نہر کے اندر ایک کنواں کھود کر بند کر دیا۔ اور اوپر سے ایک پتھر رکھ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو خدا کی رحمت میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کو ایک سیاہ ابر نے گھیر لیا اور پھر اس میں سے ایک آگ کی بھٹی اور انگارے برسے جس نے انہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ع

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴ ع ۴

هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۴۴ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ

زیادہ (راہ ریاست) سے بھٹکے ہوئے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے اپنے پروردگار کی قدرت کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے

وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۴۵

کیونکر سایہ کو پھیلا دیا[1] اگر وہ چاہتا تو اسے (ایک ہی جگہ) ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے آفتاب کو اس کی شناخت کے واسطے اسکا

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۴۶ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

رہنما بنا دیا پھر ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے واسطے رات

اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۴۷ وَ

کو پردہ بنایا اور نیند کو راحت اور دن کو (کاروبار کے لیے) اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی تو وہ (خدا)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ

ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کیلئے (پیش خیمہ بنا کے) بھیجا اور ہم ہی نے آسمان سے

السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۴۸ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا

بہت پاک اور ستھرا ہوا پانی برسایا تاکہ ہم اسکے ذریعے سے مردہ (ویران) شہر کو زندہ (آباد) کریں اور اپنی مخلوقات میں

خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۴۹ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ

سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں۔ اور ہم نے پانی کو انکے درمیان (طرح طرح سے) تقسیم کیا تاکہ

لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۵۰ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ضرور ایک ڈرانے والا

فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ۵۱ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ

(سے ڈرانے والا) پیغمبر بھیجتے تو (اے رسولؐ) تم کافروں کی اطاعت نہ کرنا اور ان سے قرآن (کے دلائل سے) خوب

بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۵۲ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ

جہاد کرو۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے دریاؤں کو آپس میں ملا دیا اور (باوجودیکہ) یہ خالص مزیدار میٹھا

فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا

ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا (مگر دونوں کو ملایا) اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی ہے

[1] بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلانے سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی و جہالت کا تھا۔ اور آفتاب سے مراد نور اسلام ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدیؐ سے یہ عالم روشن نہ ہوتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

مَحْجُورًا (۵۳) وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ

(کہ گڈ مڈ نہ ہوں) اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے پانی (منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان اور سسرال

نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (۵۴) وَيَعْبُدُونَ مِن

والا بنایا اور اے رسول تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور لوگ (کفار مکہ) خدا کو چھوڑ کر اس چیز کی پرستش کرتے

دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ

ہیں جو نہ انہیں نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ اور کافر (ابو جہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار

رَبِّهِ ظَهِيرًا (۵۵) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (۵۶) قُلْ مَا

کی مخالفت پر زور لگائے ہوئے ہے۔ اور اے رسول ہم نے تو تم کو بس (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب سے)

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ

ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔ (ان لوگوں سے تم) کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہوں مگر تمنا یہ ہے کہ

سَبِيلًا (۵۷) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ

جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کی راہ پکڑے اور اے رسول تم اس (خدا) پر بھروسہ رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہیں مریگا۔

وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا (۵۸) الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

اور اس کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی واقف کاری میں کافی ہے (وہ خود سمجھ لے گا) جس نے

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى

سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور

الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا (۵۹) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

وہ بڑا مہربان ہے تو تم اس کا حال کسی باخبر ہی سے پوچھنا۔ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن (خدا)

اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا

کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے کیا تم جس کے لئے کہتے ہو ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں اور

وَزَادَهُمْ نُفُورًا (۶۰) ۩ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

(اس سے) انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے۔ بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ

لہ فصول مہمہ میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولؐ کے چچازاد بھائی اور انکی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے شوہر تھے تو جناب امیر حضرت رسولؐ کے صاحب نسب و صہر دونوں ہوئے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ملے یہ ایسے لکیر کے فقیر تھے کہ اللہ کو تو مانیں اور جب کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو بدکیں۔ سچ ہے جب کسی کی بربادی کے دن آتے ہیں تو ایسی ہی بے ڈھنگی باتیں سوجھتی ہیں۔ ۱۲

۸ مع

اسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا

۵ ع ۱۶ ۳ السجدۃ

وَّجَعَلَ فِيهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ

میں (آفتاب کا) چراغ اور چمکتا چاند بنایا ۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے رات اور دن کو

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُورًا ﴿۶۲﴾

ایک کا جانشین بنایا (اس کے دیکھنے کے) لیئے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکرگزاری کا ارادہ کرے ۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ

اور (خدائے) رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے

اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُونَ قَالُوا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ

(جہالت کی) بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سلام (تم سلامت رہو) ۔ اور وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے واسطے سجدہ

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ

اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں ۔ اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہم سے جہنم کا عذاب

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَاءَتْ

پھیرے رہ کیونکہ اس کا عذاب بہت (سخت) اور پائدار ہوگا بے شک وہ بہت بُرا ٹھکانا

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ

اور بُرا مقام ہے ۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے

يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

ہیں اور ان کا خرچ اس کے درمیان اوسط درجہ کا رہتا ہے ۔ اور وہ لوگ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ

کی پرستش نہیں کرتے اور جس جان کے مارنے کو خدا نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

اور نہ زنا کرتے ہیں ۔ اور جو شخص ایسا کرے گا وہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

اس کے لیئے عذاب دونا کر دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا مگر وہاں جس شخص

خاص بندوں کی صفت

۱؎ ایک بدزبان حضرت زین العابدین ؒ کو بُرا کہتا ہوا آپ کے سامنے آیا آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر میں اس قابل ہوں تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے۔ یہ سنکر وہ بہت نادم ہوا اور آپ کے دوستوں میں داخل ہوا۔ ۱۲

۲؎ ایک حدیث میں ہے کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ اسراف ہے اور جو واجبی حقوق کو نہ ادا کرے وہ بخیلی ہے۔ اور خدا کے حکم کے مطابق خرچ ہو وہ اعتدال ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۴

نیک بندوں کی صفت

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ
نے توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے تو البتہ ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل
اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۷۰﴾ وَ
دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جس شخص نے توبہ کر لی
مَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾
اور اچھے اچھے کام کیے تو بے شک اس نے خدا کی طرف (سچے دل سے) حقیقتاً رجوع کی۔ اور وہ لوگ
وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا
جو فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے
كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا
گزر جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو بہرے اندھے ہو کر نہیں
صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
پلٹتے (بلکہ جی لگا کر سنتے ہیں)۔ اور وہ لوگ جو (ہم سے) عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں ہماری بیویوں
أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ
اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے
إِمَامًا ﴿۷۴﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَ
وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی جزا میں (بہشت کے) بالا خانے عطا کیے جائیں گے اور وہاں انہیں
يُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿۷۵﴾ خَالِدِينَ فِيهَا
تعظیم اور سلام (کا ہدیہ) پیش کیا جائے گا اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ رہنے
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي
اور ٹھہرنے کی کیا اچھی جگہ ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر تم دعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری
لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع
کچھ پرواہ نہیں کرتا تم نے تو (اس کے رسول کو) جھٹلایا تو عنقریب ہی (اس کا وبال) تمہارے سر پڑے گا

ف
اس کا مطلب یہ ہے کہ میر فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو مجھے گالیاں دے رہا ہو تو میں گزر جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ وہ میرا مقصود نہیں ہوں گا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سورۃ الشعراء نزلت الا اٰیۃ والشعرآء یتبعھم الغاوٗن فبالمدینۃ ثم النمل وھی مائتان وسبع وعشرون اٰیۃ

سورۃ الشعراء[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ○۱ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○۲

طٰسٓمّٓ یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ (اے رسول ص) شاید

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○۳

تم (اس فکر میں) اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً

ہو جاتے اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں

فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ○۴

کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں۔ اور ان لوگوں کا

وَ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات خدا کی طرف سے آئی

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ○۵

تو یہ لوگ اس سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہے۔ ان لوگوں نے

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا

جھٹلایا ضرور تو عنقریب ہی (دیکھیں) اس (عذاب) کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○۶ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى

جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی (غور سے) نہیں دیکھا کہ

الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ

ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں کس کثرت سے اگائی

المنزل الخامس (۵)

[1] اس سورۃ میں قرآن و رسول ص کی حقیقت، اپنی قدرت، حضرت موسیٰ ع کا پورا قصہ، حضرت ابراہیم ع کا تذکرہ اور ان کی دعائیں، جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث، حضرت نوح ع کا ذکر، حضرت ہود ع کا واقعہ، حضرت صالح ع کی حکایت، حضرت لوط ع کا افسانہ، حضرت شعیب ع کی کہانی، قرآن کی حقیقت، حضرت رسول ص کی فہمائش، تواضع و انکسار کا سبق، شعراء کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ

ہیں۔ یقیناً اس میں بھی (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ

لانے والے ہی نہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار یقیناً

ع ٩ ٥ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى

(ہر چیز پر) غالب ہے اور مہربان ہے۔ (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو)

رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾

جب تمہارے پروردگار نے موسیٰؑ کو آواز دی کہ (ان) ظالم لوگوں فرعون کی قوم کے پاس جاؤ

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ

(ہدایت کرو) کیا یہ لوگ (میرے غضب سے) ڈرتے نہیں ہیں۔ موسیٰؑ نے عرض کی پروردگار

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ

میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں۔ اور (ان کے جھٹلانے سے) میرا دم رک

صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى

جائے اور میری زبان (اچھی طرح) نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے (کہ میرا

هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

ساتھ دیں)۔ اور (اس کے علاوہ) انکا میرے سر ایک جرم بھی ہے (کہ میں نے ایک شخص کو مار

اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۚ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ

ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) مجھے یہ لوگ مار ڈالیں۔ خدا نے فرمایا ہرگز نہیں۔ اچھا تم دونوں ہماری

اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ

نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (ساری گفتگو) اچھی طرح سنتے ہیں۔ غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ

فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ لا

اور کہو کہ ہم سارے جہاں کے پروردگار کے رسول ہیں (اور یہ پیغام لائے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے

ط کہ اگر چاہے تو فوراً سزا کر دے مگر رحیم بھی ہے کہ گنہگار کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کیے ہوئے ہے اور انکا سزا نہیں دیتا۔

حضرت موسیٰ کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿١٧﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ

ساتھ بھیج دیجئے (چنانچہ موسےٰؑ گئے اور کہا۔ فرعون) بولا (موسےٰ) کیا ہم نے تمہیں یہاں رکھ کر بچپنے میں

فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ﴿١٨﴾ وَ

تمہاری پرورش نہیں کی اور تم اپنی عمر سے برسوں ہم میں رہ سہ چکے ہو اور تم اپنا وہ کام (خون

فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَٰفِرِينَ ﴿١٩﴾

قبطی) کر گئے جو کر گئے اور تم (بڑے) ناشکرے ہو۔ موسےٰؑ نے کہا (ہاں) میں نے

قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّآلِّينَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا

اس وقت اس کام کو کیا جب میں حالتِ غفلت میں تھا۔ پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو

خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢١﴾ وَ

بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر (کچھ عرصہ کے بعد) میرے پروردگار نے مجھے نبوت عطا کی اور مجھے بھی ایک پیغمبر

تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

بنایا۔ اور یہ بھی کوئی[1] احسان ہے جسے آپ مجھ پر جتا رہے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون

وَمَا رَبُّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِن

نے پوچھا اچھا یہ تو بتاؤ) ربّ العالمین کیا چیز؟ موسیٰؑ نے کہا سارے آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے

كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُۥٓ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ

(سب کا) مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے (تو کافی ہے)۔ فرعون نے ان لوگوں سے جو اسکے اردگرد (بیٹھے) تھے کہا کیا تم لوگ نہیں

وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ

سنتے ہو موسیٰؑ نے کہا وہ خدا کہ تمہارا پروردگار اور تمہارے باپ دادا کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا لوگو یہ رسول جو تمہارے

إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِن

پاس بھیجا گیا ہے سو نہ ہو دیوانہ ہے۔ موسیٰؑ نے کہا وہ خدا جی ہو رب پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے (سب کا) مالک

كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ

ہے اگر تم سمجھتے ہو (تو یہی کافی ہے) فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو (اپنا) خدا بنایا ہو تو میں ضرور تمہیں قیدی بناؤں گا

[1] جب فرعون نے حضرت موسےٰؑ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرا احسان بہ نیت خالص ہوتا تو البتہ احسان اور شکر گزاری کے قابل تھا اور میری پرورش تو تیرے ہی ظلم کا ایک شعبہ تھی کیونکہ نہ تو بنی اسرائیل کو قید کرتا نہ ہمارے ماں باپ یہاں رہتے اور پھر نہ تو اپنی سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے ناحق قتل اور قطعِ نسل کا مرتکب ہوتا نہ میں اس طرح صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈالا جاتا نہ تیرے یہاں پرورش ہوتی۔ غرض یہ احسان نہیں کہ شکریہ ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ
موسیٰؑ نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح (و روشن) معجزہ بھی دکھاؤں (تو بھی)۔ فرعون نے کہا (اچھا) تو
فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا
تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (لا دکھاؤ)۔ بس (یہ سنتے ہی) موسیٰؑ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی
هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿٣٣﴾
پھر تو یکایک وہ ایک صریحی اژدہا بن گئی اور (جیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے والوں کے واسطے بہت
قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم
سفید چمکدار تھا (سپید)۔ فرعون اپنے درباریوں سے جو اسکے گرد بیٹھے تھے کہنے لگا کہ یہ تو یقینی بڑا کھلاڑی جادوگر ہے یہ تو
مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ
چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے۔ تو تم لوگ کیا حکم لگاتے ہو۔ درباریوں نے کہا
وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٣٦﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ
ابھی اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں جادوگروں کے جمع کرنیکو ہرکارے روانہ کیجئے کہ وہ
عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾ وَقِيلَ
لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپکے سامنے لا حاضر کریں۔ غرض وقت مقرر ہوا اور سب جادوگر اس مقرر دن کے وعدہ پر
لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن
جمع کیے گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ تم لوگ اب بھی جمع ہو گئے (یا نہیں) تا کہ اگر جادوگر لوگ غالب رہے تو ہم لوگ
كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ
ان کی پیروی کر لیں۔ الغرض جب سب جادوگر آ گئے تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے
أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ
تو ہم کو یقیناً کچھ انعام (سرکار سے) ملے گا۔ فرعون نے کہا ہاں (ضرور ملے گا) اور (انعام
وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا
کیا چیز ہے) تم اس وقت (میرے) مقربین (بارگاہ) سے ہو گے۔ موسیٰؑ نے جادوگروں سے کہا (منتر و تنتر) جو کچھ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ

تمہیں پھینکنا ہو پھینکو۔ اس پر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی چھڑیاں (میدان میں) ڈالدیں اور کہنے لگے

فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا

فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے۔ تب موسےؑ نے اپنی چھڑی ڈالی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے)

هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا

بنائے تھے اس کو وہ نگلنے لگی۔ یہ دیکھتے ہی جادوگر لوگ سجدے میں (موسےؑ کے سامنے) گر پڑے اور کہنے لگے

آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنتُمْ

ہم سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے (جو) موسےؑ اور ہارونؑ کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (کیا) قبل اس

لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ تمہارا بڑا گرو ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے۔

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ

تو خیر ابھی تم لوگوں کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائیگا کہ میں یقیناً تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا

خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

اور تم سب کو سولی دیدونگا۔ وہ بولے کچھ پرواہ نہیں ہم کو تو بہر حال اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے۔ ہم

مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ

چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اس لیے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے گا

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم

اور ہم نے موسےؑ کے پاس وحی بھیجی[۲] کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ تب

مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

فرعون نے (لشکر جمع کرنے کے خیال سے) تمام شہروں میں (دوڑ ادوڑ) ہرکارے روانہ کئے۔ (اور کہا) کہ یہ لوگ (یعنی)

هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ

(موسےؑ کے ساتھی بنی اسرائیل) کتھوڑی سی (مٹھی بھر کی) جماعت ہیں اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے اور ہم سب کے سب

ل
دنیا میں اس قسم کی سزا کا
سب سے پہلے فرعون ہی
مرتکب ہوا۔ ۱۲ [۲] اس میدانی
مقابلہ کے بعد حضرت موسےؑ
مدتوں مصر میں رہے۔ اور
فرعونیوں کی ہدایت و فہمائش
کرتے رہے۔ مگر جب ان
لوگوں کا عناد و فساد زیادہ ہی
ہوتا گیا، اس وقت باہر جانے
کا حکم ہوا۔ ۱۲ [۳] بنی اسرائیل
کی تعداد باوجودیکہ تین لاکھ
تھی اس پر بھی فرعون نے
ان کو بہت قلیل سمجھا اور یہ
کہا۔ پھر معلوم نہیں اس کا
لشکر کتنا تھا جس کو وہ کثیر
کہتا تھا ایک روایت میں
اس کی تعداد دس لاکھ
بتائی گئی ہے ۱۲

ع ۴ ٢٨

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّ

باساز و سامان ہیں (تم بھی آجاؤ کہ سب مل کر تعاقب کریں) غرض ہم نے ان لوگوں کو مصر کے باغوں اور چشموں اور خزانوں اور

مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ

عزت کی جگہ سے (یوں) نکال باہر کیا اور جو نافرمانی کریں ان کی اسی طرح سزا ہوگی۔ اور آخر ہم نے انہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنایا غرض

مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا

موسیٰ اور ان کی قوم کو پیچھے گئے اور ان لوگوں نے سورج نکلتے نکلتے انکو جا لیا تو جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی دیکھنے

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ

لگیں کہ موسیٰ کے ساتھی پریشان ہو کر کہنے لگے کہ اب تو ہم پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ بتائے گا پس ہم نے

اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ

موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا گویا

كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ

ہر ٹکڑا ایک بڑا اونچا پہاڑ تھا اور ہم نے اسی جگہ دوسرے فریق (فرعون کے ساتھی) کو قریب کر دیا۔ اور موسیٰ اور ان کے

اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾

ساتھیوں کو ہم نے (ڈوبنے سے) بچا لیا پھر دوسرے فریق (فرعون اور اس کے ساتھیوں) کو ڈبو کر ہلاک کر دیا بیشک

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ

اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

کہ تمہارا پروردگار یقیناً سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔ اور اے رسول ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ بیان کرو

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ

جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو۔ وہ بولے ہم بتوں کی عبادت کرتے

اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ

ہیں اور انہی کے مجاور بن جاتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا بھلا جب تم لوگ انہیں پکارتے ہو تو وہ تمہاری کچھ سنتے ہیں یا تمہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا

تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کہنے لگے (کہ یہ سب کچھ تو نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ

آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ

داداؤں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے دیکھا بھی کہ جن چیزوں کی

تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ

تم پرستش کرتے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا (کرتے تھے) یہ سب میرے یقینی دشمن ہیں مگر

لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾

سارے جہان کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست) ہے پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے اور

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

وہ شخص جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے اور مجھے (پانی) پلاتا ہے اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے

يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ

شفا عنایت فرماتا ہے اور وہ شخص جو مجھے مار ڈالے گا اس کے بعد (پھر) مجھے زندہ کریگا اور وہ شخص جس

أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي

سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو بخش دے گا پروردگارا مجھے علم و فہم عطا فرما

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ

اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور آیندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر قائم لے

صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ

رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے وارثوں میں سے بنا اور میرے

النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا

(منہ بولے) باپ (چچا آذر) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہے اور جس دن لوگ

تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾

قبروں سے اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کچھ کام آئے گا اور نہ لڑکے بالے مگر

لہ ہمارے زمانہ اور ملک کے ہندو بھی ان ہی وجوہ سے مشرک اور کافر ہیں اگرچہ ان کا زبانی دعوٰے یہ ہے کہ ہم ان بتوں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ جن کی یہ صورتیں ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ وہ ان کو جاندار سمجھتے ہیں ان کو سلاتے ہیں جگاتے ہیں ان کے سامنے کھانا رکھتے ہیں انہیں طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے اور سجدہ کرتے ہیں اس کے علاوہ پانی درخت آگ سورج وغیرہ کی بھی پرستش کرتے ہیں ۱۲ ع۔ یہ دعا کیسے سچے دل سے نکلی تھی اور کیسی مقبول ہوئی کہ آج تک اہل کتاب سے ہر شخص آپ کی طرف نسبت کرنے کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علیؑ ہیں کہ جب آپ کی ولایت حضرت ابراہیمؑ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: اللھم اجعلہ من ذریتی خدایا اس شخص کو میری اولاد سے قرار دے اور خدا نے یہ دعا قبول فرمائی۔ تو گویا حضرت کی مراد یہ ہوئی اللھم اجعل من ذریتی صادقا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾

جو شخص خدا کے سامنے (گناہوں سے) پاک دل لیئے ہوئے حاضر ہوگا (وہ فائدہ میں رہیگا) اور بہشت پرہیزگاروں کے

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ

قریب کر دی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی اور ان لوگوں (داخل جہنم) سے پوچھا جائے گا کہ خدا کو چھوڑ

تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ

کر جن کی تم پرستش کرتے تھے (آج وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود اپنی آپ باہم مدد کر سکتے ہیں۔

يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور شیطان کا لشکر غرض سب کے سب جہنم میں اوندھے منہ دھکیل دیئے جائیں گے اور

أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِن

یہ لوگ جہنم میں باہم جھگڑا کریں گے اور گمراہ اپنے معبودوں سے کہیں گے خدا کی قسم ہم لوگ تو یقیناً صریحی

كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾

گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر سمجھتے رہے۔ اور ہم کو (ان)

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾

گنہگاروں نے (جو ہم سے پہلے ہوئے) گمراہ کیا۔ تو اب تو نہ کوئی (صاحب) میری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دلبند

وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ

دوست ہے۔ تو کاش ہمیں اب دنیا میں دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (ضرور) ایمان والوں سے ہوتے۔

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم

(ابراہیمؑ کے) اس قصہ میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ

نہیں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (یوں ہی) نوح

قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا کہ جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں

ع ۵ ۹

ف قلب سلیم کی تفسیر یوں وارد ہوئی ہے کہ جس دل میں خدا کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو دنیا کی محبت سے بچا ہو ۱۲

ف محمد و آل محمد کی دوستی اسی دن کام آئے گی ۱۲

جنہوں نے پیغمبروں کو گمراہ کیا ان کے پیشواؤں کا مناظرہ

حضرت نوحؑ کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

تَتَّقُوْنَ (۱۰۶) اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ (۱۰۷) فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ (۱۰۸)

نہیں ڈرتے۔ میں تو تمہارا یقینی امانتدار پیغمبر ہوں۔ تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ

اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس سارے جہان کے پالنے

الْعٰلَمِیْنَ (۱۰۹) فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ (۱۱۰) قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

والے (خدا) پر ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ لوگ بولے جب کمینوں

لَکَ وَاتَّبَعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ (۱۱۱) قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا کَانُوْا

وغیرہ) نے (الٹا تجھ سے) تمہاری پیروی کر لی ہے تو ہم تجھ پر کیا ایمان لائیں۔ نوح نے کہا یہ لوگ جو کچھ کرتے تھے مجھے

یَعْمَلُوْنَ (۱۱۲) اِنْ حِسَابُہُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ (۱۱۳)

کیا خبر اور کیا غرض، بھلا ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی) سمجھ رکھتے۔ اور

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۴) اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (۱۱۵)

میں تو ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔ میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف صاف ڈرانے والا

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ یٰنُوْحُ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ (۱۱۶)

ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے اے نوح اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔ (آخر) نوح نے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ (۱۱۷) فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہُمْ فَتْحًا

النصف

عرض کی پروردگارا میری قوم نے یقیناً مجھے جھٹلایا۔ تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر

وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۸) فَاَنْجَیْنٰہُ وَمَنْ

دے اور مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے۔ غرض ہم نے نوح اور ان کے ساتھیوں کو

مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ (۱۱۹) ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ (۱۲۰)

جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی۔ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ بے شک

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً وَمَا کَانَ اَکْثَرُہُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۱۲۱)

اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

ع ۶ ۱۸ ۱۰

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (اسیطرح قوم) عاد نے پیغمبروں کو

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾

جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو یقیناً

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾

تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری اجرت تو بس ساری خدائی کے پالنے والے

الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَ

(خدا) پر ہے۔ تم کیا اونچی جگہ پر بیکار یادگاریں لے بناتے پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر

تَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ

کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (یہیں) رہو گے۔ اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی

بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾ وَ

سے ہاتھ ڈالتے ہو۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس شخص سے

اتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۳۲﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَ

ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو۔ (یعنی) اس نے تمہارے چارپایوں اور

بَنِينَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۱۳۴﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

لڑکے بالوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی ہے تو یقیناً تم پر ایک بڑے (سخت) روز کے عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ

سے ڈرتا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو ہمارے

تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿۱۳۶﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳۷﴾

واسطے (سب) برابر ہے یہ (ڈراوا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب (وغیرہ)

لہ

یہ لوگ تھے بڑے قوی۔ اور سنگ تراشی کے اعلیٰ استاد حتیٰ کہ پہاڑوں کو کاٹ کر قلعے اور مکانات بناتے گویا کہ ہمیشہ دنیا ہی میں رہیں گے۔ یہی اس زمانہ کا بھی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اس کی یادگار یا اس کا پتھر کا بت بنایا جاتا ہے یا شاندار روضہ، یا کوئی اور چیز بنائی جاتی ہے۔ گویا یہ لوگ "کل من علیہا فان" کے مضبوط کلیہ کو توڑنا چاہتے ہیں سارے دنیا کے مالک بادشاہوں کا آج کوئی نام و نشان بھی نہیں جانتا۔ لاکھوں روپیہ کی لاگت کے مزار اور گنبد اور مکانات موجود ہیں اور ڈھونڈے جاتے ہیں مگر ان کے بنانے والوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اہرام مصری کو دیکھو کہ تمام عالم میں ویسی عمدہ عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجودیکہ اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے مگر اصل بانی کی حالت کچھ تحقیق نہیں۔ رہے نام اللہ کا۔ یہ للہی خیال ہے، اور دنیا کی ہوس کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے

منزل ٥

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي

(اب) کیا نہیں جائیگا۔ غرض ان لوگوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کو ہلاک کر ڈالا بیشک اس واقعہ میں یقینی

ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے بھی نہ تھے۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾

ع ۸

پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ (اسی طرح قوم) ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی

حضرت صالحؑ کا قصہ

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ

صالحؑ نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا

ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت)

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر

الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ

ہے۔ کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور چھوہارے

وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ

جن کی کلیاں لطیف و نازک ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾

دیئے جاؤ گے اور (اسی وجہ سے) پوری مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو۔ تو خدا سے ڈرو

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي

اور میری اطاعت کرو۔ اور زیادتی کرنیوالوں کا کہنا مانو جو روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں اور (خرابیوں کی)

الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾

اصلاح نہیں کرتے۔ وہ لوگ بولے کہ تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو)۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ

تم بھی تو آخر ہمارے ہی ایسے آدمی ہو پس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس لا

الصَّادِقِينَ (١٥٤) قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ

دکھاؤ ۔ صالح نے کہا یہی اونٹنی معجزہ ہے ایک باری اس کے پانی پینے کی ہے اور ایک مقرر دن

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (١٥٥) وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

تمہارے پانی پینے کا ہے ۔ اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تمہیں

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ (١٥٦) فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ (١٥٧)

لے ڈالے گا ۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کے پاؤں تہ کاٹ ڈالے اور اس کو مار ڈالا پھر خود پشیمان

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

ہوئے پھر انہیں عذاب نے لے ڈالا ۔ بے شک اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے ۔ اور ان میں کے بہتیرے

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (١٥٨) وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (١٥٩)

ایمان لانے والے بھی نہ تھے ۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا

ع ٨ ١٩ ١٢ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ (١٦٠) إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ

مہربان ہے ۔ اسی طرح لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے)

لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ (١٦١) إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (١٦٢) فَاتَّقُوا

کیوں نہیں ڈرتے ۔ میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (١٦٣) وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ

میری اطاعت کرو ۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو

أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ (١٦٤) أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ

بس سارے خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے ۔ کیا تم لوگ (شہوت پرستی کے لیے) سارے جہان کے لوگوں

مِنَ الْعَالَمِينَ (١٦٥) وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ

میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے واسطے جو بیبیاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ کے

ف۱

سب سے پہلا چشمہ جو دنیا میں زمین پر جاری ہوا، وہ یہی تھا جو حضرت صالحؑ کے واسطے نکلا اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالحؑ کے پانی پینے کی باری مقرر ہوئی تھی ۔ ١٢

ف۲

پاؤں کے پیچھے ایڑی کے قریب جو پٹھے تنے ہوئے ہیں انکے کاٹ دینے کا نام کونچیں کاٹنا ہے اور اسی کو عربی میں عقر کہتے ہیں اسکے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور پڑے پڑے مر جاتا ہے مگر میں نے حاصل معنی کا ترجمہ کیا ہے ۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ

دیتے ہو (یہ کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ حد سے گزر جانیوالے آدمی ہو۔ ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آؤ گے

يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

تو تم ضرور نکال باہر کر دیئے جاؤ گے۔ لوطؑ نے کہا میں یقیناً تمہاری (ناشائستہ) حرکت سے بیزار

مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

ہوں۔ (اور دعا کی) پروردگار! مجھ کو یہ لوگ کرتے ہیں اس سے مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے۔

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾

تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی۔ مگر لوطؑ کی بوڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہ گئی (اور ہلاک ہو گئی)۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ

پھر ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان پر ہم نے (پتھروں کا) مینہ برسایا۔ تو جن لوگوں کو (عذاب خدا

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

سے) ڈرایا گیا تھا ان پر کیا بری بارش ہوئی۔ بے شک اس واقعہ میں بھی ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور)

الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ ع ٩/١٦ ١٢

بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے (میرے) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب شعیبؑ نے ان

قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو بلاشبہ تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو

أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾

بھی نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کے ذمہ ہے۔ تم جب

لہ حضرت شعیبؑ انکے خاندان کے نہ تھے اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپکو جنگل والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا۔ البتہ آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے والی مدین اخاھم شعیبا۔ ۱۲

حضرت شعیبؑ کا قصہ

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین ﴿۱۸۱﴾ وزنوا

کوئی چیز ناپ کر دو تو) پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان (کم دینے) والے نہ بنو۔ اور تم (جب تولو تو) ٹھیک

بالقسطاس المستقیم ﴿۱۸۲﴾ ولا تبخسوا الناس اشیاءھم

ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر) تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو اور

ولا تعثوا فی الارض مفسدین ﴿۱۸۳﴾ واتقوا الذی

روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس (خدا) سے ڈرو جس نے

خلقکم والجبلۃ الاولین ﴿۱۸۴﴾ قالوا انما انت من

تمہیں اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں

المسحرین ﴿۱۸۵﴾ وما انت الا بشر مثلنا وان نظنک

کرتے ہو) اور تم تو ہمارے ہی ایسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم کو جھوٹا ہی

لمن الکذبین ﴿۱۸۶﴾ فاسقط علینا کسفا من السماء

سمجھتے ہیں۔ تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک

ان کنت من الصدقین ﴿۱۸۷﴾ قال ربی اعلم بما

ٹکڑا گرا دو۔ شعیبؑ نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار خوب

تعملون ﴿۱۸۸﴾ فکذبوہ فاخذھم عذاب یوم الظلۃ

جانتا ہے۔ غرض ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو انہیں سائبان لہ (ابر) کے عذاب نے لے ڈالا اس میں شک

انہ کان عذاب یوم عظیم ﴿۱۸۹﴾ ان فی ذلک لایۃ

نہیں کہ یہ (بھی) ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اس میں (سمجھداروں کے لیے) ایک بڑی عبرت ہے

وما کان اکثرھم مؤمنین ﴿۱۹۰﴾ وان ربک لھو العزیز

اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور بیشک تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور)

۱۰
ع ۱۲
الرحیم ﴿۱۹۱﴾ وانہ لتنزیل رب العلمین ﴿۱۹۲﴾ نزل بہ الروح

بڑا مہربان ہے۔ اور (وہ رسولؐ) بیشک یہ (قرآن) ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے جسے روح

لہ سائبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا۔ اور پھر اس میں سے آگ اور بجلی نکلی اور اس نے سب کو جلا کر خاک کر دیا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾

الامین (جبرئیلؑ) صاف عربی زبان میں لے کر تمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی (اور پیغمبروں کی طرح لوگوں کو

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۹۵﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۶﴾

عذاب خدا سے) ڈراؤ۔ اور بے شک اس کی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی موجود) ہے۔ کیا ان کے

أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۱۹۷﴾

لیے یہ کوئی (کافی) نشانی ہے کہ اس کو علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس قرآن

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم

کو کسی دوسری زبان والے پر نازل کرتے اور وہ ان عربوں کے سامنے اس کو پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس

مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۹﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ

پر ایمان لانے والے نہ تھے۔ اسی طرح ہم نے (گویا خود) اس انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دی

الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۰۱﴾

کہ یہ لوگ جب تک درد ناک عذاب کو نہ دیکھ لیں گے اس پر ایمان نہ لائیں گے کہ وہ

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُولُوا هَلْ

یکایک اس حالت میں اُن پر آ پڑے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہو گی (مگر جب عذاب نازل ہو گا) تو وہ لوگ

نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿۲۰۳﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۲۰۴﴾ أَفَرَأَيْتَ

کہیں گے کہ ہمیں (اس وقت کچھ) مہلت مل سکتی ہے۔ تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ تو کیا تم نے غور

إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۲۰۶﴾

کیا کہ اگر ہم ان کو سالہا سال چین کرنے دیں اس کے بعد جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کے پاس

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ

آ پہنچے تو جس چیز دل سے یہ لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ بھی کام نہ آئے گی۔ اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اس کے ہلاک

إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۰۹﴾

نہیں کیا کہ اس کے سمجھانے کو (پہلے سے) ڈرانے والے (پیغمبر بھیج دیئے) تھے۔ اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ اور

مع ۹

لہ

یہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپ کے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت ابن عباس نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودیوں سے پچھوا بھیجا تھا کہ محمدؐ نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان کے اوصاف توریت میں پڑھے ہیں اور یہی ان کے پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا

اس قرآن کو شیاطین لے کر نہیں نازل ہوئے - اور یہ کام نہ تو ان کے لیئے مناسب تھا اور نہ وہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا

کر سکتے تھے - بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں - تو (اے رسول) تم خدا کے

تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾

ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کیئے جاؤ گے - اور

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

(اے رسول) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ[له] اور جو مومنین تمہارے پیرو ہوگئے

لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ

ہیں ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تواضع کرو) - پس اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو تم (صاف صاف)

بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ

کہدو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ ہوں - اور تم اس (خدا) پر جو (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے بھروسہ رکھو کہ

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ

جب تم (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہو اور سجدہ کرنے والوں کی جماعت میں تمہارا پھرنا (اٹھنا بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ

ہے - بیشک وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے - کیا میں[٢] تمہیں بتا دوں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ

(لو سنو) یہ لوگ ہر جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں - جو (فرشتوں کی باتوں پر) کان لگائے رہتے

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ

ہیں اور کچھ سن پاتے ہیں حالانکہ ان میں کے اکثر تو بالکل جھوٹے ہیں - اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے

الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾

ہیں - کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں اور یہ لوگ

منزل ۵

له صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شانِ نزول میں یہ روایت ابن عباس سے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا خدا کا ایسا حکم ہے۔ مگر چونکہ میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے رنج کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا سو جسے میں ساکت تھا مگر پھر دوبارہ باعتاب حکم آیا ہے اب کوئی چارہ نہیں تو تم کچھ روٹی، بکرے کی ایک ران اور تھوڑے دودھ کا سامان کر رکھو۔ جب شام ہوئی تو آپ نے قریش میں عباس، حمزہ، ابولہب، ابوطالب ایسے چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا اور وہ کھانا ان کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے پہلے اپنا ہاتھ لگا دیا اس کے بعد ان سے کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہوگئے حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی سے زیادہ کا نہ تھا اب آپ نے چاہا کہ کچھ بات کریں کہ ابولہب مردود نے بات کاٹ کر کہا کہ تمہارے صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے یہ سنتا تھا کہ سب کے سب چلے گئے۔ دوسرے دن پھر حضرتؐ نے اسی سامان کا حکم دیا اور کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اے فرزندانِ عبد مناف میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی نیکی لے کر آیا ہوں اور ایسی اچھی خبر لایا ہوں کہ مجھ سے قبل کوئی تمہارے پاس نہیں لایا اور مجھے خدا نے تمہیں اسکی طرف دعوت کا حکم دیا تو تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وزیر ہو اور میرے کام میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان ہو کسی نے کوئی جواب نہ دیا مگر حضرت علیؑ نے عرض کی میں یا رسول اللہ اسی طرح حضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا اور بجز حضرت علیؑ کے کسی نے جواب نہ دیا تب آپ نے فرمایا تو یہی میرا وزیر میرا وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے اور یہ روایت با اختلافِ الفاظ تفسیر در منثور مسند احمد بن حنبل ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہل سنت میں بھی مذکور ہے ٢ مشرکین مکہ حضرتؐ پر یہ بھی الزام لگاتے تھے کہ شیطان انکے تابع ہے اور انہیں غیب کی خبریں بتایا کرتا ہے اس کے جواب میں (باقی برصفحہ)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایسی باتیں کہتے ہیں جو کبھی کرتے نہیں مگر وہاں، جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

کیئے اور کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم کیا جا چکا اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا اور

مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع

جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ ٹے جائیں گے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْقَصَصِ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۃ [1] نمل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى

طس ۔ یہ قرآن اور واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ) ان ایمانداروں کے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

لیئے (از سرتاپا) ہدایت اور جنت کی خوشخبری ہے جو نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیا کرتے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾

ہیں اور یہی لوگ آخرت (قیامت) کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (گویا) ہم نے خود ان کی کارستانیوں کو ان کی نظر میں، اچھا

فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْۗءُ

کر دکھایا ہے تو یہ لوگ بھٹکے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیئے (قیامت میں) بُرا عذاب ہے

الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾

اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ اور

(بقیہ از صفحہ گزشتہ) یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ جن کو شیطان تعلیم دیتا ہے وہ تو جھوٹ سچ اٹکل کی باتیں کیا کرتے ہیں اور رسول تو سچ کے سوا بولتا ہی نہیں۔ ۱۲ [3] اس مراد وہی شعراء ہیں جو مخرب اخلاق باتیں نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات پھیلاتے ہیں۔ ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا، حمد و نعت و مدح ائمہ میں شعر کہنا تو نہایت ممدوح اور موجب ثواب ہے۔ ۱۲

ع ١١ / ٢٦ / ١٥

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، مومنین کی مدح، کفار کی مذمت، حضرت موسیٰ کا تذکرہ، حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ، چیونٹی کی کہانی، بلقیس کا افسانہ، حضرت صالح کا ذکر، حضرت لوط کی حکایت، خدا کی قدرت، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، حضرت کی رسالت، خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾ إِذْ

(اے رسول) تم کو تو قرآن ایک بڑے واقف کار حکیم کی بارگاہ سے عطا کیا جاتا ہے۔ (وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب

قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ

موسیٰ نے اپنے لڑکے بالوں سے کہا کہ میں نے (اپنی بائیں طرف) آگ دیکھی ہے (اگر تم ٹھہرو) تو میں وہاں سے کچھ

أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾ فَلَمَّا جَاءَهَا

(راہ کی) خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا آگ کا انگارا لا دوں تاکہ تم تاپو۔ غرض جب موسیٰ اس آگ کے پاس

نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ

آئے تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اس کے گرد ہے۔ اور وہ خدا

اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨﴾ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں زبردست حکمت والا

وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا

ہوں۔ اور (ہاں) اپنی چھڑی تو (زمین پر) ڈال دو تو جب موسیٰ نے اس کو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ زندہ

وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ

اژدہا ہے تو پچھلے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس تو پیغمبر لوگ

الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ

ڈرا نہیں کرتے (وہ مطمئن ہو جاتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی (توبہ) سے بدل دے تو

فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ

البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ (ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ سفید براق ہو کر بے عیب

بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ

نکل آئے گا (یہ دو معجزے) منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو ملیں گے تم) فرعون اور اس کی قوم کے پاس (جاؤ)

قَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا

کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں۔ تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے والے معجزے آئے تو

حضرت موسیٰ کا قصہ

ف١٠ انبیاء ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہوتا ہاں بعض پیغمبروں سے ترک اولیٰ ضرور ہوا ہے جسے گناہ تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے اور توبہ و استغفار نبوت اور عبودیت کی شان ہے جن کے رتبہ ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

مُبۡصِرَةً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۱۳ وَجَحَدُوۡا بِهَا

کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ۔ اور باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا یقین تھا مگر

وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ

پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے ان کو نہ مانا ۔ تو اے رسول (ص) دیکھو کہ آخر مفسدوں

كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝۱۴ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ

کا انجام کیا ہوا ۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا

وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ فَضَّلَنَا عَلٰى

اور دونوں نے (خوش ہو کر) کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر فضیلت

كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۵ وَوَرِثَ سُلَيۡمٰنُ دَاوٗدَ

دی ۔ اور (علم و حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور کہا لوگو

وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّيۡرِ وَاُوۡتِيۡنَا مِنۡ

ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے

كُلِّ شَىۡءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِيۡنُ ۝۱۶ وَحُشِرَ

اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی (خدا کا) صریحی فضل و کرم ہے ۔ اور سلیمان کے سامنے

لِسُلَيۡمٰنَ جُنُوۡدُهٗ مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ وَالطَّيۡرِ

ان کے لشکر جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تھے تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے

فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ۝۱۷ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰى وَادِ النَّمۡلِ ۙ

کیے جاتے تھے ۔ (غرض اس طرح لشکر چلتا) یہاں تک کہ جب (ایک دن) چیونٹیوں کے میدان میں آ نکلے تو ایک

قَالَتۡ نَمۡلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰكِنَكُمۡ ۚ لَا

چیونٹی بولی کہ اے چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا

يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمٰنُ وَجُنُوۡدُهٗ ۙ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۸

لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو ۔ تو سلیمان اس کی اس بات

حضرت داؤد و سلیمان کا تذکرہ

ملہ حضرت داؤد کے انیس بیٹے تھے اور انمیں سے ہر ایک تخت و سلطنت کا دعویدار تھا آخر جب حضرت داؤد کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سربمہر حضرت داؤد کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے اور حکم یہ تھا کہ جو ان کا جواب دے وہی تمہارا جانشین ہوگا۔ غرض تمام ارکین سلطنت و امراء و شہر جمع ہوئے اور سب بیٹوں سے وہ سوالات کیے گئے لیکن حضرت سلیمان کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا آخر سب لوگ آپ کی فضیلت کے معترف ہوئے اور آپ ہی جانشین و بادشاہ قرار پائے اور دوسرے روز حضرت داؤد نے انتقال فرمایا اور حضرت سلیمان نے سات سو برس چھ مہینے سلطنت کی ۱۲

ملہ حضرت سلیمان کے لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں مگر ایک روایت میں اتنا دیکھا گیا ہے کہ آپ کا لشکر سو کوس میں رہتا تھا پچیس کوس میں آدمی پچیس کوس میں جنات پچیس کوس میں پرندے پچیس کوس میں چوپائے جل جاتے ۱۲

ملہ یہ خیال کہ چیونٹی کو آواز ہی نہیں ہوتی پھر بولنا کیسا محض لغو ہے کیونکہ ہمارا کسی آواز کو نہ سننا اس کے نہ ہونے کی ہر گز دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کی ایسی خفیف آواز ہوتی ہو جس کی ہوا کا تموج ہمارے کان تک نہ پہنچتا ہو۔ اس کے علاوہ جب خدا لوہ و لکڑ سے آواز کو پیدا کرتا ہے تو چیونٹی سے جو جاندار چیز ہے آواز کا پیدا کرنا کیا دشوار ہے پھر سر سید کا یہ کہنا کہ چیونٹی سے شہزادی مراد ہے کس قدر عقل و قیاس سے دور اور خواہ مخواہ کی تاویل ہے افسوس انہوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اس جملہ پر حضرت سلیمان کا ہنسنا تعجب کی وجہ سے فطرتاً ہوا کرتا ہے اگر شہزادی بولتی تو بے محل تھا کیونکہ شہزادی کا بولنا تعجب خیز بات نہیں اور پھر آپ کا شکر کرنا اور اس تاویل کے زیادہ خلاف ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ

سے مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی پروردگارا مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے

أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ

مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں میں (ان کا) شکریہ ادا کروں اور میں ایسے

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں

الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى

داخل فرما۔ اور سلیمان نے پرندوں (کے لشکر) کی حاضری لی تو کہنے لگے کہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو (اس کی

الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا

جگہ پر) نہیں دیکھتا یا (واقع میں) وہ کہیں غائب ہے۔ (اگر ایسا ہے تو) میں اسے سخت سے سخت

شَدِيدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾

دوں گا یا (نہیں تو) اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا وہ (اپنی بے گناہی کی) کوئی صاف دلیل میرے پاس پیش کرے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَ

غرض سلیمان نے تھوڑی ہی دیر توقف کیا تھا کہ ہدہد آگیا۔ تو اس نے عرض کی مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جس کی

جِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً

حضور کو بھی معلوم نہیں ہے اور میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لے کر آیا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا

تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾

جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اسے (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ

میں نے خود ملکہ کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے

اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

ان کے کرتوتوں کو ان کی نظر میں اچھا کر دکھایا ہے اور ان کو راہ راست سے روک رکھا ہے تو انہیں ذرا بھی کا

ل

یہ شہر سبا کی شہزادی تھیں اور انہیں کا بلقیس نام تھا اور یہ شراحیل بن مالک بن ریان کی بیٹی تھیں ۱۲

ل

یہ تخت طول و عرض اسی ہاتھ اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا، اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا بجا قیمتی جواہر جڑے ہوئے تھے اس کے اوپر کے حصے میں سات خانے تھے جن میں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے اس کے چاروں پائے یاقوت، زمرد، پکھراج اور موتی کے تھے ۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿۲۴﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي

بھی) نہیں سوجھتی کہ وہ لوگ خدا ہی کا سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ

کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کر کے کرتے ہو

وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۲۵﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

سب جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا

الْعَظِيمِ ۩ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ

مالک ہے۔ (غرض) سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ سچ کہا یا تو جھوٹا ہے

الْكَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ

(اچھا) ہمارا یہ خط لے کر جا اور اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ

سے ہٹ جانا پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں۔ (غرض ہدہد نے ملکہ کے پاس خط پہنچا

إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ﴿۲۹﴾ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ

دیا) تو ملکہ بولی اے (میرے دربار کے) سردارو میرے پاس ایک واجب الاحترام خط ڈال دیا گیا ہے یہ سلیمان کی طرف

اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۳۰﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۱﴾

سے ہے اور اس کا سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور مضمون) یہ ہے کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے فرمانبردار بن کر

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً

حاضر ہو۔ تب ملکہ (بلقیس) بولی اے میرے دربار کے سردارو تم میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو (کیونکہ میرا تو یہ قاعدہ

أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿۳۲﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو

ہے کہ) جب تک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو اور مشورہ نہ دو میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔ ان لوگوں نے عرض کی

بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿۳۳﴾

ہم بڑے زور آور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) ہر امر کا آپ کو اختیار ہے تو جو آپ حکم دیں خود اچھی طرح اس کے انجام پر غور

السجدة ۸ — ع ۲ ۱۷

لہ اسی خط کی شان سے بلقیس نے سمجھا کہ یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اس کی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرندے تک اس کے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رُعب بیٹھ گیا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَ

کرلیں ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی بستی میں (بزورِ فتح) داخل ہوتے ہیں تو اس کو اُجاڑ دیتے ہیں

جَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَ

اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور میں ان کے پاس

إِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾

(ایلچیوں کی معرفت) کچھ تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں۔ غرض جب بلقیس کا ایلچی

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ

(تحفہ لے کر) سلیمانؑ کے پاس آیا تو سلیمانؑ نے کہا کیا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو خدا نے جو

اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم ۚ بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾

(مالِ دنیا) مجھے عطا کیا ہے وہ (مال) اس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (میں تو نہیں) بلکہ تمہیں لوگ اپنے

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا

تحفے تحائف سے خوش ہوا کرو (پھر تحفہ لانے والے سے کہا) تو انہی لوگوں کے پاس جا۔ ہم تو یقیناً ایسے لشکر سے ان پر چڑھائی

وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ

کرینگے جس کا ان سے مقابلہ نہ ہو سکے گا اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار کر کے نکال باہر کرینگے وہ کر رسوا ہونگے۔ (جب

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي

بھاگ چکا تو) سلیمانؑ نے اپنے اہلِ دربار سے کہا اے میرے دربار کے سردارو تم میں سے کون ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے

مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ

مطیع فرمانبردار بن کر آویں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے (اس پر) جنوں میں سے ایک دیو بول اٹھا کہ قبل اسکے حضور دربار برخاست

قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ

کریں اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت آپ کے پاس لے آؤنگا اور میں یقیناً اس پر قابو رکھتا ہوں (اور) ذمہ دار ہوں (اس پر بھی

أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا

سلیمانؑ کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص (آصف بن برخیا) جس کے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا کہ میں آپ کی پلک

منزل ۵

ف۱ اس تحفہ میں پانسو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانسو لونڈیاں مردانہ لباس اور سنہری جڑاؤ زین کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں ایک ہزار عربی گھوڑے جڑاؤ زین کے ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک عنبر اور ناسفتہ موتیوں کے ڈبے تھے۔ یہ سب سامان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کیا۔ اور ہُدہُد کو پہلے روانہ کر دیا۔ اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لیں گے ورنہ واپس کر دینگے اور یہ بھی پہچان لیں گے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور ناسفتہ موتیوں میں ایسی چیز سے سوراخ کر دیں گے جو نہ آدمی ہو نہ جن۔ غرض جب ہدہد نے آکر خبر دی تو آپ نے بھی اپنے دربار کی آراستگی کا حکم دیا اور وہ یوں مرتب ہوا کہ سات کوس کے طولانی میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھیں اس پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ فرش بچھا تھا دریائی گھوڑے مختلف رنگوں کے جڑاؤ زین سے سجے ہوئے منگائے گئے جو منذر کے آنے کا دن تھا اس دن بیچ میں تخت شاہی رکھا گیا۔ اس پر چار ہزار طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں وزراء علماء ان پر بٹھائے گئے سب سے آگے آدمیوں کے اسکے بعد دیووں پھر درندوں پھر چوپایوں کے لشکر صف بستہ کھڑے کئے گئے پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا غرض اس سامان سے حضرت سلیمانؑ جلوہ فرما ہوئے جب منذر آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہوا۔ پھر آپ نے سب سوالوں کے جواب دیئے دیمک سے موتی میں سوراخ کرا دیا، لونڈیوں غلاموں کو پہچان لیا پھر سب تحفے واپس کر دیئے!

ف۲ غرض بلقیس نے اطاعت قبول کی اور اپنا قاصد روانہ کیا اور خود بارہ ہزار امیروں اور پورے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی اور اپنے تخت کو سات کوٹھڑیوں کے اندر بند کیا اور اس پر پہرہ مقرر کر دیئے ۱۲

ف۳ یہ حضرت سلیمانؑ کے بھانجے وزیر خلیفہ اور ولیعہد آصف بن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمانؑ نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اسی کی بدولت طرفۃ العین میں سیکڑوں کوس سے تخت بلقیس منگوا دیا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ

جھپکنے سے بھی پہلے تخت کو آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں (بس اتنے ہی میں وہ آگیا)۔ تو جب سلیمانؑ نے اسے

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ڣ لِيَبْلُوَنِيْٓ

اپنے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اس کا

ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیئے شکر کرتا ہے اور جو شخص

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝٤٠ قَالَ نَكِّرُوْا

ناشکری کرتا ہے تو (یاد رکھیے) میرا پروردگار یقیناً بے پروا اور سخی ہے۔ (اس کے بعد) سلیمانؑ نے کہا کہ

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

اس کے تخت میں (اسکی عقل کے امتحان کیلیئے) تغیر تبدل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں ہے

لَا يَهْتَدُوْنَ ۝٤١ فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ

جو سمجھ نہیں رکھتے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا)۔ پھر جب بلقیس سلیمانؑ کے پاس آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

وہ بولی گویا یہ وہی ہے (پھر کہنے لگی کہ ہم کو تو اس سے پہلے ہی (آپ کی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو آپ کے

مُسْلِمِيْنَ ۝٤٢ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ

فرمانبردار تھے ہی۔ اور خدا کے سوا جسے وہ پوجتی تھی سلیمانؑ نے اس سے اس کو روک دیا

اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝٤٣ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي

کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی (اور آفتاب کو پوجتی تھی)۔ پھر اس سے کہا گیا کہ آپ اب محل میں چلیئے تو

الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ

جب اس نے محل (میں شیشہ کے فرش) کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی (اور گزرنے کیلیئے) اسطرح اپنے پائنچے اٹھائے

سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ

کہ اپنی دونوں پنڈلیاں کھولدیں سلیمانؑ نے کہا (تم ڈرو نہیں) یہ دریائی نہیں ہے) محل ہی جو شیشوں سے منڈھا ہوا ہے (اس وقت

لہ
یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان لے گی تو سمجھا جائے گا کہ عقل رکھتی ہے جس سے اس کے رُوبراہ ہونے کی امید کی جاسکتی ہے ۱۲

ٹہ
چونکہ دیووں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ اس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں اور انگلیاں بھی ندارد ہیں اس وجہ سے آپ نے نہایت عاقل و دانا پاکر اس کی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا اور ایک شیشے کا محل بنوایا اور اس کا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروادیا اور اس میں مچھلیاں چھوڑ دلوائیں اور اس پر ہو کر چلنے کا حکم دیا، وہ بھی گہرا پانی سمجھی اور پائنچے اٹھائے اور آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورہ سے حمام بنا اور ہڑتال اور چونے سے نورہ کی ایجاد ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ

تنبیہ ہوئی اور) عرض کی پروردگار! میں نے (آفتاب کو پوج کر) یقیناً اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اب میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے

ع ۳ ۱۳ ۱۸ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ

جہاں کے پالنے والے خدا پر ایمان لاتی ہوں ۱؎ اور ہم نے ہی قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا

صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿۴۵﴾

کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو تو وہ صالحؑ کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے لگے۔ صالحؑ نے

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ

کہا اے میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو۔ تم لوگ خدا کی

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

بارگاہ میں توبہ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ لوگ بولے ہم نے تو تمہیں

بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ

اور تمہارے ساتھیوں کو برا شگون پایا۔ صالحؑ نے کہا تمہاری بدقسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ تم

قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

لوگوں کی آزمائش کی جا رہی ہے۔ اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور اصلاح (کی فکر) نہ

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۴۸﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا

کرتے تھے۔ ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم لوگ صالحؑ اور

بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا

ان کے لڑکے بالوں پر شب خون کریں اس کے بعد اس کے والی وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم

مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا

لوگ ان کے گھر والوں کے ہلاک ہوتے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم لوگ تو یقیناً سچے ہیں۔ اور ان لوگوں نے ایک تدبیر

مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۵۰﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی ۲؎ اور (ہماری تدبیر کی) ان کو خبر بھی نہ ہوئی تو اے رسول! ذرا دیکھو تو ان کی تدبیر کا کیا (برا)

حضرت صالح علیہ السلام کا قصہ

۱؎
اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ان سے نکاح کیا اور ان کو اپنے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور ہر مہینہ میں خود بھی جایا کرتے تھے۔ اور ان سے کئی اولادیں بھی پیدا ہوئیں ۱۲

۲؎
حضرت صالحؑ نے پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب و روز وہیں عبادت میں بسر کرتے، اور نو آدمیوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب صالحؑ کے وعدۂ عذاب میں تین روز باقی ہیں آؤ اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے ہم لوگ صالحؑ ہی کا کام تمام کر دیں۔ یہ صلاح کر کے غار میں جا بیٹھے خدا کی شان فرشتوں نے سب کے سروں پر بڑے بڑے پتھر ڈال دیئے کہ سب کے سب دب کر مر گئے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ

انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ بس ان کے گھر ہیں کہ ان کی نافرمانیوں کی

خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوٓا إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لیئے بڑی عبرت ہے

وَأَنجَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بچا لیا۔ اور (اے رسولؐ) لوط کو (یاد کرو)

حضرت لوطؑ کا قصہ

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَتَأْتُونَ ٱلْفَٰحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾

جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیکھ بھال کر (سمجھ بوجھ کر) ایسی بے حیائی کرتے ہو۔ کیا تم عورتوں کو

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِ

چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے) بلکہ تم لوگ بڑی

بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِۦٓ إِلَّآ

جاہل قوم ہو۔ تو لوط کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لوگ

أَن قَالُوٓا أَخْرِجُوٓا ءَالَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ

بول اٹھے کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی (سدوم) سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنجَيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ

بننا چاہتے ہیں۔ غرض ہم نے لوط کو اور ان کے خاندان کو بچا لیا مگر ان کی بیوی کہ ہم نے اس کی تقدیر

قَدَّرْنَٰهَا مِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا

میں پیچھے رہ جانے والوں میں لکھ دیا تھا۔ اور (پھر تو) ہم نے ان لوگوں پر (پتھر کا) مینہ برسایا۔ تو جو لوگ ڈرائے

فَسَآءَ مَطَرُ ٱلْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ

ع ۴ ۱۹

جا چکے تھے ان پر کیا برا مینہ برسا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو (ان کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر اور اس کے برگزیدہ

عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

بندوں پر سلام۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیز جسے یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ
بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے
مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ
آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم ہی نے پانی سے دلکش و خوشنما باغ اگائے تمہاری تو
بَهْجَةٍ ۚ مَّا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ
یہ بس کی بات نہ تھی کہ تم ان کے درختوں کو اگا سکتے ۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود
اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ
ہے ہرگز نہیں، بلکہ یہ لوگ خود راہ حق سے کترا کے بتوں کو اس کے برابر بناتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو
قَرَارًا وَجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ
(لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان جابجا نہریں دوڑائیں اور اس (کی مضبوطی) کے واسطے
جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ
پہاڑ بنائے اور میٹھے کھاری دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنایا۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ہرگز
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا
نہیں بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔ بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر بیکس پکارے تو دعا قبول کرتا ہے
دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ
اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب بناتا ہے ۔ تو کیا خدا کے
أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ
ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ہرگز نہیں، اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہو۔ بھلا
يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ
وہ کون ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون اس کی باران رحمت کے آگے آگے
الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ
(ہواؤں کی) خوشخبری لے کر ہواؤں کو بھیجتا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں)۔

الجزء ... المضطرون (٦٠)

ف

ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخر الزمان کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر و بیچارہ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خدا کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا جواب دیگا اور ان کی پریشانی دور کرے گا۔ اور زمین میں ان کو اپنا نائب قرار دے گا۔ اور خلیفہ کے معنی جانشین کے لئے جائیں تو معنی یوں کیے جائیں گے "اور تم لوگوں کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا" واللہ اعلم ۱۲

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

یہ لوگ جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں خدا اس سے بالاتر ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو شروع سے

وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

سے پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ مرنے کے بعد پیدا کریگا اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان اور زمین سے رزق

اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

دیتا ہے۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ہرگز نہیں۔ اے رسول تم ان مشرکین سے کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

دلیل پیش کرو۔ اے رسول انسے کہدو کہ جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں ان میں سے کوئی بھی غیب کی بات خدا کے سوا

اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

نہیں جانتا۔ اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ کب سے دوبارہ کب زندہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ بلکہ یہ حاصل یہ ہے کہ آخرت

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫

کے بارے میں انکے علم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ اس سے یہ لوگ

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

اندھے بنے ہوئے ہیں۔ اور کفار کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ

گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے۔ اس کا تو پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ داداؤں سے

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

وعدہ کیا گیا تھا (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو ہو نہ ہو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ہیں (اے رسول) لوگوں سے کہدو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر تو دیکھو کہ گنہگاروں کا

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا

انجام کیا ہوا۔ اور اے رسول تم ان کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو

ف ۵

یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امور غیب کا علم نہیں مگر انبیاء اور ان کے اوصیاء کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرما دیتا ہے ان باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے سے خدا کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مؤید انبیاء و اوصیاء کے ان کے مخصوصین کے سیکڑوں واقعات گزر چکے ہیں۔ ع ۵ بعض مفسرین نے بَل کو ھَل استفہامیہ منفیہ کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یوں کیے جائیں گے "قیامت کے بارے میں ان کا علم کامل نہیں ہوا ہے"۔ واللہ اعلم۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

اور جو چالیں یہ لوگ (تمہارے خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگدل نہ ہو۔ اور یہ

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٧١﴾

(کفار مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا

قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو کیا عجب ہے اس میں سے کچھ قریب آگیا ہو

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ

بہتیرے لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے ۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو باتیں ان کے

مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ

دلوں میں پوشیدہ ہیں اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار یقینی جانتا ہے ۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا

ایسی بات پوشیدہ نہیں جو واضح و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود نہ ہو۔ اس میں بھی شک نہیں

الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ

کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں ظاہر کر دیتا ہے ۔ اور

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾

اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمانداروں کے واسطے از سرتا پا ہدایت و رحمت ہے

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾

(اے رسولؐ) بے شک تمہارا پروردگار اپنے حکم سے ان کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیگا اور وہ سب پر

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ

غالب (اور) واقف کار ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم خدا پر بھروسہ رکھو بیشک تم یقیناً صریحی حق پر ہو۔ بیشک نہ تو تم

لے
جیسے قیامت کا آسمانی یا روحانی
ہونا بہشت و دوزخ کے صفات
حضرت عزیر علیہ و غیرہ کے قصے
وغیرہ ۱۲ اسکے اردو محاورات میں
کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک
دو لفظ میں بہت دشوار ہے میں
نے اگرچہ واضح و روشن اسکا ترجمہ
کیا ہے مگر اسکا دوسرا مطلب بھی
ہو سکتا ہے یعنی موٹے جلی حرفوں
میں لکھی ہوئی کتاب۔ حالانکہ کتاب
مبین سے وہ کتاب مراد ہے جس
میں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت
تفصیل و شرح بسیط سے
لکھے ہوئے ہوں اور اس سے
لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے
علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی مانو جس میں
تمام واقعات مندرج ہیں اور
محفوظ اس وجہ سے کہتے ہیں
کہ اس میں کوئی تصرف نہیں
کر سکتا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا

مُردوں کو (اپنی بات) سُنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو اپنی آواز سُنا سکتے ہو (خاص کر) جب وہ پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرِينَ ۝۸۰ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ط

بھاگ کھڑے ہوں۔ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہو تم تو بس انہی لوگوں کو (اپنی بات)

إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ۝۸۱

سُنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں۔ اور

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ

جب ان لوگوں پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم انکے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے

الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝۸۲

یہ باتیں کرے گا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور (اس دن کو یاد کرو)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا

جس دن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ کرکے) جمع کریں گے پھر

فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝۸۳ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم

انکی ٹولیاں (علیحدہ علیحدہ) کریں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ سب (خدا کے سامنے) آئیں گے اور خدا ان سے پوچھے گا کیا

بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۸۴

تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلایا بھلا تم کیا کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ یہ لوگ ظلم

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ۝۸۵

کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگیا پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے۔ کیا

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ

ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا کہ یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن

مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۸۶

(تاکہ دیکھ بھال کریں) بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور

۱ے یہاں مردوں، بہروں اور اندھوں سے کفار مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردے باتیں سُننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سُنتے اور جس طرح اندھے دیکھ نہیں سکتے اسی طرح ان کفار کو راہِ حق دکھائی نہیں دیتی ہے۔ ۲ے اسی مطلب کی آیت اس سے قبل گزر چکی جس کی فی الجملہ تصریح صفحہ ۶۲۳ میں گزر چکی ہے خلاصہ دابۃ الارض سے مراد اس آیت میں بھی حضرت علیؑ ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی۔ ۱۲ ع ۶ / ۱۶

۳ے اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخرالزمانؑ کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے سچے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کرے گا۔ تاکہ وہ لوگ خوب عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاریوں یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں بھی دیکھ لیں۔ یہ مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہوگی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ و جمع کیے جائیں گے چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے: وحشرناهم فلم نغادر منهم احدا "ہم ان سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے" اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

(اس دن کو یاد کرو) جس دن صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ آسمانوں میں ہیں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں (غرض

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ

سب کے سب ہول جائیں گے مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ البتہ مطمئن رہے گا) اور سب لوگ اس کی بارگاہ

دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ

میں ذلت و عاجزی کی حالت میں حاضر ہوں گے۔ اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو حالانکہ یہ

تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

(قیامت کے دن) بادل کی طرح اُڑے اُڑے پھریں گے (یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

بنایا ہے۔ بیشک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے۔ جو شخص نیک کام کرے گا اس کے لیے اس کی

خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

جزا اس سے کہیں بہتر ہے۔ اور یہ لوگ اس دن خوف و خطر سے محفوظ رہیں گے۔ اور جو لوگ برا کام کریں گے

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ

وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) جو کچھ تم (دنیا میں)

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ

کرتے تھے بس اسی کی جزا تمہیں دی جائے گی۔ (اے رسول ان سے کہہ دو کہ) مجھے تو بس یہی حکم

اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ

دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے عزت و حرمت دی ہے

كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں (اس کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں اور

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں۔ پھر جو شخص راہ پر آیا تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ پر آیا۔ اور جو

---

۵ اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کرو گے کہ جمے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ حقیقۃً بادلوں کی طرح اُڑتے ہوں گے۔ اس میں تو تم یہ ہوتا ہے کہ وقت واحد میں اتنی بڑی چیز اُڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیونکر ممکن ہے۔ اس کا جواب فلاسفروں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب بڑی لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اسکے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا ہو چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ

گمراہ ہوا تو تم کہہ دو کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں۔ اور تم کہہ دو کہ الحمد للہ

الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

وہ عنقریب تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھا دے گا تو تم انہیں پہچان لو گے

فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ ... الْاٰيَةَ ... الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ... لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ... وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورۂ قصص مکہ میں نازل ہوئی مگر ان الذی فرض (آیت) اور الذین اتینٰهم (مدینہ میں) اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور (نو) ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا

طٰسم۔ (اے رسول) یہ واضح و درخشاں کتاب کی آیتیں ہیں (جن میں) ہم تمہارے سامنے موسیٰ

عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ

اور فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک بیان

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي

کرتے ہیں۔ بے شک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس نے

الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو عاجز کر رکھا تھا کہ ان

طَاۗىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ

کے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا تھا اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ

نِسَاۗءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ

بھی مفسدوں میں تھا۔ اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور

ط

دنیا میں بدلہ کا معرکہ اور قحط ہونا آخرت میں دوزخ کا جلنا ۱۲ ع ۱۱

اس سورۃ میں خداوند عالم نے حضرت موسیٰ و فرعون کا تفصیلی قصہ حضرت رسولؐ کی نبوت کے دلائل، ایماندار نصرانیوں کی مدح، حضرت رسولؐ کی فہمائش، مکہ کی مدح اگلوں کے عبرت ناک تذکرے خدا بغیر ہدایت کئے عذاب نہیں کرتا آخرت کی فضیلت قیامت کا ذکر، خدا جسے چاہے منتخب کرتا ہے خدا کی قدرت، قارون کا قصہ اور اس کے نتائج حضرت رسولؐ کی نبوت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ

کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو (اس

نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ

سرزمین کا) مالک بنائیں اور ان ہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں اور

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ

فرعون اور ہامان اور ان کے دونوں لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ

جُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ

چیزیں دکھائیں جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ

أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ

تم اس کو دودھ پلاؤ۔ پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ

میں ڈال دو اور (ڈالتے) وقت کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو) ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہنچا

إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهُ

دیں گے اور اس کو (اپنا) رسول بنا دیں گے۔ (غرض موسیٰؑ کی ماں نے دریا میں ڈال دیا وہ صندوق بہتے

آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ

بہتے فرعون کے محل کے پاس آ لگا تو) فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ (ایک دن یہی) ان کا دشمن

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا

اور ان کے رنج کا باعث بنے اس میں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان ان دونوں کے لشکر

خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ

غلطی پر تھے۔ (اور جب موسیٰ محل میں لائے گئے تو فرعون کی بیوی (آسیہ اپنے شوہر سے) بولی کہ یہ

لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ

میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ اسے قتل نہ کرو کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہنچائے یا ہم اسے

منزل ۵

لہ چونکہ نجومیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو انکو تیری حکومت سے آزاد کر دے گا وہ تیری سلطنت کو تباہ کریگا فرعون نے اس کی روک کی اور ہزاروں بچے ذبح کر دیئے گئے مگر خدا کے ارادہ کو کون روک سکتا ہے۔ جو ہونا تھا ہو کر رہا اور اس کی سلطنت حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور غرق ہوئی۔ ١٢

لے حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ایک تو خوف انکے رونے کا تھا کہ مبادا انکی آواز سن لے دوسرا خوف انکے ڈوب جانے کا تھا غرض اس الہام کے بعد مادر موسیٰؑ نے حزقیل سے جو فرعون کا چچا زاد بھائی اور بڑھئی کا کام کرتا تھا پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کر دی حزقیل نے مکان پر نشان دے کر فرعون کے موکلوں کو خبر دینی چاہی۔ خدا کی شان اس کی زبان گونگی ہو گئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں آخر یہ نکال دیا گیا۔ جب دکان پر آیا تو زبان کھل گئی۔ اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان بھی بند ہو گئی اور اندھا بھی ہو گیا۔ آخر پھر دوبارہ مار کھا نکالا گیا۔ تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اب کی اچھا ہو جاؤں تو اس پر ایمان لاؤں۔ غرض وہ اچھا ہو گیا اور سب سے پہلے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لایا اور واپس آکر مادر موسیٰؑ سے اپنا قصہ بیان کیا۔ ان ہی کا نام مومن آلِ فرعون ہے۔ ١٢

[illegible]

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

تَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ

لے پالک ہی بنا لیں اور انہیں (اسی کے ہاتھ سے برباد ہونے کی) خبر نہ تھی ۔ (ادھر تو یہ ہو رہا تھا) اور ادھر

اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ

موسیٰؑ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہو گیا کہ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ موسیٰؑ

اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾

کا حال ظاہر کر دیتی (اور ہم نے اس لیئے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین لائے ۔ اور موسیٰؑ

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ

کی ماں نے (دریا میں ڈالتے وقت) انکی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے (الگ الگ) چلی جاؤ تو وہ موسیٰ

جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ

کو دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی اور ہم نے موسیٰؑ پر پہلے ہی سے اور دائیوں کے

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓي

دودھ کو حرام کر دیا تھا (اور کسی کا چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰؑ کی بہن بولی کہ میں تمہیں ایک گھرانے کا پتہ بتلاؤں

اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

کہ وہ تمہاری خاطر اس بچے کی پرورش کردیں گے اور وہ یقینی اس کے خیر خواہ ہوں گے لہ غرض (اس ترکیب

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَ

سے) ہم نے موسیٰؑ کو اس کی ماں تک پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور رنج نہ کرے اور تاکہ جان لے کہ

لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

خدا کا وعدہ بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ۔ اور جب

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ

موسیٰؑ اپنی جوانی کو پہنچے اور (ہاتھ پاؤں نکال کے) درست ہو گئے تو ہم نے

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

ان کو حکمت اور علم عطا کیا ۔ اور نیکی کرنے والوں کو ہم یوں جزائے خیر دیتے ہیں

لہ

جب حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو یہ فرعون کی گود میں تھے اور کسی دائی کا نہ دودھ پیتے تھے نہ چپ ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے ۔ مگر جب ماں نے گود میں لینا چاہا تو ان کی بو سونگھ کر چمٹے اور دودھ پینا چاہا فرعون نے پوچھا تو کون ہے اس بچہ نے تیری طرف کیوں رغبت کی ۔ وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ خو پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے، اور یہی وجہ ہے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے غرض فرعون نے ان کی تنخواہ مقرر کردی اور کہا تم اسے اپنے گھر لے جاؤ اور ہر ہفتہ لے آیا کرنا ۔۱۲

حضرت موسیٰؑ کی پرورش

ع ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا
اور ایک دن اتفاقاً موسیٰؑ شہر میں ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے تھے
فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَ
تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس میں لڑ مر رہے ہیں ایک تو ان کی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ
هَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ
(دوسرا) ان کے دشمن کی قوم (قبطی) کا ہے۔ تو جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو ان کے دشمنوں میں
عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ
تھا غلبہ حاصل کرنے کے لیے موسیٰؑ سے مدد مانگی۔ یہ سنتے ہی موسیٰؑ نے اسے ایک ہی گھونسا مارا تھا کہ اس کا کام تمام
قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾
ہو گیا پھر (خیال کر کے) کہنے لگے یہ شیطان کا کام تھا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے۔
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ
(پھر بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار! میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (کہ اس شہر میں آیا) تو تو مجھے (دشمنوں سے) پوشیدہ رکھ
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
غرض خدا نے انہیں پوشیدہ رکھا۔ بیشک وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا (اور) مہربان ہے۔ موسیٰؑ نے عرض کی کہ پروردگار! تو نے
فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ
جو مجھ پر احسان کیا ہے میں آئندہ کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا۔ غرض (وہ رات جوں توں گزری) صبح کو امید و
خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ
بیم کی حالت میں موسیٰؑ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی ان سے پھر فریاد کر رہا ہے موسیٰؑ
يَسْتَصْرِخُهُ ۚ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا
نے کہا بیشک تو صریح کھلا گمراہ ہے۔ غرض جب موسیٰؑ نے چاہا کہ اس شخص پر جو
أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ
دونوں کا دشمن تھا (اچھی طرح سے پکڑیں) ہاتھ بڑھانا چاہا تو وہ بول اٹھا کہ

ط
مغفرت کے ظاہری معنے بخشنے کے ہیں۔ مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنی بھی ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو، ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا تاکہ اس کے بخشنے کی ضرورت ہو۔ کیونکہ ایک گھونسے سے آدمی مرا نہیں کرتا۔ اور نہ اس قصد سے مارا تھا بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے۔ اور اس کا مر جانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰؑ کا اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اس فعل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے ہوا اور اسی کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہو گئے اور جان کے خواہاں ہیں۔ تو گویا اس شہر میں آنا اور لوگوں کا دشمن ہو جانا ہی اپنے اوپر ظلم ہوا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ
موسٰے جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو تم تو بس

اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ
یہ چاہتے ہو کہ روئے زمین میں سرکش بن کر رہو اور مصلح (قوم) بن کر

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا
رہنا تمہیں چاہتے لہ اور ایک شخص شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور (موسٰے

الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ
سے) کہنے لگا اے موسٰی (تم بہ یقین جانو کہ شہر کے) بڑے بڑے آدمی تمہارے بارے میں

بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ
مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر ڈالیں تو تم (شہر سے) نکل بھاگو میں تم سے خیر خواہانہ کہتا ہوں۔ غرض موسٰی وہاں سے

مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ
امید و بیم کی حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور (بارگاہِ خدا میں) عرض کی پروردگار! مجھے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات دے۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ
اور جب مدین کی طرف رخ کیا (اور راستہ معلوم نہ تھا) تو آپ ہی آپ بولے مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار

اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ
مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اور (آٹھ دن فاقہ کرتے چلے) جب شہر مدین کے کنوئیں پر (جو شہر کے باہر

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ
تھا) پہنچے تو کنوئیں پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی کہ وہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان سب کے پیچھے دو عورتیں

دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا
(حضرت شعیبؑ کی بیٹیوں) کو دیکھا کہ وہ (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسٰیؑ نے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے۔ وہ بولیں

لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾
جب تک سب چرواہے (اپنے جانوروں کو) خوب چھک کے پانی پلا کر پھر نہ جائیں ہم نہیں پلا سکتیں۔ اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں

لہ
یہ سنکر حضرت موسٰیؑ نے ہاتھ کھینچا۔ اس کمبخت نے جو یہ بات پائی تو اسے یقین ہو گیا کہ انہوں ہی نے کل بھی مارا تھا۔ اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچا دی۔ اور وہاں یہ رائے طے پائی کہ موسٰےؑ کو مار ڈالنا چاہیئے یہ واقعہ مومن آل فرعون حزقیل کو معلوم ہوا اور حضرت موسٰےؑ کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔ اور بیان کر دیا۔ ۱۲

ع ۲/۸/۵

لہ
ان کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد صورت نہیں ہے ایک باپ ہیں سو بوڑھے اس ضرورت سے ہم لوگوں کو خود بکریوں کو پانی پلانے آنا پڑتا ہے۔ ۱۲

حضرت موسٰیؑ کا مدین میں پہنچنا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ

تب موسیٰ نے ان (کی بکریوں) کیلئے (پانی کھینچ کر) پلادیا پھر وہاں سے ہٹ کر چھاؤں میں جا بیٹھے تو (چونکہ بہت بھوک تھی) عرض کی

اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ

پروردگار اس وقت جو نعمت تو میرے پاس بھیجدے میں اس کا سخت حاجتمند ہوں۔ اتنے میں انہی دو میں سے ایک عورت شرمیلی چال

عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ

سے آئی (اور موسیٰ سے) کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو ہماری (بکریوں کو) پانی پلایا ہے تمہیں اس کی مزدوری

مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ

دیں۔ غرض جب موسیٰ ان کے پاس آئے اور ان سے اپنے قصے کو بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اب تم کچھ

قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ

اندیشہ نہ کرو۔ تم نے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات پائی ہے (اسی اثنا میں) ان دونوں میں سے

اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ

ایک لڑکی نے کہا کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ آپ جس کو بھی نوکر رکھیں سب میں بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانتدار

الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

ہو (اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں تب) شعیب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے

اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ

ایک کے ساتھ تمہارا اس (مہر) پر نکاح کر دوں کہ تم آٹھ برس تک میری نوکری کرو اور اگر تم دس

حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ

برس پورے کرو تو تمہارا احسان۔ میں تم پر محنت شاقہ بھی ڈالنا نہیں چاہتا

اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اور تم مجھے انشاء اللہ نیکوکار آدمی پاؤ گے۔

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ

موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ) ہے دونوں مدتوں میں سے جس

منزل ٥

ل بیکسوں کی حالت زار پر رحم کھانا، اور باوجود سخت احتیاج و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسہ رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی طبیعت ہی ایک خاص بندہ ہونے اور پیغمبری کے واسطے مخلوق ہوئی تھی کیونکہ اس وقت فاقہ کرتے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کھاتے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے اور کھال بھی اسقدر پتلی ہو گئی تھی کہ اوپر سے پتوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے باوجود اس کے کسی سے کچھ نہ مانگنا علو ہمت و غیرت اور تائید غیبی نہیں تو اور کیا ہے ١٢ ٢ کیوں کہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا اس کے بعد حضرت شعیب نے کھانا طلب کیا مگر حضرت موسیٰ نے انکار کیا اور کہا کہ میں آخرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتا۔ میں نے آپ کی دنبیوں کو محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پانی پلایا ہے اس کی اجرت لینا نہیں چاہتا۔ حضرت شعیب نے فرمایا میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں اجرت کا خیال نہیں۔ تب حضرت موسیٰ نے کھانا کھایا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ

جونسی مدت پوری کر دوں (مجھے اختیار ہے) مجھ پر جبر اور زیادتی کرنے کا آپ کو حق نہیں۔ اور ہم آپ جو کچھ کر رہے ہیں (اس کا)

عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ

خدا گواہ ہے۔ (غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہوگیا اور رہنے لگے) پھر جب موسیٰ نے اپنی (دس برس کی) مدت پوری کی اور

وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ

بیوی کو لیکر چلے تو اندھیری رات جاڑے کے دن راستہ بھول گئے اور بیوی صاحبہ کو درد زہ شروع ہوگیا اتنے میں) کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی

لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا

تو اپنے گھر والوں سے کہا تم لوگ ٹھہرو میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) کیا عجب ہے میں وہاں سے (رستہ کی) کچھ خبر

بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾

لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری ہی لیتا آؤں، تاکہ تم لوگ تاپو۔ غرض جب موسیٰ آگ کے پاس آئے

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي

تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انہیں آواز آئی کہ

الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ

اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا

إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٠﴾ وَأَنْ أَلْقِ

ہوں اور یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی زمین پر ڈال دو پھر جب ڈال دیا

عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ

تو دیکھا کہ وہ اس طرح بل کھا رہی ہے کہ گویا وہ (زندہ) اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا

بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (تو ہم نے فرمایا) اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں۔ تم

تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اسْلُكْ يَدَكَ

ہر طرح امن وامان میں ہو۔ (اچھا اور لو) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو

ع ۳/۷

حضرت موسیٰ کا شادی کرنا اور ...

حضرت موسیٰ کو نبوت

۱ے حضرت موسیٰ نے کہا جب آپ نے دنبیوں کے چرانے کی خدمت میرے متعلق کی ہے، تو ایک چھڑی بھی دیجئے کہ ان کے ہنکانے میں، موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ اور فلاں عصا اٹھالاؤ۔ وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں آپ نے فرمایا یہ نہیں دوسرا۔ وہ پھر گئیں اور وہی لے آئیں۔ اور واپسی کا حکم ہوتے تھے کہ جب کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو بولیں میں کیا کروں دوسرا عصا لانا چاہتی ہوں مگر یہی میرے ہاتھ میں آجاتا اور دوسرا ہٹ جاتا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اچھا یہی دے دو۔ موسیٰ ہی اس کے مستحق ہیں۔ یہ وہی عصا تھا جو حضرت آدم بہشت سے لائے تھے اور سلسلہ وار حضرت شعیبؑ تک پہنچا تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ
سفید براق ہوکر بے عیب نکل آیا اور خوف (کی وجہ) سے اپنے بازو اپنی

إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
طرف سمیٹ لے لو (تاکہ خوف جاتا رہے) غرض یہ دونوں (عصا و ید بیضا) تمہارے پروردگار کی

مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ إِنَّهُمْ كَانُوْا
طرف سے (تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور اس کے دربار کے سرداروں کے واسطے ہیں اس میں

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (٣٢) قَالَ رَبِّ إِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے۔ موسیٰؑ نے عرض کی پروردگارا میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو میں

فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ (٣٣) وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ
ڈرتا ہوں کہیں (اس کے بدلے) مجھے نہ مار ڈالیں۔ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان میں زیادہ فصیح ہے تو

مِنِّيْ لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ إِنِّيْٓ
تو اسے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ یقیناً میں اس بات سے

أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ (٣٤) قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ
ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلا دیں گے (تو لگے جواب کیلیے گویائی کی ضرورت ہے)۔ فرمایا اچھا ہم عنقریب تمہارے

بِأَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا
بھائی کی وجہ سے تمہارے بازو قوی کر دیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کریں گے کہ فرعونی لوگ تم دونوں تک

بِاٰيٰتِنَآ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ (٣٥) فَلَمَّا جَآءَهُمْ
ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (لو جاؤ) تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے۔ غرض جب موسیٰ ہمارے

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ
واضح و روشن معجزے لے کر ان کے پاس آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے دل کا گڑھا ہوا جادو ہے اور ہم نے

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ (٣٦)
تو اپنے اگلے باپ دادوں (کے زمانہ) میں ایسی بات سنی بھی نہیں۔ اور موسیٰؑ نے

ف ۵
ایک تو سردی کا موسم۔ اس پر خوف۔ ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی، لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے۔ ۱۲

حضرت ہارون کی وزارت

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

معانقہ ۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَقَالَ مُوسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ

نے کہا میرا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے

عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا

ہدایت لے کر آیا ہے اور اس شخص سے بھی جس کے لیئے آخرت کا گھر ہے۔ اس میں تو شک ہی

يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

نہیں کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ اور (یہ سنکر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردارو مجھ کو تو اپنے

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

سوا تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں ہوتا (اور موسیٰؑ دوسرے کو خدا بتاتا ہے)۔ تو اے ہامان (وزیر فرعون)

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

تم میرے واسطے مٹی (کی اینٹوں) کا پجاوا سلگاؤ پھر میرے واسطے ایک پختہ محل لہ تیار کراؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ

کر) موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

اور فرعون نے اور اس کے لشکر نے روئے زمین میں ناحق سر اٹھایا تھا اور ان

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ ہماری بارگاہ میں وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئیں گے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو لے ڈالا پھر ان سب کو دریا میں ڈال دیا۔ تو (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً

کہ ظالموں کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ اور ہم نے ان کو (گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو) جہنم

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

کی طرف بلاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن (ایسے بیکس ہونگے کہ ان کو) کسی طرح کی) مدد نہ دی جائے گی۔

لہ
اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس کے قبل اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ بنا تھا۔ فرعون اس کی چھت پر گیا۔ اور پہلے یہ سمجھا تھا کہ آسمان اس کے قریب ہوگا۔ مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دُور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہوکر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا اور جب وُہ تیر خون آلود گرا تو بولا: میں نے موسیٰؑ کے خدا کو مار ڈالا۔ حضرت جبرئیلؑ نے بحکم خدا اپنے پر سے اس پر مارا کہ وُہ محل تین ٹکڑے ہوکر گر پڑا اور اس کے گرنے سے بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاُتْبِعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اور ہم نے دنیا میں بھی تو لعنت ان کے پیچھے لگا دی ہے اور قیامت کے دن اُن کے

هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ

چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے - اور ہم نے بہتیری اگلی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا اس کے بعد موسیٰؑ کو

مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ

کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لیئے از سر تا پا بصیرت اور ہدایت اور رحمت

وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ

تھی تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں - اور (اے رسولؐ) جس وقت

بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا

ہم نے موسیٰؑ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ تم

كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا

ان واقعات کو بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے مگر ہم نے (موسیٰؑ کے بعد) بہتیری اُمتیں پیدا کیں

فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ

پھر ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہے تھے کہ ان کے سامنے ہماری

مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾

آیتیں پڑھتے (اور تم کو ان کے حالات معلوم ہوتے) مگر ہم تو (تم کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے -

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً

اور نہ تم طور کی جانب اس وقت موجود تھے جب ہم نے (موسیٰؑ کو) آواز دی تھی (تاکہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ

پروردگار کی مہربانی ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں ڈراؤ تاکہ

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ

یہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں - اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں کی

منزل ۵

ع ۱۳

ف ۱

ان آیات سے حضرت رسولؐ کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے اور حضرتؐ کی طرف خطاب کر کے لوگوں کے سمجھانے کے لیئے یوں فرماتا ہے کہ باوجودیکہ تم موسیٰؑ پر جتنے واقعات گزرے کبھی موجود نہ تھے اور نہ تم نے دیکھا اور نہ کسی کتاب میں پڑھا نہ اور لوگوں سے سنا تھا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کر دیتے ہو - آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے، اور تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا - یہ ہے وہ نتیجہ کہ ناکردہ قرآں درست کتب خانہ چند ملت بشست ۱۲

ف ۲

اس سے مقصود وہ زمانہ فترت یعنی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کا درمیانی زمانہ ہے جو ساڑھے پانچسو یا چھ سو برس ہوتے ہیں - حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد سے حضرت رسولؐ تک کا زمانہ مراد ہے - کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا - اور حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا

بدولت کوئی مصیبت پڑتی تو بے ساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے پاس کوئی

أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ

پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم کو نہ بھیجتے مگر)

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا

پھر جب ہماری بارگاہ سے (دین) حق ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے کہ جیسے (معجزے) موسیٰ

لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا

کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمدؐ) کو کیوں نہیں دیئے گئے کیا جو (معجزے) پہلے

أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا

پہلے موسیٰؑ کو عطا ہوئے تھے ان سے ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا کفار تو یہ بھی کہہ گزرے کہ یہ دونوں ان کے دونوں (توریت

إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ

و قرآن) جادو ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے مددگار ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہہ چلے کہ ہم سب کے منکر ہیں۔ (اے رسولؐ)

هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٩﴾

تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی طرف سے ایک ایسی کتاب جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اس پر

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ

چلوں۔ پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) نہ مانیں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہواؤ ہوس کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص

أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى

خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہواؤ ہوس کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا

مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ ع

بے شک خدا سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اور ہم یقیناً

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾

لگاتار (اپنے احکام) بھیج کر ان کو نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

ط یعنی دونوں کی حالت ملتی جلتی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں وہی دوسرے میں۔ تو گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے۔ ۱۲

ایماندار اہل کتاب کی مدح

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲

جن ا لوگوں کو، ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

اور جب اُن کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لا چکے بیشک

رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

یہ ٹھیک ہی (اور) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اس کو اسکے پہلے ہی سے مانتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

(انکے اعمال خیر کی) دوہری جزا دی جائے گی چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے ہیں اور جو کچھ

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا

ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جب کسی سے کوئی بری بات

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

سنی تو اُس سے کنارہ کش رہیں اور صاف کہدیا کہ ہمارے واسطے ہماری گزاریاں ہیں اور تمہارے

اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵ اِنَّكَ

واسطے تمہاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمہیں سلام ہے۔ ہم جاہلوں (کی صحبت) کے خواہاں نہیں۔ (اے رسول)

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ

بیشک لہ تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے مگرہاں خدا جسے چاہے منزل مقصود تک پہنچائے

يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ

اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے۔ (اے رسول) کفار (مکہ) تم سے کہتے ہیں سہ کہ اگر ہم

الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

تمہارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں (یہ کیا بکتے ہیں) کیا ہم نے انہیں

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ

حرم مکہ میں جہاں ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ

القصص

منزل ۵

لہ یہ اور اس کے بعد کی آیتیں اُن نصرانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت رسولؐ پر ایمان لائے تھے انمیں سے ۳۲ تو حضرت جعفر طیارؓ کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے اور آٹھ شام سے اور بحیرا، ابرہہ، اشرف، عامر، ایمن، ادریس، نافع اور تمیم بھی انہی لوگوں میں ہیں ۱۲ ے۵ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت حضرت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ چونکہ آپنے حضرت رسولؐ کو پرورش کیا تھا، اور حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ کے ہر طرح کے نگران و محافظ تھے اسوجہ سے آپکی تمنا تھی کہ حضرت ابو طالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان نہ لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسولؐ کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو حالانکہ حضرت ابو طالب کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے۔ چنانچہ جامع الاصول میں ہے: اهل البيت يقولون ان ابا طالب كان مسلماً ومات مسلماً (اہلبیتؑ کا اسپر اتفاق ہے کہ ابو طالب مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے) اور عبد الحق محدث دہلوی بھی اسکے قائل ہیں اور آپ کا نقش نگین یہ تھا کہ: رضيت بالله ربًّا وبابن اخي نبيًّا وبابني علي وصيًّا (میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علیؑ کے وصی ہونے کو پسند کرتا ہوں) اور آپکے اشعار آپ کے ایمان کی واضح دلیل ہیں دیکھو سوانحعمری جناب امیر علیہ السلام مؤلفہ مولوی عبید اللہ امرتسری ۱۲ سہ حارث بن نوفل نے حضرت رسولؐ سے آکر بیان کیا کہ تمہاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو یقینی ہماری فلاح کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں مبادا یہ لوگ ہم کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور ہم انکا مقابلہ نہ کرسکیں۔ اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

حضرت ابو طالب کا ایمان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

سے کھچے چلے جاتے ہیں مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ۔ اور ہم نے تو بہتیری بستیاں برباد کر دیں

مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ

جو اپنی معیشت میں بہت اترا ہٹ سے (زندگی) بسر کیا کرتی تھیں ۔ تو دیکھو یہ انہی کے (اجڑے ہوئے)

تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾

گھر ہیں جو ان کے بعد پھر آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم ۔ اور (آخر) ہم ہی ان کے (مال و اسباب کے) وارث ہوئے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ

اور تمہارا پروردگار جبتک ان گاؤں کے صدر مقام پر اپنا پیغمبر نہ بھیج لے اور وہ ان کے سامنے

اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى

ہماری آیتیں نہ پڑھ دے اس وقت تک بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا ۔ اور ہم تو بستیوں کو برباد

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ

کرتے ہی نہیں جبتک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں ۔ اور تم لوگوں کو جو کچھ عطا ہوا ہے تو دنیا کی (زندگی) کا فائدہ

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

زندگی کا فائدہ اور اسی کی آرائش ہے ۔ اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے اور

وَّاَبْقٰى ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

پائدار ہے ۔ تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔ تو کیا وہ شخص[ع] جس سے ہم نے (بہشت کا) اچھا وعدہ کیا

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ہے اور وہ اسے پا کر رہے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی کے (چند روزہ)

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

فائدے عطا کیے ہیں اور پھر قیامت کے دن (عذاب ہی کے واسطے ہمارے سامنے) حاضر کیا جائے گا ۔ اور جس دن خدا ان

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾

کفار کو پکارے گا اور پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں ۔ (غرض وہ شرکا بھی

[ا] اگرچہ لغت میں ام کے معنی ماں کے ہیں مگر عربی محاورات کے موافق چند چیزوں میں جو چیز سب کی جڑ یا بزرگ یا صدر ہو اُسے بھی ام کہتے ہیں جس طرح ام الامراض (تمام بیماریوں کی جڑ) کھانسی ۔ ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں اسی طرح ام القرےٰ (سب گاؤں سے بڑا) مکہ کو کہتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے اطراف کی سب بستیاں چھوٹی چھوٹی ہیں ۔ اسی وجہ سے میں نے اس کا ترجمہ صدر مقام کیا ہے ۱۲

[ع] یہ آیت حضرت عمار یاسر اور ولید بن مغیرہ کی گفتگو پر نازل ہوئی تھی ۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ بہشت ادھار ہے اور دنیاوی کامیابی نقد ۔ مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائدار ۔ تو ایسا ادھار ایسے نقد سے کہیں بہتر و اعلےٰ ہے ۔ ۱۲

ع ۶ / ۱۰ / ۹

حضرت [illegible] اور ولید بن مغیرہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ

بلائے جائیں گے) وہ لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں کہہ دیں گے کہ پروردگارا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں

أَغْوَيْنَا ۚ أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ مَا كَانُوٓا

ہم نے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اسیطرح ہم نے انکو گمراہ کیا اب ہم تیری بارگاہ میں (ان سے) دستبردار

إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ

ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائے گا کہ بھلا اپنے (ان) شریکوں کو (جنہیں تم خدا سمجھتے تھے)

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ

بلاؤ تو غرض وہ لوگ انہیں بلائیں گے تو وہ انہیں جواب تک نہ دیں گے (اور اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے کاش

لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

یہ لوگ (دنیا میں) راہ پر آئے ہوتے۔ اور (وہ دن یاد کرو) جسدن خدا لوگوں کو پکار کر پوچھے گا کہ تم لوگوں نے پیغمبروں

مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَآءُ

کو (ان کے سمجھانے پر) کیا جواب دیا۔ تب اسدن انہیں باتیں نہ سوجھ پڑیں گی (اور) پھر باہم ایک دوسرے

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ

سے پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ مگر ہاں جس شخص نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور

وَآمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَعَسٰىٓ أَنْ يَكُونَ مِنَ

اچھے اچھے کام کیئے تو قریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے والوں

الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا

سے ہوں گے۔ اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے [له] منتخب کرتا ہے

كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا

اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں اس سے خدا پاک

يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا

اور (کہیں) برتر ہے۔ اور (اے رسول) یہ لوگ جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں انکو

له

اس سے بالکل واضح طور پر ثابت ہوا کہ خداوندی عہدے صرف خدا ہی کے انتخاب سے حاصل ہوتے ہیں۔ نبوت ہو یا امامت۔ بندوں کے ہاتھ میں ہرگز اس کا انتخاب نہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا یہ کون جانتا ہے کہ کل فلاں شخص کیسا بنے گا اور اس کے افعال و حرکات کیا ہوں گے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي

پروردگار خوب جانتا ہے۔ اور وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے

الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

اور اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ (مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (اے رسول)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا

ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا ہمیشہ کے لیئے قیامت تک تمہارے سروں پر رات کو

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ

چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آتا۔ تو کیا تم

أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ

سنتے نہیں ہو۔ (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا قیامت تک برابر

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ

تمہارے سروں پر دن کیئے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے لیئے رات

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ

کو لے آتا کہ تم لوگ اس میں رات کو آرام کرو۔ تو کیا تم لوگ (اتنا بھی)

أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

نہیں دیکھتے۔ اور اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے واسطے رات اور دن کو بنایا تاکہ

وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرو اور

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ

تاکہ تم لوگ شکر کرو۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن وہ انہیں پکار کر پوچھے گا کہ جن کو

أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا

تم لوگ میرا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں۔ اور ہم ہر ایک امت سے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوٓا

ایک گواہ (پیغمبر) نکالیں (اور سامنے بلائیں) گے پھر (اس دن مشرکین سے) کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش

أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۷۵﴾ ع

کرو تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق خدا ہی کی طرف ہے اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کیا کرتے تھے سب ان سے غائب

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ

ہو جائیں گی (ناشکری کا ایک قصہ سنو) موسیٰؑ کی قوم سے ایک شخص قارون (نامی) تھا تو اس نے ان پر سرکشی شروع

وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوٓأُ

کی اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے عطا کیے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک سکت دار جماعت (کی

بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ

جماعت) کو اٹھانا دو بھر ہوتا تھا جب (ایک بار) اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی دولت پر) اترا مت

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ

کیونکہ خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اس میں آخرت

اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

کے گھر کی بھی جستجو کر اور دنیا سے جس قدر تیرا حصہ ہے مت بھول جا اور جس طرح خدا نے تیرے

وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ

ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اوروں کے ساتھ احسان کر اور روئے زمین میں فساد کا خواہاں نہ ہو۔

فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۷۷﴾ قَالَ

اس میں شک نہیں کہ خدا فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ تو قارون کہنے لگا کہ یہ (مال و

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ

دولت) تو مجھے اپنے علم (کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ کیا قارون نے یہ بھی خیال نہ کیا

اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ

کہ اللہ اس کے پہلے ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت میں کہیں بڑھ

منزل ۵

ا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر اُمت کے مستحق عذاب کے لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے ان کے نبی بلائے جائیں گے اور انکی نافرمانیوں کی گواہی دینگے اسی طرح ہر زمانہ کے اوصیا اور ائمہ بھی آکر اپنے زمانہ کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کریں گے اسی وجہ سے حضرت رسولؐ سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے کہ من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاهلیۃ) جو شخص اپنے امام زمانہ کو پہچانے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرا۔ ۱۲

ع ۷ / ۱۰

۲ قارون حضرت موسیٰؑ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اس درجہ حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے۔ ستر آدمی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا۔ اور فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر اور خلیق تھا۔ لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا اس وجہ سے خدا نے دولت دے کر اس کا امتحان کیا تو آخر پکا کافر نکلا ۱۲۔

۳ بعض روایات میں اس سے چالیس آدمی مراد ہیں ۱۲۔

۴ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی ساز و سامان میں سے صاحب مال کا حصہ یہی ہے جو اپنے ساتھ زاد آخرت بنا کر لے جائے تو گویا ترجمہ یہ ہوا کہ زاد آخرت جمع کر بارہ ۱۲۔

۵ حضرت موسیٰؑ علم کیمیا جانتے تھے، اور اس میں سے بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو لیکن کامل علم کسی کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت حاصل کی۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ

چڑھ کے تھے اور گنہگاروں سے (ان کی سزا کے وقت) ان کے گناہوں کی . پوچھ گچھ لہ نہیں ہوا

الْمُجْرِمُونَ (٧٨) فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ

کرتی ۔ غرض (ایک دن قارون) اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش لہ اور ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا تو جو لوگ

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوْتِيَ

دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے طالب تھے (اس شان سے دیکھ کر) کہنے لگے جو مال و دولت قارون کو عطا

قَارُوْنُ ۙ إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (٧٩) وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہوئی ہے کاش میرے لیئے (بھی) ہوتا اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیب ور ہے ۔ اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے)

أُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ

علم عطا ہوا تھا کہنے لگے تمہارا ناس ہو جائے (ارے) جو شخص ایمان لائے اور اچھے کام کرے اس کے لیئے

وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ إِلَّا الصّٰبِرُوْنَ (٨٠) فَخَسَفْنَا

تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ ثواب صبر کرنیوالوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے ۔ اور ہم نے

بِهٖ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ

قارون اور اس کے گھر بار کو زمین میں دھنسا دیا ۔ پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ (٨١) وَأَصْبَحَ

مدد کرتی اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا ۔ اور جن لوگوں نے کل اس کے جاہ و مرتبہ کی

الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْأَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَأَنَّ

تمنا کی تھی وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے ارے معاذ اللہ یہ تو خدا ہی اپنے

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

بندوں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا

لَوْلَآ أَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَأَنَّهٗ

ہے اگر (کہیں) خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دے دیتا) تو اسی طرح ہم کو بھی ضرور دھنسا دیتا ۔ ارے

منزل ٥

لہ قارون کو جب کوئی سمجھاتا تو وہ خواہ مخواہ کٹ حجتی کرنے لگتا تو خدا نے فرما دیا کہ فلک کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں جاتیں مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کا موقع دیا جاتا ہے ۔ بس یہی مطلب ہوا کہ گنہگاروں سے انکے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا ۔ ١٢

لہ خود تو ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین طلائی تھی اور اس کا لباس سُرخ ۔ تین سو غلام داہنی جانب اور تین سو لونڈیاں بائیں جانب پُر تکلف لباس سے آراستہ اور چار ہزار آدمی جلو میں تھے ۔ ١٢

لہ قبطیوں کی تباہی کے بعد حضرت موسیٰؑ نے حکومت حضرت ہارونؑ کے سپرد کر دی تھی اور قربانی بھی جو کوئی کرتا تو حضرت ہارون ہی کے ہاتھ سے ذبح کی جگہ پر رکھی جاتی اور اُسے از غیبی آگ اٹھا لے جاتی اس پر قارون کو حسد پیدا ہوا اور حضرت موسیٰؑ سے گستاخانہ کہنے لگا ۔ آپنے سب کچھ ہارون ہی کو دے دیا اور ہمکو کچھ بھی نہیں ۔ آپنے فرمایا یہ تو میرے اختیار کی بات نہیں خدا جسے چاہے دے اُس دن سے وہ حضرت موسیٰؑ کے درپئے آزار ہوا ۔ حضرت نے ایکدفعہ صحرا میں رہنے کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل کے ساتھ توبہ کرنے کو فرمایا تو اُسنے آپکے حکم کو بے حقیقت سمجھا ۔ جب زکوٰۃ کا حکم آیا تو کہنے لگا یہ تو بہت مال ہوا میں تو نہ دونگا حتےٰ کہ حضرت موسیٰؑ نے ہزار دینار سے ایک دینار مقرر کیا تو بھی راضی نہ ہوا اور کہنے لگا موسیٰؑ نے جو کچھ کھلانا تھا کھلا لیا اب ہمیں فقیر بنانا چاہتا ہے ایکدفعہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں کی دو تھیلیاں دے کر اسکو آمادہ کیا کہ مجمع عام میں حضرت پر زنا کی تہمت لگائے دوسرے دن جب حضرت موسیٰؑ وعظ کہہ رہے تھے اور زنا کی مذمت پر آئے تو اٹھ کر کہنے لگا آپکو بھی لوگ ایسا ہی جانتے ہیں اور اس عورت کو گواہی میں پیش کیا مگر خدا کی شان اسکو خدا کا خوف پیدا ہوا اور سچا واقعہ بیان کر دیا اور قارون کی مہر کی ہوئی تھیلیاں دکھلا دیں قارون تو مجمع عام میں ذلیل ہوا اور ان حرکتوں سے حضرت موسیٰؑ کو جلال آیا ۔ بنی اسرائیل سے فرمایا جس کا جی چاہے میرا ساتھ دے یا قارون کا اس کے بعد آپنے بددعا کی اور دو آدمی کے سوائے بنی اسرائیل اس سے الگ ہو گئے خدا کا حکم ہوا زمین کو تمہارے اختیار میں دیا جاتا ہے آپنے فرمایا اے زمین اسے نگل جا چنانچہ قارون مع گھر بار کے گھٹنے تک دھنس گیا تو (باقی برصفحہ ٦٣١)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

ع ۷

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

معاذ اللہ (سچ ہے)، ہرگز کفار اپنی مرادیں نہ پائیں گے ۔ یہ آخرت کا گھر تو ہم ان ہی لوگوں کے لیئے خاص کر

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

دیں گے جو روئے زمین پہ نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور (پھر سچ بھی یوں ہے کہ)

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

(پھر) انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے ۔ جو شخص نیکی کرے گا تو اس کے لیئے اسے کہیں

خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

بہتر بدلہ ہے ۔ اور جو بُرے کام کرے گا تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے برائیاں

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

کی ہیں ان کا وہی بدلہ ہے جو دنیا میں کرتے رہے ہیں ۔ (اے رسول) خدا

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور[2] ٹھکانے تک پہنچا دے گا ۔ (اے

مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ

رسول) تم کہہ دو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی میں پڑا رہا اس سے میرا

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى

پروردگار خوب واقف ہے ۔ اور تم کو تو یہ امید نہ تھی کہ تمہارے پاس خدا کی

اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا

طرف سے کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل ہوئی تو

تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ

تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ بننا کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام خداوندی نازل ہونے

اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

کے بعد تم کو یہ لوگ ان کی تبلیغ سے روک دیں اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے چلے

---

۱۱ (بقیہ از صفحہ ۶۳۰) اس نے امان چاہی آپ نے پھر دوبارہ اسکے نگل جانے کا حکم دیا تو کمر تک دھنس گیا ۔ اور اس نے زاری شروع کی غرض آپ کہتے گئے اور وہ ڈوبتا گیا ۔ اور اس نے ہر چند تضرع و زاری کی مگر آپ نے کچھ نہ سنا اور وہ اپنی دولت و حشمت سمیت غائب ہو گیا ۱۲ جب قارون اپنی کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس گیا تو لوگوں کو یقین ہوا کہ خدا کی عنایت اگر اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] اسی بنا پر حضرت امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کی جوتی کے تسمے سے اچھا ہو وہ اس آیت میں داخل ہے معاذ اللہ خدا بچائے اور خلوص کی توفیق عطا فرمائے ۱۲

[2] اس میں اختلاف ہے کہ معاد سے کیا مراد ہے بعض کا خیال ہے کہ فتح مکہ کی پیش گوئی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت رسولؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی سمت راہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو رابغ کے پاس ہے پہنچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور مولد کی تمنا ہوئی اس پر جبرئیل آئے اور فتح کی خوشخبری سنائی ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے حضرت رسولؐ کے عالی درجات مقصود ہیں ۔ اسی بنا پر میں نے یہ ترجمہ کیا کہ دونوں سے مرتبط ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

جاؤ اور خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا۔ اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا

إِلٰهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا

اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اسی کی

وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۸﴾

حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے۔

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ التَّطْفِيفِ وَهِيَ تِسْعٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ﴿۱﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا

الٓمٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وصرف (اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور انکا

وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

امتحان نہ لیا جائیگا۔ (ضرور لیا جائے گا)۔ اور ہم نے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا جو ان سے پہلے گزر گئے

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿۳﴾

غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا

کیا جو لوگ برے برے کام کرتے ہیں انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اگر) ایسا

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ

ہے تو یہ لوگ کیا ہی برے حکم لگاتے ہیں۔ جو شخص خدا سے ملنے (قیامت کے آنے) کی امید رکھتا ہو تو سمجھ رکھے

فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۵﴾

کہ) خدا کی مقرر کی ہوئی میعاد ضرور آنے والی ہے۔ اور وہ (سب کی) سنتا (اور) جانتا ہے۔ اور

ع ۹ / ۱۲

وقف لازم

۱؎ اس سورۃ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو۔ منافقین کی حالت۔ ابوسفیان وغیرہ کی شرارت، حضرت نوحؑ کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ لوگوں کی لغو شرم اور محبت حضرت لوطؑ کا قصہ حضرت شعیبؑ کا قصہ کفار کی مثل مکڑی کی ہے۔ نماز کا حکم اور فائدہ۔ مناظرہ کا طریقہ رسولؐ نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے آپ کی رسالت۔ خدا عالم ہے۔ جہنم کی حالت۔ ہر شخص کے لئے موت ہے خدا ہی سب کا رازق ہے۔ دنیا صرف کھیل تماشہ ہے انسان کی حالت مکہ کی فضیلت مجاہدوں کی مدح ۱۲ ۲؎ کشف الحق ونہج الصدق میں مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیسی ہے حضرتؐ نے فرمایا اے علی تم سے آزمائش کی جائے گی اور تمہارا مقابلہ کیا جائے گا تو تم مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ اس کا مطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تکلیف الٰہی جسے ایمان کہتے ہیں۔ بغیر علی بن ابی طالب کی ولایت کے پوری نہیں ہو سکتی۔ اور ان ہی کی ولایت کا امتحان لیا جائے گا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے۔ (کیونکہ) اس میں تو شک ہی

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٦﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

نہیں کہ خدا سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

ہم یقیناً ان کے گناہوں کا ان کی طرف سے کفارہ قرار دیں گے اور (یہ دنیا میں) جو اعمال کرتے تھے ہم ان

أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ وَوَصَّيْنَا

کے اعمال کی انہیں اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے

الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدٰكَ

اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی کہ) اگر تجھ تیرے ماں باپ اس بات پہ مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا

لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ

شریک بنا جس (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ تم سب کو آخر ایک

إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَ

دن) میری طرف لوٹ کر آنا ہے میں جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کرتے تھے بتا دوں گا۔ اور جن لوگوں

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي

نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہم انہیں (قیامت کے دن) ضرور نیکو کاروں میں داخل

الصّٰلِحِينَ ﴿٩﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

کریں گے۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے پھر

فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ

جب ان کو خدا کے بارے میں کچھ تکلیف پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف دہی کو عذاب کے برابر ٹھہرائے

اللّٰهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا

ہیں۔ اور (اے رسولؐ) اگر (تمہارے پاس) تمہارے پروردگار کی مدد آ پہنچی اور تمہیں فتح ہوئی تو یہی لوگ

ف۵

سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کونسا دین اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا ترک کر دونگی یہانتک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تجھے ملامت کریں گے کہ ماں کا قاتل ہے میں نے کہا یہ ممکن نہیں۔ آخر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا جب دو وقت گذر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جدا ہو اور میں دیکھتا ہوں، تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کر سکتا تو کھا پی، ورنہ تجھے اختیار ہے۔ تب اس نے کھایا پیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو

منافقین کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾

کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہی ساتھ تھے بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا بخوبی واقف نہیں (ضرور

وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴿١١﴾

ہے) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا خدا ان کو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو بھی ضرور جانتا ہے۔ اور

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا

کفار ایمان داروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور (قیامت میں) تمہارے

سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ

گناہوں (کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے۔ حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ اٹھانے

مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَ

والے نہیں۔ یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں۔ اور (ہاں) یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھے

لَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَ

تو یقینی اٹھائیں ہی گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ (جنہیں گمراہ کیا) ان کے بوجھے بھی اٹھائیں گے اور جو افترا

لَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ ع ١٣ ١ ١٣

پردازیاں یہ لوگ کرتے رہتے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور ان کی بازپرس ہوگی۔ اور ہم نے نوح کو

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ

ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس تک رہے (اور ہدایت کیا

أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ

کئے۔ اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انہیں لے ڈالا۔ اور وہ اس وقت بھی سرکش

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَ

ہی تھے۔ پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچا لیا اور ہم نے اس واقعہ

أَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾

کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی اور ابراہیم کو یاد

ابوسفیان وغیرہ کی شرارت

لہ ایک مرتبہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے حضرت رسولؐ سے کہا اگر تم اپنے گھڑے ہوئے دین سے پھر جاؤ اور ہمارے قدیم دین کو اختیار کرو تو اس بارے میں قیامت کے دن اگر تم پر عذاب ہوگا تو ہم لوگ تم کو گرفتار عذاب چھوڑ نہ دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

حضرت نوحؑ کا ذکر

لہ یہ مدت حضرت نوحؑ کے وعظ و پند کی ہے۔ آپ کی عمر اتنی ہی نہ تھی۔ آپؑ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے، نو سو پچاس برس ہدایت کی طوفان کے بعد پندرہ سو دس برس زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ آپ کی نسل سے کثرت سے پیدا ہوئے۔ تو آپ کی پوری عمر ڈھائی ہزار برس کی ہوئی ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ
(اور ابراہیم کو یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ
بوجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (مگر) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف
مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ
بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں (اپنے دل سے) گھڑتے ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا
تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا
کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے بس خدا ہی سے
عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ
روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو اور اسی کا شکر کرو (کیونکہ) تم لوگ (ایک دن) اسی کی طرف
تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن
لوٹائے جاؤ گے۔ اور (اے اہل مکہ) اگر تم نے (میرے رسولؐ کو) جھٹلایا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم سے پہلے بھی تو بہتیری
قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسولؐ کے ذمہ تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے بس۔ کیا ان لوگوں نے اس پر
كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى
غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا یہ تو خدا کے نزدیک
اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ
بہت آسان بات ہے۔ (اے رسولؐ ان لوگوں سے) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے
بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ
کس طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح) وہی خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کرے گا۔
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن
بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ جس پر چاہے عذاب کرے اور جس

ك
یہاں سے عذاب الیم
تک ممکن ہے۔ کہ
حضرت رسولؐ کے
بارے میں ہو اور
ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم
ہی کے متعلق ہو۔ میں
نے پہلے احتمال کی بنا
پر یہ ترجمہ کیا ہے۔
اور اسی وجہ سے اہل
مکہ کو مخاطب بنایا ہے
١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ

جس کو چاہے رحم کرے اور تم لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور نہ تو

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۖ وَمَا لَكُمْ

تم زمین میں ہی خدا کو زیر کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ ۲ ع ۹ ۱۴

تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار۔ اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں اور

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ

(قیامت کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے مایوس ہو

رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

گئے ہیں اور ان ہی لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیمؑ کی قوم کے پاس

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

(ان باتوں کا) اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اس کو مار ڈالو یا جلا کر خاک کر ڈالو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

(آخر وہ کر گزرے) تو خدا نے ان کو آگ سے بچا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ دیندار لوگوں کے واسطے اس

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

واقعہ میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور ابراہیمؑ نے (اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر

اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ

بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم محبت کرنے لہ کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے۔ پھر قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ

تم میں سے ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا

بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ لاق

جہنم ہے اور (اس وقت) تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ تب صرف لوطؑ اور

لہ اب بھی زمانہ کا یہی رنگ ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہو جانے کے بعد بھی انسان کچھ شرم اور رشتے ناتے کے لحاظ سے غلط ہی پر جما رہتا ہے اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں کو غلط طریقہ پر پایا اور انکی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بہ قدم پیروی کرتا چلا گیا۔ ۱۲

لوگوں کی لغو رسم اور محبت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ

ابراہیمؑ پر ایمان لائے ۔ اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف (جہاں

اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا ۔ اس میں شک نہیں کہ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے ۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ

وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

(سا بیٹا) اور یعقوبؑ (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری [له] اور کتاب قرار دی

الْکِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی

اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی اچھا بدلہ عطا کیا اور وہ تو آخرت میں بھی یقیناً

الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

نیکوکاروں سے ہیں ۔ (اور اے رسولؐ) لوطؑ کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے

اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَکُمْ بِهَا مِنْ

کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں میں

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

سے کسی نے نہیں کیا کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے شہوت کے لیئے) مردوں کی طرف

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ

گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو [۲] اور تم لوگ اپنی محفلوں میں بُری بُری [۳]

الْمُنْکَرَ ؕ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لوطؑ کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ وہ لوگ

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾

کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب تو لے آؤ ۔ (تب)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾

لوطؑ نے دعا کی پروردگارا ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (اس وقت عذاب

ع ۳ ۸ ۱۵

له

اللہ اکبر یہ کیا شرف ہے کہ اُس کے بعد پھر کوئی پیغمبر یا امام آپؑ کی نسل کے سوا دوسرے سے ہوا ہی نہیں اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا ۱۲

۲ تقطعون السبیل کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پائے گا اور میرے ترجمہ کے مطابق دو جرم ۔ اور تفاسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے ۱۲

۳ تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کے ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں مرتکب ہوتے تھے ۔ اور کچھ اسی پر انحصار نہ تھا دشنام دہی، فحش بکنا، لوگوں کو بنانا، سیٹی بجانا، راہ گیروں کو غلیل سے مارنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

۱۲ ۱۲

وقف لازم

حضرت لوط کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی) خوشخبری لے کر

اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا

آئے تو (ابراہیمؑ سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں (کیونکہ) اس بستی کے

كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۚ (٣١) قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا

رہنے والے یقینی (بڑے) سرکش ہیں (یہ سنکر) ابراہیمؑ نے کہا کہ اس بستی میں تو لوط بھی ہیں۔ وہ فرشتے بولے جو

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڒ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوگ ان سے خود خوب واقف ہیں۔ ہم تو ان کو اور ان کے لڑکے بالوں کو یقینی

امْرَاَتَهٗ ڒ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (٣٢) وَلَمَّآ اَنْ

بچالیں گے مگر ان کی بیوی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

لوطؑ کے پاس آئے لوطؑ ان کے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی مہمانی) سے دل تنگ ہوئے (کیونکہ

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا

وہ نوجوان وخوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور کڑھیں نہیں۔ ہم

مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ

آپ کو اور آپ کے لڑکے بالوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بیوی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ جانے والوں

الْغٰبِرِيْنَ (٣٣) اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ

سے ہوگی۔ ہم یقیناً اس بستی کے رہنے والوں پر چونکہ یہ لوگ بدکاریاں کرتے رہے، ایک

الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (٣٤)

آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے یقینی اس (الٹی ہوئی بستی)

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (٣٥)

میں سے سمجھ دار لوگوں کے واسطے (عبرت کی) ایک واضح و روشن نشانی باقی رکھی ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

حضرت شعیبؑ کا قصہ

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَٰقَوْمِ

اور (ہم نے) مدین کے رہنے والوں کے پاس ان کے بھائی شعیبؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے

اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

(اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کی اُمید رکھو اور روئے زمین

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٣٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ

میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ تو ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا پس زلزلہ (بھونچال) نے انہیں

الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَ

لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے اور قوم عاد

عَادًا وَثَمُودَا۟ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَٰكِنِهِمْ

اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (اے اہل مکہ) تم کو ان کے (اجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے)

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ

معلوم ہو چکے اور شیطان نے ان کی نظر میں ان کے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور انہیں (سیدھی) راہ

عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَٰرُونَ

(چلنے) سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور (ہم ہی نے) قارون

وَفِرْعَوْنَ وَهَٰمَٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسَىٰ

اور فرعون و ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا) حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ واضح و روشن

بِالْبَيِّنَٰتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا

معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں سرکشی کرتے پھرے اور وہ ہم سے (نکل کر)

سَٰبِقِينَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنۢبِهِۦ ۖ فَمِنْهُم

کہیں آگے نہ بڑھ سکے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہ کی سزا میں لے ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے بعض کو

مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ

وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ایک

ل

ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ عذاب نے ان کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ٹل جاتے جو جس حالی میں جہاں تھا، مر کر رہ گیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ

سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔

الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ

اور بعض ان میں سے وہ تھے جنھیں ہم نے ڈبا مارا اور یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر

لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾

ظلم کیا ہو۔ بلکہ (سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ خود خدا کی نافرمانی کر کے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثل اس مکڑی کی سی ہے،

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ

جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمام گھروں

الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾

سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے ہوں۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ

خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے اور وہ تو

شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ

(سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے)

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا

کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو تو بس علماء ہی سمجھتے ہیں۔

الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا۔ اس میں شک نہیں کہ

ع ۱۶ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

اس میں ایمان داروں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے۔

وقف لازم

ف۱ اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرے اور ناراضی سے پرہیز کرے، مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آلِ محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہل بیت ؑ کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ

(اے رسولؐ) جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس کی تلاوت کرو اور پابندی سے نماز پڑھو.

الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ

بے شک نماز بیحیائی اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے لہ اور خدا کی یاد یقینی بڑا

وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا

مرتبہ رکھتی ہے ۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے ۔ اور (اے ایماندارو)

تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا

اہل کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں سے جن

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا

لوگوں نے تم پر ظلم کیا (ان کے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہدو جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو

وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

کتاب تم پر نازل ہوئی ہے ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ

ہیں۔ اور (اے رسولؐ جس طرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسی طرح ہم نے تمہارے پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہمنے

الْکِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ۚ وَمِنْ ھٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ ؕ

(پہلے) کتاب عطا کی ہے وہ اسپر بھی ایمان رکھتے ہیں ۔ اور ان (عربوں) میں سے بعض وہ ہیں جو اسپر ایمان رکھتے ہیں۔ اور

وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْکٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا

ہماری آیتوں کے تو بس پکے کافر ہی منکر ہیں ۔ اور (اے رسولؐ) قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب

مِنْ قَبْلِہٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّہٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا

ہی پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ

ضرور (تمہاری نبوت میں) شک کرتے ۔ مگر جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے انکے

لہ لوگوں نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں بعض کا خیال ہے کہ جبتک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے بُرے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہ معقول نہیں کیونکہ یہ تو ہر کام میں حاصل ہے نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے اور اہلبیتؑ کے اقوال پر نظر ڈالنے سے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے جو خدا کو پسند آجائے اور بہ مفاد انما یتقبل اللہ من المتقین خدا کو جبھی پسند آتی ہے کہ اتقا کا درجہ حاصل ہو جائے اور جب اتقا کا درجہ حاصل ہوا تو برے کام ہی کیوں کرنے لگا اگرچہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص معمولی طریقہ سے بھی نماز پڑھتا ہو وہ بھی شرماشرمی خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ برے کاموں سے ضرور بچتا ہے ۔ واللہ اعلم ۱۲

۲ۓ بعض احادیث میں آیات کے اصلی معنی نشانی مراد لیئے گئے ہیں ۔ اور خدا کی نشانیاں انبیأ یا آئمہ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے ۱۲

۳ۓ اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں ۔ مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سے آئمہ معصومینؑ مراد ہیں اور انصاف و دیانت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کس کو علم عطا ہوا ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا

دل میں یہ (قرآن) واضح و روشن آیتیں ہیں اور مہر کشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ

انکار نہیں کرتا۔ اور (کفار عرب) کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ

کیوں نہیں نازل ہوتے (اے رسول) کہدو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں۔ اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے)

مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

ڈرانیوالا ہوں۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں لہ کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ

اس میں شک نہیں کہ ایماندار لوگوں کے لیئے اس میں (خدا کی) مہربانی اور (اچھی خاصی)

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

نصیحت ہے۔ تم کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو

يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سارے آسمان و زمین کی چیزوں کو جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور

بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

خدا سے انکار کیا وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔ اور (اے رسول) تم سے

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ

لوگ عذاب کے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہیں اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتا تو یقیناً انکے پاس اب تک

الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

عذاب آجاتا۔ اور (آخر ایک دن) انپر اچانک ضرور آپڑے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ تم سے عذاب

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہے گی (کہ وہ رک نہ سکیں گے)

لہ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسول کو عطا فرمایا ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمائش کے مطابق معجزہ آتا تو پھر دنیا ہی کا وارا نیارا تھا۔ کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ واقع ہوئی ہے کہ جب فرمائشی معجزہ کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے اور قرآن تو ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبی کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پائندہ ۱۲

قرآن کی حقیقت

ع ۵ / ۱

نبوت میں خدا کی گواہی کافی ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

جس دن عذاب ان کے سر کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ان کو ڈھانکے ہو گا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ

اور خدا ان سے فرمائے گا کہ جو جو کارستانیاں تم (دنیا میں) کرتے تھے اب ان کا مزہ چکھو۔ اے میرے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ایماندار بندو میری زمین تو یقیناً کشادہ ہے تو تم میری ہی عبادت کرو۔ ہر شخص (ایک نہ ایک

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جن

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ

لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے

الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) چلن والوں کی بھی کیا خوب

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

کھری مزدوری ہے جنہوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسا

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

رکھتے ہیں۔ اور زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَ

لادے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

کو کام میں لگایا تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں۔

منزل ۵

ؔ یہ ان مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے اور وہ لوگ انکو خدا کی عبادت سے مانع ہوتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف نہ کرو یہ سب اسی کے ہاتھ میں ہے جسکو چاہے جتنا دے اور جبتک چاہے باقی رکھے۔ ملکِ خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ ۱۲

ؔ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی روزی (دوسرے دن کے لیئے) اٹھا نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے۔ یہ خاصہ تو صرف تین حیوانوں کا ہے۔ آدمی، چوہا، چیونٹی۔ باقی کل حیوانات اس سے بری ہیں۔ اسی بنا پر عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسولؐ کے ساتھ تھا نخلستان میں گیا تو آپ نے خرمے نوش کیئے اور فرمایا یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔ حالانکہ اگر میں چاہتا تو خدا مجھے ملک کسریٰ عطا فرماتا۔ اے ابن عمر تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب تو ایسے لوگوں کے ہمراہ ہو گا جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع کر رکھیں گے یہ ان کے یقین کی کمزوری کا باعث ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں وہاں سے سرکا نہ تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے ۔ اس میں شک

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے ۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم اس سے پوچھو کہ کس نے آسمان

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ

سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کیا

مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو الحمد للہ ۔ مگر ان میں سے بہتیرے (اتنا بھی)

يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ

نہیں سمجھتے ۔ اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں ۔ اور اگر یہ لوگ

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت کا گھر ہے (باقی لغو)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اسی کی عبادت کرنے والے بن کر خدا سے دعا کرتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

پھر جب انہیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے انہیں عطا

اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

کی ہیں انکا انکار کر بیٹھیں اور تاکہ (دنیا میں) خوب چین کر لیں ۔ تو عنقریب ہی (اسکا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائے گا ۔ کیا ان لوگوں

اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن و اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ ان کے گرد و نواح سے لوگ اچک لے

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

لیئے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ۔

ع ٦

وقف لازم

لہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کے قبل جب عرب میں لوٹ مار نوچ گھسوٹ کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا طوفان امڈا ہوا تھا اس وقت بھی مکہ خانہ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے ۔ اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے ۔

خدا کی قدرت ہیں

حرم امن کی جگہ ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی سچی بات آئے تو جھٹلا دے اس سے بڑھ کر ظالم

لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ

کون ہوگا۔ کیا ان کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ

ع ﴿٦٩﴾

جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی لہ ہدایت کرینگے۔ اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔

سُورَةُ الرُّومِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ ثُمَّ الْعَنْكَبُوتِ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً

سورہ روم ٢ہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ساٹھ آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن

الم۔ (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں رومی (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ لوگ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ

عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آجائیں گے۔ کیونکہ (اس سے)

الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ

پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا کی

الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ

مدد سے خوش ہو جائیں گے۔ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب اور

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ

رحم کرنے والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ مگر

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا

اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت

لہ یعنی اپنی خوشنودی اور مرضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائینگے ۱۲ ٢ہ اس سورۃ میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشینگوئی، اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر نماز پنجگانہ، زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے، خدا کی قدرتیں، اسکا کوئی شریک نہیں خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں، نماز کا حکم، انسانی فطرت، فدک کا قصہ سود کی مذمت بندوں ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب خدا کا وعدہ سچا ہے، نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲ ٣ہ حضرت رسول کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے انکی خیر مناتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح انکی اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سنکر بہت غمگین ہوئے تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتا دیا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی بن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسول نے سنا تو فرمایا مدت اور مقدار بڑھا دو کیونکہ بضع سنین تین برس سے نو برس تک کو کہتے ہیں۔ غرض سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ احد کے وقت رہائی بر (باقی ۹۹)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں ۔ کیا ان لوگوں نے

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے آسمان اور زمین کو اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ

جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں بس بالکل ٹھیک اور ایک مقرر میعاد کے واسطے پیدا کیا ہے اور

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ

کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار کی بارگاہ کے حضور (قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے ۔ کیا یہ

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ان کا انجام کیسا ہوا حالانکہ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

جو لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے اور جس قدر زمین ان لوگوں نے آباد کی ہے اس سے

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں نے کاشت بھی کی تھی اور اس کو آباد بھی کیا تھا اور ان کے پاس بھی

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ۔ پھر جن لوگوں نے برائی کی تھی ان کا انجام برا ہی ہوا ع

السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع ۴

کیونکہ ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ مسخرا پن کیا کیے ۔ خدا ہی نے مخلوقات

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

کو پہلی بار پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرے گا ۔ پھر تم سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

(بقیہ از صفحہ ۶۴۶) رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکر نے ابی بن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کیے شرط لگانی اس وقت حرام نہیں ہوئی تھی ۔ یہ قطعی پیشینگوئی قرآن کے کتاب خدا ہونے کی قطعی دلیل ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُن
اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ ناامید ہوکر رہ جائیں گے۔ اور ان کے (بنائے
لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ
ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے
كَافِرِينَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾
انکار کر جائیں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (مومنوں سے) کفار جدا ہو جائیں گے۔ پھر
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي
جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے تو وہ باغ بہشت میں نہال
رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
کر دیئے جائیں گے۔ مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں اور
بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ
آخرت کی حضوری کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کیئے جائیں گے۔
مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
پھر جس وقت تم لوگوں کی شام ہو اور جس وقت تمہاری صبح ہو خدا کی پاکیزگی
تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
ظاہر کرو۔ اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر کو اور جس وقت
وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
تم لوگوں کی دوپہر ہو جاوے وہی قابل تعریف ہے۔ وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ
اور وہی مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے اور زمین کو مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد)
ع ۲ ۵ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ
کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم لوگ بھی (مرنے کے بعد) نکالے جاؤ گے۔ اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں

قیامت کا ذکر

ف حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنجگانہ بھی مراد لے سکتے ہیں۔ اس بنا پر تمسون سے نماز مغرب و عشا مراد ہوگی اور تصبحون سے نماز صبح اور عشیا سے عصر اور تظہرون سے نماز ظہر ۱۲ کذا جس طرح نطفہ انسان سے اور نطفہ سے انسان ۱۲

نماز پنجگانہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم آدمی بن کر زمین پر چلنے پھرنے لگے ۔ اور

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں ایک یہ (بھی) ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری ہی جنس کی

لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ رہ کر چین کرو اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور الفت پیدا کر دی ۔ اس میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ

شک نہیں کہ اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں ۔ اور اس (کی

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ

قدرت) کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف

اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

بھی ہے ۔ یقیناً اس میں واقف کاروں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں ۔

لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اور رات اور دن کو تمہارا سونا اور اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرنا

اِبْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں سے ہے ۔ بیشک جو لوگ سنتے ہیں ان کیلئے اس میں (قدرت خدا کی)

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

بہت سی نشانیاں ہیں ۔ اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تم کو ڈرانے

طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ

اور امید دلانے کے واسطے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعے سے

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد آباد کرتا ہے بیشک عقلمندوں کے واسطے اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں

لہ

سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ خدا کی شان کہاں کی عورت کہاں کا مرد ۔ اور پھر دونوں کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ، اعزا و اقربا سب ایک طرف اور وہ ایک طرف

۱۲ ۱۲ ۱۲

کہ

بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے، اور امید کی بھی ۔ کیونکہ جہاں گرتی ہے جلا کر خاک کر دیتی ہے اور جب چمکتی ہے، پانی برسنے کی امید رہتی ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲

زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ

سی دلیلیں ہیں اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے قائم ہیں

نفخۂ ثانیہ

اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۲۵

پھر (مرنیکے بعد) جس وقت تم کو ایک بار بلائے گا تو تم سب کے سب زمین سے (زندہ ہو ہو کر) نکل پڑو گے۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۲۶

اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔ اور وہ

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ

ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کرے گا۔

عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اور یہ اسپر بہت آسان ہے۔ اور سارے آسمان و زمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے۔ اور

ع ۳ ۸ ۶

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۲۷ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ

وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ایک ہی مثل بیان کی

لہ

مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمہارے غلام۔ وہ تم سے کم صرف اس بات میں ہیں کہ تم نے ان کو مول لیا ہے ورنہ ان میں تم میں کوئی فرق نہیں۔ مگر باوجود اس کے تم ان کو نہ اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو۔ ۱۲

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا

ہے ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی) تمہارا شریک ہے کہ

رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ

(وہ اور) تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی لہ خوف رکھتے ہو جتنا تمہیں اپنے لوگوں کا (حق

اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۲۸

حصہ نہ دینے میں) خوف ہوتا ہے۔ پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو

مشرکوں کی تمثیل

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ

تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی (اور خدا کا شریک

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۲۹ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

ٹھہرا دیا) غرض خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور انکا کوئی مددگار (بھی) نہیں۔ تو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ

(اے رسول!) تم باطل سے کترا کے اپنا رخ دین کی طرف کیئے رہو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا یہی مضبوط اور بالکل سیدھا دین ہے مگر بہت سے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ۤۙ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا

لوگ نہیں جانتے ہیں اسی کی طرف رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو اور

الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱ۙ مِنَ الَّذِيْنَ

پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے (اصلی) دین میں

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

تفرقہ پردازی کی اور مختلف فرقے بن گئے۔ جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے اسی میں[1]

فَرِحُوْنَ ۝۳۲ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

نہال نہال ہے۔ اور جب لوگوں کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے پروردگار کو

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

پکارنے لگتے ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو انہی میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ

شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انہیں دی ہے اسکی ناشکری کریں۔ خیر (دنیا میں چند روز) چین کر لو

تَعْلَمُوْنَ ۝۳۴ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا

پھر تو بہت جلد (اپنے کیئے کا مزا) تمہیں معلوم ہی ہوگا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو (اسکے حق ہونے)

بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

کو بیان کرتی ہے جس سے (یہ لوگ خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں (ہرگز نہیں)۔ اور جب ہم نے لوگوں کو اپنی رحمت کی

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶

لذت چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے اور جب انہیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت کوئی مصیبت پہنچی تو

خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں

[1] یہ انسانی فطرت کا مقتضا اور بیان واقعہ اور اس قدر سچائی میں ڈوبا ہوا ہے کہ اب عرب کی بلکہ ہمارے ملک کی بھی مثل ہو گئی ہے اور ہر کہ ومہ کی زبان پر جاری ہے ایسے ہی اصول مسلمہ اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لیئے زیبا ہیں۔ ۱۲

نماز کا حکم

انسانی فطرت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط

یکبارگی مایوس ہوکر بیٹھ رہتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا ہی جس کی روزی چاہتا ہی کشادہ کر دیتا ہی

إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

اور جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

تو (اے رسول) اپنے) قرابتدار (فاطمہ زہرا) کا حق (فدک) دیدو اور محتاج پردیسی کا (بھی)۔ جو لوگ خدا کی خوشنودی کے

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ

خواہاں ہیں انکے حق میں سب سے یہی بہتر ہے۔ اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔ اور تم لوگ جو

اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا

سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (ودولت) میں ترقی ہو تو یاد رہے کہ ایسا مال) خدا کے ہاں پھولتا پھلتا نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ ج وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ

اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادہ سے زکوٰۃ دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ (خدا کی بارگاہ سے) دونا دون لینے

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ

والے ہیں۔ خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر اسی نے روزی دی پھر وہی تم کو

رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

مار ڈالے گا پھر وہی تمکو دوبارہ) زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے (بنائے ہوئے خداؤں کے) شریکوں میں سے

يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے جسے یہ لوگ (اس کا) شریک بناتے ہیں وہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

اس سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد

أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

پھیل گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزا چکھا دے تاکہ یہ لوگ (اب بھی)

منزل ۵

۱ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جس میں خیبر کا ایک مضبوط اور اعلیٰ درجہ کا قلعہ بھی تھا یہودی اس میں آباد تھے جب خیبر کا قموص قلعہ فتح ہوگیا اور حضرت رسول مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیرؑ کو فدک والوں کے پاس بھیجا اور نیچ بیچ سمجھا دیا۔ غرض آپ گئے اور یہودیوں سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ باغات کا حضرت رسولؐ کی ملک قرار پائے اور زمین میں نصف ان کا اور نصف حضرت رسولؐ کا اسی نصف زمین کی قیمت باغات کے علاوہ جب خلیفہ دوم کے زمانہ میں یہودی جلاوطن ہوئے تھے تو بیت المال سے پانچہزار درہم ادا کی گئی تھی غرض جب یہ صلح مکمل ہو چکی تو حضرت جبرئیلؑ یہ آیت (اپنے قرابت دار کا حق دے دو) لے کر نازل ہوئے۔ آپ نے پوچھا وہ قرابتدار کون ہے اور اس کا حق کیا ہے حکم ہوا فدک کے باغات اور جو چیزیں خدا و رسولؐ کی ملک ہیں فاطمہؑ کو دے دو آپ نے فوراً حضرت فاطمہ کو بلا کر ایک دستاویز لکھ کر دے دی۔ یہ وہی وثیقہ تھا جو جناب فاطمہؑ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ یہ رسول اللہ کا نوشتہ ہے جو حضرتؐ نے میرے اور حسنؑ و حسینؑ کے واسطے لکھ کر دیا تھا۔ دیکھو تاریخ روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۳۷ سطر ۲ تا ۱ مطبوعہ نولکشور ۱۲

۲ اس سے معلوم ہوا کہ خالصاً لوجہ اللہ دینا ثواب کا باعث ہے ورنہ نوتہ سلامی بھاجی یا دکھاوے کی تیرا اس لیے علیحدہ شے ہے اور ہرگز اس میں ثواب کی امید نہ رکھنی چاہیئے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

باز آئیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ جو لوگ اس کے قبل گزر گئے ان

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

کے افعال) کا انجام کیا ہوا ان میں سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں۔ تو (اے رسول) تم اس

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ

دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہیگا اور کوئی اسے روک نہیں سکتا اپنا رخ مضبوط اور

لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ

سیدھے) دین کی طرف کیئے رہو اس دن لوگ (پریشان ہو کر) الگ الگ ہو جائیں گے۔ جو کافر بن بیٹھا

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

اس پر اس کے کفر کا وبال ہے۔ اور جنہوں نے اچھے کام کیئے وہ اپنے ہی لیئے آسائش کا سامان کر رہے ہیں تاکہ

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیئے ان کو خدا اپنے فضل (و کرم) سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

اچھی جزا عطا کرے گا۔ وہ یقیناً کفار سے الفت نہیں رکھتا۔ اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے

يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ

ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کیواسطے (قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رحمت کی لذت چکھائے اور

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اسلیئے بھی کہ اسکی بدولت کشتیاں اسکے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ تم اسکے فضل (و کرم) سے (اپنی روزی کی) تلاش کرو اور اسلیئے بھی

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ

تاکہ تم شکر کرو۔ اور (اے رسول) ہمنے تم سے پہلے اور بھی بہت سے پیغمبر انکی قوموں کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا

معجزے لے کر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو ان مجرموں سے ہمنے (خوب) بدلہ لیا اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا

له

یہ ایک معمولی بات ہے کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے۔ اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے۔ اسی بنا پر ہوا کی نسبت خوشخبری دینے کو فرمایا ۔۱۲

بندوں پر خدا کے احسانات اور اس کی قدرت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

نصر المؤمنين ﴿٤٧﴾ الله الذي يرسل الريح فتثير

ہی ۔ خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اڑائے اڑائے

سحابا فيبسطه في السماء كيف يشاء ويجعله كسفا

پھرتی ہیں پھر وہی خدا بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی) اس کو

فترى الودق يخرج من خلله فاذا اصاب به من

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بوندیاں اسکے درمیان سے نکل پڑتی ہیں۔ پھر جب خدا انہیں اپنے بندوں

يشاء من عباده اذا هم يستبشرون ﴿٤٨﴾ وان كانوا

میں سے جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ ان پر (باران رحمت

من قبل ان ينزل عليهم من قبله لمبلسين ﴿٤٩﴾ فانظر

نازل ہونے سے پہلے (بارش سے) شروع ہی سے بالکل مایوس (اور مجبور) تھے۔ غرض خدا کی رحمت کے

الى اثر رحمت الله كيف يحي الارض بعد موتها ان

آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی ہونے کے بعد آباد کرتا ہے۔ بے شک یقینی

ذلك لمحي الموتى وهو على كل شيء قدير ﴿٥٠﴾ ولئن

وہی مردوں کا زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر ہم (کھیتی کی نقصان دہ)

ارسلنا ريحا فراوه مصفرا لظلوا من بعده يكفرون ﴿٥١﴾

ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے) زرد (پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ اس کے بعد (فوراً) ناشکری

فانك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعاء

کرنے لگیں۔ (اے رسول) تم تو (اپنی) آواز نہ مردوں ہی کو سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہو (خصوصاً)

اذا ولوا مدبرين ﴿٥٢﴾ وما انت بهد العمي عن

جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں۔ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (پھیر کر) راہ پر لا سکتے ہو۔ تم

ضللتهم ان تسمع الا من يؤمن بايتنا فهم

تو بس انہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں۔ پھر یہی لوگ اسلام

ع

یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اُگے تو مردہ ہے۔ اور جب جوتی بوئی گئی اور اس میں نباتات نکلے اور لگے لہلہانے کے ملنے تو زمین زندہ ہوگئی۔ جل الخالق سبحانہ و تعالیٰ عما یصفون ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ

لانیوالے ہیں۔ خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک (نہایت) کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا پھر اسی نے (رحم میں) بچپنے کی

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ

کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی پھر اسی نے (رحم میں جوانی کی) قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کردیا

قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَیْبَةً ۭ یَخْلُقُ مَا یَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور وہی بڑا واقف کار اور (ہر چیز پر) قابو رکھتا ہے۔ اور

الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵

جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی بھر سے زیادہ

مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ

نہیں ٹھہرے یوں ہی لوگ (دنیا میں بھی) افتراء پرداز یاں کرتے رہے۔ اور جن لوگوں کو

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ

(خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دیں گے کہ (ہا ئیں) تم تو خدا کی کتاب کے

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ

مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے پھر یہ تو قیامت ہی کا دن ہے مگر تم لوگ تو اس کا

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

یقین ہی نہ رکھتے تھے۔ تو اس دن سرکش لوگوں کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے گی، اور

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

نہ ان کی شنوائی ہوگی۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ

طرح کی مثل بیان کردی۔ اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی یقیناً

لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

کفار یہی بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے دغاباز ہو۔ جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں رکھتے ان کے

ع ۵ ۵ ع ۳ ۲ — قرء حفص بضم الضاد وفتحها فی الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب

ك دنیا کے قیام کو گھڑی بھر اس وجہ سے کہیں گے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بری، ہمیشہ اور باقی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی گھڑی بھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لا

۶ ع ۷ ۹ اس سورۃ میں قرآن کی فضیلت، حضرت لقمانؑ کا ذکر، ان کے نصائح، والدین کی تعظیم، نماز و صبر کا حکم، غرور کی مذمت، خدا کی باتوں کی حد نہیں، خدا کی قدرت، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

لے نضر بن حارث تجارت کے لیے شام گیا اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے خرید لایا۔ اور لوگوں کو سنا کر کہتا کہ اگر محمدؐ عاد و ثمود و ملک سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں۔ اور اس کی باتوں میں بعض لوگ آ جاتے۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بعض مفسرین نے لَهْوَ الْحَدِيْث گانا بجانا مراد لیا ہے۔ اور اس آیت کا نزول ان لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو تازہ مسلمانوں کو دین اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور ان کے گانے بجانے اور بے ہودہ افعال پر فریفتہ کر کے اسلام سے روکتے تھے

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۹ فَاصْبِرْ

دلوں پہ (نظر کر کے) خدا یوں تصدیق کرتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے)۔ تو (اے رسولؐ) تم صبر کرو بیشک خدا ع

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝۶۰

کا وعدہ سچا ہے اور (کہیں) ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (بہکا کر) خفیف کر دیں۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ الْاٰيَتَيْنِ فَبِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ التّٰى وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ وَاٰيَةً

سورۂ لقمان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝۲ هُدًى وَّرَحْمَةً

الٓمّٓ۔ یہ (سورۃ) حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سر تا پا) ان لوگوں کے لیے

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝۳ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

ہدایت و رحمت ہے جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر عامل

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ

ہیں اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔ اور لوگوں میں

النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ

بعض (نضر بن الحرث) ایسا ہے جو بے ہودہ قصے (کہانیاں) خریدتا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ

(لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے اور آیات خدا سے مسخرا پن کرے۔ ایسے ہی لوگوں

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى

کے لیے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو شیخی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا

کے مارے منہ پھیر کر (اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے دونوں کانوں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

میں ٹھیٹھی ہے تو (اے رسولؐ) تم اس کو دردناک عذاب کی (آمد سے) خوشخبری دے دو۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ

کام کیئے ان کے لیئے نعمت کے (ہرے بھرے بہشتی) باغ ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ ہے

اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

اور وہ (تو سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ تم انہیں دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

آسمانوں کو بنا ڈالا اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑ (دن) کے لنگر ڈال دیئے کہ (مبادا) تمہیں لے کر

بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ

کسی طرف جنبش کرے اور اسی نے ہر طرح چل پھر کرنے والے (جانور) زمین میں پھیلائے اور ہم نے آسمان

مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ

سے پانی برسایا اور (اس کے ذریعہ سے) زمین میں ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کیئے۔ (اے رسولؐ ان سے

اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ

کہدو کہ) یہ تو خدا کی خلقت ہے پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (معبود) خدا کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں انہوں نے

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ

کیا پیدا کیا بلکہ سرکش لوگ (کفار) صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور

الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

حکم دیا تھا کہ) تم خدا کا شکر کرو۔ اور جو خدا کا شکر کرے گا وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لیئے شکر کرتا

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾ وَاِذْ

کرتا ہے۔ اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑا کیونکہ) خدا تو (بہرحال) بے پروا (اور) قابل حمد و ثنا ہے۔

منزل ۵

ل حضرت لقمانؑ بن باعور حضرت ابراہیمؑ کے بھائی ناخور ابن تارخ کے پوتے تھے اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے حضرت داؤدؑ کے زمانے سے حضرت یونسؑ کے زمانہ تک ایک ہزار برس تک زندہ رہے پہلے یہ بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ خدا کے مطیع دوست نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے۔ اکثر چپ رہا کرتے اور زیادہ غور و فکر کرتے اور بہت تیز نظر تھے نہ دن کو کبھی سوتے تھے اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے آپکو کسی نے نہ پیشاب پاخانے جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور نہ کسی چیز سے کھیلتے۔ گناہ کے خوف سے کبھی منسے نہیں۔ نہ کسی پر غصہ کیا اور نہ کسی سے مذاق۔ نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوئے نہ تلف ہونے سے غمگین۔ بہت سے نکاح کیئے اور بہت سی اولادیں بھی ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر روئے نہیں۔ اگر کہیں جھگڑا ہوا تو صلح کرا دیتے۔ اچھی بات سنتے تو اس کی تفسیر اور کہنے والے کو پوچھتے فقہاء حکماء کی ہم نشینی اور حکام کے حال کی تفتیش ان کی عادت تھی۔ غرض انہی باتوں کی وجہ سے خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی ایک دن دوپہر کو قیلولہ کے واسطے لیٹے تھے کہ کچھ فرشتے آپکے پاس آئے اور پکار کر کہا (مگر آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں) کہ اے لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین میں بادشاہ اور خلیفہ بنائے

ع ۱۱
۱۰

آپ نے فرمایا اگر خدا نے مجھے حکم دیا ہی اور اس کو یہی منظور ہے، تو مجھے عذر نہیں بسر و چشم قبول اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ نہایت سخت امر ہے اور میں اس بار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی کہ آپکا سینہ علم و حکمت سے مملو ہو گیا۔ آپ جس راہ سے گزرتے بوٹیاں وغیرہ خود پکار کر کہتیں کہ مجھ میں یہ فائدہ ہے یہ نقصان ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمانؒ نے اپنے بیٹے سے اسکی نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹا! (خبردار کبھی کسی کو) خدا کا

بِاللّٰهِ ۗ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

شریک نہ بنانا (کیونکہ) شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے (جس کی بخشش نہیں)۔ اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں نے

بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ

دکھ پر دکھ سہہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جا کے) اس کی دودھ بڑھائی کی (اپنے اور) اس کے

فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ[1] ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی۔ اور آخر سب کو میری طرف لوٹ کر

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

جانا ہے اور اگر تیرے ماں باپ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جس کا تجھے

عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫

کچھ علم بھی نہیں تو تو (اس میں) ان کی طاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہنچا) اور دنیا کے کاموں میں انکا اچھی طرح ساتھ

وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

دے اور ان لوگوں کے طریقہ پر چل جو (ہر بات میں) میری (ہی) طرف رجوع کرے پھر (تو آخر) تم سبکی رجوع میری ہی طرف

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ

ہے تب (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اس وقت اس کا انجام) بتادوں گا۔ اے بیٹا اس میں شک نہیں کہ وہ

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ

عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا

فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۗ اِنَّ

زمین میں (چھپا ہوا) ہو تو بھی خدا اسے (قیامت کے دن) حاضر کر دے گا۔ بے شک خدا بڑا

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

باریک بین واقف کار ہے۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا کام

ف ۱

النصف

اپنے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکریہ کا ذکر بھی اس وجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنیکے واسطے ہیں۔ اور پھر چونکہ ماں کے حقوق اس کی زیادہ زحمتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اس وجہ سے اس کا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم رکھے ۱۲

ف ۲ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگر چہ ناحق پر ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیئے اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ اہل و مال کے ترک کا حکم کریں تو چھوڑ دینا چاہیئے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا

کرنے کو کہو اور بُرے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر

اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ

صبر کرو۔ (کیونکہ) بے شک یہ (بڑی) ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں کے سامنے (غرور سے)

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنا منہ نہ پھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور اترانے والے

لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ

کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو اور (دوسرے

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

سے بولتے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو۔ کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بری آواز (چیخنے کی وجہ سے)

الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ

گدھوں کی ہے۔ کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعْمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

(غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی[۲] نعمتیں پوری کر

بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ

دیں اور بعض لوگ (نضر بن حارث وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں (حالانکہ انکے

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

پاس) نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے

مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو (چھوٹتے ہی) کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے

اَوَلَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾

اپنے باپ دادا کو پایا بھلا اگرچہ شیطان انکے باپ داداؤں کو جہنم کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (تو بھی انہی کی پیروی کریں گے)

---

[۱] کیونکہ اگرچہ چاند سورج کے نکلنے، دن رات کے بدلنے، چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے مگر چونکہ یہ سب سامان انسان کے لیئے ہیں اس وجہ سے یہ فرمایا۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ؛ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ؛ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ؛ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۱۲

[۲] ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شدید اختلاف ہے۔ [۱] محسوسہ اور غیر محسوسہ، [۲] رسولؐ کی نصرت اعضاء اور دل سے [۳] اسلام اور بُرے کاموں کا اخفا [۴] اعضا اور عقل [۵] شرع اور شفاعت [۶] دنیا اور آخرت [۷] خوبصورتی اور خدا کی معرفت [۸] قرآن اور اس کی تاویل [۹] قرآن کے ظاہری معنی اور نظری [۱۰] ظاہر و باطن کی صفائی [۱۱] زبان اور دل سے خدا کا ذکر [۱۲] رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ سے دوستی [۱۳] امام ظاہر و غائب اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں۔ اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اور جو شخص خدا کے آگے اپنا سر لے (تسلیم) خم کر دے اور وہ نیکوکار (بھی) ہو تو بیشک

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۲۲ وَمَنْ

اس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی۔ اور (آخر تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی کی طرف ہے۔ اور (اے

كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا

رسول) جو کافر بن بیٹھے تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں۔ ان سب کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ ان

عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۲۳ نُمَتِّعُهُمْ

لوگوں نے کیا ہے (اس کا نتیجہ) ہم بتا دیں گے۔ بیشک خدا دلوں کے رازسے (بھی) خوب واقف ہے۔ ہم انہیں چند

قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۲۴ وَلَىِٕنْ

روز (ولی تک) چین کرنے دیں گے پھر انہیں مجبور کر کے سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے۔ اور (اے رسول) تم اگر ان سے

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

پوچھو کہ سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے (اے رسول) اس پر

اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۲۵ لِلّٰهِ مَا فِي

تم کہہ دو الحمد للہ۔ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں۔ جو کچھ سارے آسمان و

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۲۶

زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے۔ بیشک خدا (ہر چیز سے) بے پروا (اور بہر حال) قابل حمد و ثنا ہے۔

وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ

اور جتنے درخت زمین میں ہیں سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی بنیں، اور

يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

اس کے (ختم ہونے کے) بعد (اور) سات سمندر (سیاہی ہو جائیں اور خدا کا علم اور اس کی باتیں لکھی جائیں) تو بھی

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۷ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

خدا کی ۲ باتیں ختم نہ ہوں گی۔ بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) دانا بینا ہے۔ تم سب کا پیدا کرنا اور پھر (مرنے کے بعد) جلا

ف ۱
وجہ کے معنی منہ کے ہیں
مگر ہمارے محاورہ میں
فرمانبرداری کے ظاہر کرنے
کو سر جھکانا بولتے ہیں،
اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا
گیا۔۱۲ ف ۲ خدا کی باتوں
سے اس کا علم یا قدرت
یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں
یہ تو میرا خیال ہے مگر سچ
تو یوں ہے کہ اس کی باتیں
کچھ وہی خوب جانتا ہے
کہ کیا ہیں اور اس وجہ
سے آئمہ کی تفسیر کچھ اور
کہتی ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ

اٹھانا ایک شخص کے (پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کے) برابر ہے بیشک خدا (تم سب کی) سنتا اور (سب کچھ) دیکھتا ہے

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور دن

فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى

کو (بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو (کو گویا) تمہارا تابع بنا دیا ہے

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ

کہ ایک مقرر میعاد تک (یوں ہی) چلتا رہے گا اور کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ (جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

یہ (سب باتیں) اس سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقینی برحق (معبود) ہے اور اس کے سوا جس کو لوگ پکارتے ہیں یقینی بالکل

الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ ع ۳ ۱۲

باطل اور اس میں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبہ والا ہے۔ کیا تو نے اس پہ بھی غور نہیں کیا کہ خدا ہی

الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ

کے فضل سے کشتی دریا میں بہتی چلتی رہتی ہے تاکہ (لکڑی میں یہ قوت دیکر) تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی)

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا

بعض نشانیاں دکھا دے بیشک اس میں بھی تمام صبر و شکر کرنیوالے (بندوں) کیلئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں

غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

ہیں۔ اور جب انہیں موج (اونچی ہو کر) سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے تو نرا کھرا اسی کا عقیدہ رکھ کر خدا

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب خدا ان کو نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو کچھ دہ اعتدال پر

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

رہتے ہیں (اور بعض پکے کافر) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور ناشکرے ہی لوگ کرتے ہیں۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْا۟ يَوْمًا لَّا

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے

يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن

کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ خدا کا (قیامت کا) وعدہ

وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

بالکل پکا ہے تو نہیں، تم لوگوں کو دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے میں نہ

ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ﴿٣٣﴾

ڈالے اور کہیں تمہیں فریب دینے والا (شیطان) کچھ فریب نہ دے۔ بے شک خدا ہی کے پاس

إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ

قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا ہے۔ اور جو کچھ

وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ

عورتوں کے پیٹ میں (نر یا مادہ) ہے جانتا ہے۔ اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود

مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ

کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا (گڑے گا)

أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ﴿٣٤﴾ ع

بے شک خدا (سب باتوں سے) آگاہ (اور) خبردار ہے۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ قَبْلَ الْاثْنَتِ آيَاتٍ فِي قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا الطُّولَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ سجدہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان (اور) نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ

الٓمٓ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ کیا یہ

---

۱ اس کے فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی امید پر گناہ کرنے پر دلیر ہو جاؤ اور توبہ کے بھروسے گناہ کرنے لگو اور پھر زندگی کی موہوم امید پر توبہ بھی فوراً نہ کرو۔ اور اس کا فریب ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ بہ قولِ جناب امیرؑ ہے آدمی کے تین دن ہیں کل تو گزر گیا وہ تو نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آسکتا اور کل جو آئے گا اس کے ملنے کا یقین نہیں کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے اب تیسرا دن آج کا ہے اسی میں جو ہو سکے اور جو چاہے کرے ۱۲

۲ قیامت کب ہوگی، مینہ کب برسے گا، بچہ نر ہوگا یا مادہ، انسان کل کیا کریگا اور وہ کہاں مریگا۔ ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور انبیاؑ یا ائمہؑ اسی کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کی طرف اشارہ عندہ مفاتیح الغیب سے ہے ۱۲

۳ اس سورۃ میں خدا نے قرآن کی حقیقت، آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت، انسان کی پیدائش، قیامت کا ذکر اور کفار کی مذمت، مومنین کے صفات، ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے، بنی اسرائیل کی طرح اس اُمت کے ائمہ ہیں، خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں سجدہ واجب ہے ۱۲

۴ اسی سے دنیاوی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام یا پروانوں کے سرے پر باجلاس یا بحکم فلاں لکھا کرتے ہیں اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے یعنی بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ

لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ اس کو اس شخص (رسولؐ) نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں یہ بالکل تمہارے

قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانیوالا

يَهْتَدُونَ ③ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہ پر آئیں۔ خدا ہی تو ہے جس نے سارے آسمان اور زمین اور جتنی چیزیں ان دونوں کے

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیں پھر عرش کے بنانے پر آمادہ ہوا۔ اس کے سوا

عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا

نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ کوئی سفارشی۔ تو کیا تم (اس سے بھی) نصیحت و عبرت

شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ④ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ

حاصل نہیں کرتے۔ آسمان سے زمین تک کے ہر امر کا وہی مدبر (و منتظم)[ل]

إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ

ہے پھر یہ بندوبست اس دن جس کی مقدار تمہارے شمار سے ہزار برس

مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ⑤ ذَٰلِكَ عَالِمُ

ہوگی اسی کی بارگاہ میں پیش ہوگا۔ وہی (مدبر) پوشیدہ اور ظاہر کا

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ⑥ الَّذِي أَحْسَنَ

جاننے والا (سب پر) غالب مہربان ہے وہ (قادر) جس نے جو چیز بنائی (جیسی بنانی چاہیئے تھی)

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ⑦

(ٹھیک) خوب (درست) بنائی اور انسان کی ابتدائی خلقت مٹی سے کی۔ پھر اس

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ⑧

کی نسل (انسانی جسم کے) خلاصہ یعنی (نطفہ سے) ذلیل پانی سے بنائی۔ پھر اس (کے پتلے)

ل ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے (اور اس کے احکام) آسمان سے زمین کی طرف (نازل کرتا ہے) اور دونوں کا مطلب واضح ہے۔ دوسرے ترجمے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ وہ خود لامکانی اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور منتظمین قضا و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا سررشتہ اور دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اور اسی سے مربط اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے برے قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور یوں ہر طرح کا فی الجملہ مطلب ادا ہو جاتا ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں۔ اور چونکہ آمد و رفت میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اس طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں اس مطلب کے فی نفسہ صحیح ہونے میں تو کوئی شک نہیں بلکہ پیش ہونیکے بہت قبل سے جانتا ہے۔ مگر اس مقام پر کچھ پہلا ہی معنی زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم ١٢

آسمان و زمین غرض جو کچھ ان میں ہے چھ دن میں پیدا کیا اسی نے

ہر کام کا مدبر و منتظم خدا ہی ہے

انسان کی خلقت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

کو درست کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تم لوگوں کے (سننے کے) لیئے کان اور دیکھنے

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا

کیلئے) آنکھیں اور (سمجھنے کیلئے) دل بنائے۔ (اس پر بھی) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ

کہ جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئی جنم لیں گے (قیامت سے نہیں) بلکہ یہ لوگ اپنے

بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ

پروردگار کے (سامنے) حضوری ہی سے انکار رکھتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ ملک الموت جو تمہارے

الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع

اوپر تعینات ہے وہی تمہاری روحیں قبض کریگا اسکے بعد تم سب اپنے پروردگار کیطرف لوٹائے جاؤگے۔ اور

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

(اے رسولؐ تم کو بہت افسوس ہوگا) اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ (حساب کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا

سر جھکائے کھڑے ہیں اور (عرض کر رہے ہیں) پروردگارا ہم نے (اچھی طرح) دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمیں (دنیا میں ایک دفعہ)

مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ

پھر لوٹا دے کہ ہم نیک کام کریں۔ اب تو ہم کو (قیامت کا) پورا پورا یقین ہے اور (خدا فرمائے گا کہ) اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی

لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ

میں) ہر شخص کو (مجبور کر کے) راہ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روز ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات

النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ

اور آدمیوں سے بھر دونگا۔ چونکہ تم آج کے دن حضوری کو بھولے بیٹھے تھے تو اب اس کا مزا چکھو ہم نے تم کو قصداً بھلا

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ

دیا ہے اور جیسی جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (انکے بدلے) اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو۔ ہماری آیتوں پر

ف ۱

مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلاف عقل ہے بلکہ اعمال کی جوابدہی اور اپنی کرتوتوں کی سزا سے بھولتے اور اس وجہ سے انکار کر جاتے ہیں ۱۲

ف ۲

خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہاں اس کے معنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں گو جس طرح اردو میں بھی بولنے کا یونہی محاورہ ہے کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گئے حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمہارا لحاظ نہ کیا اسی طرح عرب میں بھی۔ اب اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا اس وجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کر دو کہ ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا ۔ ۱۲

ع ۱۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا

ایمان بس وہی لوگ لاتے ہیں ۱ کہ جس وقت انہیں وہ آیتیں یاد دلائی گئیں تو فوراً

ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ

سجدے میں گر پڑے اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے اور یہ لوگ

لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿١٥﴾ السجدۃ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

تکبر نہیں کرتے۔ (رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿١٦﴾

اور (رحمت کی) اُمید پر اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ عطا کیا ہے انمیں سے (خدا کی راہ میں) خرچ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً

کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی کارگزاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیئے ڈھکی چھپی رکھی ہے۔ اس کو تو

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

کوئی شخص جانتا ہی نہیں۔ تو کیا جو شخص ایماندار ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بدکار ہے

فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

(ہرگز نہیں یہ دونوں) ۲ برابر نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کیئے ان

الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا

کے لیئے تو رہنے (سہنے) کے لیئے بہشت کے باغات ہیں۔ یہ سامان ضیافت ان کارگزاریوں کا بدلہ ہے جو وہ

يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا

(دنیا میں) کر چکے تھے۔ اور جن لوگوں نے بدکاری کی ان کا ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے۔ وہ جب اس میں سے

أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ

نکل جانے کا ارادہ کریں گے تو اسی میں پھر دھکیل دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ

ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾

دوزخ کے جس عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اب اس (کے مزے) کو چکھو۔ اور ہم

منزل ۵

۱ یہ آیت بھی اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سچا مصداق حضرات ائمۂ معصومینؑ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ۱۲

۲ ایک دفعہ ولید بن عقبہ بن معیط حضرت علیؑ کے فضائل و مراتب سے جل کر کہنے لگا: یا علی تم ابھی بچے ہو اور میں جوان ہوں میں تم سے قوت میں زیادہ زبان آوری میں بہتر نیزہ بازی میں تیز اور لشکر میں ثابت قدم ہوں آپ نے اسکے جواب میں فرمایا تیری بھی یہ مجال ہے کہ میرے مقابلہ میں گفتگو کرے اور مجھ پر فخر کرے کہیں مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں خدا نے بھی آپ کی تائید کی اور یہ آیت نازل کی۔ یہ مضمون اہل سنت کے بھی اکثر کتب میں مذکور ہے دیکھو کتاب الاغانی اور واحدی اور اس کو ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے بھی ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے۔ ان ہی حضرت ولید کو حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ایک دن نشہ میں صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھائی تھیں۔ اور پھر ماموموں سے کہا تھا میں اس وقت خوش ہوں۔ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں۔ جب یہ خبر حضرت عثمان تک پہنچی اور لوگوں کی شہادت گزری اور جناب امیر سے مشورہ لیا تو آپ نے اسی کوڑے مارنے کی رائے دی تھی اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علیؑ سے آپ کی خلافت ظاہری کے بعد بھی بیعت نہ کی تھی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ

یقیناً (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے دنیا کے (معمولی) عذاب کا لہ مزا چکھائیں گے جو عنقریب

الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ

ہوگا تاکہ یہ لوگ اب بھی (میری طرف) رجوع کریں۔ اور جس شخص کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی

بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

جائیں اور وہ ان سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ ہم گنہگاروں سے انتقام لیں گے اور

مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا

ضرور لیں گے۔ اور (اے رسول) ہمنے تو موسیٰ کو بھی (آسمانی) کتاب (توریت) عطا کی تھی تو تم بھی اس

تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى

کتاب (قرآن) کے (منجانب اللہ) ملنے سے شک میں نہ پڑے رہو اور ہمنے اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے

لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ

لیئے رہنما قرار دیا تھا۔ اور انہی (بنی اسرائیل) میں سے ہمنے کچھ لوگوں کو چونکہ انہوں نے (مصیبتوں پر) صبر کیا تھا

بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے۔ اور (اس کے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

(اے رسول) اس میں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ (دنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن تمہارا

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

پروردگار قطعی فیصلہ کردے گا۔ کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي

کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چل پھر رہے ہیں۔ بے شک

مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾

اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں۔ کیا ان لوگوں

منزل ٥

لہ اس سے یا تو اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسولؐ کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جنگ بدر مراد ہے جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے یا دنیا کی معمولی مصیبتیں۔ مگر زیادہ قرینہ عذاب رجعت کے مراد ہونے پر ہے واللہ اعلم ١٢

لہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں انکو توریت عطا ہوئی آپکو قرآن۔ ان کو بھی جہاد کا حکم ہوا تھا آپکو بھی انہوں نے خدا سے درخواست کر کے حضرت ہارونؑ کو اپنا وزیر خلیفہ بنایا تھا آپ نے حضرت علیؑ کو انکو فرعون پر فتح ہوئی آپکو کفار قریش وغیرہ پر انکی بیوی صفورا حضرت یوشع بن نون سے لڑیں آپکی بیوی حضرت عائشہ جناب امیرؑ سے۔ انکے بعد انکے بارہ اوصیائے توریت کے مطابق ہدایت کی چنانچہ خدا نے اسے دو طرح ذکر کیا ہے: وقطعناهم اثنتي عشرة اسباطا وبعثنا منهم اثني عشر نقيبا۔ اسیطرح حضرت رسولؐ کیلئے بارہ خلفا اور ائمہ ہیں جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہینگے اسی مطلب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں اس مقام پر لکھتے ہیں: و كذالك لنجعلن الكتاب المنزل اليك هدى ونورا ولنجعلن من امتك ائمة يهدون مثل تلك الهداية۔ اسیطرح ہم تمہاری آسمانی کتاب کو ازسرتاپا ہدایت و نور بنائیں گے اور تمہاری امت سے ویسے ہی آئمہ بنائیں گے جو اسیطرح ہدایت کریں گے ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (افتادہ) زمین کی طرف پانی کو جاری کرتے ہیں پھر اس کے ذریعے سے

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ط أَفَلَا

ہم گھاس پات اگاتے ہیں جسے ان کے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں ۔ تو کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں

يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ

دیکھتے ۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئے گی) تو (آخر) یہ فیصلہ کب

صَادِقِينَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ

ہوگا ۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ فیصلہ کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ کام نہ آئے گا اور

كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَعْرِضْ

نہ ان کو (اس کی) مہلت دی جائے گی ۔ غرض تم ان کی باتوں کا خیال چھوڑ دو اور تم

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ﴿۳۰﴾ ع

منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں۔

سُورَةُ الْأَحْزَابِ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ السَّبْعِينَ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً

سورۃ لہ احزاب مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی تہتر آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ط

اے نبیؐ خدا ہی سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو ۔ اس میں

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ

شک نہیں کہ خدا بڑا واقف کار ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۲﴾

پاس جو وحی کی جاتی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو۔ تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو خدا اس سے یقینی اچھی طرح

لہ اس سورۃ میں حضرت رسولؐ کی فہمائش، ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے نہ بیوی ظہار سے ماں ہوتی ہے اور نہ لے پالک بیٹا ہوتا ہے، مومنین کی جان کے نبی زیادہ حقدار ہیں، ترکہ کے حقدار قرابتدار ہیں، جنگ خندق کا قصہ، بنی قریظہ کی تاراجی ازواج نبی کی طرف خطاب باعتاب، انکو پرہیزگاری نیکوکاری اور گھر میں رہنے وغیرہ کا حکم، اہل بیت کی مدح وثنا، ایمانداروں کے صفات ودرجات، زید اور ان کی بیوی کا قصہ، رسول اللہ کسی مرد کے باپ نہیں، حضرت کی رسالت، خدا اور فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں، رسولؐ کی مدح، طلاق کا حکم، حلال عورتیں اور ان کا حکم ازواج نبی کا حکم، محرم مردوں کا ذکر، رسول اللہ اُن کی آلؑ پر درود وسلام کا حکم، کسی کو اذیت نہ دو، پردہ کا حکم، قیامت کا علم صرف خدا کو ہے، جب کہو تو پکی بات، خدا کی امانت کا بار انسان کے سوا کوئی نہ اٹھا سکا، مومنین کے علاوہ خدا سب کی سزا کرے گا وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔

ع ۳ ۸ ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ

آگاہ ہے۔ اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو۔ اور خدا ہی کارسازی کے لیے کافی ہے۔ خدا نے کسی آدمی کے سینے میں

لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

دو دل نہیں پیدا کیے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور نہ اس نے تمہاری بیویوں کو جن سے تم

الّٰٓــِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ

ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں بنا دی ہیں۔ اور نہ اس نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے

اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ

بنا دیئے۔ یہ تو فقط تمہاری منہ بولی بات (اور تمہاری جمع خرچ) ہے۔ اور (چاہے کسی کو بری لگے یا اچھی) خدا تو سچی

وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ

کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو یہی خدا

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

کے نزدیک بہت ٹھیک ہے۔ ہاں اگر تم لوگ ان کے (اصلی) باپوں کو نہ جانتے ہو تو تمہارے دینی بھائی

فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

اور دوست ہیں (انہیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو)۔ اور ہاں اس میں بھول چوک جاؤ تو البتہ اس کام پر کوئی

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ

الزام نہیں۔ مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو (تو ضرور گناہ ہے) اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

ہے۔ نبی تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق رکھتے ہیں (کیونکہ وہ گویا امت کے

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

مہربان باپ ہیں) اور ان کی بیویاں (گویا) انکی مائیں ہیں۔ اور مومنین و مہاجرین میں سے (جو لوگ باہم

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

قرابتدار ہیں کتاب خدا کی رو سے (غیروں کی نسبت) ایک دوسرے کے (ترکے کے) زیادہ حقدار ہیں

منزل ۵

ع۱ چونکہ حضرت رسولؐ کو بہت سی باتوں کا علم تھا اور بہتیرے امور محفوظ تھے اس وجہ سے منافقین کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے سینے میں دو دل ہیں ایک دل اپنے اصحاب کی طرف رکھتا ہے اور دوسرا دل ہماری طرف۔ اسی کے جواب میں خدا نے آیت نازل کی۔ اس کی تفصیل پ۲۸ سورۃ مجادلہ میں دیکھو۔

ع۳ زید بن حارثہ حضرت رسولؐ کے لے پالک تھے آپ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا۔ تھوڑی مدت کے بعد دونوں میں ان بن ہوئی اور آخر طلاق کی نوبت پہنچی اور زینب پریشان ہوئیں تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے خود ان سے نکاح کیا۔ اس پر کفار و منافقین لگے طعنہ کرنے کہ رسول نے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ چونکہ عقلاً یہ طعنہ اور اعتراض غلط تھا اور یہ نکاح بھی رسم متبنیٰ کو توڑنے کی غرض اور خدا کے حکم سے کیا تھا اس وجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنے والوں کا ان آیات میں جواب دیا۔ اس کی تفصیل اسی سورۃ کے آخر پارہ ۲۲ ص۶۷۳ و ۶۷۵ میں دیکھو۔

ع۴ ابتدائے اسلام میں جب آپ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے اور مہاجرین غربت اور مسافرت کی وجہ سے پریشان تھے تو آپ نے مہاجرین و انصار میں جو جس کے میل کا تھا آپس میں بھائی چارہ قرار دے دیا تھا اور اس وقت ایک دوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات ہوئے تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور قرابتداروں میں باہم توارث جاری ہوا۔ اس مطلب کی ایک آیت سورۃ انفال پ۱۰ میں گزر چکی ہے دیکھو ص۲۹۶ آیت ۷۵۔

منزل ۵

الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط

مگر (جب) تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو دوسری بات ہے) یہ تو کتاب (خدا) میں

كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ

لکھا ہوا (موجود) ہے ۔ اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اور) پیغمبروں سے

النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

اور خاص تم سے اور نوح ؑ اور ابراہیم ؑ و موسیٰ ؑ اور مریم ؑ کے بیٹے عیسیٰ ؑ سے عہد و پیمان لیا

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ⑦ لِّيَسْئَلَ

اور ان لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا تاکہ (قیامت کے دن) سچوں (پیغمبروں) سے

الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

ان کی سچائی (تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے ۔ اور کافروں کے واسطے تو اس نے

اَلِيْمًا ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

دردناک عذاب تیار ہی کر رکھا ہے ۔ اے ایماندارو خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی ہیں (جنگ خندق میں)

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ

جب تم پر (کفار کا) فوج (فوجیں) (امنڈ کے) آپڑی تو ہم نے (تمہاری مدد کی) ان پر آندھی بھیجی اور (اسکے علاوہ فرشتوں کا) ایسا

تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ⑨ اِذْ جَآءُوْكُمْ

لشکر بھیجا جسکو تم دیکھتے تک نہیں ۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو خدا اسے خوب دیکھ رہا تھا ۔ جس وقت وہ لوگ تم پر تمہارے

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

اوپر سے آپڑے اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی چل گئے اور جسوقت (انکی کثرت سے) (تمہاری) آنکھیں خیرہ ہو

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ⑩

گئی تھیں اور (خوف سے) کلیجے منہ کو آگئے تھے اور خدا پر طرح طرح کے (برے) خیال کرنے لگے تھے ۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ⑪

یہاں پر مومنوں کا امتحان لیا گیا تھا اور خوب اچھی طرح جھنجوڑے گئے تھے ۔ اور جس وقت

ل بنی نضیر یہود جنکی جلاوطنی کا قصہ پارہ ۲۸ سورۂ حشر ضمن میں مذکور ہے جب شام پہنچے تو یہودیوں کے دل بھر آئے اور انکے سردار ابن ابی الحقیق حیی ابن اخطب اور کنانہ بن ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت کو ساتھ لیکر مکہ میں آئے اور ابو سفیان وغیرہ سرداران قریش سے ملکر حضرت رسول سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا قریش نے کہا تم تو اہل کتاب ہو خوب تحقیق کی ہو گی بھلا یہ بتاؤ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد ؐ کا وہ اپنی غرض کیلئے کہنے لگے تمہارا۔ غرض یہود انسے مطمئن ہو کر قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے اور انکو بھی آمادہ کیا اس کے بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا غرض دس ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس شان سے یہ لشکر مدینہ کیطرف چلا کر قریش کا سردار ابو سفیان تھا اور غطفان کا عیینہ بن حصین اور بنی مرہ کا حارث بن عوف اشجع کا مسعر بن رخیلہ بنی اسد کا طلحہ بنی اسلم کا ابی عجمہ اور ہوازن کا عامر بن طفیل جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو ایکہزار یا سات سو آدمیوں کو ساتھ لیکر مدینہ سے باہر نکلے اور جبل سلع کے سامنے قیام کیا مگر دشمن کی تعداد کا حال سنکر ان لوگوں کے حواس جاتے رہے اگرچہ حضرت رسول ؐ نے فتح کا بھی وعدہ کیا مگر انکو قرار نہ تھا آخر اصحاب سے اپنی حفاظت کیلئے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت سلمان نے اپنے گرد خندق کھودنے کی رائے دی غرض سب نے ملکر خندق کھودی مگر حضرت رسول ؐ نے اوروں کی بنسبت دوگنی کھودی تھی اسکے آٹھ دروازے تھے جن پر سختی سے پہرے بٹھا دیئے گئے تھے اس اثنا میں حیی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس پہنچا اور باوجودیکہ ان سے اور مسلمانوں سے کفار کی مدد نہ کرنیکا معاہدہ تھا مگر حیی بن اخطب کے فقرہ میں آ گئے اور کفار کے ساتھی بن گئے۔ خندق کے تیار ہونیکے تین دن بعد کفار کا لشکر بھی آ گیا اور مسلمانوں کے رہے سہے حواس جاتے رہے کفار کا لشکر مدینہ سے بجم میدان میں خیمہ زن ہوا مسلمان تو خندق کے قلعہ میں تھے اور کفار محاصرہ کئے ہوئے یہانتک کہ ستائیس روز گزر گئے اور فریقین سے

۸ ع ۱۷

جنگ خندق

پتھر اور تیر چلتے رہے اور موقع پاکر شبخون بھی ہوتے اور حضرت ؐ انکا دفعیہ کرتے مگر جب سختی انتہا کو پہنچی اور مسلمانوں کی حالت دگرگوں ہوئی جس کو خدانے خود بیان فرمایا ہے تو آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے مشورہ کیا کہ آیا (باقی بر صفحہ ۶۶۹)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہنے لگے تھے کہ خدا نے اور اس کے
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَت طَّآئِفَةٌ
رسول نے جو ہم سے وعدے کیئے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی۔ اور جب ان میں کا ایک گروہ کہنے
مِّنْهُمْ يٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ
لگا تھا کہ اے مدینہ والو اب (دشمن کے مقابلہ میں) تمہارا کہیں ٹھکانا نہیں تو بہتر ہے کہ اب بھی) پلٹ چلو اور ان میں سے
فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا
کچھ لوگ رسولؐ سے (گھر لوٹ جانے کی) اجازت مانگنے لگے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر (مردوں سے) بالکل خالی
هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ
(غیر محفوظ) پڑے ہوئے ہیں حالانکہ وہ خالی (غیر محفوظ) نہ تھے (بلکہ) وہ لوگ تو (اسی بہانے سے) بس بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور اگر
عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا
(ایسا ہی لشکر) ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آپڑے اور ان سے فساد (خانہ جنگی) کرنے کی درخواست کی جائے تو یہ لوگ اس کیلئے فوراً آ
تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عٰهَدُوا اللّٰهَ
موجود ہوں اور (اسوقت) اپنے گھروں میں بھی بہت کم توقف کرینگے۔ (مگر یہ تو بہانہ ہے) حالانکہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے
مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبٰرَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ
خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم (دشمن کے مقابلہ میں اپنی) پیٹھ نہ پھیرینگے۔ اور خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو (ایک نہ ایک دن) ہو کر
مَسْـُٔولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ
رہے گی۔ (اے رسولؐ ان سے) کہدو کہ اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بھاگے بھی تو (یہ) بھاگنا تمہیں ہرگز کچھ بھی مفید
الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَن
نہ ہوگا اور اگر تم بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس بہت ہی نہ کہ (دنیا میں) چند روز اور چین کر لو۔ (اے رسولؐ) تم ان سے
ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا
کہدو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کر بیٹھے تو تمہیں اس (کے عذاب) سے کون ایسا ہے جو بچا لے یا بھلائی

منزل ۵

(بقیہ ص ۶۶۸) ان لوگوں کو کچھ دے لیکر واپس کر دوں۔ ان دونوں نے نہایت دلیری اور جوش کیساتھ جواب دیا کہ اگر اس بارے میں وحی آئی ہو تو جائے دم زدن نہیں ورنہ ہم ہرگز اس کو پسند نہیں کرتے انکو تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے اسوقت آپکو بھی انکی طرف سے اطمینان ہوا۔ اب ادھر کا حال سُنیئے عمرو بن عبدود نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم کہانتک محاصرہ کیئے رہیں گے ہم میں اب تاب ضبط باقی نہیں چلو خندق پھاند کر حملہ کریں غرض چند آدمیوں کو لیکر اچانک ایک دہانے سے اس پار پہنچا اور اپنا نیزہ گاڑ کر جوش شجاعت میں گھوڑا کدانے لگا اور مقابل طلب کیا حضرت نے اپنے اصحاب سے پوچھا سب نے اپنے اپنے سر جھکا لیئے مگر حضرت علیؑ اٹھ کھڑے ہوئے آپنے فرمایا
۱۰
مع
تم بیٹھ جاؤ اور دوبارہ آواز دی۔ پھر سب کے سب چپ ہو رہے بلکہ حضرت عمر نے عرض کی یا حضرت کس کو اپنی جان دوبھر ہے کہ اسکے مقابلہ کو جائے۔ میں ایکدفعہ اسکے ساتھ سفر میں تھا اور یہ خالی تھا کہ ایکہزار آدمیوں نے ہمپر حملہ کیا تو اسنے اپنے اونٹ کی سپر بنائی اور ایک کھجور کے درخت کا حربہ بنا کر انپر حملہ آور ہوا اور سبکو مار کے بھگا دیا اور انکو لوٹ بھی لیا یہ سنکر اصحاب پر جو اثر پڑا وہ ظاہر ہے غرض سوائے حضرت علیؑ کے اور کوئی ہمسا تک نہیں آپنے فرمایا اے علی یہ عمرو ہے عرض کی اگر وہ عمرو ہے تو میں بھی علی ہوں۔ غرض تین دفعہ پوچھنے کے بعد اپنی زرہ حضرت علیؑ کو پہنائی اپنا عمامہ باندھا اپنی تلوار دی اور رخصت کر کے دعا کی خداوندا تو اس کا ہر طرف سے نگہبان تھا خدایا میرے تین مددگار تھے عبیدہ کو تو نے جنگ بدر میں اٹھا لیا اور حمزہ کو احد میں اب یہی ایک باقی رہ گیا ہے تو ہی اسکا محافظ ہو غرض جناب امیرؑ اس کے پاس پہنچے تو پہلے اس نے آپکے مقابلہ سے انکار کیا بعد اصرار وہ مقابل ہوا تو دونوں میں حملے پہ حملے ہوتے رہے اور اسقدر غبار بلند ہوا کہ دونوں چھپ گئے آخر اسنے ایک وار کیا جو آپنے سپر پر روکا مگر اسپر بھی کچھ سر زخمی ہو گیا۔ پھر آپنے زخم باندھکر ایک وار کیا تو اسکا پاؤں کٹا اور گرا آپنے فوراً اسکے سینہ پر سوار ہو کر اسکا سر کاٹا اور نعرہ تکبیر بلند کیا اور اسکا سر لیئے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی حملہ کے بارے میں رسالتمآب نے فرمایا لضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین الی یوم القیامۃ خندق کے دن علی کی ضربت ربانی بر ہے

جنگ خندق

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ

رحم کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا سرپرست

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَ

پائیں گے اور نہ مددگار۔ تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو خوب

الْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ

جانتا ہے اور (انکو بھی خوب جانتا ہے) جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے بھی آؤ اور خود

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ

بھی (فقط چھڑانے کو) لڑائی (کے کھیت) میں بس ایک ذرا سا آکر (تم سے اپنی جان چرا کر اور چل دیتے) اور جب (انپر

يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ

کوئی خوف (کا موقع) آپڑا تو تم دیکھتے ہو کہ (پاس سے) تمہاری طرف دیکھتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ

جیسے کسی شخص پر موت کی بیہوشی چھا جائے۔ پھر جب خوف (کا موقع) جاتا رہا اور (امداد ربانی سے فتح ہوئی) تو (مال غنیمت

حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ

پر گرے پڑتے) فوراً تم پر اپنی تیز زبانوں سے طعنہ کرنے لگے یہ لوگ (شروع سے) ایمان ہی نہیں لائے (فقط زبانی

اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾

جمع خرچ تھی) تو خدا نے بھی انکا کیا کرایا سب اکارت کر دیا۔ اور یہ تو خدا کے واسطے ایک (نہایت) آسان بات تھی۔ (مدینہ

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ

کا محاصرہ کرنیوالے چل بھی دیئے مگر یہ لوگ ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر ابھی نہیں گئے اور اگر کہیں (کفار کا)

يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ

لشکر پھر آپہنچے تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بستے اور وہیں سے بیٹھے بیٹھے

أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾ ع ۲

تمہارے حالات دریافت کرتے رہتے اور اگر یہ تم لوگوں میں رہنا پڑتا تو فقط چھڑانے کی خاطر ذرا (کہیں لڑتے)

منزل ۵

جنگ خندق

(بقیہ ۶۶۹) جن وانس کی عبادت سے قیامت تک افضل ہے۔ عمرو بن عبدود کے قتل ہونیکے بعد اسکے ساتھی تتر بتر ہوگئے۔ نوفل عبد اللہ خندق میں گرا اور اسپر مسلمانوں نے پتھر کا مینہ برسا دیا مگر جناب امیر خندق ہی میں پہنچے اور اسکو للکارا اور اس سے لڑے اور اسکو دو ٹکڑے کیا باقی لوگ بھاگ گئے اب کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑنے اور ناکام واپس جانے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں کے آنے کے تین روز قبل نعیم بن مسعود اشجعی حضرتؐ کے پاس آکر ایمان لایا اور عرض کی اگر مجھے نصرت کا حکم ہو تو اس کے لئے حاضر ہوں اور اگر اس کی اجازت ہو کہ کفار میں باہم تفرقہ ڈالدوں تو اس کے لئے بھی حاضر ہوں۔ آپنے دوسری صورت کی اجازت دی۔ اُسنے عرض کی مگر ممکن ہے کہ آپکی شان میں کچھ نازیبا کلمات میری زبان سے نکلیں آپنے فرمایا تجھے اختیار ہے غرض وہ پہلے ابو سفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا تجھے دشمن پر فتح دے تجھے کچھ خبر بھی ہے بنی قریظہ اپنی بد عہدی پر جو انہوں نے محمدؐ کے ساتھ کی ہے بہت نادم ہیں اور محمدؐ سے یہ کہلا بھیجا ہے کہ ہم عرب کے لوگوں میں سے کچھ اشراف کو تیرے پاس بھیجتے ہیں کہ تو انکو قتل کرے اور پھر ہم تیرے ساتھ ہوکر ان سبکو شہر سے نکالدیں تو ایسا نہ ہو تم دھوکے میں آجاؤ بلکہ تم انکے کچھ لوگ رہن کرکے ملک سے بھیج دو تاکہ اطمینان ہو ابو سفیان یہ سنکر خوش ہوا اور نعیم کو دعائیں دیں اسکے بعد نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا تجھے کچھ خبر بھی ہے ابو سفیان یہ کہتا ہے کہ ہم یہودیوں کی محمدؐ سے قربانی کرادینگے اور انہی کو آگے کر دینگے اگر فتح ہوئی تو ہمارا نام ہوا اور شکست ہوئی تو وہ مارے گئے تو دیکھو جبتک تم انکے کچھ لوگ رہن نہ کرلو انکو اپنے لشکر میں شامل نہ کرنا ورنہ دھوکا کھاؤ گے
ع ۲ ۱۲ ۱۸
اور اسی طرح بنی غطفان سے بھی کہہ دیا غرض ہر قبیلہ دوسرے سے بے خبر مطمئن ہوگیا اور باہم پھوٹ پڑ گئی یہ خیالات تو دماغ میں چکر کھا ہی رہے تھے جب ابو سفیان نے بنی قریظہ کو بلایا تو وہی رہن کی بات دیکھو نکے رہن کی شرط پیش ہوئی تو ابو سفیان بر افروختہ ہوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہوگیا اور دوستی و اتفاق مخالفت و نفاق سے بدل گیا یہ باتیں تھیں ہی کہ

(باقی بر صفحہ ۶۷۱)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن

(مسلمانو) تمہارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ تھا۔ (مگر ہاں یہ) اس شخص

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝٢١ وَ

کے واسطے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بکثرت کرتا ہو۔ اور جب

لَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ

سچے ایمانداروں نے (کفار کے) گروہوں کو دیکھا تو (بے تکلف) کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جس کا ہم سے

وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا

خدا نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا (اس کی پرواہ کیا ہے) اور خدا نے اور اس کے رسول نے بالکل ٹھیک کہا تھا اور (اس کے

إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝٢٢ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا

دیکھنے سے) انکا ایمان اور انکی اطاعت اور بھی زیادہ ہو گئی۔ ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے

مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم

(جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔ غرض ان میں سے بعض وہ ہیں جو (مر کر) اپنا وقت پورا کر گئے اور

مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝٢٣ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ

ان میں بعض (حکم خدا کے) منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی (یہ امتحان اس لئے تھا) تاکہ

الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن

خدا سچے (ایمانداروں) کو انکی سچائی کی جزا دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے یا اگر وہ لوگ توبہ

شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٢٤

کریں تو خدا) انکی توبہ قبول فرمائے اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور خدا نے (اپنی قدرت سے،

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَ

کافروں کو مدینہ سے پھیر دیا (اور وہ لوگ) اپنی جھنجھلاہٹ میں (پھر گئے) اور انہیں کچھ فائدہ بھی نہ ہوا۔ اور خدا نے

كَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝٢٥

(اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی۔ اور خدا تو (بڑا) زبردست (اور) غالب ہے۔

(بقیہ ص ۷۳۰) خدا نے ایک آندھی بھیجی جو بہت سرد اور سخت تھی۔ جس سے سب خیمے اکھڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں دیگیں اوندھی ہو گئیں، گھوڑے بھاگ گئے، آنکھوں میں کوڑے پڑ گئے اور آگ بجھ گئی۔ فرشتوں کی تکبیروں کی ہر طرف سے آواز آنے لگی کفار کے دل خوف سے دہل گئے۔ آخر سب کے قدم اکھڑ گئے۔ ابوسفیان اپنے اونٹ پر بدحواسی میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ سب کے سب چلتے ہوئے اور یوں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ ۱۲۔

جنگ خندق

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (بنی قریظہ) نے ان (کفار) کی مدد کی تھی خدا ان کو ان کے قلعوں

صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

سے (بے دخل کر کے) نیچے اتار لایا اور ان کے دلوں میں (تمہارا) ایسا رعب بٹھا دیا کہ تم ان کے کچھ

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ

لوگوں کو قتل کرنے لگے اور کچھ لوگوں کو قیدی (اور غلام) بنانے۔ اور تم ہی لوگوں کو ان کی زمین اور ان کے گھر

دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور ان کے مال اور اس زمین (خیبر) کا خدا نے مالک بنا دیا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

اور خدا تو ہر چیز پر قادر و توانا ہے۔ اے رسولؐ اپنی بیویوں سے کہدو کہ اگر تم فقط دنیاوی

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

زندگی اور اس کی آرائش و زینت کی خواہاں ہو تو ادھر آؤ میں تم لوگوں کو کچھ ساز و سامان

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ

دے دوں اور عنوان شائستہ سے رخصت کر دوں۔ اور اگر تم لوگ خدا اور اس کے

تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ

رسولؐ اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو تو (اچھی طرح خیال رکھو) کہ تم لوگوں میں

اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ

سے نیکوکار عورتوں کے لئے خدا نے یقیناً بڑا بڑا اجر (و ثواب) مہیا کر رکھا ہے۔ اے پیغمبرؐ کی بیویو!

النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

تم میں سے جو کوئی صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی تو (یاد رہے کہ)

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اس کا عذاب بھی دگنا بڑھا دیا جائے گا۔ اور خدا کے واسطے یہ (نہایت) آسان ہے۔

منزل ۵

غزوۂ بنی قریظہ

ازواج نبیؐ کی طرف خطاب و عتاب

ع ۳ / ۷ / 19

لہ جب تمام کفار بھاگ گئے اور مسلمان با اطمینان مدینہ میں آئے تو ابھی حضرت رسولؐ نے ہتھیار کھول کر ہاتھ پاؤں دھوئے ہی تھے کہ حضرت جبرئیلؑ بنی قریظہ پر چڑھائی کا تاکیدی حکم لائے۔ غرض فوراً منادی کرا دی گئی کہ ہر شخص نماز عصر وہیں پڑھے۔ غرض اس کا محاصرہ کیا گیا۔ چند روز میں وہ لوگ گھبرا گئے اور آخر یحییٰ بن اخطب نے ان سے کہا یا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ یا اپنے لڑکوں عورتوں کو قتل کر کے مقابلہ کرو یا آج شب شنبہ ہے محمدؐ ہم سے مطمئن ہے کہ آج ہماری عبادت کا دن ہے جنگ نہ کریں گے اُن پر شب خون مارو مگر ان لوگوں نے ایک نہ مانا۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنے قلعہ سے باہر نکلو تو تمہارے واسطے مناسب حکم دیا جائے گا مگر وہ نہ اترے یہانتک کہ جب پچیس روز ہو گئے اور تکلیف کی انتہا ہو گئی تو خود اترے اور بہت کچھ معذرت و زاری کی۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں نے معاہدہ توڑا کفار کا ساتھ دیا میری تباہی پر کمریں باندھیں اور پھر پیغمبرؐ کے حکم کو نہ مانا۔ اب تم اپنے واسطے پنچ مقرر کرو جو وہ حکم دے اس کو مانو غرض سعد بن معاذ پنچ مقرر ہوئے اور انہوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کے مرد قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال اسباب غنیمت شمار کیا جائے غرض اس کی تعمیل کی گئی اور یوں ان کا خاتمہ ہوا۔ تمام شد۔ ۲ جب حضرت رسولؐ فتح خیبر سے واپس آئے تو حضرتؐ کی بعض بیویوں نے کہا کہ جو کچھ آپ کو ملا ہے ہم لوگوں کو دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تو اسے مسلمانوں پر حکم خدا کے مطابق تقسیم کر دیا اس پر وہ غصہ سے بولیں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر ہم کو طلاق دو گے تو ہم کو کوئی دوسرا شوہر نہ ملے گا اسکا حضرتؐ کو بہت رنج ہوا حتیٰ کہ آپ کنارہ کش ہو کر انتیس روز تک مشربہ ام ابراہیم میں بیٹھے رہے۔ ...

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اس کے رسول کی تابعداری اور اچھے (اچھے) کام

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

کرے گی اس کو ہم اس کا ثواب بھی دوہرا عطا کریں گے اور ہم نے اس کے لیے (جنت میں)

كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بیبیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس) اگر تم

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

کو پرہیزگاری منظور ہے تو (اجنبی آدمی سے) بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات نہ کرو تاکہ جس کے

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

دل میں (شہوت زنا کا) مرض ہے وہ (کچھ) اور آرزو (نہ) کرے اور (صاف صاف) عنوان شائستہ سے بات

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ

کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں نچلی بیٹھی رہو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ

الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

سنگار نہ دکھاتی پھرو اور پابندی سے نماز پڑھا کرو اور (برابر) زکوٰۃ دیا

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

کرو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت ؑ

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ

خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ

ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔ اور (اے نبی کی بیبیو) تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور (عقل و)

بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

حکمت (کی باتیں) پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔ بے شک خدا بڑا باریک بین

لہ اس حکم کی تمام ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں حتی کہ بیبی سودہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا آپ حج و عمرہ کو کیوں نہیں جاتیں تو فرمایا کہ کیا مجھ پر واجب تھا وہ میں کر چکی اس کے بعد میرا حج یہی ہے کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور جس حجرہ میں مجھے رسول اللہ بٹھا گئے ہیں اسی میں بیٹھی ہوں۔ چنانچہ وہ مرتے دم تک اپنے حجرہ سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد انکی لاش نکلی سبحان اللہ کیا پاک بیبیاں تھیں مگر حضرت عائشہ نے صرف گھر سے قدم باہر نکالا بلکہ شہر ادل مدینہ سے مکہ گئیں اور پھر واپس آئیں اور طلحہ زبیر کے بہکانے سے مدینہ سے بصرہ آئیں اور لاکھوں کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؑ کے مقابل لڑیں اور پھر ہزاروں مسلمانوں کا خون کرا دیا اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اس قدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ سطر ۲۹ مطبوعہ مصر [12]

سے اس پر تو تمام علما کا اتفاق ہے اور سنیوں شیعوں میں سے کوئی اسکا منکر نہیں کہ اہل بیت رسول حضرت علی جناب فاطمہ زہرا امام حسن اور امام حسین ہیں اور اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ آیت انہیں بزرگواروں کے بارے میں نازل ہوئی مگر بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ اہلبیت میں داخل ہیں یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ما قبل و ما بعد کی آیت میں ضمیر جمع مؤنث حاضر تھی اسمیں بھی باقی رہتی۔ بلکہ اگر اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ما قبل و ما بعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کر دی گئی ہے اگر ازواج نبی بھی شامل ہوتیں تو انکی تعداد نو تھی اور ان حضرات کی چار انمیں بھی ایک عورت ہی ہیں پس مجموعہ تیرہ ہوا جس میں دس عورتیں تین مرد پھر بھی غلبہ عورتوں ہی کا رہا۔ اس حالت میں بھی ضمیر و صیغہ مؤنث ہی لانا ضروری تھا نہ مذکر۔ زید بن ارقم کا قول ہے کہ ازواج اہل بیت نہیں ہیں کیونکہ بیوی آج ہیں کل طلاق دی الگ ہو گئیں بلکہ وہ لوگ اہلبیت ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ اگر ازواج بھی شامل ہوتیں تو جس وقت حضرت ام سلمہ نے چاہا کہ چادر میں آئیں جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت نیک اور متقی تھیں رسولؐ نے روک دیا اور منع کر دیا (باقی بر صفحہ ۶۷۴)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

ع ۴ / ۷

كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
واقف کار ہے۔ (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَ
ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار
الصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
عورتیں اور راستباز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَ
والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد
الْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَ
اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی
الْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ
حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد اور
اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً
یاد کرنے والی عورتیں بے شک ان سب لوگوں کے واسطے خدا کی مغفرت اور بڑا (بڑا)
وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا
ثواب مہیا کر رکھا ہے۔ اور نہ کسی ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی ایماندار
مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسولؐ کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس کام
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ
(کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص نے خدا اور اس کے رسولؐ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴿٣٦﴾
کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا۔ اور

(بقیہ صـ ۶۷۳) ایماندار بیوی تھیں جب چادر کا کونہ اٹھا کر ان میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسولؐ نے کونہ ہاتھ سے کھینچ لیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ تم نیکی پر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو۔ اس مطلب کی تقریباً تیس ۳۰ حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جنکو مختلف علماء اہل سنت نے مثل امام احمد بن حنبل ابن مردویہ ثعلبی سیوطی وغیرہ نے نقل کی ہیں اور میں نے ان سب کو اپنے رسالہ "المناظرہ" میں جمع کر دیا ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسولؐ ام سلمہ کے گھر میں آئے اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا، اور پھر اپنے سمیت سب پر ایک بڑی چادر اڑھا دی اور دعا کی خداوندا یہی میرے اہل بیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور رکھ اور اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ۔ یہ سنکر حضرت ام سلمہ نے اس میں داخل ہونا چاہا تو روک دی گئیں۔ اور حکم ہوا تم اہل بیت میں نہیں ہو۔ ازواج میں ہو۔ اسیوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد معمول ہر نماز کے وقت جب حضرت رسولؐ حضرت علیؑ کے مکان کے پاس آتے، تو چوکھٹ تھام کر فرماتے:

السلام علیکم یا اهل البیت الخ

دیکھو تفسیر درّ منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۵، صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹- ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ

(اے رسولؐ وُہ وقت یاد کرو) جب تم اس شخص لہ (زید) سے کہہ رہے تھے جس پر خدا نے احسان

عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي

(الگ) کیا تھا اور تم نے اس پر (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے

فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ

اور خدا سے ڈر اور خود تم اس بات کو اپنے دل میں چھپاتے تھے جس کو (آخرکار) خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم

وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا

لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اسکا زیادہ حقدار تھا کہ تم اس سے ڈرو۔ غرض جب زید اپنی حاجت پوری کر

وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

چکا (طلاق دیدی)، تو ہم نے (حکم دے کر) اس عورت (زینب) کا نکاح لہ تم سے کر دیا تاکہ عام مومنین کو

حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ

اپنے لے پالک لڑکوں کی بیبیوں (سے نکاح کرنے) میں جب وُہ اپنا مطلب ان عورتوں سے پورا کر چکیں

وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ

(طلاق دیدیں)، کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے۔ جو حکم خدا نے پیغمبر پر فرض کر

مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ

دیا اس (کے کرنے) میں اس پر کوئی مضائقہ نہیں۔ جو لوگ (ان سے) پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾

کا یہی، دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی)۔ اور خدا کا حکم تو (ٹھیک اندازے سے) مقرر کیا ہوا ہوتا ہے

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا

وہ لوگ جو خدا کے پیغاموں کو (لوگوں تک جوں کا توں) پہنچاتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے اور خدا کے

يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾

سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (پھر تم کیوں ڈرتے ہو)۔ اور حساب لینے کے واسطے تو خدا کافی ہے۔

منزل ٥

لہ جب حضرت رسولؐ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تھا تو انکے مال سے تجارت کیا کرتے تھے ایکدن یہ بازار عکاظ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک کمسن لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپ نے زید کے قیافہ سے سمجھدار خیال کر کے اس کو خرید لیا اور جب آپ پیغمبری کے عہدہ پر سرفراز ہوئے تو وُہ بھی مسلمان ہو گیا جب اسکے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا خبر ہوئی کہ وُہ حضرتؐ کی غلامی میں ہے تو مکہ میں آیا اور حضرت ابو طالب سے سفارش کرائی کہ حضرت رسولؐ یا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں یا فدیہ لیں یا آزاد کر دیں جب آپ نے سنا تو فوراً اسکو آزاد کر دیا اور اختیار دیا جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا اور ہر چند اس سے اصرار کیا اور اپنے گھر لے جانا چاہا مگر وُہ کہنے لگا میں رسولؐ خدا کو چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤنگا تب حارثہ نے جھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا زید نے کہا بہتر ہے۔ اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے اس روز سے لوگ زید کو غلام کے بجائے ابن محمدؐ کہنے لگے اور حضرتؐ بھی بہت مانتے تھے جب آپ نے ہجرت کی تو آپ نے اپنی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے انکا بیاہ کر دیا اگرچہ زینب زید کی غلامی کے دھبہ کی وجہ سے کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرتؐ کی خاطر سے قبول کر لیا اور خوشی سے نکاح ہو گیا مگر عرف عام کے رسم و رواج کے مطابق عورتوں میں زینب کی آنکھ نیچی ہونے لگی اور اس وجہ سے زید سے پورا میل ابتدا ہی سے نہ ہوا کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں دوسرے اتنے بڑے عالیخاندان کی بیٹی اور رسولؐ کی بہن اور اسپر زید ایک تو معمولی صورت کے آدمی دوسرے غلام آزاد اسپر عورتوں کے طعنے طرہ غرض یہ کہ زینب کے دل میں یہ کھٹک رہا کرتی اور جب انکو پوری محبت نہ تھی تو زید کو بھی انکیطرف پوری توجہ نہ ہوئی اور فطرتاً ہونا بھی نہیں چاہیئے تھا غرض دونوں میں ان بن ہوئی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہوا حضرت رسولؐ نے ہر چند کوشش کی کہ دونوں مل جلکر رہیں اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر دونوں میں نہ بننا تھی نہ بنی اور زید نے طلاق دے ہی دی ١٢

لہ جب زید نے زینب کو طلاق دیدی تو انکو اپنا غلام سے نکاح ہونیکا صدمہ تو تھا ہی ... مطلقہ ہونیکا دوسرا صدمہ

اور دل کو تھیس پہنچنے لگا اور دن رات کو فت رنج اور گریہ وزاری میں بسر کرتیں۔ ادھر تو انکی حالت حضرت رسولؐ دیکھ رہے تھے اور انکے غم و رنج کے دفعیہ کی تدبیریں سوچا کرتے اسی اثنا میں وہ آیت نازل ہوئی کہ زبانی ...

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ

(لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے (حقیقۃً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زید کی بی بی کیوں حرام

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسولؐ اور نبیوں کی مہر (یعنی ختم کرنے والے) ہیں۔ اور خدا تو ہر چیز سے

شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ

خوب واقف ہے۔ اے ایمان دارو بکثرت خدا کی یاد کیا کرو اور

ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیْ

صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہ وہی تو ہے جو خود

يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

تم پر درود لے (رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (بھی) تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے

اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے۔ اور خدا تو ایمان داروں پر بڑا مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ

جس دن اس کی بارگاہ میں حاضر ہونگے (اس دن) ان کی مدارات (اسکی طرف سے ہر قسم کی) سلامتی ہوگی اور

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ

خدانے تو ان کے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی ہم نے تم کو (لوگوں کا) گواہ اور نیکوں کو

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى

بہشت کی، خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو) عذاب سے ڈرانے والا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے بلانیوالا

اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ

اور (ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اور تم مومنین کو خوشخبری دے دو

الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بہت بڑی (مہربانی اور) بخشش ہے۔ اور

منزل ۵

(بقیہ صفحہ ۶۷۵) لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھ بیٹھے حالانکہ اس وقت عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھتے اور وارث بناتے اور تمام برتاؤ صلبی بیٹوں کا سا ان سے کرتے حتیٰ کہ اگر صلبی بیٹے ترکہ سے محروم ہو جائیں تو ہو جائیں مگر لے پالک نہیں محروم ہوتے۔ حضرت کو خدا کے حکم کے مطابق اس قبیح رسم کو توڑنا بہت ضروری تھا اور یہ زمانہ کا قاعدہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی گروہ کی ہدایت و اصلاح کرنی چاہتا ہو تو تاوقتیکہ ان لوگوں کو خود کر کے نہ دکھلائے اور نمونہ نہ دے لوگوں پر خالی زبانی کہنے کا اثر کم ہوتا ہے غرض حضرتؐ کو ایک تو زینب کے صدمات اور ذلت کا خیال کیونکہ آپ ہی نے زید سے انکو بیاہا تھا انکی دلجوئی ضروری تھی دوسرا اس بری رسم کو توڑنا اس پر خدا کا حکم۔ ان وجوہ سے حضرتؐ نے خود زینب سے نکاح کر لیا اس سے لے پالک کے بیٹا ہونے کی رسم بھی ٹوٹی کیونکہ اگر وہ واقعی بیٹا ہوتا تو اسکی مطلقہ بیوی سے نکاح کیونکر کرتے اور زینب کی ذلت کہ ایک غلام کی بیوی تھیں اور پھر اس نے طلاق بھی دیدی اس عزت سے بدلی کہ خود رسولؐ کی بیوی بنیں اور انکے صدمات بھی جاتے رہے اسی وجہ سے زینب اور بیبیوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ایک تو رسولؐ کی بیبی ہوں اور ایک دادی دوبولی ہوں اور دوسرے خود خدا نے انکا نکاح کیا۔ خلاصہ جب یہ نکاح ہو گیا تو زینب کو جھوٹے منافق حضرت رسولؐ پر طعنہ کرنے لگے۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیات نازل کیں اور انکو دندان شکن جواب دیدیا اور یہ بھی بتا دیا کہ محمدؐ کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ رسول اور خاتم النبیین ہیں اور خدا کے احکام کے سچے پابند ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) لے صلوٰۃ کے معنے طلب رحمت اور دعا کے ہیں مگر جب خدا کی طرف نسبت دی جائے تو اسکے معنی صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کریگا تو اس آیت سے مطلب یہ ہے کہ خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اسے لیکر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں اس مقام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور سننے کے قابل ہے وہ یہ کہتے ہیں (باقی بر صفحہ ۶۷۷)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ

(اے رسولؐ تم کہیں) کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا اور ان کی ایذا رسانی کا خیال

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا

چھوڑ دو اور خدا پر بھروسا رکھو۔ اور کارسازی میں خدا کافی ہے۔ اے ایماندارو جب تم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کیے) نکاح کرو اور اس کے بعد انہیں اپنے ہاتھ لگانے سے پہلے

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

ہی طلاق دے دو تو پھر تم کو ان پر کوئی حق نہیں کہ ان سے عدّۃ پورا کراؤ ان کو تو

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے رخصت کر دو۔ اے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ

نبیؐ ہم نے تمہارے واسطے تمہاری بیبیوں کو حلال کر دیا ہے جن کو تم مہر دے چکے ہو اور

اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ

تمہاری ان لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو (بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت میں عطا کی ہیں اور تمہارے

عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً

خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں (حلال کر دیں) اور ہر ایماندار عورت

مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ

(بھی حلال کر دی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دے دے اور نبی بھی اس سے نکاح

النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ

کرنا چاہتے ہیں مگر (اے رسولؐ) یہ حکم صرف تمہارے واسطے خاص ہے اور مومنین

منزل ۵

(بقیہ از صفحہ ۶۶۶) تفسیر کشاف ان اللہ وملئکتہ یصلّون کے تحت میں لکھتے ہیں کہ اس قسم کی آیت الذی یصلّی وغیرہ سے اگرچہ عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اس کو اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوٰۃ بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی رافض سے متہم ہو جائیں انتہی معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہو گئی۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) لساء رمضان ۳ھ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام ام شریک بنت جابر تھا نفیس جوڑا پہنے اپنے کو ہر قسم کی زینت سے آراستہ کر کے جب حضرت حفصہ کے گھر میں تھے آپ کے پاس آ کر کہنے لگی میں ایک کنواری عورت ہوں کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔ اگر آپ مجھے قبول فرمائیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں۔ حضرتؐ نے اسے دعا دی اور فرمایا اے انصار کی بہن خدا تجھے جزائے خیر دے تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی۔ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جو خدا کا حکم ہوگا وہ تیرے پاس پہنچے گا۔ حفصہ نے کہا اے عورت تو کس قدر بیحیا اور دلیر ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے حضرتؐ نے اس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تجھ سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسولؐ کی رغبت کی۔ اور تو اس سے بدتر ہے کہ تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اس عورت سے فرمایا خدا نے اس رغبت کی وجہ سے بہشت تجھ پر واجب کر دی۔ غرض اس کے بعد آیہ نازل ہوئی اور آپ نے اسے قبول فرمایا اور بیچاری چند مہینے زندہ رہ کر راہی جنت ہوئی۔ اس آیہ کے نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ بولیں کہ خدا آپ کی خواہش کے مطابق بہت جلدی کرتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم بھی خدا کی فرمانبرداری کرو تو تمہاری خواہش کے موافق بھی جلدی کرے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي

کے لیئے نہیں۔ اور ہم نے جو کچھ (مہر یا قیمت) عام مومنین پر ان کی بیبیوں اور ان کی

أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ

لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر دیا ہے ہم خوب جانتے ہیں اور (تمہاری رعایت اس لیئے ہے تاکہ)

عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي

تم کو (بیبیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو

مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ

(جب) چاہو الگ کردو اور جس کو (جب تک) چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جن عورتوں کو تم نے

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ

الگ کردیا تھا اگر پھر تم ان کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ (اختیار جو تم کو دیا گیا ہے)

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ

ضرور اس قابل ہے کہ تمہاری بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہوں اور جو

يَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

کچھ تم انہیں دے دو سب کی سب اس پر راضی رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے

فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا

خدا اس کو خوب جانتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار بردبار ہے۔ (اے رسول) اب

يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ

ان (نو) کے بعد (اور) عورتیں تمہارے واسطے حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے

بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا

(ان میں سے کسی کو چھوڑ کر) اور بیویاں کرلو اگرچہ تم کو ان کا حسن کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) معلوم ہو

مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ ع ۲ ۶ ۳

مگر تمہاری لونڈیاں (اس کے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگران ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ

اے ایمان دارو تم لوگ پیغمبرؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا

آنے کی) اجازت دی جائے (لیکن) اس کے پکنے کا انتظار (نبیؐ کے گھر بیٹھ کر) نہ کرو مگر جب تم کو

دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو فوراً اپنی اپنی جگہ چلے جایا کرو اور باتوں

لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ

میں نہ لگ جایا کرو۔ کیونکہ اس سے پیغمبرؐ کو تکلیف ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور خدا تو

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے جھینپتا نہیں۔ اور جب ۲ پیغمبرؐ کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

کے باہر سے مانگا کرو یہی تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے واسطے بہت صفائی

وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کی بات ہے۔ اور تمہارے واسطے یہ جائز نہیں کہ رسولؐ اللہ کو (کسی طرح) اذیت دو

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ

اور نہ یہ جائز ہے ۳ کہ تم اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو بے شک یہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿٥٣﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ

خدا کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے۔ چاہے کسی چیز کو تم ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ خدا

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٥٤﴾ لَا جُنَاحَ

تو (بہر حال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے۔ عورتوں پر نہ اپنے باپ داداؤں

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ

(کے سامنے) ہونے میں کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ

ف ۱ زینب سے نکاح کے وقت حضرتؐ نے بہت سے لوگوں کی دعوت ولیمہ کی جب سب لوگ کھا کر چلے گئے تو تین آدمی لگے آپس میں باتیں کرنے اور آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں مگر تہذیب حضرتؐ کو صاف کہدینے سے مانع تھی جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر ٹہلتے ہوئے ازواج کے حجروں کی طرف چلے گئے اب جو واپس آئے تو پھر ان لوگوں کو گپ کرتے دیکھا غرض آپ پھر پلٹے تو خدا خدا کر کے ان لوگوں نے جگہ خالی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ف ۲ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ آگئے آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے اتفاقاً کھانے میں حضرت عمرؓ کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ کو ناگوار گذرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی. دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۳ سطر ۲۳۔ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ ف ۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ایکدفعہ حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اب تو اندھیر ہے کہ ہم لوگ اپنی چچازادیوں (پیغمبر کی بیبیوں) سے بھی پردہ کے باہر سے بات کریں اگر رسولؐ مرے تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیویاں ہم پر حرام کر دیگئیں تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۴ سطر ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ

اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنی

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں) کچھ گناہ ہے۔ اے پیغمبرؐ کی بیبیو) تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو۔ اس میں شک

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

ہی نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر چیز سے واقف ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ خدا اور اس کے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

فرشتے پیغمبرؐ (اور ان کی آل لہ) پر درود بھیجتے ہیں۔ تو اے ایماندارو تم بھی درود بھیجتے رہو اور

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ

برابر سلام کرتے رہو۔ بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے

وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ

ہیں انپر خدا نے دنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت کی ہے اور ان کے لیئے رسوائی کا عذاب تیار کر

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

رکھا ہے۔ اور جو لوگ ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو بغیر کچھ کیئے دھرے (تہمت دے کر) اذیت

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ ع

دیتے ہیں تو وہ ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں سہ لے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نبیؐ اپنی بیویوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ

نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں سہ کا گھونگٹ لٹکا لیا کرو یہ ان کی

يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾

(شرافت کی) پہچان کے واسطے بہت مناسب ہے تو انہیں کوئی چھیڑے گا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا

منزل ٥

لہ میں نے ترجمہ میں لفظ "آل" بڑھایا ہے اس کی چند وجہیں ہیں امام رازی نے اسکا اقرار کیا ہے کہ حضرتؐ کے اہلبیتؑ پانچ چیزوں میں آپکے برابر ہیں منجملہ انکے تشہد میں درود بھیجنا۔ ایک روایت میں ہے کہ شجر اسلام کی شادابی کے قبل ملائکہ نے حضرت علیؑ پر مدتوں درود بھیجا۔ مناقب مرتضوی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے مجھ پر اور علیؑ پر ملائکہ نے سات برس درود بھیجا۔ سنن ابی داؤد میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے اور اس کی تصحیح ترمذی حاکم ابوالقاسم ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا آپ کو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نماز میں یوں فرماتے تھے اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا: لا تصلوا علی الصلوٰۃ البتیرا الخ مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے فرمایا اللھم صل علی محمد کہہ کر رہ جاؤ یہ ناقص ہے بلکہ یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی ال محمد۔ ان سب سے قطع نظر کر کے خود قرآن میں سلام علی ال یٰسین موجود ہے اور یہ واضح ہے کہ یٰسین حضرت رسولؐ کا خطاب ہے تو جیسا آل یٰسین ویسا آل محمدؐ۔ اس کے علاوہ یہ مفاد آیۂ گوشتہ اور حسب قول علامہ زمخشری: "جب عام مومنین پر درود بھیجنا چاہیئے، تو حضرات اہلبیتؑ انکے زیادہ مستحق ہیں۔ امام شافعی نے کیا خوب فرمایا ہے یا اھل البیت رسول اللہ حکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ۔" اے اہلبیت! رسولؐ خدا نے تمہاری محبت قرآن میں فرض کر دی۔ یہ تمہارے مرتبہ کی بزرگی بڑا یعقد کافی ہے کہ نماز میں جو شخص تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی صحیح نہیں۔ دیکھو (باقی صفحہ ٦٨١ پر)

ع ٦

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

مہربان ہے۔ (اے رسول) منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جو لوگ مدینہ

مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ

میں بری خبریں اڑایا کرتے ہیں اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تم ہی کو (ایک نہ

ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا

ایک دن) ان پر مسلط کر دینگے پھر وہ تمہارے پڑوس میں چند روز کے سوا ٹھہرنے (بھی) نہ پائیں گے لعنت کے

ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر بری طرح مارے گئے۔ جو لوگ پہلے گزر گئے انکے بارے میں (بھی) خدا

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

کی (یہی) عادت (جاری) رہی۔ اور تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر تبدل نہ پاؤ گے۔ (اے رسول) لوگ تم

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

سے قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ اس کا علم تو بس خدا کو ہے اور تم کیا جانو

اللّٰهِ ۚ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

شاید قیامت قریب ہی ہو۔ خدا نے تو کافروں پر یقیناً لعنت کی ہے۔ اور ان

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ

کے لیئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ ابدالآباد رہیں گے۔ اور نہ کسی کو

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ

اپنا سرپرست پائیں گے نہ مددگار۔ جس دن ان کے منہ جہنم کی طرف پھیر دیئے جائیں گے

فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

تو (اس دن افسوس ناک لہجہ میں) کہیں گے اے کاش ہمنے خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اور کہیں گے کہ پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تو انہوں ہی نے ہمیں گمراہ کر دیا۔

(بقیہ صفحہ ٦٨٠) تفسیر در منثور جلد ٥ صفحہ ٢١٦ مطبوعہ مصر وغیرہ ١٢ ؎٢ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ کو برا بھلا کہتے تھے دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ٢ صفحہ ٢٣٩ سطر ٣٦-١٢ ؎٣ جب حضرت رسولؐ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ ایک بڑے دیہات کی صورت میں تھا اور زمانۂ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے اور عورتیں اکثر رات کو یا جھٹپٹے صبح کو باہر نکل کر رفع حاجت کر لیتی ہیں یہی حالت مدینہ کی تھی۔ تو عورتیں جب رفع ضروریات یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں تو کچھ بدوضع لوگ تاک میں بیٹھے رہتے اور خواہ مخواہ انہیں چھیڑتے۔ جب اس پر بازپرس ہوتی تو کہہ دیتے کہ ہم نے انہیں لونڈی سمجھا تھا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنی زمانۂ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنے منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا کر باہر نکلا کریں۔ تا کہ ان بدمعاش لوگوں کا یہ عذر بھی جاتا رہے اور پھر انکی واقعی سزا کی جائے ١٢ ؎ (حاشیہ صفحہ ھذا) ؎١ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو ان لوگوں نے ان کے رشتہ داروں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا فلاں مقید ہو گیا ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ

پروردگارا (ہم پر تو عذاب ہی ہے مگر) ان لوگوں پر دوہرا عذاب نازل کر اور ان پر بڑی سے بڑی

الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَكُونُوا

لعنت کر۔ اے ایمان والو (خبردار کہیں) تم لوگ بھی ان کے سے نہ ہو جانا جنہوں نے

كَالَّذِينَ اٰذَوْا مُوسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ

موسےٰ[1] کو تکلیف دی تو خدا نے ان کی تہمتوں سے موسیٰ کو بری کر دیا اور موسےٰ[2] خدا کے نزدیک

اللّٰهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا

(ایک) رودار (پیغمبر) تھے۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور (جب کہو تو) درست بات

سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

کہا کرو تو خدا تمہاری کارگزاریوں کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

جس شخص نے خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب اچھی طرح پہنچ گیا۔ بے شک

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

ہم نے (روز ازل) اپنی امانت (اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور[3] زمین پہاڑوں کے سامنے پیش کیا

فَاَبَيْنَ اَنْ يَحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ

تو انہوں نے اس کے (بار) اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اسے بے تامل اٹھالیا

اِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ

بیشک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے (اس کا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا منافق مردوں اور منافق

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى

عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (انکے کیے کی) سزا دے گا اور ایماندار مردوں

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٣﴾

اور ایماندار عورتوں کی (تقصیر امانت کی) توبہ قبول فرمائے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ٩ / ١٠ / ٥

[1] یہ غالباً اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانے کی جرأت کی تھی، جس کا تفصیلی قصہ سورۃ قصص صفحہ ٦٣٠ میں مذکور ہے اور حضرت رسول کی اذیت سے غالباً حضرت کے زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے جو کمبخت لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بد گوئیاں کیا کرتے اور حضرت رسول کو تکلیف ہوتی۔ ١٢

[2] ممکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں۔ ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں۔ مگر جتنی خواہشیں اور تمنائیں حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں بقول شخصے ؎

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارماں ولیکن پھر بھی کم نکلے

مگر جس کثرت سے خواہشیں اُسی کثرت سے ذمہ داریاں اور مختلف حقوق خدا کے، والدین کے، اقربا کے، اولاد کے، احباب کے، میاں بیوی کے، ہمسایہ کے، حاکم کے، رعایا کے، خادم کے، قوم کے، اہل معاملہ کے اور دنیا بھر کے۔ اگر ذمہ داریوں کی طرف غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے کہ اُسک نہیں سکتا (میں نے ان ذمہ داریوں میں مذہبی ذمہ داریوں کا عمداً ذکر نہیں کیا تاکہ آزادی کی ہانک لگانے والوں کو کھٹک نہ ہو) مگر ان ذمہ داریوں اور پابندیوں کی (باقی بر صفحہ ٦٨٣)

ع ٩ / ٥ / ٦

سورة السبا نزلت بمكة الا قوله ويرى الذين اوتوا العلم الاية ثم الزمر وهي اربع وخمسون اية

سورۃ سبا لے مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چون آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم ○
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الحمد لله الذي له ما في السموت وما في الارض و
ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لیئے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
له الحمد في الاخرة وهو الحكيم الخبير ﴿١﴾ يعلم ما يلج
میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرف) اسی کی تعریف ہے۔ اور وہی واقفکار حکیم ہے۔ جو
في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما
(جو چیزیں (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو چیز (درخت وغیرہ) اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز
يعرج فيها وهو الرحيم الغفور ﴿٢﴾ وقال الذين
(بارانی وغیرہ) آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو چیز (بخارات فرشتے وغیرہ) اسپر چڑھتی ہے (سب کو) جانتا ہے۔
كفروا لا تاتينا الساعة قل بلى وربي لتاتينكم
اور وہی بڑا بخشنے والا ہے۔ اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت آئے ہی گی نہیں (اے رسولؐ) تم کہدو ہاں ہاں
علم الغيب لا يعزب عنه مثقال ذرة في السموت
مجھ کو اپنے اس عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے جس سے ذرہ برابر کوئی چیز، نہ آسمان میں چھپی ہوئی ہے اور نہ زمین
ولا في الارض ولا اصغر من ذلك ولا اكبر الا
میں کہ قیامت ضرور ضرور آئے گی اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں
في كتب مبين ﴿٣﴾ ليجزي الذين امنوا وعملوا
سب) واضح و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ ہیں تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام
الصلحت اولئك لهم مغفرة ورزق كريم ﴿٤﴾
کیئے انکو خدا اچھا بدلہ دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنکے لیئے (گناہوں کی) مغفرت اور (بہت ہی) عزت کی روزی ہے۔

(بقیہ از صہ ۶۸۲)

مضبوط زنجیریں ہمیں کیوں جکڑے ہوئے ہیں صرف حضرت دل اور عقل کی بدولت اور اسی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیئے۔ اور پھر کرنے نہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو اب یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے ان ذمہ داریوں کا بار اپنے سر خوشی سے لیا ہے ورنہ انسان کے علاوہ اور حیوانات کو دیکھو نہ ان کی اتنی خواہشیں ہیں نہ مختلف تقاضے نہ وہ فاعل مختار نہ اتنی ذمہ داریاں اسی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بہ نسبت وہ بہت آرام میں ہیں اور جب ہم نے خود اپنی خوشی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لیئے تو نادانی بھی کی اور اپنا گھاٹا بھی کیا پھر ظالم و جاہل ہونے میں کیا شک باقی رہا حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لے اس سورۃ میں خدا نے اپنی حمد، اپنا علم، قرآن کی حقیقت، کفار کی تنبیہ، حضرت داؤدؑ کا ذکر، حضرت سلیمانؑ کا قصہ، شکرگزار بندوں کی قلت، شہر سبا کا قصہ، اپنی ہیبت و شان، کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح، اپنی قدرت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان ہی کے لیئے

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ

دردناک عذاب کی سزا ہوگی ۔ اور (اے رسولؐ) جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ

وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے اور سزاوار حمد

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ

(و ثنا) غالب (خدا) کی راہ دکھاتا ہے ۔ اور کفار (مسخرا پن سے باہم) کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی

عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ

(محمدؐ) بتادیں جو تم سے بیان کرے گا کہ جب تم (مر کر سڑ گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٧﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ

تو تم یقیناً ایک نئے جنم میں آؤ گے ۔ کیا اس شخص (محمدؐ) نے خدا پر جھوٹ طوفان باندھا ہے یا اسے جنون

جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي

(ہو گیا) ہے (نہ محمدؐ جھوٹا ہے نہ اسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب

الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ

اور پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ

طرف بھی جو ان کے آگے اور ان کے پیچھے (سب طرف سے گھیرے) ہیں غور نہیں کیا کہ اگر ہم چاہیں تو

نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ

ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی گرا دیں گے ۔

السَّمَآءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ ع ۹

اس میں شک نہیں کہ اس میں ہر رجوع کرنے والے بندہ کے لیئے یقینی بڑی عبرت ہے ۔

ھ
یہ وہی لوگ ہیں، جنہیں علم لدنی عطا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیا اور آئمہ معصومینؑ کے سوا اور کہاں ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ

اور ہم نے یقیناً داؤدؑ کو لہ اپنی بارگاہ سے بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو

وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ

تسبیح کرنے میں انکا ساتھ دو اور پرندوں کو (تابع کر دیا) اور انکے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا کہ فراخ و کشادہ

وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے میں اندازہ کا خیال رکھو اور تم سب (نیک) اچھے کام کرو۔ جو کچھ تم لوگ

بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا

کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا ہوں۔ اور ہوا کو لہ سلیمانؑ کا تابعدار بنا دیا تھا کہ اس کی صبح کی رفتار ایک مہینہ (مسافت)

شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ

کی تھی اور (اسیطرح) اس کی شام کی رفتار (ایک مہینہ کی مسافت) کی تھی۔ اور ہم نے انکے لیئے تانبے (کو پگھلا کر

يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ

اس) کا چشمہ جاری کر دیا تھا۔ اور جنات (کو) انکا تابع کر دیا تھا کہ ان میں کچھ لوگ انکے پروردگار کے حکم سے انکے سامنے

عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُوْنَ

کام (کاج) کرتے تھے اور انمیں سے جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم (قیامت میں) جہنم کے عذاب کا مزا چکھائینگے

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ

(غرض) سلیمانؑ کو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات انکے لیئے بناتے تھے (جیسے) مسجدیں لہ محل قلعے اور (فرشتے انبیا کی)

وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ

تصویریں لہ اور حوضوں کے برابر پیالے اور (ایک جگہ) گڑی ہوئی (بڑی بڑی) دیگیں (کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا پک سکے)

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

اے داؤدؑ کی اولاد شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے شکر کرنیوالے (بندے) تھوڑے سے ہیں۔ پھر جب ہم نے سلیمانؑ پر

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

موت کا حکم جاری کیا تو (وہ) مر گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور جنات کو کسی نے انکے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر زمین

منزل ۵

لہ حضرت داؤدؑ کو نبوت علم حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی اور جب آپ ذکر الٰہی میں سوز و گداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند جنگلوں پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے اور آپکے ساتھ اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے چہچہے لگاتے اور بعض بیہوش ہو جاتے اسیطرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی جس طرح حضرت موسیٰؑ کیواسطے درخت سے آواز آئی۔ آپؑ کو سلطنت ملنے کا قصہ تفسیر سورۃ بقرہ ص ۶۰ کے حاشیہ میں ذکر ہو چکا ہے آپ شب کو لباس بدلکر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر انتظام کرتے اور دن کو اپنی صورت بدلکر باہر نکل جاتے اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ تم کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے ایکدن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ملا اس سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر انمیں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے آپ نے اسی روز سے آپ نے اپنے خرچ کا خزانہ سے لینا چھوڑا اور زرہ بنانی شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے کیونکہ اسکی ایجاد آپ ہی نے کی تھی اور کوئی بنا نہیں سکتا تھا۔ غرض اسی سے اپنی بسر کرتے بلکہ اس میں سے خیرات بھی کرتے۔ خدا نے آپکی مہربانی کی وجہ سے لوہے کو موم کیطرح نرم کر دیا کہ آپ بغیر آگ میں ڈالے ہاتھ سے اسکے تار بناتے اور موڑ لیتے۔ ۱۲

لہ آپکی سلطنت کی کچھ تفصیلی کیفیت سورۃ نمل ص ۶۰۲ و ۶۰۳ میں مذکور ہو چکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپکا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمانؑ بھی کہتے ہیں اس پر آپکے وزراء امراء و اراکین اور علماء کے علاوہ آپکا لشکر بھی سوار ہوتا تھا ہوا اسکو ملے لیجاتی اور وہ بھی اس تیزی سے کہ صبح کو مرتہ سے چلتے تو شام میں اتر کر دوپہر کو شیراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شب کو کابل میں رہتے پھر صبح کو وہاں سے چلتے اور مرو میں پہنچتے اور ظہر کی نماز بلخ میں پڑھتے لہ پھر ترکستان میں آتے اور وہاں سے چین اور کرمان و فارس ہوتے ہوئے دوسری صبح کو مرتہ میں پہنچتے اس ہوائی تخت اور اسکی تیز رفتاری پر اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات ہنستے تھے اور اعتراض کرتے تھے مگر انکے تمام وسوسوں کو ہمارے زمانہ کی جدید ایجاد ہوائی جہاز نے نیست و نابود کر دیا ۱۲ سے منجملہ ان عمارات کے جو حضرت سلیمانؑ نے جنات کے ہاتھوں بنوائی تعمیر بیت المقدس کی مسجد بھی تھی اسکی ابتدا تو حضرت داؤدؑ نے کی تھی مگر جب قد آدم تک دیوار آگئی تھی تو انکو حکم ہوا کہ بس کرو اسے (باقی برپشت)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا

کی دیمک نے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھا رہی تھی پھر جب کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور) سلیمانؑ (کی لاش) گری تو جنات نے

يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؕ ﴿۱۴﴾

جانا کہ اگر وہ لوگ غیب دان ہوتے تو (اس) ذلیل کرنیوالی (کام کرنے کی) مصیبت میں نہ مبتلا رہتے ۔ اور (قوم) سباء

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

کے لیئے تو یقیناً خود انہی کے گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ ان کے شہر کے دونوں طرف) داہنے بائیں

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا

(ہرے بھرے) باغات تھے ۔ (اور انکو حکم تھا کہ) اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ (پیو) اور اس کا شکر ادا

لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا

کرو ۔ (دنیا میں) ایسا پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار ایسا بخشنے والا ۔ اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا (اور

عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ

پیغمبروں کا کہا نہ مانا) تو ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) ان پر بڑے زوروں کا سیلاب بھیجدیا اور (انکو تباہ کرکے

ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ

ان کے دونوں باغوں کے بدلے ایسے دو باغ دیئے جنکے پھل بدمزہ تھے اور انمیں جھاؤ تھا اور کچھ تھوڑی سی

قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ

بیریاں تھیں ۔ یہ ہم نے ان کی ناشکری کی سزا دی ۔ اور ہم تو بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے

نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

ہیں ۔ اور ہم (اہل سبا [۱] اور شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت

الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا

عطا کی تھی اور چند بستیاں (سر راہ) آبادی تھیں جو باہم نمایاں تھیں [۲] اور ہم نے ان میں آمد و رفت

فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

(کی راہ) مقرر کی تھی ۔ کہ ان میں راتوں کو (اور) دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو ۔

منزل ۵

(بقیہ از ص ۶۸۵) چھوڑ دو اسوقت حضرت داؤدؑ کا سن ایکسو ستائیس برس کا تھا اور ایکسو چالیس برس کے سن میں وفات پائی تھی اور حضرت سلیمانؑ کا سن تیرہ برس کا تھا جو آپکو اس کی تعمیر کا حکم ہوا تو قیمتی پتھروں کو ترشوا کر مسجد بنائی چنانچہ یاقوت زمرد سونے چاندی کی تختیوں سے دیوار بنی اس میں اعلیٰ درجہ کے موتی لگائے گئے فیروزہ کا فرش تھا اور یاقوت زبرجد کے ستون، جواہرات کی جڑاؤ چھت تھی اس قدر چمک اور روشنی تھی کہ رات کو بھی روشنی کرنیکی ضرورت نہ رہتی غرض یہ سب اس کے سامان تھے جسے بخت نصر اجاڑ کر عراق لیگیا اور اسکا کچھ نشان بھی باقی نہ رہا اور یہ عمارت جو اب باقی ہے بہت بعد کی بنوائی ہوئی ہے ۱۲

۵ تا کہ لوگ انکو دیکھ کر انہی کیطرح خدا کی عبادت کریں ۱۲

۵ مسجد بیت المقدس کی تعمیر ابھی نا تمام تھی کہ حضرت سلیمانؑ نے اپنے ارکین سے فرمایا باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا فرمائی مگر میں ایک دن بھی آرام سے نہ بیٹھا۔ میں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی نہ آنے پائے۔ غرض آپ محل کے بالاخانے پر گئے اور اطراف و جوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا دیئے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان کو آتے دیکھا، تو فرمایا تو یہاں کیونکر آیا وہ بولا پروردگار کے حکم سے آپ نے فرمایا بیشک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے وہ بولا ملک الموت ہوں اور آپ کی قبض روح کو آیا ہوں غرض اسیجا میں آپکی روح قبض ہوئی اور آپ اسیطرح کھڑے رہے اور جنات اس خیال سے کہ آپ زندہ اور کھڑے دیکھ رہے ہیں کام میں مشغول رہے جب اس کو ایک مدت گزر گئی اور مسجد مکمل ہو چکی تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کر دیا اور آپکی لاش گری تو جنات چل چلت ہوئے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] یہ وہی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور انکا قصہ سورۂ نمل ص ۶۲۰ میں مذکور ہو چکا ہے۔ یہ شہر یمن میں تھا اور بہت شاداب آباد دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا شہر کے دونوں طرف دس دس روز کی مسافت تک ایسے گنجان باغ تھے کہ راہ گیر اگر رکھ کر چلے تو کہیں دھوپ نہ دیکھ پاتی دریائے پانی نادہ اس نے دہانہ کو ملکہ بلقیس نے اس خوبصورتی سے بند کر دیا تھا کہ یہ لوگ (باقی بر صفحہ ۶۸۸)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

تو وہ لوگ خود کہنے لگے پروردگار (قرب کے سفر میں لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے اور ان لوگوں نے خود

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ

اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے بھی ان کو (تباہ کر کے ان کے) افسانے بنا دیئے۔ اور (ان کی دھجیاں اڑا کے) ان کو تتر بتر کر دیا

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ

بے شک ان میں ہر صبر و شکر کرنے والے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں۔ اور شیطان لعین نے اپنے خیال کو (جو ان

عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾

کے بارے میں کیا تھا) سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی مگر ایمانداروں کا ایک گروہ (نہ بھٹکا)

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ

شیطان کا ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت کا یقین رکھتے ہیں ان

بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو اس کے بارے میں شک میں پڑے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار تو ہر چیز کا

حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نگراں ہے۔ (اے رسول) تم (ان سے) کہہ دو کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم ہو جائے

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

گا کہ) وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں میں کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں شرکت

الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

ہے اور نہ ان میں سے کوئی (خدا کا کسی چیز میں) مددگار ہے۔ اور جس شخص کے لیے وہ خود اجازت

مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

عطا فرمائے اس کے سوا کسی کی سفارش اس کی بارگاہ میں کام نہ آئے گی (اس کے دربار کی ہیبت) یہاں تک

اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

ہے کہ جب شفاعت کا حکم ہوتا ہے تو شفاعت کرنیوالے بیہوش ہو جاتے ہیں پھر جب ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور

(بقیہ ص ٦٨٦)
اپنی ضرورت بھر پانی لے لیتے اور پھر چین سے بسر کرتے غرض ایک عرصۂ دراز کے بعد ان پر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بندھ ٹوٹ گیا، اور سارا شہر اور باغات تباہ ہو کر خاک سیاہ ہوئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے اور باقی متفرق و پریشان ہو گئے۔١٢ منہ

ع
یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونیکے اس طرح آباد کئے گئے تھے کہ گویا جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ ہوتے ہیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا، دوسری میں شب باش ہوتا اور اس طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا۔١٢

ع ٢ ١٢ ٨

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ
کہ ان کی آبادیاں ویران ہو گئیں اور دیہات صحرا بن گئے۔١٢

خدا کی ہیبت و شان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ

کر دیجاتی ہے تو پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو (مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ جو واجبی تھا۔ (اے رسولؐ) تم ان سے

يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا

پوچھو تو کہ بھلا تم کو سوائے آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا کہیں گے) تم خود کہدو کہ خدا اور ہمیں یا تم لے

أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ

(دونوں میں سے ایک تو) ضرور براہ راست پر ہے (اور دوسرا گمراہ) یا وہ صریحی گمراہی میں پڑا ہے (اور دوسرا راہ راست پر)

لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾

(اے رسولؐ) تم (ان سے) کہدو نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمہاری کارستانیوں کی ہم سے باز پرس۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ

(اے رسولؐ) تم (ان سے) کہدو کہ ہمارا پروردگار (قیامت میں) ہم سب کو اکٹھا کریگا پھر ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیگا۔

الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ

اور وہ تو بڑا ٹھیک فیصلہ کرنیوالا واقفکار ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ جن کو تم نے (خدا کا) شریک بنا کر خدا کے ساتھ

بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا

ملایا ہے ذرا انہیں مجھے بھی تو دکھا دو ہرگز کوئی اسکا شریک نہیں، بلکہ وہی خدا غالب حکمت والا ہے۔ (اے رسولؐ)

أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَ

ہمنے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کیلئے (نیکو کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالا (پیغمبر) بنا کر بھیجا

لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے۔ اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو

هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ

(آخر) یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا۔ (اے رسولؐ) تم ان سے کہدو کہ تم لوگوں کیواسطے

يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ ع

ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہو۔ اور

ع ۳ / ۹

کفار کی ہٹ دھرمی

لہ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کہتا ہوں اور تم سے انکا جواب دیتے بن نہیں پڑتا تو پھر تم ہی سمجھو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ کیونکہ نفی و اثبات کے تقابل میں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں نہ دونوں باطل پر بلکہ ایک حق پر اور دوسرا باطل پر تو وہ آخر کون ہے۔ اس زمانہ میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں۔ یہی حالت اس وقت کے کفار کی بھی تھی۔ ۱۲ لہ چونکہ وہ لوگ ظاہر میں تو پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہوگی مگر دل میں یہ تھا کہ قیامت تو ہوگی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے بھی وقت تو بتایا نہیں مگر یہ کہہ دیا کہ قیامت ضرور ہوگی ۱۲

آنحضرتؐ کی رسالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا
جو لوگ کافر ہو بیٹھے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس (کتاب) پر جو

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
اس سے پہلے نازل ہو چکی۔ اور (اے رسولؐ) تم کو بہت تعجب ہو، اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم (قیامت

عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ
کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائینگے (اور) انہیں کا ایک دوسرے کی طرف (اپنی) بات کو پھیرتا ہوگا کہ

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
کمزور (ادنیٰ درجہ کے) لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہونگے کہ اگر تم (ہمیں) نہ (بہکاتے) ہوتے تو ہم ضرور

لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (۳۱) قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ
ایماندار ہوتے (اور اس مصیبت میں نہ پڑتے)۔ تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہوکر) کہیں گے کہ جب تمہارے

اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ
پاس (خدا) کی طرف سے ہدایت آئی تھی تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی عمل کرنے

جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ (۳۲) وَقَالَ الَّذِيْنَ
سے) روکا تھا (ہرگز) نہیں بلکہ تم تو خود مجرم تھے۔ اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ
زبردستی تو نہیں کی مگر ہم خود بھی گمراہ نہیں ہوئے بلکہ (تمہاری) رات دن کی فریب دہی نے

وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ
(گمراہ کیا کہ) تم لوگ ہم کو خدا کے نہ ماننے اور اس کا شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہے

اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا
(تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے۔ اور جو

الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا
لوگ کافر ہو بیٹھے ہم انکی گردنوں میں طوق ڈلوا دیں گے۔ جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے تھے

قیامت میں کفار کی حالت

۵ کفار مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو کہتا ہے کہ قیامت ضرور ہو گی کیا یہ سچ ہے؟ تو وہ کہنے لگے ہماری کتابوں میں تو ان کی تعریف لکھی ہوئی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں تو ابوجہل سن کے کہا ہم تمہاری کتابوں ہی کو کب مانتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا

اسی کے موافق تو سزا دی جائے گی۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے بڑے

قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا

لوگ یہ ضرور بول اٹھے کہ جو احکام دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم انکو نہیں مانتے۔ اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم تو

نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾

(ایمانداروں سے) مال اور اولاد میں کہیں زیادہ ہیں اور ہم پر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائے گا۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

(اے رسول) تم کہدو کہ میرا پروردگار جس کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور (جسکے لیے چاہتا ہے)

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

تنگ کرتا ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں۔ اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد

لَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ

کی یہ ہستی نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں مقرب بنا دیں مگر (ہاں) جس نے ایمان قبول کیا اور

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ

اچھے (اچھے) کام کیے ان لوگوں کے لیے تو ان کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ لوگ

بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ

(بہشت کے) جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں مقابلہ

فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾

کی نیت سے دوڑ دھوپ کرتے ہیں وہی لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے۔ (اے رسول)

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

تم کہدو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جسکے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا

وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ

ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم لوگ (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا عوض دیگا۔ اور وہ سب سے بہتر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

روزی دینے والا ہے۔ اور (وہ) دن یاد کرو، جس دن سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ

یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے۔ فرشتے عرض کریں گے (بارالٰہا) تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے

وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

تو ہی ہمارا مالک ہے نہ یہ لوگ۔ (یہ لوگ ہماری نہیں) بلکہ جنات (خبائث بھوت ۵ پریت) کی پرستش کرتے

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

تھے کہ ان میں کے اکثر لوگ انہیں پر ایمان رکھتے تھے۔ تب (خدا فرمائے گا) آج تو تم میں سے کوئی نہ دوسرے کے فائدہ

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ضرر کا اور ہم سرکشوں سے کہیں گے کہ (آج) اس عذاب کے مزے چکھو

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں پڑھی جاتی تھیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ

تو باہم کہتے تھے کہ یہ (رسول) بھی تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کو تمہارے باپ

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ

دادا پوجتے تھے ان کی پرستش سے تم کو روک دے اور کہنے لگے کہ یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے جی کا گڑھا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے جب ان کے پاس حق کی بات آئی تو اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو بس کھلا

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ

ہوا جادو ہے۔ اور (اے رسول) ہم نے تو ان لوگوں کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں جنہیں یہ لوگ پڑھتے اور نہ

اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تم سے پہلے ان لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر بھیجا۔ (اس پر بھی انہوں نے قدر نہ کی) اور جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انہوں نے

۵ بھوت پریت چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں نہ ان کا کہیں وجود ہے بلکہ محض خیالی باتیں اور بیہودہ ڈھکوسلے اور بے جا توہمات ہیں، جن کا اثر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیالی رہتا ہے، وہیں بڑھتے بڑھتے قوت واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے اور پھر اس سے خوف کے مارے جو کچھ نہ ہو جائے تھوڑا ہے۔ جنات کا وجود البتہ ضروری ہے۔ انسان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے برے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہیں وہی شرارتیں کرتے ہیں لوگوں کو ستاتے ہیں اگر ان ہی کے مردوں کا نام دیو بھوت پریت، اور عورتوں کا پری، چڑیل، بھتنی رکھا جائے تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کہ فلاں مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی بالکل لغو ہے کیا اتنا بھی خیال نہیں ہوتا کہ ایمانداروں کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی اور کفار اتنے آزاد کر دیئے جاتے ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنونی کی بکواس ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ

بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ حالانکہ ہمنے جتنا ان لوگوں کو دیا تھا یہ لوگ (ابھی) اس کے دسویں حصہ کو (بھی) نہیں پہنچے ؎۱

كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ ع قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا

اسپر ان لوگوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمنے دیکھا کہ میرا عذاب ؎۲ (انپر) کیسا (سخت) ہوا۔ (اے رسول) تم کہدو کہ میں تم سے نصیحت

لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن

کی بس ایک بات کہتا ہوں (وہ یہ ہے) کہ تملوگ محض خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہو اور اچھی طرح غور کرو

جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ

تو دیکھ لوگے کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) کو کسی طرح کا جنون نہیں ہے۔ وہ تو بس تمہیں ایک سخت عذاب (قیامت) کے سامنے

شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

(آنے) سے ڈرانیوالا ہے۔ (اے رسول) تم (یہ بھی) کہدو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تمسے کچھ اجرت مانگی ہو تو وہ تمہیں کو (مبارک)

إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي

ہو میری اجرت تو بس خدا پر ہے اور وہی (تمہارے اعمال افعال کا) ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (اے رسول) تم (ان سے) کہدو

يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ

کہ میرا بڑا غیبداں پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اُتارتا ہے۔ (اب ان سے) کہدو دین حق آگیا اور (اتنا

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ

بھی تو سمجھو کہ باطل (معبود) نہ شروع شروع ؎۳ کچھ پیدا کر سکتا ہے نہ (مرنیکے بعد) دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ (اے رسول) تم (یہ

فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

بھی) کہدو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی (کا وبال) ہے اور اگر میں راہ راست پر ہوں تو اس وحی کے طفیل سے

يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا (اور بہت) قریب ہے۔ اور (اے رسول) کاش تم دیکھتے

فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾

(تو سخت تعجب کرتے) جب یہ کفار (میدان حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے ہونگے تو بھی چھٹکارا نہ ہوگا اور پاس ہی پاس سے

؎۱ اگلوں کی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں اور اب ستر اسی بھی نہیں ہوتی۔ ان کے قد تیس گز اور بعض کے اور بھی زیادہ ہوتے تھے اور اب دو گز بھی نہیں ہوتے ہم اپنے بچپنے میں سُنا کرتے تھے کہ کسی زمانہ میں سوا بالشتی لوگ پیدا ہوں گے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بھی گزر گئے ہم تو اگلوں کی ایک بالشت کے برابر بھی نہیں ؎

ہر کہ روز بہی مے طلبد از ایام
مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینیم ١٢

ع ٥ ٩ ١١

؎۲ نکیر کے معنی ناراضی و خفگی کے ہیں۔ مگر چونکہ خدا کی ناراضی کا نتیجہ عذاب ہی ہے اس وجہ سے حاصل معنی کا ترجمہ کیا گیا۔ ١٢

؎۳ اس کی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فتح مکہ ہوا تو حضرت رسولؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے گرد تین سو ساٹھ (٣٦٠) بُت رکھے ہوئے تھے۔ ان کو لکڑی سے گراتے تھے اور فرماتے تھے جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا وما يبدئ الباطل وما يعيد مطلب یہ ہے کہ بتوں سے اس وقت کچھ کشود کار ہوا نہ آیندہ ہوگا۔ ١٢

؎۴ بعض مفسرین نے اس آیت کو رجعت کے بارہ میں لکھا ہے یعنی جب امام آخر الزمان ظہور فرمائیں گے۔ اور حذیفہ بن الیمان نے جو روایت حضرت رسولؐ سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے

١٢ ١٢ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَقَالُوٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ

(بآسانی) گرفتار کر لیئے جائیں گے۔ اور (اس وقت بے بسی میں) کہیں گے کہ اب ہم رسول پر ایمان لائے اور اتنی دور

بَعِيْدٍ ۚ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

دراز جگہ سے (ایمان پر) ان کا دسترس کہاں ممکن ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی (جب انکا دسترس تھا) انکار کر

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ

چکے اور دنیا میں تمام عمر) بے دیکھے بھالے (اٹکل کے) تکے بڑی بڑی دور سے چلاتے رہے۔ اور اب تو ان کے اور ان کی

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ

تمناؤں کے درمیان (اسی طرح) پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح انسے پہلے ان کے ہمرنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ)

مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع

کیا جا چکا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے

سُوْرَةُ الْفَاطِرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ مَرَبِهٖ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فاطر (پیدا کرنے والا) مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتا لیس آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لیئے (مخصوص) ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا فرشتوں کو (اپنا)

الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ

قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہوتے ہیں۔ (مخلوقات کی)

يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر (و توانا)

قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ

ہے۔ لوگوں کے واسطے جب (اپنی) رحمت (کے دروازے) کھول دے تو کوئی اسے روک

ك

یعنی جب ان کو ایمان حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا اس وقت تو اس سے منہ پھیرے رہے۔ اب ایمان کہاں دھرا ہے جس کو لپک کے لیں گے۔ ۱۲

ك

اس سورۃ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پر دار ہونا، خدا کی قدرت، حضرت رسول کی فہمائش، کفار و مومنین کا عدم مساوات، ساری عزت کا خدا ہی کے لیئے ہونا، اچھی باتوں کا خدا تک پہنچنا، انسان کی خلقت، ایمان و کفر کی تشبیہ، ہر شخص کو خدا کی احتیاج، کوئی کسی کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا، ہر اُمت کے لیئے پیغمبر کا ضرور ہونا، خدا سے علما ہی ڈرتے ہیں، قرآن کے وارث، اُمت کی تین قسمیں، مشرکین عرب کی حالت، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

ع ۶ ۹ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ

نہیں سکتا اور جس چیز کو روک لے اس کے بعد اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا۔ اور وہی (ہر چیز پر) غالب

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ

(اور دانا و بینا) حکیم ہے۔ لوگو خدا کے احسانات کو جو اس نے تم پر کیئے ہیں یاد کرو۔ کیا

عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ

خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہاری روزی پہنچاتا ہے

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾

اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں۔ پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔ اور

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ

(اے رسولؐ) اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو (کڑھو نہیں) تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں)

إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ

جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر) کل امور کی رجوع تو خدا ہی کی طرف ہے۔ لوگو! خدا کا (قیامت کا) وعدہ یقینی

اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

بالکل سچا ہے تو کہیں تمہیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے۔ (اور ایسا نہ ہو کہ شیطان) تمہیں خدا کے

بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٥﴾ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ

بارے میں دھوکا دے۔ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن بنائے رہو

عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ

وہ تو اپنے گروہ کو بس اس لیئے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب) جہنمی بن جائیں۔

السَّعِيرِ ﴿٦﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ

جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اختیار کیا ان کے لیئے (آخرت میں) سخت عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ ع ٧ ١٣

قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیئے ان کیلیئے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا بدلہ (بہشت) ہے۔

حضرت رسول کی تسکین

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوٓءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللّٰهَ
تو بھلا وہ شخص جسے اس کا برا کام (شیطانی اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا ہے (کبھی
يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِي مَن يَشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ
مومن نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں) تو یقینی (بات) یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور
نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَٰتٍ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ ⑧
جسے چاہتا ہے راہ راست پر آنے (کی توفیق) دیتا ہے۔ تو (اے رسولؐ) کہیں ان (بدبختوں) پر افسوس کر کر کے تمہارا
وَاللّٰهُ الَّذِيٓ أَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَٰهُ
دم نہ نکل جائے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں
إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
بادلوں کو اٹھائے اٹھائے پھرتی ہیں پھر ہم اس بادل کو مردہ (افتادہ) شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے
كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ⑨ مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
مر جانے کے بعد شاداب کر دیتے ہیں یونہی (مردوں کو قیامت میں) جی اٹھنا ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو خدا سے مانگے کیونکہ
جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّٰلِحُ
ساری عزت تو خدا ہی کی ہے[۱] اس کی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند ہو کر) پہنچتی ہیں[۲] اور اچھے کام کو وہ خود بلند فرماتا
يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ
ہے[۳] اور جو لوگ (تمہارے خلاف) بری بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لیئے قیامت میں سخت عذاب ہے اور
شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ⑩ وَاللّٰهُ خَلَقَكُم مِّن
(آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیامیٹ ہو جائے گی۔ اور خدا ہی نے تم لوگوں کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا
تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَٰجًا وَمَا تَحْمِلُ
پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا (نر و مادہ) بنایا اور بغیر اس کے علم (اور اجازت) کے نہ کوئی عورت
مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ
حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور نہ کسی شخص کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے

[۱] اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ جگہیں رکھی ہیں اور لوگ انکو دوسری جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ پھر کیونکر ملے۔ میں نے عزت اپنی فرمانبرداری میں رکھی ہے۔ اور لوگ اس کو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈتے ہیں بھلا پھر کیونکر پائیں گے علم و حکمت کو میں نے بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر حاصل ہو گی راحت آرام کو میں نے بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دنیا میں تلاش کرتے ہیں پھر کسطرح ہاتھ آئے۔ تونگری کو میں نے قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر ملے۔ اپنی خوشنودی میں نے مخالفت نفس میں رکھی ہے اور لوگ اسکو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائینگے ۱۲

[۲] یعنی خدا کی بارگاہ میں قبول اور پسند ہونیکے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو سب اچھی بری باتیں پہنچتی ہیں بلکہ اس کو بہت قبل سے معلوم ہیں۔ ۱۲

[۳] یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ یرفعہ کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول عمل صالح کیطرف راجع ہو اور ابن عباس نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں بلکہ جبتک انہی کے مطابق اچھے کام نہ کرے وہ باتیں بھی کام کی نہیں اور جب اچھے کام بھی کر چکتا ہے تو وہ باتیں بھی درجہ قبول تک پہنچتی ہیں اس صورت میں ضمیر فاعل عمل صالح کیطرف راجع ہوگی اور ضمیر مفعول کلم کیطرف اور بعض نے اسکا عکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں یعنی کفار کے اعمال مقبول نہیں ہونگے

اب اچھی باتوں سے بعض نے "لا الٰہ الا اللّٰہ" مراد لیا ہے بعض نے ہر ذکر خدا یعنی تکبیر تسبیح و تہلیل قرآن کا پڑھنا دعا استغفار وغیرہ سبکو مراد لیا ہے اور بعض نے تسبیحات اربعہ "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" مراد لیئے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ

اور نہ کسی کی عمر سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوحِ محفوظ) میں (ضرور) ہے۔ بیشک یہ بات خدا پر بہت ہی

يَسِيْرٌ ⑪ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

آسان ہے۔ (اس کی قدرت دیکھو) دو سمندر (باوجود ملجانیکے) یکساں نہیں ہو جاتے یہ (ایک تو) میٹھا خوش ذائقہ کہ اسکا

سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ

پینا سوارت ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے۔ اور اس (اختلاف) پر بھی تم لوگ دونوں سے (مچھلی کا) تر و

لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى

تازہ گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے لیئے) زیورات (موتی وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے

الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

ہو کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو) پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اس کے فضل (وکرم) تجارت کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر

تَشْكُرُوْنَ ⑫ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

کرو۔ وہی رات کو (بڑھاکے) دن میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور وہی دن کو (بڑھاکے) رات میں

فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ

داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے اور) اسی نے سورج اور چاند کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے کہ ہر ایک اپنے (اپنے) معین

مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

وقت پر چلا کرتا ہے۔ وہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے۔ اور اسے چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ چھوہارے

دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ⑬ ۭ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

کی گٹھلی کی جھلی کے برابر بھی تو اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم انکو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال)

دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سنیں بھی تو تمہاری دعائیں نہیں قبول کر سکتے۔ اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کر بیٹھیں

يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ⑭ ع

گے۔ اور واقف کار (شخص) کی طرح کوئی (دوسرا ان کی پوری حالت) تمہیں بتا نہیں سکتا۔

ع ۲ آیات ۱۳

[illegible]

ف ۵
عجب نہیں میٹھے کھاری سمندر کی مثال سے ایمان وکفر کی طرف اشارہ اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع جو سے کفار ومومنین سب یکساں منتفع ہوتے ہیں ۱۲

ف ۶
ینبئك مثل خبیر جملہ بھی اسقدر مقبول خاص و عام ہو گیا ہے کہ اب عرب کی مثل ہو گئی ہے اور اس مقام پر بولی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اس سے بہتر دوسرا نہ ہو تو اپنی بات کے اخیر میں یہ فقرہ کہتا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ

لوگو تم سب کے سب خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو۔ اور (صرف) خدا ہی (سب سے) بے پروا

الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ج

سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردہ میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا بسائے۔ اور

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ

یہ بھی خدا کے واسطے دشوار نہیں۔ اور یاد رہے کہ) کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّ

اور اگر کوئی (اپنے گناہوں کا) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ (اٹھانے) کے واسطے (کسی کو) بلائے گا تو اس کے بار میں سے

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

کچھ بھی نہ اٹھایا جائیگا اگرچہ (کوئی کسی کا) قرابتدار ہی (کیوں نہ) ہو (اے رسولؐ) تم تو بس انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى

دیکھے بھالے اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ جو شخص پاک صاف رہتا ہے

لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ لا

وہ اپنے ہی فائدہ کے واسطے پاک صاف رہتا ہے۔ اور (آخر کار سب کو ہر پھر کے) خدا ہی کیطرف جانا ہے۔ اور اندھا (کافر) اور آنکھوں والا (مومن

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ لا وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ج

کسیطرح) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرا (کفر) اور اجالا (ایمان) برابر ہیں) اور نہ چھاؤں (بہشت) اور دھوپ (دوزخ برابر ہیں) اور

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ

نہ زندے (مومنین) اور نہ مردے (کافر) برابر ہو سکتے ہیں۔ اور خدا جسے چاہتا ہے اچھی طرح سنا (سمجھا) دیتا ہے۔ اور

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ

(اے رسولؐ) جو (کفار مردوں کی طرح) قبروں میں ہیں انہیں تم (اپنی باتیں) نہیں سنا (سمجھا) سکتے ہو۔ تم تو بس (ایک

اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

خدا سے) ڈرانیوالے ہو۔ ہم ہی نے یقیناً تم کو قرآن کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (پیغمبرؐ) بنا کر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن

بھیجا۔ اور کوئی امت (دنیا میں) ایسی نہیں گزری کہ اس کے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا پیغمبر اگر نہ آیا ہو۔ اور اگر یہ لوگ

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ

تمہیں جھٹلائیں تو کچھ پروانہ کرو کیونکہ ان کے اگلوں نے بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا ہے (حالانکہ) ان کے

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

پاس ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ پھر ہم نے

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ

ان لوگوں کو جو کافر ہو بیٹھے لے ڈالا تو تم نے دیکھا کہ میرا عذاب ان پر کیسا (سخت) ہوا (ہیں)۔ کیا تم نے اس پر

أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ

بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم (خدا) نے اس (کے ذریعہ) سے طرح طرح

مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ

کی رنگتوں کے پھل پیدا کیے اور پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے راستے) ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں، کچھ تو

مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

سفید (براق) اور کچھ لال (لال) اور کچھ بالکل کالے سیاہ۔ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں

وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا

اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں اس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے

يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

والے تو بس علماء لہ ہیں۔ بے شک خدا (سب سے) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

بے شک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں

أَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن

عطا کیا ہے اس میں سے چھپا کے اور دکھلا کے (خدا کی راہ میں) دیتے ہیں وہ یقیناً ایسے بیوپار کا آسرا

ہر قوم کے لیے ایک پیغمبر ضرور دیا

لہ

یہ بالکل واضح ہے۔ کیونکہ جبتک کوئی شخص خدا کی شان اسکی ہیبت اس کے احکام کو جانے ہی گا نہیں، پھر اس سے ڈرے گا کیا۔ اور علماء سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کے مطابق ہو ورنہ وہ حقیقۃً عالم نہیں۔ بلکہ اس کی مثال تو ابرِ بے بارش کی ہے۔ مگر سچ یوں ہے کہ ان علما کا جن کی خدا نے مدح کی ہے ائمہ کے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا

۳ ع ۱۲ ۱۵

۱۲ ۱۲

خدا سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ

رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹاٹ نہ اٹھے گا تاکہ خدا انہیں انکی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے فضل (و کرم) سے کچھ اور

غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ

بڑھا دیگا بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔ اور ہم نے جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ بالکل

هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

ٹھیک ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے کی اسکے سامنے (موجود) ہیں انکی تصدیق بھی کرتی ہے۔ بیشک خدا اپنے بندوں

بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ

(کے حالات) سے خوب واقف (ہے اور) دیکھ رہا ہے۔ پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے خاص انکو قرآن کا وارث بنایا

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

جنہیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا۔ کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی کرکے) اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور کچھ ان

مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

میں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں (اوروں سے) گوئے

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

سبقت لے گئے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے۔ (اور اس کا صلہ بہشت کے) سدا بہار

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ

باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہونگے اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے

لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ

اور وہاں انکی (معمولی) پوشاک خالص ریشمی ہوگی۔ اور یہ لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے خدا کا شکر جس نے

اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ

ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور) قدردان ہے جس نے

شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

ہم کو اپنے فضل (و کرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں اتارا (مہمان کیا) جہاں ہمیں کوئی تکلیف

منزل ٥

لہ اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ٢ صفحہ ٦٢٤ سطر ٥۔ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں ان بندوں سے آپکی امت کے وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہونگے جنکو خدا نے امۃ وسطا لتکونوا شہداء علے الناس فرمایا ہے اور میں اس آیہ کی تفسیر میں بحوالہ شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم صفحہ ٣٣ میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور انکی اولاد ہیں تو حسب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات ائمہ معصومین قرار پائے اور عجب نہیں زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسولؐ کے بعد قیامت تک صحابہ تابعین و تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی ہو سکتا ہے۔ اسی کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیہ حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیرؑ کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (میری موت کے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعوےٰ نہ کرتے اسی بنا پر تو آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی اور رات کو نازل ہوئی یا دن کو آبادی میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر انہی حضرات کی مدح امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات الآیۃ سے فرمائی ہے ٢

لے یہ انہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں۔ ایک دقیق تر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَ

چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہنچے گا۔ اور جو لوگ کافر ہو

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ

بیٹھے ان کے لیئے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں

فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ

(اور تکلیف سے نجات ملے) اور نہ ان سے انکے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی۔ ہم ہر ناشکرے کی سزا

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا

یوں ہی کیا کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلایا کریں گے۔ کہ پروردگار اب ہم کو یہاں سے

أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ

نکال دے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اسے چھوڑ کر نیک کام کرینگے (تو خدا جواب دیگا کہ) کیا ہمنے تمہیں اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ

نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

جن میں جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور) ہو خوب سوچ سمجھ لے اور (اسکے علاوہ) تمہارے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) بھی پہنچ

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ

گیا تھا تو (اپنے کیئے کا مزا) چکھو کیونکہ سرکش لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ بے شک خدا سارے آسمان و زمین کی

غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾

پوشیدہ باتوں سے خوب واقف ہے۔ وہ یقینی دلوں کے پوشیدہ راز سے باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ

وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین میں تم لوگوں کو (اگلوں کا) جانشین بنایا پھر جو شخص کافر ہوگا

كُفْرُهُ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے پروردگار کی بارگاہ میں غضب کے

مَقْتًا وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾

سوا کچھ بڑھائے گا نہیں۔ اور کفار کو ان کا کفر گھاٹے کے سوا کچھ نفع نہ دے گا۔

(بقیہ از ص ۶۹۹)

روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے پانچ انگوٹھیاں تحفۃً پیش کریں گے کہ ایک پر سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور دوسری پر ادخلوھا بسلام آمنین اور تیسری پر سلام علیکم بما صبرتم اور چوتھی پر انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون اور پانچویں پر اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم لکھا ہوگا۔ اور جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہو جائیں گے اور اپنی جگہ پر پہنچیں گے تو بے ساختہ کہیں گے:۔ الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن

ع ۱۱
۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

(اے رسولؐ) تم (ان سے) پوچھو تو کہ خدا کے سوا اپنے جن شریکوں کی تم عبادت کرتے تھے کیا تم نے انہیں

اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

(کچھ) دیکھا بھی - مجھے بھی ذرا دکھاؤ تو کہ انہوں نے زمین (کی چیزوں) سے کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ

میں کچھ ان کا آدھا ساجھا ہے یا ہم نے خود انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی دلیل رکھتے

مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا

ہیں۔ (یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے (دھوکے اور) فریب ہی کا [1] وعدہ کرتے

غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ہیں۔ بے شک خدا ہی سارے آسمان اور زمین اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ

ہوئے ہے۔ اور اگر (فرض کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انہیں کوئی

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا

روک نہیں سکتا۔ بے شک وہ بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی بڑی

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ

سخت قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ بیشک اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آئے گا [2] تو وہ ضرور

اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

ہر ایک امت سے زیادہ روبراہ ہونگے۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا رسولؐ آ پہنچا تو ان

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾ ۙ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَ

لوگوں کو) روئے زمین میں سرکشی اور بری بری تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اس کے آنے سے) انکی نفرت کو

مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

ترقی ہی ہوتی گئی۔ اور بُری تدبیر (کی برائی) تو بری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے۔ تو (اب) یہ لوگ

---

[1] وعدوں سے وہ امیدیں مراد ہیں، جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو نجات شفاعت تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی تمنائیں دلایا کرتے تھے حالانکہ یہ سب دھوکے کی ٹٹیاں تھیں کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اختیار تو رکھتے نہ تھے دوسرے کو کیا دیتے۔ ۱۲

[2] عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی تو آیا نہ تھا مگر جب اگلی امتوں کے افسانے سنتے تو جوش میں کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اس کی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات ہدایت اور حجت کے لیئے حضرت رسولؐ آئے تو ان ہی لوگوں کی طرح لگے یہ بھی شرارت کرنے حتیٰ کہ رسولؐ اللہ کی ایذادہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ
یہ لوگ بس اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں تو (بہتر) تم خدا کے دستور میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔
اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ
اور خدا کی عادت میں ہرگز کوئی تغیر نہ پاؤ گے۔ تو کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر
يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان کے پہلے تھے اور ان سے زور و قوت میں بھی کہیں
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا
بڑھ چڑھ کے تھے پھر ان کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا۔ اور خدا ایسا
كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي
(گیا گزرا) نہیں ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز کر سکے (نہ اتنے) آسمانوں میں اور نہ زمین میں
الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ
بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی (قابو) قدرت والا ہے۔ اور اگر (کہیں) خدا لوگوں کی
اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا
کرتوتوں کی گرفت کرتا تو جیسی ان کی کرتی ہے روئے زمین پر کسی جانور کو باقی نہ چھوڑتا۔ مگر وہ تو
مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا
ایک مقرر میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے (کہ جو کرنا ہو کرلو) پھر جب ان کا (وہ) وقت آجائے گا
جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾ ع ۵ ۱۷
تو خدا یقینی اپنے بندوں کے حال کو دیکھ رہا ہے۔ (جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا)۔

سُورَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهٗ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا الْاٰيَةَ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ الْفُرْقَانِ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورۂ یٰسین (واذا قیل لھم الآیۃ کے سوا سورۃ) مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ـه
اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت، کفار کی تشبیہ، جناب امیرؑ کی مدح، اہل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن آلِ یٰسین کا تذکرہ، بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجانے کی، بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت، حضرتؐ کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے
۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾
یٰسٓ ۱ (اِس) پُر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسولؐ) تم بلاشک یقینی پیغمبروں میں سے ہو (اور دین کے
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ
بالکل سیدھے راستے پر (ثابت قدم) ہو۔ جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل کیا ہوا ہے تاکہ تم ان
قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ (دین سے) بالکل
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
بےخبر ہیں۔ انمیں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں۔ ہم نے ۲ انکی گردنوں
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا
میں (بھاری بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ (سر
مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار انکے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار انکے پیچھے پھر اوپر سے انکو ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اور (اے رسولؐ) ان کے لیئے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی) ایمان لانے
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ
والے نہیں ہیں۔ تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے
وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ
تو تم اس کو (گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (وآبرو) اجر کی خوشخبری دے دو۔ ہم ہی یقیناً
كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ
مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی (اچھی یا بری)
اٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾
باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن ۳ پیشوا میں گھیر دیا ہے۔ اور

منزل ۵

۱ حضرت رسولؐ کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں: محمدؐ، احمدؐ، عبداللہ، یٰسین، آل یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں اور اس کی اصل "یا انیسین" تھی۔ کثرت استعمال سے یٰسین ہو گیا۔ ۱۲

۲ راہ حق کے نہ سوجھنے کی یہ دو مثالیں ہیں کہ ا گردن طوق میں پھنسی ہے اور سر ڈاڑھی تک پیچھے پھرا جاتا ہے۔ پھر سوجھے کیا خاک۔ ۲ آگے دیوار پیچھے دیوار اوپر سے پٹی ہوئی چھت۔ پھر آخر سوجھے کیسے اور کدھر؟ مطلب یہ ہے کہ کفار کی گردن شیخی سے اکڑی ہوئی ہے اور ناحق کی ضد کی دیواریں آگے پیچھے اوپر سے حائل ہیں پھر ہدایت کیونکر پائیں ۱۲

۳ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر و عمر آپ کے پاس کھڑے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے پوچھا کہ کیا امام مبین توریت ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا انجیل ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا قرآن ہے فرمایا نہیں۔ اتنے میں حضرت علیؑ سامنے سے نمودار ہوئے تو فرمایا یہ امام مبین ہے۔ اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو علامہ جلال الدین سیوطی نے بیان کی ہے کہ عبد بن حمید ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے بارہ میں روایت کی ہے کہ ہر چیز ایک پیشوا امین خدا کے نزدیک محفوظ ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۲۶۱ سطر ۱ مطبوعہ مصر ۱۲ ۱۲

ع ۱
۱۲
۱۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

(اے رسولؐ) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے)

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

پیغمبر[1] آئے اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو (پیغمبر یوحنا و یونس) بھیجے تو ان لوگوں نے دونوں کو

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ

جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد دی۔ تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس

اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

(خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وانزل)

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ

نہیں کیا ہے تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو۔ تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے

لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا

بھیجے ہوئے (آئے) ہیں اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے۔ وہ بولے ہم نے

اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ

تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ (تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم

لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ

لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دینگے اور تم کو یقینی ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا۔ پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی (تمہاری

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ

کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے کیا جب نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو) نہیں بلکہ تم خود (اپنی) حد سے بڑھ گئے

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

ہو اور (اتنے میں) شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

کا کہنا مانو ایسے لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔

منزل ۵

[1] جب انطاکیہ والوں کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عیسیٰؑ نے حضرت یحییٰ اور یونس کو اپنے دین کیموافق انکی ہدایت کو بھیجا۔ جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو ایک بڈھے آدمی حبیب نجار کو دیکھا تو سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر پوچھا تم لوگ کہاں جاتے ہو کہا ہم شہر والوں کو خدا کی عبادت کیطرف متوجہ کرنے اور بتوں کی پرستش کرنیسے روکنے جاتے ہیں۔ وہ بولا تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے فرمایا ہم لوگ دعا کر کے بیماروں کو شفا دیتے ہیں۔ اسنے کہا میرے لڑکے کو جو عرصہ سے بیمار ہے اور تمام اطبا اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہیں اچھا کر دو تو جانیں غرض وہ دوڑا ہوا گیا اور اپنے لڑکے کو لے آیا۔ غرض وہ اچھا ہو گیا تو فوراً ایمان لائے اس کے بعد یہ لوگ شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے پاس پہنچے اس سے بھی اس قسم کی باتیں ہوئیں تو اسنے کہا ابھی تم لوگ ٹھہرو میں اس میں غور کروں گا تو یہ حضرات اور لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوئے ایک دن بادشاہ کی سواری جا رہی تھی کہ ان حضرات نے تکبیر کی آواز بلند کی اسکو برا معلوم ہوا اور اسنے ان دونوں کو بتخانہ میں مقید کر دیا جب یہ خبر حضرت عیسیٰؑ کو معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت شمعون کو جو آپکے خلیفہ اور تمام حواریوں کے سردار تھے انطاکیہ روانہ کیا جب یہ پہنچے تو شہر کے دروازے پر کہنے لگے میں اسواسطے یہاں آیا ہوں کہ بادشاہ کو خدا کی پرستش کر دوں۔ غرض یہ بہت اعزاز و اکرام کیساتھ بادشاہ کے پاس پہنچے اور اس نے انکو عبادات کرنیکے واسطے اسی بتخانہ میں جانیکی اجازت دی تو دونوں سے ملاقات ہوئی اور یہ کہدیا کہ میں تم دونوں کو بلواؤنگا مگر میری شناسائی کا اظہار نہ کرنا اس کے بعد یہ برابر بادشاہ کے پاس آتے جاتے تھے حتیٰ کہ بادشاہ کو ان سے ایک خاص خلوص ہو گیا اور اکثر امور میں مشورہ کرنے لگے تو ایکدن موقع پاکر کہنے لگے کہ اس بتخانے میں دو اجنبی آدمی کون ہیں بادشاہ نے کہا وہ دونوں ایک نئے دین کا پیغام لیکر آئے تھے اسوجہ سے میں نے انہیں مقید کر دیا ہے آپ نے کہا انکو بلا کر پوچھنا چاہئے آخر وہ کہتے کیا ہیں۔ غرض وہ بلائے گئے اور بادشاہ کے سامنے حالات دریافت کر کے پہلے ایک شخص کو بلایا جسکے آنکھوں کے نشان بھی نہ تھے حضرت شمعون کی فرمائش سے ان دونوں نے دعا کی تو شگاف ہو گیا اور دو ڈھیلے مٹی کے رکھدیئے تو آنکھیں ہو گئیں تب (باقی ص ۷۰۵)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾
اور مجھے کیا (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اسی کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب (آخر) اسی کیطرف

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ
لوٹ کر جاؤ گے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ انکی سفارش ہی

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿۲۳﴾
میرے کچھ کام آسکے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے۔ (اگر ایسا کروں تو) اس وقت میں

إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾ إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿۲۵﴾
یقینی صریحی گمراہی میں ہوں۔ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لاچکا تو میری بات سنو (اور مانو)

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ
مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ بہشت میں جا (اسوقت بھی اسکو قوم کا خیال آیا تو کہا)

لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ
میرے پروردگار نے جو مجھے بخشدیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں شامل کر لیا۔ کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور

مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿۲۸﴾
ایمان لاتے) اور ہم نے اسکے (مرنے کے) بعد اسکی قوم پر (انکی تباہی کیلئے) نہ تو کوئی آسمان سے لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿۲۹﴾ يَٰحَسْرَةً
بات کیواسطے لشکر) اتارنے والے تھے۔ وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کیطرح) بجھ کے رہ

عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ
گئے۔ ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخراپن ضرور

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۰﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ
کیا۔ کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان کے

أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۳۱﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا
پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آسکتے۔ (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر کیئے جائیں گے۔

(بقیہ از صفحہ ۶۰۴)

حضرت شمعونؑ نے پوچھا کہ تمہارے خدا میں اور کیا قدرت ہے؟ وہ بولے مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔ شمعونؑ نے کہا بھلا بادشاہ کے بیٹے کو جسے مرے ہوئے عرصہ ہوا زندہ کر سکتے ہو انہوں نے کہا ہاں غرض وہ دونو اس کی قبر پر گئے اور دعا کی وہ زندہ ہو گیا اور اس نے خود یہ بیان کیا کہ فلاں فلاں صورت کے لوگوں کی دعا سے میں زندہ ہوا ہوں پھر اس نے ان دونو کو پہچان بھی لیا۔ اس وقت وہ دونو بہت معزز نگاہوں سے دیکھے جانے لگے۔ اور بروایتے بادشاہ بھی ایمان لے آیا مگر اور لوگوں نے انکی ہدایت پر عمل نہ کیا اور اپنے کفر پر اَڑے رہے یہاں تک کہ تھوڑے دنوں کے بعد لوگوں نے ان حضرات کو ستانا شروع کیا۔ تو حبیب نجار نے آکر سفارش کی اور محض اس سفارش پر لوگوں نے اس بیچارے کو اتنا مارا کہ وہ بیچارہ راہی جنت ہو گیا۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ یہ انہی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آلِ یٰسین ہے انکے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ انکو پتھر مارتے تھے اور یہ نصیحت کرتے جاتے تھے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنت ہوئے۔ ان کا مرنا تھا کہ خدا کا قہر نازل ہوا پہلے انپر قحط کی مار پڑی اس کے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری کہ ساری بستی کی بستی مسمار و تباہ ہو گئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

ع ۲۰/۲ ا

مُحۡضَرُوۡنَ ۝۳۲ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا

اوران کے (سمجھنے کے) لیئے (میری قدرت کی) ایک نشانی مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو (پانی سے) زندہ

مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ۝۳۳ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ

کردیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ کھایا کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے زمین میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ

وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ ۝۳۴ لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا

لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی کے) چشمے جاری کر دیے تاکہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں

عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۳۵ سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ

نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے۔ وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے

كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۳۶

زمین سے اگنے والی چیزوں اور خود ان لوگوں کے اور ان چیزوں کے جنکی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیئے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ۝۳۷

اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو اسوقت یہ لوگ اندھیرے

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ

میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب سے) غالب واقفکار (خدا)

الۡعَلِيۡمِ ؕ ۝۳۸ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ

کا (باندھا ہوا) اندازہ ہے۔ اور ہمنے چاند کیلئے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہانتک کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی

الۡقَدِيۡمِ ۝۳۹ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا

پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے نہ تو آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جالے[1] اور نہ ہی

الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ

رات ہی[2] دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ (چاند سورج ستارے) ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں۔ اور

اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۝۴۱ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ

ان کے لیئے (میری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ انکے بزرگوں کو (نوح ع کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اس کشتی کے مثل

---

[1] کیونکر پا سکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے، اور آفتاب سال بھر میں ۱۲

[2] یعنی یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو پھر رات ہی آجائے ۱۲

خدا کی قدرتیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ

اِن لوگوں کے واسطے بھی ویسی ہی چیزیں (کشتیاں جہاز) پیدا کر دیں۔ جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو اِن سب لوگوں

وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

کو ڈبا ماریں پھر نہ کوئی اُن کا فریاد رس ہو گا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

وقت تک ان کو (چین کرنے دینا منظور) ہے۔ اور جب اُن کفار سے کہا جاتا ہے کہ اِس (عذاب) سے بچو (جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ

تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

تمہارے سامنے تمہارے پیچھے (موجود) ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پروا نہیں کرتے)۔ اور انکی حالت یہ ہے کہ جب انکے پروردگار کی

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

نشانیوں میں سے کوئی نشانی انکے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال و دولت)

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ

جو خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ) کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

جسے (تمہارے خیال کے مطابق) خدا چاہتا تو اسکو خود کھلاتا تم لوگ تو بس صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً

تم لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا۔ (اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً

جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہونگے۔ پھر تو یہ لوگ نہ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں

ع ٤ وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور پھر جب (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا

(نکل نکل) کے اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف چل کھڑے ہونگے۔ اور (حیران ہو کر) کہیں گے ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے تھے)

کفار کا مومنوں کے سوال کا جواب

قیامت کا ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۵

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئے گا کہ) یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس کا خدا نے (ہم سے) وعدہ

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

کیا تھا اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

حضور میں حاضر کیے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم لوگ (دنیا

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾

میں) کیا کرتے تھے۔ بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے ہیں۔ وہ اپنی بیبیوں

بہشتیوں کی حالت

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ

کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر (چین سے) بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہشت میں ان کے لیے

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

(تازہ) میوے (تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں ان کے لیے (حاضر) ہے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا۔ اور

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ

(ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا

اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ

کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا ۔ وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اور یہ کہ (دیکھو)

وقف غفران

اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ

صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے ۔ اور (باوجود اس کے) اس نے تم میں

جہنمیوں کی حالت

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

وعدہ کیا گیا تھا ۔ تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے) چلے جاؤ ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٥

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے رہے تھے خود ان کے

اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى

ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں مگر کہاں دیکھ پائیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو جہاں

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا

یہ ہیں (وہیں) انکی صورتیں بدل کر (ان کو پتھر ہی بنا) دیں پھر نہ تو انہیں آگے جانے کا قابو ہے اور نہ (وہ)

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۗ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

لوٹ سکیں۔ اور ہم جس شخص کو بہت زیادہ عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں الٹ (کر بچے کی طرح مجبور کر) دیتے ہیں تو کیا

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ

وہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اور ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اسکی شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو نری

مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ

(اور حجت باقی نہ رہے)۔ کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے انکے فائدے کیلئے چارپائے اس چیز سے پیدا کیے جسے

لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا

ہماری ہی قدرت نے بنایا تو یہ لوگ انکے (اپنے خواہ مخواہ) مالک بن گئے۔ اور ہم ہی نے چارپایوں کو انکا مطیع بنایا تو بعض انکی سواریاں

يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۗ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔ اور چارپایوں میں انکے لئے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں (دودھ) تو کیا یہ لوگ اس

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا

پر بھی) شکر نہیں کرتے۔ اور لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (اور) معبود بنائے ہیں تاکہ انہیں انسے کچھ مدد ملے۔ حالانکہ وہ لوگ انکی

ع ٤ ١٧ ٣

ل

یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کے بچپنے میں تھی آخر میں ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھولی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچہ کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی اس کو بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ - ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾

کسیطرح مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سب کی

فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

وقف لازم

حاضری کی جائے گی۔ تو (اے رسولؐ) تم ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو۔ جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا

اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں۔ کیا آدمی نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے

خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ

اس کو ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے۔ اور

مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ

ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا (اور) کہنے لگا کہ بھلا

خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾

جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ

زندہ کر دکھایا وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار

لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا

کے) ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی پھر تم اس سے (اور) آگ سلگا لیتے ہو

أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي

(بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا کئے کیا وہ اس

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ

پر قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے ہاں!

ط ۱ے یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسوقت قریش کے بڑے بڑے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چورچور کر کے ہوا میں اڑا دیا اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے جو ان ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا خدا جمع کرے گا اور زندہ کر کے اسکو اور تجھ کو جہنم داخل کرے گا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوبصورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا ۱۲

قیامت کا ثبوت

ط ۲ے عرب کے جنگلوں میں مرخ و عفار دو درخت ہوتے ہیں کہ انکی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
(ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا واقف کار ہے۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ
اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے

كُنْ فَيَكُونُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِي بِيَدِهٖ
کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے۔ تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾ ع
قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

سُورَةُ الصّٰفّٰتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ لُقْمٰن وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُونَ اٰيَةً
سورۂ صافات لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾
(عبادت میں یا جہاد میں) پرا باندھنے والوں کی (قسم) پھر بدوں کو برائی سے جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾
(قسم) پھر قرآن کے پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود یقینی ایک ہی ہے۔ جو سارے آسمان

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار

بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ إِنَّا زَيَّنَّا
ہے۔ اور (چاند، سورج، تارے کے، طلوع و غروب) کے مقامات کا بھی

السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ ۣالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَ
مالک ہے۔ ہم ہی نے نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (جگمگاہٹ) سے آراستہ کیا اور (تاروں کو)

رکوع ۵ ع ۶ ۲

لہ
اس سورۃ میں توحید، قدرت، قیامت کا ثبوت، اہلبیت کی ولایت کا سوال، رسول خدا شاعر یا مجنون نہ تھے، بہشت کی کیفیت، جہنم کی حالت، جنتی جہنمی کا قصہ، حضرت نوحؑ کا ذکر، حضرت ابراہیمؑ کا حال، حضرت اسمٰعیلؑ کا واقعہ، ذبح عظیم، حضرت موسٰے و ہارونؑ کا تذکرہ، حضرت الیاسؑ کا قصہ، آلِ محمدؐ پر سلام، حضرت لوطؑ کا ذکر، حضرت یونسؑ کا قصہ، خدا پر فرشتوں کی بیٹیاں ہونے کا الزام اور جواب، فرشتوں کی شہادت، انبیاء کی مدد اور ان کا غلبہ، خدا کی حمد وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

خدا کے ہونا بہشت سے بہتر ہو جانا ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ (۷) لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ

ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے واسطے (بھی پیدا کیا)۔ کہ اب شیطان عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے

الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ (۸) دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ

اور (جہاں سن گن لینا چاہا تو) ہر طرف سے کھدیڑنے کیلئے شہاب پھینکے جاتے ہیں اور ان کے لیے پائدار عذاب ہے مگر جو

وَّاصِبٌ (۹) اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (۱۰)

(شیطان شاذونادر فرشتوں کی) کوئی بات اچک لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اس کا پیچھا کرتا ہے۔ تو (اے رسول)

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

تم ان سے پوچھو تو کہ انکا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا ان (مذکورہ) چیزوں کا جنکو ہمنے پیدا کیا ہمنے تو ان لوگوں کو لیسدار مٹی سے پیدا کیا بلکہ

مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (۱۱) بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ (۱۲) وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا

تم تو (ان کفار کے انکار پہ) تعجب کرتے ہو اور وہ لوگ (تم سے) مسخراپن کرتے ہیں۔ اور جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو

يَذْكُرُوْنَ (۱۳) وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ (۱۴) وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ

سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو (اس سے) مسخراپن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے بھلا

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (۱۵) ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (۱۶)

جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم یا ہمارے اگلے باپ دادا پھر دوبارہ قبروں

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ (۱۷) قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ (۱۸) فَاِنَّمَا هِيَ

سے اٹھا کھڑے کیئے جائیں گے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ ہاں ضرور اٹھائے جاؤ گے اور تم ذلیل ہوگے۔ اور وہ (قیامت)

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ (۱۹) وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا

تو ایک للکار ہوگی پھر تو وہ لوگ فوراً ہی (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو

يَوْمُ الدِّيْنِ (۲۰) هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (۲۱)

قیامت کا دن ہے۔ (جواب آئیگا کہ) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم لوگ (دنیا میں) جھوٹ سمجھتے تھے۔ (اور فرشتوں

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ (۲۲)

کو حکم ہوگا کہ جو لوگ (دنیا میں) سرکشی کرتے تھے انکو اور انکے ساتھیوں کو اور خدا کو چھوڑ کر جنکی پرستش کرتے ہیں

قیامت کا ثبوت

۱؎ اس کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے۔ دیکھو پارہ ۱۴ سورۂ حجر ۱۲۔

۲؎ عرب کے مشرکین خاص کر کافر بن زید حشر و قیامت کے انکار پر لاف زنی اور خدا جانے کیا کیا چہ میگوئیاں کرتے تھے اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر بھلا مرنے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل نیچر اور قیاس کے خلاف ہے اسی کا خود خدا نے جواب دیدیا ہے کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کونسی بڑی بات ہے جیسا وہ آسان تھا ویسا یہ بھی تمہاری بہ نسبت تو آسمان تارے فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا۔ مگر جب خدا کے واسطے وہ آسان تھا تو تمہاری کیا اصل و حقیقت ہے۔ ۱۲۔

ع ۱ / ۲۱ / ۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ
الٰہ (سب) کو اکٹھا کرو پھر انہیں جہنم کی راہ دکھاؤ اور (ہاں ذرا) انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ
اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
پوچھنا ہے (اے کم بخت) اب تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں) بلکہ وہ
مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾
تو آج گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم پوچھ گچھ کریں گے۔ (اور انسان شیاطین سے)
قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے تھے۔ وہ جواب دیں گے (ہم کیا جانیں) تم
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ
تو خود ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر کچھ حکومت تو تھی نہیں۔ بلکہ تم خود سرکش لوگ
قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾
تھے۔ پھر اب تو ہم لوگوں پر ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہو گیا کہ اب ہم سب یقیناً عذاب کا مزہ چکھیں
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ
گے۔ ہم خود گمراہ تھے تو تم کو بھی گمراہ کیا۔ غرض یہ لوگ سب کے سب اس دن عذاب میں شریک ہوں گے۔
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا
اور ہم تو گنہگاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے (شریر) تھے کہ جب ان
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے اور یہ لوگ کہتے تھے کہ ایک پاگل
اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ
شاعر کے لئے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کمبخت یہ شاعر یا پاگل نہیں) بلکہ یہ تو حق بات لے کر
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ
آیا ہے اور (اگلے) پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے۔ تم لوگ (اگر نہ مانو گے) تو ضرور دردناک عذاب کا مزہ چکھو گے۔ اور تمہیں تو

منزل ٦

ف

علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں، کہ ابن عباس نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابیطالب کی ولایت کا اہل محشر سے سوال کیا جائے گا اور یہ واضح ہے کہ وہ امر اہم جو مثل الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائے گا، فقط محبت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ تو امامت ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے اور اسی کی مؤید علامہ واحدی کی وہ عبارت ہے جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں روایت ہے کہ حضرت علی اور اہلبیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا نے اپنے رسولؐ کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلا دیں کہ اپنی رسالت کی تبلیغ کی کوئی مزدوری اپنے اہلبیت کی مؤدت کے سوا نہیں چاہتے اس کا مطلب یہی ہے کہ ان سے قیامت میں پوچھا جائے گا کہ تم لوگوں نے نبی کی وصیت کے مطابق انکی ولایت کو مانا یا یوں ہی معطل چھوڑ دیا۔ اگر چھوڑ دیا تو ان پر مؤاخذہ کیا جائے گا۔ انتہی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ

اسی کا بدلہ دیا جائیگا جو (دنیا میں) کرتے تھے مگر خدا کے برگزیدہ بندے ان کے واسطے (بہشت میں) ایک

لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ

مقرر روزی ہوگی (اور وہ بھی ایسی ویسی نہیں) ہر قسم کے میوے۔ اور وہ لوگ بڑی عزت سے نعمت کے (لدے

النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ

ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے) آمنے سامنے (بیٹھے) ہونگے۔ ان میں صاف سفید براق شراب کے جام کا

مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ

دور چل رہا ہوگا جو پینے والوں کو بڑا مزا دے گی (اور پھر) نہ اس شراب میں (خمار کی وجہ سے) درد سر ہوگا اور

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ

نہ وہ اس (کے پینے) سے متوالے ہونگے۔ اور انکے پہلو میں (شرم سے) نیچی نگاہ کرنیوالی بڑی بڑی آنکھوں والی (پریاں)

بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾

ہونگی (انکی گوری گوری رنگتوں میں ہلکی سی سرخی ایسی جھلکتی ہوگی) گویا وہ انڈے ہیں جو چھپائے ہوئے رکھے ہوں۔ پھر

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ

ایکدوسرے کیطرف متوجہ ہوکر باہم بات چیت کرتے کرتے انمیں سے ایک کہنے والا بول اٹھیگا کہ (دنیا میں) میرا ایک دوست تھا (جو)

لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

(مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی (قیامت کی) تصدیق کرنیوالوں میں ہو۔ بھلا جب ہم مرجائینگے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈی

ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ

ہوکر رہجائینگے تو کیا ہمکو (دوبارہ زندہ کرکے ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائیگا پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہیگا، تو کیا تم لوگ بھی

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ

(میرے ساتھ) اسے جھانک کر دیکھوگے۔ غرض جھانکا تو اسے بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھا۔ (یہ دیکھ کر بیساختہ بول اٹھیگا کہ) خدا کی قسم تم

لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾

تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھے اور اگر میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی (اسوقت تیرے ساتھ جہنم میں) گرفتار کیا گیا ہوتا۔ (اب

بہشت کی کیفیت

ایک جنتی کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿۵۸﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ

(بتاؤ) کیا (میں تم سے نہ کہتا تھا کہ) ہم کو اسی پہلی موت کے سوا پھر مرنا نہیں ہے اور نہ ہم پر (آخرت میں) عذاب ہوگا۔ (تو تمہیں

بِمُعَذَّبِينَ ﴿۵۹﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ

یقین نہ ہوتا تھا)۔ یہ یقینی بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایسی (ہی کامیابی) کے واسطے کام کرنیوالوں کو کارگزاری

هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿۶۱﴾ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ

کرنی چاہیئے۔ بھلا مہمانی کے واسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت (جو جہنمیوں

الزَّقُّومِ ﴿۶۲﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿۶۳﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ

کے واسطے ہوگا) جسے ہم نے یقیناً ظالموں کی آزمائش لہ کے لیئے بنایا ہے۔ یہ وہ درخت ہے جو جہنم کی

تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿۶۵﴾

تہ میں اُگتا ہے اس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں گویا ہو بہو) سانپ کے پھن (جیسے چھوتے دل

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ

ڈرے)۔ پھر یہ (جہنمی لوگ) یقیناً اسی میں سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے

إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ

اوپر سے انکو خوب کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملا کر پینے کو دیا جائے گا۔ پھر (کھا پی کر) انکو جہنم ہی کی طرف

لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿۶۸﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ

یقیناً لوٹ جانا ہوگا۔ ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا تو یہ لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے

عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ

دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کے قبل اگلوں میں سے بہتیرے گمراہ ہو چکے حالانکہ

الْأَوَّلِينَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ

ہم نے ان لوگوں کے ڈرانے والے (پیغمبر بھی) بھیجے تھے۔ ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۷۳﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۷۴﴾

چکے تھے ان کا کیسا برا انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہے)۔

ع ۲ ۶

لہ اس میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے کو مسلمان تو ٹھنڈے دل سے مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور سرد سے سرد ملک ستی کہ برفستان میں بھی درخت اُگتے ہیں۔ پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ ان پیڑوں کو بھی چھوڑو۔ ہمارے ملک کے آتشبازوں کو دیکھو۔ وہ کیسے کیسے درخت مچھلیاں پھول بیلیں نام وغیرہ آگ سے پیدا کرتے ہیں۔ پھر معلوم نہیں خدا کا آگ سے درخت کا پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے۔ کیا اس کی قدرت اتنی بھی نہیں۔ سبحانہٗ وتعالےٰ عما یصفون۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ (۷۵) وَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوح[ا] نے (اپنی قوم سے مایوس ہو کر) ہمکو ضرور پکارا تھا تو دیکھو ہم کیا خوب جواب دینے والے تھے اور ہمنے انکو

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ (۷۶) وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

اور انکے بالوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور ہم نے (ان میں وہ برکت دی کہ) انہی کی اولاد کو (دنیا میں)

الْبٰقِيْنَ (۷۷) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ (۷۸) سَلٰمٌ عَلٰى

برقرار رکھا اور بعد کے آنے والے لوگوں میں ان کا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں (ہر طرف سے) نوح[ا]

نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ (۷۹) اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (۸۰)

پر سلام (ہی سلام) ہے۔ ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ (۸۱) ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ (۸۲)

نوح ہمارے خالص ایماندار بندوں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو ڈبو دیا۔ اور یقیناً ان ہی کے طریقہ پر

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ (۸۳) اِذْ جَاۗءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (۸۴)

چلنے والوں میں ابراہیم بھی ضرور تھے۔ جب وہ اپنے پروردگار (کی عبادت) کی طرف (رجوع ہوئے تو) ایسا دل لیئے ہوئے بڑھے

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ (۸۵) اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً

جو ہر عیب سے پاک تھا۔ جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے ہو۔ کیا خدا کو

دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ (۸۶) فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۸۷)

چھوڑ کر دل سے گھڑے ہوئے معبودوں کی تمنا رکھتے ہو۔ پھر ساری خدائی کے پالنے والے کے ساتھ تمہارا کیا خیال ہے پھر

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ (۸۸) فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ (۸۹) فَتَوَلَّوْا

ایک عید میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا) تو ابراہیم[ع] نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں (عنقریب) بیمار پڑنے والا ہوں

عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ (۹۰) فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ (۹۱)

تو وہ لوگ ابراہیم[ع] کے پاس سے پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے (بس) پھر تو ابراہیم چپکے سے انکے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (طعن سے) کہا

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ (۹۲) فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًاۢ بِالْيَمِيْنِ (۹۳)

(تمہارے سامنے اتنے چڑھاوے رکھے ہیں) آخر تم کھاتے کیوں نہیں (اچھا) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے (تک) نہیں۔ پھر تو ابراہیم[ع] داہنے

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

وقف لازم

ا؎ آپ کا کچھ تفصیلی قصہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ دیکھو پارہ ۸، سورۂ اعراف صفحہ ۲۵۱ نیز صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۰ وغیرہ ۱۲

ع؎ آپ کا قصہ تفصیلاً کئی جگہ بیان ہو چکا ہے اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستارہ دیکھ کر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو باری سے تپ ولرزہ آتا تھا اس وقت گھڑی تو تھی نہیں، اوقات کو ستاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے۔ آپ نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آ چکا تھا اس لیئے آپ نے فرمایا مگر آپ کی قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپ نے علم نجوم سے کام لیا۔ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں۔ اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿۹۴﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿۹۵﴾

تو وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے (جب ان لوگوں کو خبر ہوئی تو) ابراہیمؑ کے پاس دوڑتے ہوئے

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا

پہنچے ابراہیمؑ نے کہا افسوس تم لوگ ایسی چیز کی پرستش کرتے ہو جسے تم لوگ خود تراش کر بناتے ہو حالانکہ تم کو اور جسکو تم لوگ بناتے ہو دونوں کو خدا ہی

فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿۹۷﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ

نے پیدا کیا ہے (یہ سنکر) وہ لوگ آپس میں کہنے لگے اس کیلئے (بھٹی کی سی) ایک عمارت بناؤ اور (اس میں آگ سلگا کر اسی) دہکتی ہوئی آگ میں

الْأَسْفَلِينَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾

اسکو ڈالدو۔ پھر ان لوگوں نے ابراہیمؑ کیساتھ مکاری کرنی چاہی تو ہمنے (آگ کو سرد گلزار کر کے) انہیں نیچا دکھا دیا اور جب (آفت سے) ابراہیمؑ کو

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۱﴾

نکال دیا تو بولے میں اپنے پروردگار کیطرف جاتا ہوں وہ عنقریب ہی مجھے سیدھی راہ کر دیگا (پھر عرض کی) پروردگار مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ

فرما تو ہمنے انکو ایک بڑے نرم دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی۔ پھر جب اسمٰعیلؑ اپنے باپکے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو (ایک دفعہ) ابراہیمؑ

أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ

نے کہا بیٹا! میں خواب میں (وحی کے ذریعہ کیا) دیکھتا ہوں کہ میں خود تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمہاری کیا رائے ہے اسمٰعیلؑ

مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّا

نے کہا ابا جان! جو آپکو حکم ہوا ہے اس کو کیجئے تامل نہ کیجئے اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا۔ پھر جب دونوں

أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿۱۰۴﴾

نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کیلئے) ماتھے کے بل لٹایا۔ اور ہمنے (آمادہ دیکھ کر) آواز دی اے ابراہیمؑ تم نے اپنے خواب

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۵﴾

کو خوب سچ کر دکھایا (اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملیں گے) ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں۔ اس میں

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۷﴾

شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا سخت (اور) صریحی امتحان تھا۔ اور ہم نے اسمٰعیلؑ کا فدیہ ایک ذبح عظیم (بڑی قربانی) قرار دیا۔

منزل ۶

لہ

انبیا کو خدائی احکام چند طرح سے پہنچتے ہیں کبھی الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیبی سے کبھی خواب سے۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا۔ اور اگرچہ حضرت اسمٰعیلؑ کا سن اس وقت تیرہ ہی برس کا تھا مگر وہ صبر و استقلال دکھایا کہ ملائکہ کو بھی حیرت ہو گئی۔ غرض جب حضرت ابراہیمؑ نے چھری پھیری اور حضرت جبرائیلؑ نے خدا کے حکم سے پلٹ دی اور تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو یہ آواز آئی کہ تم اپنے امتحان میں پورے اترے اس وقت تو اس بہشتی دنبہ کو قربانی دے دو اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی قرار دی ہے ۱۲

۲ہ

اگرچہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بہشتی موٹا تازہ دنبہ مراد لیا ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کیونکہ اگرچہ وہ دنبہ بہشت کا ہو اور کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر انبیاؑ کی بہ نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل محال ہے۔ میرے ذہن میں تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی کے سوا دوسری چیز مراد نہیں معلوم ہوتی اسی وجہ سے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے حسین منی وانا من الحسین "حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں" ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾

اور ہم نے انکا اچھا چرچا بعد کو آنیوالوں میں باقی رکھا کہ (ساری خدائی میں) ابراہیم پر سلام (رہی سلام) ہے۔ ہم

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾

یوں نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں بے شک ابراہیم ہمارے (خالص) ایماندار بندوں میں تھے۔ اور

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ

ہم نے ابراہیم کو اسحاق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوشخبری دی تھی جو ایک نیکوکار نبی تھے۔ اور ہم نے خود ابراہیم پر اور

وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ

اسحق پر اپنی برکت نازل کی۔ اور ان دونوں کی نسل میں بعض تو نیکوکار اور بعض (نافرمانی کرکے) اپنی جان پر صریح ستم

مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا

ڈھانے والا۔ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر (بہت سے) احسانات کیئے۔ اور خود ان دونوں کو اور

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ

ان کی قوم کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی۔ اور (فرعون کے مقابلہ میں) ہم نے ان کی مدد کی تو

الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا

آخر یہی لوگ غالب رہے۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی۔ اور دونوں کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾

سیدھی راہ کی ہدایت فرمائی۔ اور بعد کو آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ

سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

(ہر جگہ) موسیٰ اور ہارون پر سلام (رہی سلام) ہے۔ ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ

فرماتے ہیں۔ بیشک یہ دونوں ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

الیاس یقیناً پیغمبر دل سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔

منزل ٦

قصۂ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام

قصۂ حضرت الیاس علیہ السلام

۱؎ آپکا تفصیلی قصہ نویں پارہ سورۂ اعراف صفحہ ٢٦٠ تا ٢٧٠ و ٨ و ٤٣ میں گزر چکا ہے ۱۲ ۲؎ حضرت الیاس بن یاسین بن فیشا ابن فنحاخ بن العزار بن ہارون اور حضرت خضر یہ دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا کے انکے متعلق ہوتے ہیں انکو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں حضرت خضرؑ تو دریا وغیرہ پر تعینات ہیں اور حضرت الیاسؑ جنگلوں اور پہاڑ وغیرہ پر۔ یہ دونو حضرات موسم حج میں ضرور آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے حضرت حزقیل کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی شرارتیں حد سے گزر گئیں تو حضرت الیاسؑ انکی ہدایت کو بھیجے گئے اسوقت کا بادشاہ اجینا پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت ازبیل کے بہکانے سے کافر ہوگیا اور اسکی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی آپنے ہر چند فہمائش کی مگر اثر نہ ہوا اسی اثنا میں ازبیل کی ایک عابد کے باغ پر جس سے اسکی بسراوقات ہوتی تھی نظر لگی اور آخر اس بیچارے کو قتل کرواکے اس پر متصرف ہوئی اسپر خدا کا غضب زیادہ ہوگیا اور پھر عتاب خطاب ہوا کہ ہمیں اس ناحق خون کا بدلہ ضرور لونگا اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائینگے اور کوئی تیرا دفن کرنیوالا بھی نہوگا اسکے بعد پھر حضرت الیاسؑ نے سمجھایا تو وہ مردود آپکے بھی درپے آزار ہوا اور گرفتاری کا حکم دیا مگر آپکی بددعا سے اسکا بیٹا بیمار ہوا اور وہ اسکی فکر میں مستغرق ہوا تو آپ وہاں سے نکل کر ایک پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوئے بادشاہ نے کچھ لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کیلئے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی پھر آپنے فرمایا اپنے بادشاہ سے کہو ایمان لائے تو اس کو صحت ہوگی جب اس کو آپکی جگہ معلوم ہوگئی تو اس نے کئی دفعہ بہت سے لوگوں کو آپکی گرفتاری کو بھیجا مگر سب کے سب آپکی بددعا سے فی النار ہوئے آخر اس نے اپنے وزیر کو جو ایماندار تھا بھیجا تو وہ وہیں رہ گیا اور وہ لیس نہ آیا غرضکہ اسکا بیٹا بھی مرگیا اور ان لوگوں میں سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر گئی تو آپ پھر آئے اور انکو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دعا کرو اگر بارش ہوجائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو ورنہ باقی بر ٧١٩

٣ ع ٢٩

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَّتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ

کیا تم لوگ بعل (بت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنیوالا ہے اور (جو) تمہارا

رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ

پروردگار اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا (بھی) پروردگار ہے۔ تو اسے لوگوں نے جھٹلا دیا تو یہ لوگ یقیناً (جہنم

لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۲۷﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

میں) گرفتار کیئے جائیں گے مگر خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہیں گے)۔ اور ہم نے انکا ذکر خیر بعد کو

فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۲۹﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿۱۳۰﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ

آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ہر طرف سے) آل یاسین[1] پر سلام (ہی سلام) ہے۔ ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾ وَ

ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے (خالص) ایماندار بندوں میں تھے۔ اور اس میں

إِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۳﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۴﴾

بھی شک نہیں کہ لوطؑ یقینی پیغمبروں سے تھے۔ جب ہم نے ان کو اور ان کے لڑکے بالوں سب کو نجات دی مگر

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۳۶﴾ وَإِنَّكُمْ

ایک (اُن کی) بوڑھی بیوی جو پیچھے رہ جانیوالوں ہی میں تھی پھر ہم نے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور اے

لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۳۸﴾

اہل مکہ تم لوگ بھی ان پر سے (کبھی) صبح کو اور (کبھی) شام کو آتے جاتے گزرتے ہو تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۹﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ

اور اس میں شک نہیں کہ یونسؑ (بھی) پیغمبروں سے تھے۔ (وہ وقت یاد کرو) جب یونسؑ بھاگ کر ایک بھری ہوئی

الْمَشْحُونِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ

کشتی کے پاس پہنچے تو (اہل کشتی نے) قرعہ ڈالا تو (انہی کا نام نکلا اور) یونسؑ نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو

الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۱۴۳﴾

انکو ایک مچھلی نگل گئی اور یونسؑ خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے۔ پھر اگر یونسؑ (خدا کی) تسبیح (اور ذکر) نہ کرتے تو روز

(بقیہ از صفحہ ۷۱۸) ورنہ میں خدا سے دعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا مگر بتوں سے بھلا کیا ہوتا آخر آپ نے دعا کی تو خوب پانی برسا مگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے۔ آخر آپ خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے وہاں سے ٹل گئے اور نظروں سے غائب ہو گئے اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلّط کر دیا جس نے ان لوگوں سے خوب کسر لی اور بادشاہ اور اس کی عورت کو قتل کر کے اُسی باغ میں ڈالدیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] اس آیت کی طرف میں نے آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا اس کو امام رازی نے بھی مان لیا ہے اور کلبی اور فضل بن روزبہان نے بھی کہ اس سے آل محمدؐ مراد ہیں کیونکہ یٰسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی ہے اور قراء سبعہ میں سے ابن عامر، نافع، یعقوب کی قرأت بھی آل یٰسین ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمدؐ ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵، صفحہ ۲۸۶، سطر ۳۶ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۲۵ ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ

قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے۔ پھر ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) ایک کھلے میدان

وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾

میں ڈالدیا اور (وہ تھوڑی ہی دیر میں) بیمار نڈھال ہوگئے تھے۔ اور ہمنے انپر (سایہ کیلئے) ایک کدو کا درخت اگا دیا

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾ فَآمَنُوا

اور (اسکے بعد) ہمنے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ آدمیوں کیطرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ تو وہ لوگ ایمان لائے پھر ہمنے

فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ

(بھی) ایک خاص وقت تک انکو مزوں سے رکھا۔ تو اے رسول (ان کفار سے پوچھو کہ کیا تمہارے پروردگار کیلئے بیٹیاں ہیں

لَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

اور انکے لیئے بیٹے یا (کیا واقعی) ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ لوگ (اس وقت) موجود تھے۔

شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ

خبردار (یاد رکھو کہ) یہ لوگ یقینی اپنے دل سے گڑھ گڑھ کے کہتے ہیں کہ خدا اولاد والا ہے

اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾

اور یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں۔ کیا خدا نے (اپنے لیئے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے۔ (ارے

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ

کم بختو) تمہیں کیا جنون ہوگیا ہے تم لوگ (بیٹھے بیٹھے) کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ تو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے۔

سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾

یا تمہارے پاس (اس کی) کوئی واضح وروشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو۔

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ

اور ان لوگوں نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا مقرر کیا ہے۔ حالانکہ جنات بخوبی جانتے ہیں کہ وہ لوگ

إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾

یقینی (قیامت میں بندوں کی طرح) حاضر کیئے جائیں گے یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے ہیں ان سے خدا پاک صاف ہے۔

منزل ٦

الصّٰفّٰت

ل کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ اس کے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی۔ اور آپکی جلد بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اسقدر نازک ہوگئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا دھوپ لگتی تو زخم ہو جاتا۔ پہاڑی بکری کا دودھ غذا تھی۔ جب آپ کی جلد درست ہوگئی، تو آپ کسی ضرورت سے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت خشک ہوگیا اس سے بہت تنگ دل ہوئے۔ خطاب ہوا: اے یونس! تم کو ایک درخت کا خشک ہونا تو ناگوار ہوا اور اپنی اُمت کے لاکھوں آدمیوں کا ضائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی۔ تم اب اپنی قوم میں جاؤ۔ وہ سب ایمان لے آئے اور تمہارے دیدار کے آرزومند ہیں۔ ١٢

ک اگر صرف بالغ عاقل لیے جائیں تو ایک لاکھ تھے اور بچے بھی شمار کیئے جائیں تو زیادہ۔ ١٢

م اس سے عرب کے بعض قبیلہ بنی خزاعہ وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اس کے قائل تھے کہ العیاذ باللہ خدا نے جنات کی شریف زادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں۔ خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان تاریکی، بدی اور نقصان دہ حیوانات کا۔ ١٢

الصّٰفّٰت

جنات بھی خدا کے بندے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾

مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے)۔ غرض تم لوگ خود اور تمہارے معبود اس کے خلاف

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

(کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اس کو جو جہنم میں جھونکا جانے والا ہے۔ اور فرشتے یا آئمہ تو یہ کہتے

الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ

ہیں کہ) ہم میں سے [لہ] ہر ایک کا ایک درجہ مقرر ہے اور ہم تو یقیناً (اس کی عبادت کیلئے) صف باندھے

الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِنْ كَانُوْا

کھڑے رہتے ہیں۔ اور ہم تو یقیناً (اس کی) تسبیح پڑھا کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ کفار (اسلام کے قبل)

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا

کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی اگلے لوگوں کا تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا تو ہم بھی خدا کے نرے

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾

کھرے بندے ضرور ہو جاتے (مگر جب کتاب آئی تو) ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا خیر عنقریب (اس کا نتیجہ)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ

انہیں معلوم ہو جائیگا۔ اور اپنے خاص بندوں پیغمبروں سے ہماری بات پکی ہو چکی ہے کہ ان لوگوں کی (ہماری بارگاہ میں)

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾

یقیناً مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر تو یقیناً غالب رہے گا۔ تو (اے رسولؐ)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾

تم ان سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور انکو دیکھتے رہو تو یہ لوگ خود عنقریب ہی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ

تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ پھر جب (عذاب) انکی انگنائی میں اتر پڑے گا تو جو لوگ ڈرائے جا

صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ

چکے ہیں انکی بھی کیا بری [لہ] صبح ہوگی۔ اور ان لوگوں سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور دیکھتے رہو یہ لوگ تو

[لہ] احادیث اہلبیت میں ہے کہ یہ آیت آئمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی اس بنا پر نصیریوں کی بھی رد ہو جائے گی۔ جو جناب امیرؑ کی خدائی کے قائل ہیں اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر در منثور جـ۵، صـ ۲۹۳ سطر ۲۸ - مطبوعہ مصر میں مذکور ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ہم کو لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے ۱۲ اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کا بہ صیغۂ جمع فرمانا اہلبیت کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیائے معصومین کے سوا کسی نے نہیں کی۔ ۱۲ [لہ] چونکہ عرب میں عموماً لوٹ مار اور غارت کا وقت صبح ہی کا ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا۔ کیونکہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ عموماً پڑے سویا کرتے ہیں اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾

خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔ یہ لوگ جو باتیں خدا کے بارے میں بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۸۲﴾

پاک صاف ہے۔ اور پیغمبروں پر (درود) سلام ہو۔ اور کل تعریفیں خدا ہی کیلئے سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

سُورَةُ صٓ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْأَعْرَافِ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ اٰيَةً

سورۃ صٓ [1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا

صٓ نصیحت والے قرآن کی قسم (آپ برحق نبی ہو)۔ مگر یہ کفار (خواہ مخواہ) تکبر اور عداوت

فِي عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ

میں (پڑے اندھے ہو رہے) ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ ہلاک کر ڈالے تو (عذاب کے

قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوا أَنْ

وقت) یہ لوگ چیخ اٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا۔ اور ان لوگوں نے اس بات سے تعجب

جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُونَ هٰذَا سٰحِرٌ

کیا کہ انہی میں کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انکے پاس آیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بڑا (کھلا) ٹھگ

كَذَّابٌ ﴿۴﴾ أَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا

جادوگر اور پکا جھوٹا ہے بھلا دیکھو تو اس نے تمام معبودوں کو (ملیامیٹ کر کے بس) ایک ہی معبود قائم رکھا یہ تو یقینی

لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا

بڑی تعجب خیز بات ہے۔ اور ان میں سے چند سردار لوگ (مجلس وعظ سے یہ کہکر) چل کھڑے ہوئے کہ (یہاں سے)

وَاصْبِرُوا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا

چلدو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو یقیناً اس میں (اسکی) کچھ (ذاتی) غرض ہے۔ ہم لوگوں نے تو بہ

منزل ۶

[1] اس سورۃ میں حضرتؐ کی نبوت اگلوں کا تذکرہ کفار قریش کی باتیں اور جواب قیامت کا ذکر حضرت داؤدؑ کا قصہ کفار کی سرزنش حضرت سلیمانؑ کا حال حضرت ایوبؑ کا واقعہ اور ابراہیم (ع ۵) الیسع اور ذوالکفل کا ذکر اہل جہنم کا جھگڑا (۹) حضرت آدمؑ و شیطان کا قصہ وغیرہ مذکور ہیں ۱۲

[2] جب حضرت حمزہؓ ایمان لائے تو قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور ولید ابوجہل عتبہ شیبہ ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی گھبرائے ہوئے حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپ کے پاس فریادی آئے ہیں۔ آپ کے بھتیجے محمدؐ نے غضب کیا کہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے۔ ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے ہمارے بیوقوفوں کو بہکا کر اپنے دین میں لئے جاتا ہے ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے آپ ان کو سمجھا دیجئے کہ ان باتوں سے باز آئیں۔ آپ نے حضرت رسولؐ کو بلایا اور انکی شکایت بیان کی حضرتؐ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا چچا جان! میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد مانگتا ہوں اور پھر ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہدیں اور اگر آفتاب میری داہنی جانب اور ماہتاب میری بائیں جانب ہو تو بھی میں بتوں کو برا کہنے سے باز نہ آؤں گا یہانتک کہ میں یا اس کو جاری کر دوں یا قتل کیا جاؤں۔ حضرت ابوطالب نے فرمایا بیٹا! تم باطمینان اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں غرض یہ سنکر ابوجہل بولا اسے لو اس نے تو سب خداؤں کو ملیامیٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا اسی واقعہ کو خدا نے بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

قریش کی باتیں اور جواب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَا اِلَّا

بات پچھلے دین میں کبھی سنی بھی نہیں ہو نہ ہو یہ اس کی من گھڑت ہے کیا ہم سب لوگوں

اخْتِلَاقٌ ۷ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

میں بس (محمدؐ) ہی قابل تھا کہ) اس پر قرآن نازل ہوا نہیں بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے) میرے کلام ہی

فِیْ شَکٍّ مِّنْ ذِکْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۸ ؕ اَمْ

میں شک ہے کہ میرا ہے یا نہیں۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ابھی تک عذاب کے مزے نہیں چکھے (اسی وجہ سے یہ شرارت ہے)۔ یا

عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۹ ۚ اَمْ

(اے رسولؐ) تمہارے زبردست فیاض پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں۔ یا سارے آسمان و

لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا

زمین اور دونوں کے درمیان کی سلطنت انہی کی خاص ہے۔ تب ان کو چاہیئے کہ رستے یا سیڑھیاں لگا کر آسمان

فِی الْاَسْبَابِ ۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ

پر) چڑھ جائیں اور انتظام کریں۔ اے رسولؐ (ان پیغمبروں کے ساتھ جھگڑنے والے) گروہوں میں سے یہاں تمہارے مقابلہ

الْاَحْزَابِ ۱۱ کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّ

میں بھی ایک لشکر ہے جو شکست کھائیگا۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخوں والا اور ثمود اور لوط کی

فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۱۲ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ

قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیب) یہ (سب پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں۔ یہی وہ گروہ ہیں (جو شکست

لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

کھا چکے)۔ سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ٹھیک آنازل ہوا

ع ۱۲/۱۰ فَحَقَّ عِقَابِ ۱۴ ع وَمَا یَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً

اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو (پھر) انہیں، چشم زدن کی مہلت

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۱۵ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا

نہ دے گی۔ اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگار حساب کے دن قیامت کے قبل ہی (جو) ہماری

ف
فواق عرب کے محاورات میں
اُس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں
جو بچہ کے دو دفعہ دودھ
پینے اور دوہنے والے کے
دو دفعہ دوہنے کے درمیان
گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود
ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور
کے پھونکنے اور مخلوقات کے
فنا ہونے کے درمیان نہ
گزرے گا اسی وجہ سے
میں نے "چشم زدن" کے ساتھ
ترجمہ کیا ہے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ

قسمت کا لکھا) ہمیں جلدی سے دیدے ۔ (اے رسولؐ) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان پر صبر کرو

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا

اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا)۔ بیشک وہ ہماری بارگاہ میں بڑے

الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ

رجوع کرنیوالے تھے ہمنے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنا رکھا تھا کہ انکے ساتھ صبح و شام خدا کی تسبیح کرتے تھے اور پرند

مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ

بھی (یاد خدا کے وقت سمٹ آتے اور) انکے فرمانبردار تھے ۔ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا اور

اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

ہم نے ان کو حکمت اور بحث کے فیصلہ کی قوت عطا کی تھی ۔ (اے رسولؐ) کیا تم تک ان دعویداروں کی

نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا

بھی خبر پہنچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آ

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ

کھڑے ہوئے تو وہ ان سے ڈر گئے ان لوگوں نے کہا آپ ڈریں نہیں ۔ (ہم دونوں) ایک مقدمہ

بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا

کے فریقین ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ

تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ

کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزریئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجئے ۔ (روئیداد یہ ہے کہ) یہ (شخص) میرا

اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ

بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے اس پر بھی یہ

وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾

مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دنبی بھی مجھ کو دیدے اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے ۔ داؤدؑ

منزل ٦

حضرت داؤدؑ کا فیصلہ

ے ایکدفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چرا لینے کا حضرت داؤدؑ کے اجلاس میں دعویٰ کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا ۔ شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپکو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل ہوا ۔ تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپ نے حکم خدا بیان کر دیا ۔ تب اس نے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کر کے گائے پر قبضہ کیا ہے اس کے بعد وہ قتل کیا گیا ۔ اسی دن سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پر بیٹھ گیا ۔ ۲۱ ۔ ے بحث سے وہ بحث مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایکدوسرے کو یا حاکم کو خطاب کر کے کہتے ہیں ۲۱ ۔ ۳ے حضرت داؤدؑ کے سامنے

فصل الخطاب

جب حضرت ابراہیمؑ وغیرہ کا فرشتے ذکر کرتے تو وجاہت ادب و تعظیم اور القاب و آداب کے ساتھ ۔ ایک دفعہ حضرت داؤدؑ نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا کر کے امتحان لیا اور یہ حضرات امتحان میں پورے اترے اس وجہ سے خدا نے یہ عزت دی ہے اس پر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تاکہ اونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا اور آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلے کرتے اور ایک روز اپنے ذاتی ضروری کام دیکھتے اور ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے مکان کے دروازے بند کر کے کوٹھے پر بیٹھتے اور کسی کو جانے

حضرت داؤدؑ کا امتحان

کی اجازت نہ ہوتی تھی ۔ آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ ایک آدمی کی صورتمیں دو فرشتے کود کے پھاند کر آپکے پاس ایک فرضی مقدمہ امتحان لینے کی غرض سے لائے (باقی برصفحہ ۸۲۵)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَ

داؤد نے (بغیر اس کے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہدیا کہ یہ جو تیری دنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

ہے تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکا کی یقیناً یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ

سچے دل سے) ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سنکر

وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا

دونوں چلدیئے) اور اب داؤدؑ نے سمجھا کہ ہم نے انکا امتحان لیا اور وہ ناکامیاب رہے پھر تو اپنے پروردگار سے بخشش

وَأَنَابَ ۩ (۲۴) فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَ

السجدة

کی دعا مانگنے لگے اور سجدہ میں گر پڑے اور میری طرف رجوع کی۔ تو ہم نے انکی وہ لغزش معاف کر دی اور اس میں شک نہیں

حُسْنَ مَآبٍ (۲۵) يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ

کہ ہماری بارگاہ میں انکا اچھا تقرب اور اچھا انجام ہے۔ (ہمنے فرمایا) اے داؤد ہم نے تمکو زمین میں (اپنا) نائب قرار دیا تو

فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ

تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمہیں

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ

خدا کی راہ سے بہکا دے گی۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی

اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲۶) وَ

سخت سزا ہوگی کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا۔ اور ہم نے

مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ

آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں بیکار نہیں پیدا کیا۔ یہ ان لوگوں کا

ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ (۲۷)

خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے۔ تو جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں ان پر افسوس ہے۔

(بقیہ گزشتہ)

آپ نے مدعا علیہ کا بیان بھی نہ لیا اور مدعی سے گواہ طلب کیئے اور فیصلہ کر دیا بس یہی امر خدا کو ناگوار گزرا اور حضرت داؤد بھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکامیاب رہے۔ اسی پر گریہ و زاری شروع کی یہانتک کہ نماز کے سوا چالیس روز تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور گھاس اگ آئی تو خدا نے معاف کر دیا۔ یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض مفسرین نے اوریا کا مصنوعی قصہ گھڑ کے حضرت داؤد پر ایسا الزام لگایا جو نبی کو بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ایک شریف معمولی آدمی کے واسطے بھی زیبا نہیں اسی بنا پر جناب امیرؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت داؤدؑ کا قصہ قصہ خوانوں کی طرح بیان کرے گا، اس پر ایک سو ساٹھ درّے لگاؤں گا۔ غرض اوریا کی بیوی کا قصہ محض افترا اور ایک نبی پر بہتان عظیم ہے، خدا بچائے۔ ۱۲

ع ۲
۱۲
۱۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ

کیا جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیئے انکو ہم ان لوگوں کے برابر کردیں جو (روئے) زمین میں فساد

فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ

پھیلایا کرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو مثل بدکاروں کے بنادیں۔ (اے رسول ص) کتاب (قرآن) جو ہم نے

أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو

تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے تاکہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل

الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

کریں۔ اور ہمنے داؤد ع کو سلیمان ع (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمان ع بھی) کیا اچھے بندے تھے۔ بیشک وہ (ہماری طرف) رجوع

أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾

کرنیوالے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ تیسرے پہر کو خاصے کے اصیل لہ گھوڑے انکے سامنے پیش کیئے گئے تو دیکھنے میں اُلجھے کر

فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ

نوافل میں دیر ہوگئی جب یاد آیا تو بولے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی الفت کو ترجیح دی یہانتک کہ آفتاب (مغرب کے)

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ

پردہ میں چھپ گیا (تو بولے اچھا) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ (جب آئے) تو (دیر کے کفارہ میں)

وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ

گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیر ٢ (کر) کاٹنے لگے) اور ہم نے سلیمان ع کا امتحان لیا اور ان کے تخت پر ایک بے جان

كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ

دھڑ ٣ لا کر گرا دیا پھر سلیمان نے میری طرف رجوع کی۔ (اور) کہا پروردگارا مجھے بخشدے اور مجھے وہ ملک

لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

عطا فرما جو میرے بعد کسی کے واسطے شایان نہ ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾

تو ہم نے ہوا کو ان کا تابع کردیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے ان کے حکم کے مطابق دھیمی چال چلتی تھی اور

منزل ٦

لہ جیاد کے معنے عمدہ گھوڑوں کے ہیں مگر چونکہ شاہی سواری کے عمدہ گھوڑے خاصے کے گھوڑے کہلاتے ہیں اسوجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا اور صافنات ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بندھے رہنے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک سم کا صرف سرا زمین سے لگا ہو مگر چونکہ یہ عرب کے اصیل گھوڑوں کی علامت ہے اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ١٢ ٢ حضرت سلیمان اگرچہ ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ تھے مگر پھر نبی تھے دمشق اور نصیبین کے کفار پر چڑھائی اور جہاد کا ارادہ تھا اور اسکی تیاری میں عمدہ گھوڑے اپنے سامنے طلب کیئے جو کسی نے تحفۃً بھیجے تھے اور آپ انکے دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ آخر وقت جو دعائیں یا وظائف پڑھتے تھے ترک ہو گئے اور آفتاب غروب ہو گیا اسکا آپکو ایسا صدمہ ہوا کہ باوجودیکہ یہ بھی ایک امر خیر تھا کہ جہاد کی غرض سے گھوڑے چنے جاتے تھے مگر چونکہ اپنے ذاتی شوق کی چیز بھی اس وقت ان مستحبی وظائف کے ترک ہوجانے کے کفارہ میں آپنے انہی گھوڑوں کی خدا کی راہ میں قربانی کردی اور فقرا و مساکین کو تقسیم کردیا اس قصہ کے متعلق مفسرین کے اور اقوال لغو اور باطل ہیں یہ ایک پیغمبر خدا پر خواہ مخواہ کا الزام ہے جو کسی طرح عقل سلیم قبول نہیں کرتی ١٢ ٣ حضرت سلیمان ع کے لشکر میں اگرچہ آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے اور انکو خواہ مخواہ اسپر ناز بھی تھا اور آپکو انکی دلجوئی کرنی پڑتی۔ ایکدفعہ انکے بیجا ناز پر یہ فرمادیا کہ میری ستر بیویاں ہیں میں سب کے پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر آپنے اسوقت انشاءاللہ نہیں کہا تھا پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی خدا کو ناگوار گزری اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ آپنے سب بیویوں سے صحبت کی مگر صرف ایک بیوی کو لڑکا ہوا اور وہ بھی مردہ بے جان۔ لوگوں نے اس کو آپکے تخت پر لا کر ڈالدیا کہ لیجیئے یہی وارث تخت و تاج ہے اب آپکو انشاءاللہ نہ کہنے کا خیال آیا اور درگاہ باری میں توبہ و گریہ و زاری میں مشغول ہوئے تو خدا نے اس سے درگزر فرمائی معاف اللہ سچ ہے جنکے مرتبے ہیں انکو سوا مشکل ہیں اس واقعہ کے متعلق بھی لوگوں نے بہت ڈھکوسلے قصے گھڑے ہیں جو قابل توجہ نہیں ہیں ١٢

حضرت سلیمان کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ

(اسیطرح) جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانیوالے اور غوطہ لگانیوالے تھے سبکو تابع کر دیا اور اسکے علاوہ) دوسرے دیوؤں کو

فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ (اے سلیمان) یہ ہماری بیحساب عطا ہے پس (اسے لوگوں کو دیکر) احسان کرو یا (سب

حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ

اپنے ہی پاس رکھو۔ اور اس میں شک نہیں کہ سلیمانؑ کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے۔ اور (اے

عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ

رسولؐ) ہمارے (خاص) بندے ایوبؑ کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان نے

بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ

بہت اذیت اور تکلیف پہنچا رکھی ہے۔ (تو ہم نے کہا کہ) اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھکرا دو۔ (اور چشمہ نکلا تو ہم نے کہا اے

بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

ایوب) تمہارے نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے۔ اور ہم نے ان کو ان کے لڑکے بالے اور ان کے

رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ

ساتھ اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے عطا کیئے اور عقلمندوں کے لیئے عبرت و نصیحت (قرار دی)۔ اور ہم نے کہا اے ایوب

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ

تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لو اور اس سے (اپنی بیوی کو) مارو اپنی قسم میں جھوٹے نہ بنو۔ ہم نے ایوبؑ کو یقیناً صابر پایا وہ

الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَ

کیا اچھے بندے تھے۔ بیشک وہ (ہماری بارگاہ میں) بڑے جھکنے والے تھے۔ اور (اے رسولؐ) ہمارے بندوں میں ابراہیمؑ اور

يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت آخرت کی یاد سے

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾

ممتاز کیا تھا۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں۔ اور (اے

منزل ۶

ل۱ الحمد للہ خدا کے خاص بندوں کی بھی عجیب و غریب حالت ہی کبھی تو انکا خوشحالی و راحت سے امتحان لیا جاتا، اور کبھی تکلیف و رنج سے اور اسکی لذت کو بھی کچھ وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں حضرت ایوب بن عیص حضرت یوسف کے داماد تھے اور آپکی بیوی کا نام رحیمہ تھا جو زلیخا کے بطن سے تھیں اور بعضوں نے آپکی بیوی کا نام لیا بنت یعقوب لکھا ہے آپ شروع ہی سے بڑے دولتمند تھے اور خدا نے لڑکے بالے بھی کثرت سے عطا فرمائے تھے اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت اور شکر میں بسر کرتے تھے اسّی برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد دیکر امتحان ہوا اب دوسری طرح امتحان شروع ہوا۔ سب اولاد مر گئیں دولت تباہ ہو گئی جانور ہلاک ہو گئے کھیتیاں برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقے ہونے لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر شکر کے سوا اُف تک نہ کیا ایک بیوی تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمت میں کمی نہ تھیں سات برس انہی تکلیفوں میں گزرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپکو طعنے دینے شروع کیئے کہ آخر تم نے کونسا گناہ کیا ہی جس سے تم پر یہ مصیبت آئی بلکہ خود شیطان نے بھی ان سے کہا کہ تمہارا مرض اتنا طولانی ہو گیا مگر تمہارا خدا تم پر رحم نہیں کرتا اب حضرت کو تاب ضبط نہ رہی اور خدا سے دعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہو گئی اسی میں آپ نہلائے اسی کا پانی پیا اور صحت ہو گئی اور پھر خدا نے جتنی اولاد اور دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی اسی بیماری کے زمانہ میں شیطان انکی بیوی کے سامنے ایک طبیب کی صورت میں آیا یہ بغرض محبت اور آپکی زحمت و تکلیف کا خیال کر کے اسکے علاج کی تمنا کرنے لگیں وہ بولا کہ میں اس شرط سے علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد کہدیں کہ تو نے مجھے صحت دی ہے یہ بیچاری اگرچہ نبی زادی تھیں مگر شوہر کی محبت تو بری چیز ہے (باقی بر صفحہ ۷۸۸)

ع ۴ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾

رسول(ص) اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو لہ اور یہ سب نیک بندوں میں ہیں۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ

یہ ایک نصیحت ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیئے (آخرت میں) یقینی اچھی آرام گاہ ہے (یعنی)

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا

ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) سدا بہار باغات جنکے دروازے ان کیلیئے (برابر) کھلے ہونگے۔ اور یہ لوگ وہاں تکیئے لگائے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

ہوئے (چین سے بیٹھے) ہونگے وہاں (خدام بہشت سے) کثرت سے میوے اور شراب منگوا رہینگے۔ اور انکے پہلو میں نیچی نظروں والی

أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰذَا

(شرمیلی) ہم سن بیویاں ہونگی (مومنو!) یہ وہ چیزیں ہیں جنکا حساب کے دن (قیامت) کیلیئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ بیشک یہ

لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ

ہماری روزی ہے جو کبھی تمام نہ ہوگی یہ (پرہیزگاروں کا انجام ہے)۔ اور سرکشوں کا تو یقینی برا ٹھکانا ہے جہنم جس میں

مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا

ان کو جانا پڑے گا۔ تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ

انواع اقسام کی دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ انہیں پڑے چکھا کریں۔ (کچھ لوگوں کے

أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۗ إِنَّهُمْ

بارے میں بڑوں سے) کہا جائے گا یہ (تمہارے چیلوں کی) فوج بھی تمہارے ساتھ ہی ٹھونسی جائے گی انکا بھلا نہ ہو یہ

صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا بَلْ أَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۗ أَنْتُمْ

سب بھی دوزخ کے جانیوالے ہیں۔ (تو چیلے) کہینگے (ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمہارا ہی بھلا نہ ہو تم ہی لوگوں نے تو اس بلا سے

قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا

ہمارا سامنا کرا دیا تو جہنم بھی کیا بری جگہ ہے۔ (پھر وہ) عرض کریں گے پروردگارا جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے سامنا

منزل ٦

(بقیہ از صفحہ ۷۲۷) اس کے فقرہ میں آگئیں اور حضرت ایوبؑ سے جا کر بیان کیا آپکو سخت صدمہ پہنچا اور مرض کی جھلاہٹ اور اپنے صبر و شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصہ میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھا ہوا تو تم کو سو قمچیاں مارونگا جب صحت ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی ترکیب بتائی کہ سو سینکوں کا مٹھا لے کر ایک دفعہ مار دو ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ حضرت اسمٰعیلؑ کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیم کے بڑے پیارے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں حضرت الیسعؑ جن کے یسع اور لیسع نام بھی ہیں ان کا بھی میں حضرت الیاسؑ کے قصہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاسؑ کے خلیفہ ہیں۔ پھر آخر میں پیغمبر ہوئے۔ ذوالکفل کے معنی ہیں کفالت کرنے والا۔ حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا بازار گرم کر رکھا تھا آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا نام نامی بروایتے بشر تھا۔ اور آپ حضرت ایوبؑ کے صاحبزادے تھے ۱۲۔

ٹہ لا مرحبا بهم کے اصلی معنی ان کو کشادگی اور فراخی نہ ہو میں نے محاورہ کے موافق اس سے کچھ عام لفظ میں ترجمہ کیا ہے۔ کیونکہ اردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى
کرادیا تو تو اس پر سے بڑھ کر جہنم کا دوگنا عذاب کر اور پھر (خود بھی کہیں گے) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جن لوگوں کو دنیا میں شریر
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
شمار کرتے تھے ہم ان کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے۔ کیا ہم ان سے (ناحق) مسخراپن کرتے تھے یا ان کی
أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ
طرف سے (ہماری) آنکھیں پلٹ گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی ٹھیک
أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ ع ۴ ۱۲
ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی معبود
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
قابل پرستش نہیں۔ سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب کا) پروردگار
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾
غالب بڑا بخشنے والا ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ خواہ مخواہ منہ
مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾
پھیرتے ہو عالم بالا کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اس کی مجھے بھی خبر نہ تھی۔
إِنْ يُوحٰى إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ
میرے پاس تو بس وحی کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ (وہ بحث یہ تھی کہ) جب تمہارے
لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ
پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانیوالا ہوں۔ تو جب میں اس کو درست کر لوں
وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ﴿٧٢﴾
اور اس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ تو
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ
سب کے سب کل فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آگیا اور کافروں

ك یہ مومنین کی طرف اشارہ ہے جن کو یہ لوگ بدکار سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ہی ساتھ وہ بھی جہنم میں ہوں گے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ

میں ہوگیا ۔ خدا نے (ابلیس سے) فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنی خاص قدرت سے

اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ

پیدا کیا (بھلا) اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا ۔ کیا تو نے تکبر کیا یا کیا واقعی تو بڑے درجے

مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

والوں میں ہے ۔ ابلیس منہ بول اٹھا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾

گیلی مٹی سے پیدا کیا (کہاں آگ کہاں مٹی) ۔ خدا نے فرمایا تو یہاں سے نکل (ردود ہو) تو تو یقینی مردود ہے ۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ

اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑا کرے گی ۔ شیطان نے عرض کی پروردگار تو مجھے اس دن

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

تک کی مہلت عطا کر جس میں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے کیئے جائیں گے ۔ فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن تک کی

يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾

مہلت دی گئی ۔ وہ بولا تیرے ہی عزت (وجلال) کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ

سب کو گمراہ کروں گا ۔ خدا نے فرمایا تو (ہم بھی) حق بات رکھے دیتے ہیں اور میں تو حق ہی کہا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾

کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو لوگ تیری تابعداری کریں گے ان سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا ۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تو تم سے نہ اس (تبلیغ رسالت) کی مزدوری مانگتا ہوں اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنے والا ہوں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

یہ (قرآن) تو بس سارے جہاں کیلئے نصیحت ہے ۔ اور کچھ دنوں بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی ۔

شیطان کا قصہ

ع ۵

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

سُوْرَةُ الزُّمَرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا مِنْ قَوْلِهٖ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الْاٰيَةَ ثُمَّ الْمُؤْمِنُ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ[له] زمر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اس خدا کی بارگاہ سے ہے جو (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ (اے رسولؐ)

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ ط

ہمنے کتاب (قرآن) کو بالکل ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کے لیئے نرا کھرا کر کے خدا کی بندگی کیا کرو۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ

آگاہ رہو کہ عبادت تو خاص خدا ہی کے لیئے ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے سوا اور دلی کو) اپنا سرپرست بنا رکھا

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ

ہے (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو انکی پرستش صرف اسلیئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہمارا تقرب بڑھا دینگے

زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ

اس میں شک نہیں کہ جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں (قیامت کے دن) خدا ان کے درمیان اس میں فیصلہ

يَخْتَلِفُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ

کر دے گا۔ بے شک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اگر

كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى

خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے مخلوقات میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا (مگر) وہ تو اس

مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ط هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

سے پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ ہے۔ اسی

الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ج

نے سارے آسمان اور زمین کو بجا (درست) پیدا کیا۔ وہی رات کو دن پر اور دن

له

اس سورۃ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا، خدا کی کوئی اولاد نہیں، خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا، انسان کی حالت، سچے مومنوں کی تعریف، خدا کے مخلص کے درجے، حضرت ابوذر اور سلمان کی مدح، ابولہب کی مذمت، قرآن کی توصیف، موحد و مشرک کی مثال، حضرت علیؑ کی مدح، خدا کے بندوں کے لیئے کفایت، رسولؐ لوگوں کے ذمہ دار نہیں، خدا ہی کا سہارا جہاں ہے، خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو، قیامت میں کفار کی حسرت، خدا کی قدر جیسی چاہیئے نہیں ہوئی، قیامت کا ذکر، اہل جہنم و جنت کی حالت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

خدا کی کوئی اولاد نہیں

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ

تلے لپیٹتا ہے اور وہی دن کو رات پر تہ بتہ لپیٹتا ہے اور اسی نے آفتاب اور ماہتاب

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى

کو اپنے بس میں کر لیا ہے کہ یہ سب کے سب اپنے (اپنے) مقرر وقت چلتے رہیں گے۔ آگاہ

أَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

رہو کہ وہی غالب بڑا بخشنے والا ہے۔ اسی نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا پھر

ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْأَنْعَامِ

اس کی باقی مٹی سے اس کی بیوی (حوا) کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے

ثَمٰنِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا

چارپائے[1] پیدا کئے۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک قسم کے پیدائش کے بعد دوسری قسم (نطفہ

مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

جما ہوا خون لوتھڑا) کی پیدائش سے تہرے تہرے اندھیروں (پیٹ رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے۔ وہی اللہ

لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥ إِنْ

تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا معبود نہیں تو تم لوگ کہاں پھرے جاتے ہو۔ اگر تم نے

تَكْفُرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

اس کی ناشکری کی تو یاد رکھو کہ خدا تم سے بالکل بے پرواہ ہے اور اپنے بندوں سے[2] کفر اور ناشکری کو

الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے واسطے پسند کرتا ہے۔ اور (قیامت کے دن) کوئی کسی

وِّزْرَ أُخْرٰى ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

گار (گناہ کا) بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تو (دنیا میں) تم

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

جو کچھ (بھلا یا برا) کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا۔ وہ تو یقیناً دلوں کے رازوں تک سے خوب واقف ہے۔

[1] بھیڑ نر و مادہ، اونٹ نر و مادہ، گائے مادہ اور نر، بکری مادہ اور نر یہ آٹھ ہوئے۔ ۱۲

[2] اس سے ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے جو کہتے ہیں کہ نیک و بد، خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہی فعل شر کا بھی خالق ہے بھلا جب وہ خود کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اس کو کس نے مجبور کیا کہ اس سے پیدا کرایا معاذ اللہ۔

۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

اور آدمی (کی) حالت تو یہ ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کرکے اپنے پروردگار سے

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ

دعا کرتا ہے مگر پھر جب خدا اپنی طرف سے اسے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس کام کیلئے پہلے اس سے دعا کرتا تھا اسے

وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ

بھلا دیتا ہے اور (بلکہ) خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اس سے اور) لوگوں کو بھی اس کی راہ سے گمراہ کر دے (اے

بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ

رسولؐ ایسے شخص سے) کہہ دو کہ تھوڑے دنوں اور اپنے کفر (کی حالت) میں چین کر لو آخر تو یقینی جہنمیوں میں ہو گا۔ کیا جو شخص رات کے

اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ

اوقات میں سجدہ کرکے اور کھڑے کھڑے (خدا کی) عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی

رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ

رحمت کا امیدوار (ناشکرے کافر کے برابر ہو سکتا ہے)۔ (اے رسولؐ) تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے

لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ قُلْ يٰعِبَادِ

لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ (مگر) نصیحت عبرت تو بس عقلمند ہی لوگ مانتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے میرے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

ایماندار بندو اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی انہی کیلئے (آخرت میں) بھلائی

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

ہے۔ اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے (جہاں عبادت نہ کر سکو اسے چھوڑ دو)۔ صبر کرنے والوں ہی کو تو ان کا

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ

بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ مجھے تو یہ حکم دیا

اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ⑪ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ

گیا ہے کہ میں عبادت کو اسی کیلئے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا

---

۵ یہ آیت اگرچہ ابوالفضل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسولؐ کی تصدیق کرتا اور توبہ وزاری میں مشغول ہوتا۔ اور جب اس کو راحت ملتی تو توبہ کو بھول جاتا اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا۔ مگر یہ خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً ہر انسان کی حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے اور پھر کچھ نہیں۔ ۱۲

۶ یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف، گریہ وزاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول رہ کر بسر کرتے ہیں۔ اور اس سے جو لوگ مقصود ہو سکتے ہیں، اور سچے مصداق ہیں وہ ظاہر ہے کہ آئمہؑ کے سوا کون ہو سکتا ہے؟ اسی بنا پر تو جناب امیرؑ فرماتے تھے، کہ میرے خوف کی یہ حد ہونی چاہیئے کہ تو اس کا خیال رکھ کہ اگر میں تمامی مخلوقات کی نیکیاں لیکر جاؤں گا تو بھی قبول نہ کرے گا، اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کروں گا، تو بھی بخش دے گا۔ ۱۲

ع ۹ ۱۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

مسلمان ہوں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) کے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾

عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں اپنی عبادت کو اسی کیواسطے خالص کر کے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

(اب لیے) تم تو اس کے سوا جس کو چاہو پوجو۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہی لوگ ہیں جنہوں[1]

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ

نے اپنا اور اپنے لڑکے بالوں کا قیامت کیدن گھاٹا کیا۔ آگاہ رہو کہ صریحی (کھلم کھلا) گھاٹا یہی ہے کہ ان کیلیئے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ

ان کے اوپر[2] سے آگ ہی کے اوڑھنے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے۔

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ

یہ وہ عذاب ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اے میرے بندو!

يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ

مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ[3] بتوں سے ان کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی

يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ

طرف رجوع کی ان کے لیئے (جنت کی) خوشخبری ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم میرے (خالص)

عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ

بندوں کو خوشخبری دے دو جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں اور پھر اس میں سے اچھی بات پر

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

عمل کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ تو (اے رسولؐ[4])

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾

بھلا جس شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو تو کیا تم اس شخص کو خلاصی دے سکتے ہو جو آگ میں (پڑا) ہو۔

---

[1] کیونکہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں، انکے لڑکے بالے بھی دیکھ کر وہی کرنے لگتے ہیں اور آخر بگڑ جاتے ہیں ۱۲

[2] ظلل کے اصل معنی کے لحاظ سے ایک خوبصورت ترجمہ اس کا یوں بھی ہو سکتا ہے" ان کے اوپر سے آگ کی چھتوں کی چھتیں ہونگی اور ان کے نیچے سے تہوں کی تہیں واللہ اعلم ۱۲

[3] ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی دونوں آیتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں زید بن عمرو بن نفیل، ابو ذر غفاری اور سلمان فارسی۔ اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عمر زید بن عمرو کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے کیونکہ یہ حضرت رسالتمآب صلعم کی بعثت کے قبل بھی لا الہ الا اللہ کے مقر اور بتوں کے پوجنے سے متنفر تھے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ مصر ۱۲

[4] ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپؐ کا سوتیلا چچا تھا۔ ۱۲

حضرت ابو ذر و سلمان کی مدح

ابولہب کی مذمت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ

مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے اونچے اونچے محل ہیں (اور) بالاخانوں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

پر بالاخانے بنے ہوئے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے (اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ

کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں چشمے بنا کر

فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ

جاری کیا پھر اس کے ذریعہ سے رنگ برنگ [۱] (کے غلہ) کی کھیتی اگاتا ہے پھر (پکنے کے بعد) سوکھ

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطٰمًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

جاتی ہے تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا اسے چور چور (بھوسا) کر دیتا ہے بیشک اس میں

لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

عقلمندوں کے لیئے (بڑی) عبرت و نصیحت ہے۔ تو کیا وہ شخص جس کے سینہ کو خدا نے (قبولِ) اسلام کے

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

لیئے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار (کی ہدایت) کی روشنی [۲] پر (چلتا) ہے گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

افسوس تو ان لوگوں پر ہے جنکے دل خدا کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں۔

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

خدا نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب نازل فرمائی (جس کی آیتیں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی [۳] ہیں اور (ایک بات کئی کئی بار)

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

دہرائی گئی ہے اسکے سننے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں [۴] پھر انکے جسم نرم ہو جاتے

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

ہیں اور ان کے دل خدا کی یاد کی طرف باطمینان متوجہ ہو جاتے ہیں یہ خدا کی ہدایت ہے اسی سے جس کی چاہتا ہے ہدایت

---

[۱] جیسے ماش، مونگ، ارہر، گیہوں، جو اور چاول وغیرہ کہ سب رنگ میں جدا گانہ ہیں ۱۲

[۲] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ و حضرت حمزہؓ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علیؑ و عمار کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد کی آیت ابولہب کے حق میں ۱۲

[۳] قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تئیس برس میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا۔ مگر باوجود اس کے کیا ممکن کہ کہیں اختلاف یا تناقص پایا جاتا ہو۔ اگر ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئیں تو بھی خیالات ایک، تعلیم ایک سی بھی

ع ۱۴ ۲۴

قرآن مجید کے کلام خدا ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہو جاتا ہے۔ آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو دو برس کے بعد اسی کو برا۔ ایک وقت ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور دوسرے وقت اسکے خلاف کی چیز کو۔ مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی اسی دھڑے پر آخر تک رہی ہے ۱۲

[۴] اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے حج کو مدینے سے مکہ پیدل جاتے۔ جب آپؑ کے سامنے موت یا قیامت یا صراط کا ذکر ہوتا تو رونے لگتے تھے اور جب خدا کے سامنے حاضر ہونیکا ذکر آتا تو اس شدت سے روتے کہ سانس اُلٹ

(باقی بر صفحہ ۷۳۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ

کرتا ہے۔ اور خدا جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کو کوئی راہ پر لانیوالا نہیں۔ تو کیا جو شخص قیامت کے دن

بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا

اپنے منہ کو برے عذاب کی سپر بنائے گا (ناجی شخص کے برابر ہو سکتا ہے)۔ اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم (دنیا میں)

مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

کیا کرتے تھے اب اسکے مزے چکھو۔ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ان پر

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

عذاب اس طرح آ پہنچا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ تو خدا نے انہیں (اسی) دنیا کی زندگی میں رسوائی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

(کی لذت) چکھا دی۔ اور آخرت کا عذاب تو یقیناً اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ

(یہ بات) جانتے۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھانے کے) واسطے ہر طرح کی مثل

كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

بیان کر دی تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (دیکھیے تو صاف اور سلیس) ایک عربی قرآن (نازل کیا) جس میں ذرا

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ

بھی پیچیدگی نہیں تاکہ یہ لوگ (سمجھ کر خدا سے) ڈریں۔ خدا نے ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک غلام ہے کہ پورا ایک شخص کا ہے کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟ ہرگز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

نہیں) الحمدللہ! مگر ان میں کے اکثر اتنا بھی نہیں جانتے۔ (اے رسول) بیشک تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳

یقیناً مرنے والے ہیں پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں باہم جھگڑو گے۔

وقف لازم

قرآن کا آسانی ہونا

مشرک و موحد کی مثال

(بقیہ از ص ۷۳۵) جاتی تھی اور بیہوش ہو جاتے تھے۔ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کانپتے تھے اور جب بہشت و دوزخ کا ذکر ہوتا تو مار گزیدہ کی طرح بیقرار ہو جاتے تھے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ منہ انسان کو اس قدر عزیز ہوتا ہے کہ وہ تمام اعضا کو منہ کی سپر بناتا ہے۔ اور جب منہ کو کوئی سپر بنائے تو سمجھو کہ انتہا کا عذاب ہے۔ دوزخی کے تمام ہاتھ پاؤں تو ہونگے جکڑے۔ پھر وہ کمبخت منہ کو نہ سپر بنائے تو کیا کرے ۱۲

۲ یہ موحد اور مشرک کی مثال ہے کہ موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا ۱۲۔

منزل ۶

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب اس کے

بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ (۳۲)

پاس سچی بات آئے تو اس کو جھٹلا دے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے (ضرور ہے)

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ

اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسولؐ) سچی بات لے کر آیا وہ اور جس نے اس کی تصدیق کیؑ یہی لوگ تو پرہیزگار

الْمُتَّقُونَ (۳۳) لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ

ہیں۔ یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لیئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ یہ نیکی کرنے والوں کی

الْمُحْسِنِينَ (۳۴) لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا

جزائے خیر ہے تاکہ خدا ان لوگوں کی برائیوں کو جو انہوں نے کی ہیں دور کردے اور انکے

وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (۳۵)

اچھے کاموں کے عوض جو وہ کرچکے تھے ان کا اجر (و ثواب) عطا فرمائے۔ کیا خدا

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ

اپنے بندوں (کی مدد) کے لیئے کافی نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسولؐ) تم کو لوگ خدا کے سوا دوسرے

دُونِهِ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (۳۶) وَمَنْ

معبودوں سے ڈراتے ہیں۔ اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں ہے۔ اور جس

يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ

شخص کی خدا ہدایت کرے تو اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا زبردست اور بدلہ لینے والا نہیں

ذِي انْتِقَامٍ (۳۷) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

ہے (ضرور ہے)۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ

یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے۔ تم کہہ دو کہ تو کیا تم نے غور کیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن

الذی جاء بالصدق ... والمصدق ...

ل اگرچہ اور مفسرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سے مراد لیا ہے اور کچھ بے جا بھی نہیں ہے تو اس سے ہر منکر توحید وغیرہ مراد ہوگا۔ مگر اہل سنت کے ایک زبردست عالم حافظ ابن مردویہ نے لکھا ہے کہ جو شخص رسالت مآبؐ کو علیؑ کے بارے میں جھٹلائے وہ مراد ہے تو اب صدق سے حضرت علیؑ کے بارے میں رسولؐ کا فرمانا مراد ہوا اسکے علاوہ بعد والی آیت سے یقینی طور پر حضرت علیؑ ہی مراد ہیں اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے اسی بنا پر تقابل بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اس آیت میں آپکی فضیلت کا منکر مراد ہو۔۱۲ ۲ اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علماء اسکے قائل ہیں کہ حضرت رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانیوالے حضرت علیؑ ہی ہیں۔ انہی کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علی ابن ابی طالب مراد ہیں دیکھو تفسیر درّ منثور جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر۔ اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسولؐ سے مروی ہے کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون، حبیب نجار مومن آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب صدیق اکبر اسی بنا پر خود جناب امیرؑ اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیق اکبر ہوں۔۱۲

حضرت علیؑ مراد ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

مِن دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ لوگ اس

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

کے نقصان کو (مجھ سے) دور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ لوگ اسکی

رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾

مہربانی کو روک سکتے ہیں [1] (اے رسول) تم کہو کہ خدا میرے لیئے کافی ہے اسی پر بھروسہ کرنیوالے بھروسا کرتے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ

ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) عمل کیئے جاؤ [2] میں بھی (اپنی جگہ) کچھ کر رہا ہوں۔ پھر عنقریب

تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر وہ آفت آتی ہے جو اس کو (دنیا میں) رسوا کر دیگی اور (آخرت میں) اس پر دائمی

عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ

عذاب (بھی) نازل ہوگا۔ (اے رسول) ہم نے تمہارے پاس (یہ) کتاب (قرآن) سچائی کے ساتھ لوگوں (کی

بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا

ہدایت) کے واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لیئے۔ اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی

يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ اللّٰهُ يَتَوَفَّى

کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار تو ہو نہیں [3] خدا ہی لوگوں کے مرنے کے

الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا

وقت ان کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے (ان کی روحیں)

فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى

ان کی نیند میں (کھینچ لی جاتی ہیں) بس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے چکا ہے ان کی روحوں کو

إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

روک رکھتا ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں) کو پھر ایک مقرر وقت تک کیواسطے بھیج دیتا ہے جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کیلیئے

[1] مطلب یہ ہے جب غیر لوگ بُت یا جنات خدا کی بارگاہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تو ان کی پرستش کرنی کس قدر بے وقوفی کی بات ہے۔ ۱۲

[2] کہ زبردستی لوگوں کو خدا کی راہ پر لاؤ تمہارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہنچا دینا ہی اور بس ۱۲

[3] اس کی توضیح میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی کنجی ہے یہی سوتے وقت بدن سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسری روح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے اور اسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے ساتھ نفس بھی تشریف لے جاتا ہے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ

(قدرتِ خدا کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا اور دوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں۔

كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ قُل لِّلّٰهِ

اے رسول) تم کہہ تو دو کہ اگرچہ وہ لوگ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں گے نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں، (تو بھی سفارشی بنائیں گے)

الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ

تم کہہ دو کہ ساری سفارش تو خدا کے لئے خاص ہے سارے آسمان و زمین کی حکومت اسی کے لئے خاص ہے،

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ

پھر تم لوگوں کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ

رکھتے ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب خدا کے سوا (اور معبودوں کا) ذکر کیا

الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ

جاتا ہے تو بس ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے خدا

اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ

(اے) سارے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے!

الشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ

جن باتوں میں تیرے بندے آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ

يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

کر دے گا۔ اور اگر نافرمانوں کے پاس روئے زمین کی ساری کائنات مل جائے بلکہ اس

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ

کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن یہ لوگ یقیناً سخت عذاب کا فدیہ دے نکلیں (اور

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مَا

اپنا چھٹکارا کرانا چاہیں)، اور (اس وقت) ان کے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش آئے گی جس کا

بت سفارش بھی نہیں کر سکتے

لے
کفار جب توحید اور نبوت کے دلائل سُن کر چپ ہو جاتے اور ان سے کچھ جواب بن نہ پڑتا تو عاجز ہو کر آخر یہ کہتے کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے۔ اس آیت میں ان کی یہ بیوقوفی بھی ظاہر کر دی گئی ہے کہ بھلا جو شخص نہ کچھ اختیار رکھتا ہو اور نہ سمجھ بوجھ ہی رکھتا ہو وہ کسی کی سفارش کیا کرے گا۔

۱۲

عذاب کے وقت کفار کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا

انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اور جو بدکرداریاں ان لوگوں نے کی تھیں (وہ سب) ان کے

كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤٨﴾

سامنے کھل جائیں گی اور جس (عذاب) پر یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے وہ انہیں گھیرے گا۔ انسان

فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ

کو تو جب کوئی برائی چھو بھی گئی ہو لگا ہم سے دعائیں مانگنے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے

نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ

کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف (میرے) علم کے زور سے مجھے دیا گیا ہے (یہ

هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَدْ

غلطی ہے) بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے[1] مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں۔ جو لوگ ان سے پہلے

قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا

تھے وہ بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر (جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں ان کے کچھ بھی

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ

کام نہ آئیں۔ غرض ان کے اعمال کے برے نتیجے انہیں بھگتنے پڑے اور ان

وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ

(کفار مکہ) میں سے جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں انہیں بھی اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی

مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥١﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا

پڑیں گی اور یہ لوگ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ

کہ خدا ہی جس کے لیئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور (جس کے لیئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ ع قُلْ

اس میں شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے لیئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

انسان کی حالت

[1] آزمائش یوں ہے کہ نعمت پاکر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا اور اس کا شکریہ بجا لاتا ہے، یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اس کی ناشکری کرتا ہے۔ ۱۲

روزی خدا ہی کے ہاتھ ہے

ع

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا

اے میرے (ایماندار) بندو جنھوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم لوگ خدا کی رحمت

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ

سے نا امید نہ ہونا لہ بے شک خدا (تمہارے) کل گناہوں کو بخشدے گا۔ وہ بے شک بڑا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥٣ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنجاؤ

لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝٥٤

(مگر) اس وقت کے قبل ہی کہ تم پر عذاب آنازل ہو (اور) پھر تمہاری مدد نہ کی جاسکے گی۔ اور

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

جو جو اچھی باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں ان پر چلو (مگر) اس کے قبل کہ تم

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥

پر ایکبارگی عذاب نازل ہو اور تم کو (اس کی) کوئی خبر بھی نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ

میں سے) کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے (خدا کی بارگاہ کا) تقرب لہ

جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝٥٦ اَوْ تَقُوْلَ

حاصل کرنے میں کی اور میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٥٧ اَوْ

میری ہدایت کرتا تو میں ضرور پرہیزگاروں سے ہوتا یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے تو

تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ

کہنے لگے کہ کاش مجھے (دنیا میں) پھر دوبارہ جانا ملے تو میں نیکوکاروں سے ہو جاؤں۔

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ

(اس وقت خدا فرمائے گا) ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے

لہ

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیۃ خاص حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وہ اس آیۃ کے نازل ہونیکے برسوں کے بعد ایمان لایا تھا۔ بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے۔ ۱۲

لہ

ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب ہے تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ہائے ہم نے اہلبیت رسولؐ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی۔ اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واقع ہوگی۔ واللہ اعلم ۱۲

گنہگار رحمت سے نا امید نہ ہوں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

انہیں جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو بھی کافروں میں سے تھا (اب تیری ایک نہ سنی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ

جائے گی)۔ اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے

مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَ

سیاہ ہوں گے۔ کیا غرور لہ کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)۔ اور جو

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ

لوگ پرہیزگار ہیں خدا انہیں ان کی کامیابی (اور سعادت) کے سبب نجات دے گا کہ انہیں تکلیف چھوئے گی

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى

بھی نہیں اور نہ یہ لوگ کسی طرح رنجیدہ دل ہوں گے۔ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر

كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

چیز کا نگہبان ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اور جو لوگ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

اس کی آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

کہ نادانو بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں خدا کے سوا (کسی دوسرے) کی عبادت

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

کروں۔ اور (اے رسولؐ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یقیناً یہ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (کہیں) شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

گے اور تم ضرور گھاٹے میں آ جاؤ گے۔ بلکہ تم خدا کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو۔ اور

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو خدا نے امامت کے عہدہ پر فائز نہیں کیا اور باوجود اس کے مدعی امامت ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ

ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی اس کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ حالانکہ وہ ایسا قادر ہے کہ قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ

کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ

ہیں۔ جیسے یہ لوگ اسکا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔ اور جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ

جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (یعنی زمرہ موت سے) بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر (ہاں) جس کو خدا چاہے (وہ)

اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

البتہ بچ جائے گا) پھر (جب) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کے سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ

زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (لوگوں کے سامنے) رکھدی جائے گی،

جِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ

ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس شخص نے جیسا کیا ہے اسے اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ

ع ۷ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

یہ لوگ کرتے ہیں وہ اس سے خوب واقف ہے۔ اور جو لوگ کافر تھے ان کو غول کے غول جہنم کی طرف

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

ہنکائے جائیں گے یہانتک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے

لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

اور اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار

قیامت کا منظر

ف ۱ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اس کے ہاتھ ہیں۔ بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے۔ یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسیطرح زمین اگرچہ بہت بڑی وسیع ہے مگر اس کی قدرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اور آسمان کی بھی اس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کاغذ کے پرزے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے واسطے ہے ۱۲

ف ۲ ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صوروں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

اٰیٰتِ رَبِّکُمۡ وَیُنۡذِرُوۡنَکُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا ؕ قَالُوۡا

کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تم کو اس روز (بد) کے پیش آنے سے ڈراتے وہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں

بَلٰی وَلٰکِنۡ حَقَّتۡ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۱﴾

(آئے تو تھے) مگر (ہم نے نہ مانا اور) عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں پورا ہو کر رہا (تب ان سے) کہا جائے

قِیۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَی

گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو اور ہمیشہ اسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا بھی کیا

الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۷۲﴾ وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ

برا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت کی طرف (اعزاز

زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَقَالَ لَہُمۡ

واکرام) سے بلائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے اور بہشت کے دروازے کھول

خَزَنَتُہَا سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡہَا خٰلِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾

دیئے جائیں گے اور اس کے نگہبان ان سے کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت میں ہمیشہ کیلئے

وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَہٗ

داخل ہو جاؤ۔ اور یہ لوگ کہیں گے کہ خدا کا شکر جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر دکھایا اور ہمیں (بہشت کی) سر

وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّۃِ حَیۡثُ نَشَآءُ ۚ

زمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو نیک چلن والوں کی بھی کیا خوب

فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَی الۡمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیۡنَ

(کھری) مزدوری ہے۔ اور (اس دن) فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے

مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّہِمۡ ۚ وَقُضِیَ

ہوئے ڈٹے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی تعریف کی تسبیح کر رہے ہیں اور لوگوں کے

ع بَیۡنَہُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِیۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۵﴾

درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور (ہر طرف سے یہی) صدا بلند ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

لہ

اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو یکایک میری نظر علی ابن ابیطالبؑ پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔ میں نے متحیر ہو کر جبرئیل سے پوچھا کیا علیؑ مجھ سے قبل یہاں آگئے۔ جبرئیل نے کہا یہ بات نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علی ابن ابیطالبؑ کا ذکر خیر اور ثنا و صفت کرتا تھا اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علیؑ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے ان کی خاطر سے اس فرشتہ کو علیؑ کی صورت میں پیدا کیا اور اس فرشتہ کی تسبیح تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپکے اہلبیت کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے۔ دیکھو تاویل الآیات۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ نَزَلَتْ اِلَّا قَوْلَہٗ اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ الْاٰیَتَیْنِ ثُمَّ السَّجْدَۃَ وَحٰمٓ ہِیَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً

سورۂ مومن ۱ مکہ میں نازل ہوا مگر الذین یجادلون اور اس کی پچاسی (۸۵) آیتیں اور نو ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾

حٰمٓ۔ (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا (خاص بارگاہ) خدا سے ہے جو (سب سے) غالب بڑا واقفکار

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی

گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا صاحب فضل وکرم

الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ مَا یُجَادِلُ فِیْۤ

ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیطرف (سبکو) لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کی آیتوں[۲] میں بس وہی لوگ

اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْکَ تَقَلُّبُہُمْ

جھگڑے پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں تو (اے رسولؐ) ان لوگوں کا شہروں (شہروں) گھومنا پھرنا (اور مال

فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ کَذَّبَتْ قَبْلَہُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ

حاصل کرنا) تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے (کہ انپر عذاب نہ ہوگا)۔ ان کے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور انکے بعد اور امتوں نے

مِنْۢ بَعْدِہِمْ ۪ وَہَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوْلِہِمْ لِیَاْخُذُوْہُ

(اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی ٹھان لیا کہ انہیں گرفتار (کرکے قتل) کر ڈالیں

وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُہُمْ ۟ وقف

اور بے ہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے تاکہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو اکھاڑ پھینکیں تو میں نے

فَکَیْفَ کَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَکَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمَتُ

انہیں گرفتار کیا پھر (دیکھا انپر) میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا۔ اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا (عذاب کا)

رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَنَّہُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ م

حکم (ان) کافروں پر پورا ہوچکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں۔ جو (فرشتے)

ف[۱]

اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، حضرت رسولؐ کی تشفی، فرشتوں کی مدح، رجعت کا ثبوت، کفار کی حالت، قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا، خدا کے علم کی وسعت، حضرت موسیٰؑ کا قصہ، حزقیل مومن آل فرعون کا تقیہ اور ان کے نصائح اور ان کا انجام بخیر، کفار اور داروغہ جہنم کی گفتگو، عبادت کا حکم، قیامت کا آنا ضرور ہے، دعا کا حکم، رات اور دن کے فوائد، انسان کی خلقت، جہنم کی حالت، چارپایوں کے فائدے، اگلوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

ف[۲]

خدا کی آیتوں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار ان کو نہیں مانتے اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں۔ اور اگر آیتوں کے معنے دلیلوں کے لیئے جائیں تب جھگڑنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیقِ حق تو مقصود نہیں صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی چھیڑ کرتے اور سچی دلیلوں کا بھی عداوت سے دفعیہ کرتے ہیں۔ ۱۲

وقف لازم
وقفۂ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

فرشتوں کی تعریف

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ

عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرداگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی تعریف کیساتھ تسبیح

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ

کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کیلئے بخشش کی دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ

آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ

پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کیئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے (سچے)

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ⑦

دل سے توبہ کرلی اور تیرے راستہ پر چلے ان کو بخش دے اور انکو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ

اے ہمارے پالنے والے انکو سدابہار باغوں میں جنکا تونے ان سے وعدہ کیاہے داخل فرما

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَ

اور ان کے باپ داداؤں اور انکی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لوگ نیک ہوں

ذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑧ وَقِهِمُ

ان کو (بھی بخشدے)۔ بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے اور ان کو ہر قسم کی

السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

برائیوں سے محفوظ رکھ۔ اور جس کو تونے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچالیا اس پر تونے

رَحِمْتَهُ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑨ إِنَّ الَّذِينَ ع ۱

بڑا رحم کیا۔ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (ہاں) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے

بعثت کا ثبوت

كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ

پکار کر کہدیا جائے گا کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے

أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ⑩

بیزار تھا جب تم ایمان کی طرف بلائے گئے تو کفر کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

کہیں گے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بارہ ¹ مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ

کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے ۔ یہ اس لئے کہ جب تنہا خدا

اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ

پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے

تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ

تھے ۔ تو آج (خدا ہی کی حکومت ہے جو عالیشان (اور) بزرگ ہے ۔ وہی تو ہے جو تم کو اپنی (قدرت کی)

اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا

نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے ۔ اور نصیحت تو بس وہی حاصل

مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

کرتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے ۔ پس تم لوگ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو اگرچہ

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ

کافر برا ہی مانیں ۔ خدا تو بڑا عالی مرتبہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے

يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ

جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ (لوگوں کو) ملاقات (قیامت) کے دن

يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ

سے ڈرائے جس دن وہ لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے (اور) انکی کوئی چیز خدا سے پوشیدہ نہیں

مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

رہے گی ۔ (اور ندا آئے گی) آج کس کی بادشاہت ہے (پھر خدا خود کہے گا) خدائے واحد (اور) غالب کی

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ

آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی پر) کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔ بے شک خدا

¹ مفسرین میں اختلاف ہے کہ کفار کا قیامت میں دوبارہ زندہ کرنے اور دوبارہ مارنے کی شکایت سے کیا مراد ہے قتادہ ضحاک اور ابن عباس کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری موت دنیاوی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مطلب کیف تکفرون باللہ الآیۃ کا بھی ہے اور سدی و بلخی کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی دوسری حیات کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال و جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں ۔ یہ تینوں اقوال ہیں ۔ مگر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کوئی قابل قبول نہیں کیونکہ نہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا کہہ سکتا ہے اور نہ پیدائش کو زندہ کرنا اسیطرح قبر کی قلیل زندگی کو نہ کوئی زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جس طرح افاقۃ الموت کو نہ کوئی صحت کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کو زندہ ہونا ۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں اور حیاتوں کے مردہ اور زندہ کرنیکے مصداق واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا ۔ اس کی تفصیل دیکھو دینیات تیسری مؤلفہ حقیر میں ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ

بہت جلد حساب لے لینے والا ہے۔ اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جو عنقریب

اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

آنے والا ہے جب لوگوں کے کلیجے گھٹ گھٹ کے (مارے ڈر کے) منہ کو آ جائیں گے۔ (اس وقت) نہ تو سرکشوں

مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ

کا کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مان لی جائے۔ خدا تو آنکھوں کی دزدیدہ نگاہ

مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو (لوگوں کے) سینوں میں پوشیدہ ہیں۔ اور خدا ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے اور

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس کے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے اس میں شک نہیں کہ خدا

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

سننے والا دیکھنے والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا (حالانکہ) وہ لوگ قوت (شان) اور (عمر سب)

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ

میں اور زمین پر اپنی نشانیاں (یادگار عمارتیں) وغیرہ چھوڑ جانے میں بھی ان سے کہیں بڑھ چڑھ

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

کے تھے تو خدا نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی اور خدا (کے غضب) سے

وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

ان کا کوئی بچانے والا بھی نہ تھا۔ یہ اس سبب سے کہ ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لیکر

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

آئے اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے انہیں لے ڈالا اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب

دزدیدہ نگاہوں کو بھی خدا جانتا ہے

ع ۲ / ۱۱

۱

کسی نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایک دفعہ کیونکر لیگا آپ نے فرمایا جس طرح سب کو ایک ہی دفعہ روزی دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا نے بہت بے تکلف فرما دیا کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ مقدمہ کے فیصل کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا۔ ۱۲

۲

اصلی ترجمہ یوں ہوگا کہ غم کو ضبط کرتے کرتے دل گلوں کے پاس آجائیں گے مگر ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یونہی بولا جاتا ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

۳

دزدیدہ نگاہ ہمارے محاورہ میں یہ معنی ہیں کہ کسی شخص یا چیز کو اس طرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾
اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں لہ اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور ہامان اور قارون
والا ہے۔

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ
کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا جھوٹا (اور) جادو گر ہے۔ غرض

كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا
جب موسیٰؑ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لے کر آئے تو وہ بولے کہ جو

اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ
لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو (لونڈیاں بنانے
کے لیئے) زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں۔ اور فرعون لہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو

وَمَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ
کہ میں موسیٰؑ کو تو قتل کر ڈالوں اور (میں دیکھوں) اپنے پروردگار کو تو اپنی مدد کیلیئے بلائے (کیونکہ) مجھے

اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾
اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد پیدا کرے۔ اور موسیٰؑ نے

وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ
کہا کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور

كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع وَقَالَ
تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں۔ اور فرعون کے لوگوں میں ایک

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ
ایماندار شخص (جو قبطی تھا لہ) نے جو اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا (لوگوں سے) کہا کیا تم لوگ

اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ
ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو (صرف) یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے

لہ جیسے عصا کا اژدہا بننا ید بیضا وغیرہ ۱۲

لہ یہ اصل میں قبطی تھے، اور فرعون کے ماموں زاد یا چچا زاد بھائی بھی۔ انہی کا خطاب مومن آل فرعون ہے۔ جو لوگ تقیہ پر منہ آتے ہیں وہ اس آیت کو دیکھ کر شرمائیں اور متنبہ ہو جائیں خدا نے اگرچہ اسی کی تصریح کر دی ہے کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے۔ مگر احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا یہاں گھنٹہ دو گھنٹہ کے تقیہ کو بھی موجب طعن قرار دیا جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَدْ جَآءَكُم بِالْبَيِّنٰتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَّكُ كَاذِبًا

حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لے کر آیا ہے۔ اور اگر (بالفرض) یہ

فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۖ وَإِن يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُم بَعْضُ

شخص جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا ہوا تو جس (عذاب) کی تمہیں یہ دھمکی

الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

دیتا ہے اس میں سے کچھ تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہیگا۔ بیشک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گزرنے

كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِينَ فِي الْأَرْضِ

والا اور جھوٹا ہے۔ اے میری قوم آج تو بیشک (تمہاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا ہے۔

فَمَن يَّنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللّٰهِ إِن جَآءَنَا ۚ قَالَ

(لیکن کل) اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد کرے گا۔ فرعون نے کہا میں تو

فِرْعَوْنُ مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَآ أَرٰى وَمَآ أَهْدِيكُمْ

وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔

إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيٓ ءَامَنَ

تو جو شخص (در پردہ) ایمان لا چکا تھا کہنے لگا بھائیو مجھے تو تمہاری نسبت بھی اور امتوں

يٰقَوْمِ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾

کی طرح روز (بد) کا اندیشہ ہے (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم اور عاد اور

مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ وَالَّذِينَ

ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا۔ اور خدا تو بندوں

مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾

پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں۔ اور اے میری قوم مجھے تو

وَيٰقَوْمِ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾

تمہاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر (جہنم کی طرف)

منزل ٦

نصیحت مومن آل فرعون

ے حزقیل چونکہ تقیہ میں تھے، اس وجہ سے لوگونکو عقل کی باتیں سمجھاتے تو مگر اس طرح کہ موسیٰؑ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے اور شاید کام بھی نکل جائے اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں وہ ایسی ہیں کہ ظاہر میں فرعون اور موسیٰؑ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہیں لیکن باطن میں ان کا مقصود یہی تھا کہ موسیٰؑ ضرور سچا ہے اور تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو کہ ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمہارا بھی وہی حال ہو جو اگلی امتوں کا ہوا۔

ے یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے تناد کی اصل تنادی ہے اس کے معنی باہم پکارنے کے ہیں۔ اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کرکے لوگونکو پکارینگے اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں کچھ تھوڑا سا پانی ہی دے دو اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو جو خدا اور رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی ان کی سچائی کا حال معلوم ہوا یا نہیں۔ غرض اس قسم کی باتیں باہم پکار کر بہت سی ہوں گی اس وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
چل کھڑے ہوں گے تو خدا کے عذاب) سے تمہارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی رو براہ کرنے والا نہیں۔ اور (اس سے) پہلے یوسف ؑ ۱
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا
بھی تمہارے پاس معجزے لے کر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے تو تم لوگ اس میں برابر شک ہی کرتے
جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰۗى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
رہے یہاں تک کہ جب انہوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد خدا ہرگز کوئی رسول
مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ
نہیں بھیجے گا۔ جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے یونہی گمراہی
مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ
میں چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
میں (خواہ مخواہ) جھگڑے کیا کرتے ہیں، وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے نزدیک سخت
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ
نفرت خیز ہیں۔ یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر علامت مقرر کر دیتا ہے۔
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ
اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان ہمارے لیے ایک محل بنوا دو تاکہ اس پر
صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ۙ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ
چڑھ کر رستوں پر پہنچ جاؤں (یعنی) آسمان کے رستوں پر پھر موسیٰ ؑ کے
فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ
خدا کو جھانک (کر دیکھ) لوں اور میں تو اسے یقینی جھوٹا ۲ سمجھتا ہوں اور اسی

۱ یہ بھی حزقیل ہی کا قول ہے۔ اب انہوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا یعنی پہلے جو باتیں کہیں وہ تو سُنی سُنائی تھیں اب گویا اپنی آنکھوں سے دیکھی بات پر غور کرو کہ تم لوگ جب حضرت یوسف ؑ حیات تھے تو انکی نبوت کے بھی قائل نہ ہوئے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی انکو معمولی دنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے۔ مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے انکا شیرازہ کھل گیا، اور کسی کے سنبھالے سنبھالا اور سلطنت میں بدنظمیاں پھیل گئیں تو یوسف ؑ کی قدر ہوئی، اور سمجھے کہ وہ واقعی نبی تھے۔ اور کہنے لگے کہ اب اُنکا سا کوئی نبی نہ ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پھر پچھتاؤ گے بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورۂ یوسف ؑ میں بہ تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ یہ فرعون ولید بن معصب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسف ؑ کے زمانہ کے فرعون ریان کا پوتا۔ ۱۲

۲ یعنی میں جانتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں۔ مگر موسیٰ کے خیال کے موافق یہ بھی کر دیکھوں۔ فرعون کے محل بنوانے اور اس پر چڑھنے اور محل کے منہدم ہونے کی کیفیت سورۂ قصص میں مذکور ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ

طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کو بھلی کرکے دکھا دی گئی تھیں اور وہ راہ راست سے روک

السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ

دیا گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت غلا ہی تھی۔ اور جو شخص (در پردہ)

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ

ایماندار تھا کہنے لگا بھائیو! میرا کہنا مانو میں تمہیں ہدایت کے رستے دکھا دوں گا۔

الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّ

بھائیو یہ دنیا کی زندگی تو بس (چند روزہ) فائدہ ہے اور آخرت ہی

اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً

ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ جو برا کام کرے گا تو اسے بدلہ بھی

فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

ویسا ہی ملے گا۔ اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مگر ایماندار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہاں انہیں

يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ

بے حساب رزق ملے گا۔ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تم

اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ

کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں خدا

لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم نہیں ہے اور میں تمہیں

اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

غالب (اور) بڑے بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ بیشک تم جس چیز کی طرف مجھے

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا

بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں

فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ

اور آخر میں ہم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ

حد سے بڑھ جانے والے جہنمی ہیں۔ تو جو میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اسے یاد کرو گے اور

اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

میں تو اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں (کے حال) کو خوب دیکھ رہا ہے [1]

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ

تو خدا نے اسے ان کی تدبیروں کی برائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو بڑے عذاب

فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ۚ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا

نے (ہر طرف سے) گھیر لیا۔ (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر) صبح و شام

غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ

اس کے سامنے لا کھڑے کیئے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی (حکم ہو گا کہ) فرعون کے لوگوں کو

فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ

سخت سے سخت عذاب میں جھونک دو۔ اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم جھگڑیں گے تو

فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ

کم حیثیت لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اس

تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

وقت (دوزخ کی) آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو۔ تو بڑے لوگ کہیں گے

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

(اب تو) ہم (تم) سب کے سب آگ میں (پڑے) ہیں خدا (کو) تو بندوں کے بارے میں

[1] یہاں تک تو حزقیل مومن آل فرعون نے گول گول باتیں کیں اور انکی فہمائش کرتے رہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ جملہ کہہ گزرے اس سے انکا ایمان ظاہر ہو گیا اور لوگ ان کے دشمن ہو گئے اور فرعون سے جاکر شکایت کی اور یہ بھی کہدیا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں بلکہ موسےؑ کے خدا کو مانتا ہی اور موسیٰ ہی کی سی باتیں کرتا ہے۔ فرعون یہ سنکر بولا اگرچہ وہ میرا چچا زاد بھائی خلیفہ اور ولیعہد ہے لیکن یہ باتیں اگر اس نے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے اور اگر تم لوگ اسپر تہمت رکھتے ہو تو تمہاری سزا کی جائے گی۔ غرض حزقیل بلائے گئے۔ اور فرعون نے پوچھا کیا تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو وہ بولے بادشاہ بھلا کبھی تو نے مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہی اس کہا نہیں بس اب یہ فوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمہارا پروردگار کون ہے وہ بولے فرعون پوچھا تمہارا خالق کون ہے وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمہارا رازق کون ہے وہ بولے فرعون تب حزقیل نے کہا اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو انکا پروردگار ہے وہ میرا جو انکا خالق ہے وہ میرا جو انکا رازق ہے وہ میرا اور جو انکا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں یہ سنکر فرعون خوش ہو گیا اور انکو گھر جانے کی اجازت دی اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی انکو فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم ہمارے اور ہمارے ولیعہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بری طرح مارے گئے اس لیے بعد والی آیت میں اس قصے کی طرف اشارہ ہی اس کے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو روایت میں نے لکھی ہی وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

(جو کچھ) فیصلہ (کرنا تھا) کر چکا۔ اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہونگے جہنم کے داروغاؤں سے

جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں تخفیف کر دے۔ وہ

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا

جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر صاف و روشن معجزے لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے

بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي

ہاں (آئے تو تھے) تب فرشتے کہیں گے تو پھر تم خود (کیوں نہ) دعا کرو حالانکہ کافروں کی دعا تو بس بیکار ہی

ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي

ہے۔ ہم اپنے پیغمبروں کی اور ۱ ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا

اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہونگے (اس دن بھی) جس دن ظالموں کو ان کی معذرت

يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ

کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار (برستی) ہوگی اور ان کے لیئے

سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

بہت برا گھر (جہنم) ہے۔ اور ہم ہی نے موسیٰؑ کو ہدایت (کی کتاب توریت) دی اور

بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي

بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جو عقلمندوں کے لیئے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت ہے

الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ

تو (اے رسولؐ) تم (ان کی شرارت پر) صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے۔ اور اپنے (امت کے)

لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

گناہوں کی معافی ۲ مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ جن

منزل ۶

۱ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخر الزمانؑ کا زمانہ مراد ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ زمانۂ سابق میں اس کثرت سے انبیاؑ اور مومنین قتل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے انکی کوئی نصرت نہیں کی گئی اسی لحاظ سے میں نے ننصر کا ترجمہ (مدد کرینگے) کیا ہے اور اگر صیغہ حال لیا جائے اور مدد کرتے ہیں اسکا ترجمہ کیا جائے تب اسکا مطلب یہ ہوگا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی انکے

ع ۵ ۱۳

خون کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اس کے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کی سدا خدا کی طرف سے ضرور ہوئی واللہ اعلم بمرادہ ۱۲ ۲ یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاؑ سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اسکے ذریعہ سے ان کے درجات بلند ہوں کیونکہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو اس کے خاص بندے ہیں ان سے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اس کے سامنے قاصر فرض کرکے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا رہے ؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ۔ عذر بدرگاہ خدا آورد ۔ یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنی امت کے گناہوں کی معافی مانگے اسی لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

پیغمبروں اور مومنوں کی مدد فرماتا ہے خدا

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ

لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی دلیل تو آئی نہیں اور (پھر) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑے نکالتے ہیں ان کے

إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ

دل میں بڑائی (کی بے جا ہوس) کے سوا کچھ نہیں حالانکہ وہ لوگ اس تک کبھی پہنچنے والے

بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَ

نہیں۔ تو تم بس خدا کی پناہ مانگتے رہو۔ بیشک وہ بڑا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ سارے آسمان و زمین کا

الْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی بہ نسبت یقینی لہ بڑا (کام) ہے مگر اکثر لوگ (اتنا بھی) نہیں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ

جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے اور نہ مومنین جنہوں

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ

نے اچھے کام کیئے اور نہ بدکار (ہی) برابر ہو سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ تم لوگ بہت کم

قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

غور کرتے ہو۔ قیامت تو ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں مگر

فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ

اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں رکھتے۔ اور تمہارا پروردگار ارشاد

رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ

فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ جو لوگ ہماری عبادت سے

يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ

اکڑتے ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل و خوار ہو کر یقیناً جہنم واصل ہوں گے۔ خدا

دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا

ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو

ف١ یہ ان لوگوں کے قائل کرنے کیواسطے ہے جو قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کونسا مشکل کام ہے۔ ١٢

ف٢ اس میں بھی وہی بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے دعا میں بھی فائدہ کیا کم ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلےٰ شان نمایاں ہو کر پائی جائے اگر ظاہر میں ہمارا مطلب پورا نہ ہوا تو کم سے کم ثواب تو ہوا۔ یہی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکڑا رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے اپنے اغراض کو مانگتا ہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ مہربان باپ اپنے پیارے بچے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیونکہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی ایسی چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لیئے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں پھر باپ کیونکر پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک شفیق باپ اس بچہ سے زیادہ ضرور خوش رہے گا۔ اور اس اکڑے ہوئے سے ناخوش۔ یہی مثال اپنی اور خدا کی اور دعا کی سمجھو۔ اگر ہوس است ہمیں قدر بس است۔ ١٢

ع ١٠ ١١

منزل ۶

فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

روشن (بنایا تاکہ کام کرو)۔ بے شک خدا لوگوں پر بڑا فضل و کرم والا ہے مگر

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ

اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ وقف لازم

ہر چیز کا خالق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔

كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار رکھتے تھے وہ اسی طرح بھٹک رہے تھے۔ اللہ

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً

ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور اسی نے تمہیں صاف ستھری چیزیں کھانے کو

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ

دیں۔ یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا بہت ہی متبرک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ وہی

الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ

(ہمیشہ) زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نری کھری اسی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگو۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ

سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ جب میرے پاس میرے

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ

پروردگار کی بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آچکے تو مجھے اس بات کی مناہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر

الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾

جن کو تم پوجتے ہو میں انکی پرستش کروں اور مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کے پالنے والے کا فرمانبردار بنوں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو

عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ

بچہ بناکر (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے تاکہ بڑھو) پھر زندہ کرتا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (اور زندہ رکھتا ہے)

لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ

تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔ اور تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو (اس سے) پہلے ہی مر جاتا ہے غرض (تم کو

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ

اسوقت تک زندہ رکھتا ہے) کہ تم (موت کے) مقرر وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اس کی قدرت کو) سمجھو۔ وہ وہی

الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

(خدا) ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ

لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ

فوراً ہو جاتا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کیا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے

اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِالْکِتٰبِ

نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں جن لوگوں نے کتاب (خدا) اور ان باتوں کو جو ہم نے

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ لا

پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد (اس کا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائے گا جب

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾

(بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہونگی (اور پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں

فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ

گھسیٹے جائیں گے پھر (جہنم کی) آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ

اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا

خدا کے سوا جنکو (اس کا) شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں۔ وہ کہیں گے اب تو وہ ہم سے

نشانات قدرت

ع ۸

معانقہ ۱۲

قیامت میں کفار کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُوا مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ
جاتے رہے بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی پرستش نہ کرتے

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ
تھے۔ یوں خدا کافروں کو بوکھلا دے گا (کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا)۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم دنیا میں

تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ
ناحق (بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے کہ تم اترایا کرتے تھے۔

تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ
اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں (پڑے) رہو۔ غرض

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ
تکبر کرنے والوں کا بھی (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم صبر کرو خدا کا وعدہ یقینی

خدا کا وعدہ سچا ہے

اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ
سچا ہے۔ تو جس (عذاب) کی ہم انہیں دھمکی دیتے ہیں اگر ہم تم کو اس میں سے کچھ دکھا دیں یا تم ہی کو

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
(اسکے قبل دنیا سے) اٹھا لیں تو آخر پھر انکو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سے

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ
پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم سے بیان کر دیئے اور کچھ ایسے ہیں جن کے

وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ
حالات تم سے نہیں دہرائے اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار دیئے بغیر

أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ
کوئی معجزہ دکھا سکے۔ پھر جب خدا کا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ٹھیک ٹھیک

ع ۸ ۱۳
اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ ع
فیصلہ کر دیا گیا اور اہل باطل ہی اس وقت گھاٹے میں رہے۔ خدا ہی تو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ
وہ ہے جس نے تمہارے واسطے چارپائے پیدا کیئے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہو

مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا
اور کسی کو کھاتے ہو اور تمہارے لیئے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور تاکہ تم انپر چڑھ کر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
اپنی دلی مقصد تک نہ پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے ہو۔ اور وہ

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾
تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے۔ تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے۔

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے

عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ
ان کا انجام آخر کیا ہوا۔ جو ان سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے اور قوت

وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى
اور زمین پر (اپنی) نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا تھا ان کے کچھ کام بھی نہ آیا۔ پھر جب ان کے پیغمبر ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ
واضح و روشن معجزے لے کر آئے تو جو علم نہ (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر

الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾
نازاں ہوئے اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے اسی نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ
تو جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور

۱؎ انپر اسباب لادکر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر معاملات کے لیئے قریب یا دور سفر کرو۔ ۱۲

۲؎ اس سے یا تو ان کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے کہ یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیا کو مناظرہ میں دبالیں گے جس طرح حکمائے یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیاء کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے چنانچہ جب حضرت موسےٰ پیغمبر ہو کر آئے۔ تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسےٰ کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ

جس چیز کو ہم اس کا شریک بناتے تھے اب ہم ان کو نہیں مانتے۔ تو جب ان لوگوں نے ہمارا عذاب

اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ

(آتے) دیکھ لیا تو اب ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا[1] (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو اپنے

خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع

بندوں کے بارے میں (سدا سے) چلی آتی ہیں اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں رہے۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الشُّوْرٰى وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۃ حٰمٓ[2] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ

حٰمٓ[3]۔ (یہ کتاب) رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ (وہ) کتاب عربی قرآن ہے

اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا

جس کی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں (نیکوکاروں کو) خوشخبری دینے

وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا

والی اور (بدکاروں کو) ڈرانیوالی ہے۔ اس پر بھی ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔ اور

يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

کہنے لگے جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہمارے دل پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی)

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ

اور ہمارے کانوں میں گرانی (بہرا پن) ہے (کہ کچھ سنائی نہیں دیتا) اور ہمارے تمہارے درمیان ایک

بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾

پردہ (حائل) ہے تو تم اپنا کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ)

منزل ۶

[1] کیونکہ عذاب کے دیکھنے کے وقت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی اسی وجہ سے حضرت طلحہ جو حضرت عائشہ کے اصلی ابھارنے والے تھے جب جنگ جمل میں زخمی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علیؑ سے کہلا بھیجا میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں آپ معاف کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی۔ غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقۃً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمان کے وزیر تھے اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہ کے طرفدار تھے ۱۲

ع ۹ ۷ ۱۴

[2] ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنیئے کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا محصنہ کی اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا۔ اب علما میں اختلاف ہوا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور رہے تو کس حد کا۔ غرض متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے لکھ کر پوچھا آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ اتنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہنچا تو دربار کے علما نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسولؐ میں نہیں ہے۔ پھر متوکل نے پوچھا تو آپ نے یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیج دیں تو وہ علما اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور وہ مارا گیا ۱۲

[3] اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، حضرتؐ کی رسالت، آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش، قوم عاد کا قصہ، قیامت میں ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے، کفار مکہ کی شرارت، مومن کی موت، برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو، سورج چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں، قرآن کے قریب بھی باطل کا گزر نہیں۔ قرآن کی حقیقت کا ثبوت، انسان کی حالت، خدا کے وجود کی دلیل وغیرہ مذکور ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ

کہدو کہ میں بھی بس تمہارا ہی سا آدمی ہوں (مگر فرق یہ ہے کہ) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) یکتا خدا

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ

ہے تو سیدھے اس کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے بخشش کی دعا مانگو۔ اور مشرکوں پر

لِّلْمُشْرِكِينَ ۝٦ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

افسوس ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ۝٧ اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

نہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ

ان کے لیئے (کا) ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ کیا تم اس

بِالَّذِى خَلَقَ الْاَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهٗۤ

(خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم (اوروں کو) اس کا ہمسر بناتے

اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِىَ

ہو یہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے۔ اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر سے

مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ اَقْوَاتَهَا فِىٓ

پہاڑ پیدا کیئے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی اور اسی نے ایک مناسب انداز پر اس میں سامانِ

اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰىٓ اِلَى

معیشت کا بندوبست کیا (یہ سب کچھ) چار[2] دن میں (اور تمام) [3] طلبگاروں کے لیئے برابر پھر آسمان کی طرف

السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا

متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھواں (کا سا) تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ

طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِينَ ۝١١ فَقَضٰهُنَّ

خوشی سے خواہ کراہت سے۔ دونوں نے عرض کی[4] کی ہم خوشی خوشی حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہوں) پھر اس

---

[1] ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جس پر احسان نہیں جتایا جائے گا تاکہ یہ کبھی چھینیں نہیں ۱۲۔

[2] یہ چار دن پہلے دو دن سے الگ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا، پہاڑ، درخت اور سامانِ معیشت زمین ہیں سب چار دن میں پیدا ہوئے اور آسمان، ستارے، چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں۔ اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں چھ دن میں پیدا کیں ۱۲

ع ۸ ۱ ۱۵

[3] طلبگاروں سے حاجتمند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں۔ جو کچھ جس کو درکار ہے دیتا ہے ۔

ادیم زمیں سفرۂ عام اوست
بریں خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ۔ ۱۲

[4] بظاہر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبانِ حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انہی سے آواز آئی ہو اور عالمین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان و زمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبانِ عقل ان میں ہیں ان کی طرف سے بھی ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ

نے دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات آسمان لہ بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے انتظام) کا حکم (دے کر اس)

اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ

قضا و قدر کے پاس) بھیجدیا اور ہم نے نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ

سے) محفوظ رکھا یہ واقف کار غالب (خدا) کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں۔ پھر اگر اس پر بھی یہ کفار

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

منہ پھیریں تو کہدو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

کی بجلی کی کڑک۔ کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر)

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ

فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا

اسے نہیں مانتے۔ تو عاد ناحق روئے زمین میں غرور کرنے لگے اور

فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا

کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے کیا ان لوگوں نے

قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ

اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں

اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

کہیں بڑھ کے ہے۔ غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے۔

لہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی پانی تھا اس میں خدا کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (پھین) نکلی پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا اور جھاگ جو جم کر رہ گئی، وہ زمین ہوئی۔ اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے۔ اور جناب امیر نے بھی بہت تفصیل سے اس کو بیان فرمایا ہے۔ دیکھو نہج البلاغہ ۱۲

۲ کہ وہ وحی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔ ۱۲

۳ صاعقہ کے اصلی معنی ہلاک اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں۔ اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے عرف عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر میں نے بھی صرف بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
تو ہم نے بھی (تو ان کے) نحوست کے دنوں میں ان پر بڑی زور کی آندھی چلائی تاکہ
لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَ
دنیا کی زندگی میں بھی ان کو رسوائی کے عذاب کا مزا چکھا دیں ۔ اور آخرت کا عذاب
لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ⑯ وَ
تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو ہی گا اور (پھر) ان کو کہیں سے مدد بھی نہ ملے گی ۔ اور
أَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ
رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا رستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی
فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا
کو پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب کی بجلی نے ان کو لے ڈالا ۔
يَكْسِبُونَ ⑰ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا
اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے ان کو ہم نے (اس مصیبت سے)
يَتَّقُونَ ⑱ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
بچا لیا ۔ اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ہنکائے جائیں گے تو یہ لوگ
فَهُمْ يُوزَعُونَ ⑲ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ
ترتیب وار کھڑے کیئے جائیں گے ۔ یہاں تک کہ جب سب کے سب جہنم کے پاس جائیں گے
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم
تو ان کے کان اور انکی آنکھیں اور ان کے (گوشت) پوست ان کے خلاف ان کے مقابلہ میں
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑳ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ
انکی کارستانیوں کی گواہی دیں گے ۔ اور یہ لوگ اپنے اعضا سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے
شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ
خلاف کیوں گواہی دی ۔ تو وہ جواب دیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا اسی نے ہم کو بھی

ف یہ اس وقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کیئے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کریں گے تو جو فرشتے انکی کارستانیاں لکھتے تھے انکے خلاف گواہی دینگے اسوقت یہ لوگ وہی کہیں گے جو غالب مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ۔ پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق : آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا : یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری سی کہیں گے اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے ۔ ۱۲

ع ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾

(اپنی قدرت سے) گویا کیا اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (آخر) اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤگے۔

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ

اور (تمہاری تو حالت تھی کہ) تم لوگ اس خیال سے (اپنے گناہوں کی) پردہ داری بھی تو نہیں کر سکتے تھے کہ تمہارے

سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن

کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے اعضا تمہارے برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو

ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾

اس خیال میں (بھولے ہوئے) تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے کاموں کی خبر ہی نہیں [ل]۔ اور

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ

تمہاری اس بدخیالی نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تمہیں تباہ کر چھوڑا

فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۳﴾ فَإِن يَصْبِرُوا

آخر تم گھاٹے میں رہے۔ پھر اگر یہ لوگ صبر بھی کریں تو بھی ان کا ٹھکانا

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم

دوزخ ہی ہے۔ اور اگر توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں کی

مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا

جائے گی۔ اور ہم نے (گویا خود شیطانوں کو) ان کا ہم نشین مقرر کر دیا تھا

لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ

تو انہوں نے اگلے پچھلے تمام امور ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے تو جنات اور

عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم

انسانوں کی امتیں جو ان سے پہلے گزر چکی تھیں انہی کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ ان

مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ ع ٣ / ١٧

کے حق میں بھی پورا ہو کر رہا۔ بے شک یہ لوگ اپنے گھاٹے کے درپے تھے۔ اور کفار کہنے لگے

ل

ابن عباس کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ اپنے کو خانۂ کعبہ کے پردہ میں چھپا لیا اسی اثنا میں تین آدمی صفوان اُمیہ اور عبداللہ ثقفی آئے اور باہم یہ باتیں کرنے لگے کہ کیا خدا ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے میں نے حضرت رسولؐ سے یہ بیان کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ م

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا

کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنو ہی نہیں اور جب پڑھیں (تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو

فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تاکہ (اس ترکیب سے) تم غالب آجاؤ۔ تو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے

عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

چکھائیں گے اور ان کی کارستانیوں کی بہت بری سزا۔ یہ دوزخ ہی

ذٰلِكَ جَزَاۗءُ اَعْدَاۗءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ

خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اس کی سزا میں ان کے لیئے اسی میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ اور (قیامت کے دن) کفار کہیں گے

رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا (ایک نظر) انکو

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہمیں دکھا دے کہ ہم انکو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔ اور جن لوگوں نے سچے

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

دل سے کہا کہ ہمارا پروردگار تو (بس) خدا ہے پھر وہ اسی پر قائم بھی رہے ان پر موت کے وقت رحمت

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

کے فرشتے نازل ہونگے (اور کہیں گے) کہ کچھ خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور جس بہشت کا تم سے وعدہ کیا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰۗؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ

گیا تھا اس کی خوشیاں مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ

آخرت میں بھی (رفیق) ہیں۔ اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے بہشت میں تمہارے واسطے

ف

ابن عباس سے روایت ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے کفار قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو ان کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اطراف و جوانب کے صحرائی عرب آکر قرآن کو سن لیں اور ایمان لے آئیں۔ غرض ان لوگوں نے باہم یہ مشورہ کیا کہ جب حضرت رسولؐ قرآن سنانے لگیں تو لوگ کھڑے ہو کر غل مچائیں، بے ہودہ باتیں کریں، تالیاں بجائیں، سیٹیاں بجائیں۔ اور وہ لوگ یہ ناشائستہ حرکتیں کرنے لگے، تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ
موجود ہے اور جو چیز طلب کروگے وہاں تمہارے لئے (حاضر) ہوگی۔ (یہ) بخشنے والے مہربان
غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى
(خدا) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہے۔ اور اس سے بہتر کس بات کی ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف
اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾
بلائے[۱] اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں ہوں۔ اور
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي
[۲] بھلائی برائی (کبھی) برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریقہ سے جواب دو جو نہایت اچھا ہو
هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
(ایسا کروگے) تو (تم دیکھوگے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا دل سوز دوست
كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا
ہے۔ یہ بات بس ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں اور
وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ
انہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیبہ ور ہیں۔ اور اگر تمہیں شیطان کی طرف
مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
سے وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بےشک وہ (سب کی) سنتا جانتا
الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ
ہے۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں
الْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا
(تو) تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت کرنی
لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾
منظور ہے تو بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ پس اگر

ع ۱۸ / ۵

[۱] بعض مفسرین نے اس کے ظاہری الفاظ کا خیال کر کے عام مؤذنوں یا بلال کی فضیلت میں اس آیت کو لکھا ہے مگر اس کے معانی کا خیال کیا جائے تو اس کا مطلب کچھ اور نکلتا ہے اور سچ یوں ہے کہ اس کے مصداق ہادیان دین کے سوا دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے۔ اور سچے ہادی ائمہ معصومین کے سوا کون ہیں۔ اسی بنا پر بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیت ائمہ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے واللہ اعلم ۱۲۔

[۲] ایک روایت میں ہے کہ بھلائی سے اہل بیت رسولؐ کی دوستی، اور برائی سے ان کی دشمنی مراد ہے۔ دیکھو تبیان اور عینی المعانی اور اس کی تفسیر حدیث ثقلین سے بخوبی ہو جاتی ہے ۱۲۔

برائی کا بدلہ بھلائی سے کرو

سورج چاند وغیرہ بھی اس کی مخلوق ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

السجدة ۱۱

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ

یہ لوگ سرکشی کریں تو خدا کو بھی انکی پرواہ نہیں، جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ

لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۩ ۳۸ وَمِنْ آيَاتِهِ

رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی نہیں۔ اس کی (قدرت کی) نشانیوں

أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا

میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک و بے گیاہ دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے

الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي

ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور پھول جاتی ہے۔ جس (خدا) نے (مردہ) زمین کو زندہ کیا وہ یقیناً مردوں

الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۳۹ إِنَّ الَّذِينَ

کو بھی جلائے گا۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر پھیر[۱]

يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ

پیدا کرتے ہیں وہ ہرگز ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے

فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

گا وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن بے خوف و خطر آئے گا (خیر) جو

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۴۰

چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ (خدا) اس کو دیکھ رہا ہے۔ جن

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ

لوگوں نے نصیحت کو جب وہ ان کے پاس آئی نہ مانا (وہ اپنا نتیجہ دیکھ لیں گے) اور یہ قرآن

لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۴۱ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ

تو یقیناً ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک سکتا ہے نہ[۲]

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۴۲

اس کے پیچھے سے ہے اور خوبیوں والے دانا (خدا) کی بارگاہ سے نازل ہوئی ہے۔

[۱] ہیر پھیر کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور، اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور گڑھ لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے۔ ۱۲

[۲] مطلب یہ ہے کہ باطل کا اس کے قریب گزر ہی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اس کو باطل کر سکے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ

(اے رسولؐ) تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور رسولوں سے کہی جا چکی ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ

بے شک تمہارا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب والا بھی ہے۔ اور اگر ہم اس قرآن کو

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ

عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہہ نہ بیٹھتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں)

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى

تفصیل وار بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ایمانداروں کے

وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

لیئے تو یہ (قرآن از سرتاپا) ہدایت اور (ہر مرض کی) شفا ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں (کے حق) میں

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ

گرانی (بہرا پن) ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں نابینائی (کا سبب) ہے تو (گرانی کی وجہ سے گویا) وہ لوگ

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

بڑی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (اور نہیں سنتے)۔ اور ہم ہی نے موسیٰؑ کو بھی کتاب (توریت) عطا کی تھی تو

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

کب کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انہیں

مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ

بے چین کر دیا ہے۔ جس نے اچھے اچھے کام کیئے تو اپنے نفع کے لیئے اور جو برا کام

اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں۔

قرآن کی حقیقت کا ثبوت

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية ۱۲

ع ۵

حضرت موسیٰؑ کا ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ
قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف ہے (یعنی وہی جانتا ہے) اور بغیر اس کے علم (و ارادہ) کے نہ تو
مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا
پھل اپنے پوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے اور جس دن وہ (خدا)
بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ
ان (مشرکین) کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں گے ہم تو تجھ سے عرض کر چکے کہ ہم میں
مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ (۴۷) وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ
سے کوئی (ان سے) واقف ہی نہیں۔ اور اس سے پہلے جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے تھے وہ
مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ (۴۸) لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ
غائب (وغلا) ہو گئے اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیئے اب مخلصی نہیں۔ انسان بھلائی کی دعائیں مانگنے
مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ (۴۹)
سے تو کبھی اکتاتا نہیں اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو (فوراً) ناامید و بے آس ہو جاتا ہے
وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ
اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جانے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں تو یقیناً کہنے لگتا
لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن
ہے کہ یہ تو میرے ہی لیئے ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت برپا ہو گی اور اگر (قیامت
رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ
ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لیئے یقیناً اس کے یہاں بھلائی ہی تو ہے
الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ
۔ جو اعمال کرتے رہے ہم ان کو (قیامت میں) ضرور بتا دیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزا
غَلِيظٍ (۵۰) وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ
چکھائیں گے (وہ الگ)۔ اور جب ہم انسان پر احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے اور

انسان کی حالت

۴۹
کلبی نے لکھا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے جو بھلائی یعنی مال و دولت صحت اولاد غرض دنیا کے سارے سامان کی دعائیں کرتا رہتا ہے۔ ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے ۱۲

۵۰
یعنی وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں چین کرتے ہیں، اور آخرت میں چین ہے۔ مگر اس کا عکس انہیں بتا دیں گے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَنَا بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

پہلو بدل کر چل دیتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ (اے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

رسولؐ) تم کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے (آیا) ہو اور پھر تم اس سے انکار کرو

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا

تو جو (ایسے) پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ ہم عنقریب ہی اپنی

فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ

(قدرت کی) نشانیاں اطراف (عالم) میں اور خود ان میں بھی دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

حق ہے۔ کیا تمہارا پروردگار اس کے لئے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے۔ دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

کے روبرو حاضر ہونے سے شک میں (پڑے) ہیں۔ سن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ اِلَى الْاٰيَاتِ الْاَرْبَعِ ثُمَّ الزُّخْرُفُ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَاتٍ

سورہ شوریٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں)، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ (اے رسولؐ)، غالب و دانا خدا تمہاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گزرے

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾

میں ہے (غرض سب کچھ)، اسی کا ہے۔ اور وہ تو (بڑا)، عالی شان (اور) بزرگ ہے۔ (ان کی

منزل ٦

لہ اس سورۃ میں حضرت علیؑ کی فضیلت، خدا کا کوئی مثل نہیں، دائم و قائم دین، لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو، اپنے اعمال کا دنیا میں بدلا، آخرت میں اہلبیتؑ کی محبت اگر سب لوگ امیر ہوتے تو فساد پھیل جاتا، مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے، شوریٰ کی مدح، برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے، قصور معاف کرنے کی مدح، رسولؐ نگہبان نہیں، انسان بڑا ناشکرا ہے، قرآن کا وحی و نور ہونا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۶/۱

لہ علامہ داودی نے فواتح میں لکھا ہے کہ جب حٰمٓ عٓسٓقٓ نازل ہوا، تو حضرت رسولؐ بہت غمگین ہوئے۔ کچھ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا یہ آیت نازل ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری اُمت مختلف بلاؤں میں مثل زمین میں دھنس جانے یا مسخ ہو جانے یا دیگر مصائب میں مبتلا ہوگی۔ اور ابن عباس جب اس کو آیت کو پڑھتے تو کہتے کہ حضرت علیؑ عرف ان دو لفظوں سے تمام فسادات کو جو آئندہ ہونے والے ہیں جانتے تھے اور قریب قریب یہی مضمون تفسیر ثعلبی میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں اس سے بالا تر یہ ہے کہ حضرت علیؑ جتنی جماعتیں یا بستیاں روئے زمین میں ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی ان کو سب کو جانتے تھے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

باتوں سے) قریب ہے کہ سارے آسمان (اس کی ہیبت کے مارے) اپنے اوپر وار سے پھٹ پڑیں اور فرشتے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ

تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں - اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لئے (گناہوں کی)

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

معافی مانگا کرتے ہیں۔ سن رکھو کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے - اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ

(اور) اور اپنے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا ان کی نگرانی کر رہا ہے اور (اے رسولؐ) تم ان کے

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

نگہبان نہیں ہو - اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

ارد گرد رہتے ہیں ان کو ڈراؤ اور (ان کو) قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷

نہیں - (اس دن) ایک فریق (ماننے والا) جنت میں ہوگا اور فریق (ثانی) دوزخ میں - اور اگر

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ

خدا چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے (ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ

کر کے) اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے - اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور

وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ

نہ مددگار - کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں تو کارساز

ع ۱ ۹ ۲ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹

بس خدا ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ك یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کو بھی اولاد ہے یا اور مثل اس کے جہلات سے - ۱۲

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ

اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو اس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالہ ہے۔ وہی خدا تو میرا

اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ سارے آسمان اور زمین کا

وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ

پیدا کرنے والا (وہی) ہے۔ اسی نے تمہارے لیئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چار پاؤں کے

الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ

جوڑے بھی (اسی نے بنائے)۔ اس (طرف) میں تم کو پھیلاتا رہتا ہے۔ کوئی چیز اس کی مثل نہیں۔

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ

اور وہ ہر چیز کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ

عَلِيمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهِ نُوحًا وَ

ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ اسنے تمہارے لیئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (پر چلنے) کا نوحؑ کو حکم دیا تھا

الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرٰهِيمَ وَ

اور (اے رسولؐ) اسی کی ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی ہے اور اسیکا ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور

مُوسٰى وَعِيسٰى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا

عیسےٰؑ کو بھی حکم دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ

جس دین کی طرف تم مشرکین کو بلاتے ہو وہ انپر بہت شاق گزرتا ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے

يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾

اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اپنی طرف (پہنچنے) کا رستہ دکھا دیتا ہے

لہ
یہاں سے آیت ۱۴ تک کا خلاصہ
یہ ہے کہ حضرت نوحؑ سے جو آدم ثانی ہیں
لے کر پیغمبر آخر الزمان تک جتنے انبیأ
گزرے سب کے سب وہی ایک
دین اسلام لے کر آئے پیغمبروں
میں باہم اختلاف نہیں۔ اصل
دین خدا کی پرستش سب کا مقصد
اعلےٰ تھا مگر انکی اُمتوں نے دین
خدا کے نازل ہونے کے بعد بھی تفرقہ
ڈالا اور یہ لوگ اگرچہ کتاب خدا کے
وارث ہوئے مگر شیخی یا حرص یا طمع
دنیا کی وجہ سے اصل دین میں شکوک
پیدا کر دیئے۔ اسی دین کی طرف
مشرکین عرب کو بلایا جاتا ہے
اور یہ اس سے بھڑکتے ہیں۔
۱۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَمَا تَفَرَّقُوٓا اِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ
اور یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق) آچکنے کے بعد اور (وہ بھی) محض آپس کی ضد سے ۔ اور اگر تمہارے پروردگار

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِیَ
کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کیلئے (قیامت کا) وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ۔

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ
اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کی طرف سے بہت سخت شبہ میں

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا
پڑے ہوئے ہیں ۔ تو (اے رسولؐ) تم (لوگوں کو) اسی (دین) کی طرف بلاتے رہو اور جیسا کہ تمکو حکم ہوا ہے (اسی

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ
پر) قائم رہو اور انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور (صاف صاف) کہدو کہ جو کتاب خدا نے نازل کی ہے اس پر میں ایمان رکھتا

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا
ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے (اختلافات کے) درمیان انصاف سے فیصلہ کروں خدا ہی ہمارا بھی پروردگار اور (وہی) تمہارا بھی

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ
پروردگار ہے ۔ ہماری کارگزاریاں ہمارے ہی لیئے ہیں اور تمہاری کارستانیاں تمہارے واسطے ہم میں اور تم میں تو کچھ حجت (و تکرار کی ضرورت)

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنۢ بَعْدِ
نہیں خدا ہی ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ اور جو لوگ اس کے مان لیئے جانے کے بعد خدا کے بارے میں

مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ
(خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل لغو باطل ہے اور ان پر (خدا کا) غضب اور ان کے

غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
لیئے سخت عذاب ہے ۔ خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور

بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾
عدل و انصاف بھی نازل کیا اور تم کو کیا معلوم شائد قیامت قریب ہی ہو (پھر یہ غفلت کیسی)

ف۱ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسولؐ سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ تو میں اپنی ساری دولت دیئے دیتا ہوں ۔ اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمہیں بیاہ دوں ۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

ف۲ یعنی پہلے تو یہ نصاریٰ یہود خدا کی پرستش کا حکم اور حضرت رسولؐ کی آمد کی خبر دیتے تھے ۔ مگر جب آپؐ آئے تو دنیاوی نفع کی طمع میں خدا ہی کے بارے میں جھگڑنے لگے ۱۲

ف۳ میزان کے مشہور معنی تو ترازو کے ہیں مگر ابن عباس قتادہ مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ۔ ۱۲

ف۴ یہ ہمارے علم کے متعلق ارشاد ہے نہ اپنے متعلق ۔ وہ تو یقینی طور پر جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی ۔ مطلب یہ ہے کہ تم غفلت نہ کرو جو کرنا ہو کر لو شائد تم کو موقع نہ ملے اور قیامت آجائے ۔ کیونکہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا
جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کے لیئے جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس
مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ
سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقینی برحق ہے۔ آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت
يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ
کے بارے میں شک کیا کرتے ہیں وہ بڑے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں (کے حال) پر
يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَن كَانَ يُرِيدُ
بڑا مہربان ہے۔ جس کو (جتنی) روزی چاہتا ہے دیتا ہے۔ وہ زور والا زبردست ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی کا
حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
طالب ہو ہم اس کے لیئے اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے۔ اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو تو ہم
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ
اس کو اسی میں سے دیں گے۔ مگر آخرت میں پھر اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ کیا ان لوگوں کے
لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ
(بنائے ہوئے) ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں یقینی اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور ظالموں کے واسطے ضرور
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا
دردناک عذاب ہے۔ (قیامت کے دن) دیکھو گے کہ ظالم لوگ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے
وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ
اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جنہوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیئے وہ بہشت کے
الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾
باغوں میں ہونگے۔ وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لیئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں (موجود) ہے یہی تو (خدا کا)

ع

نتیجۂ اعمال کا دنیا میں بدلہ اور آخرت میں

ؔ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ منافقین تو محض مال غنیمت کی لالچ سے شریک جہاد ہوتے تو ان کو فقط دنیا کا مال ملتا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو ان کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بڑا فضل ہے۔ یہی (انعام) ہے جس کی خدا اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

کرتے رہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابتداروں (اہلبیتؑ) کی محبت کے سوا

الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۗ اِنَّ

تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو شخص نیکی حاصل کرے گا ہم اس کے لیے اس کی خوبی میں اضافہ کر دیں گے

اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

بیشک خدا بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔ کیا یہ لوگ (آپ کی نسبت) کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) نے خدا پر جھوٹ بہتان

فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ

باندھا ہے۔ تو اگر (ایسا ہوتا تو) خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو جھوٹ کو

وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ

نیست و نابود اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ وہ یقیناً دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے۔ اور وہی تو ہے

الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وہ جانتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ان کی

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ

(دعا) قبول کرتا ہے اور اپنے فضل (وکرم) سے ان کو بڑھا کر دیتا ہے اور کافروں کے لیے سخت

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

عذاب ہے۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی کر دے تو وہ لوگ

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۗ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ

ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جس کی روزی (جتنی) چاہتا ہے نازل کرتا ہے

منزل ۶

ؐ انصار نے ایک بڑے جلسہ میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا جب انکی باتیں نا انکی حد سے بھی گذر گئیں حضرت عباس یا ابن عباس سے نہ رہا گیا اور بیساختہ بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی مگر ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی۔ اس مناظرہ کی خبر حضرت رسولؐ کو پہنچی تو آپ خود ان کے مجمع میں تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے تو خدا نے ہماری بدولت تمہیں معزز کیا سب نے عرض کی بیشک پھر فرمایا کیا تم لوگ گمراہ نہ تھے تو خدا نے میری وجہ سے تمہاری ہدایت کی. عرض کی یقیناً پھر فرمایا کیا تم لوگ میرے مقابلہ میں جواب نہیں دیتے وہ بولے کیا آپ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ نہیں کہتے ہو کہ تمہاری قوم نے تم کو نکال باہر کیا تو ہم نے پناہ دی تمہاری قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی تمہاری قوم نے تم کو ذلیل کیا تو ہم نے مدد کی غرض اسی قسم کی باتیں فرماتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اپنے زانوں کے بل بیٹھے اور عاجزی سے عرض کرنے لگے ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خدا و رسولؐ کا ہے یہی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص آل محمدؐ کی دوستی پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ مغفور ہے سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ توبہ کر کے مرا سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ کامل الایمان مرا سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا اس کو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ بہشت میں اس طرح بھیجا جائیگا جیسے دلہن شوہر کے گھر سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا اسکی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا اسکی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارتگاہ بناتا ہے سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ سنت و جماعت کے طریقہ پر مرا سنو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ قیامت میں اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے یاد رکھو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ کافر ہے سن رکھو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ بہشت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔ پھر اسی شخص نے پوچھا حضرت جن کی محبت خدا نے ہم پر واجب کی وہ کون (باقی ...)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ

وہ بیشک اپنے بندوں سے خبردار اور انکو دیکھتا ہے۔ اور وہ وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا

مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُۥ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ

ہے اور اپنی رحمت (بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی کارساز (اور) حمد و ثنا کے لائق ہے۔ اور اسی کی

ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۚ

(قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا بھی جو اس نے آسمان و زمین میں

وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ أَصَٰبَكُمْ مِنْ

پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہے ان کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ

مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۰﴾ ط

تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی کرتوت سے اور وہ اس پر بھی بہت کچھ معاف کر دیتا ہے۔ اور

وَمَآ أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

تم لوگ زمین میں (رہ کر تو خدا کو) کسی طرح ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تو تمہارا نہ کوئی دوست

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ ءَايَٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

ہے اور نہ مددگار۔ اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے)

كَالْأَعْلَٰمِ ﴿۳۲﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ

(باد بانی) جہاز ہیں جو گویا پہاڑ ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی سمندر کی سطح پر

عَلَىٰ ظَهْرِهِۦٓ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۳۳﴾ لا

کھڑے کے کھڑے (رہ) جائیں۔ بیشک تمام صبر اور شکر کرنیوالوں کے واسطے ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿۳۴﴾ وَيَعْلَمَ

ہیں یا (چاہے تو) ان کو انکے اعمال (بد) کے سبب تباہ کر دے اور وہ بہت کچھ معاف کرتا ہے اور جو لوگ ہماری نشانیوں

الَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِيٓ ءَايَٰتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ ﴿۳۵﴾

میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کو کسی طرح (عذاب سے) چھٹکارا نہیں۔ (لوگو) تم کو تو

منزل ٦

(بقیہ از صفحہ ۷۷۵) کون ہیں فرمایا علی فاطمہ اور انکے بیٹے حسن اور حسین علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ پھر فرمایا جو شخص میرے اہل بیت پر ظلم کرے اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دے اس پر بہشت حرام ہے (دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر، صحیح بخاری و مسلم و مسند احمد بن حنبل، در منثور سیوطی وغیرہ ۱۲) ؎۲ تفسیر ثعلبی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ اس آیت میں نیکی سے آل محمد کی دوستی مراد ہے۔ اور علامہ زمخشری نے سدی سے بھی روایت کی ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۶۸ مطبوعہ مصر ۱۲ ؎۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیۂ مودۃ نازل ہوا تو کچھ لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ رسول اللہ نے معاذ اللہ اپنی طرف سے یہ کہدیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تفسیر ثعلبی بغوی ۱۲ ؎۴ اسی تفسیر میں ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے جب آیہ ام یقولون الآیۃ نازل ہوا تو لوگوں نے حضرت کی تصدیق کی تو یہ آیت نازل ہوئی گویا حضرت کو یہ حکم ہوا ان کی معذرت قبول کر لو ۱۲ ؎۵ جب بنی قریظہ بنی نظیر اور بنی قینقاع یہودیوں کے مال غنیمت میں آئے تو بعض تنگدست صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہم تونگر ہو جاتے تو فقر و فاقہ سے نجات اور لوگوں پر بھی احسان کرتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور فقیری اور تونگری کی مصلحت واضح کر دیگئی ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) ؎۱ یہ حکم مخصوص گنہگاروں کیلئے ہے ورنہ انبیا ائمہ معصومین اور مومنین کے بچوں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ انکے درجات کے عالی ہونے اور خدا کے تقرب کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں ۱۲ ؎۲ جھگڑا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہر کام کو اپنے ہی تدبیر اور عقل کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر جہاز تباہی میں پڑے اور کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو سمجھیں کہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب خدا ہی کے اختیار میں ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ

جو کچھ (مال متاع) دیا گیا ہے وُہ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ) ساز و سامان ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وُہ کہیں

اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶

بہتر ہے اور پائیدار ہے (مگر یہ) خاص انہی لوگوں کے لیئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا

اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں اور جب غصہ آ جاتا ہے تو

مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ

معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ہیں اور ان کے کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے

يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹

اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور وُہ ایسے ہیں کہ جب ان پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وُہ بس واجبی بدلہ

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ

لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے اس پر بھی جو شخص معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح کر

فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَلَمَنِ انْتَصَرَ

دے تو اسکا ثواب خدا کے ذمہ ہے۔ بیشک وُہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ

بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۱ اِنَّمَا السَّبِيْلُ

اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام تو بس ان ہی لوگوں پر ہوگا جو

عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ

لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں

الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۲ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو بیشک

ف ۱
کبیرہ گناہوں کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

ف ۲
اس سے معلوم ہوا کہ مومنین دو طرح کے ہیں ایک تو وُہ جو لوگوں کے ظلم و زیادتی سے درگزر کرتے ہیں۔ اور دوسرے وُہ ہیں جو بدلہ لیتے ہیں مگر ان کو یہ حکم ہے کہ جتنی تکلیف تم کو پہنچائی گئی ہے اس سے زیادتی نہ کرو مثلاً اگر کوئی جگہ خدا تجھے ذلیل کرے تو تم بھی بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو آگے نہ بڑھو اور گالی دینا تو کسی طرح جائز ہی نہیں چاہے کیسی ہو۔ اور اگر چوٹ یا زخم لگا ہے تو تم بھی اتنا ہی مار سکتے ہو۔ لیکن بہر حال عوض لینے سے درگزر کرنا خدا کو زیادہ پسند ہے ۱۲

ف ۳
سبیل کے معنی تو ہیں راہ کے۔ مگر عرب کے محاورات میں ایسے مقامات پر جہاں الزام یا تکلیف یا شکایت مقصود ہو استعارۃً یا بہ حذف مضاف بولا جاتا ہے۔ اسی بنا پر میں نے بھی ترجمہ کیا ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

ع ٤ / ٥

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا

یہ بڑے حوصلہ کے کام ہیں۔ اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد

لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا

اس کا کوئی سرپرست نہیں۔ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَ

تو کہیں گے کہ بھلا دنیا میں پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے۔ اور تم ان کو دیکھو گے

تَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ

کہ دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں (اور) انکھیوں سے دیکھتے

مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ

جاتے ہیں۔ اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے گھاٹے میں ہیں جنہوں نے قیامت کے

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ

دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا۔ دیکھو ظلم کرنے والے

الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ

دائمی عذاب میں رہیں گے۔ اور خدا کے سوا نہ ان کے سرپرست ہی ہوں گے

أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ

جو ان کی مدد کو آئیں۔ اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لئے ہدایت

فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن

کی کوئی راہ نہیں۔ (لوگو) اس دن کے پہلے جو خدا کی طرف سے آئے گا اور کسی طرح (ٹالے) نہ

يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ

ٹلے گا اپنے پروردگار کا حکم مان لو کیونکہ اس دن نہ تو تم کو کہیں پناہ کی جگہ ملے گی

يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا

اور نہ تو تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑے گا۔ پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسول) ہم نے تم کو

بڑے لوگ اپنے لوگوں سے بالکل کاٹ کر رہتے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا‌ ؕ اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ‌ ؕ وَ

ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا - تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے - اور جب

اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ بِهَا‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ

ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو انہی

سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ كَفُوۡرٌ (۴۸)

کے ہاتھوں کی پہلی کرتوتوں کی بدولت کوئی تکلیف پہنچی تو سب احسان بھول گئے - بیشک انسان بڑا ناشکرا

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ يَهَبُ

ہے - سارے آسمان و زمین کی حکومت خاص خدا ہی کی ہے - جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جسے چاہتا ہے

لِمَنۡ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنۡ يَّشَآءُ الذُّكُوۡرَ (۴۹) اَوۡ

(فقط) بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (محض) بیٹے عطا کرتا ہے یا ان کو بیٹے بیٹیاں (اولاد

يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا‌ ۚ وَيَجۡعَلُ مَنۡ يَّشَآءُ عَقِيۡمًا‌ ؕ

کی) دونوں قسمیں عنایت فرماتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے - بے شک وہ

اِنَّهٗ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ (۵۰) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا

بڑا واقف کار قادر ہے - اور کسی آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر وحی کے

وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآىٴِ حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِىَ

ذریعہ سے (جیسے داؤد) یا پردہ کے پیچھے سے (جیسے موسیٰ) یا کوئی فرشتہ بھیجدے (جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيۡمٌ (۵۱) وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ

غرض وہ اپنے اختیار سے جو وہ چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے بیشک وہ عالیشان حکمت والا ہے - اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم کی روح

اِلَيۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا‌ ؕ مَا كُنۡتَ تَدۡرِىۡ مَا الۡكِتٰبُ

(قرآن) تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی تم تو نہ کتاب ہی جانتے تھے کہ کیا ہے اور نہ ایمان کو

وَلَا الۡاِيۡمَانُ وَلٰـكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِىۡ بِهٖ

مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے

منزل ۶

ا؎ چونکہ لوگ عموماً پہلے کے بھی اور اب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کیطرف بیٹیوں کی نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی - تو مومنین کو جو فطرتاً بیٹی ہونے سے رنج ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کا صلہ عطا فرماتا ہے - چنانچہ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے جو پہلے بیٹی جنے - کیونکہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر فرمایا ہے - پھر فرمایا بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت - دوسری جگہ فرمایا ہے کہ بیٹی محنت ہے اور بیٹا نعمت یہ بالکل بیان واقعہ ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ محنت کرنے پر - ۱۲

۲؎ روح کے معنی تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے قرآن روح القدس پھر روح القدس بعض تو جبرائیلؑ کو کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور ہمیشہ انبیاؑ اور اوصیا کیساتھ رہا کیا اور اب بھی رسول اللہؐ کے سچے وصی امام آخر الزمان کے ساتھ ہے اور اسی کی تصریح سورۂ قدر میں تنزل الملئکۃ والروح سے کیگئی ہے بہر حال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنی ارسلنا کے ہوں اور نوراً نھدی میں تخصیص رہے گی یعنی روح القدس سے ہر شخص تو ہدایت پا نہیں سکتا اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی منتفع ہوں اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی رہیگی اور اوحینا کے معنی بھی اپنی حالت پر - شاید اسی وجہ سے یہ قول زیادہ لوگوں کا ہے بحث تو روح کے متعلق تھی باقی رہا امر اسکا کوئی ایسا ترجمہ جو صحیح اور مفرد ہو اس کا پورا مطلب ادا ہو جائے ہماری زبان میں نہیں ہے اسوجہ سے مجبوراً ہم نے "حکم" رہنے دیا صفحہ ۸۴۰ پر دیکھو)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں ۔ اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسولؐ) سیدھا ہی راستہ دکھاتے ہو

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

(یعنی) اس خدا کا راستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا

مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ٦

ہے ۔ سن رکھو سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہوں گے اور وہی فیصلہ کرے گا ۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ قِيْلَ اِلَّا وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا الدُّخَانُ وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ[1] زخرف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا م ع

حٰمٓ ۔ روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور بنایا ہے تاکہ

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

تم سمجھو ۔ اور بیشک یہ (قرآن) اصلی کتاب (لوح محفوظ) میں (بھی جو) ہمارے پاس (رہتی ہے لکھی ہوئی) ہے اور

حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ ؕ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا

یقیناً بڑے رتبہ کی (اور) پُر از حکمت ہے ۔ بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت کرنیے

مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾

منہ موڑ لیں گے (ہرگز نہیں) ۔ اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے تھے ۔ اور کوئی پیغمبر

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾

ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے ان لوگوں نے ٹھٹھے نہیں کئے ہوں ۔ تو ان میں سے

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

جو زیادہ زور آور تھے ان کو ہم نے ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اگلوں کے افسانے جاری ہو گئے[2] ۔

---

[1] اس سورۃ میں قرآن کا حقیقت، خدا کی صفتیں، سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے، عورتوں کی فطرت، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی مدح دنیا کی بے وقعتی، فرعون کا قصہ بنی اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۔ ۱۲

[2] یعنی لوگ ان کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں ۔ اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بروں کا برائی سے ۔ ۱۲

(بقیہ از صفحہ ۸۴۹) [illegible] ... معنے سے لینا اور دین کو بڑھا کر اپنے حکم سے دین کی جان ترجمہ کرنا خدا کے مقصود سے کوسوں دور ہے اور ترجمہ بھی نہیں ہے ۔" ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہدینگے

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

کہ ان کو بڑے واقفکار زبردست (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تم لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور (پھر) اس میں تمہارے نفع کے لیئے راستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو۔ اور

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً

جس نے ایک (مناسب) اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اس کے (ذریعے) سے

مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

مردہ پڑتی، شہر کو زندہ (آباد) کیا۔ اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤگے۔ اور جس نے ہر قسم

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا

کی چیزیں پیدا کیں اور تمہارے لیئے کشتیاں بنائیں اور چارپائے (پیدا کیئے) جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اس کی پیٹھ

عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

پر چڑھو اور جب ان پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو وہ (خدا)

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

ہر عیب سے) پاک ہے جس نے اس کو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ

پر قابو پاتے اور ہم کو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے

ع ۱ ۱۵ ۷ جُزْءًا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

اس کے لیئے اولاد قرار دی ہے اس میں شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ کیا اس نے اپنی مخلوقات

يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ

میں سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ہیں۔ حالانکہ جب ان میں کسی شخص کو

ف ۱ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگر یہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت و قدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ اس میں ان کے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ۱۲

ف ۲ کیوں کہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو چارہ نہیں ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

اس چیز (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی مثل اس نے خدا کے لیئے بیان کی ہے تو وہ (غصہ کے مارے) سیاہ

وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿۱۷﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي

ہو جاتا ہے اور تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے۔ کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے اور جھگڑے میں (اچھی طرح) بات تک

الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ

نہ کہ سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے)۔ اور ان لوگوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں بنائی

عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ

ہیں کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت کھڑے دیکھ رہے تھے۔ ابھی ان کی شہادت قلمبند

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ

کر لیجاتی ہے اور (قیامت میں) انسے باز پرس کی جائے گی۔ اور کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم انکی پرستش نہ کرتے ان کو

مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۲۰﴾

اس کی کچھ خبر بھی نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔ یا ہم نے

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿۲۱﴾

ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اسے مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم

بلکہ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان کے قدم بقدم

مُّهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ

ٹھیک رستے پر چلے جا رہے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا

مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

(پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا

عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾ قَالَ

اور ہم یقینی ان کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں۔ (اس پر) ان کے پیغمبر نے کہا بھی کہ

عورتوں کی فطرت

ف عورتوں کو عموماً خدا نے ایسا ضعیف القلب اور اعضا میں بھی کمزور پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتی اسی وجہ سے خدا نے ان کے تمام مصارفِ زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی بڑی ترقیاں کی ہیں۔ علم کے اعلےٰ درجے پر فائز ہونے لگیں اور انگریزوں کی دیکھا دیکھی بیبیوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں۔ مگر پھر بھی عام مجمعوں میں ہماری ملکی بہنیں تو درکنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی ان سے بن نہیں پڑتا اور ان کے شوہر ہی انکی طرف سے جواب دے لیتے ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ
جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست پر لانیوالا دین
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
لے کر آیا ہوں (تو بھی نہ مانو گے) وہ بولے (کچھ ہو مگر) ہم تو اس دین کو جو تم دیکر بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں۔ تو ہم نے ان سے
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ
ہم نے ان سے بدلا لیا (تو ذرا) دیکھو تو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (اور وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے
اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾
(منہ بولے) باپ (آذر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں۔ مگر
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً
(اس کی عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا تو وہی بہت جلد میری ہدایت کرے گا۔ اور اسی (ایمان) کو ابراہیمؑ اپنی
بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ
اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں۔ بلکہ میں ان کو اور ان کے باپ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ
دادا کو فائدہ پہنچاتا رہا کہ ان کے پاس (دین) حق اور صاف صاف بیان کرنیوالا رسول آپہنچا۔ اور جب
لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
ان کے پاس (دین حق) آہی گیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم تو ہرگز اس کے ماننے والے نہیں۔ اور
قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ
کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ طائف) لہ میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ کیا یہ
عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ
لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو (اپنے طور پر) بانٹتے ہیں۔ ہم نے تو ان کے درمیان ان کی روزی
مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دنیاوی زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے ہیں تاکہ ان میں کا ایک

ع ۲ ۸ النصف

لہ
حجاز میں حضرت رسولؐ کی بعثت کے وقت بھی دو بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز و ممتاز اور ہر بات میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے۔ اور اب بھی شہر والے اپنے کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور دیہاتیوں پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے۔
۱۲

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی طرح

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال متاع) یہ لوگ جمع کرتے پھرتے ہیں خدا

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

کی رحمت (پیغمبرؐ) اس سے کہیں بہتر ہے۔ اور اگر لہ یہ بات نہ ہوتی کہ (آخر) سب لوگ ایک ہی

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ

طریقہ کے ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیئے جو خدا سے انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں اور

فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ

وہ سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اترتے) ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت

اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ

جن پر تکیے لگاتے ہیں چاندی اور سونے کے بنا دیتے یہ سب (ساز و سامان)، تو بس

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے) اور آخرت (کا سامان) تو تمہارے

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ

پروردگار کے ہاں خاص پرہیزگاروں کے لیئے ہے۔ اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا بنتا ہے ہم (گویا خود) اسکے

لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ

واسطے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اسکا ہر دم کا ساتھی ہے۔ اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو (خدا کی) راہ

السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا

سے روکتے رہتے ہیں باوجود اس کے وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہ راست پر ہیں۔ یہانتک کہ جب (قیامت

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

میں) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہیگا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا۔ غرض

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

(شیطان بھی) کیا ہی برا رفیق ہے۔ اور جب تم نافرمانیاں کر چکے تو شیاطین کے ساتھ تمہارا عذاب میں شریک ہونا بھی

لہ اس آیت سے دنیاوی ساز و سامان کے بے حقیقی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا ہے اور ان کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا ہے مگر اس مصلحت سے کہ مبادا لوگ فارغ البالی کو خدا کی خوشنودی سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ ہر شخص امیر ہوتا تو دنیا کا انتظام کیونکر ہوتا۔ دنیاوی سامان کی وقعت تو ان احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی فکر سے غافل ہیں ورنہ اگر اس کی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے انبیأ اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا ۱۲

لہ اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ۱۲

لہ یہ انسانی فطرت کا مقتضا ہے کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔ اسی کو کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد۔ یعنی ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں مشترک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہوگا یعنے ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہوگا کہ خود بد حواس رہیں گے دوسروں کو کیا دیکھیں ۱۲۔

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ

آج تم کو (عذاب کی کمی میں) کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ تو اے رسولؐ کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو اور

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم

اس شخص کو جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں)۔ تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو بھی

مُّنتَقِمُونَ ﴿٤١﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم

ان سے بدلہ لینا تو ضرور ہے یا (تمہاری زندگی ہی میں) جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں ہم تو

مُّقْتَدِرُونَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ

ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں۔ تو تمہارے پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو اس میں شک ہی نہیں

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ

کہ تم سیدھی راہ پر ہو۔ اور یہ (قرآن) تمہارے لیئے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم

تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا

لوگوں سے (اس کی) باز پرس کی جائے گی۔ اور ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان سب سے دریافت کر دیکھو

أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ

کیا ہم نے خدا کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰؑ کو

ع ۱۰ ‏ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي

اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا تو موسیٰؑ نے کہا کہ میں

رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا

سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں۔ تو موسیٰؑ جب ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لے کر آئے

يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ

تو وہ لوگ ان معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے۔ اور ہم جو معجزہ ان کو دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا۔

أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾

اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں۔ اور جب عذاب میں گرفتار ہوئے تو موسیٰؑ

---

۱ علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا یہ آیت علی ابن ابیطالب کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لیں گے دیکھو در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر و تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ طہران ۱۲

۲ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد کے حالات پر لوگوں کی سرزنش کر رہے تھے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فاما نذهبن الآیۃ اس کے بعد قل رب الآیۃ۔ نازل ہوئی فاستمسک بالذی اوحی الیک فی امر علی انک علی صراط مستقیم الآیۃ وسوف تسئلون عن علی بن ابی طالب نازل ہوئی۔ ترجمہ علیؑ کے بارے میں جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو اس پر عمل کرو اور عنقریب تم لوگوں سے علی بن ابی طالب کے بارے میں باز پرس کی جاوے گی دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی ۱۲-

۳ ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج کو میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھئے کہ وہ لوگ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان پیغمبروں سے پوچھا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ کی رسالت اور علی بن ابی طالب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَقَالُوا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج

کہنے لگے اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے ہمارے لئے

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ (٤٩) فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ

واسطے دُعا کرو (اگر اب کی چھوٹے تو) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ

يَنْكُثُوْنَ (٥٠) وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ

فوراً (اپنا) عہد توڑ بیٹھے[۱] ۔ اور فرعون نے اپنے لوگوں میں پکار کر کہا[۲] اے میری قوم کیا (یہ) ملک مصر

اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ج

ہمارا نہیں اور (کیا) یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں (ہماری نہیں)، تو کیا تم کو

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (٥١) اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ

اتنا بھی نہیں سوجھتا ۔ یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسےٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے اور

مَهِيْنٌ ڏ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ (٥٢) فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ

(ہکلے پن کی وجہ سے) صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہت بہتر ہوں ۔ (اگر یہ بہتر ہے) تو اس کے لئے سونے

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ (٥٣)

کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے[۳] ۔ غرض

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

فرعون نے (باتیں بنا کر) اپنی قوم کی عقل ماردی اور وہ لوگ اسکے تابعدار بنگئے ۔ بیشک وہ لوگ بدکار

فٰسِقِيْنَ (٥٤) فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

تھے ہی ۔ غرض جب ان لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہمنے بھی ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب (کے

اَجْمَعِيْنَ (٥٥) فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ (٥٦) ع وَ

سب) کو ڈبو دیا پھر ہم نے ان کو گیا گزرا اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا ۔ اور (اے رسولؐ)

لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ (٥٧)

جب مریمؑ کے بیٹے (عیسےٰؑ) کی مثال[۴] بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے ۔ اور

۱؎ اسکی تفصیل سورۂ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲
۲؎ جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰؑ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو اسے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہیں یہ لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسےٰؑ کے طرفدار ہو جائیں تو ایک ٹیلہ پر چڑھا اور تمام قبطیوں کو جمع کرکے بآواز بلند یہ کہنا شروع کیا ۱۲
۳؎ چونکہ حضرت موسےٰؑ دو ہار دو بالوں کا جبہ پہنے ہاتھ میں چھڑی لئے فقیری بھیس میں فرعون کے دربار میں آئے تھے اور اپنی پیغمبری کا دعوےٰ کیا تھا کہ اگر تو ایمان لائے گا تو تیری سلطنت باقی رہے گی اتنا بڑا دعویٰ اور ظاہری سامان کچھ بھی نہیں کیونکہ اسوقت اور اب بھی سلاطین کا قاعدہ ہے کہ سونے اور قیمتی جواہرات کو برابر استعمال کرتے ہیں اسوجہ سے فرعون نے حیرت کے لہجہ میں یہ کہا تھا ۱۲
۴؎ اگرچہ حضرت رسولؐ بتوں کی مذمت کیا کرتے تھے مگر جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم (تم اور جن چیزوں کی تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن ہوں گے) نازل ہوا تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غصہ میں عبداللہ بن زبیر زبعری کو حضرتؐ کے مقابلہ میں لائے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو فرشتوں عیسےٰؑ اور عزیرؑ کا بھی جہنمی ہونا لازم آیا کیونکہ انکو بھی لوگ پوجتے ہیں ۱۲ یہ سنکر آپ اس کی نادانی پر چپ ہو رہے تو وہ بولا میں جیت گیا اور اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے حالانکہ اس کمبخت کمینہ کو بھی سمجھ میں نہ آیا کہ خدا نے لفظ مَا استعمال کیا ہے جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بت داخل ہیں تو ہاں اگر مَا کی جگہ مَن ہوتا تو البتہ حضرت عیسےٰؑ وغیرہ بھی داخل ہوتے غرض وہ لوگ تو ہنستے رہے اور حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف خطاب کرکے فرمایا (باقی صفحہ ۸۴۷ پر)

عبداللہ بن الزبعری کا قصہ ۱۱ ع ۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَقَالُوٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ

بول اُٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسٰےؑ) اِن لوگوں نے جو (عیسٰےؑ) کی مثال تم سے بیان کی ہے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

تو صرف جھگڑنے کو بلکہ (حق تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ عیسٰےؑ تو بس ہمارے ایک بندے تھے جنپر ہم نے

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا

احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیئے) اور اُنکو ہمنے بنی اسرائیل کیلیئے (اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم

مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے ۔ اور وہ تو یقیناً قیامت کی

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

ایک روشن دلیل ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

ہے۔ اور (کہیں) شیطان تم لوگوں کو (اس سے) روک نہ دے۔ وہ یقیناً تمہارا کھلم کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

دشمن ہے۔ اور جب عیسٰےؑ واضح و روشن معجزے لے کر آئے تو (لوگوں سے) کہا میں تمہارے پاس دانائی (کی

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ

کتاب) لے کر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے تم کو صاف صاف بتادوں تو تم

فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ

لوگ خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے

وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تو ان میں سے کئی فرقے (ان سے)

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ

اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان پر دردناک دن کے عذاب سے

(بقیہ از صفحہ ۸۴۶) علیؑ تمہاری مثال بھی عیسٰےؑ کی ہے کہ کچھ لوگ تو انکی دوستی میں گمراہ ہوئے اور کچھ انکی دشمنی میں یہ سن کر منافقین بولے آپؐ کو بھی عیسٰےؑ کے سوا کوئی دوسری مثال ہی نہیں ملتی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اسی کی موید وہ روایت ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں آٹھ طریقوں سے اور علامہ ابن حجر نے بھی صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ ۲۰

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ

ابن مغازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی وان علیاً فعلمہ الساعۃ (بیشک علیؑ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے) اور علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور سیوطی نے در منثور میں روایت کی ہے یہ آیت امام آخر الزمان کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم

افسوس ہے۔ کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر بیٹھے ہیں کہ اچانک ہی ان پر

بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ

آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ (ولی) دوست اس دن (یا ہم) ایک دوسرے کے

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يَا عِبَادِ لَا

دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار لہ (کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا ان سے کہے گا) اے میرے بندو!

خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ

آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں

آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ

پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے۔ تو تم اپنی بیبیوں سمیت اعزاز واکرام

وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ

سے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا

مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَ

دور چلے گا اور وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت

تَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

اٹھائیں (سب موجود ہیں) اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے۔ اور یہ جنت جس کے تم وارث

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

لہ (حصہ دار) کر دیئے گئے ہو تمہاری کارگزاریوں کا صلہ ہے۔ وہاں تمہارے واسطے بہت سے

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ

میوے ہیں جن کو تم کھاؤگے۔ گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب میں ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾

رہیں گے جو ان سے کبھی ناغہ نہ کیا جائے گا اور وہ اسی عذاب میں ناامید ہو کر رہیں گے۔

ع ۶ ۱۱

متقیوں کی دوستی اور جنتیوں کی حالت

لہ

کیونکہ انکی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی وہ زائل ہونے والی چیز نہیں۔ اور کفار کی دوستی تو دنیا کے اسباب سے تھی پھر اب کہاں اور کیونکر باقی رہے۔ ۱۲

لہ

وارث کے معنی تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شائد اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ حضرت آدم ؑ کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا تو اب انکی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض ہوئی۔ اسی کو حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے ؎

من ملک بودم و فردوس برین جایم بود
آدم آورد دریں دیر خراب آبادم

۱۲

دوزخیوں کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا
اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ اور (جہنمی) پکاریں گے
يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾
کہ اے مالک (داروغۂ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے وہ جواب دیگا کہ تم کو اسی حال میں
لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾
رہنا ہے۔ (اے کفار مکہ) ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں مگر تم میں سے بہتیرے حق (بات) سے چڑھتے ہیں۔
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا
کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے ہم نے بھی کچھ ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے بھید
لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ
اور انکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے انکے پاس ہیں اور انکی سب
يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ
باتیں لکھتے جاتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے (اس کی)
الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ
عبادت کو تیار رہوں۔ یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں سارے آسمان و زمین کا مالک عرش کا مالک
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
(خدا) اس سے پاک پاکیزہ ہے۔ تو تم انہیں چھوڑ دو کہ پڑے بک بک کرتے اور
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
کھیلتے رہتے ہیں۔ یہانتک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو۔ اور
فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَ
آسمان میں بھی اسی کی عبادت کی جاتی ہے اور (وہی) زمین میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقفکار حکمت والا ہے۔
تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
اور (وہی) بہت بابرکت ہے جس کے لئے سارے آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ
حکومت ہے اور قیامت کی خبر بھی اسی کو ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور خدا کے سوا جن
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ
کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر (ہاں) جو لوگ سمجھ
شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
بوجھ کر حق بات (توحید) کی گواہی دیں۔ (تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھو گے کہ
مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾
ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہدیں گے اللہ نے پھر باوجود اس کے) یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں اور (اسی کو)
وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
رسول صلعم کے اس قول کا بھی علم ہے کہ پروردگار یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ تو تم ان سے منہ پھیر لو
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع
اور کہدو کہ تم کو سلام تو انہیں عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ الْاُوْلٰى اِنَّا كُنَّا ثُمَّ الْعَذَابِ ثُمَّ الْجَاثِيَةِ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ دخان لے مکہ میں نازل ہوا اور اس میں انسٹھ آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ
حٰم۔ واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک لے رات (شبقدر) میں نازل کیا
مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ
بے شک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے۔ اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے سارے
حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾
بھر کے) کام فیصل کیے جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ (بیشک) ہم ہی (پیغمبروں کے) بھیجنے والے ہیں۔ یہ

لے
اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، شب قدر کا ذکر، قیامت کے آثار، حضرت موسےؑ کا تذکرہ اسمان سے دھوئیں کے برسنے کی حالت تبع کا قصہ، جہنم کی حالت، بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

لے
اس کے معنی احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شبقدر میں ہو گیا اور یہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرتؐ پر نازل ہوتا رہا دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا تو شب قدر تھی اس میں بھی اختلاف ہے کہ شب قدر کونسی شب ہے۔ مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

ع ۲۲ ۱۳
ع ۱۴
شبقدر کا ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ

تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے۔ وہ بیشک بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ سارے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾

اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک۔ اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے (تو کرو)۔ اس کے

لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾

سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادؤں کا بھی مالک ہے۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ

لیکن یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر لے

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١١﴾

دھواں نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے (کہ کفار بھی گھبرا کر کہیں گے کہ)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ أَنّٰى لَهُمُ

پروردگار! ہم سے عذاب کو دور دفع کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں۔ (اس وقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی جب

الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا

ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے اس پر بھی ان لوگوں نے اس سے منہ پھیرا

عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ

اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔ (اچھا خیر) ہم تھوڑے دن کیلئے عذاب کو ٹال دیتے ہیں

قَلِيْلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى

مگر (ہم جانتے ہیں) تم ضرور پھر کفر کرو گے۔ ہم بیشک (ان سے) پورا بدلا تو بس اس دن لیں گے جس دن

إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ

سخت پکڑ پکڑیں گے۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوْا إِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ

عالی قدر پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو۔

وقف لازم

ف

یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ عدن میں ایک آگ ظاہر ہوگی اور اس کا دھواں تمام عالم میں پھیل جائے گا، اور چالیس روز تک کفار تو سخت تکلیف میں رہیں گے کہ ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضاً سے دھواں نکلے گا اور ان کے سر بھنے ہوئے معلوم ہونگے مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہوگی ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ
میں (خدا کی طرف سے) تمہارا ایک امانتدار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے پاس
إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۱۹﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَ
ایک واضح درخشاں دلیل لے کر آیا ہوں۔ اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کردو میں اپنے
رَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾
اور تمہارے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ۔
فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي
(مگر وہ ستانے لگے) جب موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر لوگ ہیں۔ تو خدا نے حکم دیا کہ تم میرے
لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ
بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور کیا جائے گا اور دریا کو اپنی حالت پر ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو
جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۲۵﴾
جاؤ (تمہارے بعد) انکا سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا۔ وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور
وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿۲۷﴾
نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے۔
كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ
یوں ہی ہوا، اور ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ تو ان لوگوں پر آسمان و
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا
زمین کو بھی رونا تک نہ آیا اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل
بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ
کو ذلت کے عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی۔ وہ بے شک
إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ
سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمجھ بوجھ کر

ع ۱ ۲۹ ۱۲

ا؎ یعنی خدا کا جو حکم میرے پاس آتا ہے میں اس کو بلا کم و کاست تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ ۱۲

۲؎ اس آیت کی تفسیر میں صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا۔ اور آسمان کا رونا اس کا سرخ ہو جانا ہے۔ اس کی مؤید وہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا۔ جب قبر حسینؑ کی جگہ پہنچے تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے۔ اور یہی ہمارے خون بہانے کی جگہ ہے۔ رسولؐ کے اہلبیتؑ میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے۔ جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں ان کی صریحی

مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

آزمائش تھی۔ یہ (کفار مکہ مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر ہم

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ

دوبارہ (زندہ کر کے) اٹھائے نہ جائیں گے۔ تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو

صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ

(زندہ کر کے) لے تو آؤ۔ بھلا یہ لوگ (قوت میں) اچھے ہیں یا تبع [۱] کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے

قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا

پہلے ہو چکے ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ ضرور گنہگار تھے۔ اور ہم نے سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ

و زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں ان کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔ ان دونوں کو

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ يَوْمَ

ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے۔ بیشک فیصلہ (قیامت)

الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا وقت مقرر ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے

عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی مگر جس پر خدا رحم فرمائے بیشک وہ (خدا)

اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾

سب پر غالب بڑا رحم والا ہے۔ (آخرت میں) تھوہر کا درخت ضرور گنہگار کا

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾

کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح اوبال کھائے گا جیسے کھولتا

[۱] یہ حضرت رسولؐ کی بعثت سے ایک ہزار چالیس برس قبل یمن کا بادشاہ تھا۔ اس کا نام اس کا نام اسد بن تھا اور کنیت ابو کرب تھی۔ اور چونکہ اس کے پاس بہت کثرت سے غلام اور خدام تھے اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے۔ اسی نے سمرقند کو برباد کر کے دوبارہ آباد کیا تھا۔ یہ پہلے آتش پرست تھا۔ مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے اس کی بیٹی کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی۔ لیکن بنی قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے یہ خبر سنکر اس کو سمجھایا کہ یہ پیغمبر آخر الزمانؐ کے ہجرت کی جگہ ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا۔ راستہ ہی میں کچھ لوگوں نے اس کو خانہ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں مگر علما نے بہت مدح و ثنا کی اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا۔ کہ سب سے پہلی دفعہ خانہ کعبہ پر اسی نے پوشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کیئے اس نے ایک عریضہ شامول یہودی کے پاس حضرت رسولؐ کے نام سے لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر تجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جس سے ملاقات ہو پہنچا دے اسی خط کو ابو ایوب انصاری نے جو شامول کے اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا۔ واللہ اعلم ۱۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۴۷﴾

ہوا پانی اوبال کھاتا ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ

میں لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو (پھر اس سے طعنۃً کہا جائیگا) اب

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿۴۹﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿۵۰﴾

مزا چکھ بے شک تو تو بڑی عزت والا سردار ہے۔ یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿۵۱﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۵۲﴾

کرتے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی) باغوں اور چشموں میں ہوں گے ریشم کی

يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۵۳﴾

(کبھی) باریک اور کبھی دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے

كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُونَ فِيهَا

ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کے جوڑے لگا دینگے۔ وہاں اطمینان سے

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا

ہر قسم کے میوے منگوا کر کھائیں گے وہاں پہلی دفعہ کی موت کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی

الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ

نہ پڑے گی اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (یہ) تمہارے

الْجَحِيمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ تو ہم نے

الْعَظِيمُ ﴿۵۷﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

اس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لئے) آسان کر دیا ہے تاکہ یہ نصیحت

يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿۵۹﴾

پکڑیں۔ تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں

بہشت کی کیفیت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

قرآن آسمانی کتاب ہے

سورۃ الجاثیۃ نزلت بمکۃ الا قل للذین امنوا یغفروا فانہا نزلت بالمدینۃ بعد الاحقاف وھی سبع وثلثون آیۃ واربع رکوعات

سورۃ جاثیہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سینتیس آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰم ﴿۱﴾ تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم ﴿۲﴾ ان

حٰم۔ یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے۔ بیشک آسمان

فی السموت والارض لایت للمؤمنین ﴿۳﴾ وفی

اور زمین میں ایمان والوں کے لیئے (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش

خلقکم وما یبث من دابۃ ایت لقوم یوقنون ﴿۴﴾

میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (ان میں بھی) یقین کرنے والوں کے واسطے بہت

واختلاف الیل والنہار وما انزل اللہ من السماء

سی نشانیاں ہیں۔ اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (یعنی بارش)

من رزق فاحیا بہ الارض بعد موتہا و

نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا (اس میں) اور ہواؤں

تصریف الریح ایت لقوم یعقلون ﴿۵﴾ تلک ایت

کے پھیر بدل میں عقلمند لوگوں کے لیئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو

اللہ نتلوھا علیک بالحق فبای حدیث بعد

ہم ٹھیک (ٹھیک) تمہارے سامنے پڑھتے ہیں۔ تو یہ خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی بات

اللہ وایتہ یؤمنون ﴿۶﴾ ویل لکل افاک اثیم ﴿۷﴾

ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں

یسمع ایت اللہ تتلی علیہ ثم یصر مستکبرا

اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں اور وہ سنتا بھی ہے پھر غرور سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے

لہ اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کی قدرتیں، کفار سے قطع نظر، گروہِ بنی اسرائیل کی حالت، حضرت رسالت، دہریوں کا خیال اور اس کی روزِ قیامت کا منظر، جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا
گویا اس نے ان (آیتوں) کو سنا ہی نہیں۔ تو (اے رسول ؐ) تم اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ اور
عَلِمَ مِنْ آيٰتِنَا شَيْئًا ٱتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ
جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت پر واقف ہو جاتا ہے تو اسکی ہنسی اڑاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کیواسطے
عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِي
ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ جہنم تو ان کے پیچھے ہی (ہمیشہ) رہے۔ اور جو کچھ وہ اعمال کرتے رہے
عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَّلَا مَا ٱتَّخَذُوا مِنْ دُونِ ٱللّٰهِ
نہ تو وہی ان کے کام آئیں گے اور نہ وہ جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر (اپنے) سرپرست بنائے
أَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾ هٰذَا هُدًى ۚ
تھے اور ان کے لیئے بڑا (سخت) عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن
وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ
لوگوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا ان کے لیئے سخت قسم کا دردناک
رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ ٱللّٰهُ ٱلَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ ٱلْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
عذاب ہوگا۔ خدا ہی تو ہے جس نے دریا تو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے حکم
ٱلْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ اس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش کرو اور تاکہ تم
تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي ٱلسَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے
ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ
تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیئے اس میں (قدرت خدا کی)
يَّتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُلْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ
بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسول ؐ) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو جزا کے لیئے مقرر

ع ۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

لایرجون ایام الله لیجزی قوما بما کانوا

ہیں) توقع نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے جو

یکسبون ﴿۱۴﴾ من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء

شخص نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لیئے اور برا کام کرے گا تو اس کا وبال

فعلیها ثم الی ربکم ترجعون ﴿۱۵﴾ ولقد اتینا بنی

اسی پر ہوگا پھر آخر، تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اسرآءیل الکتب والحکم والنبوة ورزقنهم من

کتاب (توریت) اور حکومت اور نبوت عطا کی اور انہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں

الطیبت وفضلنهم علی العلمین ﴿۱۶﴾ واتینهم بینت

اور ان کو سارے جہان پر فضیلت دی۔ اور ان کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت

من الامر فما اختلفوا الا من بعد ما جآءهم

کیں تو ان لوگوں نے علم آچکنے کے بعد پس آپس میں ضد میں ایک دوسرے سے

العلم بغیا بینهم ان ربک یقضی بینهم یوم

اختلاف کیا۔ یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کررہے ہیں قیامت کے دن تمہارا

القیمة فیما کانوا فیه یختلفون ﴿۱۷﴾ ثم جعلنک

پروردگار ان میں فیصلہ کردے گا۔ پھر (اے رسولؐ) ہم نے تم کو دین کے

علی شریعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهوآء

کھلے رستہ پر قائم کردیا ہے تو اسی رستہ پر چلے جاؤ اور نادانوں کی خواہشوں کی

الذین لا یعلمون ﴿۱۸﴾ انهم لن یغنوا عنک من

پیروی نہ کرو۔ یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ اور

الله شیئا وان الظلمین بعضهم اولیآء بعض

ظالم لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور خدا تو

بنی اسرائیل کی فضیلت

ف۵ عالمین عالم کی جمع ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں، اس بنا پر اس کی جمع بنائی گئی۔ اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں۔ اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے۔ یہ نہیں کہ ابتداء عالم سے قیامت تک سب سے افضل ہیں ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى
پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں (کی ہدایت) کے لیئے دلیلوں کا مجموعہ
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا
ہے اور یقین کرنے والے لوگوں کے لیئے (از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے۔ جو لوگ برے کام کیا کرتے ہیں
السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی
الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا
کرتے رہے اور ان سب کا جینا مرنا یکساں ہوگا۔ یہ لوگ (کیا) برے حکم
يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
لگاتے ہیں۔ اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا
وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾
کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیئے کا بدلہ دیا جائے اور انپر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائے گا۔
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور (اسکی حالت) سمجھ بوجھ
عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً
کر خدا نے اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اسکے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائے گا) اور اس
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا
کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے پھر خدا کے بعد اس کی ہدایت کون کر سکتا ہے۔ تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) غور نہیں کرتے۔ اور وہ
مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا
لوگ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے (کہ یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ
الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾
ہی (جلاتا) مارتا ہے۔ اور ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔

ع ۲ ۱۰ ۱۸

لے کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ چندے ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسرا بت نظر پڑا، تو پہلے کو چھوڑ اس کو پوجنے لگے۔ اسی کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے، بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے چیلے ہیں۔ ۱۲

دہریوں کا اعتقاد اور اس کی رد

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ
اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی کٹ حجتی یہی ہوتی ہے کہ وہ
قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللَّهُ
کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو جلا کر لے تو آؤ۔ (اے رسول) تم کہدو کہ
يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ
خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے)
ع ۵ / ۱۹ / ۳ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
میں کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ اور سارے آسمان و زمین
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ
کی بادشاہت خاص خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل بڑے
يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾ وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ
گھاٹے میں رہیں گے ۔ اور (اے رسول) تم ہر امت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے)
تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾
گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ اور ہر امت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج تم کو اس کا
هَٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ
بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہی ہے
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
جو کچھ بھی تم کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے ۔ غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے تو
الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت (کے بہشت) میں داخل کرے گا۔ یہی تو صریحی کامیابی
الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۳۰﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ
ہے۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا (ان سے کہا جائے گا) تو کیا تمہارے سامنے ہماری

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ايٰتي تُتلٰى عَلَيكُم فَاستَكبَرتُم وَكُنتُم قَومًا مُّجرِمِينَ ۝۳۱

آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبر کیا اور تم لوگ تو گنہگار ہو گئے - اور

وَاِذَا قِيلَ اِنَّ وَعدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيبَ

جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کچھ شبہ نہیں تو تم

فِيهَا قُلتُم مَّا نَدرِي مَا السَّاعَةُ اِن نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا

کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم

وَّمَا نَحنُ بِمُستَيقِنِينَ ۝۳۲ وَبَدَا لَهُم سَيِّاٰتُ

تو اس کا یقین نہیں رکھتے - اور ان کے کرتوتوں کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی

مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهٖ يَستَهزِءُونَ ۝۳۳ وَقِيلَ

اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے انہیں (ہر طرف سے) گھیر لے گا - اور (ان سے) کہا جائے

اليَومَ نَنسٰىكُم كَمَا نَسِيتُم لِقَاءَ يَومِكُم هٰذَا وَ

گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اسیطرح آج ہم بھی تم کو (اپنی رحمت سے عمداً) بھلا

مَاوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نّٰصِرِينَ ۝۳۴ ذٰلِكُم بِاَنَّكُمُ

دینگے له اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں - یہ اس سبب سے کہ تم لوگوں نے خدا کی

اتَّخَذتُم ايٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتكُمُ الحَيٰوةُ الدُّنيَا

آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا غرض یہ لوگ نہ تو

فَاليَومَ لَا يُخرَجُونَ مِنهَا وَلَا هُم يُستَعتَبُونَ ۝۳۵ فَلِلّٰهِ

آج سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو اس کا موقع دیا جائے گا کہ توبہ کر کے خدا کو راضی کر لیں - پس سب تعریف

الحَمدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الاَرضِ رَبِّ العٰلَمِينَ ۝۳۶ وَلَهُ

خدا ہی کیلئے سزاوار ہے جو سارے آسمان کا مالک اور زمین کا مالک اور (غرض) سارے جہان کا مالک ہے - اور

الكِبرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ۝۳۷ ع

سارے آسمان و زمین میں اس کے لئے بڑائی ہے اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔

له ہم اس کا مطلب اس کے قبل تفصیلاً بیان کر چکے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خدا ان کی طرف توجہ نہ کرے گا اور ان کی حالت پر چھوڑ دیگا ۱۲

منزل ۶

سُورَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ... (surah heading band, partly illegible)

سورۂ احقاف قل ارءیتم ان کان من عند اللہ ... فاصبر کما صبر ... ووصینا الانسان تین آیتوں کے سوا مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝۲

حٰمٓ ۔ (یہ) کتاب غالب و حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

ہم نے تو سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی

اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳

سے ایک خاص وقت تک کیلئے پیدا کیا ہے اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے جاتے ہیں ان سے منہ پھیر لیتے ہیں

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جنکی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے انکو دیکھا ہے مجھے بھی تو دکھاؤ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ

کہ ان لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے۔ تو

بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ

اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے

صٰدِقِیْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

پیش کرو۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا ایسے شخص

مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ

کو پکارے جو اسے قیامت تک جواب ہی نہ دے اور ان کو ان کے پکارنے کی خبر تک

غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ

نہ ہو ۔ اور جب لوگ (قیامت میں) جمع کیے جائیں گے تو وہ (معبود) ان کے دشمن ہو جائیں گے

۱؎ اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت، رسالت کا استدلال، عبداللہ بن سلام کا ایمان، کفار عرب کی گفتگو، امام حسین علیہ السلام کی مدح، ایک کافر کی مذمت، عاق ہونے کا حکم، قوم عاد کا قصہ، پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے ۔ ۱۲

۲؎ یعنی تم خوب اچھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے اگر نہیں ہے تو پھر انکی پرستش کیا کرتے ہو ۔ ۱۲

۳؎ کیونکہ وہ تو پتھر ہیں ان میں جواب دینے کی صلاحیت ہی نہیں ہے وہ کیا جواب دیں ۔ ۱۲

۴؎ یہ بتوں کے واسطے نہیں ہے، بلکہ خدا کے سوا جن جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غلبہ ہے اس وجہ سے کل پر حکم کر دیا گیا یا یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند عالم بتوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے اور وہ بھی اعضا کی طرح ان کے خلاف گواہی دیں ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ﴿٦﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔ اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان کے سامنے پڑھی

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا

جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں جب انکے پاس آچکا تو کہتے ہیں یہ تو صریح

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ

جادو ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو خود گھڑ لیا ہے؟ تو (اے رسول) تم کہدو کہ اگر میں

فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ

اس کو اپنے جی سے گھڑ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ بھی کام [1] نہ آؤگے۔ جو جو باتیں تم لوگ اس

فِيهِ كَفٰى بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

کے بارے میں کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ

مہربان ہے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ میں کوئی نیا رسول [2] تو آیا نہیں ہوں اور میں تو کچھ نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا

بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ

کیا جائے گا اور نہ یہ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو بس اسی کا پابند ہوں جو میرے پاس وحی آتی ہے اور میں تو بس علانیہ

مُّبِينٌ ﴿٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ

ڈرانے والا ہوں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے

بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَآءِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ

انکار کر بیٹھے حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ [4] اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا اور ایمان بھی

وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿١٠﴾ ع

[5] لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا

نہیں پہنچاتا۔ اور کافر لوگ [6] مومنوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ

منزل ۶

رسالت کا استدلال

عبداللہ بن سلام کا ایمان

[1] یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے اور پھر خدائی کلام ہونیکا مدعی ہوں تو اس افترا کا وبال مجھ پر پڑیگا اور تم بچا نہیں سکتے اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو میرے پیچھے کیا پڑے ہو ۱۲ [2] مجھ سے قبل بھی تو بہت سے رسول آچکے آخر جس چیز کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اُسی کی دعوت دیتا ہوں یعنی توحید پھر کیوں انکار کرتے ہو ۱۲ [3] کفار مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہوئیں تو آپنے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کرکے ایک ایسی زمین پر پہنچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپنے اپنے اصحاب سے اسکا ذکر کردیا تھا اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں سے نجات ملیگی چنانچہ جب اصحاب جلدی کرنے لگے اور ہجرت کا تقاضا شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ [4] یہ اشارہ عبداللہ بن سلام کیطرف ہی جنکا قصہ مذکور ہوچکا ہی ۱۲ [5] یہ عبداللہ بن سلام کا ذکر ہی ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت بڑے عالم تھے اور یہودیوں کے پیرو سرتاج اور حضرت کی نبوت کی پیشنگوئیاں توریت میں دیکھے ہوئے جب آپکی خبر معلوم ہوئی تو آکر کہنے لگے میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپنے درست جوابات دیئے تو آپ سچے پیغمبر ہیں قیامت کے آنیکی پہلی علامت کیا ہی آپ نے فرمایا مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لیجائے گی، بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملے گی آپنے فرمایا مچھلی کی کلیجی، لڑکے بعض باپ سے کیوں مشابہ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکلی تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہوگا یہ سنکر وہ فوراً ایمان لائے مگر ان کے ایمان لانے پر یہود خود ان کو بھی برا بھلا کہنے لگے ایمان کیا لاتے ۱۲

[6] (صفحہ ۸۰۳)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سَبَقُوْنَا اِلَيْهِ ۚ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ

لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑتے اور جب قرآن کے ذریعہ سے ان کی ہدایت نہ ہوئی تو اب

اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ

بھی کہیں گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے۔ اور اس کے قبل موسیٰؑ کی کتاب پیشوا اور (سراسر) رحمت

وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

تھی اور یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی زبان میں اس کی تصدیق کرتی ہے تاکہ (اس کے ذریعہ سے) ظالموں

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

کو ڈرائے اور نیکوکاروں کیلئے (از سرتاپا) خوشخبری ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پھر وہ اس پر قائم رہے تو (قیامت میں) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا

یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (یہ) اس کا صلہ ہے جو یہ لوگ (دنیا میں)

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ

کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا (کیونکہ)

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

اس کی ماں نے رنج ہی کی حالت میں اس کو پیٹ میں رکھا اور رنج ہی سے اس کو جنا۔ اور اسکا پیٹ میں

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ

رہنا اور اس کی دودھ بڑھائی کے تیس[1] مہینے ہوئے یہانتک کہ جب اپنی پوری جوانی کو پہنچتا اور چالیس برس کے

سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ

سن) کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) عرض کرتا ہے پروردگارا تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور

عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ

میرے والدین پر کئے ہیں میں ان احسانوں کا شکریہ ادا کروں اور یہ بھی توفیق دے کہ میں ایسا نیک کام کروں جسے تو

منزل ۶

(رہے از صفحہ ۸۰۲) یہ بنو عامر، غطفان، اسد اور اسجع عرب کے قبیلوں کے قول کی حکایت ہے جو جہینہ، اسلمہ اور غفار قبیلوں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی ہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ حضرت یحییٰؑ اور امام حسین علیہ السلام کے سوا کوئی دوسرا زندہ نہیں رہا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس باقی بچتے ہیں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (١٥)

پسند کرے اور میرے لیئے میری اولاد میں صلاح و تقوی پیدا فرما۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبرداروں میں

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ

ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول فرمائیں گے اور بہشت رکھے جانے) والوں

عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

میں ہم ان کے گناہوں سے درگزر کریں گے۔ (یہ وہ) سچا وعدہ ہے جو ان

كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ (١٦) وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ

سے کیا جاتا تھا۔ اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تمہارا برا ہو تم کیا مجھے دھمکی

اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ

دیتے ہو کہ میں دوبارہ (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے

وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

(اور کوئی نہ زندہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ تجھ پر وائے ہو ایمان لے آ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے۔

فَیَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (١٧) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ

تو وہ بول اٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور

حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

آدمیوں کی (دوسری) امتیں جو ان سے پہلے گزر گئی ہیں ان ہی کے شمول میں انپر بھی عذاب کا وعدہ

الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ (١٨) وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ

متحقق ہو چکا ہے۔ یہ لوگ بیشک گھاٹا اٹھانے والے تھے۔ اور لوگوں نے جیسے کام کیئے ہوں گے اسی

مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (١٩) وَ یَوْمَ

کے مطابق سب درجے ہونگے اور یہ اس لیئے کہ خدا ان کے اعمال کا انکو پورا پورا بدلا دے اور انپر کچھ بھی ظلم

یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ

نہ کیا جائے گا اور جس دن کفار جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا) کہ تم تو اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا

امام حسین کی شان میں

ابتدائی حالات کی مطابقت

له

اگرچہ مفسرین اہل سنت میں سے کسی کی تصریح نظر قاصر سے نہیں گزری مگر تفسیر اہلبیت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت ووصینا سے مسلمین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور واقعی جو حالات ابتدائے حمل سے آخر عمر تک امام حسین ؑ کے تھے ان سے پوری مطابقت بھی ہوتی ہے اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان صفات کا مستحق حضرت ؑ کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

چکے اور اس میں خوب چین کر چکے تو آج تم پر ذلت کا عذاب

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ

کیا جائے گا اس لیئے کہ تم اپنی زمین میں اکڑا کرتے تھے اور

الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ

ع ۲/۱۰ ۲

اس لیئے کہ تم بدکاریاں کرتے تھے ۔ اور (اے رسولؐ) تم عاد کے بھائی (ہودؑ)

قَوْمَهٗ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف[۱] میں ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

بہت سے ڈرانیوالے پیغمبر گذر چکے تھے (اور ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ مجھے تمہارے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ

بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیئے آئے ہو کہ ہم کو

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

ہمارے معبودوں سے پھیر دو ۔ تو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو لے آؤ ۔ ہودؑ نے کہا

اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ

(اسکا) علم تو بس خدا کے پاس ہے اور میں جو (احکام) دیکر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچائے دیتا ہوں ۔ مگر میں تم کو

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو ۔ تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے

اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ

میدانوں کی طرف امڈا آ رہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہیگا نہیں ۔ بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی

بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ

مچاتے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (بھرا) ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و

[۱] احقاف حقف کی جمع ہے، اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں ۔ یہ ریگستان جہاں حضرت ہودؑ کی قوم عاد رہتی تھی ملک یمن میں حضر موت کے قریب دریائے عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام شحر تھا ۔ یہاں کے اکثر لوگ خیموں میں رہتے تھے ۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند ان کی فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا ۔ مرثد جوان کا رئیس تھا اور ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی فہمائش کی مگر بے سود ہوا ۔ آخر قحط ہوا اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا ۔ اس پر بھی جب ان لوگوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی ۔ یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی امید میں اس کے نیچے جمع ہو گئے ۔ پھر اس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں اور ان کو اور ان کے خیموں اور ان کے جانوروں کو آسمان و زمین کے درمیان اس طرح اڑائے پھری جیسے تنکے اڑتے ہیں یونہی سات شبانہ روز یہ آندھی چلتی رہی اور یہ سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہودؑ مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے ۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِى

برباد کر دیگی تو وہ ایسے (تباہ) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔ ہم گنہگار لوگوں کی یوں ہی

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۲۵ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ

سزا کیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیئے تھے جن میں تمہیں (کچھ بھی)

فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ

مقدور نہیں دیا اور انہیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ) دیئے تھے تو چونکہ وہ لوگ

اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ

خدا کی آیتوں سے انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے اور نہ آنکھیں اور نہ

مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ

ان کے دل اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس نے انکو

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۲۶ ع وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ

ہر طرف سے گھیر لیا۔ اور (اے اہل مکّہ) ہم نے تمہارے ارد گرد کی بستیوں ¹ کو

مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۷ فَلَوْ

ہلاک کر مارا اور (اپنی قدرت کی) بہت سی نشانیاں طرح طرح سے دکھا دیں تاکہ یہ لوگ باز آئیں

لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ

(مگر کون سنتا ہے)۔ تو خدا کے سوا جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لیئے معبود بنا رکھا تھا انہوں نے

بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۲۸

(عذاب کے وقت) انکی کیوں نہ مدد کی بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور انکے جھوٹ اور انکی افترا پردازیونکی یہ حقیقت تھی۔

وَاِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ

اور جب ہمنے جنوں ² میں سے کئی شخصونکو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ وہ دل لگا کر قرآن سنیں تو جب اس کے پاس حاضر

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

ہوئے تو ایکدوسرے سے) کہنے لگے خاموش بیٹھے (سنتے) رہو۔ پھر جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی قوم کی طرف واپس گئے

منزل ٦

¹ حجر ثمود اور سدوم وغیرہ جن میں حضرت لوطؑ کی قوم کے لوگ رہتے تھے۔ ۱۲

² حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد جب رسول اللہ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے۔ تو اس خیال سے کہ شائد کوئی میرا ہمدرد نکل آئے، طائف تشریف لے گئے وہاں کے کم بختوں نے مدارات کے بدلہ سخت تکلیفیں پہنچائیں آخر یہ نوبت پہنچی، کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کم بختی کے مارے مجنون سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے۔ یہانتک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے (افوہ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا رسول اللہ)۔ غرض حضرتؐ وہاں سے باحال پریشاں مکہ واپس چلے۔ راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا۔ نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اُٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات شاصؔن، ناصرؔ، فرشؔ، مسؔ، اردآبیانؔ، اعقمؔ، اور ذرتیعہ کا ادھر سے گزر ہوا آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دینِ اسلام کو جاری کیا۔ ۱۲

ع ۳ ٦

نصف ۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

کو (ان کو عذاب سے) ڈرائیں۔ تو ان سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سن آئے ہیں جو موسیٰ کے

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

کے بعد نازل ہوئی ہے (اور) جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئیں) ہیں انکی تصدیق کرتی ہے سچے (دین) اور

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا

سیدھے راستے کی ہدایت کرتی ہے۔ اے ہماری قوم خدا کی طرف بلانے والے کی

دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (قیامت میں) تمہیں

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

دردناک عذاب سے پناہ میں رکھے گا۔ اور جس نے خدا کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانی

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

تو (یاد رہے کہ) وہ (خدا کو روئے) زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اس کے سوا اس کا کوئی سرپرست

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے یہ غور نہیں کیا کہ جس خدا نے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

سارے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے ذرا بھی تھکا نہیں وہ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے گا ہاں (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا

اور جس دن کفار (جہنم کی) آگ کے سامنے پیش کیے جائیں گے (تو ان سے پوچھا جائیگا) کیا اب

بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

بھی یہ برحق نہیں ہے وہ لوگ کہیں گے اپنے پروردگار کی قسم ہاں (حق ہے) خدا فرمائے گا تو لو اب اپنے انکار اور کفر کے بدلے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۴ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

عذاب کے مزے چکھو۔ تو (اے رسول) پیغمبروں میں سے جس طرح اولوالعزم (عالی ہمت) صبر

مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

کرتے رہے تم بھی صبر کرو اور ان کے لیئے (عذاب کی) تعجیل کی خواہش نہ کرو۔ جس دن یہ لوگ اس (قیامت)

يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ

کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (انکو معلوم ہوگا کہ) گویا یہ لوگ (دنیا میں) بہت رہے

ع

نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۳۵

ہوں گے۔ تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر۔ تو بس وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو بدکار تھے۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَنِيَّةٌ اُنْزِلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اٰيَةً مِّنْهَا كَانَتْ فِيْ قَرْيَةٍ عَكَّةَ وَنَزَلَتْ ثُمَّ الرَّعْدُ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کائن من قریہ کے سوا مدینہ میں نازل ہوئی اور اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستہ سے روکا خدا نے انکے اعمال اکارت کر دیئے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیئے اور جو (کتاب) محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ان کے

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ

پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے تو خدا نے ان کے گناہ ان

بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ

دور کر دیئے اور انکی حالت سنوار دی یہ اس وجہ سے کہ کافروں نے جھوٹی بات کی پیروی کی اور ایمان والوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا۔ یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے لیئے مثالیں بیان

پیغمبران اولوالعزم

ع ۹ / ۴

۱ منجملہ سب انبیاء کے پانچ اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں: حضرت نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسےٰؑ، محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ یہی حضرات صاحب دین وشریعت اور اپنے سابق ادیان کے ناسخ اور اپنے مابعد کے متبوع تھے ان ہی کو سادات انبیا کہتے ہیں۔ ۱۲

۲ اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت، خدا کا حکم، خدا ایمان داروں کا مددگار ہے، ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے، بہشت و دوزخ، منافقین کی حالت استغفار کا حکم، جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت مرتد کی حالت، حضرت علیؑ کی فضیلت، دنیا کھیل تماشہ ہے، انسان کا بخل وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

کرتا ہے۔ تو جب تم کافروں سے بھڑو تو (ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ

الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا

جب تم انہیں زخموں سے چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں کس لو پھر اس کے بعد یا تو

مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

احسان رکھ کر چھوڑ دینا یا معاوضہ لے کر (رہا کرنا) یہاں تک کہ دشمن لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں۔

ذٰلِكَ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا

یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) ان سے بدلہ لے لیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ

تم ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ان کی کارگزاریوں

يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَ

کو خدا ہرگز اکارت نہ کرے گا۔ انہیں عنقریب منزل مقصود تک پہنچائے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔

يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور ان کو اس بہشت میں داخل کرے گا جس کا انہیں (پہلے سے) شناسا کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو اگر تم خدا کے

اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾

(دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذٰلِكَ

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تو ڈگمگاہٹ ہے اور خدا ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ یہ اس لئے

بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو خدا نے ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ تو کیا یہ لوگ

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا (خراب) ہوا

ل لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے مگر اردو محاورات میں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا بولتے نہیں ہیں اور عربی میں بھی مضاف یہاں سے محذوف ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں۔ اگر لڑائی ٹھنی ہو اور دشمن نے ہتھیار نہ ڈالے ہوں اور زخموں سے چور بھی نہ ہوئے ہوں تو اسیروں کا فدیہ لینا یا یونہی چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ ان کو قتل کرنا یا الٹے ہاتھ پاؤں کاٹنا واجب ہے۔ اگر دشمن زخموں سے چور ہوں اور ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں اختیار ہے کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا یونہی۔ ۱۲

ٹ مومنین کو کفار سے کہ جہاد کریں اور ثواب پائیں اور کفار کو مومنین سے کہ جان کے خوف سے توبہ کریں یا صرف مومنین کی آزمائش مقصود ہو کہ کون ایسے وقت خدا و رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی۔ ۱۲

ٹ اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کے لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب سختی پیش آتی تو رسول کو اکیلا چھوڑ کر میدان سے چل دیتے کیونکہ خدا پہلے کہہ چکا کہ اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ ۱۲

ٹ تعس کے معنی یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمہ میں ڈگمگاہٹ لکھا ہے یا تباہی و بربادی کے ہیں جن کو اردو میں تہس نہس ہو جانا کہتے ہیں۔ عجب نہیں تعس ہی کا تہس بنا ہو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذٰلِكَ

کہ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح (ان) کافروں کو بھی سزا ملے گی۔ یہ اس وجہ سے

بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

کہ ایمانداروں کا خدا سرپرست ہے اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست

لَهُمْ ﴿١١﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نہیں۔ خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ضرور بہشت

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے (ان) باغوں میں جا پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى

کرتے ہیں اور اس طرح (بے فکری سے) کھاتے (پیتے) ہیں جیسے چارپائے کھاتے پیتے ہیں اور (آخر) ان کا ٹھکانا

لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ

جہنم ہے۔ اور جس بستی سے تم لوگوں نے نکال دیا[له] اس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت سی بستیاں

الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ اَفَمَنْ

تھیں جن کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا تو ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوا۔ تو کیا جو شخص اپنے پروردگار

كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ

کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی بدکاریاں اسے بھلی کر دکھائی گئی

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ﴿١٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ

ہوں وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں۔ جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ

صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں جن میں ذرا بو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا تک نہیں بدلا

يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۥ

اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور صاف

خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے

[له] مکہ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تھے، تو حسرت کی نظر سے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ پسند تھا۔ اگر کفار مجھے نہ ستاتے تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ

شفاف شہد کی نہریں ہیں۔ اور وہاں ان کے لیئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے

وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا

پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (کیا یہ) لوگ ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور

مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ

ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تو وہ انتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا۔ اور (اے رسول) انہیں سے بعض ایسے بھی ہیں جو

حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب سن سنا کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو جن لوگوں کو علم (قرآن) دیا گیا

مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

ہے ان سے کہتے ہیں (کیوں بھئی) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا یہ وہی لوگ ہیں جنکے دلوں پر خدا نے (کفر کی) علامت مقرر کر دی ہے

وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں انکو خدا (قرآن کے ذریعہ سے) مزید ہدایت

وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن

کرتا ہے اور انکو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے۔ تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر اکبارگی آجائے

تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ

تو اس کی نشانیاں آ ہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان کے سر پر آ پہنچے گی پھر انہیں نصیحت کہاں

ذِكْرَاهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ

مفید ہو سکتی ہے۔ تو سمجھ لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (ہم سے) اپنے اور ایماندار مردوں اور ایماندار

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿۱۹﴾

عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔ اور خدا تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے (خوب) واقف ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ

اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں) کوئی سورہ کیوں نہیں نازل ہوتا۔ لیکن جب کوئی صاف صریح مضمون کی

منزل ۶

۱ قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خود حضرت رسولؐ ہی ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو ایک طولانی حدیث میں ابن عباس سے منقول ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ نماز کو ضائع کریں گے نفسانی خواہشوں کی پیروی کرینگے مالداروں کی تعظیم کرینگے دین کو دنیا سے بیچ ڈالیں گے جب مومن بدی کو دیکھے گا اور اسکے دور کرنے کی قوت نہ ہوگی تو اسکا دل اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک غلام حکام اور بدکار وزیر پیدا ہونگے اچھی بات بری ہو جائے گی اور بری اچھی۔ خائن امین مقرر ہوگا اور امین خائن سمجھا جائے گا۔ جھوٹے سچے بنجائینگے اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے عورتیں حکومت کرینگی لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا لڑکے ممبروں پر بیٹھیں گے۔ جھوٹ ظرافت شغل محفل ہوگا زکوٰۃ تاوان سمجھا جائے گا والدین پر ظلم ہوگا عورتیں زیادہ ہونگی دم دار ستارہ ظاہر ہوگا دوست بیزار ہونگے زنا کا بازار گرم ہوگا عورتیں تجارت میں شوہروں کی ہم شریک ہونگی بارش کم ہوگی تنگدست ذلیل ہوگا عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہونگی سود کی ترقی ہوگی گانے والیاں کثرت سے ہونگی صحبتیں بہت سی ہونگی مگر دلوں میں بغض ہوگا دولتمند سیر تماشہ کی غرض سے متوسط تجارت کیلئے اور فقرا دکھلانے کیلئے حج کرینگے پردہ عادی دور ہو جائے گی جھگڑا بہت ہوگا۔ از اں قبیل اور بہت سی باتیں ہیں جو کل کی کل اسوقت پائی جاتی ہیں۔ ۱۲

۲ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرتؐ تمام گناہوں سے معصوم تھے باوجود اسکے استغفار کا حکم یا تو اس وجہ سے ہے کہ اگر کسی امر کو اولیٰ اور افضل کی نافرمانی کو آئندہ سمجھیں یا اس سے یہ مقصود ہے کہ امت کے لوگ اس عادت کو سیکھیں اور دیکھا دیکھی کریں یا یہ مقصود ہے کہ طلب عصمت کرو کہ آئندہ بھی گناہوں سے محفوظ رہو یا یہ مطلب ہے کہ سب سے قطع نظر کرکے خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ یا یہ کہ مستحبات بھی اگر ترک ہو گئے ہوں تو اسکی بھی معافی مانگو اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی جو باتیں گنہگاروں کے حق میں بری نہیں سمجھی جاتی ہیں وہ بھی نیکوں کے لیئے بری۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ

کا سورۃ نازل ہو اور اس میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ

تم انکو دیکھو گے کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی (چھائی) ہو (کہ اس کی آنکھیں پتھرا

مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا

جائیں) تو ان پر واۓ ہو۔ (ان کے لئے اچھا کام (تو) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات ہے۔ پھر جب لڑائی

عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ

ٹھن جائے تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے۔ (منافقو) کیا تم سے یہ

عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا

دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روۓ زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناتوں کو توڑنے لگو۔

اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى

یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اس نے) ان (کے کانوں) کو بہرا اور ان (کی

اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

آنکھوں) کو اندھا کر دیا ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ

لگے ہوئے ہیں۔ بے شک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد بھی الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھر

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

گئے شیطان نے (انہیں ربتے دیکر) ڈھیل دے رکھی ہے اور ان (کی تمناؤں) کی رسیاں دراز کر دی ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ

یہ اس لئے کہ جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم

فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا

تمہاری ہی بات مانیں گے۔ اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے۔ تو جب فرشتے انکی جانیں نکالیں

جہاد کے وقت مومنین اور منافقین کی حالت

لہ اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث رسول صلعم سے منقول ہے کہ قیامت میں میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ میں اس وقت فرشتوں سے کہوں گا ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں؟ اس کے جواب میں خدا کا حکم ہوگا، تم نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ اور جب تم نے وفات پائی تو اسیوقت مرتد ہو گئے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ٢٧

تو اس وقت ان کا کیا حال ہوگا کہ فرشتے ان کی جان نکالیں گے ان کے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے جائیں گے

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ

یہ اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے اس کی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں خدا کی خوشی ہے

ع ٩ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ٢٨ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

اس سے بیزار ہیں تو خدا نے بھی ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ کیا وہ لوگ جنکے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے یہ خیال کرتے

أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ أَضْغَانَهُمْ ٢٩ وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ

ہیں کہ خدا دل کے کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمہیں ان لوگوں کو

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَ

دکھا دیتے تو تم ان کی پیشانی ہی سے انکو پہچان لیتے۔ اور تم انہیں ان کے انداز گفتگو ہی سے ضرور پہچان لوگے

اللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ٣٠ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِينَ

اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو لوگ جہاد کرنے اور

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ٣١ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

(تکلیف) جھیلنے والے ہیں ان کو دیکھ لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ بے شک جن لوگوں پر (دین کی)

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ

سیدھی راہ صاف ظاہر ہو گئی اس کے بعد انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ٣٢

پیغمبرؐ کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اور وہ ان کا سب کیا کرایا اکارت کر

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ

دے گا۔ اے ایماندارو خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرو اور اپنے

لَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ ٣٣ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ

اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو خدا کی راہ

له

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان لوگوں کو پہچان لوگے۔ اور پھر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالتمآبؐ کے زمانہ میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے۔ دیکھو تفسیر درّ منثور جلد ٦ صفحہ ٦٦ سطر ٣٦ مطبوعہ مصر۔ ١٢

٢ه

حافظ ابوبکر بن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت علیؑ کی خلافت کے بارے میں حضرت رسولؐ کی مخالفت کرتے تھے۔ اور اسی کی مؤید وہ دونوں روایتیں ہیں، جو گزشتہ صفحہ میں مذکور ہو چکیں۔ ١٢

حضرت علیؑ کی فضیلت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۶

سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ تو تم ہمت نہ

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ

ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو۔ تم غالب ہو ہی اور خدا تو تمہارے

مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

ساتھ ہے اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب) کو کم نہ کرے گا۔ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے۔

دنیا کھیل تماشا ہے

وَلَهْوٌ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا

اور اگر تم (خدا پر) ایمان رکھوگے اور پرہیزگاری کروگے تو وہ تم کو تمہارے اجر عنایت فرمائے

يَسْئَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِنْ يَسْئَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

گا اور تم سے تمہارے مال نہیں طلب کریگا۔ اور اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تم سے چمٹ کر مانگے بھی تو تم (ضرور)

وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰأَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا

بخل کرنے لگو اور خدا تو تمہارے کینے ضرور ظاہر کرکے رہے گا۔ دیکھو تم لوگ وہی تو ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلیے

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ ۖ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا

بلائے جاتے ہو تو بعض تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل کرتے ہیں۔ اور (یاد رہے کہ) جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے

يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ

ہی سے بخل کرتا ہے۔ اور خدا تو بے نیاز ہے اور تم (اس کے) محتاج ہو۔ اور اگر تم (خدا کے حکم سے)

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع ۸

منہ پھیروگے تو خدا (تمہارے سوا) دوسروں کو بدل دے گا اور وہ تمہارے ایسے (بخیل) نہ ہوں گے۔

سُورَةُ الْفَتْحِ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ الْمَائِدَةُ وَهِيَ تِسْعٌ عَشَرَةٌ وَآيَةٌ وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ فتح[1] مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

[1] اس سورۃ میں صلح حدیبیہ، فتح خیبر، فتح مکہ، کفار پر غضب، بیعت کا حکم، منافقین کی حالت، جہاد سے پسپائی کی مذمت، مومنین پر خدا کے احسانات، بیعت رضوان، حضرتؐ کے اہل بیتؑ کی مدح وغیرہ مذکور ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ① لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
(اے رسول یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری امت کے اگلے
مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ
اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں
صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ② وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ③
سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ اپنے
لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
(پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں۔ اور سارے آسمانوں اور زمین
وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ④ لِّيُدْخِلَ
کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے تاکہ مومن مردوں اور
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ
اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور یہ
ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ⑤ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ
مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں برے برے
بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ
خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے۔ ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے۔ اور خدا ان

منزل ۶

لے اسکو تو جہیں صفحہ ۔ میں مذکور ہو چکی ہیں ۱۲ ؎ ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسولؐ نے خواب دیکھا کہ ہم خدا کے حکم سے چند اصحاب کے ساتھ مکہ گیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور عمرہ بجا لایا آپنے یہ خواب مسلمانوں سے بیان کیا۔ اصحاب یہ سمجھے کہ اسکی تعبیر اسی سال ظاہر ہوگی غرض آپ پہلی ذیقعد کو سات سو آدمیوں کے ساتھ عمرہ کے قصد سے روانہ ہوگئے اور قربانی کے اونٹ بھی لے لئے جب کہ کے قریب ذوالحلیفہ پر پہنچے اور احرام باندھا تھا تو جاسوس کے ذریعہ سے آپکو معلوم ہوا کہ کفار مکہ نے آپکی آمد کی خبر سن کر جنگ کا ارادہ کیا ہے اور خالد بن ولید وغیرہ دو سو ۲۰۰ سواروں کے ساتھ مکہ سے باہر نکل کر بلدح مکہ کے سیدھانہ(?) پر ٹھہرے ہیں اور بڑے بڑے قریش متفق اللفظ آپ کی عداوت پر کمر بستہ اور جنگ پر آمادہ ہیں اسی اثنا میں آپ حدیبیہ پر پہنچے تو آپ کا اونٹ چلتے چلتے رک گیا اور پھر نہ ہلا تب آپنے وہیں قیام کیا حدیبیہ ایک خشک شدہ کنواں تھا اصحاب نے اسے کھودا مگر پانی نہ نکلا۔ آخر جب آپنے وضو کرکے ایک کلی اس میں ڈالی، اور دعا کی تو چشمہ بہہ نکلا غرض جب یہ خبر مکہ تک پہنچی تو آپ مکہ پہنچیں تو آپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ ہم لوگ ان سے جنگ کریں یا جب وہ لوگ ہم پر حملہ کریں تب انکا جواب دینگے اصحاب بولے ہم لوگ تو زیارت کعبہ کو آئے ہیں دوسری ہی صورت اچھی ہے جب آپنے ان لوگوں کو پست ہمت پایا تو صلح کا خیال دل میں پیدا ہوا حضرت عمر سے کہا تم مکہ میں جاؤ اور کفار سے کہو کہ ہم جنگ کرنے نہیں آئے ہیں فقط عمرہ ادا کرکے چلے جائینگے مگر حضرت عمر نے عذر کیا کہ اب خاندان عدی بن کعب میں کوئی باقی نہیں جو میری مدد کو اٹھ کھڑا ہوگا مجھے لوگ مار ڈالیں گے آپ عثمان کو بھیجیے انکے بہت سے اعزہ موجود ہیں غرض حضرت عثمان یہ پیغام دیکر بھیجے گئے راستہ میں قبیلہ بنو امیہ(?) کے ابان ابن سعید سے ملاقات ہوگئی انہوں نے انکی بہت خاطر کی اور اپنے گھوڑے پر آگے بٹھا لیا جب مکہ میں پہنچے اور پیغام پہنچایا تو وہ لوگ جہالت پر اڑ گئے اور کہنے لگے ہم تم کو مکہ کے اندر آنے نہ دینگے اگر تیرا جی چاہے تو طواف کرلے جب یہ جواب لیکر پلٹے تو انکو مقید کر دیا اور یہاں اصحاب میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ وہ مار ڈالے گئے اس وقت آپنے اصحاب کو ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ لڑائی سے کبھی نہ بھاگیں گے کفار سے لڑینگے (باقی بر صفحہ ۸۱۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَلَعَنَہُمْ وَاَعَدَّ لَہُمْ جَہَنَّمَ ۚ وَسَاۗءَتْ مَصِیْرًا ⑥

پر غضبناک ہے اور اس نے انپر لعنت کی ہے اور ان کے لیئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ کیا بری جگہ ہے۔ اور

وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا

سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں۔ اور خدا تو بڑا واقف کار (اور

حَکِیْمًا ⑦ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ⑧

غالب ہے۔ (اے رسول) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ۭ

(پیغمبر بناکر) بھیجا تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ

وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ⑨ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ

سمجھو اور صبح و شام اسی کی تسبیح کرو۔ بیشک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے

اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ۭ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ۚ فَمَنْ

بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت و قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے۔ تو جو عہد کو توڑے

نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا

گا تو اپنے نقصان کے لیئے عہد توڑتا ہے۔ اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا

عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ⑩ سَیَقُوْلُ

سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جو گنوار دیہاتی (حدیبیہ

لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا

سے) پیچھے رہ گئے اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے روک رکھا تو آپ

وَاَہْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ مَّا لَیْسَ

ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دعا مانگیے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل

فِیْ قُلُوْبِہِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْـــًٔا اِنْ

میں نہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے

منزل ۶

(بقیہ از ۸۱۵) یہانتک کہ مارے جائیں یا فتح ہو جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو طرفین سے صلح کی گفتگو ہوئی کئی آدمی اِدھر سے اُدھر آئے اور گئے آخر ٹھہری تو شرطیں لکھی جانے لگیں جناب امیر حضرت علیؓ آپ کے حکم سے صلحنامہ لکھنے لگے تو ایک ایک لفظ پر وہ حجتیں نکلیں کہ صلح ہونا مشکل ہو گیا جناب امیرؓ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تو کفار بولے ہم رحمن رحیم کو نہیں جانتے وہی باسمک اللھم لکھو غرض یہ طے ہوا تو حضرت علیؓ نے ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ لکھا تو اسپر کفار اسقدر برافروختہ ہوئے کہ آپ نے فرمایا اس کو کاٹ دو حضرت علیؓ نے عرض کی میں تو اپنے ہاتھ سے اس کو نہیں کاٹ سکتا تو آپ نے خود اس کو کاٹکر محمد بن عبد اللہ لکھا غرض بعد خرابی بسیار یہ صلح ہوئی کہ دس برس تک دونوں فریق میں جنگ موقوف رہے اس سال حضرت رسولؐ بے عمرہ کیئے واپس جائیں اور آئندہ سال عمرہ کو آئیں مگر تین دن سے زیادہ نہ رہیں اور وقت آنے کے مکہ میں تو نہیں مگر جہانتک کفار نے جا دیں اور اونٹ لیجا کر سر منڈوائیں اور قربانی کریں اور واپس چلے جائیں آئندہ سال کفار تین روز کیلیئے مکہ کو خالی کردیں مگر کوئی مسلمان مکہ میں تین روز سے زیادہ نہ رہے اور نہ اس تین دن کے اندر اپنی تلوار میان سے نکالے۔ دوران صلح میں اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں سے جا ملے تو واپس کر دیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان کفار سے جا ملے تو واپس نہ کیا جائے اگر کوئی مسلمان یا کافر مکہ یا مدینہ میں کسی ضرورت سے جائے تو جان و مال سے محفوظ رہے۔ غرض یہ صلحنامہ جو لکھا گیا مگر اسقدر دبکر صلح کرنے سے مسلمانوں کو بڑی دل شکنی ہوئی اور طرح طرح کے وسوسے اور خیالات دلوں میں پیدا ہونے لگے یہانتک کہ حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں اسدن جیسا مجھکو شک حضرت کی نبوت میں ہوا جب سے مسلمان ہوا کبھی نہ ہوا تھا اسپر بھی اکتفا نہ کی حضرت رسولؐ سے دوبدو گفتگو بھی کی اور اس پر بھی وہ شک زائل نہ ہوا تو حضرت ابوبکرؓ سے اسی قسم کی باتیں ہوئیں غرض آپ نے اسکے بعد تمام مسلمانوں کو کفار کے محدود مقام پر سر منڈوانے اور قربانی کا حکم دیا مگر لوگوں نے کہنے پر بھی نہ کیا تو آپ رنجیدہ ہو کر حضرت ام سلمہ کے خیمہ میں چلے گئے اور لوگوں کی حالت بیان کی حضرت ام سلمہ نے عرض کی آپ اپنے اونٹ قربانی کر دیں اور سر منڈوا لیں اور ان لوگوں سے کچھ نہ کہیئے غرض آپ نے ایسا ہی کیا تب مسلمانوں نے بھی قربانی کی صلح حدیبیہ اگرچہ بظاہر بہت دب کر ہوئی مگر حقیقۃً اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی یہی وجہ ہے خدا نے اس صلح کو فتح مبین فرمایا کیونکہ ایک تو ابتدائے اسلام میں آکے دن کی لڑائی سے مسلمان ... (باقی اگلے صفحہ پر)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا

کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلہ میں تمہارے لیئے کس کا بس چل سکتا ہے۔ بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے

تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ

خوب واقف ہے۔ (یہ فقط تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رسول اور مومنین ہرگز

وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ

کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے دلوں

وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿۱۲﴾ وَمَن لَّمْ

میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخرکار) تم لوگ آپ برباد ہوئے۔

يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

اور جو شخص خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کیلیئے جہنم کی آگ تیار

سَعِيرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ

کر رکھی ہے۔ اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ جسے چاہے بخش دے

لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

اور جسے چاہے سزا دے۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان

غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ

ہے۔ (مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ

إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ

(حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں

أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ

کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔ تم (صاف) کہدو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤگے خدا نے

اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ

پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے۔ تو یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیا کہیگا)

منزل ۶

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۸۱۵ و صفحہ ۸۱۶) دوسرے یہ معلوم تھا کہ کفار کی طرف سے ضرور عہد شکنی ہوگی، اور ہوئی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر عرب کے دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار تھے اور بنی بکر کفار کے اور یہ دونوں صلح کے شرائط میں داخل بھی تھے مگر چند ہی روز میں جنگ ہوگئی اور کفار نے در پردہ بنی بکر کی مدد کی صلح ٹوٹ گئی مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور دوسرے سال مکہ پر چڑھ دوڑے اور خدا کا کرنا کہ بے لڑے بھڑے فقط مسلمانوں کے رعب سے فتح ہوگیا۔ تیسرے جب حضرت رسول صلعم حدیبیہ سے فارغ ہوکر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے کیونکہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کیئے رہتے تھے اور پھر خدا کی شان تھوڑی محنت میں خدا کے فضل اور حضرت علیؑ کے قوت بازو سے خیبر بھی فتح ہوگیا اور مسلمانوں کو بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ لگا چوتھے اسی زمانہ میں رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی جس کی پیشینگوئی اور شرط کا قصہ سورۂ میں گزر چکا یہ بھی گویا مسلمانوں ہی کی فتح تھی کیونکہ کفار اس کے بعد بہت شکستہ دل ہوگئے تھے انکے علاوہ اور بھی بہت سے مصالح تھے غرض یوں حضرت کا خواب سچا ہو کر رہا اور شک کرنیوالے یونہی رہگئے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۷۱ تا صفحہ ۸۰ مطبوعہ مصر وغیرہ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ۸۱۶) لے یہاں ان منافقین کا ذکر ہے جو مدینہ یا اسکے اطراف میں رہتے تھے اور اس خیال سے کہ ابکی دفعہ مسلمان مکہ سے بچکر تو واپس آئیں گے نہیں حدیبیہ کے سفر سے منہ موڑا تھا۔ مگر جب آپ خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں نے مال کے لالچ سے ساتھ چاہا مگر آپ نے ان لوگوں کو اجازت نہ دی اور اسیوجہ سے خیبر کی غنیمت کا حصہ صرف انہی لوگوں نے پایا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ ان آیات میں انہی لوگوں کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ان سے کہدو کہ عنقریب
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑنے کے) لئے بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے لڑتے ہی رہو
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا
گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ
يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی اب بھی سرتابی کروگے
مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى
تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (جہاد سے پیچھے رہ جانے کا) نہ تو اندھے ہی
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اور اس کے رسولؐ کا حکم مانے گا تو وہ اس کو بہشت کے ان سدا بہار باغوں میں داخل کریگا
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع
جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ اور جو سرتابی کرے گا وہ اسکو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے اس بات پر
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ
ضرور خوش ہوا کہ غرض جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں
وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا
اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی اور اس کے علاوہ بہت سی غنیمتیں (بھی) جو انھوں نے حاصل کیں

ف ۵
اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں۔ مگر سچ یوں ہے کہ ان سے جنگ حنین، موتہ اور تبوک والے لوگ مراد ہیں۔ اور حضرت رسولؐ کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مراد لینا بالکل بے معنی ہے ۱۲

ف ۶
اس بیعت کی کیفیت گزشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ ان تمام بیعت کرنے والوں سے خدا ہمیشہ کے لئے راضی ہو گیا اور یہ لوگ جنتی بن گئے۔ کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ وہ تو اس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی اب رہی آئندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا سچے ایمانداروں کے اس فعل سے ضرور خوشنود ہوا ۱۲

ع ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٦

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

(عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم

كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ

ان پر قابض ہوگے تو اس کے نتیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی سے دلوا دی اور (حدیبیہ سے)

النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

لوگوں کی دست درازی [1] کو تم سے روک دیا۔ اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لیئے (قدرت کا) نمونہ [2] ہو اور

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ

خدا تم کو سیدھی راہ پر لے چلے اور دوسری [3] (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور)

أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ

خدا ہی اُن پر حاوی تھا۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے لڑتے

قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ

پاتے اور نہ مددگار۔ یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آتی ہے اور

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ

تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھو گے۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے تم کو اُن کفار

عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ

پر فتح دینے [4] کے بعد مکہ کی سرحد میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِينَ

ان سے روک دیئے۔ اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے خدا اسے دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جنہوں

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ

نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی

---

[1] جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور انکی عورتیں بچوں کو قیدی بنائیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب انکے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے انہی کیطرف اس آیت میں اشارہ ہے ۱۲

[2] خیبر کے حالات تواریخ میں تفصیلاً مذکور ہیں، اور میں بھی اس کو اجمالاً صفحہ ۱۸۵ میں ذکر کر چکا ہوں تو چونکہ خدا نے بھی اسکے قصہ کی تفریح نہیں فرمائی اسوجہ سے میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں ۱۲

[3] اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے ۱۲

[4] یہ نئی فتح ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو نصیب ہوئی عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ ابھی صلحنامہ لکھ ہی رہے تھے کہ کفار قریش کے شتر اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چپکے سے اُتر آئے۔ مسلمانوں کو جو کشش تھا ہی حضرت رسولؐ نے بددعا کی۔ معمولی کوشش میں سب گرفتار ہو گئے مگر آپ نے بمصلحت ان سب کو چھوڑ دیا۔ ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی، اور صلح ہوتی بھی تو نہ ہوتی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

(نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ میں پہنچنے سے رُکے رہے اور اگر ایسے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہ

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ

ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے پس تم کو ان کی طرف

مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا۔ (تو اسی وقت تم کو فتح ہوتی مگر تاخیر اسلیئے ہوئی) کہ خدا جسے چاہے اپنی

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ (ایماندار کفار سے) الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے ہم انہیں درد

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

ناک عذاب کی ضرور سزا دیتے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد میں ٹھان لی تھی اور

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسول اور مومنین کے دلوں پر اپنی

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ

طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور

كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ع ٣ / ٩ / ١١

یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے۔ اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ

بے شک خدا نے اپنے رسول کو سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا۔ کہ تم لوگ انشاء اللہ تم

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ

مسجد الحرام میں اپنے سر منڈا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر بہت امن و اطمینان سے

رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ

داخل ہوگے (اور) کسی طرح کا خوف نہ کروگے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو

ف مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت چونکہ کفار کا غلبہ تھا اس وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان تو تھے مگر بالکل اس طرح دبے چھپے کہ خود مسلمانوں کو بھی ان کا کچھ حال معلوم نہ تھا تو اگر کفار کے ساتھ لڑائی ہوتی تو گھن کی طرح گیہوں کے ساتھ یہ بیچارے بھی کفار کے ساتھ پس جاتے اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو ان کو دیت بھی دینی چاہیے اس بنا پر ان کا نقصان ہوتا ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قريبا ﴿۲۷﴾ هو

معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی۔ وہ وہی تو ہے جس

الذی ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره

نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے

على الدين كله وكفى بالله شهيدا ﴿۲۸﴾ محمد رسول الله

اور گواہی کے لیے تو بس خدا کافی ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا کے رسول ہیں۔ اور

والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم

جو لوگ لے ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہیں تو ان کو دیکھے

ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا

گا کہ (خدا کے سامنے) جھکے سربسجود ہیں خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں کثرت

سيماهم في وجوههم من اثر السجود ذلك

سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں گھٹے پڑے ہوئے ہیں یہی اوصاف ان کے توریت میں بھی

مثلهم في التورىة ومثلهم في الانجيل كزرع

ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے

اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه

(پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی اور پھر (اجزاء زمین کو غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی

يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار وعد الله الذين

پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی۔ اور اتنی جلد ترقی اس لیے دی تاکہ ان کے

امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظيما ﴿۲۹﴾ ع

ذریعہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

سورة الحجرات نزلت بالمدينة ثم التحريم هي ثماني عشرة اية وفيها ركوعان

سورۂ حجرات ۳ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

منزل ۶

لے اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں بعض نے تو خواہ مخواہ کی یہ اپچ کی ہے کہ الذین معہ سے فلاں اور اشداء سے فلاں اسیطرح ہر لفظ سے ایک خاص شخص مراد لیا ہے مگر یہ نہ سوجھی کہ اس صورت میں قرآن کی عبارت عجب توڑی چیز ہے معمولی بھی نہیں رہے گی بلکہ بالکل غلط ہو جائیگی کیونکہ الذین معہ مبتدا ہے اشداء وغیرہ اس کی خبر ہے اور اس صورت میں معلوم نہیں یہ لوگ مبتدا کس کو بنائیں گے غضب خدا کا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا اور اوندھے سیدھے جو منہ میں آیا کہہ گئے اور پھر اس کو روایت بھی بنا ڈالا اور ابن عباس وغیرہ کی طرف منسوب بھی کر دیا۔ خدا تعصب کا برا کرے انسان کو عقل سے بھی دو دھکے دیتا ہے۔ بہر حال ان مفسرین کے اقوال تو ہرگز قابل توجہ نہیں۔ خود قرآن کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کس کی مدح ہے یہ بالکل واضح ہے کہ یہ رسول ص کے ان اصحاب کی مدح ہے جن میں یہ تمام صفات پائے جائیں۔ اب غور کر لو کہ یہ تمام صفتیں جس میں پائی جاتی ہیں وہی اسکا مستحق ہے لیکن چونکہ بقول رسول ص اس کے بعد کی آیت علی ابن ابی طالب ع کی شان میں ہے لہذا قرینہ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی انہی یا انکے مثل جو ان تمام صفات سے متصف ہوں انکی شان میں ہے۔ اللہ بس باقی ہوس ۱۲

۱۵ مع

۲ ابن عباس سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر چھ لوگوں نے حضرت رسول ص سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء حمد) تیار ہوگا اور ایک منادی آواز دیگا کہ سید المومنین اور مومنین کھڑے ہو جائیں یہ سنکر علی بن ابی طالب کھڑے ہو جائیں گے تو انکے ہاتھ میں وہ علم دیا جائیگا اور

۳ ع

اس کے نیچے مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اولین ہیں۔ سب کے سب جمع ہو جائیں گے اور ان میں ان کے سوا اور کوئی نہ ہوگا پھر علی ایک نور کے منبر پر بیٹھیں گے اور ایک ایک کر کے سب لوگ ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور یہ ہر ایک کو اس کا اجر اور نور عطا کریں گے جب آخر شخص کی نوبت آئیگی تو ان لوگوں سے کہا جائے گا تم لوگوں نے اپنے اپنے مقام منزلت کو جنت میں دیکھا تمہارے پروردگار نے تو تم سے یہ کہدیا تھا کہ میری بارگاہ میں تمہارے لئے مغفرت اور اجر عظیم یعنی بہشت ہے پھر علی اٹھیں گے اور یہ سب مومنین ان کے علم کے پیچھے ہونگے پھر ان سب کو د

باقی بر ص ۸۲۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ
اے ایماندارو خدا اور اس کے رسولؐ کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا کرو اور
رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (١) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ اے ایماندارو بولنے
اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
میں) تم اپنی آوازیں پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کیا کرو اور جس طرح تم آپس
تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
میں ایک دوسرے سے زور (زور) سے بولا کرتے ہو ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو۔
اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (٢) اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ
(ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ رسولؐ خدا کے سامنے اپنی
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ
آوازیں دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لیئے
اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (٣)
جانچ لیا ہے ان کے لیئے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا
(اے رسولؐ) جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں کے اکثر بے عقل ہیں۔
يَعْقِلُوْنَ (٤) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ
اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آ جاتے (تب بات کرتے) تو یہ
خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (٥) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ
ان کے لیئے بہتر تھا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس

(بقیہ از صفحہ ۸۲۱)

جنت میں جا پہنچائیں گے پھر اپنے ممبر کی طرف پلٹیں گے اور برابر مومنین ان کے سامنے پیش کیئے جائیں گے اور ان کے ہاتھ سے بہشت کا اپنا اپنا حصہ لیں گے اس کے بعد کچھ لوگوں کو جہنم میں ڈلوا دیں گے یہی مطلب ہے خدا قول اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ اور اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ کا یعنی علیؑ کے حق کی ولایت کی وجہ سے لوگ جنت و جہنم کے مستحق ہوں گے اور انکا حق سارے جہان پر واجب ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم مکانی ۱۲ ۳ اس سورۃ میں رسولؐ سے بات کرنے کی تہذیب ہر واقعہ کو تحقیق کر کے کچھ عمل کرنا، دو گروہ آپس میں لڑیں تو صلح کرا دو، مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں، تمسخر کی مناہی، طعنہ زنی بدگمانی غیبت کی ممانعت، پرہیزگار کا درجہ، ایمان و اسلام میں فرق، ہدایت کرکے خدا نے احسان کیا وغیرہ مذکور ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

۱ بخاری ابن منذر ابن مردویہ عبداللہ ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابوبکر بول اٹھے کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن معبد کو بنائیے اس پر حضرت عمر کہنے لگے نہیں یہ ٹھیک نہیں اقرع بن حابس کو انکا امیر بنائیے۔ اس پر حضرت ابوبکر بولے ہائیں تم میری مخالفت کرتے ہو اس پر حضرت عمر نے کہا مجھے تمہاری مخالفت منظور نہیں ہے۔ غرض اس قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو خدا نے انکی تنبیہ کیلیئے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صـ ۸۳ مطبوعہ مصر ۲ ان تمام آیات کے شان نزول میں اختلاف ہے ہیں مگر احکامات کی حیثیت سے عام ہیں ۱۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

کوئی خبر لے کر آیا تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر اپنے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ

کئے پر نادم ہو ۔ اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر (موجود) ہیں بہتیری باتیں ایسی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ

ایسی ہیں کہ اگر رسول ان میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو (البتہ) تم ہی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے

اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ

تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے

اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے۔ یہی لوگ خدا کے فضل و

الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٨

احسان سے راہ ہدایت پر ہیں۔ اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اور یہ

وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

اگر مومنین میں سے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ

سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو فرقہ زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو

حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ پھر جب رجوع کرے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩

صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مومنین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تو آپس میں سگے بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ

منزل ۶

ف۱ ولید بن عقبہ جو حضرت عثمان کے مادری بھائی بھی تھے اور انکی خلافت کے زمانہ میں سعد بن ابی وقاص کے بعد کوفے کے گورنر بھی تھے اور انہی نے ایک دن لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں اور حضرت عثمان نے یہ خبر سنکر انکو الگ کر دیا تھا۔ غرض انہی کو حضرت رسول نے بنی مصطلق سے زکوۃ وصول کرنیکو بھیجا اور ان دونوں میں پہلے ہی کچھ خلش تھی جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ انکے استقبال کو نکلے آپ یہ سمجھے کہ لوگ ہمیں مارنے آتے ہیں بس پھر کیا تھا آپ وہیں سے پھر آئے اور مدینہ میں آکے دم لیا اور حضرت سے گھڑ کے یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے اور زکوۃ نہیں دیتے یہ سنکر حضرت کو رنج ہوا اور انسے جہاد کا قصد ہوا یہ خبر ان بیچاروں تک پہنچی تو ڈرتے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ ہم لوگوں پر بالکل افترا و بہتان ہے ہم لوگ خدا و رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں مگر آپکو ان لوگوں کا وثوق نہ ہوا اور فرمایا تم لوگ توبہ کرو ورنہ میں ایسے شخص کو تمہارے پاس بھیجونگا جو بمنزلہ میری جان کے ہے وہ تم سے جہاد کریگا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کرے گا یہ کہکر حضرت علی کے شانہ پر ہاتھ مارا کہ اس کو بھیجونگا اسکے بعد آپنے خالد بن ولید کو تحقیقات کیواسطے بھیجا تو انکو ارکان اسلام بجا لاتے پایا اور یہ پلٹ آئے اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۴ صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مصر ۱۲

ف۲ اسکے ماقبل کی آیت کے متعلق ولید بن عقبہ کے بیان پر اصحاب کے دو گروہ ہو گئے کچھ لوگ تو بنی مصطلق کی سزا کیلئے لشکر بھیجنے کی رائے دیتے اور کچھ اسکے خلاف تھے انہی دونو گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ف۳ ایک روز حضرت رسول ایک خچر پر سوار ہو کر انصار کے مجمع میں پہنچے اور وہاں کچھ ٹھہر گئے تو خچر نے پیشاب کیا اس پر عبداللہ بن سلول نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخ بولا اس خچر کو ہٹاؤ اسکی بدبو نے دماغ خراب کر دیا عبداللہ بن رواحہ کو یہ بات ناگوار گزری اور بولے اسکی بو تو تجھ سے اچھی ہے حضرت رسول تو وہاں سے چلے گئے مگر یہ دونوں بات بڑھی اور آخر زبان سے ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچی اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج کی جنگی لڑائیاں شروع ہو گئیں چڑھ دوڑے اور خوب [illegible]

۸۲۴

Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ
تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایماندارو (تم میں سے کسی قوم کا، کوئی مرد (دوسری قوم کے) مردوں کی ہنسی نہ
مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ
اُڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) اچھے ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا
نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
عجب ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور تم آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ
نہ ایک دوسرے کا برا نام دھرو۔ ایمان لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی برا ہے
الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا
اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایماندارو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
بہت سے گمان (بد) سے بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ
حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت ۳ کرے۔ کیا تم میں سے
اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ
کوئی اس بات کو پسند کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم تو ضرور اس سے نفرت کروگے اور خدا سے
اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ
ڈرو بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو ہم نے تو تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور
اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ
ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکے اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک
اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۱۳ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ
تم سب میں بڑا عزتدار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو۔ بیشک خدا بڑا واقفکار خبردار ہے۔ عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے

منزل ۶

(بقیہ از ص ۸۲۳)

الرکوع ۱ / ۱۴

مار پیٹ ہونے لگی جب یہ خبر حضرتؐ کو پہنچی تو آپ پھر تشریف لائے ان دونوں میں صلح کرادی انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ؎ ثابت بن قیس چونکہ بہرا تھا اسوجہ سے لوگ اسکو حضرتؐ کی باتیں سننے کے خیال سے قریب بٹھاتے ایک دن صبح کی نماز میں آیا تو ایک رکعت نماز ہو چکی تھی بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب یہ فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرتؐ کے پاس پہنچا اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا تو یہ غصہ میں بیٹھ گیا جب دن نکلا تو ثابت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا اب معلوم ہوا تو فلاں عورت کا بیٹا ہے اور اس کی ماں کو بُرے الفاظ سے یاد کیا یہ اس کو سخت ناگوار گزرا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ؎ حضرت عائشہ و حفصہ صفیہ کو اکثر طعنہ دیا کرتیں کہ تو یہودی ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؎ ایک دفعہ سفر میں حضرت رسولؐ کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمان وغیرہ کی غیبت کی اس کے بعد کھانے کیوقت کسی آدمی کو سالن کیلئے حضرتؐ کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا وہ دونوں تو گوشت سے خوب پیٹ بھر چکے اب سالن کیا ہوگا اس نے جاکر ان دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو انکو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرتؐ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصہ سے گوشت دیکھا تک نہیں کھانا کیسا آپ نے فرمایا ابتک تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کرکے اس کا گوشت نہیں کھایا اس پر یہ لوگ شرمائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

(اے رسولؐ) کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے حالانکہ ایمان کا تو ابھی تک لہ تمہارے

الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

دلوں میں گذر ہوا ہی نہیں۔ اور اگر تم خدا کی اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کروگے

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾

تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ

مومن تو بس وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے پھر انہوں نے اس میں

يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کسی طرح شک شبہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٥﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ

یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ

اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) جانتا ہے۔ اور خدا ہر چیز سے

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا

خبردار ہے (اے رسولؐ) تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں۔ (تم صاف) کہدو کہ

تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ

تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ اگر تم (دعوائے ایمان میں) سچے ہو تو (سمجھو کہ) خدا نے تم پر احسان

هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

کیا کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا۔ بے شک خدا تو سارے آسمان و زمین کی

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾

چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے

فرق اسلام اور ایمان میں

لہ یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقہ کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آگئے تھے، اور حضرت رسولؐ سے اسلام کا اقرار کیا تھا وہ بھی محض اس وجہ سے کہ انکو کھانے کو کچھ ملے۔ ورنہ دل میں ایمان سے کچھ بحث نہ تھی خیر یہ تو ایک واقعہ تھا مگر سچ یہی ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی بتادیا ہے ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے اور ایمان دل سے ماننے کا۔ دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر مان لینے کا نام ہے، اور ایمان دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں۔ اور شائد اسی وجہ سے نماز میت میں اللّٰھم اغفر للمومنین والمومنات و المسلمین والمسلمات وارد ہے۔ اور مقصود مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سن کر دل سے سچے اعتقادات کو مانتے ہیں دوسرے لوگ مراد نہیں۔ تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید، نبوت، قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل و امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علما نے بیان کئے ہیں۔ دیکھو کتب کلامیہ۔ ١٢ ٢ اس مطلب کو سعدیؒ نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے ؎

ایمان کا احسان نہ جتانا

ع ٢ / ٨ / ١٤

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی، منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ قٓ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ الاٰيَة فَبِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْبَلَدُ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ قٓ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (١) بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ

قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغمبر ہیں) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ انہی

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ

میں ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبرؐ) ان کے پاس آگیا۔ تو کفار کہنے لگے یہ تو ایک عجیب

عَجِيْبٌ (٢) ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ

بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا

بَعِيْدٌ (٣) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ

(عقل سے) بعید (بات) ہے۔ ان کے جسموں سے زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے۔

وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ (٤) بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

اور ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح محفوظ موجود) ہے۔ مگر جب ان کے پاس (دین) حق آپہنچا

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (٥) اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا

تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایک ایسی بات میں (الجھے ہوئے) ہیں جسے قرار نہیں۔ تو کیا ان لوگوں نے اپنے

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا

اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں کی کہ ہمنے اس کو کیونکر بنایا اور اس کو (کیسی) زینت دی اور اس میں

وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ (٦) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

کہیں شگاف تک نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر بوجھل پہاڑ رکھ

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ

دیئے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے

المنزل السابع (٧)

حضرتؐ کی رسالت

اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت، لوح محفوظ، خدا کی قدرتیں، خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، کراماً کاتبین کا ذکر، حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے مدارج، نماز پنجگانہ، قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

لوح محفوظ

خدا کی قدرتیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ

(بندے) ہدایت اور عبرت حاصل کریں اور ہم نے آسمان سے

مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

برکت والا پانی برسایا تو اس سے باغ (کے درخت) اگائے

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ

اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جس کا بُور باہم گتھا

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ

ہوًا ہوتا ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لیئے (پیدا کیا)

اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱

اور پانی ہی سے ہم نے مردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا۔ اسی طرح (قیامت

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ

میں مردوں کو) نکلنا ہوگا۔ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور خندق والوں اور قوم ثمود نے اپنے

وَثَمُوْدُ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝۱۳

اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور (قوم) عاد اور فرعون اور لوطؑ کی قوم اور بن کے رہنے والوں

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ

(قوم شعیبؑ) اور تبع کی قوم (ان) سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو

فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝۱۴ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ

ہمارا (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔ (ہرگز

هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۵ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

نہیں) مگر یہ لوگ از سر نو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں (پڑے) ہیں۔ اور بے شک ہم نے انسان

الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ

کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو

ك
ان سب کے قصے بتفصیل مذکور ہو چکے ہیں ۱۲

ع ۱۵/۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ
اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب (وہ) کوئی کام کرتا ہے
يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
تو (دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو اس کے داہنے بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔
قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ
کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔
عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ط
موت کی بے ہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے کہ) یہی تو وہ (حالت) ہے
ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
جس سے تو بھاگا کرتا تھا۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی (عذاب کے) وعدہ
ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ
کا دن ہے۔ اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ
مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِي
ایک (فرشتہ) ہنکانے والا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ۔ (اس سے کہا جائے گا کہ) اس (دن)
غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ
سے تو غفلت میں پڑا تھا اب ہم نے تیرے سامنے سے پردہ کو ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا
بڑی تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ (اس کا عمل) جو میرے پاس ہے
مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ
حاضر ہے۔ (تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر ہر کافر ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو
عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي
جو (واجب حقوق سے) مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے

ہم شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں — کراماً کاتبین

ط

شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دفعہ محمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تھے کہ حضرت ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی آگئے تو ابو حنیفہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحتاً ان سے کہا اے ابو محمد خدا سے ڈرو تمہارے لیئے آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخر دن ہے اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی ابن ابیطالب کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سن کر اعمش کو غصہ آگیا اور کہنے لگے کیا تم سے آدمی کو ایسی بات کہی جا سکتی ہے مجھے ذرا تکیہ سے لگا کر بٹھا تو دو۔ اس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابو المتوکل نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے اور علیؑ سے کہا جائے گا کہ اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کر دو اور اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کر دو۔ اور یہی مطلب ہے خدا کے قول والقیا فی جہنم کل کفار عنید کا۔

دیکھو مسند امام احمد بن حنبل ۱۲

منزل ۷

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

والا تھا جس نے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے تھے تو اب تم دونوں اسکو سخت عذاب میں ڈال دو

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ

(اس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگارا میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی

بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

میں مبتلا تھا۔ (اس پر) خدا فرمائے گا ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے)

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

ڈرا چکا تھا۔ میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم کرنے والا

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ

ہوں۔ اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی

هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ

ہے۔ اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔ یہی تو وہ بہشت ہے جس کا

بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ

تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنے والے سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو جو

خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ اۨدْخُلُوْهَا

شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا (اس کو حکم ہوگا) کہ اس میں صحیح و سلامت

بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا

داخل ہو جاؤ۔ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ اس میں یہ لوگ جو چاہیں گے انکے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو

مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ

(اس سے بھی) زیادہ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو

بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ

ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا کہ بھلا کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

(آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگاکر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لیئے اس میں (کافی) نصیحت

شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ

ہے۔ اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں

سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

پیدا کیئے اور تکان تو ہم کو چھو بھی نہیں گئی۔ تو (اے رسول) جو کچھ یہ (کافر لوگ) بکا کرتے ہیں اس پر تم

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ

صبر کرو اور آفتاب[1] کے نکلنے سے پہلے اور (اسکے) غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو۔ اور تھوڑی دیر

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ

رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی تسبیح[2] کرو۔ اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنے والا

الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

(اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے[3] گا (کہ اٹھو) جس دن لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے۔

بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

وہی دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔ بے شک ہم ہی (لوگوں کو) زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۗ

ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین (ان کے اوپر سے) پھٹ جائے گی اور جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے

ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا

یہ ہے اٹھانا اور جمع کرنا جو ہمیں بہت آسان ہے۔ (اے رسول) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع

اور تم ان پر جبر تو دیتے نہیں ہو تو جو ہمارے (عذاب کے) وعدے سے ڈرے اسکو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْغَاشِيَةِ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ساٹھ[4] آیتیں اور تین (٣) رکوع ہیں

نماز پنجگانہ کا حکم

ف[1] اس آیت سے ممکن ہے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو۔ قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب سے ظہر و عصر اور لیل سے نماز مغرب و عشا اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے ۱۲

ف[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح و شام دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شیٔ قدیر ۱۲

قیامت کا تذکرہ

ف[3] مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز ایسی ہوگی ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قریب ہی سے کسی نے پکارا ہے ۱۲

ف[4] اس سورۃ میں حضرت کی رسالت، پرہیزگاروں کی مدح، حضرت ابراہیمؑ کے مہمان، حضرت لوطؑ کی قوم، حضرت موسےٰؑ کا تذکرہ، قوم ثمود کا ذکر، جن و انس کو عبادت کا حکم، کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۳ / ۱۶ / ۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِیٰتِ
ان ہواؤں کی قسم جو (بادلوں کو) اڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی

یُسْرًا ۝۳ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵
ہیں پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے ضرور بالکل سچا ہے اور (اعمال

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷ اِنَّكُمْ
کی جزا) سزا ضرور ہوگی۔ اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایک ایسی

لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹ قُتِلَ
مختلف ۱؎ بے جوڑ بات میں پڑے ہو کہ اس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو گمراہ ہوگا، جو (خدا کے علم میں) پھیرا جا چکا ہے۔ اٹکل

الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ یَسْـَٔلُوْنَ
دوڑانے والے ہلاک ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے) ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا

اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۝۱۲ یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝۱۳
اس دن (ہوگا) جب ان کو (جہنم کی) آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا)

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّ
اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار

الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ
لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش کرتے) ہوں گے جو ان کا پروردگار انہیں عطا کرتا ہے یہ

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۝۱۶ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ
(خوش خوش) لے رہے ہیں یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے۔ (عبادت کی وجہ سے) رات کو بہت

الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸
کم سوتے تھے۔ اور پچھلے پہر کو اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے۔ اور ان کے

۱؎ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ بالکل بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو۔ کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے کبھی کہتے ہو کہ محمد کے جی کا گھڑا ہوا ہے کبھی کہتے ہو کہ اس کو دوسرا بنا کر دیتا ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ دیوانہ کی بکواس ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ اگلوں کا افسانہ ہے۔ غرض تمہاری ان بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَفِىٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَفِى الْاَرْضِ

مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حصہ تھا - اور یقین کرنے والوں کے لیئے زمین

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَفِىٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾

میں (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تم میں بھی ہیں - تو کیا تم دیکھتے نہیں - اور تمہاری

وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ

روزی اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان لہ میں ہے - تو آسمانوں اور زمین کے مالک

وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ

کی قسم یہ (قرآن) بالکل ٹھیک ہے جس طرح تم باتیں کرتے ہو - کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے

حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا

معزز مہمانوں (فرشتوں) کی بھی خبر پہنچی ہے - کہ جب وہ لوگ ان کے پاس لئے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

تو کہنے لگے سلام (علیکم) تو ابراہیمؑ نے بھی (علیکم) سلام کہا - (دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان -

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ

پھر اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اسے ان کے آگے رکھ دیا (پھر)

قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا

کہنے لگے آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیمؑ ان سے جی ہی جی میں ڈرے - وہ لوگ کہنے

تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ

آپ اندیشہ نہ کریں اور انکو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی - تو (یہ سنتے ہی) ابراہیمؑ کی بیوی (سارہ) چلاتی

فِىْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾

ہوئی ان کے سامنے آئی اور اپنا منہ پیٹ لیا کہنے لگی (اے ہے) ایک تو (میں) بڑھیا (اس پر) بانجھ لڑکا

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

کیونکر ہوگا - فرشتے بولے تمہارے پروردگار نے یونہی فرمایا ہے - وہ بیشک حکمت والا واقف کار ہے -

ع ۲۳ / ۱۸ / ۱

وقف لازم

حضرت ابراہیمؑ کے مہمان

لہ روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا ہے ' آفتاب ماہتاب اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمانی ہی میں ہیں اور جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی بہشت دوزخ ' ثواب اور عذاب وغیرہ - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا

(تب ابراہیمؑ نے) پوچھا کہ اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) آخر تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔ وہ بولے ہم تو

إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

گنہگاروں (قوم لوطؑ) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھر پکے کر کے برسائیں جن پر حد سے

مِنْ طِينٍ ﴿۳۳﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿۳۴﴾ فَأَخْرَجْنَا

بڑھ جانے والوں کے لیے تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان لگا دیئے گئے ہیں۔ غرض وہاں جتنے لوگ

مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ

مؤمنین میں سے تھے اُن کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر پایا

بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ

بھی نہیں۔ اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے وہاں (عبرت

يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۳۷﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

کی) نشانی چھوڑ دی اور موسیٰؑ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان کو

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ

فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا۔ تو اس نے اپنے لشکر کے بھروسے پر منہ موڑ لیا اور

مَجْنُونٌ ﴿۳۹﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ

کہنے لگا یہ تو اچھا خاصا جادوگر یا سودائی ہے۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو لے ڈالا اور ان سب کو دریا میں پھینک

مُلِيمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿۴۱﴾

دیا اور وہ تو قابلِ ملامت کام کرتا ہی تھا۔ اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آندھی چلائی

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿۴۲﴾ وَ

کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور ثمود (کے حال) میں بھی

فِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ

(قدرت کی نشانی) ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک خاص وقت تک خوب چین کر لو۔ تو انہوں نے اپنے پروردگار

ف۱
بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کافر پر جو کھرنجا پڑنے والا تھا، اس پر اس کا نام تک لکھا ہوا تھا۔ اور صرف وہیں پر اکتفا نہیں ہوئی ہے وہ کفار جہاں جہاں تھے سب پر یہ پتھر برسے ۱۲

ف۲
اللہ اکبر بیس برس کی مدت، اور حضرت لوطؑ کی متواتر ہدایت، اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا۔ معاذ اللہ ۱۲

ف۳
ریح عقیم ایسی تیز ہوا کو کہتے ہیں، جس سے درختوں میں بور اور بادلوں میں بارش نہ ہو۔ خلاصہ جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

کے حکم سے سرکشی کی تو انہیں ایک روز کڑک اور بجلی نے لے ڈالا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔ پھر نہ وہ اٹھنے کی طاقت

مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ

رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے اور (ان سے) پہلے (ہم) نوح کی قوم کو ہلاک کر چکے تھے

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا

بے شک وہ بدکار لوگ تھے۔ اور ہم نے آسمانوں کو اپنے بل بوتے سے بنایا اور بے شک

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

ہم میں سب قدرت ہے۔ اور زمین کو بھی ہم ہی نے بچھایا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم ہی

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْا

نے ہر چیز کی دو دو قسمیں بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔ تو خدا ہی کی طرف بھاگو

اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ

میں تم کو یقیناً اسی کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ

اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى

میں تم کو یقیناً اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

جو پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا مرا دیوانہ (بتاتے)۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو

اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ

ایسی بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش۔ تو (اے رسول) تم ان سے منہ پھیر لو تم پر

اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

تو کچھ الزام نہیں ہے اور نصیحت کیے جاؤ کیونکہ نصیحت مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے۔ اور

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ

میں نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں نہ تو میں ان سے روزی کا

ف۱ جیسے عورت مرد، دن رات، روشنی تاریکی، خشک و تر، آسمان و زمین، جن و انسان، بردباری قہر، صحت بیماری، امیری فقیری، رونا ہنسی، غم خوشی وغیرہ۔ ۱۲

ف۲ نصیحت کرنے والوں کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہئیں تاکہ اس کا اثر ہو خدا کی نعمت، تکلیف و بلا کا ثواب گناہوں کا عذاب، شیطانی وسوسے، دنیا کا زوال اور بے اعتباری موت، قیامت دوزخ کا عذاب، بہشت کا چین، خوف و رجا۔ ۱۲

ف۳ ابن عباس سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کو صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ پہچانیں۔ ۱۲

حضرت نوح کا ذکر

ہر چیز دو قسم کی ہے

جن و انس عبادت ہی کے لیے پیدا ہوئے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

طالب ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ خدا خود بڑا روزی دینے والا

الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

زور آور (اور) زبردست ہے۔ تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ حصہ

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کے لیئے حصہ تھا تو ان کو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہیئے۔ تو جس دن کا

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لیئے خرابی ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْمُلْكِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّ

(کوہ) طور کی قسم اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے اور بیت

الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾

معمور کی (جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش و خروش والے سمندر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ

کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب بیشک واقع ہو کر رہے گا (اور) اس کا کوئی روکنے والا نہیں جس دن

تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ

آسمان چکر کھانے لگے گا اور پہاڑ اڑنے لگیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾

کی خرابی ہے جو لوگ باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ جس دن جہنم

ع ٣ ٣ ٢

ف ۱
اس سورۃ میں قیامت کی حقیقت، اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر، ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے، نصیحت کیئے جاؤ، کفار کی حماقت، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے، ۱۲

ف ۲
جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا جب مسجد میں پہنچا، تو آپ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے تو قریب تھا کہ خوف کی شدت سے میرا کلیجہ پھٹ جائے اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اس وقت نہ عذاب آجائے، فوراً اسلام قبول کیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي
کی آگ کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم ہے جسے
كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۱۴﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿۱۵﴾
تم جھٹلایا کرتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا۔ اسی میں گھسو
اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا
پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمہارے لئے یکساں ہے۔ تمہیں تو بس انہیں کاموں کا
تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿۱۷﴾
بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ جو
فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۱۸﴾
(جو نعمتیں) ان کے پروردگار نے انہیں دی ہیں۔ ان کے مزے لے رہے ہیں اور ان کا پروردگار انہیں دوزخ کے
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ
عذاب سے بچائے گا۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے صلے میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگا کر خوب
سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مزے سے کھاؤ پیو اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا بیاہ رچائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول
وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم
کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دیں گے اور
مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿۲۱﴾ وَ
ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے [۱] اور
أَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُونَ
جس قسم کے میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہیگا ہم انہیں اور بڑھا کر عطا کریں گے۔ وہاں ایک دوسرے
فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ
سے شراب کا جام لے لیا کریں گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہے اور نہ گناہ۔ اور خدمت کے لئے نوجوان لڑکے

اہل جہنم

اہل بہشت

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے

[۱] گرو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پاوے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
انکے پاس پھر لگایا کریں گے وہ (حسن و جمال میں گویا) احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور ایک دوسرے
عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي
کی طرف رخ کرکے (لطف کی) باتیں کریں گے ۔ (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر میں
أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ
(خدا سے بہت) ڈرا کرتے تھے ۔ تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو (جہنم کی) لو کے
السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ
عذاب سے بچا لیا ۔ (اس کے) قبل ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے ۔ بیشک وہ احسان کرنے والا
ع ۳ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
مہربان ہے ۔ تو (اے رسول) تم نصیحت کیے جاؤ تم تو اپنے پروردگار کے فضل سے
بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ
نہ کاہن ہو اور نہ مجنون ۔ کیا (تم کو) یہ لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم تو اس
بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ
کے بارے میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں ۔ تم کہدو کہ (اچھا) تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے
الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ
ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔ کیا ان کی عقلیں انہیں یہ (باتیں) بتاتی ہیں یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں
طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾
لوگ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے
فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ
تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام بنا تو لائیں ۔ کیا یہ لوگ کسی کے پیدا کیے
خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا
بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی (لوگ مخلوقات کے) پیدا کرنے والے ہیں ۔ یا انہوں ہی نے

ف ۱
کسی نے حضرت رسول ؐ سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہوں گے آپ نے فرمایا جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند ۱۲

ف ۲
ان کی بے عقلی اس سے ظاہر ہے ۔ کیوں کہ کاہن کے لیے عقل و فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنون عقل سے خالی ہوتا ہے ۔ ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ
سارے آسمان وزمین پیدا کیے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین ہی نہیں رکھتے۔ کیا تمہارے پروردگار کے
خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
خزانے انہی کے پاس ہیں یا یہی لوگ حاکم ہیں یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر آسمان سے
یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾
سن آتے ہیں جو سن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی صریح دلیل پیش کرے۔ کیا خدا کے لیے
اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ
بیٹیاں لے ہیں اور تم لوگوں کے لیے بیٹے۔ یا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) اجرت مانگتے ہو
مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ
کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ لکھ
یَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾ اَمْ یُرِیْدُوْنَ كَیْدًا ۖ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا هُمُ
لیتے ہے ہیں۔ یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ خود داؤں میں (پھنسے) ہیں۔
الْمَكِیْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ ۖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
یا خدا کے سوا ان کا کوئی (دوسرا) معبود ہے۔ جن چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا) شریک بناتے
یُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا
ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی (عذاب کا) ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں تو
یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ
بول اٹھیں گے یہ تو دلدار بادل ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن
الَّذِیْ فِیْهِ یُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ كَیْدُهُمْ
جس میں یہ بے ہوش ہو جائیں گے ان کے سامنے آ جائے جس دن نہ ان کی مکاری ہی کچھ کام آئے گی اور
شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا
نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی۔ اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لیے اس

لے
یہ کفار کی حماقت کا اظہار ہے کہ اپنے خالق اور سارے جہان کے مالک کے واسطے تو کم رتبہ چیز تجویز کرتے ہیں اور اپنے واسطے اعلیٰ درجہ کی چیز پسند کرتے ہیں ۱۲

ے
چونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی شخص کو کسی بات پر پورا وثوق ہوتا ہے تو لکھ دیتا ہے جس طرح حضرت رسولؐ نے روم کی فتح کی پیشینگوئی کو وحی آسمانی کے وثوق پر لکھوا دیا تھا اسی وجہ سے کفار سے یہ کہا گیا کہ کیا انکے پاس غیب کا علم ہے کہ لکھ لیا کرتے ہیں ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

دُونَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ

کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم اپنے

لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ

پروردگار کے حکم سے انتظار میں صبر کیے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو جب تم اٹھا کرو تو اپنے

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ ع

پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ عَبَسَ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نجم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی باسٹھ آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾

تارے[۱] کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے۔ اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾

وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں۔ یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے ان کو نہایت

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۚ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ

طاقتور فرشتہ (جبرئیلؑ) نے تعلیم دی ہے جو بڑا زبردست ہے اور جب یہ (آسمان کے) اونچے (مشرقی)

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ

کنارے پر تھا تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر قریب ہوا اور آگے بڑھا پھر (جبرئیلؑ و محمدؐ میں) کمان کا

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا

فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا۔ خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی۔ تو جو کچھ انہوں نے

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

دیکھا ان کے دل نے جھوٹ نہ جانا۔ تو کیا وہ (رسولؐ) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اس میں اس سے جھگڑتے ہو

۱ اگرچہ اس میں روایات مختلف ہیں مگر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے شب کے نوافل مراد ہیں۔ حین تقوم سے نماز تہجد اور من اللیل سے نافلۂ مغرب و عشا اور ادبار النجوم سے نافلۂ صبح۔ واللہ اعلم ۱۲ ۲ اس سورۃ میں حضرت علیؑ کی روایت، حضرت رسولؐ کا قرب، منزلت اور علم لدنی، معراج، بتوں کی مذمت، قرآن کی مدح، گمان کی مذمت، صغیرہ گناہوں کی بخشش، حضرت عثمانؓ کا ذکر، اگلے صحیفوں کی باتیں، اگلوں کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲ ۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا یہ دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا یہ سنکر لوگ اسکے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علی ابن ابیطالب کے گھر میں گرا تو لوگ گستاخانہ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ آپ علی کی محبت میں معاذ اللہ گمراہ ہو گئے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو مناقب ملا ابوالحسن ابن مغازلی شافعی، اور شرف المصطفےٰ ابوحامد شافعی اور اس کے علاوہ ایک روایت ابن مردویہ نے الوالحمراء العبد حبشۃ العرنی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے علی ابن ابی طالب کے سوا جتنے دروازے مسجد میں تھے سب کے بند کر دینے کا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گزرا حبۃ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ حمزہ بن عبدالمطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور انکی آنکھیں کھلی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو اور ابوبکر و عمر اور عباس کو تو نکالا مگر اپنے چچازاد بھائی علیؑ کو جگہ دی اس پر ایک آدمی بول اٹھا کہ اگر رسولؐ نے اپنے چچازاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے اس کی پرواہ نہیں کی یہ خبر حضرت رسولؐ تک پہنچی تو آپ نے سب لوگوں کو نماز کے وقت (باقی بر صفحہ ۸۴۰)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ﴿۱۴﴾
اور انہوں نے تو اس (جبرئیل) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ لہ کے نزدیک ۔ اسی
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ﴿۱۶﴾
کے پاس تو رہنے کی بہشت ہے ۔ جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا ۔ (اس وقت بھی) ان کی
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ
آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی ۔ انہوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کی قدرت) کی بڑی
الْکُبْرٰی ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
بڑی نشانیاں دیکھیں ۔ تو بھلا تم لوگوں نے لات و عزیٰ اور تیسرے ؎ پچھلے منات کو دیکھا (بھلا یہ
الْاُخْرٰی ﴿۲۰﴾ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ﴿۲۱﴾ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ
خدا ہو سکتے ہیں) کیا تمہارے تو بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ۔ یہ تو بہت بے انصافی کی تقسیم ہے
ضِیْزٰی ﴿۲۲﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَ
یہ تو بس صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں خدا
اٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ
نے تو اس کی کوئی سند نازل نہیں کی یہ لوگ تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی خواہش
اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ
کے پیچھے چل رہے ہیں ۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے
رَّبِّهِمُ الْهُدٰی ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ
ہدایت بھی آ چکی ۔ کیا جس چیز کی انسان تمنا کرے اور وہ اسے ضرور ملتی ہے ۔ آخرت اور دنیا تو خاص خدا
الْاُوْلٰی ﴿۲۵﴾ وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ
ہی کے اختیار میں ہے ۔ اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش بھی کچھ کام نہیں آتی مگر خدا
شَیْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی ﴿۲۶﴾
جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے اس کے بعد سفارش کر سکتے ہیں) جو لوگ آخرت پر ایمان

معراج رسول

(بقیہ از صفحہ ۸۳۹)

بلا بھیجا اور ممبر پر تشریف لے جا کر ایک ایسا فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ لوگوں نے کبھی نہ سنا تھا جب خطبہ تمام ہو چکا تو فرمایا ایہا الناس میں نے اپنے جی سے دروازوں کو بند کیا اور نہ ان کو اپنے جی سے کھولا اور نہ اپنے جی سے تم لوگوں کو نکالا اور نہ اپنے جی سے علیؑ کو جگہ دی ہے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی:۔ والنجم اذا ھوی ۵ ما ضل صاحبکم وما غوی ۵ وما ینطق عن الھوی ۵ ان ھو الا وحی یوحی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر ۱۲ ؎ بعض تفاسیر میں یہ سب ضمیریں خدا کی طرف پھیری گئی ہیں اور اس سے حضرت رسولؐ کے قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے ۱۲

بتوں کی مذمت

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کیطرف ہیں اسی سدرہ تک فرشتوں کا گزر ہے اس کے بعد اس کی باتیں وہی جانے۔ اسی کو سعدیؒ نے بھی نظم کیا ہے
اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم ۱۲
؎ لات عزیٰ اور منات یہ تینوں بتوں کے نام ہیں جن کی عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے اور منات کو تیسرا اور پچھلا اس وجہ سے کہا کہ کفار لات و عزیٰ کے مقابلہ میں اس کی عزت کم کرتے تھے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ

نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے سے نام ۔ حالانکہ انہیں

تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ (۲۷) وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا

اس کی کچھ خبر نہیں ۔ وہ لوگ تو بس گمان (خیال) کے پیچھے چل رہے ہیں ۔

الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (۲۸) فَأَعْرِضْ

حالانکہ گمان یقین کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں آیا کرتا ۔ تو جو ہماری یاد سے

عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (۲۹)

روگردانی کرے اور صرف دنیاوی ہی زندگی کا طالب ہو تو تم بھی اس سے منہ پھیر لو ۔

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ

ان کے علم کی یہی انتہا ہے ۔ تمہارا پروردگار جو اس کے رستہ سے بھٹک گیا اس کو بھی

عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ (۳۰) وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

خوب جانتا ہے اور جو راہ راست پر چلا اس سے بھی خوب واقف ہے ۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے تاکہ جن لوگوں نے برائی کی ہے وہ ان کو ان کی کارستانیوں

الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (۳۱) الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ

کی سزا دے اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کو ان کی نیکی کی جزا دے ۔ جو صغیرہ گناہوں کے سوا کبیرہ گناہوں سے

الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ

اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں ۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے ۔ وہی

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ

تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے

فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ

پیٹ میں بچے تھے تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتایا کرو وہ پرہیزگار ہے ۔ اس کو وہ خوب

ف ۱

اس کی تفصیل ہو یکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں ۔ ۱۲

ف ۲

اس سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصلی حالت تو یہ پھر کوئی اچھا کام کرکے اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنا کرو ۔ جو جیسا ہے خدا تو جانتا ہی ہے ۔ لیکن جہاں پر اظہار فضائل کی ضرورت ہو وہاں پر بیان کر سکتے ہیں ۔ جس طرح حضرت یوسفؑ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا انی حفیظ علیم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

ع ٦

بِمَنِ اتَّقٰی ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّ

جانتا ہے۔ بھلا (اے رسولؐ) تم نے اس شخص کو بھی لہ دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا سا (خدا کی

اَکْدٰی ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَھُوَ یَرٰی ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ

راہ میں) دیا۔ اور (پھر) بند کر دیا کیا اس کے پاس علم غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر

بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ

نہیں پہنچی جو موسےؑ کے صحیفوں میں ہے اور ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) جنہوں نے (اپنا حق) پورا (پورا ادا) کیا

وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿٣٩﴾

(ان صحیفوں میں یہ ہے) کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی

وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ﴿٤٠﴾ ثُمَّ یُجْزٰہُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ﴿٤١﴾

وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائے گی پھر اس کو اس کا پورا بدلہ دیا جائیگا

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ﴿٤٢﴾ وَاَنَّہٗ ھُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی ﴿٤٣﴾ وَ

اور یہ کہ (سب کو آخر) تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور یہ کہ وہی

اَنَّہٗ ھُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّہٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ

مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) نطفہ سے جب

وَالْاُنْثٰی ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَۃٍ اِذَا تُمْنٰی ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَیْہِ النَّشْاَۃَ

(رحم میں) ڈالا جاتا ہے پیدا کرتا ہے اور یہ کہ اسی پر (قیامت میں) دوبارہ اٹھانا

الْاُخْرٰی ﴿٤٧﴾ وَاَنَّہٗ ھُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی ﴿٤٨﴾ وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ

لازم ہے اور یہ کہ وہی مالدار بناتا اور سرمایہ عطا کرتا ہے اور یہ کہ وہی شعرائےؔ کا مالک

الشِّعْرٰی ﴿٤٩﴾ وَاَنَّہٗٓ اَھْلَکَ عَادَا الْاُوْلٰی ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ

ہے اور یہ کہ اسی نے پہلےؔ (قوم) عاد کو ہلاک کیا اور (قوم) ثمود کو بھی غرض کسی کو باقی نہ

اَبْقٰی ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّھُمْ کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَ

چھوڑا اور (اس کے) پہلے نوحؑ کی قوم کو۔ بے شک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے۔

لہ حضرت عثمانؓ اکثر کچھ خیرات دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے سرح کا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے ان سے کہا تم اتنا خرچ کرتے ہو کہ مجھے خوف ہے تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں نے بہت بڑے بڑے گناہ کئے ہیں اس لئے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا اُن کو معاف کر دے۔ عبداللہ بولا اونٹ مع جو بار سے لدا ہوا۔ مجھے دیدے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لئے لیتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے فوراً دیدیا اور دو گواہ بھی کر لئے۔ اس کے بعد خیرات تصدق سب یک قلم موقوف کر دی تو انہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور روگردانی کرنے سے جنگ احد میں بھاگنا مراد ہے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ٣ صفحہ ١٤٦۔ مطبوعہ مصر ١٢

٢ شعرا ایک ستارے کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے۔ ١٢

٣ عاد اولےٰ حضرت ہودؑ کی قوم تھی۔ جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورۂ والفجر میں ہے۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ

اور اسی نے (قوم لوطؑ کی) الٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا پھر ان پر جو چھایا سو چھایا۔ تو تو (اے

آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾

انسان آخر) اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت پر شک کیا کرے گا۔ یہ (محمدؐ) بھی اگلے ڈرانیوالوں میں سے ایک

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

ڈرانیوالا پیغمبر ہے۔ قیامت قریب آگئی۔ خدا کے سوا اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تو کیا تم لوگ

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا

اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم

تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾ ع

اس قدر غافل ہو تو خدا کے آگے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ الْآيَةَ ثُمَّ ص وَهِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ قمرؐ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچپن آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا

قیامت قریب آگئی اور چاند ۲ دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے تو منہ پھیر لیتے

وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَ

ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے۔ اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی

كُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ

کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کے پاس تو وہ حالات پہنچ چکے ہیں جن میں کافی تنبیہہ تھی اور

مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ

انتہا درجہ کی دانائی مگر (ان کو تو) ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا تو (اے رسولؐ) تم بھی ان سے

منزل ۷

لہ اس سورۃ میں آنحضرتؐ کی رسالت معجزہ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوحؑ و ہودؑ و صالحؑ و لوطؑ و موسےؑ کے تذکرے قیامت کا ذکر حضرت علیؑ کی فضیلت وغیرہ مذکور ہوئے ہیں

۲ ابن عباس کہتے ہیں کہ حج کے زمانہ میں چودھویں شب کو ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اپنی نبوت کا کوئی صریحی معجزہ دکھلاؤ آپنے پوچھا آخر تو کیا چاہتا ہے تو اس نے یہودی سے مشورہ کرکے کہا تم بھلا چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں حضرتؐ نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یونہی رہا اور حضرت رسولؐ نے لوگوں سے پکار کر فرمایا دیکھو لوگو دیکھو اس پر ابو جہل نے کہا محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نظر بندی کر دی ہے۔ یہاں سے جو باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھیں۔ اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہو گئی تو بولا محمدؐ نے ساری دنیا کی نظر بندی کی اور اسی واقعہ کو ابن مسعود، انس بن مالک، حذیفہ ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور حضرات آئمہ معصومینؑ نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔ اور تمام صحابہ اس کے مظہر ہیں اور تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور ضرور ہوا بعض کم عقل یہ کہتے ہیں کہ یہ آیندہ ہو گا اور اگر ہوا ہوتا تو تواریخ میں مذکور ہوتا اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے حالانکہ انکو خبر نہیں کہ ہندوستان میں بھی لوگوں نے اس کو دیکھا تھا اور اسوقت ملیباریوں کی سلطنت تھی اور یہاں دار السلطنت ترکیہ کا بخو فرشتہ تواریخ خود ... نے اس واقعہ کو کس شدومد سے تفصیلاً بیان کر دیا ہے اور شک و وسواس کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

رکوع

قیامت کے حالات

عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ

کنارہ کش رہو جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل) ایک جنبی (اور ناگوار) چیز کی طرف بلائے گا تو (قیامت سے) آنکھیں

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ

نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانے والے کی

إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ

طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے جاتے ہونگے کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح

حضرت نوحؑ کا ذکر

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَ

کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا تو انہوں نے ہمارے بندے (نوحؑ) کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ

ازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا

ہے اور انکو جھڑکیاں بھی دی گئیں۔ تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الٰہا) میں (انکے مقابلے میں) کمزور ہوں

أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا

تو اب تو ہی (ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دہانے کھول دیئے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے

فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ

تو ایک کام کیلئے جو مقدر ہو چکا تھا دونوں پانی مل کر ایک ہو گئے۔ اور ہم نے ایک کشتی پر جو تختوں اور کیلوں

أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾

سے تیار کی گئی تھی سوار کیا اور وہ ہماری نگرانی میں چل رہی تھی (یہ سب کچھ) اس شخص (نوحؑ) کا بدلہ لینے کیلئے جس کو

وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ

لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ عبرت حاصل کرے۔ تو (دیکھ لو) میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو

قوم عاد کا ذکر

مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

کوئی ہے کہ نصیحت حاصل کرے۔ عاد نے بھی (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۱۹

ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی جو لوگوں کو

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ۲۰ فَكَيْفَ كَانَ

(اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے ہیں۔ تو (ان کو) میرا

عَذَابِي وَنُذُرِ ۲۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنیکے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو

مُّدَّكِرٍ ۲۲ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۲۳ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا

نصیحت حاصل کرے۔ (قوم) ثمود نے ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا۔ تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی جو

وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۲۴ أَأُلْقِيَ

ہمیں میں سے ہے اس کی پیروی کریں ایسا کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۲۵ سَيَعْلَمُونَ

بس اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا شیخی کرنے والا ہے۔ ان کو عنقریب کل[1] ہی

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۲۶ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

معلوم ہو جائے گا کہ کون جھوٹا شیخی کرنے والا ہے۔ (اے صالح) ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۲۷ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

ہیں تو تم ان کو دیکھتے رہو اور (تھوڑا) صبر کرو۔ اور ان کو خبر کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۲۸ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۲۹

ہر باری والے کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہیئے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس نے پکڑ کر (اونٹنی

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۳۰ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

کی) کونچیں کاٹ ڈالیں تو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ (کا عذاب) بھیجا۔

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۳۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

تو وہ باڑے[2] والے کے سوکھے ہوئے چور چور بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنیکے

---

[1] چونکہ عنقریب ہی عذاب آنیوالا تھا، اس وجہ سے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں بھی جلد ہو جانے والے کام کو آج کل میں ہونے والا بولتے ہیں۔ ۱۲

ع ۲۲ / ۸

[2] محتظر اس شخص کو کہتے ہیں، جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ کر لیتا ہے جس کو باڑا کہتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لئے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکڑیاں اور گھاس سڑ گل اور سوکھ کر چور چور ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں۔ اسی کو ہشیم کہتے ہیں۔ خدا نے اس مطلب کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو کر چور چور ہو گئے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ لوطؑ کی قوم نے بھی ڈرانے والوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا۔ تو

قوم لوط کا قصہ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی مگر لوطؑ کے گھر والے کہ ہم نے انکو اپنے فضل و کرم سے پچھلے ہی کو بچا لیا

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور لوطؑ نے ان کو ہماری

اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ

پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا مگر ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا۔ اور ان سے ان کے مہمان (فرشتے)

عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش کی تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں تو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ

چکھو اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب آ گیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا۔ تو میرے عذاب اور ڈرانے کے (پھل)

وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع ۸/۲ ۹

مزے چکھو۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا

فرعون کا قصہ

اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آئے۔ تو ان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں کو جھٹلایا تو

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ

ہم نے انکو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے۔ اے اہل مکہ کیا ان لوگوں سے بھی

اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ

تمہارے کفار بڑھ کر ہیں یا تمہارے واسطے (پہلی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم

جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

بہت قوی جماعت ہیں۔ عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾

بات یہ ہے کہ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور تلخ چیز ہے

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں۔ اس روز یہ لوگ اپنے اپنے منہ کے بل

النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ

(جہنم کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) اب جہنم کی آگ کا مزا چکھو۔ بیشک ہم نے ہر چیز

شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ

ایک مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم تو بس آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔

بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

اور ہم تمہارے ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ اور

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

اگر یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں (ان کے) اعمال ناموں میں (درج) ہے۔ (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ

مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي

دیا گیا ہے۔ بیشک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں (یعنی) پسندیدہ

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ع ۳ ۱۵ ۱۰

مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے۔

سورة الرحمٰن [illegible]

سورۃ الرحمٰن مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو

تفسیر اہلبیت

ل تفاسیر اہلبیتؑ سے تصریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی اگرچہ اکثر مفسرین اہل سنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے لہٰذا میں صفحہ ۸۲۱ میں القیا فی جہنم کی تفسیر میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو پھر ان صفات کا مستحق علی کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی وجہ سے علامہ حلی نے اس آیت کو فضائل جناب امیرؑ میں لکھا ہے اور فضل بن روز بہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا۔ ۱۲

ل اس سورۃ میں خدا کے احسانات پر تنبیہ، ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور انصاف کا حکم، اہل بیت رسولؐ کی فضیلت خدا کے سوا ہر شے فانی ہے، جن وانس کا ہر چیز پر قادر نہ ہونا، قیامت جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

الْبَيَانَ ﴿٤﴾ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَ

(اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چل رہے ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور درخت سب اسی کو

الشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾

سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو ؎ (انصاف) کو قائم کیا تاکہ

أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول

لَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا

کم نہ کرو۔ اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لئے زمین بنائی کہ اس میں میوے اور

فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ

خوشبودار پھول تو (اے گروہ جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے۔ اسی نے انسان

الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ

کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا

مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾

کیا۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے مکرو گے

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

وہی (جاڑے گرمی کے) دونوں مشرقوں ؎ کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا بھی مالک ہے۔ تو اے جنو

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا

اور آدمیو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے اسی نے دو دریا بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دونوں کے درمیان

بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾

ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے تو اے جن وانس تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

؎ چونکہ ناپ تول کے معاملہ سے کوئی انسان خالی نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے۔ اور بعض مفسرین نے میزان سے عدل وانصاف مراد لیا ہے ۱۲ ؎ جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں ان کو مختلف پیرایہ سے اس سورۃ میں بیان کیا ہے اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے ۱۲ ؎ اگرچہ علم ہیئت کے قاعدے سے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع وغروب کی جگہ روز بدلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے بعض مقامات پر المشارق والمغارب بھی ہے مگر عرفاً طلوع وغروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہیں۔ ایک جاڑے کی ایک گرمی کی۔ اور اسی کو ہم نے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع وغروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین۔ ۱۲ ؎ اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس اور انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے دونوں دریا علیؑ و فاطمہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہما ہیں۔ اور برزخ (حد فاصل) رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم ہیں اور موتی مونگے حسن وحسین علیہم السلام ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶، صفحہ ۱۴۲، سنہ ۱۳۱۴ مطبوعہ مصر ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۲۲ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (اے جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی

تُكَذِّبٰنِ ۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلٰمِ ۲۴

نعمت کو نہ مانوگے۔ اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں اسی کے ہیں تو (اے جن وانس)

ع ۲۵ النصف

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۲۵ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۲۶

تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونے والی ہے اور

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۲۷ فَبِاَیِّ

صرف تمہارے پروردگار ہی کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی۔ تو تم دونوں اپنے مالک

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۲۸ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کی کن کن نعمتوں سے انکار کروگے۔ اور جتنے لوگ سارے آسمان و زمین میں ہیں (سب) اسی سے

الْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ۲۹ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے ایک نہ ایک کام میں ہے۔ تو تم دونوں اپنے سرپرست کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۰ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۳۱ فَبِاَیِّ

کون کون سی نعمت سے منکر ہوگے۔ اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو تم دونوں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۲ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ

اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت کو نہ مانوگے۔ اے گروہ جن وانس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کناروں سے (ہوکر کہیں) نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبہ کے

فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۳۳ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ تم میں نہ قوت ہے نہ غلبہ)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤگے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۴ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۥ وَّ

(گنہگار جنو اور آدمیو جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم

ے اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے تھے کہ خدا شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا اور مفوضہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کرکے خود بے کار ہوگیا اور معطل بیٹھا ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

نُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾

دونوں (کسی طرح) روک نہیں سکو گے۔ پھر تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔

فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

پھر جب آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن

کن کن نعمتوں سے مکرو گے۔ تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اس کے

ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾

گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ کسی جن سے۔ تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ گناہگار

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ

لوگ تو اپنے چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑ کے (جہنم میں) ڈال دیئے جائیں گے۔

الْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ

آخر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ (پھر ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ

الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ

جھٹلایا کرتے تھے۔ یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بیقرار) دوڑتے (چکر لگاتے)

حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ

پھریں گے۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے

مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا

کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو دو باغ ہیں۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے دونوں

أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾

باغ (درختوں کی) ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میوؤں سے لدے) ہوئے۔ پھر تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں میں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ

دو چشمے بھی جاری ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے۔ ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو قسم کے ہوں گے

وقف لازم

ل

یعنی نرمی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا۔ بلکہ جھڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ انکے چہروں ہی سے پتہ چل جائے گا پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ۱۲۔

ل۲ دو دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں۔ رنگ، بو، مزا، قد، خشک، تازہ وغیرہ۔ یہ اس لیے کہ انسان جدت پسند ہے اور ایک چیز چند بار کھانے سے اکتا جاتا ہے۔ بہشت میں خدا اس کا بھی لحاظ رکھے گا کہ بندہ اکتانے بھی نہیں۔

ع ۲ ۲۰ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے ۔ یہ لوگ ان فرشوں پر جن کے استر اطلس کے ہونگے

فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

تکیے لگائے بیٹھے ہونگے ۔ دونوں باغوں کے میوے (استقدر) قریب ہوں گے (کہ اگر چاہیں تو) لٹکے ہوئے (کھالیں)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ

تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے ۔ اس میں (پاکدامن) غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنے

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے ۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾

کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔ (وہ ایسی حسین) گویا وہ (مجسم) یاقوت و مونگے ہیں ۔ تو تم دونوں اپنے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ

پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے ۔ بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے پھر

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ

تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ

مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾

اور ہیں ۔ تو تم دونوں اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾

دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب ۔ تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے ۔ ان

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے ۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

مکرو گے ۔ ان دونوں میں میوے ہیں اور کھجورے اور انار ۔ تو تم دونوں

بہشت کی حوریں

احسان کا بدلہ احسان ہے

۱ ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں شوہر سے نیچی نگاہ کرنے والیاں ۔ ۱۲

۲ مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اسے اچھا بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کشی نہ کرو ۔

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ تو

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ

تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ وہ حوریں جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں۔ پھر

فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ

تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے۔ ان سے پہلے ان کو کسی

يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے۔ پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ

سے مکرو گے۔ یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و حسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں

وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾

گے۔ پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

(اے رسول) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و کرامت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا فِيهِ هَٰذَا الْحَدِيثُ الْآيَةَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ الْآيَةَ وَهِيَ سِتٌّ وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چھیانوے آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾

جب قیامت برپا ہوگی (اور) اسکے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا کہ کسی کو

خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾

پست کرے گی کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکڑے ٹکڑے)

بہشت کی حالت

اس سورۃ میں قیامت کا حال لوگوں کی تین قسمیں سابقین اور ان کے درجے اصحاب یمین اور ان کے مدارج، اصحاب شمال، اور ان کی حالت، انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت، قرآن کو پاک ہی لوگ چھوئیں، موت پر کسی کا اختیار نہیں، ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

ع ۳ ۳۳ ۱۳

وقف لازم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

لوگوں کی تین قسمیں ہونگی

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ

بالکل چور چور ہو جائیں گے پھر ذرّے بن کر اُڑنے لگیں گے اور تم لوگ تین قسم

اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾

ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں اور

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں۔ اور جو آگے بڑھ جانے

السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿١٢﴾

والے ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام و آسائش کے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰی

باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت سے جڑے

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿١٦﴾ یَطُوْفُ

ہوئے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے نوجوان لڑکے جو (بہشت میں)

عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَ

ہمیشہ لڑکے ہی بنے رہینگے (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنٹر اور شفاف شراب کے جام لیے ہوئے انکے

كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾

پاس پاس چکر لگاتے ہونگے جس (کے پینے) سے نہ تو انکو (خمار سے) درد سر ہوگا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہونگے اور جس

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾

قسم کے میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے (سب موجود ہے)

وَحُوْرٌ عِیْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی۔ یہ بدلا ہے ان کے (نیک)

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ﴿٢٥﴾

اعمال کا۔ وہاں نہ تو بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات (فحش)، بس ان کا کلام

[illegible]

ل‌ه علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں: ۱ یوشع بن نون، ۲ مومن آل یٰسین، اور ۳ علی بن ابیطالب اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے۔ اور آخر میں ہے کہ علی ان سب میں افضل ہیں۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر اور اس کو امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

إِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَأَصْحٰبُ الْيَمِينِ مَا أَصْحٰبُ

سلام ہی سلام ہوگا۔ اور داہنے ہاتھ والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے

الْيَمِينِ ﴿۲۷﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿۲۸﴾ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿۲۹﴾

بے کانٹے کی بیریوں اور لدے گتھے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں

وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿۳۱﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿۳۲﴾

اور جھرنے کے پانی اور اتھاروں میووں میں ہوں گے جو نہ کبھی ختم ہوں گے

لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿۳۴﴾ إِنَّا

اور نہ ان کی کوئی روک ٹوک اور اونچے اونچے (نرم گدیلوں کے) فرشوں میں (مزے کرتے) ہوں گے۔ ان کو

أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

وہ حوریں ملیں گی جنکو ہم نے نت نیا پیدا کیا ہے تو ہم نے انہیں کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا ہے سب

لِّأَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ

داہنے ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والوں کے واسطے ہے (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے

الْآخِرِينَ ﴿۴۰﴾ وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ میں (نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں

فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿۴۲﴾ وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا

(دوزخ کی) لوؤں اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ

كَرِيمٍ ﴿۴۴﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوا

خوش آیند۔ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش اڑا چکے تھے۔ اور بڑے گناہ (شرک)

يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ

پر (اڑے) رہتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور

أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾

(سڑ گل کر مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا ہمیں یا ہمارے اگلے باپ دادا کو

اصحاب یمین اور ان کے درجے

ع ۱۴/۴۸

اصحاب شمال اور ان کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

أَوَ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾

کو پھر اٹھنا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب ضرور

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا

معین کی میعاد پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔ پھر تم کو بے شک اے گمراہو

الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾

جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں) تھوہر کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو

فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾

تم لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔

فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾

اور پیو گے بھی تو پیاسے لہ اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا۔ قیامت کے دن یہی ان کی مہمانی ہوگی۔

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُمْ مَا

تم لوگوں کو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے۔ تو جس نطفہ کو تم

تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾

(عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾

ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے ایسے اور لوگ

عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَ

بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے۔ اور تم نے

لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُمْ

پہلی پیدائش تو سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم

مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

لوگ بوتے ہو۔ کیا تم لوگ اسے (اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اسے

انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت

لہ بعضوں نے ہیم کے معنے ایک بیماری کے لکھے ہیں جو استسقا کے مشابہ ہوتی ہے اور اس میں پیاس نہیں بجھتی۔ اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لیئے ہیں۔ کہ اسے جتنا پانی گرا جذب ہو گیا۔

لہ۲ منی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار اور قیامت کا اثبات مقصود ہے کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کر دینا کیوں مشکل ہوگا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

چورچور کر دیتے تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے (کہ ہائے)، ہم تو (مفت) تاوان

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

میں پھنسے (نہیں) ہم تو بد نصیب ہیں ہی۔ تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو

تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ

(دن رات) پیتے ہو۔ کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ اگر

الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے۔ تو

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ

کیا تم نے آگ پر بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی [1] سے نکالتے ہو۔ کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا

اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

یا ہم پیدا کرتے ہیں۔ ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاددہانی اور مسافروں کے نفع کے واسطے پیدا کیا۔ تو

لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ

(اے رسولؐ) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔ تو میں تاروں [2] کے منازل کی قسم

بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ

کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی [3] قسم ہے کہ بیشک یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے۔

لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

جو کتاب (لوح) محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے اس کو بس وہی لوگ [4] چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ

سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے (محمدؐ پر) نازل ہوا ہے۔ تو کیا تم لوگ اس کلام سے انکار

مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

رکھتے ہو۔ اور تم نے [5] اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے ہو۔

[1] اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے، یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جنکی ہری ڈالیوں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے۔ ۱۲

[2] بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب۔ اور مواقع سے اس کا ٹوٹنا مراد لیا ہے۔ ۱۲

[3] یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور خوشنودی کے نازل ہونے کا وقت ہے جس میں اس کے سچے بندے اس سے تخلیہ میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ ۱۲

[4] یا اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقعہ ہی مگر حقیقۃً یہ ایک حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے حرفوں کا چھونا حرام ہے۔ ۱۲

[5] اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو۔ مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑے گا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾

تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو اور

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں دیتا۔ تو اگر تم

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ

کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچے ہو تو رُوح کو پھیر کیوں نہیں دیتے۔ پس

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے تو (اس کے لیئے) آرام و آسائش ہے

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ۔ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾

تو (اس سے کہا جائے گا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو۔ اور

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾

اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے، اور

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا

جہنم میں داخل کر دینا بے شک یہ (خبر) یقیناً صحیح ہے۔ تو (اے رسول) تم اپنے

٣
ع ٢٢
١٦
لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بِمَكَّةَ ثُمَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی انتیس آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۵
اس سورۃ میں خدا نے ہر شئے سے خدا کی تسبیح، خدا کے صفات، تم چاہے کہیں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے، خدا اور رسول پر ایمان لاؤ، صدیقین اور شہدا، دنیا صرف کھیل تماشا ہے، ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا، گم شدہ چیزوں پر افسوس نہ کرو، ذوالفقار کا ذکر، حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسٰیؑ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہی غالب
الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ
حکمت والا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ وہ ہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ
اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے (اور اپنی
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ
قدرتوں سے) سب پر ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ ا اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے۔ وہ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
وہی تو ہے جس نے سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ
جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ
(سب) اس کو معلوم ہے اور تم (چاہے) جہاں کہیں ہو۔ وہ
فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
ہے۔ آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اسی کی ہے اور خدا ہی کی طرف
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ
کل امور کی رجوع ہوتی ہے۔ وہی رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا ہے (تو دن
يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾
بڑھ جاتا ہے) اور دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور دلوں کے بھید تک

خدا کی صفات

ا خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں ظاہرا شبہہ ہو سکتا ہے مگر ایک ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کبھی نہیں سکتا۔ باقی رہے صفات ذاتی۔ تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے۔ اسی کو کسی اگلے شاعر نے نظم کیا ہے ؏

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ؛
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

پھر آخر اس کا تصور ہو تو کیونکر۔ تو اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ اس کے آثار قدرت پر نظر کریں اس کی ذات کی طرف جو باتیں نسبت دی جاتی ہیں اس کا خیال کریں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی صفات کی حیثیت سے پوشیدہ اور آثار قدرت اور نسبتوں کی حیثیت سے ظاہر ہے۔ اسی کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ

تک سے خوب واقف ہے۔ (لوگو) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے ۱؎ اس میں سے

فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۷﴾

کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور (راہِ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کیلئے بڑا اجر ہے

وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو حالانکہ رسول ۲؎ تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان

لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾

لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو (یقین کرو کہ) خدا تم سے (اس کا) اقرار لے چکا۔ وہی تو ہے

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ

جو اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح (و روشن) آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾

سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور بیشک خدا تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سارے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ

کا مالک اور وارث خدا ہی ہے۔ جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

اور جہاد کیا (اور جس نے بعد کیا) وہ برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں ۳؎ بڑھ کر ہے جنہوں

الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں تو) خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ تو سب سے کیا ہے

الْحُسْنٰی ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ کون ایسا ہے جو خدا کو خالص نیت سے

منزل ۷

ع ۱

۱؎ کیونکہ سب چیزوں کا اصلی مالک وہی ہے تو اب جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کرے گا وہ اس کا نائب ہوا۔ اسی کی طرف ایک حدیث قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دے گا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کرونگا۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیزیں تو وہی ہیں جن پر تمہارے اگلے قابض تھے تم البتہ نئے ہوئے تو اب تمہارا تصرف بہ حیثیت نیابت ہوا نہ اصلی طور پر۔ ۱۲

۲؎ اس سے یا تو عہد الست کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے روحوں سے اپنی وحدانیت وغیرہ کا اقرار لیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ تم کو عقل دی، تمیز دی، اپنی قدرت کے آثار دکھلائے اس پر بھی اکتفا نہ کی پیغمبر کو رہنمائی کیلئے بھیجا تو پھر کوئی حجت باقی نہ رہی اور گویا اقرار لے چکا۔ ۱۲

۳؎ بالکل واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کشمکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اس کے برابر بعد والا کیونکر ہو سکتا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

اللہَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (۱۱)

قرضِ حسنہ[1] دے تو خدا اس کے لیئے (اجر کو) دُگنا کر دے اور اس کے لیئے بہت معزز صلہ (جنت) تو ہی ہے

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور[2] ان کے آگے

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا (تو ان سے کہا جائیگا) کہ تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لیئے وہ باغ ہیں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۱۲)

جنکے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اس دن منافق

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ایک نظر (شفقت) ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی تمہارے

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

نور سے کچھ روشنی حاصل کریں تو ان سے) کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور (وہیں)

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ

کسی اور نور کی تلاش کرو پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا (اور)

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (۱۳)

اس کے اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب۔ تو منافقین مومنین سے پکار کر کہیں گے

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ

(کیوں بھائی) کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مومنین کہیں گے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو بلا

فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

میں ڈالا اور (ہمارے حق میں گردشوں کے) منتظر رہے اور (دین میں) شک کیا کیئے اور تمہیں تمہاری تمناؤں

الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (۱۴)

نے دھوکے میں رکھا یہانتک کہ خدا کا حکم آپہنچا اور ایک بڑے دغاباز (شیطان) نے خدا کے بارے میں تم کو فریب دیا

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ خاص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً نہیں مل سکتا بلکہ آخرت میں ملے گا۔ اس وجہ سے قرض کہا گیا ہے۔ ۱۲

[2] ہر مومن کا نور اس کے ایمان کے موافق ہوگا حتّٰی کہ بعض مومنوں کے نور کی بابت ایک حدیث میں ہے کہ وہ پلصراط سے مثل برق کے گزر جائیں گے۔ اس پر بھی جہنم سے آواز آئے گی تو جلدی سے گزر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے۔ ۱۲

قیامت میں مومنین و منافقین کا معاملہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ
تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانا (بس)
كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ
جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے۔ اور (کیا) بُری جگہ ہے کیا ایمانداروں کے لئے ابھی تک
الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور قرآن کے لئے جو (خدا کی طرف سے) نازل
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
ہوا ہے ان کے دل نرم ہوں اور وہ ان لوگوں کے سے نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ
کتاب (توریت و انجیل) دی گئی تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گزر گیا ان کے دل سخت ہو گئے ۱ف
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
اور ان میں سے بہتیرے بدکار ہیں۔ جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اس کے مرنے (افتادہ ہونے) کے
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ
بعد زندہ (آباد) کرتا ہے۔ ہم نے تم سے اپنی (قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ
دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔ بے شک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور
وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ
(جو لوگ) خدا کو نیتِ خالص سے قرض دیتے ہیں ان کو دوگنا (اجر) دیا جائے گا۔ اور ان کا بہت
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
معزز صلہ (جنت) تو ہی ہے۔ اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے
هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
پروردگار کے نزدیک صدیقوں ۲ف اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے۔ ان کے لئے ان ہی

۱ف

کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں خدا کی کتاب میں لکھنے دی۔ اور جس میں ذرا تکلیف تھی نکال دی۔ اور آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کے اکہتر اور نصرانیوں کے بہتر فرقے ہو گئے۔ اور یہ اُمت بھی اس خرابی سے نہ بچی اور اس کے خدا جانے کتنے فرقے ہو گئے۔ اگرچہ مشہور تو بہتر ہیں مگر ان کی شاخیں سینکڑوں ہیں۔ ۱۲

۲ف

امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اسی بنا پر خود حضرتؑ نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں۔ اور علامہ سیوطی نے حضرت کی مدح میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی مصافحہ کریں گے اور آپؑ ہی صدیق اکبر اور اس اُمت کے فاروق ہیں۔ ۱۲

صدیقین اور شہیدوں کا درجہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

(صدیقوں اور شہیدوں) کا اجر اور انہیں کا نور ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ع ۲ ۱۸

وہی لوگ جہنمی ہیں۔ جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت

دنیا صرف کھیل تماشا ہے

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

(و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد کی ایک دوسرے سے

فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ

زیادہ خواہش ہے (دنیا کی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے جس (کی وجہ) سے کسانوں کی کھیتی

الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

لہلہاتی اور (ان کو) خوش کر دیتی ہے پھر سوکھ جاتی ہے تو تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو جاتی ہے پھر

حُطَامًا ۭ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (کفار کے لیے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) خدا کی

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

طرف سے بخشش اور خوشنودی۔ اور دنیا کی زندگی تو بس فریب کا ساز و سامان ہے۔ تم

الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

اپنے پروردگار کے سبب بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک کے آگے بڑھ جاؤ جس کا عرض[له]

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

آسمان و زمین کے عرض کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ خدا کا فضل ہے جسے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

چاہے عطا کرے۔ اور خدا فضل (و کرم) تو بہت بڑا ہے۔ جتنی

له جس کی چوڑائی سارے آسمان زمین کے برابر ہے۔ پھر بھلا اس کی لمبائی کتنی ہوگی۔ اس کو اللہ ہی جانے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ
مصیبتیں روئے زمین پر اور خود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) قبل اس کے کہ ہم انہیں
إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
پیدا کریں، کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے۔ بے شک یہ خدا پر آسان ہے تاکہ
يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ
جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کیا کرو۔ اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ
تو اس پر نہ اترایا کرو۔ اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے
وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ
لوگوں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں۔ اور جو شخص (ان باتوں سے) روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ
سزاوار حمد و ثنا ہے۔ ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر بھیجا اور ان کے
أَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ
ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہے
وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
لے کو نازل کیا جس کے ذریعہ سے سخت لڑائی اور لوگوں کے بہت سے نفع کی باتیں (ہیں) اور تاکہ
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا بڑا زبردست
قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا ع ۱۵
غالب ہے۔ اور بے شک ہم ہی نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی دونوں کی
فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ
اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں کے

لے اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد تلوار ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ کونسی تلوار ہے جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا۔ تو اب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہرتی۔ کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ احد میں حضرت علیؑ کے واسطے نازل ہوئی اور اسی کی مدح میں جبرئیلؑ نے لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی۔ اور میں جنگ احد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکا ہوں۔ اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہلبیتؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

رہبانیت کی مذمت

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ

بہتیرے بدکار ہیں۔ پھر ان کے پیچھے ہی ان کے قدم بقدم اپنے اور پیغمبر بھیجے اور ان کے

قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا

پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی

فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ

ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) ان

ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی تھی ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ مگر ان لوگوں نے) خدا کی خوشنودی

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ

حاصل کرنے کی غرض سے (خود ایجاد کیا)، تو اس کو بھی جیسا نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے۔ تو جو لوگ ان میں سے ایمان

اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

لائے ان کو ہم نے انکا اجر دیا اور ان میں کے بہتیرے تو بدکار ہی ہیں۔ اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور اسکے

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ

رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دو حصے اجر عطا فرمائے گا اور

رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

تم کو ایسا نور عطا فرمائے گا جس (کی روشنی) میں تم چلوگے اور تم کو بخش بھی دے گا۔ اور

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (یہ اس لئے کہا جاتا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مؤمنین

يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ

خدا کے فضل (وکرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل

رکوع ۴ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔ اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سورة المجادلة نزلت بالمدينة سوى العشر الاول ثم الجزء وهي اثنتا وعشرون آية وثلث ركوعات

سورۂ ۱ مجادلہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بائیس آیتیں اور تین ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

(اے رسولؐ) جو عورت (خولہ) تم سے اپنے شوہر (اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے گلے

وَتَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

شکوے کرتی ہے خدا نے اس کی بات سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بیشک خدا بڑا

سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ

سننے والا دیکھنے والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار ۲ کرتے ہیں (اپنی بیوی کو ماں کہتے ہیں)

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ

وہ کچھ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں)، ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جو ان کو جنتی ہیں۔ اور وہ بیشک

لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور خدا بے شک معاف کرنے والا اور

غَفُوْرٌ ② وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ

بڑا بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر اپنی بات واپس

یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

لیں تو دونوں کے ہم بستر ہونے سے پہلے (کفارہ میں) ایک غلام کا آزاد کرنا (ضرور) ہے اس کی تم کو

یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے۔ پھر جس کو غلام

خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ

نہ ملے تو دونوں کی مقاربت سے قبل دو مہینے کے پے درپے روزے رکھنے (ہیں) اور جس کو

منزل ۷

۱ اس سورۃ میں خولہ اور اس کے شوہر کا قصہ، ظہار کا حکم، کاناپھوسی کی مذمت یہودیوں کا سلام سرگوشی کا حکم، رسولؐ سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم، ابن نبیل وغیرہ کا قصہ، عبیداللہ اور اس کے باپ کا قصہ، مومنین کی مدح وغیرہ کا بیان ہے۔ ۱۲

۲ اسلام کے قبل عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو غصہ میں ماں کہہ دیتا تو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی۔ چنانچہ ایک دن خولہ بنت ثعلبہ نماز پڑھ رہی تھی اور اس کا شوہر اوس بن صامت اُسے دیکھ کر دوسری دھن میں ہوا۔ اس نے کسی وجہ سے انکار کیا، تو اس نے جھٹ سے یہ کہہ دیا کہ تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے یہ سنکر وہ پریشان ہوئی اور افتاں خیزاں حضرت رسولؐ کے پاس پہنچی آپؐ نے فرمایا تم دونوں آپس میں حرام ہو گئے۔ اس سے وہ اور زیادہ حیران ہوئی اور بولی میں اب بڑھیا ہوئی بہت سے ننھے ننھے بچے ہیں۔ شوہر سے جدا ہو کر ان کی کیونکر پرورش کروں۔ آپؐ نے فرمایا میرے خیال میں تو حرام ہو گئی اب بدوں حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا اس پر اس نے خدا سے شکایت و فریاد کی اس کی کئی مرتبہ کی فریاد کے بعد حکم آیا کہ وہ حرام تو ضرور ہے، لیکن اس کے شوہر پر کفارہ دینا لازم ہے، تب حلال ہو جائے گی۔ اس کی تصریح خود قرآن میں بھی ہے۔ اور تفصیل کتب فقہیہ میں دیکھو۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ

اس کی بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا (فرض ہے) یہ (حکم) اس لیئے ہے تاکہ

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

تم خدا اور اس کے رسول کی (پوری) تصدیق کرو اور یہ خدا کی مقرر

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ④ إِنَّ

حدیں ہیں۔ اور کافروں کے لیئے درد ناک عذاب ہے۔ بے شک جو لوگ

الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اسی طرح) ذلیل کیئے جائیں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ

گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیئے جا چکے ہیں اور ہم نے اپنی صاف صریح آیتیں

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

نازل کر چکے اور کافروں کے واسطے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے۔ جس دن خدا ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا تو

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ أَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

ان کے اعمال سے انکو آگاہ کرے گا یہ لوگ (اگرچہ) ان کو بھول گئے ہیں۔ مگر خدا نے ان کو یاد رکھا ہے اور

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي ع

خدا تو ہر چیز کا گواہ ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى

(غرض سب کچھ) خدا جانتا ہے۔ جب تین (آدمیوں) کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے تو وہ (خدا)

ثَلٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ

ان کا ضرور چوتھا ہے اور جب پانچ کا (مشورہ) ہوتا ہے تو وہ ان کا چھٹا ہے اور اس سے کم ہوں

لَآ أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا

یا زیادہ اور چاہے جہاں کہیں ہوں وہ ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ

کانا پھوسی کو بھی خدا خوب جانتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ

(دنیا میں) کرتے رہے قیامت کے دن ان کو اس سے آگاہ کردے گا۔ بے شک خدا ہر چیز سے خوب

شَيْءٍ عَلِيمٌ ۞ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ

واقف ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا غرض جس

ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَ

کام کی ان کو ممانعت کی گئی تھی اسی کو پھر کرتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) گناہ اور (دیجا) زیادتی اور رسول

الْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ

کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے بھی تم کو

حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ

سلام نہیں کیا ان لفظوں سے سلام کرتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو)

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا

جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا۔ (اے رسول) ان کو دوزخ ہی (کی سزا) کافی ہے

فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ

جس میں یہ داخل ہوں گے تو وہ (کیا) بری جگہ ہے۔ اے ایمان والو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو

فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری

وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

کی سرگوشی کرو اور خدا سے ڈرتے رہو جس کے سامنے (ایک دن) جمع کیے جاؤ

تُحْشَرُونَ ۞ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ

گے۔ (دبری باتوں کی) سرگوشی تو ایک شیطانی کام ہے (اور اس لیے کرتے

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ

ہیں) تاکہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہنچے۔ حالانکہ خدا کی طرف سے آزادی دیئے بغیر سرگوشی

لہ جب مسلمان جہاد کو جاتے، تو کفار و منافقین مومنین کے قریب بیٹھ کر سرگوشیاں کرتے اور جب کوئی مومن ادھر سے گزرتا تو اس کی طرف اشارہ کرتے وہ بیچارہ یہ خیال کرتا کہ شاید مجاہدین پر کوئی افتاد آپڑی اس سے اُن کو رنج ہوتا اور رسول سے شکایت کرتے اُنھوں تمہر چند منع کی گئی مگر باز نہ آئے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۰

لہ سلام کے معنی سلامتی کے ہیں اور یہ ایک قسم کی دعا ہے اور سام کے معنے موت کے ہیں اور یہ بددعا ہے۔ یہود جب حضرت کو سلام کرتے تو السام علیک (تم پر موت ہو) کہتے آپ اس کے جواب میں صرف علیکم (تم پر) فرماتے اسی کا تذکرہ ہے ۱۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

اللهِ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اور مؤمنین کو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ۔ اے ایماندارو! جب

اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کشادہ کردو تو کشادہ کردیا کرو خدا تم کو کشادگی

يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ

عطا کرے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ

اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

تم میں سے ایماندار ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا ان کے درجے بلند کرے گا

دَرَجٰتٍ ۭ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور خدا تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے ۔ اے ایماندارو! جب پیغمبرؐ سے

اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہی

صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ

تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر تم کو اس کا مقدور نہ ہو تو بے شک

اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (مسلمانو) کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ (رسولؐ کے) کان میں بات

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللهُ

کہنے سے پہلے خیرات کر لو۔ تو جب تم لوگ (اتنا سا کام) نہ کرسکے اور خدا نے تمہیں

عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

معاف کردیا تو پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسولؐ کی

اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے۔ کیا تم نے

---

۱ اصحاب رسولؐ کی یہ عادت تھی کہ جب حضرتؐ کے گرد بیٹھے تو گھس گئے۔ اور جب کوئی نیا آدمی آتا تو جگہ نہ دیتے۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن مسجد میں اصحاب جمع تھے۔ حضرت رسولؐ در میں بیٹھے تھے کہ بدر کے کچھ لوگ آئے اور سلام کیا۔ حضرتؐ نے جواب دیا مگر اصحاب نے انکو بیٹھنے کی جگہ نہ دی۔ یہ آپؐ کو ناگوار ہوا اور انکو جگہ دینے کا حکم دیا۔ یہ بعض اصحاب کو ناگوار گذرا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۲ اصحاب رسولؐ اس کے بہت حریص تھے کہ حضرت رسولؐ سے تخلیہ میں باتیں کریں اور دیکھا دیکھی ہر شخص اسی کا خواہشمند تھا اور اس سے حضرتؐ کو تکلیف الگ ہوتی اور بیچارے غریبوں کو اس کا موقع نہ ملنے سے ان کی دل شکنی الگ۔ آخر خدا کا یہ حکم ہوا کہ جو تخلیہ کرنا چاہے وہ پہلے کچھ صدقہ حاضر کرے۔ اس میں ان دونوں زحمتوں کے ذفعیہ کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اس صدقہ سے غریبوں کا کچھ بھلا بھی ہو جائے۔ غرض یہ حکم ہونا تھا کہ سب تخلیہ کرنیوالے الگ ہوئے اور حضرت علیؑ کے سوا سب کے سب دس روز تک حضرتؐ کے پاس بھی نہ آئے۔ مگر حضرت علیؑ باوجود فقر و فاقہ کے روز صدقہ دیتے اور حضرتؐ کے پاس بیٹھ کر بالکل تخلیہ میں علوم کی تعلیم پاتے، راز و نیاز کی باتیں کرتے۔ وہ دنی فخر تھی پر ثالثی کا طور نہ تھا۔ سوائے عاشق و معشوق کے کوئی اور نہ تھا۔ یہ فضیلت بھی حضرت علیؑ کے مخصوصات سے ہے اور اس پر عبداللہ ابن عمرؓ رشک کیا کرتے تھے اور خود جناب امیرؑ فخراً فرماتے ہیں کہ قرآن میں ایک ایسی آیت تھی ہی جس پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کریگا۔ غرض یوں یہ کانا پھوسی رسولؐ سے کم ہوئی اور پھر چند روز کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ دیکھو تفسیر کشاف ج۳، ص۱۸۱ مطبوعہ مصر و مدارک زاہدی اور شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔ ۱۲

رسول اللہ سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ

ان لہ لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو ان لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر خدا نے غضب ڈھایا ہے۔ تو

وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾

اب وہ نہ تم میں ہیں اور نہ ان میں یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

خدا نے ان کے لیئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی

يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ

بُرا ہے۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روک دیا۔

اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ

تو ان کے لیئے رُسوا کرنے والا عذاب ہے۔ خدا کے سامنے ہرگز نہ ان کے مال ہی کچھ کام

وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ

آئیں گے نہ ان کی اولاد۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ

جس دن خدا ان سب کو دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے گا تو یہ لوگ

لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا

جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اس کے سامنے بھی قسمیں

إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ

کھائیں گے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہِ صواب پر ہیں۔ آگاہ رہو یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے

ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ

اور خدا کی یاد ان سے بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن رکھو کہ شیطان کا گروہ

الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

گھاٹا اٹھانے والا ہے۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ سے مخالفت کرتے ہیں وہ سب

لہ یہ عبد اللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ ہے جو منافقین سے مسلمانوں کی برائی کرتے اور ان کی ان باتوں سے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ازیں سو راندہ و ازاں سو درماندہ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے ۔١٢

أُولٰٓئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

ذلیل لوگوں میں ہیں۔ خدا نے حکم ناطق دے دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے

إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ

بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔ جو لوگ کہ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم اُن کو خدا اور

الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا

اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے باپ یا

آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولٰٓئِكَ كَتَبَ

بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ (کیوں نہ) ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا

فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ

نے ایمان کو ثابت کر دیا ہے اور خاص اپنے نور سے ان کی تائید کی ہے۔ اور ان کو بہشت کے

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ

ان (ہرے بھرے) باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۲﴾

خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہی خدا کا گروہ ہے۔ سن رکھو کہ خدا ہی کے گروہ کے لوگ دلی مرادیں پائیں گے۔

سُورَةُ الْحَشْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ النَّصْرِ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حشر ۳ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چوبیس آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہی غالب حکمت

الْحَكِيمُ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے کفار اہل کتاب (بنی نضیر) کو پہلے حشر (جلائے وطن) میں ان کے

منزل ۷

ل جب مسلمانوں نے گرد و نواح کی بستیوں کو بھی فتح کر لیا تو کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یونہی ہم کو خدا روم کے فتح کی بھی توفیق دے گا اسپر عبد اللہ بن سلول منافق بول اٹھا کہ ان احمقوں نے فارس و روم کو ایسے ہی گاؤں سمجھ لیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲ ایک دفعہ حضرت رسولؐ نے پانی نوش کیا اور اس میں سے کچھ بچ گیا تو عبد اللہ ابن سلول کے بیٹے عبید اللہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اسکو لیجاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں شاید اس کا مرض نفاق کم ہو جائے۔ غرض وہ اپنے باپ کے سامنے لے گیا عبد اللہ سلول نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولے رسول اللہ کا جھوٹا پانی لایا ہوں تاکہ تیرا دل نفاق و شک سے پاک ہو۔ وہ ملعون جھلا کے کہنے لگا تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لایا۔ عبید اللہ متفکر ہو کر حضرتؐ کے پاس آکر کہنے لگا اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اڑا دوں آپ نے فرمایا تم کو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہیئے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یہ ایک روایت تھی مگر علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت علی حمزہ اور عبیدہ جہاد کے واسطے عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلہ میں نکلے تھے اور تینوں کو واصل جہنم کر کے واپس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۸۷ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر۔ ۳ اس سورۃ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان کیا ہے: ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے، بنی نضیر کی جلا وطنی مال کی تقسیم جناب امیرؑ کی سخاوت، ابن ابی وغیرہ منافقین کی حالت کفار و منافقین کی تشبیہ، اسمائے باری تعالےٰ ۴ بنی عامر اور بنی نضیر یہودیوں کے دو قبیلے تھے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر رہتے تھے عمرو بن ضمری نے عامر کے دو آدمیوں کو مار ڈالا اور چونکہ یہ دونوں قبیلے آپ کے ذمہ تھے ... آپ چند اصحاب کے ساتھ (باقی برصفحہ ۸۷۱)

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۗ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

گھروں سے نکال باہر کیا (مسلمانوں) تم کو تو یہ وہم بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ

اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا (کے عذاب) سے بچالیں گے مگر

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا خدا نے ان کو آلیا اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا

کہ وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑنے لگے۔ تو

يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ

اے آنکھ والو عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے ان کی قسمت میں جلاوطنی نہ لکھا ہوتا تو ان پر دنیا میں

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ

بھی (دوسری طرح) عذاب کرتا۔ اور آخرت میں تو ان پر جہنم کا عذاب ہے ہی۔ یہ اس لیے کہ

بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول (صلعم) کی مخالفت کی۔ اور جس نے خدا کی مخالفت کی تو یاد رہے کہ خدا بڑا

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مومنو) کھجور کا درخت جو تم نے کاٹ ڈالا یا جوں کا توں ان کی

قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو خدا ہی کے حکم سے اور مطلب یہ تھا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے

وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ

(تو) جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے بے لڑے بھڑے دلوا دیا اس میں تمہارا حق نہیں کیونکہ تم نے اس

خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کے لیے کچھ دوڑ دھوپ تو کی نہیں نہ گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے۔ مگر خدا اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ

منزل ۷

سورۃ تفسیر الیتوکی علیہ السلام

(بقیہ از صفحہ)

دونوں کا خون بہا دلوانے کی غرض سے بنی نضیر کے پاس آئے اور ان سے مدد چاہی ان لوگوں نے ظاہر میں تو اپنا اشتیاق ظاہر کیا اور خفیہ یہ مشورہ کیا کہ جس دیوار کے نیچے آپ بیٹھے تھے اس کے اوپر سے ایک بڑا پتھر آپ پر گرا کر آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ بالہام غیبی آپ کو اس کی اطلاع ہو گئی تو آپ وہاں سے اٹھ کر مدینہ آئے اور اصحاب سے وہیں قیام کرنے کا حکم دیا تاکہ انکی شرارت کھل جائے غرض وہ لوگ بھی کچھ دیر کے بعد مدینہ آگئے آپ نے محمد بن سلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے رئیس کعب بن اشرف کا سر کاٹ لائیں۔ یہ چند آدمیوں کے ہمراہ گئے اور کاٹ لائے اس کے بعد آپ نے ان سے کہلا بھیجا کہ اب تمہاری مکاری ظاہر ہوگئی تم ہماری ولایت سے نکل جاؤ یا لڑنے پر تیار ہو جاؤ اور دس روز کی مہلت دیدی ادھر ابن ابی نے انکا دل بڑھایا اور دو ہزار کی کمک کا وعدہ کیا وہ لڑنے پر تیار ہوئے مگر جب مسلمانوں کا حملہ ہوا تو قلعہ میں محصور ہوگئے اور پندرہ روز کے بعد جلاوطنی پر آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا اس شرط سے کہ اپنے ہتھیار یہیں چھوڑ دو۔ جس قدر مال و اسباب لے جاسکو لے جاؤ۔ غرض وہ لوگ جلاوطن ہو کر شام میں اریحا اور اذرعات میں جہاں خیبر کے یہودی جا کر آباد ہوئے تھے جا بسے۔ قرآن میں انہی کا مذکور ہے ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

لے کفار سے جو مال جہاد کے بعد حاصل ہو وہ غنیمت اور جو بے لڑے بھڑے مل جائے اس کو مال فے کہتے ہیں ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

عطا فرماتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ۔ تو جو مال لہ خدا نے اپنے رسولؐ کو دیہات والوں سے بے لڑے

مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى

دلوایا ہے وہ خاص خدا اور رسولؐ اور (رسولؐ کے) قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً

پردیسیوں ٹہ کا ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولتمند ہیں ہر پھر کر دولت ان ہی میں نہ

بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا

رہے ۔ ہاں جو تم کو رسولؐ دے دیں وہ لے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو

نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾

اور خدا سے ڈرتے رہو ۔ بے شک خدا سخت عذاب دینے والا ہے ۔ (اس مال میں)

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ

ان مفلس مہاجروں کا (حصہ) بھی ہے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ کیے)

اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ

گئے (اور) خدا کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار ہیں اور خدا کی اور اس کے رسولؐ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ

کی مدد کرتے ہیں ۔ یہی لوگ سچے ایماندار ہیں ۔ اور (ان کا بھی حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین

الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ

سے پہلے (ہجرت کے گھر (مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس

وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ

آئے اُن سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس کی اپنے دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے اور اگرچہ اپنے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

اوپر تنگی ہی (کیوں نہ) ہو دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں ۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا

منزل ۷

لہ بنی نضیر پچاس زرہیں پچاس خود تین سو چالیس تلواریں چھوڑ گئے تھے اور ان میں صرف دو آدمی ایمان لائے تھے سفیان بن عمیر اور سعد بن وہب آپ نے چونکہ وہ سب مال خاص آپ کا تھا صرف مہاجرین کو تقسیم کر دیا اور انصار میں صرف تین آدمیوں کو دیا ابو دجانہ سہیل بن حنیف اور زید بن ظہیر ۱۲

ٹہ شریعت میں تقسیم کے مال تین قسم کے ہیں: زکوٰۃ غیر بنی ہاشم کی ان پر حرام ہے، غنیمت جو لڑ کر کفار سے حاصل ہو اس میں سے خمس تو بنی ہاشم کا باقی کل مجاہدین کا اس کا ذکر پارۂ دہم کے شروع میں ہو چکا ہے، فے جو بے لڑے حاصل ہو وہ خاص رسولؐ کا ہے جس کو چاہیں دیں مگر اس کے بھی مستحقین بنی ہاشم ہی ہیں یعنی اولاد ابو طالب و عباس اور دوسری چیزوں کا خمس بھی انہی کا ہے اسی بنا پر ان لوگوں میں بھی شرط ہے کہ یتیم و محتاج و پردیسی بھی بنی ہاشم ہوں ورنہ نہیں ۱۲

سہ ابو القاسم دمشقی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے حضرت سیدہؑ سے کھانا طلب کیا۔ جناب سیدہؑ نے قسم کھائی کہ گھر میں کچھ نہیں ہے اور حیا کی وجہ سے آپ سے ذکر نہ کر سکیں۔ آپ اسی فکر میں باہر نکلے اور ایک دینار کسی سے قرض لے کر بازار کی طرف چلے دیکھا کہ مقداد باحال پریشان چلے آتے ہیں اور دھوپ کی شدت سے انکا چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ اور صورت بدل گئی ہے۔ حضرتؑ نے سبب پوچھا تو کہنے لگے اس وقت کچھ نہ پوچھئے اور مجھے جانے دیجئے فرمایا بھائی تم کو تو یہ مناسب نہیں کہ اپنا حال مجھ سے چھپاؤ۔ تب عرض کی کہ مولا میں کیا کہوں میرے بچے اس وقت بھوک سے رو رہے ہیں اور مجھ سے ان کا حال دیکھا نہیں جاتا۔ اسی پریشانی میں گھر سے نکلا ہوں

(باقی بر صفحہ ۸۷۳)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ

تو ایسے ہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔ (اور ان کا بھی حصہ ہے) جو لوگ ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دُعا

بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ

کرتے ہیں کہ پروردگارا ہماری اور ان لوگوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے مغفرت کر اور

سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے دے۔

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ

پروردگارا بے شک تو بڑا شفیق نہایت رحم والا ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں

اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ

منافقوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنے کافر بھائیوں اہل کتاب سے

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

کہا کرتے ہیں کہ اگر کہیں تم (گھروں سے) نکالے گئے تو یقین جانو کہ ہم بھی تمہارے

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ

ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے اور

لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ

اگر تم سے لڑائی ہو گی تو ضرور تمہاری مدد کریں گے مگر خدا بیان کئے دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اگر کفار

اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا

نکالے بھی جائیں تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے۔ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد

يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا

بھی نہ کریں گے۔ اور اگر ان کی مدد کریں گے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ پھر ان کو کہیں سے کمک

يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ

بھی نہ ملے گی۔ (مومنو) تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔

(بقیہ از صفحہ)

آپ نے فرمایا اے بھائی جو باعث تمہارے گھر سے نکلنے کا ہے وہی سب مجھے بھی درپیش ہے۔ مگر میں اپنے اوپر تم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ دینار ان کے حوالے کیا اور خود خالی ہاتھ گھر واپس آئے۔ یہاں خدا نے انکی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور بہشت سے کھانا بھیجا کہ گھر بھر نے بھی کھایا اور محلّہ والوں نے بھی کھایا۔ اس کی شان نزول میں اور بھی کئی روایتیں ہیں اور لوگوں علما اہلسنّت سے بیان کی ہیں۔ مگر وہ سب جناب امیرؑ ہی کی شان میں ہیں۔ ۱۲

ع ۱

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] یہ عبداللہ بن ابی ابو لیلے، اور رفاعہ وغیرہ کا قصہ ہے جنہوں نے بنی نضیر سے نصرت اور ہمراہی کا وعدہ کیا تھا۔ ۱۲

اہل کتاب وغیرہ منافقین کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ سب کے سب مل کر بھی تم سے (بہر شکل) نہیں

جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ جُدُرٍ ۭ

لڑ سکتے مگر ہر طرف سے محفوظ[1] بستیوں میں یا (شہر پناہ کی) دیواروں کی آڑ میں۔ ان کی

بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ

آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ تم خیال کرو گے کہ سب کے سب ایک (رجان) ہیں۔ مگر ان کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ

دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اسوجہ سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں۔ ان کا حال ان لوگوں کا سا ہے[2]

قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾

جو ان سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ (منافقوں کی)

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ

مثال شیطان[3] کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا

قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں سارے جہان کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ

تو دونوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (ڈالے) جائیں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے

جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ع ٧ / ٢ / ٥

اور یہی تمام ظالموں کی سزا ہے۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو

لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

غور کرنا چاہیئے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے پہلے سے کیا بھیجا ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ

جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو خدا کو بھلا بیٹھے تو خدا نے انہیں

---

[1] جنکے گرد خندق یا فصیل ہو کر دشمن کے حملہ سے بچ سکیں ۱۲

[2] یہ بدر والوں کی طرف اشارہ ہے جو ان سے چھ مہینے پیشتر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے ۱۲

[3] اس سے عبداللہ ابن ابی کی طرف اشارہ ہے اور انسان سے مراد ابو جہل ہے جس کو بدر میں شیطان نے اُکسایا تھا۔ اور بعض لوگوں نے برصیصا عابد کو مراد لیا ہے جس کو شیطان نے بہکا کر تباہ کیا اور عمر بھر کی عبادت بے کار ہوئی۔ اور اس کا قصہ مشہور ہے۔ ۱۲

کفار و منافقین کی مثال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ

ایسا کر دیا کہ وہ آپ اپنے کو بھول گئے۔ یہی لوگ تو بدکردار ہیں۔ جہنمی اور جنتی کسی طرح

اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

برابر نہیں ہو سکتے جنتی ہی لوگ تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر (بھی) نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا

مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

کے ڈر سے جھکا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے بیان

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ

کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔ وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا

الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں

هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

(حقیقی) بادشاہ پاک ذات (ہر عیب سے) بری امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ

یہ لوگ جس کو (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں اس سے پاک ہے۔ وہی خدا (تمام چیزوں کا)

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ

خالق موجد صورتوں کا بنانے والا اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ جو چیزیں سارے آسمان و

ع ۳ / ۷ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

زمین میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

سورة الممتحنة نزلت بالمدينة ثم النساء وهي ثلث عشرة آية وفيها ركوعان

سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

ع ۵ اس سورۃ میں خدا نے حاطب بن ابی بلتعہ کی شرارت، حضرت ابراہیمؑ کی دعا، جو کفار تم سے شرارت نہ کریں اُن سے دوستی میں مضائقہ نہیں سبیعہ کا قصہ کافر اور مسلمان عورت کا قاعدہ، یہودیوں کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۔ ۱۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ

اے ایماندارو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی کی تمنا میں (گھر سے)

اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا

نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو ان کے پاس دوستی کا

جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ

پیغام بھیجتے ہو اور جو (دین) حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے وہ لوگ انکار کرتے ہیں وہ

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ

لوگ رسول کو اور تم کو اس بات پر (گھر سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار خدا پر ایمان لے

وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ

آئے ہو (اور) تم ہو کہ ان کے پاس چھپ چھپ کر دوستی کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تم کچھ بھی

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

چھپا کر یا بالاعلان کرتے ہو میں اس سے خوب واقف ہوں۔ اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا تو

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً

وہ سیدھی راہ سے یقیناً بھٹک گیا۔ اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا

وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا

کے لیے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بھی بڑھائیں گے اور اپنی زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ کاش

لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ

تم بھی کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے ہی کچھ کام آئیں گے نہ تمہاری اولاد

الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

(اس دن) وہی فیصلہ کر دے گا۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے۔

ل ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسولؐ کا ارادہ خفیہ طور پر مکہ کا تھا اور یہ بات صرف خاص خاص لوگوں کو معلوم تھی۔ اسی زمانہ میں سارہ عمرو صیفی کی لونڈی جو مشہور گائن تھی مکہ سے مدینہ آئی اور پہلے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے پوچھا تو سلام کے واسطے یہاں آئی ہے؟ بولی نہیں۔ پھر پوچھا کیا ہجرت کیلئے آئی ہے؟ کہا نہیں بلکہ کھانے کپڑے کے واسطے۔ آپ نے پوچھا مکہ والوں سے کیوں نہ مانگا؟ کہنے لگی جنگ بدر کے بعد کسی نے میرا گانا سنا ہی نہیں۔ غرض اولاد عبدالمطلب نے کھانا کپڑا سواری روپے دیئے وہ رخصت ہو کر حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس پہنچی اس نے ایک خط لکھ کر حوالہ کیا اور اس میں لکھ دیا کہ حضرت کا ایسا ارادہ ہے۔ تم اپنے بچاؤ کا بندوبست رکھو یہ بات حضرت کو جبرئیلؑ کے ذریعہ معلوم ہو گئی۔ آپ نے جناب امیر مقداد اور عمار کو اس کے پیچھے روانہ کیا راستہ میں اس سے ملاقات ہوئی ہر چند تلاش کیا مگر خط نہ ملا آخر جناب امیرؑ نے فرمایا واللہ رسولؐ دروغ گو نہیں اور تلوار لے کر اس کو قتل کی دھمکی دی تو اس نے اپنے سر کے بال سے نکال کر دیا۔ جب یہ خط حضرتؐ کے پاس پہنچا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا تم میں سے ایک شخص نے مکہ والوں کو خط لکھا ہے اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ وہ رسوا ہوگا۔ تیسری مرتبہ کہنے کے بعد حاطب اٹھا اور کہنے لگا میں نے لکھا ہے مگر خدا آگاہ ہے میں نے اسلام کے بعد نفاق اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے رشتہ داروں کے خیال سے ایسا کیا۔ آپ نے حکم دیا سر کو مسجد سے نکالا دیگر نمی لوگ مارتے ہوئے اس کو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

(مسلمانو) تمہارے واسطے تو ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں (کے قول و فعل) کا اچھا نمونہ (موجود) ہے کہ

إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے ہو بیزار

اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ

ہیں ہم تو تمہارے (دین کے) منکر ہیں اور جب تک تم یکتا خدا پر ایمان نہ لاؤ ہمارے تمہارے

أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ

درمیان کھلم کھلا عداوت و دشمنی قائم ہو گئی مگر (ہاں) ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے) باپ سے

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

یہ (البتہ) کہا تھا کہ میں آپ کے لیے مغفرت کی دعا ضرور کروں گا اور خدا کے سامنے تو میں آپ کے

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا

واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پالنے والے (خدا) ہم نے تجھی پر بھروسا کر لیا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ

کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے پالنے والے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش[1] کا ذریعہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

نہ قرار دے اور پروردگار تو ہمیں بخش دے بیشک تو غالب حکمت والا ہے (مسلمانو) ان لوگوں (کے افعال) کا تمہارے واسطے

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَإِنَّ

جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اچھا نمونہ[2] ہے اور جو (اس سے) منہ موڑے تو خدا بھی یقیناً بے پروا

اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ

(اور) سزاوار حمد ہے۔ قریب ہے کہ خدا تمہارے اور ان میں سے تمہارے دشمنوں کے درمیان

الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦

دوستی پیدا کر دے[3] اور خدا تو قادر ہے۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ١ ۷

[1] یعنی تو ہم پر کفار کو غلبہ نہ عطا کر تا کہ وہ زور و ظلم کریں اور ہم معرض امتحان میں آئیں اور پھر اس پر غلط آئے۔ یہ سب بظاہر حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ ١٢

[2] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا مکرر حکم زیادتی ترغیب کے واسطے ہے۔ ١٢

[3] کیسی سچی پیشین گوئی تھی کہ چند ہی روز وں کے بعد مکہ فتح ہوا اور سر برآور دہ کفار مثل ابوسفیان وغیرہ کے اگرچہ ظاہری طور پر مسلمان ہوئے اور سب کے سب باہم دوست ہو گئے اور حضرت رسولؐ نے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے عقد بھی کیا۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ
جو لوگ ؎ تم سے تمہارے دین کے بارے میں نہیں لڑے جھگڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان لوگوں کے
مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
ساتھ احسان کرنے اور اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمہیں منع نہیں کرتا بیشک خدا انصاف
الْمُقْسِطِیْنَ ۝٨ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی
کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ خدا تو بس ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے
الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ
دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے میں (اوروں کی) مدد کی۔
اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ یٰۤاَیُّهَا
اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہ لوگ ظالم ہیں۔ اے ایماندارو
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ
جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ؎ وطن چھوڑ کر آئیں تو تم ان کو آزما لو خدا تو ان کے ایمان سے
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا
واقف ہی ہے۔ پس اگر تم بھی ان کو ایماندار سمجھو تو انہیں کافروں کے پاس واپس
تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ
نہ پھیرو۔ نہ یہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کفار ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور
لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
ان کفار نے جو کچھ (ان عورتوں کے مہر میں) خرچ کیا ہو ان کو دے دو۔ اور جب ؎ تم ان کا مہر انہیں دے دیا کرو تو اس کا تم پر
اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو اور کافر عورتوں کی آبرو (جو تمہاری بیبیاں ہوں) اپنے قبضے میں نہ رکھو (چھوڑ دو کہ کفار سے
وَسْئَلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ
جا ملیں) اور تم نے جو کچھ (ان پر خرچ کیا ہو (کفار سے) مانگ لو اور انہوں نے بھی جو کچھ خرچ کیا ہو (تم سے) مانگ لیں یہی خدا کا حکم ہے

؎۱ یہ قوم خزاعہ اور بنو مذحج کا ذکر ہے جن سے مسلمانوں سے صلح اور کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا اور یہ لوگ اس معاہدہ پر ثابت قدم رہے ١٢

؎۲ صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی مکہ سے مدینہ جائے تو رسول اسے واپس کر دیں۔ اور اگر مدینہ سے مکہ آئے تو قریش واپس کر دیں۔ اسی کے بعد سبیعہ بنت حارث کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت کے پاس آئی اور مسلمان ہو گئی پھر اس کا شوہر مسافر مخزومی آیا اور ان کا طالب ہوا۔ آپ متحیر تھے کہ مومنہ عورت کو کافر کے حوالہ کیونکر کروں۔ آخر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرط مردوں کے واسطے تھی نہ عورتوں کیلئے بلکہ عورتوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ معیّن کیا گیا جو بعد کو بیان فرماتا ہے دیکھو اگلا حاشیہ صفحہ ھذا کا۔ ١٢

؎۳ ابتدائے اسلام میں عجب کھچڑی تھی۔ شوہر مسلمان، بیوی کافر۔ بیوی مسلمان شوہر کافر۔ مگر صلح حدیبیہ کے بعد یہ منصفانہ قاعدہ جاری ہوا کہ کافر عورت مسلمان ہو جائے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئے تو مسلمان اس کے پہلے شوہر کا مہر ادا کر دیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی بیوی کافرہ کفار سے جا ملے تو کفار اس کا مہر ادا کر دیں۔ اور اگر اچیانا کفار نہ دیں تو آئندہ اگر کسی دوسرے کافر کو اس کی بیوی کا مہر دینے کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو اس کے بدلے اسی مسلمان کو دیدیں جسکو مہر نہ ملا ہو۔ اور اگر اس کا بھی موقع نہ ملے اور جہاد کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو مال غنیمت سے اس کا مہر دیدو۔ یہ دونوں احتمال لفظ عاقبتم سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کے دو معنے ہیں۔ جب تمہارے دینے کی باری آئے۔ جب تم لڑو اور لوٹ ہاتھ لگے ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

جو تمہارے درمیان صادر فرماتا ہے۔ اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے

أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ

نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور خرچ نہ ملے) اور تم (ان کافروں سے) لڑو اور لوٹو (مال غنیمت سے) جن کی عورتیں چلی

أَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَا أَنْفَقُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْتُمْ

گئی ہیں ان کو اتنا دے دو جتنا ان کا خرچ ہوا ہے۔ اور جس خدا پر تم لوگ ایمان لائے ہو اس سے

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

ڈرتے رہو۔ اے رسول جب تمہارے پاس ایمان دار عورتیں تم سے اس بات پر بیعت

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ

کرنے آئیں کہ وہ نہ کسی کو خدا کا شریک بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ

وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ

زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ اپنے ہاتھ ۱؎ پاؤں کے سامنے

يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ

کوئی بہتان (لڑکے کا شوہر پر) گڑھ کے لائیں گی اور نہ کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی

فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ

کریں گی تو تم ان سے بیعت ۲؎ لے لو۔ اور خدا سے ان کی مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک خدا بڑا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو جن لوگوں پر خدا نے اپنا غضب ڈھایا ان سے

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ

دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مردوں (کے دوبارہ زندہ ہونے) کی امید

الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾

نہیں اسی طرح آخرت سے بھی یہ لوگ ناامید ہیں۔

ع ۲
۷

۱؎ یہ عرب کا محاورہ ہے۔ جیسی طرح ہمارے ہاں بولتے ہیں۔ آنکھوں دیکھتے یعنی جان بوجھ کر بہتان باندھے ۱۲۔

۲؎ عورتوں کے بیعت لینے کے حضرت نے چند طریقے قرار دئیے تھے کبھی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیتے اور کبھی پیالہ میں پانی بھر کر اپنا ہاتھ رکھتے پھر اسی کا ہاتھ کبھی کپڑے کے ایک سرے کو خود تھامتے اور دوسرا سرا اس کے ہاتھ میں دیتے۔ کبھی امیمہ خواہر خدیجہ کو حکم دیتے کہ وہ آپ کی طرف سے بیعت لیتی۔ مگر آپ کبھی اپنا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے نہ لگاتے تھے ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدینہ میں نازل ہوا اور | خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ غالب حکمت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا

والا ہے۔ اے ایماندارو تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا کے نزدیک

تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳

یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ خدا تو ان لوگوں

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

سے اُلفت رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح پرا باندھ کے لڑتے ہیں کہ گویا

كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔ اور جب موسٰیؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم مجھے

يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کیوں اذیت دیتے ہو حالانکہ تم تو جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں

اِلَيْكُمْ ۚ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

تو جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا۔ اور خدا بدکار لوگوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ

منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اور (یاد کرو) جب مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ نے کہا اے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں (اور) جو کتاب توریت میرے سامنے موجود

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي

ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمدؐ ہوگا (اور) میرے بعد آئیں گے

منزل ۷

ل اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ تعلیم فرمائے ہیں:- ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے، اصحاب کے دعوے اور انکی رد، حضرت موسیٰؑ کا ذکر، انجیل میں حضرت رسولؐ کی نبوت کی پیشینگوئی، آپ کی نبوت پر اسلام کا غلبہ، مومنین کی تجارت اور اس کا نتیجہ، اسلامی فتوحات کی پیشینگوئی، حضرت عیسیٰؑ کا ذکر ۱۲

۲ ایک روز کچھ اصحاب باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل خدا کو سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم اپنے جان و مال سے بھی اسکے کرنے میں دریغ نہ کریں آیۃ ان اللہ یحب الذین یقاتلون نازل ہوئی مگر یہی حضرات جو بہت بڑھ بڑھ کے بولتے تھے جنگ احد میں بھاگتے نظر آئے اور حضرت رسولؐ کو نرغۂ اعدا میں چھوڑ دیا دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۲۱۳ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ احد کے آخر حملہ میں جس میں حضرت رسولؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے آپکے ہمراہ کفار کے ہٹانے میں حضرت علیؑ کے سوا کوئی باقی نہ رہا تھا جس کی تفصیل میں نے بحوالہ طبری صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۹ میں بیان کی ہے تو حاصل ہوا کہ آیۃ ان اللہ یحب کا مصداق حضرت علیؑ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ غرض جنگ احد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت اگرچہ خاص لوگوں کے واسطے نازل ہوئی مگر حکم اسکا عام ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ جو منہ سے کہے وہ کر دکھائے علما کو اس کی سب سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے تاکہ یہدی ولا یہتدی کے مصداق نہ بنیں اسی مطلب کو خدا نے دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم ۱۲

۳ عیسائیوں نے انجیلوں میں اس قدر ترمیم تنسیخ کی گویا انجیل ہی باقی نہ رہی چنانچہ یہ پیشینگوئی موجودہ انجیلوں میں نہیں ہے مگر میرے ایک دوست کے پاس جرمن کے چھاپہ کی انجیل ہے اس میں بعینہ ان الفاظ کا ترجمہ موجود ہے لیکن باوجود ان ترمیموں کے اب بھی بہت سی پیشینگوئیاں موجودہ انجیلوں میں بھی موجود ہیں دیکھو باب ۱۴ انجیل یوحنا حضرت عیسےٰؑ کا قول اگر تم مجھے عزیز جانتے ہو تو میرے حکموں کو یاد رکھو میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا وہ تم کو دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی فارقلیط (باقی برصفحہ ۸۸۱)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

اسمہٗ احمد فلما جاءھم بالبینت قالوا ھذا سحر

اُن کی خوشخبری سناتا ہوں - تو جب وُہ (پیغمبر احمدؐ) انکے پاس واضح و روشن معجزے لیکر آیا تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا

مبین ۶ ومن اظلم ممن افترٰی علی الله الکذب

جادو ہے - اور جو شخص اسلام کیطرف بلایا جائے (اور) وُہ (قبول کرنے کے بدلے الٹا) خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑے

وھو یدعٰی الی الاسلام والله لا یھدی القوم

اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا - اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا

الظلمین ۷ یریدون لیطفـٔوا نور الله بافواھھم

کرتا - یہ لوگ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں - حالانکہ

والله متم نورہٖ ولو کرہ الکفرون ۸ ھو الذی

خدا اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کفار برا ہی (کیوں نہ) مانیں - وُہ وہی ہے جس نے

ارسل رسولہٗ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہٗ

اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے اور تمام

علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون ۹ یایھا الذین

دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا ہی (کیوں نہ) مانیں - اے ایماندارو کیا

امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب

کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتادوں جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے

الیم ۱۰ تؤمنون بالله ورسولہٖ وتجاھدون فی

نجات دے - (وُہ یہ ہے کہ) خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور

سبیل الله باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم

جان سے خدا کی راہ میں جہاد کرو - اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں

ان کنتم تعلمون ۱۱ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم

میں بہتر ہے (ایسا کرو گے) تو وہ بھی اس کے عوض تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان

(بقیہ از صـ ۸۸۰)

روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کرتی کیونکہ اُسے دیکھتے نہیں جانتے نہیں - باب ۱۵ جب وُہ وکیل شافع جسے میں باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح صدق کہ باپ سے نکلتا ہے آئے تو وُہ میرے لئے گواہی دیگا باب ۱۶ تمہارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسکو تمہارے پاس بھیجونگا - جب وُہ آئے گا تو جہان کو توبیخ کریگا اور الزام دیگا بسبب گناہ ہونے کیونکہ مجھ پر ایمان نہ لائے بسبب حکم اور حق کے کیونکہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے - اور ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں - پر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وُہ روح صدق آئے گا تو تم کو ساری راستی کی چیزیں دے گا اور وُہ میری ستائش کرے گا اس لیئے کہ وُہ میری چیزوں سے پائے گا اور تم کو دکھلائے گا سب چیزیں جو کہ باپ کی ہیں مجھ میں ہیں اسلیئے کہ میں نے کہا کہ وُہ میری چیزوں سے لے گا اور تم کو دکھلائے گا - اس کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جن میں حضرت رسول اکرمؐ کے حالات اور ائمہ معصومین کے تذکرے موجود ہیں - دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر ۱۲

ع ۱
۹
۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ
باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی
جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ
بہشت میں ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے اور ایک چیز جس کے تم دلدادہ ہو (یعنی
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا
تم کو) خدا کی طرف سے مدد (ملے گی) اور عنقریب فتح (ہوگی)۔ اور (اے رسولؐ) مومنین کو خوشخبری (اسکی) دے دو۔
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ
اے ایماندارو خدا کے مددگار بن جاؤ جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ (بھلا) خدا
مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار کون لوگ ہیں تو حواریین بول اٹھے تھے کہ
الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ
ہم خدا کے انصار ہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا
بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ
اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو
اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲
ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی تو (آخر) وہی غالب رہے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ بَعْدَ التَّغَابُنِ وَهِیَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ جمعہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ
جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ

اسلامی فتوحات کی پیشگوئی

حضرت عیسیٰؑ کا ذکر

اس سورۃ میں خدا کے "ہر چیز" کا خدا کی تسبیح کرنا آنحضرتؐ کی رسالت اور مدح، یہودیوں کی تمثیل اور انجام الزام، چاہے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی، نماز جمعہ کا حکم، طلب رزق کی ترغیب اصحاب کی دنیا طلبی اور مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲۰

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي
پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے جاہلوں میں ان ہی میں کا ایک
الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
رسول (محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور اُن کو پاک کرتے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
ہیں اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے [1] ہیں اگرچہ اس کے پہلے تو یہ لوگ صریحی گمراہی
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
میں (پڑے ہوئے تھے) اور اُن میں سے ان لوگوں کی طرف [2] بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ
ملحق نہیں۔ اور وہ تو غالب حکمت والا ہے۔ یہ خداوند تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے
يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِينَ
عطا فرماتا ہے۔ اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔ جن لوگوں (کے سروں) پر توریت
حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
لدوائی گئی پھر انہوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں
أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ
لدی ہوں۔ جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بری مثال ہے۔ اور خدا
اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا
ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (اے رسولؐ تم) کہدو کہ اے
الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ
یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦﴾ وَلَا
تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو [3]۔ اور یہ لوگ

حضرتؐ کی رسالت کا ثبوت

[1] یہ بھی آنحضرتؐ کی رسالت کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ باوجودیکہ آپ نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا تھا، اور پھر تمام علوم خدا نے آپؐ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎
نگارِ من کہ بہ مکتب نرفت و خط نہ نوشت
بہ غمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد ۱۲

یہودیوں کی فضیلت اور ان کا امتحان

[2] ان سے مراد عرب کے لوگ سوا ساری دنیا کے لوگ ہیں جو قیامت تک ہونگے۔

[3] یہ بالکل سچ ہے کیونکہ دوستانِ خدا ہمیشہ آخرت کی تمنا کیا کرتے ہیں اور موت کے آرزومند رہتے ہیں۔ کیونکہ یہی ان کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ جناب امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں پروا کرتا کہ موت مجھ پر واقع ہو یا میں موت پر واقع ہوں۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے۔ اور خدا تو ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

جانتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ موت جس سے تم لوگ بھاگتے ہو وہ تو ضرور

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹا دیئے جاؤ

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

گے پھر جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا۔ اے ایمان دارو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ)

نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ

کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید و)

اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹

فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا

جب نماز ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل (اپنی روزی)

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰

کی تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ۔ اور

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ

(ان کی حالت تو یہ ہے) جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں تو اس کی طرف

قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ

ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے

التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱ ع

اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

له

ایک دفعہ مدینہ میں قحط تھا، اور جمعہ کے دن حضرت رسولؐ مسجد میں نمازِ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ شام سے دحیہ کلبی کا قافلہ غلہ لے کر لوگوں کو متوجہ کرنے کے واسطے دف اور تالیاں بجاتا ہوا آ پہنچا۔ اصحاب یہ آواز سنتے ہی کچھ غلہ خریدنے کچھ سیر و تماشہ کی غرض سے بارہ آدمیوں کے سوا سب کے سب چلتے ہوئے۔ حضرتؐ کو اس پر سخت رنج ہوا۔ اور حاضرین سے فرمایا اگر تم سب کے سب چلے جاتے اور کوئی باقی نہ رہتا تو صحرا سے آگ برستی اور تم لوگوں کو جلا دیتی اسی وقت یہ عتاب آمیز آیت نازل ہوئی۔

ع ۸

ع ۲

اصحاب کی حالت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ الْمُجَادِلَةِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ [1] منافقون مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

(اے رسولؐ) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا کے رسول ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور خدا بھی جانتا ہے کہ آپ یقیناً اس کے رسول ہو۔ مگر خدا ظاہر کیئے دیتا ہے کہ یہ لوگ (اپنے اعتقاد کے

لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ

لحاظ سے) ضرور جھوٹے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو اسی کے ذریعہ سے) لوگوں کو خدا کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سے روکتے ہیں۔ بے شک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں بُرے ہیں۔ یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③

پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر (گویا) مُہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

تم انکو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) انکا قد و قامت تمہیں بہت اچھا معلوم ہوگا اور اگر گفتگو کریں گے تو (ایسی کہ) تم توجہ

لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

سے سنو (مگر عقل سے خالی)، گویا دیواروں سے لگائی ہوئی بیکار لکڑیاں ہیں۔ ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان ہی پر

عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④

آ پڑی۔ یہ لوگ (تمہارے) دشمن ہیں تم ان سے بچتے رہو۔ خدا انہیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہؐ تمہارے واسطے مغفرت کی دعا کریں تو وہ لوگ

منزل ۷

[1] اس سورۃ میں ابن ابی وغیرہ منافقین کی دروغگوئی کا اظہار، منافقین کی حالت، ابن ابی کی حماقت، خدا کی یاد نہ بھولو، خدا کی راہ میں خرچ کرو، موت ٹلتی نہیں وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] ہجرت کے پانچویں سال بنی مصطلق نے مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور اپنا سردار جویریہ زوجۂ رسولؐ کے باپ حارث بن ضرار کو بنایا۔ حضرت رسولؐ نے یہ خبر سنکر انکا مقابلہ کیا وہ لوگ پسپا ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نے ایک مسلمان کو کافر سمجھ کر زخمی کیا اور باہم جھگڑا ہونے لگا اتنے میں حضرت عمرؓ کا غلام جہجاہ پہنچا اور زخمی کے پاس پہنچنے کی کوشش میں سنان جہنی سے لڑ پڑا۔ جہجاہ نے مہاجرین اور جہنی نے انصار کو مدد کیلئے پکارا۔ اہل جو ایک غریب آدمی تھا جہجاہ کی مدد کو اٹھا تو عبداللہ ابن ابی اس سے الجھ پڑا اور بہت ڈانٹا اور اس کی قوم کی طرف جس میں زید بن ارقم بھی تھے خطاب کر کے بولا اگر تم لوگ اپنے دستر خوان کا جھوٹا کھلا کر اس کتے کو نہ پالتے تو اس وقت ہم سے لڑنے نہ کھڑا ہوتا اور اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو عزت دار (خود) ذلیل (رسولؐ) کو نکال باہر کردیگا۔ زید کو برا معلوم ہوا اور کہنے لگے اگرچہ تو انکو ذلیل سمجھتا ہے مگر وہ خدا کے رسولؐ اور معزز ہیں۔ اور اسکے بعد رسول اللہؐ سے یہ قصہ دُہرا دیا۔ آپؐ نے ابن ابی سے پوچھا تو صاف مکر گیا اور آپکی رسالت کی گواہی دی۔ لوگوں نے کہا زید بچے ہیں جھوٹ کہدیا ہوگا۔ اس سے زید کو صدمہ ہوا تب خدا نے زید کی سچائی اور ابن ابی وغیرہ کی جھوٹائی ظاہر کردی ۱۲

[3] مطلب یہ ہے کہ انکے ہاتھ پاؤں ڈیل ڈول ایسے کہ خواہ مخواہ آدمی دیکھتا ہے مگر بیکار اور باتونی ایسے کہ خواہ مخواہ سننے والا متوجہ ہو جائے مگر عقل و دیانت سے خالی۔ ۱۲

[4] جب زید کی سچائی اور ابن ابی کی شرارت الم نشرح ہو چکی تو لوگوں نے زباتی بتوصیہ (بقیہ صفحہ ۸۸۶)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

ابن ابی کی حماقت

رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ⑤ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تم ان کی مغفرت کی

أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ

دعا مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے۔ (کیونکہ) خدا تو ہرگز انہیں

اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ⑥ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ

بخشنے گا نہیں۔ خدا تو ہرگز بدکاروں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جو انصار

لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا

سے کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسولِ خدا کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ یہ لوگ

وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ

خود بخود بھاگ جائیں حالانکہ سارے آسمان اور زمین کے خزانے خدا ہی کے پاس ہیں۔ مگر منافقین

لَا يَفْقَهُونَ ⑦ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ

نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزت دار لوگ

لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ

(خود) ذلیل (رسول) کو ضرور نکال باہر کر دیں گے۔ حالانکہ عزت تو خاص خدا اور اس کے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑧ يَا أَيُّهَا

رسول اور مومنین کے لئے ہے مگر منافقین نہیں جانتے۔ اے ایمان دارو

ع ۸/۱۳

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے اور

خدا کی یاد نہ بھولو

ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ⑨

جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔ اور ہم نے

خدا کی راہ میں خرچ کرلو

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ

جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے قبل اس کے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو کہ تم میں سے

(بقیہ از صفحہ ۸۸۵) اس سے کہا کہ تیری مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں تو چل رسول اللہ کے پاس تو تیرے واسطے وہ مغفرت کی دعا کریں وہ کمبخت بولا انہوں نے مجھ سے ایمان لانے کو کہا میں ایمان لایا۔ زکوٰۃ کو کہا تو دیدیا اب میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کردوں۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ اس کا قصہ صفحہ ۸۸۴ میں گزر چکا ہے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

کسی کی موت آجائے تو (اس وقت پچھتانے لگے کہ) کہنے لگے کہ پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور

فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ (۱۰) وَلَن يُؤَخِّرَ

کیوں نہ دی تاکہ خیرات کرتا اور نیکوکاروں سے ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آجاتی

اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۱)

ہے تو خدا اس کو ہر گز مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

موت سے پہلے تلافی

ع ۲ ۱۲

سُورَةُ التَّغَابُنِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ مُخْتَلَفٌ فِيهَا وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ تغابن اس میں اختلاف ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی یا مدینہ میں اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ الْمُلْكُ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱) هُوَ الَّذِي

اور تعریف اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی تو ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

تم لوگوں کو پیدا کیا کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو

بَصِيرٌ (۲) خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ

دیکھ رہا ہے۔ اسی نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا اور اسی نے تمہاری صورتیں

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۳) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

بنائیں تو سب سے اچھی صورتیں بنائیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ سارے آسمانوں اور زمین میں

وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر یا کھلا کرتے ہو اس سے (بھی) واقف ہے۔ اور خدا تو دل کے

لہ
اس سورۃ میں "ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے"، انسان کی تقسیم، اگلوں کا تذکرہ، ایمان کا حکم اور اس کی جزا، خدا اور رسول کی اطاعت، مال اور اولاد آزمائش ہیں، قرض حسنہ کی مدح" وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[illegible]

انسان کی تقسیم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

بذات الصدور ﴿٤﴾ الم ياتكم نبؤا الذين كفروا من قبل

بھید دل تک سے آگاہ ہے۔ کیا تمہیں ان کی خبر تک نہیں پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا

فذاقوا وبال امرهم ولهم عذاب اليم ﴿٥﴾ ذلك بانه

تو انہوں نے اپنے کام کی سزا کا (دنیا میں) مزہ چکھا اور (آخرت میں تو) انکے لیئے دردناک عذاب ہے۔ یہ اسوجہ سے

اگلوں کا تذکرہ

كانت تاتيهم رسلهم بالبينت فقالوا ابشر يهدوننا

کہ انکے پاس پیغمبر واضح و روشن معجزے لیکر آتے تو کہنے لگے کیا آدمی ہمارے ہادی بنیں گے؟ غرض یہ لوگ

فكفروا وتولوا واستغنى الله والله غني حميد ﴿٦﴾ زعم

کافر ہو بیٹھے اور منہ پھیر بیٹھے اور خدا نے بھی (انکی) پروا نہ کی۔ اور خدا تو بے پروا سزاوار حمد ہے۔ کافروں کا

الذين كفروا ان لن يبعثوا قل بلى وربي لتبعثن

خیال یہ ہے کہ یہ لوگ دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ ہاں اپنے پروردگار کی قسم

ثم لتنبؤن بما عملتم وذلك على الله يسير ﴿٧﴾

تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے وہ تمہیں بتائے گا۔ اور یہ تو خدا پر آسان ہے۔ تو تم

فامنوا بالله ورسوله والنور الذي انزلنا والله

خدا اور اس کے رسول پر اور اسی نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے

ایمان کا حکم اور اس کی جزا

بما تعملون خبير ﴿٨﴾ يوم يجمعكم ليوم الجمع ذلك

ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ جب وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا پھر وہی ہار جیت کا

يوم التغابن ومن يؤمن بالله ويعمل صالحا

دن ہوگا۔ اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اس سے

يكفر عنه سياته ويدخله جنت تجري من تحتها

اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اس کو بہشت کے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے

الانهر خلدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم ﴿٩﴾

نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ابد الآباد ہمیشہ رہے گا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
اور جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ
خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑩ مَا أَصَابَ مِنْ
اسی میں رہیں گے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو
مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ
خدا کے اذن سے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے تو خدا اس کے قلب کی
قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑪ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
ہدایت کرتا ہے۔ اور خدا ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔ اور خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی
الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ
اطاعت کرو۔ پھر اگر تم نے منہ پھیر لیا تو ہمارے رسول پر صرف پیغام کا واضح کر کے پہنچا دینا
الْمُبِينُ ⑫ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
فرض ہے۔ خدا (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسا
الْمُؤْمِنُونَ ⑬ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ
کرنا چاہیئے۔ اے ایماندارو [1] تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض
وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا
تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچتے رہو۔ اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو
وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑭ إِنَّمَا
اور بخش دو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے مال
أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ
اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہے اور خدا کے ہاں تو بڑا اجر (موجود)
عَظِيمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا
ہے۔ تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام) سنو اور

[1] حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد کچھ مومنین ہجرت کرنا چاہتے تھے مگر جب ارادہ کرتے تو ان کی عورتیں اور لڑکے فریاد و نالہ کرتے کہ اگر تم چلے جاؤ گے تو ہم ضائع و برباد ہو جائیں گے اس پر یہ لوگ رک جاتے تو خدا نے ان کے متنبہ کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی۔ پھر ان لوگوں نے بھی ہجرت کی اور اپنے لڑکے بالوں پر عتاب کرنا چاہا تو خدا نے یہ سفارش بھی کی ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

مانو اور اپنی بہتری کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور جو شخص اپنے نفس کی حرص

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ مرادیں پانے والے ہیں۔ اگر تم خدا کو قرض حسنہ دو گے

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ

تو وہ اس کو تمہارے واسطے دُگنا کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا تو بڑا

حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

قدردان بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق[1] مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے رسول (مسلمانوں سے کہدو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق[2] دو تو انکی عدت (پاکی) کے وقت طلاق دو اور

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ

عدۃ کا شمار رکھو۔ اور اپنے پروردگار خدا سے ڈرو۔ اور (عدۃ کے اندر) ان کے گھر سے انہیں نہ

مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

نکالو اور خود بھی گھر سے نہ نکلیں مگر جب وہ کوئی صریح بیحیائی کا کام کر بیٹھیں (تو نکال دینے میں مضائقہ نہیں)۔

مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

اور یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تو

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾

تو نہیں جانتا شائد خدا اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے (جس سے مرد پچھتائے اور میل ہو جائے)۔ تو جب

[1] اس سورۃ میں طلاق کے احکام، خدا قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اگلوں کا تذکرہ، حضرتؐ کی رسالت، زمین کے طبقے بھی آسمان کے برابر ہیں، مومنین کی مدح مذکور ہے۔ ۱۲

[2] طلاق اگرچہ اسلام میں جائز ہے مگر بہت ناپسندیدہ۔ اسی وجہ سے اسے بعض احادیث میں ابغض مباحات کہا گیا ہے۔ اور واقعی اگر یہ جائز نہ قرار دیا جاتا تو بڑے بڑے فسادات ہوتے اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو جنکے مذہب میں طلاق نہیں بعض اوقات اسلام کے اس مسئلہ کی طرف بمجبوری رجوع کرنا پڑتا ہے مگر ساتھ ہی اسکے اس میں ایسی ایسی شرطیں ہیں کہ حتے الامکان اس کی نوبت نہ آئے مثلاً مرد بالغ عاقل ہو، اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دے اور وہ بھی دو عادلوں کے سامنے دائمی اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک ہو وغیرہ۔ اور اگر نوبت آئے بھی تو دونوں میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ طلاق کے بعد عدۃ اس واسطے ہے کہ شائد کوئی صورت ملاپ کی نکل آئے اور مرد رجوع کرے۔ اس کے علاوہ نسب میں گڑبڑ نہ ہو۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اس کا عدہ وضع حمل ہے۔ ۱۲

ع ۸

قرض حسنہ کی مدح

طلاق کے احکام

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

پھر جب وہ اپنی عدۃ پوری کرنے کے قریب پہنچیں تو یا تم انہیں عنوان شائستہ سے روک لو یا اچھی طرح رخصت ہی کر دو

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اور (طلاق کے وقت) اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ قرار دے لو اور (گواہو تم) خدا کے واسطے

وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

ٹھیک ٹھاک گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا اور

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور جو خدا سے ڈرے گا تو خدا اس کے لیئے نجات کی صورت

لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ

نکال دے گا ۱ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم بھی نہ ہو ۲ اور جس نے

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ

خدا پر بھروسا کیا۔ تو وہ اس کے لیئے کافی ہے۔ بیشک خدا اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے۔

جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ

خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکیں اگر تم کو

مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ

(ان کے عدۃ میں) شک ۳ ہو وے تو ان کا عدۃ تین مہینے ہے اور (علیٰ ھذا القیاس) وہ عورتیں جن کو

يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

حیض ۴ ہوا ہی نہیں۔ اور حاملہ عورتوں کا عدۃ ان کا بچہ جننا ہے۔ اور جو خدا سے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ

ڈرتا رہے خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا۔ یہ خدا کا حکم ہے جو

اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

خدا نے تم پر نازل کیا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا تو وہ اس کے گناہ اس سے

منزل ۷

۱ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں نکال دوں گا تو اسے روٹی کپڑا ملنے کا ہی نہیں۔ ۱۲

۲ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھے رہو۔ اسلامی شریعت نہ اس کو پسند کرتی ہے نہ بادیہ نشینی کو۔ فکر معاش کو واجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

رزق ہر چند بے گماں برسد
شرط عقل است جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نہ خواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا ۔ ۱۲

۳ جب اس بات کا شک ہو کہ ان کا خون زیادہ سن ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے یا بیماری کی وجہ سے تب ان کا عدۃ تین مہینہ ہے اور جس عورت کا سن یقینی اتنا ہو چکا ہو کہ اس کو حیض نہ آنا چاہیئے، تو اس کیلئے عدۃ نہیں ہے۔ ۱۲

۴ اس سے بھی وہ عورتیں مراد ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہوئیں۔ کیونکہ ان کے لیئے عدۃ نہیں۔ بلکہ وہ عورتیں مقصود ہیں جن کا سن حیض ہو چکا ہو مگر کسی وجہ سے خونِ حیض نہ آیا ہو۔ ان کا عدۃ تین مہینہ ہے۔ ۱۲

طلاق کے احکام

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ۝٥ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم

دور کر دے گا اور اسے بڑا درجہ دے گا۔ مطلقہ عورتوں کو (عدۃ تک) اپنے مقدور مطابق وہیں رکھو جہاں

مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَ

تم خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لیئے ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں

إِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ

تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر (جننے کے بعد) اگر وہ بچہ کو تمہاری

حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ

خاطر سے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی (مناسب) اجرت دے دو اور باہم صلاحیت سے

وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ

دستور کے مطابق بات چیت کرو۔ اور اگر تم باہم کشمکش کرو تو بچہ کو اس (کے باپ) کی خاطر سے

أُخْرَىٰ ۝٦ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ

کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی۔ گنجائش والے کو اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی روزی

رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ خدا نے جس کو جتنا دیا ہے بس اسی کے مطابق

مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝٧ وَكَأَيِّن مِّن

تکلیف دیا کرتا ہے۔ خدا عنقریب ہی تنگی کے بعد فراخی عطا کرے گا۔ اور بہت سی بستیوں (والوں) نے

قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا

اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا بڑی سختی سے حساب

شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ

لیا، اور انہیں بڑے عذاب کی سزا دی۔ تو انہوں نے اپنے کام کی سزا کا

أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ أَعَدَّ اللَّهُ

مزہ چکھ لیا اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا۔ خدا نے ان کے لیئے سخت

خدا نے جسکو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

[illegible] کا تذکرہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ

عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے عقلمندو جو ایمان لا چکے ہو خدا سے ڈرتے رہو خدا نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا

تمہارے پاس (اپنی) یاد (قرآن) اور اپنا رسول بھیجا ہے جو تمہارے سامنے خدا کی آیتیں

يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کو

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

(کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور جو خدا پر

بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو خدا اس کو (بہشت کے) ان باغوں میں داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ

کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ابد الآباد تک رہیں گے۔ خدا نے ان کو بہت اچھی

لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ

روزی دی ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور انہی کے برابر زمین کو

مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي

بھی۔ ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

ع ۲ ۱۸ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

اور بے شک خدا اپنے علم سے ہر چیز پر حاوی ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تحریم جو مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آنحضرت کی رسالت

مومنوں کی مدح

لہ اس سورۃ میں قسم کا کفارہ، حضرت عائشہ و حفصہ پر سخت عتاب، حضرت علیؑ کی مدح، توبۂ نصوح، جہاد کا حکم، کفار کی تشبیہ، مومنین کی تشفی وغیرہ مذکور ہے - ۱۳

زمین کا آسمانوں کی طرح سات ہونا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اے رسولؐ جو چیز خدا نے تمہارے لیئے حلال کی ہے تم لہ اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لیئے

اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ

کیوں کنارہ کشی کرو۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ خدا نے تم لوگوں کے لیئے ۲ قسموں کے

تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ②

توڑ ڈالنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے۔ اور وہی واقف کار حکمت والا ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ

اور جب پیغمبرؐ نے اپنی بعض بیوی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی پھر جب اس نے (باوجود ممانعت)

بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ ۢ

اس بات کی (عائشہ کو) خبر دے دی اور خدا نے اس امر کو رسولؐ پر ظاہر کر دیا تو رسولؐ نے (عائشہ کو) بعض بات (قصہ

بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ

ماریہ) جتا دی اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی غرض جب رسولؐ نے اس واقعہ (حفصہ کے افشائے راز) کی اس (عائشہ) کو خبر دی

الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ

تو (حیرت سے) بول اٹھی آپکو اس بات (افشائے راز) کی کس نے خبر دی رسولؐ نے کہا مجھے بڑے واقفکار خبردار (خدا) نے بتا دیا۔ (تو

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ

اے حفصہ و عائشہ اگر تم دونوں (اس حرکت سے) توبہ کرو تو (خیر کیونکہ) تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں اور اگر تم دونوں رسولؐ کی مخالفت

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ

میں ایکدوسرے کی اعانت کرتی رہو گی تو (کچھ پرواہ نہیں کیونکہ) خدا اور جبریلؑ اور تمام ایماندار نیک شخص انکے مددگار ہیں اور انکے

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

علاوہ کل فرشتے مددگار ہیں۔ اگر رسولؐ تم لوگوں کو طلاق دے دیں تو عنقریب ہی انکا پروردگار تمہارے بدلے انکو تم سے اچھی

مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

بیویاں عطا کرے جو فرمانبردار ایماندار (خدا اور رسولؐ کی) مطیع (گناہوں سے) توبہ کرنیوالیاں عبادتگذار روزہ رکھنے والیاں بیاہی ہوئی

منزل ۷

لہ ماریہ قبطیہ اور ریحانہ تو آپکی کنیزیں تھیں لو ام شریک اور ام سہیل نے اپنا اپنا نفس آپکو ہبہ کر دیا تھا انکے علاوہ حضرت رسولؐ نے پندرہ نکاح کیئے تھے: خدیجہ، ام سلمہ، میمونہ، سودہ، زینب بنت خزیمہ، جویریہ، ام حبیبہ، صفیہ، عائشہ، حفصہ، زینب بنت خزیمہ، زینب بنت عمیس، خولہ، عمرہ، شنباء۔ انمیں سے آخر الذکر دو عورتیں آپکی صحبت سے بہرہ مند نہ ہو سکی تھیں اور اول الذکر تین بیویاں بالترتیب سب سے افضل ہیں اور حضرت خدیجہ کے علاوہ اول الذکر نو عورتیں آپکی وفات کے وقت زندہ موجود تھیں۔ آپ نے حضرت خدیجہ کی زندگی میں تو کسی دوسری عورت سے کوئی تعلق نہیں کیا مگر انکی وفات کے بعد جب تجدید ہوا تو اپنی بیویوں کے الگ الگ کمرے بنوا دیئے تھے اور سب باری کے دن بھی مقرر تھے کہ ہر ایک کے پاس ایک ایک شب بسر فرماتے مگر صبح کو روزانہ ہر ایک کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر ہو لیتے اسی زمانہ میں مقوقس سلطان روم نے ماریہ قبطیہ کنیز کو تحفۃً آپکی خدمت میں بھیجدیا تو آپنے بیویوں کے کمروں سے الگ ابو ایوب انصاری کے گھر میں جہاں آپنے ہجرت کے بعد سب سے پہلے قیام فرمایا تھا ماریہ کو اتارا اور رفتہ رفتہ آپ انپر اسقدر بھروسہ کرنے لگے تھے کہ اپنے پینے کے پانی کا انتظام انہی کے یہاں رکھا بلکہ آنحضرتؐ کی اونٹنی بھی انہی کے پاس رہتی تھیں شاید اسی وجہ سے اس گھر کو مشربہ ام ابراہیم کہتے تھے خدا کی مہربانی تھوڑے دنوں کے بعد حمل رہا تو انکو عائشہ و حفصہ کے رشک و حسد کی وجہ سے طرح طرح کا خوف پیدا ہوا اور اسوجہ سے حضرتؐ اکثر وہاں قیام فرمانے لگے غرض ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور ماریہ کو دودھ نہ اترا تو آپ نے ایک بکری لے دی جسکے دودھ سے انکی پرورش ہونے لگی اور تھوڑے ہی دنوں میں ہاتھ پاؤں نکل آئے اور بھولا سا چہرہ دمکنے لگا حضرت عائشہ اور حفصہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بیٹیاں تھیں اور ان دونوں میں باہم بہت خلاملا اور میل جول بھی اور سوتیاپا نہیں بلکہ دونوں میں بہناپا تھا اور ایکدوسرے کی ہمراز تھیں اور حضرتؐ کا دوسری بیویوں کی طرف کچھ توجہ کرنا یا کسی کے پاس تھوڑا بیٹھنا بھی گوارا نہ تھا اور فقط ان موجودہ بیویوں ہی سے رشک نہ تھا بلکہ حضرت خدیجہ پر بھی فوقیت کا حوصلہ تھا چونکہ حضرتؐ ان بی بی جو انکے عالی درجات مطیع سچی محبت دار اور خالص الایمان ہونیکی وجہ سے اکثر حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے تو یہ دونوں خصوصاً حضرت عائشہ تو بدن سے جل جاتیں اور بعض وقت طعنہ سے کہہ بھی دیتیں کہ آپ کیا ایک بوڑھی عورت کو بار بار یاد کرتے ہیں بلکہ کبھی اس سے زیادہ سخت کلمات بھی کہہ دیتیں کہ حضرت خدیجہ کی یاد کا حضرت فاطمہ رو دینے لگتیں غرض ان دونوں نے یہ قصد کر لیا تھا کہ آپ پر اپنا قابو اور آپکو ہر طرح اپنے بس میں کر لیں مگر حضرتؐ ہی کی ظرف تھا کہ ان خانگی معاملات میں نہ الجھتے اور ازواج ہی کا غیروں پر حرام

شہد نوش کیا کرتے تھا انکی دیر بیٹھنا بھی دونوں کو گراں گذرا تو آپس میں کمیٹی ہوئی اور حضرت عائشہ نے حفصہ کو پٹی پڑھائی کہ آج حضرت سے کہہ کے شہد چھڑانا چاہیئے تاکہ وہاں کا بیٹھنا چھوٹے غرض وہاں سے جو حضرت عائشہ کے پاس آئے تو رہا تھی ہر قسم ہوجانا اور آپکا عادتاً مثل انکے اور محبوبات تھیں کہ سکوت فرماتے چنانچہ کسی نے آپکے پاس عمدہ شہد تحفۃً بھیجا اور آپ نے ام سلمہ یا زینب یا سودہ کے پاس حفاظت سے رکھوا دیا تو جب وہاں جاتے تو کچھ (دیکھو صفحہ ۸۹۵)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddh

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اور بن بیاہی کنواریاں ہوں۔ اے ایماندارو! اپنے آپکو اور اپنے لڑکے بالوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور ان پر وہ تند خو سخت مزاج فرشتے (مقرر)

شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

ہیں کہ خدا جس بات کا حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملتا ہے اُسے

يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

بجا لاتے ہیں۔ (جب کفار دوزخ کے سامنے آئیں گے تو کہا جائے گا) کافرو! آج بہانے نہ ڈھونڈو۔

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جو کچھ تم کرتے تھے تمہیں اسی کی سزا دی جائے گی۔ اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں صاف

اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

خالص دل سے توبہ کرو تو (اس کی وجہ سے) امید ہے کہ تمہارا پروردگار

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تم کو (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہریں جاری ہیں اس دن جب خدا رسولؐ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان

مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے داہنے طرف (روشنی کرتا)

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى

چل رہا ہوگا اور یہ لوگ یہ دعا کرتے ہونگے پروردگارا ہمارے لیئے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ

بےشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے رسولؐ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو

منزل ۷

(بقیہ صفحہ ۹۵۴) انہوں نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا سبب پوچھا تو کہنے لگیں آپ سے مغافیر (ایک بدبودار گوند) کی بو آتی ہے۔ اسکے بعد حفصہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی حرکت کی آپ نے فرمایا ابھی زینب کے ہاں صرف شہد کھایا ہے تو بیوی عائشہ بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے مغافیر کے پھول چوسے ہونگے غرضکہ آپ نے عائشہ سے راز کے طور پر فرما دیا کہ اب میں شہد نہ کھاؤنگا اور غالباً اس خیال سے کہ جن بیوی کے پاس شہد کھایا تھا انکی خاطر شکنی نہ ہو یہ بھی فرما دیا کہ اسکو ظاہر نہ کرنا مگر یہ اپنی بیم انہی سے بھلا کب پچتی بیانیوالی تھیں فوراً جا کر حفصہ سے جڑ دیا اور یہ خوشخبری سنائی کہ آج سے وہاں کا بیٹھنا چھوٹا اب دوسرا قصہ اس زمانہ میں یہ ہوا کہ اتفاقاً ایک روز حفصہ اجازت لیکر اپنے میکے گئیں اور وہ شب انہی کی باری کی تھی جب حضرت شب کو اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر گھر میں آئے اور حفصہ کا گھر خالی پایا تو آپ نے وہیں آرام فرمایا اور ماریہ قبطیہ کو اپنی خدمت میں طلب کر لیا جب حفصہ میکے سے واپس آئیں تو انکو آنحضرت اور ماریہ قبطیہ کی شبخوابی کا حال معلوم ہوا اور رشک و حسد سے جل گئیں اتفاقاً ایک روز حضرت رسولؐ ابراہیم کو کندھے پر چڑھائے ہوئے عائشہ کے گھر میں آئے اور فرمایا تم دیکھتی ہو یہ کسقدر مشابہ ہے اسپر عائشہ بولیں میں تو غیرت کے مارے جلی ہوں

ع ۷ ۱

مجھے تو کچھ مشابہت نہیں معلوم ہوتی دبلائے ہوئے

۱۹ سوکھے کا رشک آپ نے فرمایا کیا جسم میں بھی مشابہت نہیں ہے تو طعن سے کہنے لگیں جو بکری کا دودھ پی کر پلے گا اسکا بدن تو ضرور خوبصورت ہوگا یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حفصہ آپ کی آواز سنکر غصہ میں ہانپتی کانپتی چڑھ دوڑیں ایک تو ان دونوں کو حضرت رسولؐ کی توجہ اور چاہ کے سبب ماریہ سے رشک تھا ہی اس شب کے واقعہ نے خصوصاً حفصہ کو اور بھڑکا دیا تھا اور ابراہیم کو حضرت کے کاندھے پر دیکھنا سونے پر سہاگہ ہو گیا حضرت کے سامنے آ کر گستاخانہ کہنے لگیں آپ نے میری عزت و حرمت کا بھی کچھ خیال نہ کیا اور ایک لونڈی کو میرے برابر کر دیا یہ اندھیر ہے کہ میرا مکان اور میرا بچھونا اور وہ لونڈی اسے تو آپ نے سر چڑھایا ہے اگرچہ آپ نے فرمایا بھی کہ کیا تمہارے خیال میں وہ میرے واسطے حلال نہیں مگر وہ خواہ مخواہ غل مچانے لگی تب آپ نے سمجھایا اور کنارے پا کے انکے گھر میں لیجا کر فرمایا کہ میں تمہاری خاطر سے قسم کھاتا ہوں کہ آئندہ ماریہ سے صحبت نہ کرونگا مگر دیکھو خبردار یہ رازہے شرط یہ ہے کہ اسکی بو نہ پھوٹے اور کانوں کان کسیکو اسکی خبر نہ ہو اور تم کہیں کسی سے کہنا نہیں یہ فرما کر آپ تو باہر چلے گئے مگر انکو کھلبلی ہوئی اور پیٹ میں بات نہ پچی موقع پا کر اسیوقت اپنی ہمراز حضرت عائشہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انکو یہ مژدہ جانبخش سنایا کہ میں نے آج یہ کار نمایاں کیا کہ ماریہ کو حضرت نے اپنے سے چھڑا دیا یہ دونوں واقعے ان دونوں کے ہاتھوں جو گزرگئے تو خدا نے ان دونوں کی وحی کے ذریعہ سے قلعی کھولدی اور سب حالتیں حضرت رسولؐ کو معلوم ہو گئیں اور آپ نے ماریہ کا قصہ اور حفصہ کی شرارت کا حال حضرت عائشہ سے بیان کر دیا اور شہد والا واقعہ چونکہ خود انہی کا تھا اسوجہ سے آپ نے اسے شدت حیا سے قصداً ذکر نہ کیا۔ اسپر عائشہ کو تعجب ہوا اور پوچھنے لگیں بھلا آپ سے حفصہ کے بیان کا حال آپ سے کس نے بتایا تو فرما دیا۔ تو خدا نے ان باتوں پر یہ آیات نازل فرمائے جس میں ان دونوں عائشہ و حفصہ کی سرزنش اور سخت عتاب کے ساتھ تنبیہ کی اور حضرت کا یہ حکم ہوا کہ قسم کا کفارہ دیکر ماریہ کا تعلق باقی رکھو اور شہد بھی کھاؤ۔ اور اس واقعہ سے چونکہ حضرت کو حفصہ سے بہت سخت صدمہ پہنچا تھا اسوجہ سے آپ نے حفصہ کو طلاق دیدی اور ہمیشہ کیلئے اپنے میکہ کو رخصت کی گئیں اسپر حضرت عمرؓ کو بہت رنج ہوا اور حفصہ اور افسوس کا لہجہ میں حفصہ کی طرف خطاب کرکے کہا اگر خطاب کی اولاد میں کچھ بھی نیکی ہوتی تو رسول اللہ تجھے ہرگز طلاق نہ دیتے۔ اور خود حضرت رسولؐ اس کوفت میں تمام ازواج سے رباتی برہم (۹۵۶)

... Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَ

اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا برا ٹھکانا

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا

ہے ۔ خدا نے کافروں (کی عبرت) کے واسطے نوح ۲ کی بیوی (واعلہ) اور لوط ۲

امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ

کی بیوی (واہلہ) کی مثل بیان فرمائی ہے ۔ کہ یہ دونوں ہمارے بندوں کے تصرف

مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا

میں تھیں تو دونوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی تو ان کے شوہر

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑩

خدا کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور ان کو حکم دیا گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ جہنم میں تم دونوں بھی

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ

داخل ہو جاؤ ۔ اور خدا نے مومنین (کی تسلی) کے لئے ۳ فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال بیان فرمائی ہے کہ

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

جب اس نے دعا کی پروردگار میرے لئے اپنے پاس بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ

کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے چھٹکارا

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑪ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ

عطا فرما اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم ۲ جس نے اپنی شرمگاہ

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ

کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے پروردگار کی

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ⑫

باتوں کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں تھی

منزل ۷

(بقیہ ۹۵۴ و ۹۵۵) الغرض جو کر ماریہ قبطیہ کے گھر میں ۲۹ روز تک برابر رہے اور کسی کے پاس نہیں گئے یہاں تک لوگوں کو یہ شبہ ہوا کہ آپ نے کل بیویوں کو طلاق دیدی۔ یہ ہے خلاصہ بہت سی مختلف الالفاظ روایات کا جو کتب تفاسیر و سیر میں مذکور ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ ص ۲۳۹ تا ۲۴۳ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۳ ص ۱۹۷، ۱۹۸ مطبوعہ مصر و بخاری و مسلم و سنن ابو داؤد وغیرہ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔۱۲

۲ خدا نے اپنی خاص مہربانی سے یہ طریقہ مقرر کر دیا ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھائی ہو اور اسکے ساتھ ان شاء اللہ بھی کہہ لو تو پھر قسم کے خلاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر ان شاء اللہ نہ کہا ہو تو کفارہ دیکر تم اس کے خلاف کر سکتا ہے۔۱۲

۳ یہ بھی اسی عتاب کا تتمہ ہے حضرت عائشہ اور حفصہ کو خدا نے کیا ہی عجیب خطاب فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ رسول کا دل دکھاتی ہو تو کچھ پروا بھی نہیں ہے تمہاری اپنا ایسا رشتہ تو۔ خود جبرئیل اور علی بلکہ کل فرشتے اس کی مدد کو موجود ہیں اگرچہ صالح المومنین کے مراد لینے میں کچھ اختلاف ہے مگر بہت سی روایتیں موجود ہیں جو علی ابن ابی طالب کی مراد پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ ابن ابی حاتم نے خود حضرت علی سے اور ابن مردویہ نے اسماء بنت عمیس سے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین سے علی بن ابی طالب مراد ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور ج ۶ ص ۲۴۴ سطر ۹ مطبوعہ مصر مجاہد اور ابو صالح نے بھی روایت کی ہے دیکھو ثعلبی کو اور شواہد التنزیل غنیۃ الاولیاء وغیرہ ۱۲

۴ یہ بھی اسی سرزنش اور عتاب کا تتمہ ہے اور یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ تم دونوں ان تمام صفات سے متصف نہیں ہو۔۱۲

(بقیہ حاشیہ ص ۹۵۵) ۱ توبہ نصوح سے یہ مراد ہے کہ سچے دل سے خدا کی خوشنودی کی غرض سے اس طرح توبہ کرے کہ پھر اسکو نہ توڑے اسی بنا پر حضرت امیر نے ایک اعرابی سے جو بہت توبہ توبہ کرتا تھا فرمایا تھا کہ فقط زبان سے جلدی جلدی توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے توبہ تو یہ ہے کہ اس میں چھ باتیں پائی جائیں (۱) اپنے گزشتہ افعال پر پشیمانی و ندامت (۲) جو فرض ترک کئے ہیں انکا بجا لانا (۳) لوگوں کے جو حقوق اپنے ذمہ ہیں ادا کرنا (۴) جو حقوق دوسروں پر ہیں انکا بحل کر دینا (۵) آئندہ گناہ نہ کرنیکا مصمم ارادہ (۶) خدا کی خوشنودی اور اطاعت میں اپنے کو گلا دینا۔

۲ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ان لوگوں سے حضرت علی اور انکے اصحاب مراد ہیں۔۱۲ بحاشیہ صفحہ ہذا

۱ حضرت نوح کی بیوی دنیا نے تو یہ دغا کی کہ آپ لوگوں کو ہدایت کرتے اور یہ چھپ چھپ لوگوں سے کہتی کہ نوح دیوانہ ہے جب کوئی اس کے پاس آ کر ایمان لاتا تو بتاتی کہ مجھے اس کی حالت خوب معلوم ہے اور حضرت لوط کی بیوی یہ شرارت کرتی کہ جب نئے وارد مہمان حضرت کے پاس آتا تو حضرت کا دل دکھاتی اور انکو ستانے کے واسطے فوراً جا کر لوگوں کو خبر دیتی۔۱۲

۲ ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ جب فرعون کو آپکے ایمان کی حالت معلوم ہوگئی تو اس نے پہلے فہمائش کی مگر جب انہوں نے نہ مانا تو فرعون نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا اور ان کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا۔ اسی وقت انہوں نے دعا کی اور خدا نے قبول فرمائی اور یہ راہی جنت ہوئیں۔ بلکہ بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ ان کا بدن بھی بعینہ فرشتوں کے ذریعہ بہشت میں پہنچایا گیا۔ واللہ اعلم

ع ۲ ۵ ۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہُوا اور اسکی | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

شَيْءٍ قَدِيْرُ ۞١ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۞٢ الَّذِيْ

سب سے اچھا کون ہے۔ اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے جس نے سات

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

آسمان تلے اوپر بنا ڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی

مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۞٣

ہے۔ تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا

دوبارہ آنکھ اٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری نظر) ناکام اور تھک کر تیری طرف

وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۞٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ

پلٹ آئے گی۔ اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی ہے

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۞٥

اور ہم نے ان کو شیطانوں کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے انکے لئے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞٦

اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور (وہ) بہت برا ٹھکانا ہے جب

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۞٧ تَكَادُ

یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے جوش کے

۱ه

اس سُورۃ میں "اپنی قدرتِ کاملہ، جہنم کی حالت، خدا کو ہر چیز کا علم ہونا، مومن و کافر کی مثال، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے" بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

۲ه

موت اور زندگی سے آزمائش کا یہ مطلب ہے کہ زندگی نہ ہو تو عمل کب کرے اور موت نہ ہو تو کوئی خدا سے ڈرے ہی کیوں۔ ۱۲

۳ه

یعنی جب شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے جاتے ہیں تو فرشتے انہیں شہاب ثاقب سے مار کر ہٹا دیتے ہیں یہ بات اگرچہ معمولی انسان کے دماغ میں آنے کی بات نہیں مگر اس کے حق ہونے میں شک نہیں۔ ہزاروں باتیں ہیں کہ دنیا میں روز مرہ ہوا کرتی ہیں اور ہم ان کے کہنہ سے واقف نہیں۔ اس کا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو نجومیوں کی خیالی باتیں کرنے کا ذریعہ قرار دیا کیونکہ رجم کے معنے خیالی بات کرنا۔ اور شیاطین سے مراد ہوں نجومی۔ اس کے ماننے میں تو شائد کسی کو عذر نہ ہوگا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا

پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں (ان کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے داروغۂ جہنم پوچھے گا کیا تمہارے پاس

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا

کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانیوالا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

اور کہا کہ خدا نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم تو بڑی (بھاری) گمراہی میں (پڑے) ہو۔

كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ

اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔

السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾

غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیں گے[۱] تو دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں ان کے لیئے مغفرت اور بڑا بھاری اجر

كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ

ہے۔ اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا۔ وہ تو دل کے بھیدوں تک

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ

سے خوب واقف ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ اور وہ تو بڑا باریک بین

الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا

واقف کار ہے۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیئے نرم (و ہموار) کر دیا تو اس کے اطراف[۳]

فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنْتُمْ

جوانب میں چلو پھرو اور اس کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ۔ اور تم کو اسی کیطرف قبر سے اٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم

مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾

اس شخص سے جو آسمان (بر زبانِ مخلوق) ہے اس بات سے بیخوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی

۱

اسس سے صاف واضح ہے۔ کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ہیں۔ ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں۔ ہم تو مجبور تھے جو خدا نے چاہا کیا۔ ۱۲

۲

جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیئے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمدؐ کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۳

حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ مناکب سے پہاڑ مراد ہیں۔

۱۲

ع ۱ / ۱۴ / ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ

الٹ پلٹ کرنے لگے یا تم اس بات سے بےخوف ہو کہ جو آسمان میں سلطنت کرتا ہے کہ تم پر پتھر بھری آندھی

فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

چلائے تو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے

قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ

جھٹلایا تھا تو دیکھ لو کہ میری ناخوشی کیسی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر چڑیوں کو اڑتے نہیں دیکھا

صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ

جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں اور سمیٹ لیتی ہیں کہ خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں روکے رہ سکتا۔ بیشک وہ

شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم

ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج بن کر

مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾

تمہاری مدد کرے۔ کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا

بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے۔ مگر یہ کفار تو

فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ

سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ زیادہ

أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي

ہدایت یافتہ ہو گا یا وہ شخص جو سیدھا برابر راہِ راست پر چل رہا ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ خدا

أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ

تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان آنکھیں اور دل بنائے۔

قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ

(مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔ کہدو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور

وقف لازم اختلاف
وقف منزل
وقف غفران

لہ
یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ یہ دونوں زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں۔ مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اُسے راستہ سوجھائی نہیں دیتا، اور مومن سیدھا تنتا ہوا ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔

مومن و کافر کی مثال

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ

اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے۔ اور کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَ

(پورا) ہوگا۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف

إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ

صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے)

وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ

کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔ (اے

تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ

رسولؐ) تم کہدو بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر

أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾

رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔ تم کہدو کہ وہی

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ج

(خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی پر بھروسہ کر لیا ہے۔ تو

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بھلا

إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿٣٠﴾

دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے۔

ع ۲ / ۱۶ / ۲

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ۶۸ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — مع اثنتان و خمسون آیۃ و رکوعان

سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی — خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾

نٓ۔ قلم کی اور اس چیز کی جو لکھتے ہیں (راقم کی) قسم ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے دیوانے نہیں ہو۔

قیامت کا علم صرف خدا کو ہے

ل — اس سورۃ میں قلم دوات کی عظمت، ولید بن مغیرہ کے حالات، مروان کے باغ کا قصہ، فرمانبردار و نافرمان برابر نہیں ہو سکتے، قیامت کا تذکرہ، قرآن تو بس نصیحت ہے، وغیرہ کا ذکر ہے۔

ع — اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا۔ اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا اور چیزوں کو چھوڑ کر قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد ہے جس کی مثل و نظیر مفید ایجاد ہو ہی نہیں سکتی۔ یہی وہ چیز ہے جس پر دین و دنیا کے تمام کارخانے کا دار و مدار ہے اسی وجہ سے اس کی اتنی عظمت ہے، اور عظمت ہی کی وجہ سے خدا نے اس کی قسم کھائی ہے۔ ۱۲

قلم و دوات کی عظمت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾

اور تمہارے واسطے یقیناً وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ اور بیشک تمہارے اخلاق لے بڑے اعلےٰ درجہ کے ہیں

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ

تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں دیوانہ کون ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار

هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾

ان سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾

تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں۔ اور تم (کہیں)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾

ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا ذلیل اوقات عیب جو لے درجہ کا چغل خور مال کا بہت بخیل

مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾

حد سے بڑھنے والا گنہگار تند مزاج اور اس کے علاوہ بدذات لے (حرام زادہ) بھی ہے چونکہ مال اور

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا

بہت سے بیٹے رکھتا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں

قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾

کے افسانے ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ جس طرح ہم نے ایک لے

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا

باغ والوں کا امتحان لیا تھا اسی طرح ان کا امتحان لیا۔ جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا

ہوتے ہی ہم اس کا میوہ ضرور توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ تو یہ لوگ پڑے سو ہی رہے تھے

طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾

کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا چکر لگا گئی تو وہ (سارا باغ جل کر) ایسا ہو گیا جیسے بہت

لے آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلےٰ نمونے سیکڑوں نہیں ہزاروں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ یوں ہے کہ اور معجزات سے قطع نظر کر کے اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آپ کے اخلاق کی وجہ سے ہوئی۔ اسی بنا پر سعدیؒ کہتے ہیں ع

بہتر ز ہزار معجزہ است ش

ادب نیک بود و خلق عظیم ۱۲

لے یہ سب اوصاف ولید بن مغیرہ کے ہیں۔ جس کے باپ کا پتہ نہ تھا۔ قریش میں پرورش پاکر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا۔ ۱۲

لے صنعا یمن سے بارہ میل کے فاصلے پر ضروان میں سر راہ ایک باغ تھا اور اس کا مالک ایک نیک دل سخی آدمی تھا اس میں سے حق اللہ بھی دیتا محتاجوں کو بھی کھلاتا۔ مسافروں کو بھی محروم نہ رکھتا۔ اتفاقاً جب وہ مرگیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تھا دونوں بڑے بیٹوں نے اسے دیکھ کر یہ صلاح کی کہ اس سال اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیئے تاکہ اس کی بدولت دولتمند ہو جائیں۔ چھوٹے نے اگرچہ باپ کا رویہ اختیار کرنا چاہا مگر ان لوگوں کی زیادتی اور شرارت سے ان کا ساتھی ہو گیا غرض جب وہ تیار ہو گیا تو ایک دن قریب شام یہ لوگ آئے اور ارادہ کر کے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق خداوندی نہ دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

کالی رات۔ پھر یہ لوگ تڑکے لگے باہم غل مچاتے کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے باغ میں سویرے

صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَنْ لَا

سے چلے چلو۔ غرض وہ لوگ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس

يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ

کوئی فقیر نہ آنے پائے تو وہ لوگ روک تھام کے اہتمام کے ساتھ پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے

قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ

ہی جا پہنچے۔ پھر جب اسے (جلا ہوا سیاہ) دیکھا تو کہنے لگے ہم لوگ تو بھٹک گئے (یہ ہمارا باغ نہیں پھر سوچ

مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾

کر بولے) بات یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں۔ جو اُن میں منصف مزاج تھا کہنے لگا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

کہ تم لوگ (خدا کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ وہ بولے ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار ہیں۔ پھر لگے ایک دوسرے کے منہ

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾

در منہ ملامت کرنے (آخر) سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بے شک ہم ہی خود سرکش تھے۔ اُمید ہے کہ

عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا

ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع

رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ

کرتے ہیں۔ (دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے! اگر

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

یہ لوگ سمجھتے ہوں۔ بے شک پرہیزگار لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و آرام کے

جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾

باغوں میں ہوں گے۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے ہرگز

ف ١

یہ اسی چھوٹے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کو بُرے ارادوں سے روکتا تھا۔ اور اوسط اس وجہ سے فرمایا کہ خیر الامور اوسطہا۔ تو چونکہ وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا اور میں نے بھی اسی لحاظ سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے۔ کیوں کہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور ظلم و غفلت کا اوسط ہے ١٢

ف ٢

ان لوگوں کے توبہ استغفار پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کر خدا نے اس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا جس کی مثل دنیا میں مشکل ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام حیوان رکھا گیا۔ ١٢

وقف لازم

٣٣ع ٤

فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ یا تمہارے پاس کوئی (ایمانی) کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا

ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے تم کو وہاں ضرور ملے گی۔ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز قیامت تک چلی

بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ

جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم دو گے وہی تمہارے لیے ضرور حاضر ہو گا۔ ان سے پوچھو تو کہ ان میں

أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ

اس کا کون ذمہ دار ہے یا (اس باب میں) ان کے اور لوگ بھی شریک ہیں۔ تو اگر یہ لوگ سچے ہیں

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ

تو اپنے شریکوں کو سامنے لائیں۔ جس دن پنڈلی کھول[1] دی جائے اور (کافر) لوگ سجدے کیلئے

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ

بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی رسوائی

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَ

ان پر چھائی ہوگی۔ اور (دنیا میں) یہ لوگ سجدے کے لیئے بلائے جاتے اور بیٹے گئے

هُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ

تندرست تھے۔ تو مجھے اس کلام کے جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو ہم ان کو آہستہ آہستہ طرح

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ

پکڑ لیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور میں ان کو مہلت دیئے جاتا ہوں بے شک میری تدبیر

إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ

مضبوط ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ

مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ

رہا ہے۔ یا ان کے پاس غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ لیا کرتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے

ع ۵ عند المتقدمین

[1] پنڈلی کھول دینے کا مطلب کسی مصیبت و بلا کا آنا ہے اور چونکہ قیامت سے بالاتر کوئی مصیبت نہیں اس وجہ سے اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وقف لازم

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ

حکم کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی کا نوالہ ہونے والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہو جاؤ۔ کہ جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے

مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ

تھے اپنے پروردگار کو پکارا۔ اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی انکی یاوری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور

وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن

ان کا برا حال ہوتا۔ تو ان کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکوکاروں سے بنا دیا۔ اور کفار جب

يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

قرآن کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہِ راست سے) ضرور پھسلا دیں گے۔

وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ تو سِڑی ہے۔ اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کی نصیحت ہے۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ...	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ
سورہ الحاقہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ

سچ مچ ہونے والی (قیامت) وہ سچ مچ ہونے والی کیا چیز ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے۔ (وہی) کھڑکھڑانے

ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا

والی جس کو (قوم) عاد و ثمود نے جھٹلایا۔ غرض (قوم) ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے

بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾

گئے۔ رہے (قوم) عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے خدا نے اسے

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى

سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو لوگوں کو اس طرح ڈھئے (مرے) پڑے

الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ

دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا

۱

ہمارے فاضل معاصر مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے، کہ صاحب الحوت اور ذو النون کے ایک معنی ہیں "مچھلی والا"۔ مگر وہ لفظ اچھا نہیں۔ افسوس خانصاحب نے اپنے اردو محاورات کا عربی محاورات پر قیاس کیا۔ حالانکہ یہ کسیطرح جائز نہیں۔ اس کے علاوہ انہیں خبر نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کسقدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے پورا باخبر نہ ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے قابل اہل زبان کے دانت کھٹے ہو گئے۔ ۱۲

۲

اس سورۃ میں قیامت کا ذکر، عاد و ثمود کی ہلاکت، قیامت میں نیکوکاروں کی حالت اور بدکار کی کیفیت، قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ

کیا دیکھتا ہے۔ اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ (قوم لوط) جو الٹی ہوئی بستیوں

وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

کے رہنے والے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے۔ تو ان لوگوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی تو

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

خدا نے بھی انکو بڑی سختی سے لے دے کر ڈالی۔ جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تم کو کشتی پر سوار کیا

فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

تاکہ ہم اسے تمہارے لئے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان (اسکو) یاد رکھیں۔ پھر جب

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ

صور میں ایک (بار) پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایکبارگی

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

(ٹکڑا کر) ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے تو اس روز قیامت آ ہی جائے گی اور

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى

آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن بہت پھس پھسا ہوگا اور فرشتے اس کے کنارے پر ہونگے

اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ

اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے اسدن تم سب (خدا کے

تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

سامنے) پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو (اس کا) نامۂ (عمل) داہنے ہاتھ میں دیا

بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ

جائے گا تو وہ (دوسرے لوگوں سے) کہے گا لیجیے میرا نامہ (عمل) پڑھیئے۔ میں تو جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

(کتاب) ضرور ملے گا۔ پھر وہ دل پسند عیش میں ہوگا بڑے عالیشان باغ میں جنکے پھل بہت جھکے

ل سعید بن منصور ابن جریر۔ ابن منذر ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے فرمایا میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ ایسے کان علیؑ کے بنا دے اسی وجہ سے حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسولؐ سے سنی وہ کبھی بھولا۔ اور ابن جریر۔ ابن ابی حاتم واحدی۔ ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن بخاری نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں اور دور نہ کروں۔ اور تمکو تعلیم کروں۔ اور تم یاد رکھو کہ تم کو حق کی قسم یاد رکھنا۔ اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "یا علیؑ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو"۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت رسول اللہؐ نے فرمایا "یا علیؑ تو میرے علم کا یاد رکھنے والا کان ہے"۔ دیکھو تفسیر دُرِ منثور جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۱ تا ۱۴ مطبوعہ مصر ۱۲

۲ آٹھ کی تعیین خدا کا فرمودہ ہے۔ پھر اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ اور کسی کاوش تفتیش اور تاویل کی ضرورت نہیں اس سے فرشتے مراد ہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ شرف اس دن اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا کو ملے گا: نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمد مصطفیٰؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى الْأَيَّامِ

ہوئے قریب ہوں گے جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام میں کرکے آگے بھیج چکے ہو اس کے صلہ میں مزے

الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِى

سے کھاؤ پیو۔ اور جس کا نامۂ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھے میرا نامۂ

لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ

عمل نہ دیا جاتا اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت نے ہمیشہ کے لئے میرا

الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ أَغْنٰى عَنِّى مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾

کام تمام کر دیا ہوتا۔ (افسوس) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ (ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی (پھر

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ

حکم ہوگا) اسے گرفتار کرکے طوق پہنا دو پھر اسے جہنم میں جھونک دو پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی

ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿۳۲﴾ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

ہے اسے خوب جکڑ دو (کیونکہ) یہ نہ تو بزرگ خدا ہی پر ایمان لاتا تھا اور نہ

بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ

محتاج کے کھلانے پر (لوگوں کو) آمادہ کرتا تھا۔ تو آج نہ اس کا یہاں کوئی

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿۳۵﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿۳۶﴾

غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لئے) کچھ کھانا ہے جس کو گناہ گاروں

لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا الْخَاطِـُٔونَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿۳۸﴾ وَمَا

کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جو تم کو دکھائی دیتی ہیں

لَا تُبْصِرُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۴۰﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

اور جو تمہیں نہیں سجھائی دیتیں کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی

قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾

تک بندی نہیں تم لوگ تو بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی (خیالی) بات ہے۔ تم لوگ تو بہت کم غور کرتے ہو۔

قیامت میں بدکاروں کی کیفیت

ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ ۱۲

ع ۲/ ۵

قرآن کی حقیقت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا (کلام) ہے۔ اگر رسول[۱] ہماری نسبت کوئی

الْاَقَاوِيلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ

جھوٹ بات بنا لاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی گردن اڑا

الْوَتِينَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِينَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ

دیتے تو تم میں سے کوئی ان سے (ہمیں) روک نہ سکتا۔ یہ تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت

لِلْمُتَّقِينَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهُ لَحَسْرَةٌ

ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ (اس کے) جھٹلانے والے ہیں۔ اور اس میں

عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۵۲﴾

شک نہیں کہ یہ کافروں کی حسرت کا باعث ہے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے۔ تو تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ بعد النبا	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوا اور اسکی	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔[۱]

سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿۲﴾

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لئے ہو کر رہنے والے عذاب کو[۲] مانگا جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جو درجے والے

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ اِلَيْهِ

خدا کی طرف سے (ہونے والا) تھا۔ جس کی طرف فرشتے اور روح الامین چڑھتے ہیں (اور یہ) ایک

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ

دن میں (اتنی مسافت طے کرتے ہیں) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ تو تم اچھی طرح (ان تکلیفوں کو)

صَبْرًا جَمِيلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰهُ قَرِيبًا ﴿۷﴾

برداشت کرتے رہو۔ وہ (قیامت) ان کی نگاہ میں بہت دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک ہے۔

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾

جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کا سا باوجودیکہ ایک دوسرے

---

۱ اس سورۃ میں حارث بن نعمان کا جناب امیرؑ کی عداوت سے معذب اور ہلاک ہونا، قیامت کی کیفیت، انسان کا لالچی ہونا، سنتی نماز کا ذکر، واجبی نماز کا تذکرہ، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

حارث بن نعمان کا معذب ہونا

۲ جب حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنی ناقہ سے اترا اور باندھ حضرتؐ کے پاس پہنچا اور آپ اس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ یہ آتے ہی بے باکی سے کہنے لگا اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے توحید کو کہا ہم نے مان لیا، اپنی رسالت کو کہا مان لیا، نماز کو کہا پڑھی، روزہ کو کہا رکھا، حج کو کہا کیا، اس پر بھی تم کو چین نہ آیا کہ تم نے اپنے چچازاد بھائی کو ہمارا حاکم بنایا۔ یہ تم نے اپنی طرف سے کہا ہے یا خدا کی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا خدا کی قسم خدا کی طرف سے۔ یہ سنکر حارث پچھلے پاؤں پلٹا اور کہتا ہوا چلا کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتے ہیں، تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی عذاب نازل کر۔ ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر ثعلبی۔ ۱۲

قیامت کی کیفیت

ع ۲/۱۵ ۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي

کو دکھتے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ گنہگار تو آرزو کرے گا کہ کاش اس دن کے

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَ

عذاب کے بدلے اس کے بیٹوں اور اس کی بیوی اور اس کے بھائی اور اس کے کنبے کو جس میں

فَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾

وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کو لے لیں اور اس کو چھٹکارا دے دیں (مگر)

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾

ہرگز نہ ہوگا۔ (جہنم کی) وہ بھڑکتی آگ ہے کہ کھال کو ادھیڑ کر رکھ دے گی (اور) ان لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہوگی

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ

جنہوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا بیشک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب

الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾

اسے تکلیف چھو گئی تو گھبرا گیا اور جب اسے ذرا فراخی حاصل ہوئی تو بخیل بن بیٹھا مگر جو لوگ ۱ نماز پڑھتے

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ

ہیں جو اپنی نماز ۲ کا التزام رکھتے ہیں اور جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے

حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ

کے لئے ایک مقرر حصہ ہے اور جو لوگ روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں اور

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾

جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بے

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾

بیشک ان کے پروردگار کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی اپنی بیویوں اور اپنی

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾

لونڈیوں کے سوا سے حفاظت کرتے ہیں تو ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی جائے گی۔

انسان بڑا لالچی ہے

نماز کا ذکر

۱ عاصمی نے زین الفتیٰ میں ایک طولانی حدیث جناب امیرؑ سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے نہ کبھی کفر کیا اور نہ کبھی کسی چیز پر لالچ کیا۔ اور جہاں خدا نے فرمایا ہے کہ انسان بڑا لالچی ہے۔ اس کے بعد پھر کچھ لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے خدا کی قسم ہمارے سوا کوئی دوسرا مستثنیٰ نہیں ہے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے ۱۲

۲ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے سنتی نماز مراد ہے ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ
تو جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اور جو لوگ
الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ
اپنی امانتوں اور عہدوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہتے
قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں ۱ کا خیال رکھتے ہیں یہی لوگ (بہشت کے
ع ۱ ۳۵ ۷ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ تو (اے رسولؐ) کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ
مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ
تمہارے پاس گروہ گروہ داہنے سے بائیں سے دوڑے چلے آرہے ہیں۔ کیا ان میں سے
كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا اِنَّا
ہر شخص اسی کا متمنی ہے کہ نعمت کے باغ (بہشت) میں داخل ہوگا ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو
خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ
جس (گندی) چیز سے پیدا کیا یہ لوگ جانتے ہیں۔ تو ہمیں مشرقوں ۲ اور مغربوں کے پروردگار کی
الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا
قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے بدلے ان سے بہتر لوگ لا (بسا) ئیں اور ہم
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
عاجز نہیں ہیں۔ تو تم ان کو چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جس دن کا ان سے
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو اسی دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے
سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
گویا وہ کسی جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں (ندامت سے) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان

ل۱ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے واجبی نمازیں مراد ہیں۔۱۲

ل۲ موسم کے بدلنے سے آفتاب ماہتاب ستاروں کے طلوع و غروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے مشارق و مغارب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷ ع ۹/۸

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۴۴

پر رسوائی چھائی ہوگی۔ یہ وہی دن ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ بِمَكَّةَ وَهِيَ نَزَلَتْ بَعْدَ اِبْرٰهِيْمَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيٰتُهَا ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ وَرُكُوْعَاتُهَا اثْنَانِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کی قوم پر دردناک عذاب آئے ان کو

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۱ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ

اس سے ڈراؤ۔ تو نوحؑ اپنی قوم سے کہنے لگے اے میری قوم میں تو تمہیں صاف صاف ڈراتا اور

مُّبِيْنٌ ۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۳ يَغْفِرْ

سمجھاتا ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ خدا تمہارے گناہ

لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ

تمہیں بخش دے گا اور تمہیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی رکھے گا۔ بے شک جب خدا کا

اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۴ قَالَ رَبِّ

مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ کاش تم سمجھتے ہوتے۔ (جب لوگوں نے نہ مانا تو)

اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ

عرض کی پروردگار میں اپنی قوم کو (ایمان کی طرف) برابر بلاتا رہا لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ گریز ہی

اِلَّا فِرَارًا ۶ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا

کرتے رہے۔ اور میں نے جب ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے

اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا

اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور (مجھ سے چھپنے کو) کپڑے اوڑھ لیے اور

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۷ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۸

اڑ گئے اور بہت شدت سے اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو بالاعلان له بلایا پھر ان کو

حضرت نوحؑ کا قصہ

له اس سورۃ میں حضرت نوحؑ کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں، قصۂ نوحؑ کا بقیہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

٢ه آپ کے بالاعلان دعوتِ اسلام کا یہ طریقہ تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر جاتے تھے، اور بلند آواز سے فرماتے تھے بھائیو کہو "لا الٰہ الا اللہ" تاکہ رستگاری پاؤ۔ اور آہستہ کہنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاتے، اور ایمان لانے کو فرماتے۔ غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا ورنہ اور طریقے بھی تعلیم و تلقین کے آپ نے اٹھا نہ رکھے تھے اس پر لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے ایسا نہ ہو پھر کچھ کہیں۔ ۱۲

وقف لازم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ
ظاہر بظاہر سمجھایا اور ان کی پوشیدہ بھی فہمائش کی کہ میں نے ان سے کہا اپنے پروردگار سے
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ
مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار
عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
پانی برسائے گا اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ بنائے
لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ
گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم خدا کی عظمت کا ذرا بھی
وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ
خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح کا پیدا کیا۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ خدا نے
اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے اور اسی نے ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
روشن چراغ بنا دیا۔ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر تم کو اسی میں
نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ
دوبارہ لے جائے گا اور (قیامت میں اسی سے) نکال کھڑا کرے گا۔ اور خدا ہی نے زمین
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
کو تمہارے لیے فرش بنایا تاکہ تم اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں پر چلو پھرو (پھر)
فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ
نوح نے عرض کی پروردگار! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص کے تابعدار بن کے جس نے
لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾
ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا فائدہ نہ پہنچایا۔ اور انہوں نے رہبر کے ساتھ بڑی بڑی مکاریاں

ع ۲۰ ۹

استغفار کے فوائد

لہ ابن عباسؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپؓ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کیے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا استغفار کر۔ دوسرے نے کہا میری زراعت و درخت خشک ہوگئے ہیں۔ فرمایا استغفار کر۔ تیسرے نے کمی بارش کی شکایت کی فرمایا استغفار کر۔ چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی فرمایا استغفار کر۔ پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا فرمایا استغفار کر۔ غرض اسی طرح اور کئی آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا۔ آپؓ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے فقلت استغفروا ربکم الآیۃ۔ ۱۲

خدا کی قدرت میں

لہ کیونکہ حضرت آدم ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے۔ ۱۲

قصہ نوح کا خاتمہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ

کہیں اور (انٹے) کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود کو اور نہ سواع کو اور نہ

وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَ

یغوث و یعوق و نسر کو چھوڑنا۔ اور انہوں نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا۔ اور تو (ان)

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دے۔ (آخر) وہ اپنے گناہوں کی بدولت (پہلے تو) ڈبو دیئے گئے

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾

پھر جہنم میں جھونکے گئے تو ان لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ اور

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

نوح نے عرض کی پروردگارا (ان) کافروں میں سے روئے زمین پر کسی کو بسا ہوا

دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا

نہ رہنے دے۔ کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو پھر یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور

فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

ان کی اولاد بھی بس گنہگار اور پکی کافر ہی ہوگی۔ پروردگارا مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن میرے گھر میں

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع

آئے اسکو اور تمام ایماندار مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور (ان) ظالموں کی بس تباہی کو اور زیادہ کر۔

(٧٢) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (٤٠)	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اٰيَاتُهَا ٢٨ رُكُوْعَاتُهَا ٢
سورۂ جن مکہ میں نازل ہوا اور اس کی	خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔	اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

اے رسول لوگوں سے کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) جی لگا کر سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور اب تو ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک

لہ اس سورۃ میں جنات کے ایک گروہ کی حکایت اور ان کا ایمان لانا۔ مسجدیں خاص خدا کی عبادت کے لیئے ہیں، جہنم کی حالت، غیب داں صرف خدا ہے ۱۲۔

٢ہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولِ رسالت کے خلعت سے سرفراز ہوئے اور جنوں کا آسمان پر جانا بند ہوا تو وہ لوگ سمجھے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے۔ اس بنا پر کچھ جنات اس تفتیش کے لیئے مقرر کیئے گئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔ چنانچہ وہ لوگ جو مکہ میں آئے تھے، حضرت کو بازار عکاظ میں دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ صبح میں مشغول ہیں۔ غرض جب ان لوگوں نے حضرت کو قرآن پڑھتے سنا تو کہنے لگے یہی وہ واقعہ ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روکا ہے۔ آخر یہ لوگ آگئے اپنی قوم کی طرف پھرے، اور یہ جا کر بیان کیا۔ ۱۲

النصف ع ٢ ٨ ١٠

گروہ جن کی حکایت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۳

نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ بیٹا بیٹی اور

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۴ وَّاَنَّا

یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں حد سے زیادہ لغو باتیں[ل] بکا کرتے تھے اور یہ کہ

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۵

ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن خدا کی نسبت جھوٹی بات نہیں بول سکتے اور یہ کہ آدمیوں

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ

میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان کی

مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

سرکشی اور بڑھ گئی اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے ویسا ہی ان کا بھی اعتقاد تھا کہ

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

خدا کسی کو ہرگز دوبارہ نہیں زندہ کرے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی بہت

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۹

میں (آسمانی باتیں) سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے شعلہ تیار پائے گا۔

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

اور یہ کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ

نے ان کی بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ نیکوکار ہیں اور کچھ اور طرح کے۔

كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۱۱ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

ہم لوگوں کے بھی کئی طرح کے فرقے ہیں اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرگز ہرا نہیں

ل جو باتیں عقلاً و شرعاً اس کی ذات و صفات و شان کے خلاف ہیں۔ مثلاً اس کی طرف اولاد و زوجہ جسم وغیرہ کی نسبت دینا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى

سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی تو اس پر ایمان

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا

لے آئے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اس کو نہ نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ

رَهَقًا ﴿١٣﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ

ہم میں سے بعض لوگ تو فرمانبردار ہیں اور بعض لوگ نافرمان تو جو لوگ فرمانبردار ہیں وہ تو

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

سیدھے راستہ پر چلے اور رہے نافرمان تو وہ جہنم کے کندے بنے اور

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ

(اے رسولؐ تم کہدو) کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور ان کو الغادول

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ

پانی سے سیراب کرتے تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ

پروردگار کی یاد سے منہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت عذاب میں جھونک دے گا اور یہ کہ مسجدیں

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

خاص لے خدا کی ہیں تو تم لوگ خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا اور یہ کہ جب اس کا بندہ (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ

يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا

وسلم) کی عبادت کو کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس کے گرد ہجوم کر کے گرے پڑتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں تو

رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ

اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اسکا کسیکو شریک نہیں بناتا۔ (یہ بھی) کہدو کہ میں تمہارے حق میں نہ برائی کا

ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔ (یہ بھی) کہدو کہ مجھے خدا کے عذاب) سے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا

لے

مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ حضرت عیسےٰ کو اور یہود حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادت میں خدا کا شریک کر دیتے ہیں ویسا تم نہ کرو۔ بلکہ مسجدوں میں صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کرو۔ ١٢

ے٢

حضرت رسولؐ جو ایک نئی قسم کی نماز پڑھتے تو کفار تماشہ سمجھ کر آپ کو گھیر لیتے۔ اس وجہ سے آپ کو حکم ہوا کہ تم انہیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھاؤ ١٢

ع ١٩ / ١١

مسجدیں خاص خدا کی عبادت کے لئے ہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

اور میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں خدا کی طرف سے (احکام کے) پہنچا دینے اور اس

رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

کے پیغاموں کے سوا کچھ نہیں کر سکتا، اور جس نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لیے یقیناً

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ابدالآباد تک رہے گا۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جن کا ان

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ

سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس کا شمار کم ہے۔ (اے رسولؐ)

اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ

تم کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرے پروردگار نے اس کی

اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا

مدت دراز کر دی ہے۔ (وہی) غیب دان ہے اور اپنے غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس پیغمبر

مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر فرما دیتا ہے تاکہ دیکھ

وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

لے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے اور (یوں تو) جو

رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲/ ۹/ ۱۲

کچھ ان کے پاس ہے وہ سب پر حاوی ہے اور اس نے تو ایک ایک چیز گن رکھی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آیاتہا عشرون رکوعہا ۲

سورہ مزمل مکی ہے — خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ

اے (محمدؐ) جو چادر لپیٹے والے (رسولؐ) رات کو نماز کے واسطے کھڑے ہو مگر تھوڑی رات نہیں آدھی رات یا اس سے کچھ

ف ۱ اس سورۃ میں نمازِ نوافل کا حکم ٹھکانے کی عبادت رات ہی کو ہوتی ہے، جہنم کی حالت، نوافل میں آسانی وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ف ۲ وحی کے وقت آنحضرتؐ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی۔ جسے ہم تو بتا نہیں سکتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ بعض وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے۔ حتےٰ کہ ابتدائے نبوت میں جب آپ فرشتہ کی آواز سنتے تو اپنی ہمدرد بیوی حضرت خدیجہؓ سے فرماتے مجھے کپڑے سے لپیٹ دو۔ چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے کہ اور چونکہ حبیب کو محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے، اس وجہ سے خدا نے ان ہی الفاظ سے خطاب کیا۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

اَنِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

کم کردو یا اس سے کچھ بڑھا دو [1] اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر [2] کر پڑھا کرو

تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ

ہم عنقریب تم پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ رات کا اٹھنا خوب

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

(نفس کا) پامال کن اور بہت ٹھکانے سے ذکر کا وقت ہے۔ دن کو تو تمہارے اور بہت بڑے بڑے

سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸

اشغال ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (وہی)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹

مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِيْ

اور جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور اُن سے بعنوانِ شائستہ الگ تھلگ رہو۔ اور مجھے ان

وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱ اِنَّ

جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ بیشک ہمارے

لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝۱۲ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا

پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے والی آگ (بھی) اور گلے میں پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دُکھ دینے والا

اَلِيْمًا ۝۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ

عذاب (بھی) جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے

الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝۱۴ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۥ

بھر بھرے ہو جائیں گے۔ اے مکہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمد صلے اللہ علیہ و آلہ

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝۱۵

وسلم) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ) بھیجا تھا۔ تو فرعون نے اس

نوافل کا حکم

[1] واجبی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شب و روز کی چونتیس رکعتیں جو ہم لوگوں پر سُنّت ہیں حضرت رسولؐ پر واجب تھیں ان ہی میں نمازِ تہجد بھی شامل ہے مگر آپؐ ان نمازوں کے علاوہ اور بھی نمازیں بہت پڑھا کرتے تھے اسی کی نسبت خدا نے آنحضرتؐ کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ۔ شائد یہ تین قسم کا اختیار موسم کے اعتبار سے ہو۔ یعنی جاڑوں میں جب رات بڑی ہوتی ہے، آدھی رات سے زیادہ پڑھو۔ اور گرمیوں میں جب رات چھوٹی ہوتی ہے آدھی رات سے کم۔ اور درمیانی زمانہ میں جب دن رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں آدھی رات پڑھا کرو۔ کیونکہ آرام کا بھی کچھ وقت ہونا چاہیئے دن کو تو ہدایت، جہاد، فیصلجات وغیرہ سے فرصت نہیں ملتی تھی۔ ۱۲

[illegible]

[2] جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترتیل کے معنی حروف کا مخارج سے ادا کرنا، اور اوقاف وغیرہ کا خیال کرنا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے۔

[illegible]

۱۲ - ۱۲ - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ
رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی (اس کی سزا میں) اس کو بہت سخت پکڑا۔ تو اگر تم بھی نہ مانو
تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ
گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا جس دن آسمان
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ
پھٹ پڑے گا۔ (یہ) اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ بے شک یہ نصیحت ہے۔ تو جو
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ
ع ١٩ ١٣
شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ اختیار کرے۔ (اے رسول) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور
تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ
تمہارے چند ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور
مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ
(کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو۔ اور خدا ہی رات اور دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے۔
لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ
اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اس پر پوری طرح سے حاوی لہ نہیں ہو سکتے تو اس نے تم پر مہربانی کی تو
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ
جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض بیمار ہو جائیں گے
فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ
اور بعض خدا کے فضل کی تلاش میں رُوئے زمین پر سفر اختیار کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
کریں گے تو جتنا تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پابندی سے پڑھتے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا
اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا کو قرض حسنہ دو۔ اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا کے سامنے)

لہ مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کا پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو کچھ خدا ہی خوب جانتا ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ کتنی رات گزری اور کتنی باقی ہے اور اگر ابر و باد ہو تو دن کو بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اسی زمانہ کا نہیں ہے جب گھڑی نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ کا۔ کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے شائد فی سیکڑا دو کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی۔ پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی۔ اور صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت طلوع صبح صادق ہوتا ہے، اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے، ہر شخص کا کام نہیں۔ ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ
پیش کرو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلہ میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے
اَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰
مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ مدثر مکی ہے اور اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ
لے (میرے) کپڑا اوڑھنے والے (رسولؐ) اٹھو اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑے ۳ پاک
فَطَهِّرْ ۝۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ
رکھو اور گندگی ۴ سے الگ رہو اور اسی طرح احسان ۵ نہ کرو کہ زیادہ کے خواستگار ہو اور اپنے پروردگار کے
فَاصْبِرْ ۝۷ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ
لئے صبر کرو۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن ہوگا آسان
عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰ ذَرْنِيْ وَمَنْ
نہیں ۶ ہوگا۔ (اے رسولؐ) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے
خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّبَنِيْنَ
اکیلا پیدا کیا اور اسے بہت سا مال دیا اور نظر کے سامنے رہنے والے
شُهُوْدًا ۝۱۳ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵
بیٹے (دیئے) اور اسے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ
كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶ ۭ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷ ۭ اِنَّهٗ
میں اور بڑھاؤں یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو میری آیتوں کا دشمن تھا۔ تو میں عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا
فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰
کروں گا۔ اس نے فکر کی اور تجویز کی تو یہ (کمبخت) مار ڈالا جائے اس نے کیونکر تجویز کی پھر غور کیا پھر تیوری

منزل ۷

لے اس سورۃ میں خدا نے طہارت کا حکم، احسان کر کے عوض کے طالب نہ ہونا، صبر کا حکم، ولید بن مغیرہ کا قصہ، قرآن صرف نصیحت ہے، اہل بہشت و دوزخ کی حالت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔۱۲ ۲ یہ وہی خاص انداز ہے جو میں سورۃ مزمل میں بیان کر چکا ہوں کہ معشوق کی ہر ادا عاشق کو پسند ہوتی ہے۔ آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے اس بنا پر خدا نے یوں خطاب کیا۔۱۲ ۳ اس کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھا لو، بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کوتاہ رکھو کیونکہ نیچے کپڑوں میں نخوت کی شان ہے بعض کہتے ہیں اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو۔ بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو۔ واللہ اعلم۔۱۲ ۴ گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے یا ظاہری گندگی ۱۲ ۵ یعنی اس طرح نہ دو کہ اس سے زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۱۲ ۶ زرارہ بن اوفیٰ نے اسی آیت کو دو تین مرتبہ پڑھ کر خوف خدا سے مر گیا۔۱۲

ع ۱ ۱۴

ولید بن مغیرہ کی حالت

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنا لیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے

فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ إِنْ هٰذَآ إِلَّا قَوْلُ

لگا یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا

الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا

نہیں)۔ میں اسے عنقریب جہنم میں جھونک دوں گا اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے۔ وہ نہ

تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

باقی رکھے گی نہ چھوڑ دے گی۔ اور بدن کو جلا کر سیاہ کر دے گی اس پر انیس ۱۹ (فرشتے معین) ہیں

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ

اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار بھی کافروں

إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

کی آزمائش کے لیے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوٓا إِيمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا

اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومنین (کسی طرح) شک نہ

الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

کریں اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے (وہ) اور

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۚ كَذٰلِكَ

کافر لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے۔ یوں خدا

يُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور تمہارے

جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾

پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ تو آدمیوں کے لیے بس نصیحت ہے۔ سن رکھو

ع ٢١ ١٥

لہ آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور اس کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ جب سورۃ حٰمٓ مؤمن نازل ہوا تو آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور اصحاب کے سامنے پڑھنے لگے۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپؐ نے دوبارہ پڑھا اور وہ غور سے سنتا رہا اس کے بعد اپنے جتھے میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے اس وقت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی کا ہے نہ جنّ کا۔ ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں۔ اس کا اعلے پھل دینے والا اور اس کا اسفل بار آور سا پاکیزہ درخت ہے یہ کبھی مغلوب نہ ہوگا اور نہ بلندی سے پستی کو مائل ہوگا۔ اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا اور قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور سمجھے کہ ولید مسلمان ہوگیا یہ حالت دیکھ کر ابو جہل اس کے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا۔ جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ سمجھتے ہیں کہ ولید اپنے آبائی دین کو ترک کر کے مسلمان ہوگیا کیا بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بیکار ہوگئی۔ یہ سن کر ولید ابو جہل کے ساتھ اپنے جتھے میں آیا اور یوں گویا ہوا کہ کیا تم لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوانہ سمجھتے ہو سب نے کہا نہیں کیا تم لوگ اسے کاہن سمجھتے ہو اور اس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے؟ کہا نہیں۔ کیا تم اسے جھوٹا سمجھتے ہو سب نے کہا نہیں اس کا تو صدوق لقب ہی ہے۔ کیا اسے شاعر سمجھتے ہو کہا نہیں۔ پھر بولا آخر تم لوگ اسے کیا خیال کرتے ہو۔ وہ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ اس نے خود کہا کہ بس وہ (باقی برصفحہ ۹۲۰)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

(ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

(آفت) ہے (اور) لوگوں کی ڈرانے والی ہے (سب کیلئے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کیطرف) آگے بڑھنا

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ عمل لینے) والے۔

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

(بہشت کے) باغوں میں گنہگاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے کہ آخر تمہیں دوزخ میں کونسی چیز (گھسیٹ)

فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ

لائی۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾

اہل باطل کے ساتھ ہم بھی بُرے کام میں گھس پڑتے تھے اور روزِ جزا

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾

کو جھٹلایا کرتے تھے (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ

تو (اس وقت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی۔ اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ

التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ

نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے (ڈر کر)

مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى

بھاگتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ اسے کھلی ہوئی

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۗ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

(آسمانی کتابیں)[۲] عطا کی جائیں یہ تو ہرگز نہ ہو گا بلکہ یہ تو آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔

(بقیہ از صفحہ ۹۱۹) جادوگر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے باپ بیٹے، میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے یہ سنکر تمام قریش خوش ہو گئے۔ اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲
[۱۶] انیس کی تخصیص میں تشویش کی ضرورت نہیں یہ خدا کا حکم ہے اسے بے تامل مانو۔ اس قسم کی باتیں اگلی کتابوں میں بھی بہت ہیں۔ پھر بھی نصاریٰ و یہود کو اعتراض کا منہ نہیں ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھٰذا) [۱] مطلب یہ ہے کہ جس طرح روپے کے بدلے چیز گرو ہوتی ہے اور بغیر روپے ادا کئے چھوٹ نہیں سکتی اسی طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گرو ہے کہ بغیر اچھے اعمال کے جہنم اور خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲
[۲] یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی ہوتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اُترتی تو ہم نبوت کا یقین کرتے۔ ۱۲

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

كَلَّآ إِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ

ہاں ہاں بیشک یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے ۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے ۔ اور خدا کی مشیت بغیر تو ع

إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

ع ۲۵ / ۱۶ المدثر

یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں ۔ وہی (بندوں کے) ڈرانے کے قابل اور بخشش کا مالک ہے ۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ اٰيٰتُهَا وَهِيَ أَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ قیامت لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

لہ

اس سورۃ میں خدا نے اپنی قدرت، قیامت کی کیفیت، میدانِ حشر میں ایمانداروں کی تازگی بے ایمانوں کی اُداسی، انسان کی اخیر حالت، انسانی فطرت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

میں روزِ قیامت کی قسم کھاتا ہوں اور (برائی سے) ملامت کرنے والے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم سب دوبارہ ضرور

۲ہ

اس آیت میں "لا" نافیہ نہیں ہے بلکہ زائد ہے ۔ اس کے کچھ معنی کہے نہ جائیں گے ۔ ۱۲

بیانِ قدرت

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

زندہ کیئے جاؤ گے) ۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو (بوسیدہ ہونیکے بعد) جمع نہ کرینگے ۔ ہاں (ضرور جمع کریں گے) ہم اس

عَلٰٓى أَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

پر قادر ہیں کہ ہم اس کی پور پور سے درست کریں ۔ مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی (ہمیشہ)

۳ہ

ابن عباس سے اس کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اس پر قابو رکھتے ہیں کہ اس کی اُنگلیوں کو ملا کر گھوڑے کے سُم کی سی بنا دیں کہ ہاتھ سے کھا نہ سکے، بلکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے ۔ ۱۲

قیامت کی کیفیت

أَمَامَهٗ ﴿٥﴾ يَسْئَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾

برائی کرتا جائے ۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ۔ تو جب آنکھیں چکاچوند میں آجائیں گی اور

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ

چاند میں گہن لگ جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے ۔ تو انسان کہے گا

الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلٰى رَبِّكَ

آج کہاں بھاگ کر جاؤں ۔ یقین جانو کہیں پناہ نہیں ۔ اس روز تمہارے پروردگار

يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا

ہی کے پاس ٹھکانا ہے ۔ اس دن آدمی کو جو کچھ اس نے آگے پیچھے کیا ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾

بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان تو اپنے اوپر آپ گواہ ہے اگرچہ وہ (اپنے گناہوں کی) عذر

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

معذرت پڑا کرتا رہے۔ (اے رسولؐ وحی کے) جلدی یاد کرنے کے واسطے اپنی زبان کو حرکت

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

نہ دو لہ اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسکو (جبرئیلؑ کی زبانی) پڑھیں تو تم بھی (پورا

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

سننے کے بعد اسیطرح پڑھا کرو پھر اس (کے مشکلات) کا سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ مگر (لوگو) حق تو یہ ہے کہ تم لوگ دنیا

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى

کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو۔ اس روز بہت سے چہرے تو تر و تازہ بشاش ہوں گے (اور) اپنے

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ

پروردگار (کی نعمت) کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے سمجھ رہے ہیں کہ ان پر وہ مصیبت

اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾

پڑنے والی ہے کہ کمر توڑ دے گی۔ سن لو جب جان (بدن سے کھچ کر) ہنسلی تک آ پہنچے گی اور کہا جائے

وَقِیْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ

گا کہ (اس وقت) کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور مرنے والے نے سمجھا کہ (اب سب سے) جدائی ہے اور (موت کی تکلیف سے)

السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی اس دن تجھ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے۔ تو اس نے (غفلت میں)

صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ

نہ (کلامِ خدا کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی مگر جھٹلایا اور (ایمان سے) منہ موڑا پھر اپنے گھر کی طرف اتراتا ہوا

اِلٰى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

چلا۔ افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے پھر تف ہے تجھ پر پھر تف ہے کیا

ل‍ه جب جبرئیلؑ وحی لاتے، تو بعض اوقات آپؐ فرطِ شوق سے ان کے تمام کرنے کے قبل پڑھنے لگتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ل‍ه۲ تفسیر بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے۔ کیونکہ خدا کا دیکھنا عقلی نقلی دلیلوں سے باطل ہو چکا ہے۔ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

انسان کی آخری حالت

انسانی فطرت

ع ۱ ۳۰
۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

انسانی فطرت

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً

انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا کیا وہ (ابتداءً) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم

مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّى ﴿٣٨﴾

میں ڈالی جاتی ہے پھر لوتھڑا ہوا پھر خدا نے اسے بنایا پھر اسے درست کیا پھر

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ

اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد (ایک) عورت۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ

ع ۲ / ۱۰ / ۱۸

ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى ﴿٤٠﴾

(قیامت میں) مردوں کو زندہ کرے

سُوْرَةُ الدَّهْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ الطَّلَاقِ وَهِيَ إِحْدَى وَثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ دھر لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آ چکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا

مَذْكُورًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ

ہم نے انسان کو مخلوط ۵ نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں تو

نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ

ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔ اور اس کو راستہ بھی دکھا دیا (اب وہ)

إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں طوق

سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ

اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بیشک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں گے جس

لہ یہ پورا سورہ جناب امیر حضرت سیدہ و حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور اظہار فضیلت میں نازل ہوا ہے اور اس میں انسان کی غفلت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہل بیت کی عبادت کا قابل شکریہ ہونا، حضرت رسول کے خطاب وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

۵ کیونکہ مرد و عورت دونوں کے نطفے سے مل کر انسان پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے (خاص) بندے
عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ
پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور
يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَيُطْعِمُوْنَ
اُس دن سے جس کی سختی ہرطرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا
محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹
خالص خدا کے لیئے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے۔
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰ فَوَقٰهُمُ
ہم کو تو اپنے پروردگار سے اُسدن کا ڈر ہے جس میں مُنہ بن جائینگے (اور) چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہونگی۔ تو خدا انہیں اُس
اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱ وَ
دن کی تکلیف سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔ اور ان کے صبر
جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا
کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی پوشاک) عطا فرمائے گا وہاں وہ تختوں پر تکیئے لگائے (بیٹھے)
عَلَى الْاَرَآىِٕكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳
ہوں گے۔ نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی۔ اور
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝۱۴ وَ
گھنے درختوں کے سائے ان پر جُھکے ہوئے ہونگے اور میووں کے گچھے ان کے بہت قریب ہرطرح اُن کے اختیار
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝۱۵
میں۔ اور اُن کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دَور چل رہا ہوگا۔

۱ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن وحسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسولؐ کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بہتر ہوتا اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرتے یہ سنتے ہی جناب امیرؑ، فاطمہ زہراؑ اور فضہ نے تین تین روزوں کی نذر کی۔ غرض جب دونو صاحبزادے اچھے ہوئے اور نذر کے پورا کرنیکا وقت آیا تو گھر میں کچھ تھا نہیں جناب امیرؑ نے شمعون یہودی سے تین صاع جو قرض لیئے جناب سیدہؑ نے ایک صاع جو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں شام کو کھانا ہی چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اھل بیت محمدؐ میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا دو خدا تمہیں جنت کے خوان عطا کریگا یہ آواز سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دیدیں اور فقط پانی پی کر سو رہے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھا حسب دستور جناب سیدہؑ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی اور سب نے اپنی اپنی روٹی اس کو دے دی اور صرف پانی سے افطار کیا۔ تیسرے روز پھر روزہ افطار کرنے بیٹھے تھے کہ ایک قیدی نے آواز دی اور تیسرے دن پھر سب بزرگواروں نے اپنی اپنی روٹی دے دی۔ چوتھے دن صبح کو جناب امیرؑ نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب رسول اللہؐ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر تکلیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں پھر خود اُٹھے اور انکے ساتھ جناب سیدہؑ کے مکان میں آئے تو فاطمہ زہراؑ کو محراب عبادت میں دیکھا کہ انکی پیٹھ پیٹ سے مل گئی ہے اور آنکھیں دھنس گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر آنحضرتؐ کو بہت رنج ہوا یکایک حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا لیجیے یا رسول اللہؐ آپ کو مبارک ہو کہ خدا نے یہ سورۃ آپکے اہلبیتؑ کی شان میں نازل کی ہے۔ اور سورۂ دہر کی تلاوت فرمائی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد سوم صفحہ ۲۳۹ سطر ۲۹ طبع مصر اور اس روایت کو بغوی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

قَوَارِيرَا۟ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا

اور شیشے بھی (کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ اور وہاں انہیں ایسی شراب

كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ

پلائی جائے گی جس میں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام

سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

سلسبیل ہے۔ اور ان کے سامنے ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان لڑکے چکر

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ

لگاتے ہوں گے کہ جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تم وہاں نگاہ

ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ

اٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس

خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ

کی پوشاک ہوگی اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا پروردگار

رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم

انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ یقینی تمہارے لیئے ہوگا (تمہاری کارگزاریوں کے) صلہ میں اور تمہاری

مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾

کوشش قابل شکر گزاری ہے (اے رسولؐ) ہمنے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کرکے نازل کیا۔ تو تم اپنے پروردگار

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ

کے حکم کے انتظار میں صبر کیئے رہو اور ان لوگوں میں سے گنہگار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا۔ اور صبح شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ

اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور کچھ رات گئے اس کا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی

لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ

تسبیح کرتے رہو۔ یہ لوگ یقینی دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے بھاری دن کو اپنے

قدر حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما و وقف علی الاول بالالف و علی الثانی بغیر الالف ۱۲

۵

آیت ۵ سے یہاں تک بائیس آیتیں ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمات جنت ائمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں۔ اور آخری آیت تو ان حضرات کے اعلےٰ مراتب پر فائز ہونے کی بین دلیل ہے کیونکہ جب بندہ کی اطاعت اس حد کو پہنچی کہ خدا کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو اس سے بالاتر اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے۔ اسی بنا پر تو امام شافعی عالم وجد میں فرماتے ہیں:

الام الام وحتی متی ؛ اعاتب فی حب هذا الفتی ؛ فهل زوجت فاطمة غيره ؛ وفی غيره هل اتی هل اتی ؛

میں کہاں تک اور کب تک اس جوان (علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤں گا۔ تو کیا فاطمہؑ کی سی بیوی کسی اور کو بھی ملی ہے اور کیا "ھل اتی" کسی اور کی شان میں بھی نازل ہوا ہے

اور عطار نے کیا خوب شعر کہا ہے ؎

اے [illegible] ثنائش لافتی آمد پدید
وز [illegible] ثنائش ھل اتی آمد پدید

۱۲

ع ۱
۱۴
۱۹

حضرت امیر علی کی طرف خطاب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ

پس پشت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ہم نے اُن کو پیدا کیا اور ان کے اعضا کو مضبوط بنایا۔

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ

اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں۔ بیشک یہ قرآن سراسر نصیحت

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ

ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے۔ اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو تم لوگ

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ

کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔ بے شک خدا بڑا واقف کار دانا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾ ع ۲ / ۹ / ۲۰

میں داخل کرے۔ اور ظالموں کے واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المرسلٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

اس سورۃ میں قیامت کے حالات، اگلوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کے آندھی ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو)

نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ

ابھار کر پھیلا دیتی ہیں پھر ان کو پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ حجت تمام

نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾

ہو اور ڈرایا جائے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ

اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب پہاڑ (روئی کی طرح) اُڑے اُڑے پھریں گے اور جب پیغمبر لوگ ایک

قیامت کے حالات

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

معین وقت پر جمع کیئے جائیں گے (پھر بھلا ان رسولوں) ہیں کس دن کیلئے تاخیر کی گئی ہے۔ فیصلے کے دن کیلئے۔ اور تم کو کیا

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ

معلوم کہ فیصلہ کا کیا دن ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

نہیں کیا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کریں گے۔ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا

بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

ہی کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔ کیا ہم نے تم کو ذلیل پانی

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾

(منی) سے پیدا نہیں کیا پھر ہم نے اس کو ایک معین وقت تک ایک محفوظ مقام (رحم)

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾

میں رکھا پھر (اس کا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا

ہے۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے لہ والی نہیں بنایا اور اس میں اونچے اونچے

فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ

اٹل پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾

خرابی ہے۔ جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اس کی طرف چلو

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا

(دھوئیں کے) سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے لہ ہیں جس میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ

يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ

جہنم کی لپٹ سے بچائے گا۔ اس سے اتنے بڑے بڑے انگارے برستے ہوں گے جیسے محل۔ گویا زرد

لہ زندوں کو اپنے اوپر جمع کیئے ہوئے ہے اور مردوں کو اپنے اندر ۱۲

لہ اس کے تین حصے اس لیے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گھیرے گا، ایک داہنی طرف سے، ایک بائیں طرف سے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا
رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ
اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہی فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور
وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ
اگلوں کو اکٹھا کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا آتا ہو تو آؤ چل چکو۔ اس دن
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ ع ۲۱
جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ بیشک پرہیزگار لوگ (درختوں کی) گھنی چھاؤں میں ہوں گے اور
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا
چشموں اور میووں میں جو اُنہیں مرغوب ہوں۔ (دنیا میں) جو عمل کرتے تھے اس کے بدلے میں
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾
مزے سے کھاؤ پیو مبارک ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (اے جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم
اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾
بے شک گناہگار ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔ اس دن جھٹلانے والوں
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۲۲
کی خرابی ہے۔ اب اس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

سُورَةُ النَّبَإِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْمَعَارِجِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوا اور اس کی | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ | چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں۔ ایک بڑی خبر کا حال جس میں لوگ اختلاف

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا

کر رہے ہیں دیکھو انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا پھر انہیں عنقریب

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّ الْجِبَالَ

ہی ضرور معلوم ہو جائے گا کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں

اَوْتَادًا ۝۷ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹

بنایا اور ہم نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا

وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّ بَنَيْنَا

اور رات کو پردہ بنایا اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمہارے

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّ اَنْزَلْنَا

اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور ہم ہی نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۝۱۵ وَّ

بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعہ سے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے

جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ يُنْفَخُ

باغ پیدا کریں۔ بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائے گا اور

فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹

تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱

اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائیں گے بے شک جہنم گھات میں ہے

له اس سورۃ کے بعض تعلیمی امور یہ ہیں: حضرت علیؑ کی ولایت، انسانؑ کو نعمتوں پر متنبہ کرنا، قیامت کی علامات، جہنم کا ذکر، بہشت کے درجات، قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی بھی اجازت نہ ہوگی، کفار کی حسرت وغیرہ۔ ۱۲ ۲ اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کہ نبا عظیم (بڑی خبر) سے کیا مراد ہے۔ بعض قیامت بعض قرآن بعض علی بن ابی طالب کی ولایت کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سدی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائے گا وہ علی بن ابی طالب کی ولایت ہے۔ تو کوئی مردہ شرق و غرب، خشکی اور دریا میں ایسا نہ ہوگا، جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں۔ چنانچہ میت سے پوچھیں گے کہ تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں اسی بنا پر عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیرؑ سے ایک خاص عداوت تھی مگر حق بر زبان جاری شود۔ حضرتؑ کی شان میں کہا ہے ؎

ھو النبأ العظیم و فلک نوحٍ ۔ و باب اللّٰہ وانقطع الخطاب ۔

"یہی نبا عظیم اور نوحؑ کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں اور خطاب منقطع سے کیا۔" ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

سرکشوں کا (وہی) ٹھکانا ہے اس میں مدّتوں پڑے جھینکتے رہیں گے۔ نہ وہاں ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے اور نہ

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ

کھولتے ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا۔ (یہ انکی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلہ ہے۔

كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ

بے شک یہ لوگ آخرت کے حساب کی اُمّید ہی نہ رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا۔

كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے تو اب تم مزا چکھو ہم تو تم پر عذاب ہی بڑھاتے

عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾

جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیئے بڑی کامیابی ہے (یعنے بہشت کے) باغ اور انگور اور

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

وُہ عورتیں جن کی اُٹھتی جوانیاں اور باہم ہمجولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر۔ وہاں نہ بیہودہ بات

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ

سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے جو سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

آسمانوں اور زمین اور جو ان (دونوں) کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان ہے لوگوں کو اس سے بات

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ

کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ جس دن جبرئیلؑ اور فرشتے (اس کے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے (اس دن) اس سے

اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ

کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے اور وُہ ٹھکانے کی بات کہے۔ وُہ دن برحق ہے۔ تو جو شخص چاہیے

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانا بنائے۔ ہم نے تم لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا جس دن

منزل ۷

ف ۱

اُیسے موقع پر لفظ "روح" کو خدا نے قرآن مجید میں جا بجا بیان کیا ہے اور اس کی تفسیر میں اختلاف یہ بھی ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے بھی زیادہ معزّز ہے اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے مُراد آسمانوں کی رُوح ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ وُہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دُوسری خلقت ہے۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ رُوح سے حضرت جبرئیلؑ مراد ہیں اور اس بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

ف ۲

ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہلبیتؑ اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کر سکے گا اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں۔ کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ اس وقت آپؑ کیا بات فرمائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا خدا کی تسبیح، اپنے رسولؐ پر صلوات، اپنے شیعوں کی سفارش۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷ ع ۲

الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجے ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکہ میں نازل ہوئی اور | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ | اس کی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

ان فرشتوں کی قسم جو کفار کی روح ڈوب کر سختی سے کھینچ لیتے ہیں اور ان کی قسم جو مومنین کی جان آسانی سے کھول دیتے ہیں اور

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

ان کی قسم جو آسمان زمین کے درمیان پیرتے پھرتے ہیں پھر ایک کے آگے بڑھتے ہیں پھر دنیا کے انتظام کرتے ہیں (ان کی قسم کہ) قیامت

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا

ہو کر رہے گی۔ جس دن زمین کو بھونچال آئے گا پھر اس کے پیچھے اور زلزلہ آئے گا اس دن دلوں کی دھڑکن ہوگی ان کی آنکھیں (ندامت سے)

خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾

جھکی ہوں گی (کفار) کہتے ہیں کہ کیا ہم الٹے پاؤں (زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے کیا جب ہم

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾

کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے۔ وہ (قیامت)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ

تو گویا بس ایک سخت چیخ ہوگی اور لوگ یکبارگی ایک میدان (حشر) میں موجود ہوں گے۔

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

(اے رسولؐ) کیا تمہارے پاس موسٰیؑ کا قصہ بھی پہنچا ہے جب ان کو ان کے پروردگار نے طوے کے میدان

طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ

میں پکارا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے اور (اس سے) کہو کہ کیا تیری

اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ

خواہش ہے کہ (کفر سے) پاک ہو جائے اور میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتا دوں تو تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ غرض

۵ل
اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے حالات، حضرت موسٰیؑ و فرعونؑ کا قصہ، اور اس سے عبرت کی فہمائش، اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر، جہنم کے آلام، متقین کی تعریف، حضرت رسولؐ کی رسالت، دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

۵ل
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اس زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کی اطراف میں ہے اسی کو خدا قیامت میں وسیع کر کے میدان حشر بنائے گا، اور بعض کہتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی بنائے گا جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ

موسیٰ نے اسے (عصا کا) بڑا معجزہ دکھایا تو اس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا پھر پیٹھ پھیر کر (خلاف کی) تدبیر کرنے لگا پھر

فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

(لوگوں کو) جمع کیا اور بلند آواز سے پکارا تو کہنے لگا میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو خدا نے اسے دنیا

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ع ۲

اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں گرفتار کیا۔ بیشک جو شخص (خدا سے) ڈرے اس کیلئے اس (قصے) میں عبرت ہے۔

فرعون عبرت ہے

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا

بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا کہ اسی نے اس کو بنایا۔ اس کی چھت کو خوب اونچا

فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ

رکھا پھر اسے درست کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) اس کی دھوپ نکالی اور اس کے

الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

بعد زمین کو پھیلایا۔ اسی میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔ یہ سب سامان تمہارے اور تمہارے چارپاؤں کے فائدے کے لئے ہے۔ تو جب بڑی

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ

سخت مصیبت (یعنی قیامت) آموجود ہوگی جس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا اور جہنم دیکھنے والوں کے

الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔ تو جس نے (دنیا میں) سر اٹھایا تھا اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی اس کا

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

ٹھکانا تو یقیناً دوزخ ہے۔ مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو

متقین کی مدح

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانا یقیناً بہشت ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيمَ اَنْتَ مِنْ
(اے رسولؐ لوگ تم سے) قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا کہیں ٹھل بیڑا بھی ہے۔ تو تم اس
ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾
کے ذکر سے کس فکر میں ہو۔ اس (کے علم) کی انتہا تمہارے پروردگار ہی تک ہے۔ تم تو بس جو اس سے ڈرے اسکو
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع
ڈرانے والے ہو جس دن وہ لوگ اس کو دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ (دنیا میں) بس ایک شام یا صبح ٹھہرے تھے

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
وہ اپنی بات پر چیں بر جبیں ہو گیا اور منہ پھیر بیٹھا کہ اس کے پاس نابینا آ گیا اور تم کو کیا معلوم شاید وہ (تعلیم سے)
يَزَّكّٰى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾
پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اس کے کام آتی۔ تو جو کچھ پروا نہیں کرتا اس کے تو
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ
تم در پے ہو جاتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم ذمہ دار نہیں۔ اور جو تمہارے پاس
جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ
لپکتا ہوا آتا ہے اور (خدا سے) ڈرتا ہے تو تم اس سے بے رخی کرتے ہو۔ دیکھو یہ
اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾
(قرآن) تو سراسر نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ (لوح محفوظ کے) بہت معزز اوراق میں (لکھا ہوا)
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾
ہے۔ بلند رتبہ اور پاک ہیں (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ نیکوکار ہیں۔
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ
انسان ہلاک ہو جائے وہ کیسا ناشکرا ہے۔ (خدا نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا۔ نطفے سے اسے

منزل ۷

ل۱ اس سورۃ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں: ۱۔ عبداللہ بن مکتوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہ اور انکی مدح، ۲۔ قرآن کا خدائی کتاب ہونا، ۳۔ انسانی فطرت، ۴۔ خدا کے احسانات، ۵۔ قیامت کے حالات، ۶۔ نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تفرقہ وغیرہ۔ ۱۲۔

ع ۲۰ ۲ ۴

ل۲ ایک روز حضرت رسولؐ کے پاس آپؐ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے عبداللہ ابن مکتوم جو خاص صحابی، مؤذن اور نابینا تھے کچھ احکامِ خدا پوچھنے کے واسطے آپؐ کے پاس حاضر ہوئے آپؐ نے حسب اخلاق اور انکی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمانؓ نے جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے آگے بٹھایا۔ یہ امر حضرت عثمان کو ناگوار گزرا عبداللہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے۔ یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے جس سے عبداللہ کی مدح حضرت عثمان کی تنبیہ مقصود تھی۔ بعض مفسرین نے حضرت عثمان کے علاوہ بعض بنی امیہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسولؐ پر ہی الزام قائم کیا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ صاحبِ خلقِ عظیم ایک دیندار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اس کے غلاموں سے بھی بہت دور اور خلافِ قیاس ہے کجا شانِ نبوت اور کجا بدخلقی و ترش روئی؛ معاذ اللہ۔ ۱۲۔

ل۳ بعض کا قول ہے کہ اس انسان سے مراد امیہ بن خلف ہے اور بعض عتبہ بن ابولہب کو کہتے ہیں۔ ۱۲۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ

پیدا کیا۔ پھر اس کا اندازہ مقرر کیا پھر اس کا راستہ آسان کر دیا پھر اسے موت دی

فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

پھر اسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اٹھا کھڑا کرے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے جو حکم اسے دیا اس نے

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

اس کو پورا نہ کیا تو انسان کو اپنے کھانے ہی کی طرف غور کرنا چاہیئے کہ ہم ہی نے (بادل سے) پانی برسایا پھر

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا

ہم ہی نے زمین (سے درخت اُگا کر) چیرا پھاڑا پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا اور انگور

وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا

فَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

(یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیئے (بنایا)۔ تو جب کانوں کے

الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَ

پردے پھاڑنے والی (قیامت) آموجود ہوگی اس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ

اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

اور اپنے لڑکے بالوں سے بھاگے گا۔ اس دن ہر شخص (اپنی نجات کی) ایسی فکر میں ہوگا

يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

جو اس کے (مشغول ہونے کے) لیئے کافی ہو۔ بہت سے چہرے تو اس دن چمکتے ہوں گے

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

خنداں شاداں (یہی مومنان نیکوکار ہیں)۔ اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر گرد پڑی

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۱ ۲۲ ۵

ہوگی اس پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی کفار بدکار ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ بَعْدَ الْأَعْلٰى وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ اٰيَةً ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے ۔ خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ

جسوقت آفتاب (کی چادر کو) لپیٹ لیا جائے گا اور جس وقت تارے گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے

سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

جائیں گے اور جب عنقریب جننے والی اونٹنیاں بیکار^۲ کر دی جائیں گی اور جس وقت وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا

اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے اور جس وقت روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی اور جسوقت زندہ در

الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ

گور لڑکی سے پوچھا^۳ جائے گا کہ وہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی اور جس وقت (اعمال کے) دفتر

نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾

کھولے جائیں گے اور جس وقت آسمان کا چھلکا اُتارا جائے گا اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ

اور جب بہشت قریب کر دی جائے گی تب ہر شخص معلوم کرے گا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا۔ تو مجھے

اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے^۴ اور غائب ہوتے ہیں اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ

آئے اور صبح کی قسم جب روشن ہو جائے کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتہ (جبرئیلؑ) کی زبان کا پیغام ہے جو بڑا قوی

عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ

عرش کے مالک کی بارگاہ میں بلند رتبہ ہے وہاں (سب فرشتوں کا) سردار امانتدار ہے اور اے والو! تمہارے ساتھی

بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانے نہیں ہیں^۵ اور بیشک انہوں نے جبرئیلؑ کو (آسمان کے) کھلے (شرقی) کنارے پر دیکھا ہے اور وہ

حالاتِ قیامت

۱ اس سورۃ میں خداوند عالم نے قیمت کے حالات، حضرت جبرئیلؑ کی مدح، فرشتوں کا وجود، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، حضرت رسولؐ کی رسالت، خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا وغیرہ بیان کیا ہے۔ ۱۲

۲ عرب میں قریب جننے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اس وقت اس کی بھی پرواہ نہ کریں گے۔ ۱۲

۳ اسلام کے قبل عرب میں بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اُسے مفلسی یا شرم سے مار ڈالتا۔ یا پشمینہ کا کپڑا پہنا کر ریوڑ چرواتا یا زندہ در گور کر دیتا۔ اس کی تنبیہہ کی غرض سے اس لڑکی کو یہاں مدعیہ بنا کر اٹھایا ہے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں۔ ۱۲

۴ علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح چھان بین ہو چکی ہے کہ زحل، مریخ، مشتری، زہرہ اور عطارد پانچوں ستارے چلتے چلتے یکبارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

۵ یہ ان لوگوں کی رد ہے جو حضرت رسولؐ کو دیوانہ بتاتے، اور یہ کہتے کہ یہ قرآن اپنے جی سے گھڑ کے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲

قرآن آسمانی کتاب ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خدائی مشیت سب پر غالب ہے

بِضَنِينٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿۲۵﴾ فَأَيْنَ

غیب کی باتوں کے ظاہر کرنے میں بخیل نہیں۔ اور نہ یہ مردود شیطان کا قول ہے پھر تم کہاں جاتے

تَذْهَبُونَ ﴿۲۶﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ

ہو۔ یہ سارے جہان کے لوگوں کے لیئے بس نصیحت ہے (مگر) اسی کے لیئے جو تم میں سے سیدھی راہ ع

أَنْ يَسْتَقِيمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۹﴾

چلے۔ اور تم تو سارے جہان کے پالنے والے خدا کے چاہے بغیر کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔

سُورَةُ الِانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ... بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ... آيَاتُهَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَرُكُوعُهَا وَاحِدٌ

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا

جب آسمان ترخ جائیگا اور جب تارے جھڑ پڑیں گے اور جب دریا بہہ کر ایک

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا

دوسرے سے مل جائیں گے اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی تب ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا کہ

قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿۶﴾

اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا اے انسان تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا

دھوکا دیا جس نے تجھے پیدا کیا تو تجھے درست بنایا اور مناسب اعضا دیئے اور جس صورت میں اس نے چاہا تیرے

شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿۹﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ

جوڑ بند ملائے۔ ہاں بات یہ ہے کہ تم لوگ جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں بزرگ فرشتے

لَحَافِظِينَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۱۲﴾

سب باتوں کے) لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿۱۳﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۴﴾

بیشک نیکوکار (بہشت کی) نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ یقیناً جہنم میں جزا کے دن اسی میں

ع ۱ / ۲۹

ف ۱
اس سورۃ میں بھی خدا نے قیامت کے واقعات، قیامت میں ہر عمل کی بازپرس، انسان کی خلقت، کراماً کاتبین کا ذکر، نیکوں اور بدوں میں تفرقہ، قیامت میں سب مجبور ہوں گے اور حکومت خاص خدا کے واسطے ہوگی ایسے ہی امور کو ذکر فرمایا۔ ۱۲

ف ۲
یعنی اُس سے مُردے نکل پڑیں گے۔ ۱۲

ف ۳
جب حضرت رسول اس آیت کو تلاوت فرماتے تو کہتے کہ جہل نے اسے دھوکا دیا یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ اس مقام پر خدا نے اپنی باتوں میں سے کرم کا ذکر کرکے گویا جواب تعلیم کر دیا ہے کہ اگر بندہ خدا کے پوچھنے پر یہ کہہ دے کہ تیرے کرم نے مجھے دھوکا دیا تو کیا عجب ہے کہ بخش دیا جائے۔ ۱۲

کراماً کاتبین کا ذکر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَمَآ

جھونکے جائیں گے اور وہ لوگ اس سے چھپ نہ سکیں گے اور تمہیں

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾

کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا چیز ہے

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع

اس دن کوئی شخص کسی شخص کی بھلائی نہ کر سکے گا۔ اور اس دن حکم صرف خدا ہی کا ہوگا

سورۃ التطفیف نزلت بمکۃ او بالمدینۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثم البقرۃ وھی ست وثلثون ایۃ

سورۃ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی — خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے — چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے جو اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا لیں اور

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾

جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ اتنا بھی

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥﴾ يَّوْمَ

نہیں خیال کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اٹھائے جائیں گے جس دن

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ

تمام لوگ سارے جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے۔ سن رکھو کہ بدکاروں کے نامۂ عمل

لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿٨﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٩﴾

سجین میں ہیں۔ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ

شیاطین کے اعمال درج ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ حالانکہ

الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى

اس کو حد سے نکل جانے والے گنہگار کے سوا کوئی نہیں جھٹلاتا جب اس کے سامنے ہماری

ع ۱۹ / ۷ / ۱

ف۱ اس سورۃ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت، نیکوں بدوں کے اعمال کا تفرقہ، حضرت علیؓ کی مدح، منافقین کی مذمت وغیرہ بیان فرمائی ہے۔ ۱۲

ف۲ اسی بنا پر جب جناب امیرؑ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر کوفہ کے بازار میں تشریف لے جاتے تو بلند آواز سے فرماتے لوگو خدا سے ڈرو اور انصاف کیساتھ پوری ناپ تول کرو اور لوگوں کو چیز کم نہ دو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ یہ بھی منقول ہے کہ مدینہ کے اکثر تجار اس مرض میں مبتلا اور اس کے عادی تھے۔ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو حضرت رسول اکرمؐ نے بازار میں جاکر اس سورۃ کو ان لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ ۱۲

قیامت میں ہر شخص کی اعمال کی حکومت ہوگی

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت

نیکوں بدوں کے اعمال کا فرق

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔ نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔ بے شک یہ لوگ اس دن اپنے پروردگار

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا

کی رحمت سے روک دیئے جائیں گے۔ پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہوں گے۔ پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ

چیز تو ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (یہ بھی) سن رکھو کہ نیکوں کے نامۂ عمل علیین میں ہوں گے۔

عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے۔ وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے (جس میں نیکوں کے اعمال درج

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

ہیں)۔ اس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں۔ بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے نظارے

يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ

کریں گے تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لو گے۔ ان کو شراب خالص

مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۜ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

شراب پلائی جائے گی جس کی مہر مشک کی ہو گی۔ اور اس کی طرف البتہ شائقین کو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

رغبت کرنی چاہیئے۔ اور اس (شراب) میں تسنیم[1] (کے پانی) کی آمیزش ہو گی وہ ایک چشمہ ہے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ

جس میں سے مقرب پئیں گے۔ بے شک جو گنہگار (ہیں وہ) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے اور جب

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾[2] وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر چشمک کرتے تھے

[1] بہشت کی ایک نہر کا نام ہے ۔۱۲

[2] علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؑ مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے ہو کر گزرے تو ان میں سے جو لوگ منافق تھے، مسخرا پن ہنسی اور باہم چشمکیں کرنے لگے۔ پھر جب اپنے ہم جنسوں کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اجی سنا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں یعنی حضرت امیرؑ) گزرا یہ کہہ کر پھر خوب ہنسے۔ اسی وقت قبل اس کے کہ جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے پاس پہنچیں، منافقین کی مذمت اور جناب امیرؑ کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ مطبوعہ مصر ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ

اور جب اپنے لڑکے بالوں کی طرف لوٹ کر آتے تھے تو اتراتے ہوئے اور جب ان (مومنین)

قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ

کو دیکھتے تو کہہ بیٹھتے تھے کہ یہ تو یقینی گمراہ ہیں حالانکہ یہ لوگ ان پر کچھ نگہبان بنا کر تو بھیجے نہیں

حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾

گئے تھے۔ تو آج (قیامت میں) ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور)

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

تختوں پر بیٹھے نظارہ کریں گے کہ اب تو کافروں کو ان کے کیئے کا پورا پورا بدلہ مل گیا۔

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الرُّكُوْعِ ۱ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۃ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اسکی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے اور جب زمین

الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ

(برابر کر کے) تان دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں ہے اُگل دے گی اور بالکل خالی ہو جائے گی اور اپنے پروردگار کا حکم بجا

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ

لائے گی اور اس پر لازم بھی یہی ہے۔ (تو قیامت آجائے گی) اے انسان تو اپنے پروردگار کی حضوری کی کوشش کرتا ہے تو

كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ

تو (ایک دن) اس کے سامنے حاضر ہو گا۔ پھر (اُس دن) جس کا نامۂ عمل اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اُس سے

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾

تو حساب آسان طریقہ سے لیا جائے گا اور (پھر) وہ اپنے (مومنین کے) قبیلہ کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔ لیکن

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ﴿١١﴾

جس شخص کو اُس کا نامۂ اعمال اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ تو موت کی دعا کرے گا

ع ۱ / ۸

له

اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے واقعات، نیکوں کے نامۂ اعمال قیامت میں داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ تلاوتِ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم، خدا کا سب چیزوں کو جاننا، نیکوں کے لیئے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

له

آسان طریقہ سے حساب لیئے جانے کا ایک حدیث میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اس کے گناہ اس کے سامنے پیش کر کے معاف کر دیئے جائیں گے۔ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ

اور جہنم داخل ہوگا۔ یہ شخص تو اپنے لڑکے بالوں میں مست رہتا ہے۔ اور سمجھتا تھا کہ کبھی

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

(خدا کی طرف) پھر کر جائے ہی گا نہیں۔ ہاں! اس کا پروردگار یقیناً اس کو دیکھ (بھال کر) رہا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا

تو مجھے شام کی سرخی کی قسم اور رات کی اور اُن چیزوں کی جنہیں یہ ڈھانک لیتی ہے اور چاند کی جب

اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

پورا ہو جائے کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ

نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کا) سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر لوگ (تو اور اسے)

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾

جھٹلاتے ہیں اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خدا تو اسے خوب جانتا

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ہے تو (اے رسول) انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

اچھے اچھے کام کیے ان کے لیے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ

برجوں والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ کی اور جس کی گواہی

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾

دی جائے گی اس کی (کہ کفار مکہ ہلاک ہوئے) جس طرح خندق والے ہلاک کر دیئے گئے جو خندقیں آگ کی تھیں جس میں

منزل ۷

۱ے اس سورہ میں خدا نے کفار مکہ کی ہلاکت کی پیشینگوئی اصحاب اخدود کا قصہ اور کفار مکہ کی اُن سے تشبیہ، مومنین کو تکلیف دینے کی سزا، ایمانداروں کی کامیابی، خدائی مواخذہ کی سختی، خدا کا مختار و مرید ہونا، فرعون ثمود کے قصے کیطرف کفار مکہ کی تنبیہ، قرآن کا خدائی کتاب ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲۔

۲ے اسکی تفصیل دیکھو پ۱۱ سورۂ یونس ص۳۳۱ آیۂ میں ۱۲۔ ۳ے اس میں شدید اختلاف ہے کہ شاہد و مشہود سے کیا مراد ہے۔ حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ شاہد حضرت رسولؐ ہیں اور مشہود قیامت۔ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شاہد حضرت رسولؐ اور مشہود حضرت علیؑ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ شاہد خدا، مشہود بندہ۔ اور دوسری حدیث میں اسکا عکس۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہد دسویں ذی الحجہ اور مشہود نویں۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد فرشتہ اور مشہود قیامت۔ بعض کہتے ہیں دونوں سے مراد آدمی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ شاہد سے مراد یہ اُمت ہے اور مشہود اگلی اُمتیں۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد انسان کے اعضا ہیں اور مشہود نفس۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود حج کرنے والے۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہد دن رات ہیں اور مشہود آدمی۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد انبیا ہیں اور مشہود ہمارے نبیؐ۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد حضرت آدمؑ ہیں اور مشہود انکی اولاد۔ بعض شاہد حضرت عیسےٰؑ کو اور مشہود انکی اُمت کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲۔ ۴ے ان کا قصہ یوں منقول ہے کہ ایک حبشی کو خداوند عالم نے حبشیوں پر پیغمبر بنا کر بھیجا اور انکا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ذونواس تھا وہ لوگوں سے اپنی اور بتوں کی پرستش کرواتا۔ غرض پیغمبر نے ہر چند فہمائش کی مگر چند کے سوا کسی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر جنگ کی نوبت آئی اور پیغمبر کے بہت سے اصحاب مارے گئے۔ جو باقی بچے وہ مقید ہوئے اور انکے واسطے (باقی بر صفحہ ۹۴۱)

ع ۲۵ ۹

اصحاب اخدود کا قصہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝٦ وَّهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

(انہوں نے مسلمانوں کے لیے) ایندھن جھونک رکھا تھا جب وہ ان (خندقوں) پر بیٹھے ہوئے اور جو سلوک ایمانداروں کے ساتھ

شُهُودٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ

کرتے تھے اس کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ اور ان کو مومنین کی یہی بات بری معلوم ہوئی کہ وہ لوگ خدا پر ایمان لائے تھے جو

الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ

زبردست (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی سارے آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے۔ اور خدا ہر چیز سے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَ

واقف ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر

الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب تو ہے ہی (اس کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب

الْحَرِيقِ ۝١٠ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ

ہوگا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کے لیے وہ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝١١ إِنَّ

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ بے شک تمہارے

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝١٢ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝١٣ وَ

پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے۔ وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں زندہ) کرے گا۔

هُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِّمَا

اور وہی بڑا بخشنے والا محبت کرنے والا ہے عرش کا مالک بڑا عالیشان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

يُرِيدُ ۝١٦ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝١٨

کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے (یعنی) فرعون و ثمود کی (ضرور پہنچی ہے)۔ مگر کفار

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝١٩ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ

تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے

(بقیہ از صفحہ ۹۴۰)

چالیس گز لمبی اور بارہ گز چوڑی نہر کھدوائی اور اُسے آگ سے بھر دیا اور ایک منادی نے آواز دی کہ جو ہمارے دین پر ہے وہ الگ ہو جائے اور جو اس پیغمبر کے دین پر ہو وہ اس میں کود پڑے۔ آخر مومنین نے نہایت خوشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کودنا شروع کیا۔ جب ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں تین مہینہ کا بچہ تھا تو اس کو کچھ تامل ہوا مگر خدا کی شان اس بچے نے بآواز بلند کہا اے ماں کچھ خوف نہ کرو اور ہم کو لیے ہوئے کود پڑو۔ غرض وہ بھی گر پڑی بس پھر کیا تھا خدا نے فوراً ایک ہوا بھیجی جس نے ساری نہر کی آگ کو لے کر اسی آگ سے بادشاہ اور اس کے لشکر اور تابعین کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا اور سب کے سب صحیح و سالم نکل آئے ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

ہوئے ہے۔ (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سُورَةُ الطَّارِقِ نُزِلَتْ بِمَكَّةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اس کی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم اور تم کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) چمکتا ہوا

الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنظُرِ

تارا ہے۔ کہ اس بات کی قسم کہ کوئی متنفس ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں تو انسان کو دیکھنا

الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِن

چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے

بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

کی ہڈیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے۳۔ بیشک خدا اس کے دوبارہ (پیدا) کرنے پر ضرور قدرت رکھتا ہے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ

جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو اس دن) اس کا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ چکر

ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ

(کھانے) والے آسمان کی قسم اور پھٹنے والی زمین کی قسم کہ بیشک یہ قرآن قول فیصل ہے اور

فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَ

لغو نہیں ہے۔ بے شک یہ کفار اپنی تدبیر کر رہے ہیں اور میں

أَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

اپنی تدبیر کر رہا ہوں۔ تو کافروں کو مہلت دو بس ان کو تھوڑی سی مہلت دو۔

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ نُزِلَتْ بِمَكَّةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ اعلےٰ مکہ میں نازل ہوئی اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

منزل ٧

ع ١ / ٢٢ / ١٠

ف۱۔ اس سورۃ میں خدا نے ہر شخص کیواسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا، انسانی پیدائش کا مادہ اور اسکی جگہ قرآن کا قول فصیل ہونا، کفار کو مہلت دینا وغیرہ تعلیم فرمایا ہے۔ ف۲۔ مفسرین میں اس تارے سے مراد ہونے میں اختلاف ہے کوئی عام تاروں کو کہتا ہے، کوئی خاص تاروں زحل وغیرہ کا نام بتاتا ہے، کوئی اس سے جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتا ہے، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ف۳۔ بقراط جو بڑا نامی حکیم گزرا ہے اسکا قول ہے کہ منی عورت کی ہو یا مرد کی دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں سے ان رگوں کے ذریعہ سے جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں آتی ہے اور پھر جگر کی ان رگوں سے جو حرام مغز سے متصل ہیں ہوتی ہوئی گردہ میں آتی ہے اور اسی طرح سلسلہ وار ہوتی ہوئی مخارج سے باہر نکل آتی ہے مگر محقق اطبا اور زمانہ حال کے ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ منی کا مادہ ہر عضو سے جدا ہو کر پہلے دماغ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے حرام مغز میں ہوتا ہوا گردہ میں آتا ہے اور گردہ میں پخت و پز ہو کر خون کی صورت میں انثیین میں آتا ہے اور وہاں سے منی بن کر باہر نکل جاتا ہے بہر حال جاہے جو قول صحیح ہو خدا کا کلام ہر طرح سچا ہے کیونکہ دونوں قول کے مطابق گردہ اور حرام مغز ہی مادہ منی کی پخت و پز اور نکلنے کی جگہ قرار پائی اور گردہ و حرام مغز کے پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا واللہ اعلم۔۱۲

ع ١ / ١٨ / ١١

ف۴۔ اس سورۃ میں خدا کی تسبیح و عبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے، رسول کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے، تم نصیحت کیئے جاؤ، شرک سے بچو، نماز کی ترغیب قرآن کا اگلے صحیفوں کے مخالف نہ ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِي

اے رسولؐ اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا اور جس نے (اس کا)

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِي اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لیئے) چارہ اگایا پھر اسے خشک سیاہ رنگ کا کوڑا

اَحْوٰى ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ

کر دیا۔ ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر لہ جو خدا چاہے (منسوخ کر دے) بے شک وہ

يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ

کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی۔ اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے تو جہاں تک سمجھانا مفید

نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا

ہو سمجھاتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہو وہ تو فوراً سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے پہلو تہی کرے

الْاَشْقٰى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

گا جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا پھر نہ وہاں مرے ہی گا نہ جیئے گا۔ وہ

فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ

یقیناً مراد کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہو اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور

فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

نماز پڑھتا رہا۔ مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور

وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

دیر پا ہے۔ بے شک یہی بات اگلے صحیفوں لہ ابراہیمؑ اور موسےٰؑ کے صحیفوں میں (بھی) ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثُمَّ الْكَهْفِ وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۃ غاشیہ مکہ میں نازل ہوا اھ	خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے	اس کی چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی مصیبت (قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے اس دن بہت سے چہرے ذلیل رسوا ہونگے

لہ
یعنی جس آیت کو خدا ہر طرح منسوخ کر دینا چاہے گا حتی کہ تلاوت میں بھی اس کو تمہارے ذہن سے ممکن ہے کہ مٹا دے ۱۲

لہ
یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا اور شہادتین وغیرہ کا اقرار کیا پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں اور اچھے اعمال بجالائے اُس نے نجات پائی۔ ۱۲

لہ
حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں سے تین ہزار تیرہ رسول و صاحب کتاب ہیں۔ چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کیے اور بعض رسولوں کو کئی کئی صحیفے عطا ہوئے۔ عرب میں چار پیغمبر ہوئے: ہود، صالح، شعیب اور ہمارے رسولؐ علیہم السلام۔ ۱۲

لہ
اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے واقعات، دوزخ و بہشت کی حالت، مخلوقاتِ خدا میں غور کرنے کا حکم، حضرت رسولؐ کی رسالت، ہر شخص کی بازگشت خدا تعالیٰ کی طرف ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

ع ١ 19 ١٢

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جہنم کی حالت

عاملة ناصبة ﴿۳﴾ تصلى نارا حامية ﴿۴﴾ تسقى من

(طوق وزنجیر سے) مشقت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے انہیں ایک کھولتے ہوئے

عين آنية ﴿۵﴾ ليس لهم طعام الا من ضريع ﴿۶﴾ لا يسمن

چشمہ کا پانی پلایا جائے گا۔ خاردار جھاڑی کے سوا ان کے لیئے کوئی کھانا نہیں جو نہ موٹاپا پیدا کرے نہ بھوک میں

ولا يغني من جوع ﴿۷﴾ وجوه يومئذ ناعمة ﴿۸﴾ لسعيها

کچھ کام آئے گا۔ (اور) بہت سے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنی کوشش (کے

راضية ﴿۹﴾ في جنة عالية ﴿۱۰﴾ لا تسمع فيها لاغية ﴿۱۱﴾ فيها

نتیجہ) پر شادمان ایک عالی شان باغ میں وہاں کوئی لغو بات سنیں گے ہی نہیں۔ اس میں چشمے جاری ہونگے

عين جارية ﴿۱۲﴾ فيها سرر مرفوعة ﴿۱۳﴾ واكواب موضوعة ﴿۱۴﴾

وقف لازم

اس میں اونچے (اونچے) تخت بچھے ہوں گے اور (ان کے کنارے) گلاس رکھے ہوں گے اور

ونمارق مصفوفة ﴿۱۵﴾ وزرابي مبثوثة ﴿۱۶﴾ افلا ينظرون

گاؤ تکیئے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں۔ تو کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف

الى الابل كيف خلقت ﴿۱۷﴾ والى السماء كيف رفعت ﴿۱۸﴾

غور نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے۔

والى الجبال كيف نصبت ﴿۱۹﴾ والى الارض كيف

اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیئے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔

سطحت ﴿۲۰﴾ فذكر انما انت مذكر ﴿۲۱﴾ لست عليهم

تو تم نصیحت کرتے رہو۔ تم تو بس نصیحت کرنے والے ہو۔ تم کچھ ان پر داروغہ تو ہو نہیں

بمصيطر ﴿۲۲﴾ الا من تولى وكفر ﴿۲۳﴾ فيعذبه الله العذاب

ہاں جس نے منہ پھیر لیا اور نہ مانا تو خدا اس کو بہت بڑے عذاب کی

الاكبر ﴿۲۴﴾ ان الينا ايابهم ﴿۲۵﴾ ثم ان علينا حسابهم ﴿۲۶﴾ ع ۲۶ النصف ۱۳

سزا دے گا۔ بیشک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے۔

ہ
پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے جس میں صرف کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں، اور مزے میں صبر سے بھی بدتر، اور جب خشک ہو جاتا ہے تو ایسا زہر قاتل کہ جانور بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتے اسی کو ضریع کہتے ہیں۔ اور اسی کی حالت کا لحاظ کرکے میں نے اسکا ترجمہ خاردار جھاڑی کیا ہے یہ تو دنیا کا ضریع ہے، اور آخرت کا ضریع تو خدا کی پناہ۔

۱۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ثُمَّ الضُّحٰى وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکہ میں نازل ہوا اور اسکی — خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ

صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت و طاق کی اور رات کی جب آنے لگے

اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

عقلمند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنی ارم والے دراز قد جن کا مثل تمام (دنیا کے) شہروں میں کوئی

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾

پیدا ہی نہیں کیا گیا اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قری) میں پتھر تراش (کر گھر بنا) تے

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

تھے اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو (سزا کے لئے) میخیں رکھتا تھا یہ لوگ (مختلف) شہروں میں سرکش ہو

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

رہے تھے اور ان میں بہت سے فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا لگا دیا،

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔ لیکن انسان جب اس کو اس کا پروردگار (اسطرح)

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

آزماتا ہے کہ اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

دی ہے مگر جب اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو بول اٹھتا ہے

اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ نہ یتیم کی خاطر داری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا

منزل ۷

۱ اس سورہ میں خدا نے کفار پر عذاب کی پیشنگوئی، شداد ثمود و فرعون کی تباہی کے قصے کا اشارہ بندوں پر خدا کی نگرانی امتحان کے وقت انسان کی حالت، تمام انسانوں کی حالت قیامت کا تذکرہ، حضرت حمزہ یا ابن عثمان کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲

۲ ایک روایت میں ہے کہ اس صبح سے وہ صبح مراد ہے جب حضرت رسول طائف میں تھے اور بارہ ہزار آدمی آپ کے ساتھ تھے اور سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا آخر آپ نے ایک پیالہ منگوا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے چار چشمے جاری ہوئے کہ سارا لشکر سیراب ہوا۔ اور کیا عجب ہے کہ اس سے مراد صبح عاشورہ ہو واللہ اعلم ۱۲

۳ محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں ابی عثمان سے ایک روایت کی ہے کہ لوگ تین عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا اخیر عشرہ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۶ سطر ۸ مطبوعہ مصر ۱۲

۴ بظاہر اس سے یا تو تمام چیزیں مراد ہیں کیونکہ کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز شفع و وتر مراد ہے ۱۲

۵ حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک شخص کا نام عاد تھا جسکا سلسلہ نسب یوں ہے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح۔ عاد کے دو بیٹے تھے شداد و شدید اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور چار سو بادشاہ اسکے تحت و خراج گزار تھے۔ آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اس وقت کے پیغمبر جب اسکی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ۔ پیغمبر نے کہا خدا تجھے بہشت دیگا۔ اس نے پوچھا بہشت کیا ہے جب پیغمبر نے اس کی کیفیت بیان کی تو اس نے کہا کہ ایسا میں خود بنا سکتا ہوں۔ غرض اس نے ایک عدن آب و ہوا کی زمین تجویز کر کے بہشت بنوانا شروع کیا۔ ایک لاکھ مزدور اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہوں نے اس کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب بھیج دی اور تین سو برس میں باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا اس باغ کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں کی تھیں اسکے کنگورے موتی یاقوت اور زمرد کے تھے اس کی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک لاکھ محل تھے اسکے گرداگرد بارہ بالا خانے ہزار ایوان تھے۔ ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا جسکی شاخیں زمرد کی ... ۹۴۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

کھلانے کی ترغیب دیتے ہو اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا

چکھ جاتے ہو اور مال کو بہت عزیز رکھتے ہو۔ سن رکھو کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر

دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِایْٓءَ

ریزہ ریزہ کردی جائے گی اور تمہارے پروردگار کا حکم اور فرشتے قطار کی قطار آجائیں گے۔ اور اس دن جہنم

يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ

سامنے کردی جائے گی اس دن انسان چونکے گا مگر اب چونکنا کہاں (فائدہ دے گا)۔

الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ

اس وقت کہے گا کہ کاش میں نے اپنی (اس) زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن خدا

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾

ایسا عذاب کرے گا کہ کسی نے ویسا عذاب نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی اس کے جکڑنے کی طرح جکڑے گا۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

(اور کچھ لوگوں سے کہے گا) اے اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ

مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

تجھ سے راضی۔ تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | الطارق وهي عشرون اٰية

سورۃ بلد مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی بیس آیتیں ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَ

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اور تمہارے باپ

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٤﴾

(آدم) اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے۔ کیا

منزل ٧

(بقیہ از صفحہ ٩٤٥)

سونے کے پتے زبرجد کے خوشے موتیوں کے تھے غرض جب یہ باغ ہر طرح تیار ہوگیا تو شداد مع حشم و خدم کے اس کو دیکھنے چلا جب قریب دروازہ کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں۔ غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں عبداللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا اس باغ میں پہنچ گیا تھا چنانچہ واپس آکر جو کیفیت اس نے بیان کی اس کی تصدیق کعب احبار نے کی۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

۱؎ صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی اور دُرِّ منثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے ع ٢٠ ١٤ مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے اس میں حضرت ابن عباس کی وفات کے وقت اس آواز کا سنائی دینا بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم ١٢ ٢؎ اس سورۃ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا، خدا کا اس پر ہر طرح قادر ہونا، اس کے اعضا نعمت ہیں، غلام آزاد کرنے، بھوکے کو کھلانے کی فضیلت، صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی

٣٠ - ب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

وقف لازم

أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝٥ يَقُولُ أَهْلَكْتُ

وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے

مَالًا لُبَدًا ۝٦ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝٧ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ

الغاروں مال اُڑا دیا۔ کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں۔ کیا ہم نے اُسے

عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠

دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو (اچھی بری) دونوں

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢

راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر (کیوں) نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی (کی)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝١٤

گردن کا (غلامی یا قرض سے) چھڑانا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ

کو کھانا کھلانا پھر تو ان لوگوں میں (شامل) ہو جاتا جو

مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی وصیت

بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

کرتے رہے۔ یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں

بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝٢٠

سے انکار کیا ہے۔ یہی لوگ بد بخت ہیں کہ ان کو آگ میں ڈال کر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی۔

سُورَةُ الشَّمْسِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ثُمَّ الْبُرُوجُ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ | اور اس کی پندرہ آیتیں ہیں۔

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝١ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ إِذَا

سورج[۳] کی قسم اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے اور دن کی جب اسے

لہ ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبدود ہے کہ اس نے جناب امیرؑ سے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے روپے خرچ کیے۔ واللہ اعلم ۱۲

ٹہ اس سورۃ میں خدا نے نفس کو پاکیزہ رکھنے کی تاکید، گناہ کی ممانعت، ناقۂ صالحؑ کا قصہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

سہ ایک روایت میں ہے کہ سورج سے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اور قمر سے جناب امیر علیہ السلام اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں جو اہلبیتؑ کے حقوق کو غصب کر کے حاکم بن بیٹھے ۱۲

ع ۲۰
۱۵

جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾

چمکادے اور رات کی جب اُسے ڈھانک لے اور آسمان کی جس نے اُسے بنایا اور

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا

زمین کی اور جس نے اسے بچھایا اور جان کی اور جس نے اسے دُرست کیا پھر اس کی بدکاری

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ

اور پرہیزگاری کو اسے سمجھادیا (قسم ہے) جس نے اس (جان) کو (گناہ سے) پاک رکھا وہ تو کامیاب ہوا اور

مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ

جس نے اسے (گناہ کرکے) دبا دیا وہ نامراد رہا۔ قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا جب ان میں کا ایک بڑا

اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا تو خدا کے رسول (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے سے تعرض نہ

سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

کرنا۔ مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب سے ان پر

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱

عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کرکے) برابر کر دیا اور اس کو ان کے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ تَمَّ الْفَجْرُ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکہ میں نازل ہوئی | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس کی اکیس آیتیں ہیں۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب (سورج کو) چھپا لے اور دن کی جب خوب روشن ہو اور اس (ذات) کی جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىٓ ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى

نر و مادہ کو پیدا کیا کہ بے شک تمہاری کوشش طرح طرح کی ہے۔ تو جس نے سخاوت کی اور اچھی

وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾

بات (اسلام) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے راحت و آسانی (جنت) کے اسباب مہیا کریں گے

منزل ۷

۱؎ اس کا قصہ تفصیل سے سورۂ اعراف میں گزر چکا ہے ۱۲ ۲؎ اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے امور ذیل ذکر فرمائے ہیں "سخاوت کی مدح، بخل کی مذمت، مرنے پر مال کچھ کام نہ آئے گا، شرع کا فرض صرف ہدایت ہے، پرہیزگار دوزخ سے بچا لیا جائے گا" ۱۲ ۳؎ اس کی شان نزول یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں خرمے کا ایک درخت تھا اور اس کی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک پڑی تھیں اور وہ شخص عیالدار و محتاج تھا۔ اور جب انصاری خرمے توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اٹھا لیتے تو یہ بدبخت ان سے چھین لیتا یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا۔ ہمسایہ نے اس کی شکایت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کی۔ آپ نے انصاری کو بلا کر فرمایا اگر تو اس درخت کو بہشت کے خرما کے درخت کے بدلے بیچے تو میں لیتا ہوں۔ اس نے حیلے کئے اور نہ مانا۔ ابودحداح نے یہ سنکر حضرت سے عرض کی اگر میں اس درخت کو خرید کر دوں تو مجھے بہشت کے درخت اس کے عوض میں مل سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ضرور۔ غرض ابودحداح گئے اور بعد اصرار چالیس درخت کے بدلے اس درخت کو خرید کیا اور لوگوں کو اس پر گواہ کر دیا تب آپ نے ابودحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کرکے وہ درخت لے کر اس ہمسایہ کے حوالے فرمایا اس پر یہ آیتیں ابودحداح کی مدح اور اس انصاری کی مذمت میں نازل ہوئیں ۱۲

ع ۱ ۵ ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ٧

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ

اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اُسے سختی (جہنم) میں

لِلْعُسْرَىٰ ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿١١﴾ إِنَّ عَلَيْنَا

پہنچا دیں گے۔ اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ ہمیں راہ دکھا دینا

لَلْهُدَىٰ ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿١٣﴾ فَأَنْذَرْتُكُمْ

ضرور ہے اور آخرت اور دنیا (دونوں) خاص ہماری چیز ہے۔ تو ہم نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے

نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ

ڈرا دیا۔ اس میں بس وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ

وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

پھیر لیا۔ اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (خدا کی راہ میں) دیتا ہے تاکہ

يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾

پاک ہو جائے۔ اور لطف یہ ہے کہ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں جس کا اُسے بدلہ دیا جاتا ہو بلکہ (وہ تو)

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

صرف اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (دیتا ہے)۔ اور وہ عنقریب ہی خوش ہو جائے گا۔

سورة الضحیٰ نزلت بمكة وسنّ التكبير آخرها وآخر كل سورة نزلت بعدها ثم الانشراح وهي احدى عشرة آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾

(اے رسولؐ) پہر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپا لے کہ تمہارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ بیٹھا اور نہ (تم سے) ناراض

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دنیا سے یقینی کہیں بہتر ہے۔ اور تمہارا پروردگار عنقریب اس قدر عطا کرے گا کہ تم

فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾

خوش ہو جاؤ۔ کیا اس نے تمہیں یتیم پا کر (ابوطالب کی) پناہ نہ دی (ضرور دی)، اور تم کو (احکام سے) ناواقف دیکھا تو منزل مقصود

ف ١

اس سورۃ میں خدا نے حضرت رسولؐ کی تشفی، جناب سیدہؑ کی ایک خاص فضیلت، رسول اللہؐ پر احسانات، یتیم پر ستم نہ کرنا، سائل کو نہ جھڑکنا، پروردگار کی نعمت کا اظہار وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔

ف ٢

عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ اور ابن لآل اور ابن النجار نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ کے گھر میں آئے، تو دیکھا کہ وہ چکی پیس رہی ہیں اور ان کے بدن پر اونٹ کی جھول کی ایک چادر ہے تو آپؐ نے فرمایا اے فاطمہ آخرت کی نعمتوں کے واسطے دنیا کی تلخی چکھو اور جلدی کرو۔ اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٦ صفحہ ٣٦١ سطر ٣١ مطبوعہ مصر ١٢

ع ٢١ / ١٧

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ﴿۸﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ

تک پہنچا دیا اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی کر دیا ۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا ۔ اور مانگنے

أَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

والے کو جھڑکی نہ دینا ۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا ۔

سُوْرَةُ أَلَمْ نَشْرَحْ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَسُنَّ التَّكْبِيرُ آخِرَهَا وَآخِرَ كُلِّ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَعْدَهَا ۚ الْإِنْشِرَاحُ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ انشراح مکہ میں نازل ہوا اور اسکی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

(اے رسولؐ) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کیا (ضرور کیا) اور آپ پر سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے

الَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَإِنَّ

آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور آپ کا ذکر بھی بلند کر دیا ۔ تو ہاں مشکل کے ساتھ آسانی

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَإِذَا

بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ۔ تو جب آپ فارغ ہو جاؤ

فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿۷﴾ وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَب ﴿۸﴾

تو مقرر کر دو ۲ اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو ۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ وَسُنَّ لِلْقَارِي أَنْ يَقُولَ بَعْدَهَا بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ثُمَّ الْقُرَيْشِ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ تین مکہ میں نازل ہوا اور اسکی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿۱﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ

انجیر اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی

الْأَمِينِ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿۴﴾

کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے گینڈے کا پیدا کیا پھر ہم نے اسے

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿۵﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

(بوڑھا کر کے) رفتہ رفتہ پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے)

منزل ۷

لہ اس سورۃ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسولؐ کے سینۂ مبارک کو علم سے مملو و پُر ہونے کو بیان کیا ہے اور اس پر مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسولؐ کے پیٹ کو سینہ تک چاک کیا اور پھر دل کو دھویا بالکل خلاف عقل و قیاس ہے، اس کے بعد خدا نے ع ۱۱ / ۱۸
دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکامِ خدا پہنچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اس کو علیؑ بن ابی طالب کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علیؑ کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسولؐ بہت مشکل کام سمجھتے تھے اس بنا پر خدا نے جسطرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اسیطرح یہاں بھی یوں فرمایا ہے کہ ہر مشکل کیساتھ آسانی ہے پھر وقت مقرر فرمایا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کر دو اور اس کے بعد پھر خدا کیطرف رجوع کرو یعنی موت کی تیاری کرو اگرچہ اس مطلب کا مفسرین اہل سنت نے ذکر نہیں کیا لیکن با انصاف لوگ کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہلسنت نے بیان کئے ہیں دونوں کو الفاظ قرآن سے منطبق کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ کون زیادہ چسپاں ہے واللہ اعلم ۱۲ ع ۸ / ۱۹
۲ میں نے جو مطلب گزشتہ صفحہ میں اس سورۃ اور اس آیت کا بیان کیا ہے اسکی مؤید وہ روایت ہے جسکو صاحب کشاف نے جلد ۲ صفحہ ۳۰۱ میں ذکر کر کے بدعت فرمایا ہے اور ناصبی کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کی سابق آیت پر جنمیں جناب امیرؑ کی وجوب محبت کے قائل ہوئے ہیں نظر نہ پڑی اور نہیں تو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہی کو دیکھ لیتے ۱۲
۳ اس سورۃ میں خدا نے انسان کی عمدہ مخلوقات اور پھر آخر بہت پست حالت میں ہونا ایمان داروں کے لئے بیحد اجر و ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان فرمایا ہے ۱۲ ۴ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ تین سے مسجد نوح اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہے واللہ اعلم ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ

کام کرتے رہے ان کے لیئے تو بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ تو اے رسولؐ، ان دلیلوں کے بعد

بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨ ع

تم کو روز جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے (ہاں ضرور ہے)۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَصَدْرُهَا اِلٰى مَا لَمْ يَعْلَمْ اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ الْقَلَمُ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ علق سب سے پہلے مکہ میں یہی سورہ نازل ہوا۔ خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں)، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

اے رسولؐ، اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا۔ اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے

عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤

پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی اسی نے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝٦

انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا۔ سن رکھو بے شک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨ اَرَءَيْتَ

ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ بے شک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے۔ بھلا تم نے اس شخص

الَّذِيْ يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ

کو بھی دیکھا جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے۔ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ راہِ راست پر ہو

عَلَى الْهُدٰٓى ۝١١ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ

یا پرہیزگاری کا حکم کرے تو (روکنا کیسا)۔ بھلا دیکھو تو کہ اگر اس نے (سچے کو) جھٹلایا اور

وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ

(اس سے) منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے۔ دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو

يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

ہم پیشانی کے پٹے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ جھوٹے خطاوار کی پیشانی کے پٹے۔ تو وہ اپنے یاران

منزل ٧

لے اس سورۃ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیا ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور منجانب خدا تعلیم پانا، امیری کے وقت سرکشی، ابوجہل کی شرارت، سجدہ کا حکم وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ اسی سورۃ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ چنانچہ حضرت رسولؐ ایک روز غار حرا میں جو آپکی عبادت کی جگہ تھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل آپکے سامنے آئے اور کہا مجھے خدا نے آپکے پاس بھیجا ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں پڑھیئے آپ نے کہا کیا پڑھوں میں تو پڑھا ہوا نہیں تب جبرئیلؑ نے آپکو سینے سے لگاکر اتنا زور سے دبایا کہ آپ بیطاقت ہو گئے اور پھر کہا پڑھیئے آپ نے پھر وہی جواب دیا غرض دو یا تین بار ایسا ہی کیا اور وہ آیتیں آپ نے پڑھیں اسکے بعد آپ پر اسقدر خوف طاری ہوا کہ آپ گھر آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا مجھے کپڑے اڑھا دو۔ غرض آپ سو رہے اور اٹھے تو کہا کیا مجھے سودا ہو گیا ہے؟ خدیجہ نے فرمایا ہرگز نہیں آپ میں ایسے ایسے اعلیٰ صفات ہیں آپ چلیئے میرے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس جو اعلیٰ درجہ کے راہب تھے غرض آپ گئے اور حال بیان کیا وہ بولے مبارک ہو کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے رسول بنایا یہ وہی فرشتہ ہے جو اگلے پیغمبروں پر آچکا ہے آپ ڈریں نہیں اور جو کچھ وہ کہے کرو عنقریب آپکو جہاد کا حکم ہوگا اگر میں زندہ رہا تو آپکا ساتھ دونگا۔ ١٢ ٢ے ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسولؐ خدا کی عبادت کرتے تو کفار قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اس کی سخت مخالفت کرتے چنانچہ بارہا اس نے حضرت کو منع بھی کیا آخر ایک روز ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے درمیان نماز پڑھتا ہے اور اپنا منہ خاک پر رگڑتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو اگر میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں ایک دفعہ کسی نے اس سے کہا وہ چلا تو مگر آنحضرتؐ کے پاس پہنچنے سے پہلے چہرہ زرد، کانپتا ہوا واپس آیا کسی نے پوچھا یہ کیا واقعہ ہے؟

(باقی بر صفحہ ۹۵۲)

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾

خطاکار کو بلائے ہم بھی جلاد فرشتوں کو بلائیں گے (اے رسولؐ) دیکھو ہرگز اس کا

كَلَّا ۖ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾

کہنا نہ ماننا۔ اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾ الشَّمْسُ ثُمَّ سِتُّ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۃ قدر مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

ہم نے اس (قرآن) کو شبقدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾

شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر[2] ہے۔ اس (رات) میں

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ

فرشتے اور جبرئیل (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے

كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

نازل ہوتے ہیں یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾ ثُمَّ الْحَشْرُ فِيْ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۃ بینہ مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی اور اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اسکی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی ہوئی

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

دلیل نہ پہنچے وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے[3] (یعنی) خدا کے رسول جو پاک اوراق پڑھتے

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ

ہیں (آئیں اور) ان میں (جو) پُر زور اور درست باتیں لکھی ہیں (سنائیں) اور اہل کتاب متفرق ہوئے بھی

(بقیہ از صفحہ ۹۵۱) وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اژدہا منہ کھولے ہیں پر نبی آپس میں پر ملائے ہیں مگر اس پر بھی وہ باز نہ آیا اور نماز سے روکتا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا اور لوگوں نے اس کے پیر پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈالدیا اور یوں یہ پیشنگوئی پوری ہوئی۔

ع ۱۹ ۲۱

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

[1] خدا نے اس سورۃ میں قرآن کے نزول کا وقت شبقدر کی فضیلت، فرشتوں کا شبقدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے۔ [2] خطیب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ میں نے بنی امیہ کو خواب میں اپنے منبر پر بندروں کی طرح اُچکتے ہوئے دیکھا، اور مجھے شاق ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایک شخص نے امام حسنؑ پر صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ جب آنحضرتؐ نے یہ خواب دیکھا تو انا اعطینا اور یہ سورۃ نازل ہوا۔ غرض ہزار مہینہ سے مراد بنی امیہ کی مدت سلطنت ہے اور شبقدر سے حضرت رسولؐ اور انکے اہلبیتؑ ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر۔ [3] اس سورۃ میں خداوند عالم نے حضرت رسولؐ کی رسالت، ایمان کے فوائد، کفار کی سزا، مومنین کی جزا اور مدح حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ [4] مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخر الزمان نہ آتے اور ان مشرکین و اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔

ع ۵ ۲۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾

تو جب کہ ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آچکی رتب، اور انہیں تو بس یہ حکم دیا گیا تھا کہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ

نرا کھرا اُسی کا اعتقاد رکھ کر باطل سے کترا کے خدا کی عبادت

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾

کریں اور پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

بے شک اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں وہ دوزخ کی آگ میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

رہوں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿۷﴾ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

کام کرتے رہے یہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ابدالآباد ہمیشہ اسی میں رہیں گے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ ع

خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ (جزا) خاص اس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَقِيْلَ بِالْمَدِيْنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ الْحُرُوْفُ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مکہ یا مدینہ میں نازل ہوا اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات مردے وغیرہ) نکال ڈالے گی اور

اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ

ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔ اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی کیونکہ

لے ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیرؑ سامنے سے نمودار ہوئے۔ حضرت رسولؐ نے دیکھتے ہی فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ یقینی قیامت کے دن فائز المرام ہونگے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس دن سے جب اصحاب رسولؐ حضرت علیؑ کو آتے دیکھتے تو کہتے "خیر البریۃ آیا"۔ اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ خیر البریۃ علیؑ ہیں۔ اور ابن عدی نے عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن خوش اور پسندیدہ ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۱ ۸ ۲۲

لے اس سورۃ میں خدا نے قیامت کی حالت، اور ذرہ برابر بھی نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ ملے گا بیان فرمایا ہے ۱۲

سے احادیث سے ثابت ہے اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ چنانچہ جب آپؑ کے سامنے یہ سورۃ پڑھا گیا تو آپؑ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ

تمہارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہو گا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ (اپنی قبروں سے)

النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں۔ تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

دیکھ لے گا۔ اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اسے دیکھ لے گا۔

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ مُخْتَلَفٌ فِيهَا — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ثُمَّ الْكَوْثَرِ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ عادیات مکہ یا مدینہ میں اتری اور — خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ — اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو نتھنوں سے فراٹے لیتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ

پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں تو (دوڑ دھوپ سے) غبار بلند کر دیتے ہیں پھر اس وقت (دشمن کے) دل میں گھس جاتے

لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ

ہیں (غرض قسم ہے) کہ بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے۔ اور وہ یقیناً خود بھی اس سے واقف ہے۔ اور بیشک وہ مال کا

لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ

سخت حریص ہے۔ تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب مُردے قبروں سے نکالے جائیں گے اور دلوں کے بھید

مَا فِي الصُّدُورِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

ظاہر کر دیئے جائیں گے بے شک اس دن اُن کا پروردگار اُن سے خوب واقف ہو گا۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الْقِيَامَةِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوا | خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾

کھڑکھڑانے والی۔ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے

منزل ۷

لہ اس سورۃ میں خدا نے حضرت علیؑ کی ایک خاص فضیلت، انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا، قیامت کی یاد وغیرہ ذکر کیا ہے۔ ۲ہ عرب کے بنی سلیم قبیلہ نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا۔ جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر کو انکی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا مگر وہ لوگ تھے زیادہ چست حضرت ابوبکر کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ تھا اور بہت سے مسلمان مارے گئے دوسرے دن حضرت عمرؓ کو روانہ کیا انکا بھی وہی حشر ہوا۔ تیسرے دن عمرو عاص نے عرض کی اگر مجھے سردار بنا کر روانہ فرمایئے تو اپنے مکر و فریب سے ان کو زیر کروں۔ غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے۔ تب آپ نے حضرت علیؑ کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مسجد احزاب تک پہنچانے آئے اور دعا دیکر رخصت کیا غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے۔ آپ راتوں رات صبح سویرے ان کے سر پر جا پہنچے اور بہتیروں کو قتل کیا اور باقی لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر واپس چلے اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں۔ ابھی مدینہ میں نہ پہنچے تھے کہ یہ سورۃ نازل ہوئی اور آنحضرتؐ فتح کی خوشخبری سُنکر خوش خوش پیشوائی کو باہر نکلے جب حضرت علیؑ کی نظر آپ پر پڑی فوراً گھوڑے سے اُتر پڑے اُسوقت حضرت رسولؐ نے فرمایا اے علیؑ اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے لے جاتے۔ ۳ہ اس سورۃ میں خدا نے قیامت کی حالت اور نیکوں بدوں کے نتیجہ کا ذکر کیا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝۴ وَتَكُونُ الْجِبَالُ

جس دن لوگ (میدانِ حشر میں) ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کے

كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۝۵ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝۶ فَهُوَ

سے ہو جائیں گے۔ تو جس کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے وہ من بھاتے

فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝۸

عیش میں ہوگا۔ اور جس کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہوں گے تو اس کا

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ ع

ٹھکانا ہاویہ ہے۔ اور تم کو کیا معلوم ہاویہ کیا ہے۔ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — ثَمَانِ آيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکہ میں اتری اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو) تم کو (مال کی) بہتایت نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں (مر گئے)۔ دیکھو تمہیں

تَعْلَمُونَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ

عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم کو یقینی طور پر معلوم ہوتا

عِلْمَ الْيَقِينِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

(تو ہرگز غافل نہ ہوتے)۔ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر تم لوگ یقینی دیکھنا دیکھو گے

الْيَقِينِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝۸ ع

پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور بازپرس کی جائے گی۔

سُورَةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ أَوْ بِالْمَدِينَةِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — بَعْدَ الْعَادِيَاتِ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورۂ عصر مکی یا مدنی ہے اور اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝۱ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝۲ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

نمازِ عصر کی قسم بے شک انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور

۱
اس سورۃ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت، ہر شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی باز پرس وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

ع ۲۶

۲
بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک مرتبہ باہم مناظرہ کرنے بیٹھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

۳
اس سورۃ میں خدا نے انسان کا ٹوٹے میں ہونا اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے ۱۲

۴
ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سورۃ میں انسان سے مراد ابوجہل ہے اور الذین آمنوا سے حضرت علی و سلمان مراد ہیں دیکھو تفسیر در منثور ج ۶ صفحہ ۳۹۲، سطر ۱۸، مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۸ ۲۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

سُوْرَۃُ الْهُمَزَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثُمَّ الْمُرْسَلٰتِ وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ویل مکی یا مدنی ہے اور اس میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ﴿١﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾

ہر طعنہ دینے والے چغل خور کی خرابی ہے جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے وہ

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾

سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ باقی رکھے گا۔ ہرگز نہیں وہ تو ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ

تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو تلوے سے لگی تو دلوں تک

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

چڑھ جائے گی۔ یہ لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں ڈال کر بند کر دیئے جائیں گے۔

سُوْرَۃُ الْفِيْلِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثُمَّ الْفَلَقِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوا اور اس میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ

اے رسول کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تمام

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾

تدبیریں غلط نہیں کر دیں (ضرور) اور ان پر جھنڈ کی جھنڈ چڑیاں بھیجیں جو ان پر کھرنجوں کی

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ﴿٥﴾

کنکریاں پھینکتی تھیں تو انہیں چبائے ہوئے بھس کی طرح (تباہ) کر دیا۔

سُوْرَۃُ الْقُرَيْشِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثُمَّ الْقَارِعَةِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکی یا مدنی ہے اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

منزل ۷

ع ۳ / ۱ / ۲۸

لہ اس سورۃ میں عیب جو، عیب پر طعنہ کرنیوالے چغلخور اور مال جمع کرنیوالوں کی مذمت اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے ۱۲ ؎۲ یعنی جب بیمار پڑے گا دوا علاج کر کے اچھا ہو جائے گا ۱۲ ؎۳ اس سورۃ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے ۱۲ ؎۴ حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر رشک کے مارے اسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لیکر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجے میں لے کر اڑتے تھے اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں ٹھنڈا ہو جاتا یوں اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا ۱۲ ؎۵

ع ۹ / ۱ / ۲۹

خدا کی شان باوجودیکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضروریات کی ایسی چیز نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو حضرت رسول جس خاندان میں پیدا ہوئے اسے قریش کہتے ہیں جو نضر بن کنانہ کا خطاب تھا اور انکی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا یہ لوگ چونکہ مکہ میں رہتے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں بڑی آؤ بھگت ہوتی اور یہ لوگ مجاور بیت اللہ کہلاتے یہاں تک کہ باوجودیکہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہنچتے انکی اور خاطرداریاں ہوتیں اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی

ع ۱ / ۵ / ۳۰

مجبور نہ ہوتے اور جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو باطمینان نکل جاتے اور ان کا کوئی مانع نہ ہوتا۔ اسی نعمت کو جتا کر خداوند عالم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمہیں یہ راحت نصیب ہوئی اس کا مالک عبادت کا زیادہ مستحق ہے نہ کہ بت وغیرہ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو ان کو مانوس کر دینے کی وجہ

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ

سے، اس گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کرنی چاہیئے جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا،

مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

اور ان کو خوف سے امن عطا فرمایا۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَقِيْلَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ التَّكَاثُرِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ ماعون مکی ہے یا مدنی خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اس کی سات آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ

کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہ تو وہی (کم بخت) ہے جو یتیم کو

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾

دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھلانے کے لیئے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا۔ تو

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾

ان نمازیوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں جو دکھانے

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

کے واسطے کرتے ہیں اور روز مرہ کی معمولی چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ التَّكَاثُرِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ کوثر مکہ یا مدینہ میں اترا خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی تین آیتیں ہیں

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾

(اے رسولؐ) ہم نے تم کو کوثر عطا کیا۔ تو تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

بے شک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا۔

منزل ۷

لہ اس سورۃ میں قیامت کے جھٹلانے، یتیم پر سختی کرنے، محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے، نماز میں غفلت کرنے اور عبادات میں ریا کرنے کی مذمت مذکور ہے ۱۲

ع ۲ اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابوسفیان وغیرہ کو کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے جو ان صفات سے موصوف ہے وہ برا ہے ۱۲ سہ ماعون کے معنی زکوٰۃ کے بھی ہیں اور قتادہ ضحاک کی تفسیر بھی یہی ہے۔ مگر ابن مسعود ابن عباس اور سعید بن جبیر کی تفسیر وہی ہے جو میں نے لکھی ہے یعنی برتن زیور وغیرہ ۱۲ سے اس سورۃ میں کفار کی طعنہ زنی کا جواب، رسولؐ کی تشفی، نماز عید الضحےٰ اور قربانی کا حکم، کفار کی مذمت مذکور ہے ۱۲

ھ علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا، اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر سیر و سیراب نورانی صورت ہونگے اور تمہارے دشمن پیاسے زرد رو وہاں سے نکالے جائینگے۔ دیکھو صواعق محرقہ آیت ۱۰ قلمی۔ کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں۔ اور چونکہ کفار مکہ حضرت رسولؐ کے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے طعنہ دیا کرتے اور حضرتؐ کو رنج ہوتا تھا اس لیے جواب اور آنحضرتؐ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم کو کثرت سے اولاد عطا کی یہی وجہ ہے کہ اب شاید کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپؐ کی اولاد یعنی سادات موجود نہ ہوں۔ اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے اور علمائے اہلسنت نے بھی بکثرت نقل کیا ہے کہ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں قرار دی اور میری اولاد علیؑ کے صلب میں۔ دیکھو شرح مسلم ملا مبین بحث آل۔ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثُمَّ الْفِيْلِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۃ کافرون مکہ یا مدینہ میں اترا۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اس کی چھ آیتیں ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ

اے رسول تم کہدو کہ اے کافرو تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں ان کو نہیں پوجتا اور جس (خدا) کی میں

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾

عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور جنہیں تم پوجتے ہو میں ان کا پوجنے والا نہیں

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے میرے لیے میرا دین۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — السُّوْرَةُ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۃ نصر مدینہ میں اترا اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس کی تین آیتیں ہیں۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ

اے رسول جب خدا کی مدد آ پہنچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے

دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

ہیں تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرنا اور اسی سے مغفرت کی دعا مانگنا۔ وہ بیشک بڑا معاف کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثُمَّ التَّكْوِيْرِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۃ لہب مکی ہے اور خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ

مَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ

جو اس نے کمایا۔ وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی جورو بھی جو سر پر ایندھن

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

اٹھائے پھرتی ہے۔ اور اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے۔

منزل ۷

۱ جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے اور ان کی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ آؤ ہم تم ملکر باری سے پرستش کریں ایک سال تمہارے معبود کی اور ایک سال ہمارے معبود کی۔ اسکے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوا۔ ۲ اس آیت کے منسوخ فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ اس سے کفر کی اجازت ہی نکلتی ہے نہ جہاد کی ممانعت۔ بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارا جتنی چاہے کرو۔ ویسا ہی بدلہ پاؤ گے۔ جیسے لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ۳ اس سورۃ میں فتح مکہ اور اسلام کی ترقی اور اس پر اس کی تسبیح و تقدیس کا حکم مذکور ہے۔ ۴ ابولہب حضرت رسول اکرم کا چچا اور اس کی بیوی ام جمیلہ بنت حرب کی مذمت ۔ ۵ جب آیۃ انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اور آپنے اپنے قرابتداروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا تو ابولہب نے جھنجلا کر پتھر ہاتھ میں اٹھایا اور کوسنے لگا کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمہارا ناس ہو جائے تم نے اسی واسطے ہم کو بلایا ہے۔ اسی کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوا۔ حمالۃ الحطب کے ایک معنی چغلخور کے بھی ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اس کے سر پر جہنم کی ایندھن اٹھوائی جائیگی۔ رسی کا ذکر بھی یا تو دنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں فضیحت کی جائیگی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منزل ۷

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اَوْ بِالْمَدِيْنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثُمَّ النَّجْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکہ یا مدینہ میں نازل ہوئی خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے۔ خدا برحق بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا

وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ع ۱ ۳۷ نہ اس کو کوئی جنا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

سُورَةُ الْفَلَقِ نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بِمَكَّةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثُمَّ النَّاسِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مدینہ یا مکہ میں نازل ہوا خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی پانچ آیتیں ہیں۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ

(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی

فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

ع ۱ ۵ ۳۸ برائی سے (جب پھونکیں) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے

سُورَةُ النَّاسِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ وَقِيْلَ بِالْمَدِيْنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثُمَّ الْاِخْلَاصِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ یا مدینہ میں نازل ہوا خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ

(اے رسولؐ) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود کے (شیطانی)

النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ

وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ع ۱ ۶ ۳۹ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

پارہ عم

ف ۱

اس سورۃ میں صرف خدا کی توحید کا ذکر ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ، اور بہت جامع۔ جتنی کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے۔۱۲

ف ۲

کفار و مشرکین خصوصاً یہودی تو آنحضرتؐ کے جانی دشمن تھے۔ آپ کی عداوت میں طرح طرح کے حیلے کیا کرتے۔ کبھی زہر دیتے کبھی جادو کراتے۔ اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا، مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے اور آپ کی تشفی کے لیے ان دونوں سورتوں کو نازل فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا آپ کا حافظ و مددگار ہے دشمن آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دعائے ختم القرآن

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ ۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دور کرنا اور قرآن عظیم کے وسیلہ سے مجھ پر رحم فرما

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی

اور قرآن کو میرے لیئے پیشوا و باعث نور اور سبب ہدایت فرما

وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ

اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا اور جو کچھ قرآن میں سے

مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ

میں نہیں جانتا وہ سکھا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب کر اور قیامت کے روز

وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

اس کو میرے لیئے دلیل بنا۔ اے عالم کے پرورش کرنے والے میری یہ دعا قبول فرما

اسمائے گرامی مصححین قرآن مجید ھٰذا

مولوی محمد رمضان علی صاحب	مولوی مقبول حسین صاحب	حافظ محمد ریاض صاحب
حافظ قاری عبد الغفور صاحب	مولوی محمد صدیق صاحب	راحت علی

ترجمہ و تفسیر قرآن مجید ھذا بقلم احقر العباد ایم مقبول حسین خوشنویس ساجد الرقم

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی حلقہ ۲

اندرون موچی دروازہ لاہور

حمایت اسلام پریس لاہور

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کتاب التفریق والتحریف فی الاسلام

معہ اضافہ - ایڈیشن دوم

مصنفہ :- آغا محمد سلطان مرزا - ایم - اے ، ایل - ایل بی ڈسٹرکٹ و سشن جج (ریٹائرڈ)

اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن جو مؤلف موصوف نے خود طبع کرایا تھا اور ہاتھوں ہاتھ بک چکا تھا اب اسکی پبلک میں بہت مانگ تھی۔ لہٰذا مؤلف ممدوح نے اس میں مکمل ایک باب کا اضافہ کرکے قوم پر ایک بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ باب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس میں مسلمانوں کے تنزل و انحطاط اور ذلت کی وجہ صرف ایک ہے اور وہ آپس کی فرقہ بندی ہے حدیث ستفرق امتی ظاہر کر رہی ہے کہ جناب رسول خدا کو اس فرقہ بندی کی برائی کا علم تھا۔ تفریق و تقسیم کے سدِ باب کیلئے صحیح مرکز کا ہونا ضروری ہے وہ صحیح مرکز محض قرآن تو نہیں ہو سکتا۔ قرآن تو خود کہہ رہا ہے کہ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا واقعات بھی یہ بتا رہے ہیں کہ فرقہ بندی موجود ہے اور ہر فرقہ اپنی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں قرآن ہی کو پیش کرتا ہے ظاہر ہوا کہ تفریق و تقسیم کے سدِ باب کیلئے جس کا ڈر آنحضرتؐ کو تھا قرآن کافی نہیں ہو سکتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس تقسیم و تفریق کے روکنے کیلئے آنحضرتؐ نے اسلام میں کون سا مرکز قائم کیا اور آنحضرتؐ کے بعد امتِ اسلامیہ اس مرکز پر جمع ہوئی یا نہیں اگر نہیں تو کیوں اور وہ کون سی جماعت تھی جس نے لوگوں کو اس مرکز پر جمع نہ ہونے دیا۔ اور کیوں نہ جمع ہونے دیا: تاریخ اسلامیہ کے ہر ایک طالبعلم کے دل میں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ جناب آغا صاحب موصوف نے اپنی طرزِ خاص میں جو بفضلہ مقبولِ عام ہو چکی ہے۔ عقلی و نقلی دلائل اور حوالہ جاتِ کثیرہ کیساتھ ان سوالات کا جواب دیا ہے اور اس تقسیم و تفریق کی مفصل تاریخ ابتدا سے بیان کی ہے نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ اسکی بہت کم جلدیں طبع ہوئی ہیں لہٰذا اگر فوراً ہی آرڈر روانہ نہ کیا گیا تو پھر انتظار کی مدت بہت طویل ہو جائیگی۔ حجم تقریباً ۸۰۰ صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل نہایت ہی دیدہ زیب۔ قیمت صرف سات روپے۔ مجلد ولائتی ڈائی دار سنہری حروف ۸ روپے ۸ آنے صرف علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

مینجر امامیہ کتب خانہ - لاہور

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

باسمہ سبحانہ

وسائل الشفاعۃ

مصنفہ ومرتبہ عالیجناب مستطاب مولینا سید محمد ابو جعفر صاحب قبلہ نقوی امروہوی

یہ کتاب پہلی بار ہندوستان میں شائع ہوئی تھی۔ اور اب پاکستان میں بالکل نایاب تھی۔ مومنین کے بیحد اصرار پر اس کو شائع کیا گیا ہے۔ اس میں چوبیس مجالس درج ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ وفات حضرت رسالتمآبؐ۔ وفات جناب فاطمۃ الزہراؑ۔ شہادت حضرت علی مرتضیٰؑ شہادت حضرت امام حسنؑ تبلیغی مضامین وشہادت حبیبؓ ابن مظاہر۔ امام حسینؑ کا مدینہ سے سفر۔ شہادت حضرت مسلمؑ۔ شہادت فرزندانِ حضرت مسلمؑ۔ ورود کربلا اور حالات شبِ عاشور۔ کربلا کے دولھا وہب ابن عبداللہ کلبی کی شہادت۔ شہادت فرزندان جناب زینبؑ۔ شہادت شہزادہ قاسمؑ۔ شہادت حضرت علی اکبرؑ۔ شہادت حضرت عباس علمبردارؑ۔ شہادت حضرت علی اصغرؑ۔ رخصتِ آخری مظلومِ کربلا۔ شہادت حضرت امام حسینؑ۔ شامِ غریباں۔ حالات شب یازدہم محرم۔ اسیریٔ اہلِ حرم چہلم شہدائے کربلا۔ اہلبیتؑ کا دربارِ یزید میں داخلہ۔ وفات جنابِ سکینہؑ۔ زندانِ شام سے اہلِ حرم کی رہائی اور مدینے واپسی تک جملہ مجالس (حالاتِ شہادت وغیرہ) درج کی گئی ہیں اندازِ بیان نظم ونثر میں نہایت اعلیٰ۔ زبان آسان اور عام فہم۔ زنانہ اور مردانہ مجالس کیلئے موزوں۔ ہر مجلس کے بعد اسکی مناسبت سے ایک نوحہ درج ہے۔ کتاب کے شروع میں دعا ختم مجلس و زیارت امام حسینؑ زیارات جملہ انصار ومعصومینؑ۔ زیارت جناب امام رضاؑ۔ زیارت حضرت صاحب العصرؑ تحریر کر کے کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں سائز بڑا لکھائی چھپائی عمدہ سرورق خوشنما قیمت مجلد ۵ روپے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ

مینجر امامیہ کتب خانہ مغل حویلی حلقہ ۴۲ موچی دروازہ - لاہور ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha